138983

کوئی بلاوے مدد کرنیکے لیے تو قبول کرے اور جاوے اور بعضون نے کہا کہ ضیافت کو لیی بلاوی تو حاضر ہووے بشرطیکہ اوسمین گناہ
غزالی سے کہا کہ جو کہا تا ازراہ مفاخرت اور نام ونمود کے بکاوین نہ قبول کرے اور سلف یعنی صحابہ اور اگلے علما مکروہ کہتے
سکو اور جواب دینا چھینک والیکا یعنی اگر وہ الحمد للہ کہے تو اوسکو جواب مین کہے یرحمک اللہ لکھا ہے شرح السنۃ مین کہ
حق اسلام کے ہین برابر ہین انمین سب مسلمان نیک بھی اور بد بھی یعنی گنہگار غیر مبتدع مگر خاص کیا جاوی نیک ساتھہ بشاشت اور
بیمار کے نہ فاجر علی الاعلان کہ کرنیوالا ع ح **وعنه** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **حق المسلم علی المسلم**
قیل ما هن یا رسول اللہ قال اذا لقیته فسلم علیه واذا دعاك فاجبه واذا استنصحك فانصح له واذا عطس
فحمد اللہ فشمته واذا مرض فعده واذا مات فاتبعه رواه مسلم اور روایت ہی اونہین ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے حق مسلمان کے مسلمان پر چھہ ہین عرض کیا گیا کیا ہین وہ ای رسول خدا کے فرمایا جسوقت کہ ملاقات کرے تو
مسلمان سے پس سلام کراوسپر اور جسوقت بلاوے تجکو یعنی مدد کرنے کیلیی یا ضیافت کے لیے پس قبول کر اور جسوقت خیر خواہی
چاہے تجھہ سے پس خیر خواہی کر واسطے اوسکے اور جسوقت چھینکے پھر الحمد للہ کہے پس جواب دے اوسکو یعنی یرحمک اللہ کہہ اور جب بیمار ہو
پس پوچھہ اوسکو اور جسوقت مرجاوے ساتھہ جاوے اوسکے یعنی نماز ودفن کے لیی روایت کی یہ مسلم نے ف اور جب بیمار ہو پس پوچھہ اگرچہ
ایکبار ہو اور یہہ جو مشہور ہے کہ بعض اوقات مین عیادت بیمار کی نہ کیجاوی کچھہ اصل اسکی نہین بلکہ باطل ہی اور اس حدیث مین بیان خیر خواہی
کا زیادہ ہی اور اس مین حقوق مسلمان کی مسلمان پر چھہ فرمائی اور اوپر کی حدیث مین پانچ پس مراد حصر نہین ہی حقوق مسلمانی کی بہت ہین ہر مقام
مین کچھہ کچھہ اون مین سی بیان فرماتے ہین اور یہہ بھی ہوسکتا ہی کہ یہہ احکام وحی مین بتدریج یعنی ٹھہر ٹھہر کر نازل ہوئی ہون یعنی پہلے پانچ نازل ہوے
ہون پھر چھہ ع ح **وعن** البراء بن عازب قال امرنا النبی صلی اللہ علیه وسلم بسبع ونهانا عن سبع امرنا
بعیادة المریض واتباع الجنائز وتشمیت العاطس ورد السلام واجابة الداعی وابرار المقسم ونصر المظلوم ونهانا عن خواتم
الذهب وعن الحریر والاستبرق والدیباج والمیثرة الحمراء والقسی وآنیة الفضة وفی روایة وعن الشرب فی الفضة فانه
من شرب فیها فی الدنیا لم یشرب فیها فی الاخرة متفق علیه اور روایت ہی براء بن عازب سی کہ کہا حکم کیا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
سات چیزون کا اور منع فرمایا سات چیزون سے حکم کیا ہمکو ساتہ عیادت بیمار کے اور جانیکے ہمراہ جنازہ کے اور جواب دینے چھینکنے والے کے
اور جواب دینے سلام کے اور قبول کرنے بلانیوالے کے اور سچا کرنے قسم کھانیوالے کے اور مدد کرنے مظلوم کے اور منع فرمایا ہمکو پہننے
انگوٹھی سونیکی سے اور پہننے ریشم کے سے اور اطلس کے سے اور دیباہی کے سے اور استعمال کرنے زین پوش سرخ کے سی اور کپڑے تہی کے سی اور منع فرمایا استعمال
کرنے پاسن چاندی کے سی اور ایک روایت مین ہی پینے سے چاندی کے پاسن مین اسلیے کہ تحقیق جو شخص پیویگا اوس مین دنیا مین نہ پیویگا اوس مین
بیچ آخرت کے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف سچا کرنے قسم کھانیوالے کے یعنی اگر کوئی شخص قسم کھاوی ایک امر آیندہ پر اور تو قادر ہو اوپر
پورا کرنے قسم اوسکی کے اور اوس مین گناہ نہو مثلاً اگر قسم کھاوی کہ مین تجھہ سے جدا نہین ہونیکا یہانتک کہ کریتو ایسا کام اور تو قادر ہو اوسکو
کرنے پر پس کرنا کہ اوسکی قسم ٹوٹے نہین اور بعضون نے کہا کہ معنی یہہ ہین کہ اگر کوئی کسیکو قسم دلاوی کہ تجھہ خدا کی قسم یہہ کام کر تو مستحب ہے اوسکو
کرنا یہہ کام واسطے تعظیم نام پروردگار کے اگرچہ لازم نہین اور مدد کرنے مظلوم کی واجب ہی داخل ہی اس مین مسلمان اور ذمی اور
کبھی یہہ قتال تک اور کبھی ساتہ فعل کے اور میثرہ اوس زین پوش کو کہتے ہین کہ روئی بھری ہوتی ہے اوسمین اور اوسکو

[illegible] پر ڈالکر بیٹھتی ہین اوسکو تمیز [illegible]
ہر رنگ کا حرام ہی اور اگر حریر کا نہو اور ہو سرخ تو مکروہ ہی اور نہین [illegible]
بنا جاتا ہے منسوب طرف قس کے کہ وہ ایک قریہ ہی مصر کا اور استعمال کرنے چاندی کر یا سونے سے
بلکہ اس سے بھی زیادہ گناہ ہے اوسکا استعمال کرنا اور یہہ چیزین جو مذکور ہوئین مردون کو منع ہین
عورتون کو دونونکو استعمال اونکا درست نہین آور نہ پیویگا اوس مین آخرۃ مین ظاہر تر یہہ ہی کہ [illegible]
عذاب اسنے تک یا وقت وقوف اور حساب کے یا جنت مین ایک مدت تک نہین پہنے
ایسی ہی مراد نہ پہنے ریشم سنے ہے اس حدیث مین من لبسہ فی الدنیا لم یلبسہ فی الآخرۃ اور ایسی ہی [illegible]
اس حدیث مین من شرب فی الدنیا لم یشربہا فی الآخرۃ ع ✣ ح **وعن** [illegible] قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المسلم اذا عاد اخاہ المسلم لم یزل فی خرفۃ الجنۃ حتی یرجع رواہ مسلم
اور روایت ہی ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مسلمان جسوقت پوچھتا ہی بھائی اپنے مسلمان کو [illegible]
ہے میوہ خوری بہشت کی یہانتک کہ پھیرے روایت کی یہہ مسلم نے ف یعنی بسبب سعی کرنیکے طرف عیادت بیمار کے لائق جنت اور میوہ خوری
اوسکی کے ہوتا ہی ✣ ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی یقول یوم القیمۃ یا ابن
آدم مرضت فلم تعدنی قال یا رب کیف اعودک وانت رب العالمین قال اما علمت ان عبدی فلانا مرض فلم تعدہ
اما علمت انک لو عدتہ لوجدتنی عندہ یا ابن آدم استطعمتک فلم تطعمنی قال یا رب کیف اطعمک وانت رب
العلمین قال اما علمت انہ استطعمک عبدی فلان فلم تطعمہ اما علمت انک لو اطعمتہ لوجدت ذلک
عندی یا ابن آدم استسقیتک فلم تسقنی قال یا رب کیف اسقیک وانت رب العلمین قال استسقاک عبدی
فلان فلم تسقہ اما علمت انک لو سقیتہ وجدت ذلک عندی رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی فرماویگا دن قیامت کی اے بیٹے آدم کے بیمار ہوا مین پس نہ پوچھا تو نی مجکو کہیگا ای رب میرے کیونکر
پوچھتا مین تجکو اور تو پالنے والا ہی عالمون کا یعنی اور پاک ہی بیماری سے فرماویگا اللہ تعالی کیا نجانا تو نی تحقیق [illegible]
نہ پوچھا تو نی اوسکو کیا نجانا تو نی یہہ کہ اگر پوچھتا تو اوسکو البتہ پاتا مجکو نزدیک اوسکے یعنی ضامیری ای بیٹے آدم کی کھانا مانگا تجھ سے
پس نہ کھلایا تو نی مجکو کہیگا ای رب میرے کسطرح کھلاتا مین تجکو اور تو ہی پالنے والا عالمون کا یعنی اور تو کسیکا محتاج نہین [illegible]
نجانا تو نی یہہ کہ کھانا مانگا تھا تجھ سے بندے میرے فلانی نے پس نہ کھلایا تو نی اوسکو کیا نہ جانا تو نی یہہ کہ اگر کھلاتا اوسکو [illegible]
اوسکا نزدیک میرے اے بیٹے آدم کے پانی مانگا مین نی تجھ سے پس نہ پلایا تو نی مجکو کہیگا ای رب میرے کسطرح پلاتا مین تجکو اور تو پالنے والا عالمون کا ہی
یعنی تجکو کسی چیز کی احتیاج نہین نہ پانی کی نہ اور کسی چیز کی فرماویگا پانی مانگا تجھ سے بندے میرے فلانی نے پس نہ پلایا تو نی
کہ اگر پلاتا اوسکو پاتا تو اوسکو یعنی ثواب اوسکا نزدیک میرے روایت کی یہہ مسلم نے ف عیادت مریض کے کرنی مین اشارہ تعالی نزدیک
مجکو نزدیک اوسکے اور کھلانے اور پلانے کے حق مین فرمایا تا ثواب اوسکا نزدیک میرے اس سے معلوم ہوا
اور پلانی سے ✣ ع **وعن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علی [illegible]

[illegible] حق تعالیٰ کے گیرو تیمار
[illegible] ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] بیماری اونکی سے اور [illegible] حضرت جب جاتے بیمار پر کہ پوچھیں اسکو تو
[illegible] کرنیوالی ہے بیماری یعنی گناہوں سے اگر چاہے اللہ پس فرمایا [illegible]
[illegible] اگر چاہے اللہ کما کنوارے نہ مگر نہیں یون بلکہ تپ ہی کہ جوش مارتی ہی بوڑھی پر بڑی پر بلاویل
[illegible] پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس ان سیطرح ہوگا ارادت کی [illegible]
[illegible] حضرت کی معلوم ہوئی کہ گنوار کی خبر کو تشریف لیگئے تعلیم ہی امت کو لیے کہ ادنی ادنی کی خبر پر کی کریں
[illegible] حضرت اوسپر کہ مین نے ایسا ثواب بیماری کا بیان کیا اور راہ صبر و شکر کی بتائی اور باوجود اسکے
[illegible] کیا ثواب یون ہی ہوویگا جسطرح تو کہتا ہی اس لیے کہ نہین ہی جزا کفران نعمت کی مگر محروم ہوا اوس
[illegible] احتمال ہی کہ وہ بیمار کافر ہو لیکن علما نے کہا ہے کہ ظاہر یہ ہے کہ مسلمان تھا لیکن بیہوش اوجٹ گنوار تھا بسبب
[illegible] کے بیتاب ہوکر اسطرح کہہ بیٹھا ۔ ح ۔ **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَكٰى
[illegible] مَسَحَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَالَ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً
[illegible] سَقَمًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ بیمار ہوتا ہم مین سے
[illegible] پھیرتے اوسپر داہنا ہاتھہ اپنا پھر فرماتے دور کر بیماری کو اے پروردگار آدمیون کے اور شفا دی تو ہی شفا دیتا ہی والا نہیں
[illegible] شفا کہ نچھوڑے کسی بیماری کو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْهَا** قَالَتْ كَانَ اِذَا اشْتَكَى الْاِنْسَانُ
[illegible] اَوْ كَانَتْ بِهٖ قَرْحَةٌ اَوْ جُرْحٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِصْبَعِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ
[illegible] بَعْضِنَا يُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اونہین عائشہ سے کہ کہا جسوقت کہ شکایت کرتا آدمی کسی
[illegible] اوسکے بدن سے یعنی جب کوئی عضو دکھتا کسیکا یا ہوتا پھوڑا یا زخم کہتے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کرکر
[illegible] اپنی تاکہ برکت حاصل کرتا ہون ساتھہ نام اللہ کے یہہ مٹی زمین ہماری کے ملی ہوئی تھی ساتھہ لعاب بعضی ہماری کے
[illegible] تاکہ شفا دیا جاوے بیمار ہمارا ساتھہ حکم پروردگار ہمارے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم **نزف** آیا ہی کہ آنحضرت
[illegible] مبارک اونگلی پر لگاتے اور رکھتے اوسکو خاک پر پھر رکھتے اونگلی خاک آلودہ اوپر جگہ درد کے اور پھیرتے
[illegible] اور پڑھتے بسم اللہ آخر تک اور یہہ ایک سر ہے اسرار الٰہی سے ہیچ علاج پھوڑون اور زخمون کے اس سر کو
[illegible] ہماری عقلین قاصر ہین اسکو معلوم کرنے سے لیکن قاضی بیضاوی نے ازراہ احتمال کو بیان
[illegible] کہ لعاب مین کو تاثیر دی ہیچ تبدیل مزاج کے اور خاک وطن کی مٹی کو بھی تاثیر ہی ہیچ حفظ مزاج کو حتی کہ لکھا ہی حکما نے کہ
[illegible] کی ساتھہ کمہار اور تھوڑی سی پانی کر باسن مین ڈال دی اور وہ پانی پیتا رہی تا امن مین رہی تغیر مزاج سے پس
[illegible] وجہین اسکی بیان کی ہین یہہ سب احتمالات ہین حقیقت وہی ہی جو پہلے مذکور ہوئی
[illegible] تک اوسمین کوئی حرام چیز نہو مانند سحر اور کلمہ کفر کے

اور منتر کسی زبان کا ہو ہندی ہو یا سنسکرت یا عربی جب [illegible]

ایک منتر بچھو کا حدیث مین آیا ہی بسم اللہ شجوہ تربۃ آمرک [illegible]

وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَكَى نَفَثَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ [illegible]

وَجَعُهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ كُنْتُ أَنْفُثُ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ الَّتِي كَانَ يَنْفُثُ وَأَمْسَحُ بِيَدِ [illegible]

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَتْ كَانَ إِذَا مَرِضَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ نَفَثَ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ اور روایت [illegible]

علیہ وسلم جب بیمار ہوتے دم کرتے اپنے پر معوذات اور پھیرتے اپنے ہاتھ اپنا یعنی جہانتک ہاتھ پہنچ [illegible]

پس جب بیمار ہوی اوس بیماری مین کہ وفات کیگئی اوس مین تھے مین دم کرتے حضرت پر معوذات وہ معوذات کہ تھے حضرت دم کرتے

اور پھیرتے مین ہاتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یعنی اسطرح کہ مین پڑہتی معوذات اور حضرت کی ہاتھون پر دم کرتی اور دونو ہاتھہ انکے

مبارک پر پھیرتی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین ہی کہ کہا حضرت عائشہ نے تھے حضرت جب بیمار ہوتا کوئی گھر [illegible]

سے دم کرتے اوسپر معوذات **ف** معوذات سے مراد قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس مین لفظ جمع کا [illegible]

آیتون کے کہا یا اقل جمع کے دو ہین یا دو سورتین یہہ اور تیسرے قل ہو اللہ ان تینون کو معوذات کہا تغلیبا اور معتمد یہی

اور بعضون نے کہا قل یا بھی اس مین داخل ہے اور مسلم کی دوسری روایت مین ذکر ہاتھہ پھیرنیکا نہین ہی پس احتمال ہی کہ پھیرتی ہو

حضرت لیکن ذکر اس لیے نکیا کہ دم کرنے سے پھیرنا ہاتھون کا آپھی سمجھا جاویگا اور احتمال یہہ بھی ہی کہ حضرت ترک کرتی ہون اوسکو

کبھی اور اکتفا کرتے ہون دم کرنے پر اور ظاہر تر اول ہی ہے اور اولے یہی ہے کہ دونون باتین کرے اور اس حدیث مین دلالت

ہی اسپر کہ کلام اللہ کی آیتین پڑہ کر دم کرنا سنت ہی ع • **وعن** عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ شَكَى إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَجَعًا يَجِدُهُ فِي جَسَدِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِي يَأْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ

وَقُلْ بِسْمِ اللهِ ثَلَاثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ فَقَالَ فَفَعَلْتُ فَأَذْهَبَ اللهُ

مَا كَانَ بِي رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عثمان بن ابی العاص سے یہہ کہ اونہون نے شکایت کی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی

ایک درد کی کہ پاتے تھے اوسکو اپنے بدن مین پس فرمایا واسطے اونکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھہ ہاتھہ اپنا اوس جگہ پر کہ

دکھتی ہے بدن تیرے اور کہہ بسم اللہ تین بار اور کہہ سات بار پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ عزت اللہ کے اور قدرت اوسکی کے

برائی اوس چیز کی سے یعنی درد کی سے کہ پاتا ہون مین اب اور ڈرتا ہون مین یعنی زیادتی اوسکی سے آیندہ کو کہا عثمان نے پس کیا مین نے

پس دور کی اللہ نے وہ بیماری کہ تھی مجھے نقل کی یہہ مسلم نے **وعن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ جِبْرِيلَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اشْتَكَيْتَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ بِسْمِ اللهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ [illegible]

بِسْمِ اللهِ أَرْقِيكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے یہہ کہ جبرئیل آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس [illegible]

ہی تو پس فرمایا حضرت نے ہان کہا جبرئیل نے ساتھہ نام خدا کے افسون پڑہتا ہون تجھپر ہر چیز ہی کہ [illegible]

یا آنکھہ حسد کرنیوالی کی سے اللہ شفا دی تجکو ساتھہ نام اللہ کے منتر پڑہتا ہون تجھپر نقل کی یہہ مسلم نے

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ [illegible]

Marfat.com

پناہ مین دیتے حضرت حسنؓ اور حضرت ح
یہ کلمات باللہ تعالیٰ کے ذریعہ سے ہر بدی ہر شیطان کو سی اور ہر جانور زہریلا مارڈ
گرانے والے کے ہے اور فرمایا حضرت کہ تحقیق باپ تمہارے یعنی حضرت ابراہیم پناہ مین دیتے تھے ساتھ
ان اسحٰق کے یہ بخاری نے اور ہے اکثر نسخون مصابیح کے لفظ بہما کا ساتھ ضمیر تثنیہ کے ہے ف
تعالیٰ کے ساتھ معلومات اوسکے ہین یا نام پاک اوسکے یا کتابین اوسکی اور ہر شیطان سے یعنی ہر سرکش اور حد سے
ہر مخلوق سے خواہ وہ جمادات مین سے ہو یا آدمیون مین سے یا جانورون مین سے اور ہامہ اوس جانور زہریلے کو
کہ ڈسنے سے آدمی مرجاوے مانند سانپ وغیرہ کے اور جس زہریلے کے کاٹے سے مرے نہین اوسکو سامہ کہتے ہین مانند
بچھو کے اور کبھی حشرات الارض کو بھی ہوام کہتے ہین اور ساتھ ضمیر تثنیہ کے کہ پھرتی ہے طرف دو کلمون کے کہ جسپر
ہوا ہے لیکن یہ تکلف ہوا اس لیے کہا ہے طیبی نے کہ یہ بسبب سہو لکھنے والے کے ہے صحیح ساتھ ضمیر مفرد ہی کی ہے ع ح **وعن**
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یرد اللہ بہ خیرا یصب منہ رواہ البخاری اور روایت
ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ ساتھ اوسکے بھلائی کا ہو جاتا ہے وہ
مبتلا رنج دہ واسطے حصول بھلائی کے نقل کی ہے بخاری نے ف مصیبت کہتے ہین ہر امر ناخوش کو پس پہونچنا مصیبت کا
ہمیشہ از راہ قہر ہی کے نہین ہے بلکہ کبھی بسبب مہربانی کے بھی ہوتی ہے کہ گناہ جھڑتے ہین اوس سے اگر صبر کرے اور راضی رہے
تو یہ علامت مہر کی ہے اور اگر جزع فزع کرے اور خفا ہووے علامت قہر کی ہے ح **وعن** ابی سعید الخدری عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال ما یصیب المسلم من نصب ولا وصب ولا ہم ولا حزن ولا اذی ولا غم حتی الشوکۃ یشاکہا
الا کفر اللہ بہا من خطایاہ متفق علیہ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہین پہونچتا مسلمان
سے رنج اور نہ کوئی کسل اور نہ کوئی فکر اور نہ غم اور نہ ایذا اور نہ غم یہانتک کہ کانٹا پونچا جاتا ہے اوسکو مگر کفارہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ بسبب اوسکے گناہ
کے بخاری اور مسلم نے ف معانی لفظ ہم وغیرہ کے آپس مین قریب ہین اور مراد ہم و غم مین یہ ہے کہ ہم امر آیندہ مین ہوتا ہے
اور غم امر گذشتہ مین ہوتا ہے حاصل یہ کہ کسیطرح کا رنج مسلمان کو پونہچے باعث
کفارہ گناہون کا ہوتا ہے ع **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو یوعک
فمسستہ یا رسول اللہ انک لتوعک وعکا شدیدا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اجل انی اوعک
کما یوعک رجلان منکم فقال ذلک لان لک اجرین فقال اجل ثم قال ما من مسلم یصیبہ اذی من مرض فما
سواہ الا حط اللہ بہ سیاتہ کما تحط الشجرۃ ورقہا متفق علیہ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا گیا مین حضرت نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو پایا مین نے آپ کو بخار سخت پس ہاتھ لگایا مین نے اوپر آپ کے ساتھ ہاتھ اپنا پھر کہا مین نے ای رسول خدا کے آپ کو ہوتا ہے بخار سخت پس فرمایا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہان بخار ہوتا ہے مجھ کو بخار دو شخصون کی تم مین سے کہا ابن مسعود نے پس کہا مین نے یہ اسواسطے کہ ہووے تمہارے
لیے اوسکے اجر دو اجر فرمایا ہان واسطے یہ ہے اوسکے اجر دو چند کہ سوا اوسکے نہین کوئی مسلمان کہ پہونچتی ہے اوسکو ایذا مرض سے سوا اوسکے مگر دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ

Marfat.com

بسبب اوسکے گناہ اوسکے میں کی جانے [illegible]

صدا اللہ جمع علیہ اشتر بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

کسیکو [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کو بیماری ہی روایت کی [illegible]

مات النبی صلی اللہ علیہ وسلم بین حاقنتی و ذاقنتی فلا اکرہ لیلۃ

علیہ وسلم دونوں [illegible] اور روایت ہی اونمین عائشہ سے کہ کہتی وفات ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی میرے

اور ٹھوڑی [illegible] نہین کرتے تھے جانتے تھے میں آخری عمر کی واسطے کسیکے کبھی پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کی

یعنی وفات ہوئی حضرت کی اوس حال مین کہ ٹیک دیے ہوئے تھے مجھپر پس مین خوب جانتی ہون شدت موت اوسکی کے [illegible]

الخ یعنی مین گمان کرتے تھے پہلے کہ سختی موت کی ہوتی ہے بسبب کثرت گناہون کے پس جب دیکھی مین نے سختی حضرت کی موت کی جانا

مین نے کہ سختی موت کی علامت بری ہونی خاتمہ کے بلکہ وہ ہوتی ہی واسطے بلند ہونے درجات کے اور آسانی موت کی نشان ہے

بزرگی واسطے حضرت کے بطریق اولی ہوتی ع **وعن** کعب بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل المؤمن

کمثل الخامۃ من الزرع تفیئہا الریح تصرعہا مرۃ وتعدلہا اخری حتی یاتیہ اجلہ ومثل المنافق کمثل الارزۃ المجذیۃ

[illegible] انجا متفق علیہ اور روایت ہی کعب بن مالک سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل مومن کے مانند مثل کھیتی سبز و تازہ کھیتی کے ہے جھکاتی ہین اوسکو باد ین گرادیتی ہین اوسکو

[illegible] کبھی یہانتک کہ آتی ہے اوسکو موت یعنی اسیطرح مسلمان کو کبھی گرا دیتا ہی حادثہ ضعف و بیماری کا اور کبھی سیدھا

[illegible] مثل منافق کے مانند مثل درخت صنوبر کے ہے کہ محکم اور ثابت ہوتا ہی کہ نہین پہونچتی اوسکو کوئی چیز یعنی سبب

[illegible] جھکاتا ہی یہانتک کہ ہوتا ہے اکھڑنا اوس کل ایک دفع یعنی اسیطرح منافق ہمیشہ توانا اور تندرست ہوتا ہی بغیر ضعف اور بیماری کے

یکبارگی ہی [illegible] اور مرتا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ مومن نہین خالی ہوتا بیماری سے یا کمی مال سے

یا ذلت سے اور یہہ سب اسطرح مومن سعادت کی ہین لیکن بشرط صبر اور رضا اور شکر کے اور منافق اور فاسق کو کم ہوتی ہین بیماریان اور مصیبتین

تاکہ [illegible] حاصل ہوا ونکو کفارہ اور نہ ثواب ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل المؤمن

کمثل الزرع لا تزال الریح تمیلہ ولا یزال المؤمن یصیبہ البلاء ومثل المنافق کمثل شجرۃ الارزۃ لا تہتز

[illegible] انجا ابی ہریرۃ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل مومن کے مانند مثل کھیتی کے ہے جھکاتی ہی اوسکو باد اور مصیبت رہتا ہی مومن کو پہونچتی ہی اوسکو بلا اور مثل منافق کے مانند مثل درخت صنوبر کے ہے کہ نہین [illegible]

[illegible] کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے **ف** یعنی اسیطرح منافق کو بلا کم پہونچتی ہی دنیا مین تاکہ نہ ہلکا [illegible]

وعن جابر قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ام السائب فقال مالک تزفزفین قالت الحمی لا بارک

فیہا فقال لا تسبی الحمی فانہا تذہب خطایا بنی ادم کما یذہب الکیر خبث الحدید رواہ مسلم

جابر سے کہا تشریف لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ام سائب کے پاس پھر فرمایا [illegible]

دی اللہ اوس مین برکت فرمایا حضرت نے مت برا کہہ تپ کو اس لیے کہ [illegible]

Marfat.com

[illegible] سبب ایک شب کی اور ابو ہریرہ سے
[illegible] قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] رواہ البخاری اور روایت ہی ابی موسیٰ سے کہ کہا فرمایا
[illegible] بیمار ہوتا ہی بندہ یا سفر کرتا ہی یعنی اور قوت ہوتی ہین اوس [illegible]
[illegible] پیرے کے کہ عمل کرتا تھا گھر مین تندرست نقل کی یہہ بخاری نے **وعن** انس قال قال
[illegible] وسلم الطاعون شہادۃ لکل مسلم متفق علیہ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
[illegible] شہادت ہی ہر مسلمان کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم **ف** یعنی جو کوئی طاعون مین صبر کرتا ہی اور بھاگتا
[illegible] رہتا ہی ثواب شہید کا سا پاتا ہی اور طاعون کہتے ہین مرض عام اور وبا کو فاسد ہو جاتی ہی بسبب اوسکی ہوا اور
[illegible] بعضون نے کہا کہ طاعون خاص بیماری کو کہتی ہین کہ زخم پڑ جاتے ہین بدن پر نرم جگہون مین مانند بغلون وغیرہ کے
[illegible] سیاہی ہی یا سبزی یا سرخی ع ح **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشہداء
[illegible] والمبطون والغریق وصاحب الہدم والشہید فی سبیل اللہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے
[illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شہید پانچ ہین ایک طاعون زدہ دوسرا جو پیٹ کی بیماری سے مرے یعنی دستون اور سقا وغیرہا
[illegible] والا بدون اختیار کے چھتا دیوار یا چھت کے نیچے دبنے والا پانچوان شہید بیچ راہ خدا کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم **ز** [illegible]
[illegible] کہ در شہادت کا اوس ڈوبنے والے کو ہوگا کہ بارادہ گناہ کے کشتی پر نہ بیٹھا ہوگا اور حقیقی شہید اغیر ہی کا ہی اور
[illegible] ثواب شہیدون کا سا ملتا ہی جاننا چاہیے کہ شہدا حکمی کہ وارد ہوے ہین حدیثون مشہورہ مین [illegible]
[illegible] اونکو سبیل وغیرہ **ق** پانچ تو یہی ہین جو مذکور ہوے اور اور یہہ ہین ذات الجنب والا اور جو جل کر مرے اور عورت جو مرے
[illegible] کے یعنی پیٹ سے یا جنگ یا باکرہ اور عورت کہ مرے حمل سے جنی تک یا دودہ چھٹانے تک اور سل والا یعنی دق والا اور
[illegible] پر سے سواری پر سے اللہ کی راہ مین یعنی جہاد مین اور مرابط یعنی نگہبانی کرنیوالا اور گرہ پڑنے والا گرہ مین اور
[illegible] مین درندہ یعنی شیر وغیرہ اور جو کوئی قتل کیا جاوے واسطے مال اپنی کے یا اہل یا دین یا خون اپنی کے یا مظلمہ کے یعنی حق کے
[illegible] مین یعنی جو جہاد مین اپنی موت سے مرجاوے اور رغبت کرنیوالا شہادت مین کہ مرجاوے بچھونون پر اور حضرت
[illegible] کرے بادشاہ از راہ ظلم کے پھر مرجاوے قید خانہ مین پس وہ شہید ہی اور جو مارا جاوے ظلم سے پھر مرجاوے
[illegible] شہید ہی اور جو کوئی مرے گواہی دیتا ہوا توحید کی پس وہ شہید ہی اور انس سے روایت ہی بطریق مرفوع کہ [illegible]
[illegible] روایت ہی کہ کہا اونہون نے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ کونسا شہیدون مین بزرگ تر ہی اللہ کی نزدیک فرمایا
[illegible] کے پس کہے اوسکو امر بالمعروف اور منع کرے اوسکو منکر سے پس مار ڈالے وہ امیر اوسکو اور ابی موسیٰ
[illegible] یا مرد حملہ کرے سے زہریلے جانور کے پس وہ شہید ہی اور ابن عباس سے ہی کہ جو کوئی عاشق ہوا اور پھر گا
[illegible] اور روایت ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جسکو دوران سر ہو کشتی مین ادرے
[illegible] تعالیٰ ملازم کی غیرت عورتون پر اور جہاد مردون پر پس

Marfat.com

جسنے صبر کیا اون عورتون مین سے یعنی جو کہ اون کے ہوئے پہلا صدمہ
زیادہ جسنے کہی دن مین پچیسون بار یہ دعا اللھم بارک لی فی الموت وفیما بعد الموت پھر مرے تو
اور سو [illegible] کہ جسنے نماز پڑہی ضحی کی اور روزے رکھے تین دن کے
نہ حضر مین لکھا جاتا ہے اوسکو ثواب شہید کا اور شہید یہہ ہین چنگل مارنیوالا سانپ بچھو
اور مراد طلب علم سے یہہ ہے کہ مشغول ہو علم کے حاصل کرنے اور تعلیم کرنے اور تالیف کرنے مین
کوئی جیتا ہے اس حالت مین کہ مدارات کرنیوالا ہو لوگون کے پس وہ شہید ہے اور جو لاوے جنازہ
بیوی اور اولاد اور لونڈی غلام اپنے کے لیے پس وہ شہید ہے اور مرتث یعنی جو کہ بعد زخمی ہونیکے
جنبی اگر ڈوبنیوالین اوسکو کافر لڑائی مین اور شرقی یعنی جسکے گلے مین پانی پھنس گیا اور دم گھٹ کر مر گیا
ہر مسلمان جو مرض مین پڑہے دعا یونس کی لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین چالیس بار پھر مرجاوے اوسی مرض مین
اچھا ہوتا ہے اوسکی مغفرت کیجاتی ہے اوسکی اور آیا ہے کہ تاجر سچا امانت دار شہدا کے ساتھ ہوگا
جو کوئی مرے شب جمعہ مین شہید ہے اور آیا ہے کہ موذن للہ اذان دینے والا مانند شہید کے ہے کہ لوٹتا ہوا اپنے خون مین اور
نہ ہوتا تو نہیں کہ پرسے اوسکی قبر مین اور آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ جسنے درود بھیجا مجھپر ایکبار رحمت بھیجتا ہے اللہ
اوسپر دس بار اور جو کوئی درود بھیجتا ہے مجھپر دس بار رحمت بھیجتا ہے اللہ اوسپر سو بار اور جو کوئی درود بھیجتا ہے مجھپر سو بار لکھتا ہے اللہ
درمیان دونون آنکھون اوسکی کو برات یعنی خلاصی نفاق سے اور خلاصی آگ سے اور رکھیگا اوسکو اللہ دن قیامت کے ساتھ شہیدون کے
اور آیا ہے کہ جو کوئی سکے صبح کو تین بار اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم اور پڑہے تین آیتین اخیر سورہ حشر کی متعین
کرتا ہے اللہ تعالے ساتھ اوسکے ستر ہزار فرشتے کہ دعا بخشش کے کرتے ہین اوسپر شام تک پھر اگر مرجاتا ہے اس دن مین شہید مرتا ہے
اور جو کوئی پڑہتا ہے شام کو یہی ثواب پاتا ہے اور آیا ہے کہ وصیت کی حضرت نے ایک شخص کو کہ جب پڑے خوابگاہ اپنی پڑہے اخیر سورہ
حشر کا اور فرمایا اگر مریگا تو شہید مریگا اور جو کوئی مرتا ہے مرگی سے شہید ہوتا ہے اور جو کوئی مرتا ہے حج یا عمرہ مین شہید ہے اور جو کوئی
مرتا ہے باوضو شہید ہے اور ایسے ہی رمضان کے مہینے مین یا مرے بیت المقدس یا مکے یا مدینہ مین شہید ہے اور جسے دیر ہوئی ہے
اور جسکو پہنچی آفت اور مرے وہ صبر کرنیوالا ضرر اور بری بلا پر شہید ہے اور دعا مقالید السموات والارض آخر تک کہ فضیلت اوسکی حدیث مین
موت آئی ہے جو کوئی پڑہے صبح شام شہید ہے یا مرے نوے برس کا ہو کر یا آسیب دہ یا مرشے اور ماں باپ اوسکے اوس سے راضی ہون اور جو کوئی
نیکبخت کہ مرجاوے اور خاوند اوسسے راضی ہو اور ایسی ہی امام عادل اور حاکم شرعی یعنی قاضی کہ حکم کرے حق اور جو کوئی عمدہ کرے
ایک کو بچانے کے واسطے مسلمان ضعیف کو شہید ہے ع ۰ وطوالع الانوار حاشیہ دمختار وعن [illegible] قال
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُونِ فَاَخْبَرَنِي اَنَّهُ عَذَابٌ يَبْعَثُهُ اللهُ عَلٰى مَنْ يَشَاءُ [illegible]
لِلْمُؤْمِنِينَ لَيْسَ مِنْ اَحَدٍ يَقَعُ الطَّاعُونُ فَيَمْكُثُ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا [illegible]
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا پوچھا مین نے رسول خدا سے
ہے بھیجتا ہے اوسکو اللہ اپنے بندون [illegible]

[illegible] اسی واسطے ہی کہ ایسو شہر ارہا نہ اور عرصہ لمبا
[illegible] اوسکے مانند ثواب شہید کی ہدایت کی
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم الطاعون رجز ارسل علی طائفۃ من
[illegible] بہ بارض فلا تقدموا علیہ واذا وقع بارض وانتم بہا فلا
ابن زید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون عذاب ہی بھیجا گیا تھا ایک
[illegible] کون پر کہ پہلے تمسے تھے یعنی راوی کو شک ہوا ہی کہ پہلی بات کہی یا دوسری پس جسوقت
[illegible] بجا اوس مین اور جسوقت کہ ہو ایک زمین مین اور ہو تم اوس مین پس نکلو بھاگ کر اوس سے نقل کی یہہ بخاری اور
[illegible] بنی اسرائیل سے مراد وہ ہین کہ جنکو کہا گیا تھا اُدخلوا الباب سجدا پس مخالفت کی اونہون نے فرمایا اللہ تعالے
[illegible] عمر بن العاص نے کہا ابن ملک نے پس بھیجا اللہ نے اونپر طاعون پس مر گئے ایک ساعت مین اونمین سے چوبیس ہزار بڑی بوڑھے
[illegible] یان اسکا مفصل لکھا ہی اور جانا وہان اس لیے منع ہی کہ نفس کو ہلاکت مین ڈالنا لازم آتا ہی اور بھاگنہین اس لیے کہ تقدیر سے
[illegible] بلو با ہین یہی ہی کہ جہان ہو وہی وہان جاوی نہین اور اگر کہین پہلے سے تھا اور وہان وبا آگئی بھاگو نہین جو کوئی بھاگو
[illegible] کثیر کا ہوگا اور مردود ہی وہ اور سوای وبا کے اور بعضی جگہو مین بھاگنا آیا ہی ہے جیسے کوئی ایک گھر مین ہو اور زلزلہ آوی یا آگ لگ جاوے
[illegible] کے نیچے بیٹھا ہو اور غالب ظن ہلاکت کا ہو تو جائز ہی بھاگنا وہان سے ع ح **وعن** انس قال سمعت النبی صلی اللہ
[illegible] یقول قال اللہ سبحانہ وتعالے اذا ابتلیت عبدی بحبیبتیہ ثم صبر عوضتہ منہما الجنۃ یرید عینیہ رواہ
روایت ہی انس سے کہ کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ فرماتا ہی اللہ تعالی کہ پاک ہی وہ اور بلند ہی جسوقت کہ
[illegible] مین مبتلا کرتا ہون بندہ اپنے کو ساتھ دو پیاریون اوسکی کے پھر صبر کرتا ہی دیتا ہون مین اوسکو عوض اون دونون کی بہشت ارادہ کرتے
[illegible] دونون آنکھین اوسکی نقل کی یہہ بخاری نے **ف** یعنی جسکو اندہا کرتا ہون اوسکو اوسکے عوض مین بہشت دیتا ہون
[illegible] گا بہشت مین ساتھ نجات پائی ہونگے یا منازل مخصوصہ دونگا اوس مین پس چاہیے [illegible] مین اوسکو چاہیے کہ صبر کرے
[illegible] مین بیجا نے اوسکو اور جانے کہ اندہا ہونا از راہ غضب الہی کے نہین ہی بلکہ واسطے دور کرنے گناہون کے اور بلند ہونے
[illegible] کے بدلنے سے ہو ایک بزرگ جب آخر عمر مین اندہے ہو گئے تو فرماتے تھے کہ جو خادت کہ تمام عمر مین چاہتا تھا اب حاصل
الفصل الثانی فصل دوسری **عن** علی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
[illegible] الا صلی علیہ سبعون الف ملک حتی یمسی وان عاد عشیۃ الا صلی علیہ سبعون
[illegible] فی الجنۃ رواہ الترمذی وابو داؤد روایت ہی حضرت علی سے کہ کہا سنا مین نے
[illegible] کی مسلمان کہ عیادت کرے مسلمان کی اول روز یعنی دوپہر کے پہلے مگر کہ دعا کرتے ہین
[illegible] کو شام کرے اور نہین عیادت کرتا اوسکی آخر روز یعنی بعد زوال کے مگر کہ دعا کرتے ہین
[illegible] واسطے اوسکے بہشت مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نے **وعن** زید بن
[illegible] احمد وابو داؤد کو روایت ہی زید بن ارقم سے کہ کہا

Marfat.com

عیادت کی میری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب دکھنا آنکھ

ہوا کہ نت ہی عیادت کرنی آنکھون کے دکھنے مین اور ایک اور روایت مین آیا ہے

یعنی جسکی آنکھ دکھے اور ڈاڑھ کا درد والا اور دنبل والا انتہی یہہ حدیث جامع صغیر کی

تطبیق الحسنین دیجاوی کہ نہ عیادت کری انکی وہ شخص کہ تکلف کری واسطے اوسکے بیمار اور گران ہووے اوسپر آنکھ

کھولنے آنکھ کے رمد مین اور محتاج ہوگا طرف کلام کرنے کے ڈاڑھ کو درد مین اور ایسی سے بہت ضرر ہوگا

بیٹھنے کے اچھی ہیأت پر ساتہ تکلف کے دنبل والا اور جس صورت مین کہ گران نہووے اوسکو پس نہین یہ مضائقہ عیادت کا

کی محمول ہی صورت اخیرہ پر اور روایت جامع صغیر کی محمول ہی پہلی صورت پر ۵ مولانا عبد الغنی رح **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ وَعَادَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ مُحْتَسِبًا بُوْعِدَ مِنْ جَهَنَّمَ مَسِيْرَةَ سَبْعِيْنَ

رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ وضو کری پس اچہا وضو کری یعنی پہلا عیادت

کری بجائی اپنی مسلمان کی بقصد ثواب کے دور کیا جاتا ہی دوزخ سے مقدار ساٹہ برس کی نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ

وضو کرنا عیادت کی لیے سنت ہی اور حکم وضو کا شاید اس لیے فرمایا کہ عیادت عبادت ہی اور وضو سے عبادت کامل و افضل ہوتی ہے اور

اس حال مین دعا کری گا تو خوب قبول ہوگی ۵ **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ

يَعُوْدُ مُسْلِمًا فَيَقُوْلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ اِلَّا شَفِيَ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ حَضَرَ

اَجَلُهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی مسلمان کہ پہر

بیمار مسلمان کو پہر کے سات بار سوال کرتا ہون مین اللہ بزرگ پروردگار عرش بڑی کے سچے یہہ کہ شفا دی تجکو مگر کہ شفا دیا جاتا ہووے

کہ حاضر ہوا اجل اوسکی یعنی یہہ مرض لا علاج ہے روایت کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی نے **وعنه** اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْحُمّٰى وَمِنَ الْاَوْجَاعِ كُلِّهَا اَنْ يَّقُوْلُوْا بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ

حَرِّ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا يُعْرَفُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ اِبْرٰهِيْمَ بْنِ اِسْمٰعِيْلَ وَهُوَ يُضَعَّفُ

اور روایت ہی اونہین سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے سکھلاتے صحابہ کو واسطے تپ کی بلکہ واسطے سب درد کے کہ مین ابتدا کرتا ہون نام اللہ

بڑے کے پناہ مانگتا ہون مین ساتا اللہ بڑے کی برائی ہر رگ جوش مارنے والی کے سے اور برائی گرم آگ کی اور نقل کی

یہہ حدیث غریب ہی نہین پہچانی جاتی مگر حدیث ابراہیم بیٹے اسمعیل کے سے اور وہ ضعیف گنا جاتا ہی حدیث مین **ف** اس سے معلوم ہوا کہ

یعنی خون جو جوش مارے رگ مین پناہ چاہی اس سے اس لیے کہ جب خون غالب ہوتا ہی ایذا دیتا ہی کہ تپ ہوتا اور امراض

ہین اور یہہ حدیث ابن ابی شیبہ اور ترمذی اور ابن ماجہ اور ابن ابی الدنیا اور ابن سنی اور حاکم نے روایت کی

ہی نے دعوات مین ۵ **وعن** اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

اِذَا اشْتَكَاهُ اَخٌ لَهٗ فَلْيَقُلْ رَبُّنَا اللّٰهُ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ اَمْرُكَ فِي السَّمَآءِ

رَحْمَتُكَ فِي الْاَرْضِ اغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ

الوجیز فہیم ۱۲ اور روایت ہی ابی درداء کی کہ سنا مین نے رسول

Marfat.com

[illegible] اوسکی آسمان مین ہے یا وہ ایسا ہی
[illegible] سب نقصانون سے حکم تیرا مانا گیا ہے آسمان مین
[illegible] اپنی زمین مین بخش ہمارے لیے گناہ ہمارے بڑے اور چھوٹے تو ہی پروردگار
[illegible] اپنی رحمت عظیمہ اپنی رحمت مین سے یعنی جو کہ پھیل رہی ہے ہر چیز پر اور شفا اپنی شفا
[illegible] نازل کی یہ ابو داؤد **ف** جیسکہ رحمت تیری آسمان مین ہے یعنی سب جگہ اور سب وہان ہے
[illegible] ڈالون کہ رحمت خاص بعضون پر ہوتی ہے اور بعضون پر نہین یعنی مومنون پر ہوتی ہے نہ کافرون پر اگرچہ
[illegible] اللہ تعالی کے رحمتی وسعت کل شے اور مراد پاکیزون سے مومن ہین پاک شرک سے یا متقی جو کہ بچتے ہین برے افعال
[illegible] عن عبید اللہ بن عمر وقال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء الرجل یعود مریضا
[illegible] فلیقل اللھم اشف عبدک ینکأ لک عدوا او یمشی لک الی جنازۃ رواہ ابو داؤد اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آوے آدمی عیادت کرے مریض کی پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی شفا دے بندے اپنے کو ایذا پونہچاوے واسطے تیرے
[illegible] دشمنان دین کو زخمی کرے اور قتل کرے یا چلے واسطے خوشی تیری کے طرف جنازہ کے یعنی نماز کے لیے نقل کی یہ ابو داؤد نے
[illegible] عن ابی یزید عن امیۃ انہا سالت عائشۃ عن قول اللہ عز وجل ان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ
[illegible] من یعمل سوءا یجز بہ فقالت ما سالنی عنہا احد منذ سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ھذہ
[illegible] متابعۃ المؤمن یصیبہ من الحمی والنکبۃ حتی البضاعۃ یضعہا فی ید قمیصہ فیفقدہا فیفزع لہا حتی ان العبد
[illegible] یخرج منہ کما یخرج التبر الاحمر من الکیر رواہ الترمذی اور روایت ہے علی بن زید تابعی سے کہ نقل کی امیہ سے یہ کہ
[illegible] پوچھے عائشہ سے معنی قول اللہ عز وجل کے کہ اگر ظاہر کرو تم وہ چیز کہ تمہارے دلون مین ہے یا چھپاؤ اوسکو حساب کریگا تمسے ساتھ
[illegible] معنی قول اللہ تعالی کے اور جو شخص کہ عمل کرے برا یعنی صغیرہ یا کبیرہ بدلا دیا جاویگا ساتھ اوسکے یعنی دنیا مین یا عقبے مین
[illegible] نہین پوچھا مجھ سے اس مسئلہ کو کسی نے جیسکہ پوچھا تھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا یہ محاسبہ اور
[illegible] دونون آیتون مین عتاب کرنا خدا کا ہے بندے پر ساتھ اوس چیز کے کہ پہونچتی ہے اوسکو تپ سے اور رنج سے یہانتک کہ کوئی
[illegible] اوسکو بیچ آستین کرتے اپنے کے پس نہین پاتا اوسکو پھر غمگین ہوتا ہے بسبب پانے اوسکے کہ دور کیے جاتے ہین اوس سے گناہ
[illegible] یہانتک کہ بندہ البتہ نکلتا ہے اپنے گناہون سے جیسا کہ نکلتا ہے بھٹی سے سونا اور چاندی سرخ یعنی بسبب پڑنے
[illegible] زردی نے **ف** باعث پوچھنے معنی دونون آیتون کا یہ تھا کہ پہلی آیت دلالت کرتی ہے کہ بندے حساب کیے جاتے ہین
[illegible] دونون پر اور دوسری آیت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ لوگ سزا دیے جاتے ہین ہر عمل پر تھوڑا ہو یا بہت پس مشکل ہوا یہ امر
[illegible] کیا کہ یہ کس لیے ہے کہ ہمکو نہین پہونچنا اوس سے پس امیہ نے حضرت عائشہ سے مطلب ان آیات کا پوچھا اونھون نے
[illegible] کہ یہ حساب لیگا اللہ مومنون سے تمام دلکی باتون پر اور عذاب کریگا بسبب تمام
[illegible] اور سزا سے مراد یہ ہے کہ بسبب گناہ کے مواخذہ از راہ عتاب کے دنیا مین کرتا ہے کہ بخار اور رنج
[illegible] اوسکے بندے پر غصہ کرے ظاہر مین بسبب کسی بڑا دبی کے کہ ہو جاوے

Marfat.com

اوس پر اور دل مین اوسکی محبت ہو ... وحسن ... سلبہٗ فما فوقہا او دونہا الا بذنب وما یعفو اللہ عنہ اکثر وقرأ الی ما کانوا یصنعون یعفو عن کثیر رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی موسیٰ سے یہ کہ تحقیق سلال ... بندیکو تھوڑی ایذا اور وہ چیز کم یا زیادہ ہی اس سے یا کم اس سے مگر بسبب گناہ کے اور وہ گناہ کہ بخشتا ہی اوسکو اوپر دنیا اور آخرت مین زیادہ ہین اون گناہون سے کہ سزا دیتا ہی اوسکو اوپر اور پڑہی حضرت نے یہہ آیت پس بسبب اوس چیز کے کہ کمایا ہاتھون تمہارے نے یعنی ذاتون تمہاری نے اور معاف کرتا ہی بہت اوسی گنہگارون سے نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** مصیبت سے یعنی مرض اور سختی وغیرہما بسبب اعمال بد تمہاری ... گنہگارون کے لیے اور غیر گنہگارون کو پہونچتی ہے مصیبت واسطے بلند ہونے درجون اونکی کے لیکن وہ بسبب ... نقل ہی کہ ایک بزرگ کی تسمہ جوتی کو چوہا کتر گیا وہ روتے تھے اور کہتے تھے آہ کیا گناہ کیا ہی مین نے کہ سزا اوسکی یہہ پائی ... وعن عبد اللہ بن عمر وقال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا کان علی طریقۃ ... من الساعۃ قیل للملک الموکل بہ اکتب لہ مثل عملہ اذا کان طلیقا حتی اطلقہ او اکفتہ الی رواہ رزین عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ جسوقت ہوتا ہی راہ نیک پر عبادت سے پھر بیمار ہوتا ہی یعنی اوسپر سختی نازل ہوتا ہی اوس عبادت پر کہا جاتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہی واسطے فرشتے کے کہ متعین ہے ساتھ اوسکے یعنی نیکی لکھنے کے لیے لکھا کر واسطے اوسکے اوسکے عمل اوسکے جسوقت کہ تھا تندرست یہانتک کہ تندرست کرون اوسکو یا ملالون اوسکو اپنی طرف یعنی مرے **وعن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا ابتلی المسلم ببلاء فی جسدہ قیل للملک اکتب لہ صالح عملہ الذی کان یعمل فان شفاہ غسلہ وطہرہ وان قبضہ غفر لہ ورحمہ رواہما فی شرح السنۃ اور روایت ہی انس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسوقت کہ مبتلا کیا جاتا ہی مسلمان بیماری کے بیچ بدن اپنی کے کہا جاتا ہی واسطے فرشتے لیکھنے والون کے لکھا کر واسطے اوسکے اچھا عمل اوسکا جو کہ تھا کرتا یعنی پہلے اس بیماری کے پس اگر شفا دے اوسکو اللہ تو دھوتا ہی اوسکو اور پاک کرتا ہی اوسکو گناہون سے اور اگر مارتا ہے اوسکو بخشتا ہی واسطے اوسکے اور رحم کرتا ہے اوسکو نقل کین یہہ دونون حدیثین بغوی نے شرح السنۃ مین **وعن** جابر بن عتیک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشہادۃ سبع سوی القتل فی سبیل اللہ ... شہیدۃ والغریق شہید وصاحب ذات الجنب شہید والمبطون شہید وصاحب الحریق شہید والذی یموت ... الہدم شہید والمرءۃ تموت بجمع شہید رواہ مالک وابو داؤد والنسائی اور روایت ہی جابر بن عتیک سے کہ کہا فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادتین سات ہین سوائے مارے جانیکے راہ خدا مین جو وبا مین مرے شہید ہی اور جو ڈوبا شہید ہی اور جو ذات الجنب والا شہید ہی اور پیٹ کی بیماری سے مرے شہید ہی یعنی استسقا ہو یا دست آوین وغیر ذالک اور جل کر مرے شہید ہی اور جو دب کر دیوار وغیرہ کے نیچے شہید ہی اور وہ عورت کہ مرے پیٹ سے یا باکرہ شہید ہی روایت کیا

ف شہادتین یعنی حکمیہ سات ہین بلکہ زیادہ ہین جیسیکہ اور حدیثون مین مذکور ہین اور ... کے نزدیک دل و سینہ کے ہوتی ہین اور علامت اوسکی یہہ ہوتی ہی کہ دم رکنا ہی ...

Marfat.com

[illegible] كان يمشي على الارض ما له

[illegible] والنسائي من كذلك الترمذي هذا حديث حسن صحيح اور روایت ہی سعد سے کہ کہا پوچھے

[illegible] کون آدمیون مین سخت تر ہے از روی بلا کے یعنی محنت و مصیبت کو فرمایا انبیا پھر جو [illegible]

[illegible] کے بعد اور کہا جاتا ہے آدمی موافق دین اپنے کے پس اگر ہوتا ہے اپنے دین مین سخت سخت ہوتی ہے

[illegible] اسکے دین مین سستی ہوتی ہے اور کم کیجاتی ہے اوسپر بلا پس ہمیشہ رہتا ہی یعنی سخت دین والا اسیطرح سے یعنی گرفتار

[illegible] اسکی سبب اوسکے یہانتک کہ چلتا ہے زمین پر نہین ہوتا واسطے اوسکے کوئی گناہ نقل کی یہہ ترمذی و ابن ماجہ

[illegible] کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح ہی ف انبیا بہت مبتلای بلا ہوتی ہین اس لیے کہ وہ لذت پاتے ہین

[illegible] جیسے کہ اور لوگ لذت پاتے ہین ساتہ نعمتون کے اور پھر بہت مشابہ اونکے یعنی اولیا اور صلحا بلا مین گرفتار ہوتے ہین

[illegible] سے کم تاکہ ثواب بہت پاوین پھر جو کم ہوتے ہین اون سے درجہ مین بلا مین بھی کم گرفتار ہوتی ہین اور سخت دین والے کی

[illegible] ہوتی ہے اس لیے کہ یقین والا ہوتا ہی پس صبر کرتا ہی اوسپر اور جانتا ہی کہ مین لائق اسی کے ہون بسبب گناہون کے پس کامل

[illegible] اور قوی ہوتی ہی محبت اوسکی اور دور ہوتے ہین گناہ اوسکی اور بلند ہوتی ہین درجات اوسکے اور نرم [illegible]

[illegible] بے صبری نکرے اور دین سے نہ نکل جاوے بسبب قوی ہونے ایمان کے ۵ ع ۵ ح وعن

[illegible] ما اغبط احدا بهون موت بعد الذي رايت من شدة موت رسول الله صلى الله عليه وسلم

[illegible] والنسائي اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا نہین آرزو کرتی مین کسیکو ساتہ آسانی موت کے بعد اسکے کہ دیکھی مین نے

[illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کی یہہ ترمذی اور نسائی نے ف یعنی اول آرزو کرتے تھے مین آسانی

[illegible] حضرت کی موت کی سختی دیکھی وہ آرزو نہ ہے اور اعتقاد کیا مین نے کہ بھلائی سختی موت مین ہے نہ آسانی ہین ع ۵

[illegible] رايت النبي صلى الله عليه وسلم وهو بالموت وعنده قدح فيه ماء [illegible] يدخل يده في

[illegible] ثم يقول اللهم اعني على منكرات الموت او سكرات الموت رواه الترمذي وابن ماجة

[illegible] نہین ہے کہ کہا دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور وہ تھے حالت وفات مین اور نزدیک اونکے پیالہ تھا کہ اوس مین تھا

[illegible] اپنا ہاتہ پیالے مین پھر پھیرتے اپنے مونہہ پر پھر فرماتے یا الٰہی مدد کر تو میری اوپر دفع کرنے سختی موت کے

[illegible] موت کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف پانی سے ہاتہ بھگو کر پھیرتے تھے واسطے دفع کرنے گرمی موت کے

[illegible] اسکی موت کی ہونی اسکی بہت سی وجہین شارحین نے لکھی ہین ایک اون مین یہہ ہے کہ یہہ سختی واسطے تسلی امت کے

[illegible] کے نقل ہوئی ایک حضرت کی مین یہہ صورت ہوئی تو صبر کرینگے اور آسانی ہوگی جان کنی مین ۵ ح ۵ وعن

[illegible] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد الله بعبده الخير عجل له العقوبة في الدنيا واذا اراد الله

[illegible] به يوم القيمة رواه الترمذي اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا

[illegible] تعالی ساتہ بندے اپنے کے بھلائی کا جلدی دیتا ہی واسطے اوسکے سزا گناہون کی دنیا مین

Marfat.com

اور جسوقت ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ بندے پر بھلائی کا تو جلد کرتا ہے اوسکو بسبب گناہ کردن قیامت کے نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** پہلے کو دنیا میں مصیبتوں میں مبتلا کرکے اوسکے گناہ معاف کرتا ہے اور دوسرے کی سزا وہین پر موقوف رکھتا ہے اس لیے کہ بندہ کا گناہ بہر نوع گذر جاتی ہے اور دوسرے کی سزا وہین پر موقوف رکھتا ہے اس لیے کہ بندہ کا گناہ

وعنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ قَوْمًا اِبْتَلَاهُمْ فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَاءُ وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ

سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بڑی جزا ساتھہ بڑی بلا کی اور تحقیق اللہ عزوجل جسوقت کہ دوست رکھتا ہے کسی قوم کو مبتلا کرتا ہے اونکو پس جو شخص کہ راضی ہوا یعنی ساتہ بلا کے پس واسطے اوسکے رضا ہے یعنی اللہ کے اور جو شخص کہ ناراض ہوا بلا سے پس واسطے اوسکے غصہ ہے اللہ کیطرف سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** جب دوست رکھتا ہے مبتلا کرتا ہے ایک قوم کو اسیطرح جب دوست رکھتا ہے ایک قوم کو مبتلا کرتا ہے اونکو یہ شئے نہین ذکر کی اسلیے کہ سمجھی جاتی ہے سیاق سے کہ کہا فمن رضی آخر تک حاصل اسکا یہ کہ رضا اور غصہ بندے کا علامت رضا اور غصہ پروردگار کی ہے صحابہ رضی اللہ عنہم آپس مین سوال کرتے تھے کہ کسطرح معلوم ہو رضا اور غصہ اللہ تعالیٰ کا بندے سے جواب دیتے تھے کہ اگر بندہ خدا سے راضی ہے خدا بھی اوس سے راضی ہے اور اگر ناراض ہے خدا بھی اوس سے ناراض ہے ۱۲

وعن اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ اَوِ الْمُؤْمِنَةِ فِيْ نَفْسِهٖ وَمَالِهٖ وَوَلَدِهٖ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ وَمَا عَلَيْهِ مِنْ خَطِيْئَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوٰى مَالِكٌ نَحْوَهٗ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہتی ہے بلا پہونچتی مرد مسلمان کو یا عورت مسلمان کو بیچ ذات اوسکی کے اور مال اوسکے اور اولاد اوسکی کے یہانتک کہ ملاقات کرتا ہے اللہ تعالیٰ سے یعنی بعد مرنے کے اور نہین ہوتی اوسپر کوئی خطا یعنی بخشی جاتی ہین سب خطائین بسبب بلاؤن کے نقل کی یہہ ترمذی نے اور نقل کی مالک نے مانند اسکے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح ہے

وعن مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ السُّلَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا سَبَقَتْ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ مَنْزِلَةٌ لَمْ يَبْلُغْهَا بِعَمَلِهٖ اِبْتَلَاهُ اللّٰهُ فِيْ جَسَدِهٖ اَوْ فِيْ مَالِهٖ اَوْ فِيْ وَلَدِهٖ ثُمَّ صَبَّرَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ الْمَنْزِلَةَ الَّتِيْ سَبَقَتْ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے محمد بن خالد سلمی سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اوسکے باپ نے نقل کی اوسکے دادا سے یعنی اپنے باپ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ جسوقت کہ مقدر ہوتا ہے واسطے اوسکے اللہ کیطرف سے ایک مرتبہ یعنی مرتبہ عالی جنت مین کہ نہین پہونچ سکتا وہ مرتبہ کسی عمل سے بتلا کرتا ہے اوسکو اللہ بدن اوسکے مین یا مال اوسکے مین یا اولاد اوسکی مین پھر عطا کرتا ہے اوسکو صبر اسپر یہانتک کہ پہونچاتا ہے اوسکو اوس مرتبہ مین کہ مقدر تہا واسطے اوسکے اللہ کی طرف سے نقل کی یہہ احمد اور ابو داؤد نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ بندہ بسبب بلا پر اوس مرتبہ اور مقام کو پہونچتا ہے کہ بسبب طاعت اور عبادت کے نہین پہونچتا ۱۲

وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُثِّلَ ابْنُ اٰدَمَ وَاِلٰى جَنْبِهٖ تِسْعٌ وَتِسْعُوْنَ مَنِيَّةً اِنْ اَخْطَاَتْهُ الْمَنَايَا وَقَعَ فِي الْهَرَمِ حَتّٰى يَمُوْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے عبداللہ بن خبیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا گیا ابن آدم اوس حال مین کہ طرف پہلو اوسکے کے نو [illegible] گئین اوسکے یعنی نہ پہونچین اوسکو بلائین واقع ہوتا ہے بڑہاپے مین یہانتک کہ مر

...اکر نا مدر اخلاصی پاکی اون سے
...اور آخر کو ایمان مرنے سے نہین بچتا حاصل یہہ کہ دنیا قیدخانہ
...الآخرت ہے مومن کو یہہ کہ ہو صابر اللہ کے حکم پر اور راضی اوسپر کہ مقدر کیا ہے اللہ نے
...حدیث مین آیا ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو صبر کرے میری بلا پر اور نہ شکر کرے میری نعمتون پر
...کے لیکن خوش ہو میرے سب سوائے میرے خیال کرنا چاہیے کہ کیا غصہ ہی بی صبر اور ناشکر پر اور اوسپر راضی
...ہونا صبر اور شکر والرضاء ع ح ٥ وعن جابرٍ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
...لیتمنین اہل العافیۃ حین یعطی اہل البلاء الثواب لو ان جلودھم کانت قرضت فی الدنیا بالمقاریض
...رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب ٥ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آرزو
...کرینگے اہل عافیت کے یعنی جو کہ دنیا مین سلامت رہتے تھے بلاؤن سے وہ آرزو کرین گے دن قیامت کی اوسوقت
...کہ دیکھینگے ثواب مبتلاء بلا ثواب بہت کا شکے تحقیق چمڑے اون کے کاٹے جاتے دنیا مین ساتھ قینچیون کے یعنی
...بہت ملتا اونکا سا نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہی وعن عامرٍ الرامی قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ
...علیہ وسلم الاسقام فقال ان المؤمن اذا اصابہ السقم ثم عافاہ اللہ عز وجل منہ کان کفارۃ لما مضی
...من ذنوبہ وموعظۃ لہ فیما یستقبل وان المنافق اذا مرض ثم اعفی کان کالبعیر عقلہ اہلہ ثم ارسلوہ
...فلم یدروا لم عقلوہ ولم ارسلوہ فقال رجل یا رسول اللہ وما الاسقام واللہ ما مرضت قط فقال ثرعتما
...رواہ ابو داؤد ٥ اور روایت ہی عامر رامی سے کہ کہا ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماریون کا پس فرمایا
...تحقیق مومن جسوقت پہنچتی ہے اوسکو بیماری پھر عافیت دیتا ہے اوسکو اللہ عزوجل اوس بیماری سے ہوتی ہے بیماری کفارہ
...گذری ہوی گناہون اوسکی کے اور نصیحت ہوتی ہے واسطے اوسکے یعنی تنبیہ ہوتی ہے پس توبہ کرتا ہی اور پرہیز کرتا ہی
...آیندہ مین اور تحقیق منافق جسوقت بیمار ہوتا ہے پھر عافیت دیا جاتا ہے ہوتا ہے مانند اونٹ کے کہ باندھا اوسکو
...اہل اوسکے نے پھر چھوڑ دیا اوسکو پس نہ جانا اونٹ نے کہ کسواسطے باندھا اوسکو اور کیون چھوڑا اوسکو پس کہا ایک شخص نے
...ہم مین بیماری کیا چیز ہے نہین بیمار ہوا مین کبھی پس فرمایا حضرت نے اوٹھ کھڑا ہو ہم مین سے پس نہین تو ہم مین سے
...رواہ ابو داؤد نے ف تحقیق مومن الخ یعنی جب مومن بیماری سے اچھا ہوتا ہی متنبہ ہوتا ہی اور جانتا ہی کہ بیماری بسبب گناہون
...کے ہوتا ہی اور آیندہ کو بچتا ہی گناہون سے اور منافق کا حال بعد صحت کے ایسا ہوتا ہی جیسے اونٹ کو باندھا اور پھر چھوڑ دیا
...کہ کیون باندھا اوسکو اور کیون چھوڑا یعنی منافق کو تنبیہ نہین ہوتا اور نہ نصیحت پکڑتا ہی اور نہ توبہ کرتا ہی پہلے گناہون سے
...اور نہ پرہیز کرتا ہی آیندہ گناہون سے اور نہ زمانہ آیندہ مین نصیحت ہوتی ہی اولئک کالانعام بل ہم اضل اولئک ہم الغافلون اور نہین
...ہم مین سے نہین ہوا اس لیے کہ نہین مبتلا ہوا ہمارے سے بلاؤن مین ٥ ع ح ٥ وعن ابی سعیدٍ قال
...قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخلتم علی المریض فنفسوا لہ فی اجلہ فان ذلک لا یرد شیئا ویطیب بنفسہ
...رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب ٥ اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نے جسوقت کہ داخل ہو تم یعنی جبر پوچھنے کے لیے پس [illegible]
پاویگا تو دراز ہوگی عمر تیری اس لیے کہ یہہ نہین پھیرتا کسی چیز کو کہ مقدر ہے اور خوش ہوتا ہے
نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہی ف کہا ہی بعضون نے مستحب ہے مریض کے لیے مسواک کرنا
چنانچہ حضرت سے منقول ہی صحیحین مین کرنا مسواک کا وقت انتقال کے اور کہا ہے بعضون نے
روح کا اور اسیطرح مستحب ہی لگانا خوشبو کا واسطے ملائکہ کے اور اسیطرح مستحب ہی پھٹتا پاکیزہ کپڑونکا
نہانا مستحب ہی ۵ ع ۵ **وعن** سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَهُ بَطْنُهُ لَمْ
فِي قَبْرِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی سلیمان بن صرد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے جسکو کہ مارا پیٹ اوس کے نے یعنی پیٹ کی بیماری سے مرگیا مثل استسقا کے اور دستون وغیرہا کے نہین عذاب کیا جاویگا بیچ قبر اپنی کے
روایت کی یہہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہی ف اس لیے کہ بسبب سختی اس مرض کی جھڑ جاتے ہین گناہ اور یہہ
شہید مرتا ہے جیسیکہ اوپر گذر ہی چکا ہی اور شہید کی حق مین صحیح مسلم مین ایک حدیث آئی ہے کہ شہید کے یہی بخشی جاتی ہے ہر چیز یعنی سب گناہ
سوای دین کے یعنی حقوق آدمیون کے واللہ تعالیٰ اعلم ع ۵ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** اَنَسٍ قَالَ كَانَ
غُلَامٌ يَهُوْدِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ فَقَعَدَ عِنْدَ رَاْسِهٖ
فَقَالَ لَهٗ اَسْلِمْ فَنَظَرَ اِلٰى اَبِيْهِ وَهُوَ عِنْدَهٗ فَقَالَ اَطِعْ اَبَا الْقَاسِمِ فَاَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْقَذَهٗ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی انس سے کہ کہا تھا ایک لڑکا یہودی خدمت کرتا تھا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بیمار ہوا وہ پس آئے اوسکے پاس حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کرتے تھے اوسکی پس بیٹھے نزدیک سر اوسکی کے پھر کہا واسطے اوسکے مسلمان ہو تو پس دیکھا لڑکے نے
طرف باپ اپنی کے اور وہ تھا پاس اوسکے پس کہا باپ اوسکے تو اطاعت کر ابو القاسم کی یعنی محمد کی پس اسلام لایا پھر نکلے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ کہتے تھے
تعریف ہی واسطے اللہ کے ایسا اللہ کہ نجات دی اسکو آگ سے یعنی بسبب اسلام لانے کے نقل کی یہہ بخاری نے ف بیٹھنے
نزدیک سر اوسکی کے سر کے پاس بیٹھنا مستحب ہی عیادت مین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہی خدمت کروانی کافر ذمی سے
اور جائز ہی عیادت اوسکی اور کتاب خزانہ مین لکھا ہی کہ نہین مضائقہ ساتھ عیادت یہود کی اور اختلاف کیا ہی علمانے بیچ عیادت مجوسی کے
اور فاسق کے بھی عیادت کرنے مین اختلاف کیا ہے اور صحیح تر یہہ ہی کہ کچھ مضائقہ نہین اور ظاہر اس حدیث کا مؤید ہے
مذہب امام ابو حنیفہ کا وہ کہتے ہین اسلام لانا لڑکے کا صحیح ہی اور لکھا ہی علمانے کہ نام اوس لڑکے کا عبد القدوس تھا ۵ ع
وعن اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيْضًا نَادٰى مُنَادٍ مِنَ السَّمَآءِ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّاْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا
ابن ماجہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ عیادت کرے بیمار کی پکارتا ہی پکارنے والا [illegible]
تجکو دنیا مین اور آخرت مین اور اچھا ہووے چلنا تیرا آخرت مین یا دنیا مین اور پکڑی تو بہشت سے ایک مرتبہ بڑا نقل کی یہہ ابن ماجہ نے ف [illegible]
عیادت کی لیے پیادہ پا جانا افضل ہی ۵ ح ۵ **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ عَلِيًّا خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ
النَّاسُ يَا اَبَا الْحَسَنِ كَيْفَ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰهِ بَارِئًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور
حضرت علی نکلے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس سے ہم اور [illegible] حضرت کی کہ دفات پاوے [illegible]

Marfat.com

[illegible] معنی یہہ ہین کہ قریب صحت [illegible] یک کا ادب یہی ہے کہ جو کوئی حال بیمار کا پوچھے اسیطرح جواب نیک دے

[illegible] بن ابی رباح قال قال لی ابن عباس الا اریک امرأۃ من اھل الجنۃ قلت بلی قال ھذہ

[illegible] النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی اصرع وانی اتکشف فادع اللہ لی فقال ان

[illegible] وان شئت دعوت اللہ ان یعافیک فقالت اصبر فقالت انی اتکشف فادع اللہ ان لا اتکشف

متفق علیہ اور روایت ہے عطا بن ابی رباح سے کہ کہا کہا واسطے میرے ابن عباس نے آیا نہ دکھلاؤن مین تجکو ایک عورت اہل بہشت سے

کہا میزان کہا یہہ عورت کالی آئی یہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا ای رسول خدا کی تحقیق مین مرگی کی بیماری مین مبتلا ہوتی ہون اور مین

ڈرتی ہون کہ کھل جاؤن سے حالت بیخودی مین پس دعا کرو اللہ سے میری لیے پس فرمایا اگر چاہے تو صبر کر اور تیرے لیے ہو بہشت

اور اگر چاہے تو دعا کرون مین اللہ سے یہہ کہ شفا دے تجکو پس کہا عورت نے صبر کرون گی پھر کہا عورت نے کہ تحقیق مین ڈرتی ہون ستر کھل جانے

سے پس دعا کیجیے اللہ سے یہہ کہ نہ کھلون مین پس دعا کی حضرت نے واسطے اوسکے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف نام اوس عورت کا سعیرہ

تھا یا شکیرہ یا شکیرہ ساتھہ پیش سین مہملہ کے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ وہ کنگھی کرنیوالی حضرت خدیجہ کی تھی اور اسمین اشارہ ہے طرف اسکی کہ

جائز ہے ترک کرنا دوا اور دعا کا ساتھہ صبر کرنیکے بلا پر اور راضی ہونے کی قضا پر بلکہ ظاہر اس حدیث کا دلالت اسپر کرتا ہے کہ ہمیشہ رہنا مرض کا

ساتھہ صبر کرنے کا افضل ہے عافیت سے لیکن بہ نسبت بعض افراد کے یعنی اوسکے لیے کہ نہ معطل کرے مرض نفع رسانی مسلمانون کی سے اور دلالت

کرتا ہے اسپر کہ چھوڑ دینا دوا کا افضل ہے اگرچہ دوا کرنی سنت ہے ساتھہ حدیث ابی داؤد کے کہ کہا صحابہ نے کیا دوا کرین ہم فرمایا دوا کرو اس لیے

کہ اللہ تعالی نے نہین پیدا کی ہے کوئی بیماری مگر کہ رکھی ہے اوسکی دوا سوا بڑھاپے کے اور دوا کرنی منافی توکل کے نہین اس لیے کہ اسمین کرنا

اسباب کا ہے اور حضرت نے بھی دوا کی ہے حال آنکہ حضرت سردار ہین متوکلون کے اور باوجود اسکے ترک کرنا دوا کا ازراہ توکل کے جیسکہ کیا

حضرت ابوبکر نے فضیلت ہے ۵ ع ۵ **وعن** یحیی بن سعید قال ان رجلا جاءہ الموت فی زمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم فقال رجل ھنیئا لہ مات ولم یبتل بمرض فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ما یدریک لوان اللہ

ابتلاہ ببلاء بمرض فکفر عنہ من سیاتہ رواہ مالک مرسلا اور روایت ہے یحیی بن سعید سے کہا یہہ کہ ایک شخص آئی اوسکو موت

پس کہا بہتر زمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا ایک اور شخص نے مبارک ہو واسطے اسکے مرگ کہ مرا اور نہین گرفتار ہوا ساتھہ کسی مرض کے

پس کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وای تجکو کس چیز نے معلوم کروایا تجکو یعنی نہ تعریف کرنی بیمار ہونیکی اگر تحقیق اللہ تعالی مارتا اوسکو ساتھہ

بیماری کے پس دوزخ کا برائیان اوسکی نقل کی یہہ مالک نے بطریق ارسال کے **وعن** شداد بن اوس والصنابحی انہما دخلا علی رجل

[illegible] فقالا کیف اصبحت قال اصبحت بنعمۃ قال شداد ابشر بکفارات السیات وحط الخطایا فانی سمعت رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ عز وجل یقول اذا انا ابتلیت عبدا من عبادی مؤمنا فحمدنی علی ما ابتلیتہ فانہ یقوم من مضجعہ ذلک

کیوم ولدتہ امہ من خطایاہ ویقول الرب تبارک وتعالی انا قیدت عبدی وابتلیتہ فاجروا لہ ما کنتم تجرون

[illegible] روایت ہے شداد بن اوس اور صنابحی سے یہہ کہ داخل ہوئے دونو ایک شخص بیمار پر عیادت کرتے تھے اوسکی پس کہا

[illegible] کے یعنی نعمت رضا و تسلیم بقضاء کی اور حال خوش رکھتا ہون کہا شداد نے خوشوقت ہو تم

Marfat.com

چھوڑتی گناہوں کے اور دور ہوتے خطاؤں سے اِس لیے کہ تحقیق [illegible]
فرماتا ہے جسوقت کہ مین مبتلا کرتا ہون بندۂ مومن کو اپنی بندون مین سے پس تعریف کرتا [illegible]
وہ بھراہتا ہی اوس خوابگاہ اپنی سے کہ جہان بیمار پڑا تھا پاک ہوکر گناہون سے مانند دسدن کے کہ جنتا ہے [illegible]
اور فرماتا ہی پروردگار برکت والا اور بلند ملنے قید کیا بندے اپنے کو اور آزمایا اوسکو پس چاہی رکھو اوسکے [illegible]
جاری کرتی اور لکھتی واسطے اوسکے اوسحالت مین کہ وہ تندرست تھا نقل کی یہ احمد نے **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَثُرَتْ ذُنُوْبُ الْعَبْدِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ مَا يُكَفِّرُهَا مِنَ الْعَمَلِ ابْتَلَاهُ اللّٰهُ بِالْحُزْنِ لِيُكَفِّرَهَا عَنْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی حضرت عائشہ کی کہا فرمایا رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت بہت ہوتے ہین گناہ بندے کے اور نہین ہوتی واسطے اوسکے کوئی چیز اعمال نیک سے کہ چھاڑے اونکو مبتلا کرتا ہی اللہ اوسکو ساتھ غم کے تاکہ چھاڑے گناہونکو
اوس بندے سے بسبب غم کے نقل کی احمد نے **ف** ایک روایت مین آیا ہی کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہی ہر قلب غمگین کو روایت کی یہ طبرانی اور حاکم نے **ع**
وعن جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيْضًا لَمْ يَزَلْ يَخُوْضُ الرَّحْمَةَ حَتّٰى يَجْلِسَ فَاِذَا جَلَسَ
اغْتَمَسَ فِيْهَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ عیادت کرتا ہے بیمار کی ہمیشہ
پیٹھا رہتا ہی دریای رحمت مین یہانتک کہ بیٹھے پاس بیمار کے پس جسوقت بیٹھتا ہی ڈوب جاتا ہے دریای رحمت مین نقل کی یہ مالک و احمد نے
وعن ثَوْبَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَصَابَ اَحَدَكُمُ الْحُمّٰى فَاِنَّ الْحُمّٰى قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ فَلْيُطْفِئْهَا
عَنْهُ بِالْمَاءِ فَلْيَسْتَنْقِعْ فِيْ نَهَرٍ جَارٍ وَلْيَسْتَقْبِلْ جَرْيَتَهٗ فَيَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ وَصَدِّقْ رَسُوْلَكَ بَعْدَ صَلٰوةِ
الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلْيَنْغَمِسْ فِيْهِ ثَلٰثَ غَمَسَاتٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ لَّمْ يَبْرَأْ فِيْ ثَلٰثٍ فَخَمْسٌ فَاِنْ لَّمْ يَبْرَأْ فِيْ خَمْسٍ فَسَبْعٌ
فَاِنْ لَّمْ يَبْرَأْ فِيْ سَبْعٍ فَتِسْعٌ فَاِنَّهَا لَا تَكَادُ تُجَاوِزُ تِسْعًا بِاِذْنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہی ثوبان سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ پہنچے ایک تمہارے کو تپ پس تحقیق تپ جو ہی ٹکڑا ہی آگ کا پس چاہیے
کہ بجھاوے اوسکو اپنے سے ساتھ پانی کے پس چاہیے کہ داخل ہو نہر جاری مین اور کھڑا ہو سامنے بہاؤ پانی کے پس کہے شفا طلب
کرتا ہون مین ساتھ نام اللہ کے یا الٰہی شفا دے بندے اپنے کو اور سچا کر رسول اپنے کو یعنی کرامت کر اوسکے اس قول کو سچا اسطرح کہ شفا دے مجھکو کہے یہہ
فعل بعد نماز صبح کے پہلے نکلنے آفتاب کے اور مارے اوسمین تین غوطے تین دن پس اگر نہ اچھا ہو تین دن مین پھر پانچ دن مین اگر نہ اچھا ہو پانچ دن مین پس سات دن پس اگر
نہ اچھا ہو سات دن مین پس نو دن پس نہ تجاوز کرے گی تپ نو دن سے ساتھ حکم اللہ عزوجل کی یعنی بعد اس عمل کے جاتی رہیگی نقل کی
یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے **ف** لفظ ولینغمس بیان ہے فلیستنقع کا اور یہہ عبارت احتمال رکھتی ہے کہ تین غوطے تین روز مین ہون
اور یہہ بھی احتمال ہے کہ ہر روز تین ہون اور یہہ علاج مخصوص ہے ساتھ بعض انواع تپ صفراوی کے کہ اہل حجاز کو ہوتی ہے اس لیے کہ بعض تپونکو پانی مضر ہوتا ہے اور بالخصوص
ہوتا ہے پس نہین لائق ہے مریض کو اوسکے لیے نہانا مگر بعد مشورت طبیب حاذق ثقہ کے اور کہا خطابی نے کہ غلطی کی ایک شخص نے پس غوطہ
مارا پانی مین بسبب ہونے تپ کے پس بند ہو گئی حرارت اندر بدن اوسکے کے پس سخت بیمار ہوا قریب تھا کہ ہلاک ہو جاوے پس سبب اچھا ہوا
بری ایک بات منہ سے نکالی کہ اوسکا ذکر کرنا خوب نہین اور یہہ نہ سمجھا کہ اس معاملہ مین بسبب نہ جاننے معنی حدیث کے [illegible]
یہہ حکم ہر طرح کی تپ کے لیے نہین ہے **ع** **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ ذُكِرَ [illegible]
فَسَبَّهَا رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبَّهَا فَاِنَّهَا [illegible]

Marfat.com

[illegible] اور سکو ایک شخص نے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] کو جیسے کہ دور کرتی ہے آگ میل لوہے کو نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف**
[illegible] کی کما ہی مشائخ رحمہم اللہ نے کہ بلا مین بھی شکر کرنا چاہیے جیسیکہ نعمت مین اسلیے کہ بلا نازل کرنے مین بھی
وعنہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاد مریضا فقال ابشر فان اللہ تعالیٰ یقول
[illegible] علی عبدی المؤمن فی الدنیا لتکون حظہ من النار یوم القیمۃ رواہ احمد وابن ماجۃ والبیہقی
[illegible] اور روایت ہی انہین سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عیادت کی ایک بیمار کی پس فرمایا خوشوقت ہو اسلیے
[illegible] تعالیٰ فرماتا ہی تحقیق آگ ہی میری غالب کرتا ہون اوسکو اپنے بندے مومن پر دنیا مین تاکہ ہو بدلہ اور حصہ اوسکا آگ دوزخ سے دن قیامت کے
نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** یعنی یہہ جو فرمایا ہی اللہ تعالیٰ نے وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا یعنی نہین کوئی
تم مین سے مگر کہ داخل ہوگا دوزخ مین یعنی قیامت کو پس مومن کو تپ ہوتی ہے دنیا مین بدلے اوسکے داخل ہونیکے یہہ حصہ اوسکا ہے اوس سے
یعنی عذاب جو بسبب داخل ہونیکے ہوگا اوس سے امن مین رہیگا اوسکے بدلے یہان تپ ہوتی ہے اور داخل ہونا سب کو ہوگا اسلیے
کہ پلصراط دوزخ پر کھڑا ہوگا اوسپر سے سب گذرین گے لیکن مومن کو ساتھہ قید کامل کی لگانی چاہیے یعنی یہہ بات مومن کامل کے لیے
ہوتی ہے یہہ اس لیے کہا کہ بعضے گنہگار مومن عذاب دیے جاوین گے ساتھہ آگ کے پس وہ اس قید سے نکل جاوین گے ۵ ع ومولانا
وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ سبحانہ وتعالیٰ یقول وعزتی وجلالی لا اخرج احدا
من الدنیا اریدہ اغفر لہ حتی استوفی کل خطیئۃ فی عنقہ بسقم فی بدنہ واقتار فی رزقہ رواہ رزین
اور روایت ہی انس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق رب پاک وبرتر فرماتا ہی قسم ہی عزۃ اپنی کی اور بزرگی اپنی کی نہین
نکالونگا مین کسیکو دنیا مین سے کہ ارادہ کرتا ہون مین کہ بخشون مین اوسکو یہانتک کہ پورا دون مین بدلا ہر گناہ کا کہ اوسکی گردن پر ہے
بیماری کے بیچ بدن اوسکے اور تنگی کے بیچ رزق اوسکے کو نقل کیے یہہ رزین نے **ف** یعنی گناہ جو اوسکے ذمہ ہوتے ہین بدلا
اوسکا دنیا مین دیتا ہون کہ بیمار اور محتاج کرتا ہون پس بخشا جاتا ہی اور عذاب آخرت سے نجات پاتا ہی اسلیے یہہ کہ فقر اور بیماری اور
غم کرتے ہین گناہون کو ۵ ح **وعن** شقیق قال مرض عبد اللہ فعدناہ فجعل یبکی فعوتب فقال انی لا ابکی
علی المرض لانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول المرض کفارۃ وانما ابکی انہ اصابنی علی حال
لم یصبنی فی حال اجتہادی لانہ یکتب للعبد من الاجر اذا مرض ما کان یکتب لہ قبل ان یمرض فمنعہ
من ذلک رواہ رزین
اور روایت ہی شقیق سے کہ کہا بیمار ہوے عبداللہ بن مسعود پس عیادت کی ہمنے اونکی پس شروع کیا رونا
اونہون نے اوپر یعنی اس گمان پر کہ وہ رنج بیماری اور محبت حیات سے روتی ہین پس کہا تحقیق مین نہین روتا اوسطے بیماری کے
سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بیماری سبب ہے جھڑنے گناہ کا اور سوائے اسکے نہین کہ روتا ہون
اوسکے لیے کہ بیماری مجھ تک پہنچی حالت پستی یعنی بڑھاپے کے اور نہین پہنچی مجھکو حالت قوۃ یعنی جوانی مین اسواسطے کہ لکھا جاتا ہے
[illegible] ہوتا ہے جیساکہ لکھا جاتا تھا اوسکے لیے پہلے بیمار ہونے کے پس باز رکھا اوس بندے کو اوس
[illegible] کام جوانی کی حالت صحت مین عمل بہتہ ہوتے ہین بیماری مین بھی بہت لکھتے ہین

باپے کی حالت صحت مین عمل کم ہوتے ہین بیماری مین بھی کم لکھتے ہین کاشکی جوان
انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یعود مریضا الا بعد ثلث رواہ ابن ماجۃ والبیہقی فی
اور روایت ہی انس سے کہ کہا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین عیادت کرتے کسی مریض کی مگر بعد تین دن کے نقل کی یہ ابن ماجہ
نے شعب الایمان مین **ف** جمہور علما اسپر ہین کہ عیادت مقید ساتھ کسی دن کے نہین جب چاہی کرے خواہ اول خواہ آخر اور کہا ہے کسی
ضعیف ہی اور بعضون نے کہا کہ یہہ حدیث موضوع ہے ۵ ح ۵ **وعن** عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ
وسلم اذا دخلت علی مریض فمرہ یدعو لک فان دعاءہ کدعاء الملائکۃ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی عمر بن
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب داخل ہو تو بیمار پاس پس کہہ اوسکو کہ دعا کرے تیرے لیے اسواسطے کہ دعا اوسکی مانند دعا فرشتون کے
ہے نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** مانند دعا ملائکہ کے ہے اسلیے کہ بیمار کو مشابہت ملائکہ کے ساتھ بہت ہوتی ہے بسبب بچنے کے گناہ سے
یا بسبب ہمیشہ یاد کرنے کے اللہ کو اور دعا اور زاری اور التجا کرنے کے ۵ ع ۵ **وعن** ابن عباس قال من السنۃ تخفیف
الجلوس وقلۃ الصخب فی العیادۃ عند المریض قال وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما کثر لغطھم واختلافھم
قوموا عنی رواہ رزین اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا سنت سے ہے کم بیٹھنا اور کم غل کرنی عیادت مین نزدیک بیمار کے کہا
ابن عباس نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بہت ہوئے غل اور اختلاف صحابہ مین اوٹھ کھڑے رہو میرے پاس سے نقل کی
یہہ رزین نے **ف** یعنی اس سے معلوم ہوا کہ غل کرنی بیمار کے پاس مکروہ ہی اور تفصیل اسکی یہہ ہے کہ روایت ہی ابن عباس سے کہ جب
حضرت کی انتقال کا وقت قریب پہنچا اور لوگ گھر مین بہت تھے چنانچہ اونمین حضرت عمر بھی تھے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لاؤ یعنی
دوات وغیرہ لکھو نہین تمھارے لیے خط یعنی وصیت نامہ کہ نہ گمراہ ہو تم بعد اسکے پس کہا حضرت عمر نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری
غالب ہوا اور تمھارے پاس قرآن موجود ہے کافی ہے تمکو کتاب اللہ پس اختلاف کیا اہل بیت نے اور اور لوگون نے کہ بعضا کہتا تھا لاؤ حضرت کی
پاس یعنی دوات وغیرہ لکھدین واسطے تمھارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بعضا اون مین سے کہتا تھا جو کچھ کہ حضرت عمر نے کہا پس جب بہت
ہوئی غل اور اختلاف فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوٹھ کھڑے رہو میری پاس سے یہہ روایت بخاری و مسلم مین ہے رافضی اس سے
یہہ نکالتے ہین کہ حضرت خلافت کے مقدمہ مین کچھ لکھتے حضرت عمر نے منع کیا جواب اسکا ابن حجر نے یہہ لکھا ہی کہ گویا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ کیا لکھنے کا پس واقع ہوا اختلاف دلمین آیا حضرت کے کہ مصلحت ہیچ نہ لکھنی کے ہے پس چھوڑ دیا
حضرت نے لکھنا اپنے اختیار سے کیونکہ حضرت اگر مصمم ارادہ کرتے ایک چیز کے لکھنے کا تو مقدور نہ تھا حضرت عمر وغیرہ کا کہ دم مارتے
اوسمین اور بعد اس قصہ کے حضرت زندہ رہے قریب تین دن کے کہ نہ تھی حضرت پاس عمر اور نہ اوسکے صحابہ رض بلکہ اہل بیت مثل عباس رض کے
اور عباس کے حاضر رہتے تھے پس اگر مصلحت دیکھتے حضرت ہیچ لکھنے کے خلافت وغیرہ کے مقدمہ مین تو ضرور لکھتے اوسکو علاوہ اسکے
اکتفا کیا حضرت نے خلافت کے مقدمہ مین ساتھ اوس چیز کے کہ قریب نص جلی کے تھی یعنی امام کرنا حضرت ابوبکر کا لوگون کے لیے
مین اور اسی سبب سے کہا حضرت علی رض نے سبھون کے سامنے جبکہ خطبہ پڑہا واسطے بیعت کرنیکے ابی بکر رض کے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے دین ہماری رض کے کیا نہ پسند کرین ہم اونکو واسطے دنیا ہماری کے
نے بھیجا کسیکو حضرت ابوبکر کے پاس کہ نماز پڑہا لوگونکو اور مین بیٹھا

[illegal] [illegal] [illegal] [

عرض کیا صحابہ نے اور کسواسطے یہ ہے اے رسول خدا کے فرمایا تحقیق آدمی
سکے سے تا منقطع ہونے نقش قدم اوسکے کے جنت مین نقل کی یہہ نسائی اور ابن ماجہ نے
رتبہ مسافت اوسکے وطن مین اور اوس جگہہ مین کہ مرا ہی ہوتی ہے اوسقدر جنت مین جگہہ اوسکو ملیگی اور دیکھیگا
کہ مراد سفر سے سفر طاعت ہو یعنی جہاد وغیرہ ۵ ع ۵ و مولانا ہ **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
مَوْتُ غُرْبَةٍ شَهَادَةٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مرنا
مین شہادت ہے نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ فِیْ
مَاتَ شَهِیْدًا وَوُقِیَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَغُدِیَ وَرِیْحَ عَلَیْهِ بِرِزْقِهٖ مِنَ الْجَنَّةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ
الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مرے بیمار ہوکر مرتا ہے شہید اوسکا
جاتا ہی فتنہ قبر کی سے اور دیا جاتا ہی وقت صبح کی اور وقت شام کے یعنی ہمیشہ روزی اپنی بہشت سے نقل کی یہہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے
شعب الایمان مین **ف** صحیح نسخون مین لفظ مریضًا ہی کا واقع ہوا ہے اور بعضے نسخون مین متغیر کرکر غریبًا لکھدیا ہے بدلے مریضًا کے
لیکن واقع ہوا ہے صحیح ابن ماجہ مین مرابطا اسی لیے لکھا ہے میرک نے اپنے نسخہ کے حاشیہ مین صواب مرابطا یعنی صواب لفظ
مرابطا کا ہے پھر اسکے نیچے لکھا ہے کذا فی سنن ابن ماجۃ فی باب ما جاء من مات مرابطا مات شہیدا پھر بعضون نے مرض سے
مرض عام مراد لیا ہے اور بعضون نے مرض خاص یعنی استسقاء مراد لیا ہے اور بعضون نے اسہال اور کہتا ہون مین
یعنی ملا علی قاری کہتے ہین کہ ان قیدون کی کچھہ حاجت نہین بلکہ حدیث مین غلطی کی ہے راوی نے ساتھہ اتفاق حفاظ
کے کہ حدیث مین مات مرابطا ہی نہ من مات مریضا ۵ ع ۵ **وعن** الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ یَخْتَصِمُ الشُّهَدَاءُ وَالْمُتَوَفَّوْنَ عَلٰی فُرُشِهِمْ اِلٰی رَبِّنَا عَزَّ وَجَلَّ فِی الَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنَ الطَّاعُوْنِ فَیَقُوْلُ الشُّهَدَاءُ اِخْوَانُنَا
قُتِلُوْا كَمَا قُتِلْنَا وَیَقُوْلُ الْمُتَوَفَّوْنَ اِخْوَانُنَا مَاتُوْا عَلٰی فُرُشِهِمْ كَمَا مُتْنَا فَیَقُوْلُ رَبُّنَا انْظُرُوْا اِلٰی جِرَاحَاتِهِمْ
فَاِنْ اَشْبَهَتْ جِرَاحُهُمْ جِرَاحَ الْمَقْتُوْلِیْنَ فَاِنَّهُمْ مِنْهُمْ وَمَعَهُمْ فَاِذَا جِرَاحُهُمْ قَدْ اَشْبَهَتْ جِرَاحَهُمْ
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی عرباض بن ساریہ سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جھگڑینگے
شہدا اور وہ لوگ کہ مرے ہین اپنے بچھونون پر یعنی گھرون مین مرے ہین اور شہید حقیقی نہین ہوی طرف اپنے پروردگار عزوجل
کے بیچ حق اون لوگون کے کہ مرے ہین طاعون یعنی وبا سے پس کہینگے شہید یہہ یعنی جو کہ طاعون سے مرے ہین بھائی ہمارے
ہین یعنی مشابہ ہمارے ہین پس ہون وین ساتھہ ہمارے مرتبہ ہمارے مین بیان مشابہت کا یہہ ہے کہ قتل کیے گئے جیسے قتل
کیے گئے ہم اور کہینگے وہ کہ وفات دیے گیے بھائی ہمارے ہین یعنی مانند ہمارے ہین مرے اپنے بچھونون پر جیسے مرے
پس فرماویگا پروردگار ہمارا دیکھو طرف زخمون اونکی کے پس اگر مشابہ ہون زخم اون کے زخم مارے گیون کے بیچ تحقیق وہ
سے ہین یعنی ملحق ساتھہ اونکے ہین ثواب مین اور ساتھہ اونکے ہین یعنی حشر و مرتبہ مین پس دیکھینگے کہ تو اگر
ہون گو زخمون اونکی کو نقل کی یہہ احمد اور نسائی نے **ف** قتل کیے گئے ہین جیسے ہم قتل کیے گئے یعنی جیسے ہم زخمی ہوکر کفار
ہی جنات کر ہاتھہ سے زخمی ہوکر مرے کہا ہے علماء نے کہ اہل

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم قال القاتل من الطاعون

اور روایت ہے جابر سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

مانند بھاگنے والے کی ہے لڑائی کفار کی سے اور صبر کرنیوالا اس مین واسطے اوسکے

کہا طیبی نے کہ مشابہت دی گناہ کبیرہ ہونے مین انتہی اور اگر اعتقاد کرے کہ اگر یہہ بھاگیگا

گا اور اگر یہہ بھاگیگا تو سلامت رہیگا تو کفر ہے اور ظاہر حدیث سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ صبر کرنے والے کو طاعون مین

شہید کا ثواب ہے اگرچہ نہ مرے **مع ح** **باب تمني الموت وذكره** باب ہے بیچ حکم آرزو کرنے موت

کے اور فضیلت اسکی کرنے اوسکے **ف** آرزو کرنی موت کی بسبب ضرر دنیا کے مانند مرض یا محتاجگی وغیرہما کے مکروہ ہی اسلیے

کہ اسمین بی صبری کی اور نہ راضی ہونیکی ساتھہ تقدیر الٰہی کی ہے اور واسطے محبت اور شوق دیدار الٰہی کے اور خلاص ہونیکی اس

دار فانی اور محبت اسکی سے اور پہنچنے کی ملک آخرت اور نعمتون اوسکی کو نشانی ایمان کی اور کمال ایمان کی ہے اور اسیطرح مکروہ نہین واسطے

خوف ضرر دین کے اور یاد کرنا موت کا کنایہ ہے اس سے کہ خوف الٰہی رکھے اور عمل کرے بمقتضای اوسکے اور توبہ اوسے استغفار کرے اور مقدم

رکھے نفع آخرت کو والا یاد کرنا اور یاد رکھنا موت کا بغیر عمل کے کچھہ مفید نہین بلکہ سبب قساوت قلب کا ہوتا ہی جیسا کہ یاد کرنا حق سبحانہ

کا ساتھہ غفلت کے نسال اللہ العافیۃ ٥ ح ٥ **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابی هريرة قال قال رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم لا يتمنى احدكم الموت اما محسنا فلعله ان يزداد خيرا واما مسيئا فلعله ان يستعتب

رواہ البخاری روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کرے ایک تمہارا مرنے کی اگر نیک کار ہے

تو پس شاید کہ زیادہ کرے نیکی یعنی بسبب درازگی عمر کے اور اگر ہے بد کار تو پس شاید کہ وہ رضامندی چاہے اللہ تعالی سے یعنی جاوے توبہ

کرنیکی اور ادای حقوق لوگون کی نقل کی یہہ بخاری نے **وعنه** قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم لا يتمنين

احدكم الموت ولا يدع به من قبل ان يأتيه انه اذا مات انقطع عمله وانه لا يزيد المؤمن عمره الا

رواہ مسلم اور روایت ہی اونہین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کرے ایک تمہارا مرنے کی

ساتھہ اور نہ دعا کرے ساتھہ موت کے یعنی زبان سے پہلے اس سے کہ آوے اوسکو موت تحقیق جسوقت مرتا ہی منقطع ہوتی ہی عمل اوسکی

بھلائی کرنیکی اور تحقیق نہین زیادہ کرتی مومن کو درازگی عمر اوسکی کی مگر بھلائی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی بسبب کرنے

اللہ کے شکر کرنے کے نعمتون پر اور راضی ہونے کی تقدیر پر اور فرمان برداری کرنے امر مولی کے ثواب بڑہتا ہی جاتا ہی ٥ ع ٥

وعن انس قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم لا يتمنين احدكم الموت من ضر اصابه فان كان

لا بد فاعلا فليقل اللهم احيني ما كانت الحياة خيرا لي وتوفني اذا كانت الوفاة خيرا لي متفق عليه

انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کرے ایک تمہارا مرنیکی بسبب ضرر کے کہ پہونچا اوسکو یعنی

چاہیے کہ کہے یا الٰہی زندہ رکھہ مجکو جب تک کہ ہو زندگی بہتر میری لیے یعنی مرنیسے

ف فتوی دیا نووی نے کہ نہین مکروہ آرزو کرنی موت کی بسبب خوف فتنہ دینی کی بلکہ مستحب ہے

Marfat.com

اور نقل کی ہے اس لیے آرزو کرنی موت کی شافعی اور [illegible]
اس لیے کہ ثابت ہوئی ہے حضرت عمر وغیرہ سے بلکہ ثابت ہوا ہے معاذ سے کہ اوسنے
اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے آرزو کرنی شہادت کی اگرچہ ساتھ مانند طاعون کے ہو اور
دیا جاتا ہے شہادت یعنی ثواب اوسکا اگرچہ نہ پہونچی شہادت اوسکو اور مستحب ہے آرزو کرنی موت کی
کہ حضرت عمر نے دعا کی اللھم ارزقنی شہادۃ فی سبیلک واجعل موتی ببلد رسولک اور زندگی مرنے سے بہتر ہے مگر کہ طاعت
گناہ سے اور زمانہ خالی ہو فتنہ اور محنت سے اور جب امر بالعکس ہو یعنی گناہ زیادہ ہوں طاعت سے اور زمانہ خالی نہ ہو فتنہ اور
تو مرنا بہتر ہے جینے سے ۵ ع ۵ **وَعَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ
اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اَوْ بَعْضُ اَزْوَاجِهٖ اِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ
لَيْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللّٰهِ وَكَرَامَتِهٖ فَلَيْسَ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَهٗ فَاَحَبَّ
لِقَاءَ اللّٰهِ وَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَعُقُوْبَتِهٖ فَلَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَهَ اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَهٗ
كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ عَائِشَةَ وَالْمَوْتُ قَبْلَ لِقَاءِ اللّٰهِ اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دوست رکھے اللہ کی ملاقات کو دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اوسکی ملاقات کو اور جو ناخوش
رکھتا ہے اللہ کی ملاقات کو ناخوش رکھتا ہے اللہ ملاقات اوسکی کو پس کہا حضرت عائشہ نے یا کسی اور نے حضرت کی بیبیوں میں سے
کہ تحقیق ہم ناخوش رکھتے ہیں مرنے کو فرمایا نہیں سنے یہ ولیکن مومن جس وقت آتی ہے اوسکو موت خوشخبری دیا جاتا ہے ساتھ راضی ہونے
خدا کے اوس سے اور بزرگ رکھنے اللہ تعالیٰ کے اوسکو پس نہیں کوئی چیز یعنی دنیا اور زینت دنیا سے بہت پیاری طرف اوسکی اوس چیز سے
کہ آگے اوسکے ہے یعنی مرتبہ اور بزرگی نزدیک اللہ کے پس دوست رکھتا ہے مومن ملاقات اللہ کی اور دوست رکھتا ہے اللہ ملاقات اوسکی
اور تحقیق کافر جس وقت کہ حاضر ہوتی ہے اوسکو موت خبر دیا جاتا ہے ساتھ عذاب خدا کے یعنی قبر میں اور سزا اوسکی کے یعنی عذاب دوزخ
کے پس نہیں کوئی چیز ناخوش تر طرف اوسکی اوس چیز سے کہ آگے اوسکے ہے پس ناخوش رکھتا ہے کافر اللہ کی ملاقات کو اور ناخوش رکھتا ہے
اللہ اوسکی ملاقات کو یعنی دور کرتا ہے اپنی رحمت سے اور مزید نعمت سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت عائشہ کے اور الموت
پہلی ملاقات اللہ کی **ف** مشہور یہ ہے کہ مراد ملاقات خدا تعالیٰ سے موت ہے اور تحقیق یہ ہے کہ مراد ملاقات خدا تعالیٰ سے موت
نہیں ہے بلکہ پھرنا طرف دار آخرت کی اور طلب کرنا اوس چیز کا کہ اوسکے پاس ہے اور نہ مائل ہونا طرف دنیا کے اور نہ راضی ہونا
ساتھ حیات دنیا کی پس جسنے ترک کی دنیا اور مبغوض رکھا اوسکو دوست رکھا ملاقات خدا کو اور جسنے اختیار کیا دنیا کی
طرف اوسکے مکروہ رکھا ملاقات خدا کو پھر محبت ملاقات خدا کی لازم کرنے والی محبت موت کی ہے کہ وسیلہ اوسکا ہے
یہی سمجھیں تہیں کہ مراد ملاقات خدا تعالیٰ سے موت ہے حضرت نے اوسکو بیان فرمایا ساتھ لفظ لیس الخ کے
ملاقات خدا سے موت اور یہ کہ بحکم جبلت طبعی کے محبوب ہو اور بالفعل آرزو اوسکی کرنی [illegible]
کا اور مشتاق اوسکی ملاقات کا ہوتا ہے ہمیشہ بلحاظ وسیلہ ہونے اوسکے [illegible]
اوسکا آخر وقت میں بحکم طبیعت کے پیدا ہوتا ہے [illegible]

[illegible] دوست رکھتا ہی موت کو
[illegible] ہے وجود ملاقات کا پہلے موت کے اور ہمیں دلالت ہے
[illegible] عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّہٗ کَانَ یُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
[illegible] مُسْتَرَاحٌ مِنْہُ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا الْمُسْتَرِیْحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْہُ
[illegible] یَسْتَرِیْحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْیَا وَاَذَاھَا اِلٰی رَحْمَۃِ اللّٰہِ وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ یَسْتَرِیْحُ مِنْہُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ
[illegible] وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی قتادہ سے یہہ کہ وہ حدیث کرتے تھے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] پاس سے گذرے پس فرمایا یہہ راحت پانے والا ہے یا اس سے اور لوگ راحت ہوئی پس عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کون ہے
[illegible] اور لوگون ہے جس سے اور لوگ راحت ہوتی ہے پس فرمایا بندہ مومن راحت پاتا ہی بسبب مرنیکے رنج دنیا کے سے
[illegible] اور جاتا ہی طرف رحمت خدا کے اور بندہ فاجر یعنی گنہگار راحت پاتی ہین شر اوسکے سے بندے اور شہر اور
[illegible] اور جانور نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** رنج دنیا کے سے یعنی مشقت جو بسبب اعمال و احوال کے اوٹھاتا ہے
[illegible] مرنے سے اوس سے راحت پاتا ہے اور ایذا دنیا کی سے یعنی گرمی اور سردی یا ایذا اہل دنیا کے سے اس لیے کہا مسروق نے کہ نہیں
[illegible] بھک لیجاتا مین کسی چیز پر بسبب کسی چیز کے مانند رشک لیجانے کے مومن پر کہ رکھا جاتا ہے قبر مین امن مین ہوتا ہے عذاب اللہ
[illegible] کے سے اور راحت پاتا ہی دنیا سے اور کہا ابو داؤد نے دوست رکھتا ہون مین موت کو واسطے اشتیاق جانے کے طرف رب اپنی کے
[illegible] اور دوست رکھتا ہون مرض کو واسطے کفارہ گناہون کے اور دوست رکھتا ہون فقر کو تواضع کے لیے واسطے رب اپنی کے اور
[illegible] راحت پاتی ہین بندے یون کہ جب وہ خلاف شرع باتین کرتا تھا اگر لوگ منع کرتے ایذا دیتا وہ اونکو اور اگر سکوت کرتے ضرر پہونچاتے
[illegible] اپنے دین و دنیا کو اب جو مرا اس سے چھٹکارا پایا اور راحت پاتا شہرون وغیرہ کا یون ہے کہ بسبب ہونے گناہ و ظلم کے حاصل
[illegible] ہوتا ہے فساد عالم مین اور خلل پڑتا ہے ارکان دین مین اور دشمن رکھتا ہے اوسکو خدا تعالی پس ایذا اوٹھاتی ہے بسبب اوسکے
[illegible] مین اوپر جو کچھ کہ زمین پر ہے اور بسبب شومی گناہ اوسکی کے مینہ نہین برستا جب مرا مینہ [illegible] ہر چیز زمین پر اور راحت
[illegible] پاتے ہین ف ع ٥٠٧ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَنْکِبَیَّ فَقَالَ
[illegible] اللُّغَۃِ کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِیْلٍ وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ یَقُوْلُ اِذَا اَمْسَیْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَاِذَا اَصْبَحْتَ
[illegible] الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِکَ لِمَرَضِکَ وَمِنْ حَیَاتِکَ لِمَوْتِکَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے
[illegible] کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مونڈھا میرا یعنی واسطے اہتمام اور آگاہ کرنے کے پھر فرمایا ہو تو دنیا مین گویا کہ تو مسافر
[illegible] ہے یا راہ چلنے والا کا اور کہتے ابن عمر کہتے جسوقت کہ شام کرے تو پس نہ انتظار کر صبح کا اور جسوقت کہ صبح کرے تو پس نہ انتظار کر
[illegible] شام کا اور لے تندرستی اپنی کو واسطے بیماری اپنی کے اور زندگانی اپنی کو واسطے موت اپنی کے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** لفظ لمنکبی ساتھ سکون فا کے ہے
[illegible] مین ما کے ہے تثنیہ اور گویا کہ تو مسافر ہے یعنی رغبت نکر طرف دنیا کے اس لیے کہ تو
[illegible] بیشتر کے پس نہ ٹھہرا اوسکو وطن اپنا اور نہ الفت پکڑ ساتھ لذتون اوسکی کے اور یکسو ہو
[illegible] ہو گا اون سے اور نہ خیال کر اپنی بقا کا اوس مین اور نہ تعلق

Marfat.com

پکڑ ساتھ اوسچیز کی کہ نہین تعلق پکڑتا ساتھ اوسکے مسافر غیر وطن اپنی ہی
دوسرا مسافر ہو کہ ارادہ رکھتا ہی جانیکا طرف اہل اور وطن اپنے کی اور بلکہ گذرنے والا راہ کا
بھی جیسا کہ لیتا ہے شہرون سفر کے مین بخلاف گذرنے والے راہ کے کہ وہ نہین سکونت کرتا وہان
ہووے موت شام صبح سامنے تیرے اور کم کر آرزو اور جلدی کر عمل کرنے مین نہ تاخیر کردن کی عمل
ے غنیمتی شمر ای شمع وصل پروانہ ٭ کہ این معاملہ تا صبحدم نخواہد ماند + اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ اور مابعد اوسکا قول ابن عمر کا ہی
لیکن ذکر کیا ہے اسکو احیاء العلوم مین مرفوعًا اور غنیمت جان تندرستی کو یعنی تندرستی مین جسقدر عمل
تابیماری مین ویسا ہی ثواب پاوے گا اگرچہ وہ عمل نہ کرسکے گا اور غنیمت جان زندگی کو یعنی عمل کر اوسمین
تا ثواب بعد موت کے پاوے ے غنیمت دان جوانا دولتِ حسن و جوانی را ٭ نہ پنداری کہ ایام جوانی جاودان باشد

ع ح ٥ **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِثَلٰثَةِ اَيَّامٍ يَقُوْلُ لَا يَمُوْتَنَّ
اَحَدُكُمْ اِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے یہہ کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے تین دن پہلے وفات اونکی سے کہ فرماتے تھے نہ مرے کوئی تمہارا مگر کہ وہ نیک رکھتا ہو گمان ساتھ اللہ کے نقل کی یہہ
مسلم نے ف یعنی امیدوار کرم اور مغفرت اوسکی کا ہو اور اعتماد کرے وعدۂ کریم کے پر لکھا ہے علماء نے کہ نشان سعادت کا
یہہ ہے کہ بیچ مدت حیات کے خوف غالب ہو اور جب مرگ کے قریب پہونچے امید غالب ہو اور یہہ بھی لکھا ہے کہ مراد ساتھ نیک
گمان کے نیک کرنا اعمال کا ہے یعنی اچھے کرو اعمال اپنے حیات مین تا اچھا ہو گمان تمہارا ساتھ خدا کے نزدیک موت
کے واسطے اس کے کہ جسکے عمل بیسے ہون گے پہلے موت کے برا ہو گا گمان اوسکا نزدیک موت کے اور یہہ بھی لکھا ہے کہ حقیقت امید کی
یہہ ہے کہ عمل کرے اور امید رکھے اور خدمت مولی کرے اور نظر اوسکی عطا پر رکھے نہ امید جھوٹی کہ باز رکھے عمل سے اور باعث
ہو گناہون پر و امید ایسی ہے کہ آرزو اور غرور ہے کہا حسن بصری نے کہ کہتا ہے ایک تمہارا اچھا رکھتا ہون گمان
اپنا ساتھ پروردگار اپنی سے کہ جھوٹ کہتا ہے اگر گمان اپنا اچھا رکھتا ساتھ پروردگار کے اچھی کرتا عمل ح ٥ **اَلْفَصْلُ**
الثَّانِيْ فصل دوسری **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ شِئْتُمْ اَنْبَأْتُكُمْ بِاَوَّلِ
مَا يَقُوْلُ اللّٰهُ لِلْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَا اَوَّلُ مَا يَقُوْلُوْنَ لَهٗ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِ
هَلْ اَحْبَبْتَ لِقَائِيْ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ يَا رَبَّنَا فَيَقُوْلُ لِمَ فَيَقُوْلُوْنَ رَجَوْنَا عَفْوَكَ وَمَغْفِرَتَكَ فَيَقُوْلُ قَدْ وَجَبَتْ
لَكُمْ مَغْفِرَتِيْ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے اگر چاہو تم خبر دون تمکو اوسچیز کی کہ اوّل فرماوے گا اللہ واسطے مومنون کے دن قیامت کے اور اوسچیز کے
پہلے کہین گے مومن واسطے اللہ کے عرض کیا ہمنے کہ ہان ای رسول خدا کے فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ فرماویگا مومنون کے
رکھتے تھے تم ملاقات میری کو کہینگے ہان ای رب ہمارے پس فرماویگا اللہ کیون دوست رکھا تمنے
امید رکھتے تھے ہم درگذر کرنے تیرے کی اور بخشش تیرے کی پس فرماویگا اللہ تعالیٰ ثابت ہوئی
نقل کی یہہ شرح السنہ مین اور ابو نعیم نے حلیہ مین ف احتمال ہے

Marfat.com

[illegible] اور صحیح یہ ہے کہ احبلم لقائی یعنی کیون
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم اکثروا ذکر ھاذم اللذات الموت رواہ الترمذی
[illegible] فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت کرو یاد کھو دینے والی لذتون کی کہ موت ہی نقل کی یہہ ترمذی اور
[illegible] ف صحیح یہی ہے کہ لفظ ہاذم ذال معجمہ سے بمعنی قطع کرنے والیکی اور بعضون نے دال مہملہ
[illegible] کے جو نقل کیا ہے صحیح نہین کسی راوی کو غلطی ہوگئی ہے اور موت کی یاد کرنے سے غفلت دور
[illegible] اور دنیا مین مشغول ہونے سے باز رہتا ہے اور رجوع کرتا ہے طرف طاعت کی کہ توشۂ آخرت ہی اور زیادہ کہے
نسائی نے یہہ الفاظ زاد کر فی کثیر الا قللہ ولا فی قلیل الا کثرہ یعنی نہین یاد کی جاتی موت ہیچ بہت مال کے مگر کہ کم کردیتی ہی
اوسکو یعنی بہت مال تھوڑا معلوم ہونے لگتا ہے بسبب بی رغبتی اور فانی جاننے اوسکی کے اور نہین یاد کی جاتی کمی مال مین
مگر کہ زیادہ کردیتی ہے اوسکو یعنی جب دنیا کو فانی جانا قناعت کرتا ہے تھوڑے مال پر اور بہت جانتا ہی اوسکو وہ ع وعن
ابن مسعود قال ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ذات یوم لاصحابہ استحیوا من اللہ حق الحیاء قالوا
انا نستحیی من اللہ یا نبی اللہ والحمد للہ قال لیس ذلک ولکن من استحیی من اللہ حق الحیاء فلیحفظ الرأس وما وعی
ولیحفظ البطن وما حوی ولیذکر الموت والبلی ومن اراد الاخرۃ ترک زینۃ الدنیا فمن فعل ذلک
فقد استحیی من اللہ حق الحیاء رواہ احمد والترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہی ابن مسعود
سے کہا یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک روز اپنے صحابہ کو کہ حیا کرو اللہ سے حق حیا کا یعنی جیسیکہ واجب اور لائق
ہے حیا کرنی یعنی ڈرو اللہ سے جیسا کہ چاہیے ڈرنا اوس سے کہا صحابہ نے تحقیق ہم حیا کرتے ہین اللہ سے ای نبی خدا کے
یعنی کہ بجا لاتے ہین ہم اوامر و نواہی اوسکی فی الجملہ اور تعریف ہے واسطے اللہ کے یعنی اوپر توفیق دینے اوسکی کے ہمکو اور سپر فرمایا
حضرت نے نہین حق حیا کا یہہ کہ کہتے ہو تم ہم حیا کرتے ہین ولیکن جو کوئی حیا کرے اللہ تعالی سے حق حیا کا پس چاہیے
کہ محافظت کرے سر کی اور اوسچیز کی کہ سر مین ہے اور چاہیے کہ محافظت کرے پیٹ کی اور اوسچیز کی کہ جمع کیا ہے پیٹ نے
اور چاہیے کہ یاد رکھے موت کو اور ہڈیون کے بوسیدہ ہونے کو اور جو شخص کہ ارادہ کرتا ہے آخرۃ کا چھوڑتا ہے زینت دنیا کی
پس جسنے کیا یہہ یعنی جو کہ مذکور ہوا پس تحقیق حیا کی اللہ سے حق حیا کا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے
[illegible] محافظت کرے سر کی یعنی نہ استعمال کرے اوسکو بجز غیر خدمت خدا کے کہ نہ سجدہ کرے بت کو اور نہ اور کسی
[illegible] اور نہ نماز پڑہے لوگون کو دکھانے کے لیے اور نہ جھکاوے سر کو سوائے خدا کے اور کسی کے لیے پس
[illegible] جھک جھک کر سلام کرتے ہین برا ہے اور نہ بلند کرے سر کو از راہ تکبر کے اور اوسچیز کے کہ سر مین ہی یعنی زبان
[illegible] کو گناہ سے بچاوے کہ زبان سے غیبت اور جھوٹھ وغیرہ نہ بولے اور آنکھ سے نامحرم اور گناہ
[illegible] کسی کی غیبت اور جھوٹھ مثل کہانی وغیرہ کی نہ سنے اور محافظت کرے پیٹ کی یعنی حرام اور شبہ کی
[illegible] آسودہ ہونے کو جمع کیا ہے پیٹ نے یعنی جو چیزین کہ متصل پیٹ کی ہین مانند ستر اور پاؤن اور ہاتھ
[illegible] کہ بجز سے حرام کاری نکرے اور پاؤن سے گنہ کی جگہ مین مانند میلہ اور تماشے اور

ناچ رنگ کی بجاوے اور ہاتھون سے کسی کو مارے ہیں

رم کیا اور دل مین عقیدہ برا اور برے خطرے اور یاد غیر خدا کی نرکھے آوے ہا
ہین ہڈیان ہماری بوسیدہ اور خاک ہونگی اور جو کوئی جانتا ہے کہ دنیا فانی ہے نہ رکتا ہے
لذات اور شہوات اوسکی جیسیکہ آگے فرمایا وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ آخر تک یعنی جو کوئی آخرت کے ثواب کا اور نعمتون
توچھوڑ دیتا ہے زینت دنیا کو اس لیے کہ یہہ دونون چیزین جمع نہین ہوتین اوپر درجہ کمال کے یہانتک کہ اقوا
بھی یعنی اولیا کے لیے اور کہا تو وہی نے کہ مستحب ہی بہت ذکر کرنا اس حدیث کا ۵ ع ۵ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ الْمَوْتُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور
ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحفہ مومن کا موت ہی نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین
ف یعنی مومن کے حق مین مرنا بمنزلہ تحفہ کی ہے اللہ تعالی کی طرف سے کہ اسکے سبب سے ثواب اور درجات آخرت کو پہنچتا ہے
۵ ع ۵ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ يَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِيْنِ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی بریدہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن مرتا ہے ساتھ
پیشانی کے نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف بعضون نے کہا کہ یہہ کنایہ ہے جان کنی کی شدت سے کہ اوسکے
سبب سے گناہ جھڑتے ہین اور درجے بلند ہوتے ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ یہہ کنایہ ہے اس سے کہ مشقت اوٹھاتا ہے
حاصل طلب حلال مین اور ریاضت کرتا ہے عبادت مین تا دم مرگ اور بعضون نے کہا ہی کہ پسینا آجانا پیشانی پر وقت موت کے
علامت بھلائی کی ہے اور بعضون نے کہا کہ مراد یہہ ہے کہ مومن پر مشقت اور شدت نہین ہے بسبب موت کے سوائے
عرق پیشانی کے واللہ اعلم ۵ ح ۵ وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْتُ الْفَجْأَةِ
اَخْذَةُ اٰسَفٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَزَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَزِيْنٌ فِيْ كِتَابِهٖ اَخْذَةُ اَسَفٍ لِلْكَافِرِ
وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِ اور روایت ہی عبداللہ بن خالد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مرنا ناگہان پکڑنا غضب
کا ہے نقل کی یہہ ابوداؤد نے اور زیادہ کیا بیہقی نے شعب الایمان مین اور رزین نے کتاب اپنی مین کہ پکڑنا غضب کا واسطے
کافر کے ہے اور رحمت ہی مومن کے لیے ف پکڑنا غضب کا ہی یعنی مرنا ناگہانی نشانیون غضب آلہی سے ہے بندی پر اس لیے
کہ نہ مہلت دی اوسکو کہ سامان درست کرتا سفر آخرۃ کا یعنی توبہ اور عمل صالح کرتا لکھا ہے علماء نے کہ یہہ بات کافرون کے لیے
ہے اور اونکے لیے کہ اچھی طریقے پر نہین ہین جیساکہ آگے کی روایت مین آیا ہے حاصل یہہ کہ ناگہان مرنا نیکون کے لیے
اور بدون کے لیے برا ۵ ح ۵ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَابٍّ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَقَالَ
كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ اَرْجُو اللّٰهَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنِّيْ اَخَافُ ذُنُوْبِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَجْتَمِعَانِ فِيْ قَلْبِ عَبْدٍ فِيْ مِثْلِ هٰذَا الْمَوْطِنِ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ مَا يَرْجُوْ وَاٰمَنَهٗ مِمَّا يَخَافُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی انس سے کہ کہا داخل ہوے نبی صلی اللہ
حالت جانکنی مین پس فرمایا حضرت نے کس طرح پاتا ہے تو اپنی کو یعنی کس طرح اپنے کو

Marfat.com

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین جمع ہوتے خوف و امید منے کے
[illegible] اللہ تعالیٰ وہ چیز کہ امید رکھتا ہے یعنی رحمت اپنی اور امن مین
[illegible] عذاب سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث
[illegible] کہ یہہ ہے کہ اسوقت مین یا مانند اسکے مین پھر مراد اسوقت سے وقت سکرات موت کا ہے اور مانند اسوقت کے
[illegible] ہین کہ آدمی کنارہ موت پر ہو اون مین حکماً جیسے وقت لڑائی کا اور قصاص کا اور مانند انکے ۵ ع ۵ اَلْفَصْلُ
الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمَنَّوُا الْمَوْتَ فَاِنَّ هَوْلَ
الْمُطَّلَعِ شَدِيْدٌ وَاِنَّ مِنَ السَّعَادَةِ اَنْ يَطُوْلَ عُمُرُ الْعَبْدِ وَيَرْزُقَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْاِنَابَةَ رَوَاهُ اَحْمَدُ جابر سے
کہتا ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کرو مرنے کی اس لیے کہ ہول جانکنی کا سخت ہے اور تحقیق نیک بختی سے
ہے یہہ کہ دراز ہو عمر بندے کی اور نصیب کرے اوسکو اللہ عزوجل رجوع کرنا طرف طاعت اپنی کے نقل کی یہہ احمد نے ف مطلع
ہین بلند جگہ کو کہ اوسپر چڑھ کر کسی چیز کو دیکھتے ہین اور مراد مطلع سے یہان سکرات موت اور شدائد اوسکے ہین کہ اول اوسمین
آدمی گرفتار ہو لیتا ہے جب مرتا ہے حاصل حدیث کا یہہ کہ فائدہ آرزو ی موت مین کچھ نہین بندہ جو اکثر آرزو کرتا ہے موت کی
بسبب قلت صبر و غم اور دل تنگی کے کرتا ہے پس مرتے وقت تو غم اور دل تنگی زیادہ ہو گی بلکہ اس صورت مین [illegible]
بھی ہو گا کیون اسکی آرزو کرتا ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ آرزو موت کی بسبب بی صبری اور تنگدلی کے [illegible]
جو بسبب شوق دیدار الٰہی کے اور محبت اوس عالم کی ہو جائز ہے اور نیک بختی سے الخ منع جو فرمایا آرزو کرنی موت کی سے
یہہ دوسری علت اوسکی ہے یعنی آرزو موت کی نکرو اس لیے کہ وہ خود آنیوالی ہے چند روز دنیا مین رہنا اور توشہ راہ آخرت
کا تیار کرنا غنیمت ہے کہ الدنیا مزرعۃ الآخرۃ یعنی دنیا کھیتی آخرت کی ہے یہان عمل کریگا تو وہان کام آویگی ۵ ع ۵
وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ جَلَسْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ [illegible]
فَاَكْثَرَ الْبُكَاءَ فَقَالَ يَلَيْتَنِيْ مِتُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] يَتَمَنَّى الْمَوْتَ
وَرَدَّدَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ يَا سَعْدُ اِنْ كُنْتَ خُلِقْتَ لِلْجَنَّةِ فَمَا طَالَ عُمُرُكَ وَحَسُنَ مِنْ عَمَلِكَ فَهُوَ خَيْرٌ
لَكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ کہا بیٹھی ہم متوجہ ہو کر طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نصیحت کی ہمکو حضرت
نے اور نرم کیے دل ہمارے یعنی بسبب یاد دلانے احوال آخرت کے پس روئی سعد بن ابی وقاص اور بہت روئی پھر کہا اے
کاش میں مرجاتا یعنی لڑکپنے مین تو گنہگار نہوتا اور عذاب آخرت سے نجات پاتا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے
[illegible] نزدیک میرے آرزو کرتا ہے مرنے کی پس پھر فرمایا اسکو تین بار پھر فرمایا اے سعد اگر ہے تو پیدا کیا گیا بہشت کے
[illegible] کہ دراز ہو گی عمر تیری اور اچھا ہو گا عمل تیرا پس وہ بہتر ہے تیرے لیے نقل کی یہہ احمد نے ف کیا نزدیک
[illegible] ہے یعنی [illegible] تو آرزو کرنی موت کی کچھ وجہ بھی ہو سکتی ہے میرے ہوتے ہوئے کیونکر مرنا چاہتا ہے کہ [illegible]
[illegible] کہ بہتر ہے ہر نعمت سے اگرچہ حاصل ہو دین تجکو بعد مرنے کے درجات اور نعمتین

Marfat.com

وہان کی غرض کہ میرے چہرہ مبارک پر نظر کرنے کو کوئی چیز نہین ہے
کہ تون کو جینا بہتر یا مرنا کہا کہ بیچ زمانہ نبوت کے جینا بہتر تھا اور بعد اونکے مرنا بہتر اور
وہ یہہ ہے ان کنت خلقت للنار فلا خیر فی موتک لانہ یسیر الاسراع الیہ یعنی اور اگر ہے تو پیدا کیا گیا تو آگ کے لیے
ہین اور نہین اچھی ہے جلدی کرنی طرف اوسکے ۵ ع ۵ وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ أَتَيْنَا خَبَّابًا
سَبْعًا فَقَالَ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَتَمَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُهُ وَلَقَدْ أَتَيْتُهُ
مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَمْلِكُ دِرْهَمًا وَإِنَّ فِي جَانِبِ بَيْتِي الْآنَ لَأَرْبَعِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ قَالَ ثُمَّ
أُتِيَ بِكَفَنِهِ فَلَمَّا رَآهُ بَكَى وَقَالَ وَلَكِنْ حَمْزَةُ لَمْ يُوجَدْ لَهُ كَفَنٌ إِلَّا بُرْدَةٌ مُلْحَاءُ إِذَا جُعِلَتْ عَلَى رَأْسِهِ قَلَصَتْ
عَنْ قَدَمَيْهِ وَإِذَا جُعِلَتْ عَلَى قَدَمَيْهِ قَلَصَتْ عَنْ رَأْسِهِ حَتَّى مُدَّتْ عَلَى رَأْسِهِ وَجُعِلَ عَلَى قَدَمَيْهِ الْإِذْخِرُ
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ أُتِيَ بِكَفَنِهِ إِلَى آخِرِهِ اور روایت ہے حارثہ بن مضرب سے کہ کہا گیا میں خباب
کے پاس اوس حال مین کہ داغ لیے تھے اونہون نے سات جگہ بدن پر پس کہا اگر نہ سنا ہوتا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ
فرماتے نہ آرزو کرے ایک تمہارا مرنے کی البتہ آرزو کرتا مین اوسکی اور تحقیق دیکھا مینے اپنے تئین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے کہ نہین مالک تھا مین ایک درہم کا اور تحقیق بیچ کونے گھر میری کے اب چالیس ہزار درہم ہین کہا حارث نے پھر لایا گیا خباب کے
پاس کفن اون کا کہ نفیس تھا پس جب دیکھا اوسکو رونے اور کہا اگرچہ جائز ہے یہہ ولیکن حمزہ نہین پیدا ہوا واسطے اوسکے کفن
مگر چادر سفید و سیاہ خطون کی جسوقت کہ ڈالی جاتی سر پر کوتاہی کرتی اور کھل جاتی قدمون سے اور جسوقت ڈالی جاتی پاؤن پر
کوتاہی کرتی سر اونکے سے یہانتک کہ کھینچی گئی اونکے سر پر اور رکھی گئی اونکے پاؤن پر اذخر نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے لیکن ترمذی نے نہین ذکر کیا
ثم اُتی بکفنہ آخر تک ف خباب بن ارت صحابی قدیم الاسلام ہین اور بسبب ظاہر کرنے اسلام کے اول یہی ایذا دیے گیے ہین
اور حاضر ہوے بدر مین اور اور جہادون مین اور بدن پر داغ لینے سے منع بھی فرمایا ہے پس کہا بعضون نے کہ منع اس لیے
فرمایا تھا کہ وہ اعتقاد کرتے تھے کہ شفا اس سے ہوتی ہے اور جس صورت مین اعتقاد کرے کہ یہہ سبب ہے اور شافی اللہ ہے
پس کچھ مضائقہ نہین اسکا یا نہی محمول ہے اسپر کہ نہوا وسکی ضرورت اور آرزو موتکی کی خباب نے یا تو بیقراری مین بسبب شدت مرض
کے کہ جسکے لیے داغ کھاتے تھے یا بسبب خوف تونگری کے کہ اسکی سبب سے آخر کو گنہ مین نہ گرفتار ہو جاؤن اور ظاہر دوسری ہی
بات ہے چنانچہ مؤید ہے اسکا جملہ مابعد کا ولقد رایتنی آخر تک اور حضرت حمزہ بیٹے عبد المطلب کے سید الشہداء چچا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور اذخر وہان ایک گھاس ہے خوشبودار چھتون کے تختون پر بھی بچھاتے ہین اور اور بہت کام آتی ہے اور یہہ حدیث
دلالت کرتی ہے اسپر کہ فقیر صابر افضل ہے غنی شاکر سے اس لیے کہ تاسف کیا ایسے بڑے صحابی نے اپنے حال پر ۵ ع ۵

بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ مَنْ حَضَرَهُ الْمَوْتُ باب ہے بیچ بیان اوسچیز کے کہ کہی جاتی ہے نزدیک
اوسکے کہ حاضر ہوئی اوسکو موت ف یعنی علامت موت کی لکھا ہے علماء نے کہ علامت موت کی یہہ ہے کہ پاؤن
ہو جاتے ہین کہ اگر کھڑے کرین تو کھڑے نہو سکین اور ناک کا بانسا ٹیڑھا ہو جاتا ہے اور کنپٹیان بیٹھ جاتی ہین اور
لٹک جاتا ہے اور مراد ساتھ اوسچیز کے کہ کہی جاوے تلقین لا الہ الا اللہ کی

Marfat.com

[illegible] صلی عن ابی سعید [illegible]
[illegible] وسلم لقنوا موتاکم لا الہ الا اللہ رواہ مسلم روایت ہے ابو سعید
[illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقین کرو اون شخصون کو کہ قریب مرنے کے ہین یعنی [illegible]
[illegible] تلقین کے معنی ہین سمجھانا اور یہان مراد پڑھنا اس کلمہ کا ہے روبرو قریب المرگ کے تا وہ بھی سنکے
[illegible] اوسکو پڑھنے کا اسلیے کہ شاید انکار کر بیٹھے اور جمہور علماء کے نزدیک یہہ تلقین مستحب ہے ۵ ع ۵ وعن
[illegible] قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حضرتم المریض او المیت فقولوا خیرا فان الملئکۃ
یؤمنون علی ما تقولون رواہ مسلم اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ حاضر ہو تم
مریض کے پاس یا قریب المرگ کے پاس پس کہو بھلائی اسلیے کہ فرشتے کہتے ہین آمین اوسپر کہ تم کہتے ہو یعنی دعا بھلی کرتے ہو یا بری
نقل کی یہہ مسلم نے ف مراد میت سے یا تو میت حکمی ہے یعنی قریب المرگ یا میت حقیقی پس اگر میت حکمی مراد ہے تو اوشک اوکا ہے
اور اگر میت حقیقی مراد ہے تو او تنویع کے لیے ہے اور کہو بھلائی یعنی دعا کرو اپنے لیے اچھی اور بیمار کے لیے شفا کی اور
میت کے لیے مغفرۃ کی ۵ ع ۵ وعنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم تصیبہ مصیبۃ
فیقول ما امرہ اللہ بہ انا للہ وانا الیہ راجعون اللھم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منہا الا اخلف
اللہ لہ خیرا منہا فلما مات ابو سلمۃ قلت ای المسلمین خیر من ابی سلمۃ اول بیت ہاجر الی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم انی قلتہا فاخلف اللہ لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم اور روایت ہے
اونہین ام سلمہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی مسلمان کہ پہونچے اوسکو مصیبت یعنی تھوڑی
ہو یا بہت پس کہے وہ چیز کہ حکم کیا اوسکو اللہ نے یعنی انا للہ وانا الیہ راجعون یا الہی دے ثواب مجکو بسبب میری مصیبت کے
اور بدلا دے واسطے میرے بہتر اوس سے یعنی اوسچیز سے کہ میرے ہاتھ سے گئی اس مصیبت مین مگر دیتا ہے اللہ تعالی
بھلا واسطے اوسکے بہتر اوس سے پس جبکہ مرے ابو سلمہ کہا مینے کون مسلمان بہتر ہوگا ابو سلمہ سے [illegible] خانہ کہ ہجرۃ کی طرف
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر مینے کہے یہہ کلمے پس دیا اللہ تعالی نے مجھے عوض مین ابو سلمہ کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
[illegible] حضرت کو نکاح مین آئی نقل کی یہہ مسلم نے ف معنی انا للہ آخر تک کی یہہ ہین کہ ہم اور جو چیز کہ ہماری کہلاتی ہے ملک اور
[illegible] اوسکی ہین اور ہم اوسیکی طرف رجوع کرنیوالے ہین پس اس آیت مین تسلیم اور اقرار ہے اسکا کہ ہم اور جو چیز ملک مین ہماری ہے
[illegible] جو چیز منسوب ہے طرف ہمارے عاریت ہین مالک وہی ہے اور اوسی سے ابتدا ہماری ہے اور اوسیکی طرف انتہا پس جب آدمی
[illegible] دل مین یہہ مضمون جمالے اور صبر کرے مصیبت پر کہ پھوستے اوسکو آسان ہوتی ہے اوس پر مصیبت
[illegible] الفاظ اسکے پڑھنے ساتھ جمع وفرع کے کچھ مفید نہین اور اگر کوئی کہے کہ حکم اسکے پڑھنے کا
[illegible] کہا کہی وہ چیز کہ حکم کیا اوسکو اللہ نے جواب یہہ کہ اسکے پڑھنے والے کی فضیلت بیان فرمائی
[illegible] اجر کے ساتھ جزم ہمزہ کے اور پیش جیم کے اور ساتھ مد ہمزہ کے اور زیر جیم کے ہے اور
[illegible] ابو سلمہ ام سلمہ کہتی ہین کہ پیچھے یہہ حدیث حضرت سے سنی تھی جب ابو سلمہ خاوند میرے

Marfat.com

حضرت کے سامنے مرے تو بقصد بجالانے امر حضرت سکے اور حاضر
بیٹون مین خیال کیا مینے کہ ابو سلمہ سے کونسا شخص بہتر ہے کہ جسکو اللہ تعالیٰ بدلے اوسکے
بیان کی ہے ام سلمہ صاحبہ خانہ الخ یعنی عیال سمیت جو لوگ ہجرت کر کر مکے سے مدینہ مین گئے تھے اول مین سے
سمیت ہجرت کر کر حضرت پاس حاضر ہوے تھے اور یہہ حضرت کے بھائی تھے رضاعی یعنی دودھ شریک حضرت کی بھی
بھی تھے پھر ام سلمہ کہتی ہین کہ باوجود اس خلجان کے مینے یہی کلمات پڑہے اوسکے سبب سے حضرت کو کام مین آئی کہ اللہ
ہین ۵ ع ۵ **وَعَنْهَا** قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِيْ سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهٗ فَاَغْمَضَهٗ
ثُمَّ قَالَ اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ فَضَجَّ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِهٖ فَقَالَ لَا تَدْعُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ
يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِيْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهٗ فِيْ عَقِبِهٖ
فِي الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسمین سے
کہ کہا داخل ہوے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ابو سلمہ پر اوس حال مین کہ تحقیق پتھر اگئین تھین آنکھین اوسکی پس بند کیا آنکھون اوسکی کو پھر
فرمایا تحقیق روح جسوقت قبض کی جاتی ہے جاتی رہتی ہے ساتھہ اوسکی بینائی پس چلائے لوگ اہل اوسکے سے یعنی اس لیے
کہ سمجھے کہ وہ مر گیا پس فرمایا نہ دعا کرو اپنے نفسون پر مگر ساتھہ بھلائی کے یعنی واویلا اور بددعا نکرو اسلیے کہ تحقیق فرشتے آمین کہتے
ہین اوپر جو کہ کہتے ہو تم یعنی تمہاری دعا پر خواہ بھلی ہو خواہ بری پھر فرمایا حضرت نے یا الٰہی بخش واسطے ابی سلمہ کے اور بلند کر درجہ
اوسکا ہیچ اوگون کہ سیدھی راہ دکھائی گئی ہین اور جانشین یعنی کارساز ہو اوسکا ہیچ پس ماندون اوسکے کے کہ باقی ہین ہیچ باقی کر وہی کر
لوگون کے اور بخش واسطے ہمارے اور واسطے اوسکے اے پروردگار عالمون کے اور کشادگی کر قبر اوسکی مین اور روشنی کر اوسکے لیے اوسمین
نقل کی یہہ مسلم نے **ف** تحقیق روح الخ یہہ علت ہی اغماض یعنی آنکھین بند کرنیکی یعنی بند کیا مینے آنکھون کو اس لیے کہ روح جب قبض کی
جاتی ہے بینائی بھی اوسکے ساتھہ جاتی رہتی ہے پس نہین فائدہ آنکھین کھلی رکھنے مین ۵ ع ۵ **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ
اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ سُجِّيَ بِبُرْدِ حِبَرَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا
تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ وفات کیے گیے ڈھانکے گئے ساتھہ چادر یمن کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهٖ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہی معاذ بن جبل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکا
ہووے آخری کلام لا الٰہ الا اللہ داخل ہوگا بہشت مین نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** مراد یہہ ہے کہ جو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ سے مرتا
وقتا خیر مین داخل ہوگا بہشت مین یا تو پہلے عذاب کے دخول خاص ہوگا یا بعد عذاب دیے جانیکے بقدر گناہون کے اور اول ظاہر تر ہے
تاکہ امتیاز ہو اوسکو بسبب اسکے اور مومنین سے کہ جنکا آخری کلام یہہ کلمہ نتھا اور ظاہر یہہ ہے کہ کلام شامل ہے لسانی اور نفسانی کو یعنی
خواہ اس کلمہ کو زبان سے کہے یا دل سے ہے ثواب پاویگا اور اسمین شک نہین کہ زبان دل سے دونون سے کہے افضل ہے
وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَءُوْا سُوْرَةَ يٰسٓ عَلٰى مَوْتٰى
وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے معقل بن یسار سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

ہے کہ ما قریب الموت لذت دنیا سے

اور سوا اسکی عجیب عجیب مضمون ہین اسمین اور احتمال ہے کہ مردون سے مراد

دفن کے یا سرہانے قبر کے بعد دفن کے اور ابن مردویہ وغیرہ نے ایک حدیث روایت کی ہے

نہین کوئی میت یعنی قریب الموت یا میت حقیقی کہ پڑھی جاوے نزدیک سر اوسکے کے پس نکر کہ آسمان

اور نقل کی ہے حدیث ابن عدی وغیرہ نے کہ جو کوئی زیارت کریگا قبر والدین اپنے کی یا ایک کی یعنی ماں کی یا باپ کی ہر

نزدیک اوسکے سورہ یٰسین مغفرت کی جاتی ہے واسطے اوسکے بقدر گنتی تمام حرفون اوسکے ع مراد جمعہ سے دن جمعہ کا

یا ساعت موعن عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَبْكِيْ

حَتّٰى سَالَ دُمُوْعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى وَجْهِ عُثْمَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت

ہے عائشہ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بوسہ دیا عثمان بن مظعون پر اوسحالت مین کہ وہ میت تھے اور حضرت روتے

تھے یہانتک کہ بہی آنسو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر چہرہ عثمان کے نقل کی یہہ ترمذی و ابو داؤد و ابن ماجہ نے ف مہاجرین مین سے

اول انتقال مدینہ منورہ مین عثمان بن مظعون ہی کا ہوا ہے اور اول بقیع مین بہی دفن کیے گئے بعد انکے دفن کے وہ مقبرہ ٹھہرا

اور حضرت نے دست مبارک سے پتھر اوٹھا کر انکی قبر پر رکھا نشان کے لیے اور اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ بوسہ دینا مسلمان کا

بعد مرنیکے یعنی پہلے دفن سے اور رونا اوسپر آنسوون سے جائز ہے ٥ ع ٥ وعنها قَالَتْ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے اوہنہین عائشہ سے کہ کہا تحقیق ابو بکر

صدیق نے بوسہ دیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اوسوقت کہ اونکی وفات ہو چکی تھی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے وعن

حُصَيْنِ ابْنِ وَحْوَحٍ اَنَّ طَلْحَةَ بْنَ الْبَرَاءِ مَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اُرٰى

طَلْحَةَ اِلَّا قَدْ حَدَثَ بِهِ الْمَوْتُ فَاٰذِنُوْنِيْ بِهٖ وَعَجِّلُوْا فَاِنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ لِجِيْفَةِ مُسْلِمٍ اَنْ تُحْبَسَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ

اَهْلِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے حصین بن وحوح سے کہ طلحہ بن براء بیمار ہوئے پس آئے اونکے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم

عیادت کرتے تھے اونکی پس فرمایا تحقیق مین نہین گمان کرتا طلحہ کو مگر کہ پیدا ہوئی اوسکو [illegible] جلدی کرو ساتھ مرنے اونکے

یعنی تم جلدی کرو گے اوپر نماز اسپر پڑہو گے اور جلدی کرو یعنی بیچ تجہیز و تکفین دفن کے پس تحقیق نہین لائق واسطے مردے مسلمان کے یہہ کہ

روکے رکہا جاوے درمیان لوگون اوسکی نقل کی یہہ ابو داؤد نے ف اگر دیر کرو دفن کرین تو خوف ہے سڑ جانیکا اور بگڑ جاویگا

اور نفرت کماویگے اسمین حقارت اور بے عزتی اوسکی ہے اور مومن کو اللہ تعالیٰ نے معظم و مکرم کیا ہے پس اس لیے فرمایا

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

[illegible] لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

[illegible] يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ لِلْاَحْيَاءِ قَالَ اَجْوَدُ وَاَجْوَدُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت ہے عبداللہ بن جعفر سے کہ کہا فرمایا

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقین کرو تم اپنے قریب المرگون کو یہہ کلمہ نہین کوئی معبود مگر اللہ بردبار بزرگ پاک ہے اللہ پروردگار

[illegible] پروردگار عالمون کا عرض کیا صحابہ نے اے رسول خدا کے کیسا سکھلانا اسکا تندرستونکو

فرمایا بہتر اور بہتر نقل کی یہہ ابن ماجہ نے ف روایت کی ہے ابن [illegible]
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کتنے کلمے جو کہے اونکو نزدیک وفات اپنی کے داخل ہوگا تحت دین [illegible]
ہین۔ اگر نہ شہادت دے العالمین تین بار بعد ازان تبارک الذی بیدہ الملک یحیی ویمیت وہو علی [illegible]

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَيِّتُ تَحْضُرُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ فَاِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا قَالُوْا
اَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ كَانَتْ فِى الْجَسَدِ الطَّيِّبِ اُخْرُجِيْ حَمِيْدَةً وَّاَبْشِرِيْ بِرَوْحٍ وَّرَيْحَانٍ وَّرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ
فَلَا تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰى تَخْرُجَ ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا اِلَى السَّمَآءِ فَيُفْتَحُ لَهَا فَيُقَالُ مَنْ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ فُلَانٌ فَيُقَالُ
بِالنَّفْسِ الطَّيِّبَةِ كَانَتْ فِى الْجَسَدِ الطَّيِّبِ اُدْخُلِيْ حَمِيْدَةً وَّاَبْشِرِيْ بِرَوْحٍ وَّرَيْحَانٍ وَّرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَلَا تَزَالُ
يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰى تَنْتَهِيَ اِلَى السَّمَآءِ الَّتِيْ فِيْهَا اللّٰهُ فَاِذَا كَانَ الرَّجُلُ السُّوْءُ قَالَ اُخْرُجِيْ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيْثَةُ كَانَتْ
فِى الْجَسَدِ الْخَبِيْثِ اُخْرُجِيْ ذَمِيْمَةً وَّاَبْشِرِيْ بِحَمِيْمٍ وَّغَسَّاقٍ وَّاٰخَرَ مِنْ شَكْلِهٖٓ اَزْوَاجٍ فَمَا تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰى تَخْرُجَ
ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا اِلَى السَّمَآءِ فَيُفْتَحُ لَهَا فَيُقَالُ مَنْ هٰذَا فَيُقَالُ فُلَانٌ فَيُقَالُ لَا مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الْخَبِيْثَةِ كَانَتْ فِى الْجَسَدِ الْخَبِيْثِ
اِرْجِعِيْ ذَمِيْمَةً فَاِنَّهَا لَا تُفْتَحُ لَكِ اَبْوَابُ السَّمَآءِ فَتُرْسَلُ مِنَ السَّمَآءِ ثُمَّ تَصِيْرُ اِلَى الْقَبْرِ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے

ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قریب المرگ ہوتا ہے آتے ہین اوسکے پاس فرشتے پس جسوقت کہ ہوتا ہے
مرد نیک کہتے ہین یعنی ملائکہ رحمت کے نکل اے جان پاک کہ تھی بدن پاک مین نکل وسخالت مین کہ تعریف کی گئی ہے یعنی نزدیک خدا اور خلق
کے اور خوشوقت ہو ساتھہ راحت کے اور رزق پاک کی بہشت مین اور ساتھہ ملاقات رب غیر غضبناک کی پس ہمیشہ رہتی ہے وہ جان کہ کہا جاتا
ہے اوسکی یعنی جو کہ مذکور ہوا یہانتک کہ باہر نکلتی ہے یعنی خوش پھر لیجاتی ہین اوسکو طرف آسمان کے پھر کھولا جاتا ہے دروازہ آسمان
کا واسطے اوسکے یعنی بعد کھلوانے فرشتون کے یا پہلے ہی پس کہا جاتا ہے یعنی دربان آسمان کے کہتے ہین کون ہے
یہہ پس کہتے ہین فرشتے جو کہ اوسکو لیجاتے ہین فلانا شخص ہے یعنی روح فلانیکی ہے کہ نام ونشان اوسکا ذکر کرتے ہین پس کہا جاتا ہے
خوشوقتی ہو جان پاک کو کہ تھی بدن پاک مین داخل ہوا وسخالت مین کہ تعریف کی گئی ہے اور خوشوقت ہو ساتھہ راحت اور رزق پاک
کی اور ساتھہ ملاقات پروردگار کی کہ نہین غصے پس ہمیشہ رہتی ہے جان کہ کہا جاتا ہے واسطے اوسکے یہہ یہانتک کہ پہنچتی ہے اوس
آسمان تک کہ اوس مین ہے رحمت خاص خدا کی یعنی عرش پس جبکہ ہوتا ہے آدمی برا یعنی کافر کہتا ہے ملک الموت نکل تو اے جان بد کہ تھی بدن بد مین
نکل تو درحالیکہ برائی کی گئی ہے اور خوشوقت ہو ساتھہ پانی گرم کے اور پیپ کے اور ساتھہ اور عذابون طرح طرح کے مانند اوسکے یعنی جو کہ مذکور ہوا پس
ہمیشہ رہتی ہے جان کہا جاتا ہے واسطے اوسکے یہہ یہان تک کہ نکلتی ہے یعنی ساتھہ کراہت کے پھر لیجاتے ہین اوسکو طرف آسمان
کے یعنی واسطے ظاہر کرنے ذلت اوسکی کے پس کھلوائی جاتے ہین واسطے اوسکے دروازے آسمان کے پس کہا جاتا ہے کون ہے یہہ پس
فلانا شخص پھر کہا جاتا ہے نہ خوشوقتی ہو جان ناپاک کو کہ تھی بدن ناپاک مین پھر جا برائی کی گئی پس تحقیق نہین کھولے جاوینگے تیرے
دروازے آسمان کے پھر ڈالی جاتی ہے آسمان سے پھر پھرآتی ہے طرف قبر کے نقل کی ہے یہہ ابن ماجہ نے ف آنحضرت
فرشتے ظاہر تر یہہ ہے کہ فرشتے رحمت کے اور عذاب کے حاضر دونون ہوتے ہین پھر اگر نیک دیکھتے ہین
کرتے ہین اور اگر بدکار دیکھتے ہین فرشتے عذاب کے اپنا کام کرتے ہین اور

Marfat.com

[illegible] کتاب و سنت کا ہے
[illegible] اسفلین مین بخلاف روح مؤمن کے کہ
[illegible] جنت مین جہان چاہتی ہے اور جگہ پکڑتی ہے طرف قندیلون کے نیچے عرش کے
[illegible] خلق کی اسطرح کہ پڑھتا ہے وہ قرآن اپنی قبر مین اور نماز پڑھتا ہے اور جیسے
[illegible] طرف منازل اپنی کے جنت مین بحسب مقام اور مرتبے اپنی کے پس امر روح کا اور احوال
[illegible] کا تمام خلاف عادات یعنی خلاف عادات سے ہے پس مؤمن مشکل نجانے انکو ع ٥ **وعنه** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاهَا مَلَكَانِ يُصْعِدَانِهَا قَالَ حَمَّادٌ فَذَكَرَ مِنْ طِيْبِ رِيْحِهَا وَذَكَرَ الْمِسْكَ
[illegible] وَيَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَاءِ رُوْحٌ طَيِّبَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ وَعَلٰى جَسَدٍ كُنْتِ تَعْمُرِيْنَهٗ فَيُنْطَلَقُ بِهٖ اِلٰى
[illegible] يَقُوْلُوْنَ انْطَلِقُوْا بِهٖ اِلٰى اٰخِرِ الْاَجَلِ قَالَ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُهٗ قَالَ حَمَّادٌ وَذَكَرَ مِنْ نَتْنِهَا وَذَكَرَ
[illegible] وَيَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَاءِ رُوْحٌ خَبِيْثَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ فَيُقَالُ انْطَلِقُوْا بِهٖ اِلٰى اٰخِرِ الْاَجَلِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ
[illegible] رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَيْطَةٌ كَانَتْ عَلَيْهِ عَلٰى اَنْفِهٖ هٰكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ نکلتی ہے روح مؤمن کی لیتے ہین اوسکو دو فرشتے لیچڑھتے ہین اوسکو کہا حماد نے کہ راوی
حدیث کہا ہے ابی ہریرہ سے پس ذکر کیا حضرت نے یا ابو ہریرہ نے خوشبوئی اوس روح کا اور ذکر کیا مشک کا یعنی کہا کہ آتی ہے اوس سے
بو مشک کی اسطرح اس لیے کہا کہ راوی کو الفاظ کہ بعینہ سنے تھی یا دنر ہی فرمایا حضرت نے اور کہتے ہین اہل آسمان روح پاک آئی
زمین کی طرف سے بعد ازان روح کو خطاب کر کر کہتے ہین رحمت بھیجے اللہ تجھپر اور تیری بدن پر کہ آباد رکھتی تھی تو اوسکو پس لیجاتی ہین اوسکو
طرف پروردگار اوسکے یعنی عرش پروردگار اوسکے پھر فرماتا ہے پروردگار لیجاؤ اسکو ڈھیل دیجاوے قیامت تک فرمایا حضرت نے
اور تحقیق کافر جسوقت کہ نکلتی ہے روح اوسکی کہا حماد نے اور ذکر کیا حضرت نے یا ابو ہریرہ نے بدبو اوسکی کا اور ذکر فرمایا لعنت کا اور
کہتے ہین اہل آسمان روح ناپاک آئی زمین کیطرف سے پس کہا جاتا ہے لیجاؤ اسکو مہلت دیجاوے قیامت تک [illegible] ابو ہریرہ سے پس کہی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر یعنی کونہ چادر کا کہ تھی حضرت پر اوپر ناک اپنی کے اسطرح [illegible] نے لیجاؤ اسکو یعنی
[illegible] جنت مین یا نزدیک اوسکی آخر اجل تک پھر ہمارے پاس آتا ہے اور مراد اجل سے یہان مدت برزخ ہے اور برزخ اوس عالم کو
[illegible] مرنے اور قیامت کی ہے اور اسطرح سے یعنی ابو ہریرہ نے چادر ناک پر رکھکر بتائی کہ اسطرح سے حضرت نے کہی
[illegible] کو گویا کہ حال مکاشفہ کے روح کافر کی معلوم ہوئی اور بدبو اوسکی آئی اسلیے کونہ چادر کا رکھا ع ٥ **وعنه** قَالَ قَالَ
[illegible] وَسَلَّمَ اِذَا حُضِرَ الْمُؤْمِنُ اَتَتْهُ مَلٰٓئِكَةُ الرَّحْمَةِ بِحَرِيْرَةٍ بَيْضَاءَ فَيَقُوْلُوْنَ اخْرُجِيْ رَاضِيَةً مَّرْضِيًّا عَنْكِ
[illegible] وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَتَخْرُجُ كَاَطْيَبِ رِيْحِ الْمِسْكِ حَتّٰى اِنَّهٗ لَيُنَاوِلُهٗ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتّٰى يَاْتُوْا
[illegible] عَلٰى هٰذِهِ الرِّيْحِ الَّتِيْ جَاءَ مِنْكُمْ مِنَ الْاَرْضِ فَيَاْتُوْنَ بِهٖ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَهُمْ اَشَدُّ فَرَحًا بِهٖ
[illegible] سَاَلُوْنَهٗ مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ فَيَقُوْلُوْنَ دَعُوْهُ فَاِنَّهٗ كَانَ فِيْ غَمِّ الدُّنْيَا
[illegible] اُمِّهِ الْهَاوِيَةِ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا حُضِرَ اَتَتْهُ مَلٰٓئِكَةُ الْعَذَابِ

Marfat.com

بمسے فیعرجون بخرجی ساخطۃ مسخوطا علیک الی عذاب اللہ عز
الارض فیقولون ما اثنن ھذہ الروح حتی یاتون بہ ارواح الکفار وہ احمد والنسائی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ آتی ہے مومن کو موت لاتی ہین فرشتے رحمت کی تعلیف میں کپڑا بھر
اوس حالی مین کہ راضی ہے تو اللہ سے اللہ راضی کیا گیا تجسے طرف رحمت خدا کے اور رزق خوب کی اور طرف پروردگار کی تو
پس نکلتی ہے روح مانند بہترین خوشبو مشک کی یہانتک کہ تحقیق لیتے ہین اوس روح کو بعضے فرشتے بعضون سے یعنی ہاتھون ہاتھون مین
ہین ازراہ تعظیم وتکریم کے یہانتک کہ لاتے ہین اوسکو دروازون آسمان پر پس کہتی ہین فرشتے آسمین کیا خوب ہے یہ خوشبو کہ آئی ہے تو
زمین کیطرف سے پھر لاتے ہین اوسکو طرف ارواح مومنون کے یعنی جہان اونکی ارواحین رہتی ہین علیین مین یا جنت مین یا نیچے
جنت پر یا نیچے عرش کے بسبب اسنے کے پس وہ بہت خوش ہوتی ہین بسبب آنے اوس روح کے ایک تمہاری ساتھے
غایب اپنے کے کہ آتا ہے اوسکے پاس یعنی جیسا کوئی سفر سے آتا ہے اور اوسکو گھر کے لوگ اوسکے نہایت خوش ہوتی ہین اسطرح سے اوس
مومن کی روح جانے سے اور روحین خوش ہوتی ہین پھر پوچھتی ہین ارواحین مومنون کی اس روح سے کہ کیا کیا فلانے نے یعنی کیا حال
ہے فلانے فلانے شخصون کا یعنی نام لیکر پوچھتی ہین احوال اون اشیارون کا کہ دنیا مین اونکو چھوڑ کر مرے تھے پس کہتی ہین ارواحیہ
آپس مین چھوڑ دو اسکو اس لیے کہ یہ تھی غم دنیا مین یعنی جب راحت پاویگی تب پوچھنا پس کہتی ہے یہ روح یعنی بعد راحت پانیکے کہ
تحقیق مر گیا یعنی فلانا کہ تم احوال پوچھتے ہو کیا نہین آیا تمہارے پاس پس کہتی ہین وہ روحین کہ تحقیق لیگئی گو اوسکو طرف ماں اوسکی کے کہ آگ
دوزخ ہے اور تحقیق کافر جسوقت کہ آتی ہے اوسکو موت لاتے ہین اوسکے پاس فرشتے عذاب کے ٹاٹ پھر کہتے ہین فرشتے روح کافر کو
نکل تو طرف عذاب اللہ عزوجل کی ناخوش اور ناخوشی کی گئی تجھپر پس نکلتی ہے روح بدبودار مانند نہایت بدبو مردار کی یہانتک کہ لاتی ہین اوسکو
طرف دروازے زمین کے پس کہتے ہین فرشتے کیا بری ہے یہ بو یہانتک کہ لاتے ہین اوسکو طرف ارواح کفار کے نقل کی یہ احمد و نسائی
نے ف ریشمی کپڑا جو لاتی ہین شاید روح کو اوس مین لپیٹ کر لیجاتی ہین اور کیا حال ہے فلانے فلانے شخصونکا یعنی طاعت کرتے ہین
ناخوش ہوون سنکر اور دعا کرین اونکے لیے ساتھ استقامت کی یا گناہ کرتے ہین تاکہ غمگین ہوون اوسپر اور بخشش مانگین اوسکے لیے
اور طرف دروازے زمین کے کہا طیبی نے کہ مراد یہ ہے طرف دروازے آسمان و زمین والیکو کہ پہلا آسمان ہے جیسکہ دلالت کرتی ہے
اسپر اوپر کی حدیث ثم یعرج الی السماء اور احتمال ہے کہ مراد ہو ساتھ دروازے کی زمین پس دیکھاتی ہے طرف اسفل السافلین سے
کہتا ہون مین یعنی ملا علی کہتے ہین کہ یہی صواب یعنی بہتر ہے اور طرف ارواح کفار کے کہ جگہ اونکی سجین ہے اور سجین ہم ایک جگہ
بیچ گھر اور جہنم کے ۵ ع ۵ **وعن** البراء بن عازب قال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ رجل من
فانتہینا الی القبر ولما یلحد فجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجلسنا حولہ کان علی رؤسنا الطیر وفی یدہ
بہ فی الارض فرفع راسہ فقال استعیذوا باللہ من عذاب القبر مرتین او ثلثا ثم قال ان العبد المؤمن اذا کان فی
من الدنیا واقبال من الاخرۃ نزل الیہ ملئکۃ من السماء بیض الوجوہ کان وجوہہم الشمس معہم
وحنوط من حنوط الجنۃ حتی یجلسوا منہ البصر ثم یجئ ملک الموت علیہ السلام حتی یجلس
الطیبۃ اخرجی الی مغفرۃ من اللہ ورضوان قال فتخرج تسیل

صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم جنازے ایک شخص کے انصار مین سے پس پہنچے ہم
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بیٹھے ہم گرد حضرت کے گویا کہ ہمارے سرون پر جانور تھے پرند
تھے اور حضرت کے ہاتھ مین ایک لکڑی تھی کہ کریدتے تھے اور خط کھینچتے تھے ساتھ اسکے
کہ سر اپنا اور فرمایا پناہ مانگو ساتھ اللہ کے عذاب قبر کے سے دوبار فرمایا یا تین بار پھر فرمایا تحقیق
بندہ جب ہوتا ہے منقطع ہونیکی دنیا سے اور متوجہ ہونیکی طرف آخرۃ کی یعنی قریب ہی کے پہنچتا ہی تو اوترتے ہین طرف اوسکی فرشتے
سے نہایت سفید ہوتے ہین منہ اونکے گویا کہ منہ اونکے ہین آفتاب ساتھ اونکے کفن ہوتا ہے کفنون یعنی ریشمی کپڑون بہشت کی سے
اور خوشبو ہوتا ہے خوشبوین بہشت کیسی یعنی مشک و عنبر وہانکا یہانتک کہ بیٹھتے ہین سامنے اوسکے جہانتک کہ پہنچے نگاہ یعنی اسطرح بیٹھتے ہین بسبب کمال ادب کے
پھر ہوتے ہین وقت نکلنے کی پھر آتی ہین ملک الموت علیہ السلام یہانتک کہ بیٹھتے ہین نزدیک سر اوسکی کے پس کہتے ہین ایجان پاک نکل طرف
بخشش کے اللہ کی طرف سے اور خوشنودی اوسکی کے فرمایا حضرت نے پس نکلتی ہے جان بہتی ہوئی جیسا بہتا ہے قطرہ پانی کا مشک مین سے
یعنی بسہولت و نرمی پس لیتے ہین اوسکو ملک الموت پس جب لیتے ہین اوسکو ملک الموت نہین چھوڑتے اور فرشتے اوس جان کو ملک الموت کے
ہاتھ مین ایک پلک مارتے یعنی بسبب اشتیاق کے جلدی سے اوسکو لے لیتے ہین یہانتک کہ لیتے ہین اوسکو وہ فرشتے اور رکھتے ہین اوسکو
اوس کفن مین اور اوس خوشبو مین اور نکلتی ہے اوس روح سے خوشبو مانند بہترین خوشبویون مشک کے کہ پائی جاوے روی زمین پر یعنی تمام زمین پر
ابتدای پیدائش دنیا سے فنا ہونے اوسکی تک **ف** اس سے معلوم ہوا کہ مومن کی جان سہل نکلتی ہے اور اور روایت مین آیا ہے کہ مومن
پر بھی بڑی سختی ہوتی ہے اسوقت تطبیق انمین یون دی گئی ہے کہ سختی روح مومن پر نکلنے سے پہلے ہوتی ہے اور وقت نکلنے کے سہل نکلتی
برخلاف روح کافر کے کہ اوسکی روح نکلتی بھی دشوار یسی ہے واللہ اعلم مولانا **قال** فَيَصْعَدُونَ بِهَا فَلَا يَمُرُّونَ يَعْنِي بِهَا عَلَى مَلَإٍ
مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا قَالُوا مَا هٰذَا الرُّوحُ الطَّيِّبُ فَيَقُولُونَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِأَحْسَنِ أَسْمَائِهِ الَّتِي كَانُوا يُسَمُّونَهُ بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتّٰى
يَنْتَهُوا بِهَا إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَسْتَفْتِحُونَ لَهُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ فَيُشَيِّعُهُ مِنْ كُلِّ سَمَاءٍ مُقَرَّبُوهَا إِلَى السَّمَاءِ الَّتِي تَلِيهَا حَتّٰى يُنْتَهٰى بِهِ
إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَيَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اكْتُبُوا كِتَابَ عَبْدِي فِي عِلِّيِّينَ وَأَعِيدُوهُ إِلَى الْأَرْضِ فَإِنِّي مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ وَفِيهَا
أُعِيدُهُمْ وَمِنْهَا أُخْرِجُهُمْ تَارَةً أُخْرٰى قَالَ فَتُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ فَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ رَبِّيَ اللّٰهُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا دِينُكَ فَيَقُولُ
دِينِيَ الْإِسْلَامُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ فَيَقُولُ هُوَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولَانِ لَهُ وَمَا عِلْمُكَ
فَيَقُولُ قَرَأْتُ كِتَابَ اللّٰهِ فَآمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ صَدَقَ عَبْدِي فَأَفْرِشُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَأَلْبِسُوهُ مِنَ
الْجَنَّةِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ قَالَ فَيَأْتِيهِ مِنْ رَوْحِهَا وَطِيبِهَا فَيُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ مَدَّ بَصَرِهِ فرمایا حضرت پس لے چلتے
ہین اوسکو پس نہین گذرتے فرشتے یعنی ساتھ اوس جان کے کسی جماعت پر فرشتون سے یعنی وہ فرشتے کہ درمیان آسمان و زمین کے ہین
کہ پوچھتے ہین یہ روح کس کی ہے کہتے ہین فرشتے لانیوالے فلانا بیٹا فلانے کا یعنی اوسکی روح ہے بیان کرتے ہین اوسکو ساتھ بہترین
نامون اوسکے کہ تھے اہل دنیا ذکر کرتے اوسکو ساتھ اونکے دنیا مین اسطرح سوال و جواب ہوتا رہتا ہی یہانتک کہ
پہنچتے ہین ساتھ اوسکے آسمان دنیا کی پس کھلواتے ہین فرشتے دروازہ اوسکے لیے پس کھولا جاتا ہے آسمان یعنی دروازہ

Marfat.com

اوسکا اونکے لیے پس ساتھ ہوتے ہین اوسکے ہر اعمال سے مقرب [illegible]

[illegible] تک پس فرماتا ہے اللہ تعالیٰ عزوجل لکھو یعنی ثابت رکھو نامۂ اعمال بندے میری کا [illegible]

بدن [illegible] کے کہ مدفون ہے زمین مین تا متعلق ہو ساتھ بدن کے خوب طرح اوسکے مستعد ہو [illegible]

سے پیدا کیا ہے اونکو یعنی بدنون بنی آدم کے کو اور آسمین پھر بھیجتا ہون اونکو یعنی بدنون اور ارواحون اونکی [illegible]

اونکو دوسری بار فرمایا حضرتؐ نے پس پھر ڈالی جاتی ہے روح اوسکی اوسکے بدن مین پھر آتے ہین اوسکے پاس [illegible]

بٹھلاتے ہین اوسکو پھر کہتے ہین اوسکو کون ہے رب تیرا پس کہتا ہے رب میرا اللہ ہی پھر کہتے ہین اوسکو کیا ہے دین تیرا پس کہتا ہے دین میرا

اسلام ہے پھر کہتے ہین اوسکو کون ہے یہہ شخص کہ بھیجا گیا تم مین یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس کہتا ہے وہ رسول اللہ کے ہین صلی اللہ

وسلم پھر کہتے ہین فرشتے اوسکو کس سبب سے جانا تو نے یعنی رسول ہونا اونکا پس کہتا ہے پڑہی مینے کتاب اللہ اور ایمان لایا مین ساتھ

اوسکے اور سچ جانا مینے یعنی دل سے پس اوس سے رسول ہونا حضرت کا معلوم ہوا پھر پکارتا ہے پکارنیوالا آسمان سے یعنی زبانی اللہ

تعالیٰ کے یہہ کہ سچا ہے بندہ میرا پس بچھاؤ اوسکے لیے بچھونے بہشت کے اور پہناؤ اوسکو لباس بہشت کے اور کھولدو اوسکے لیے

دروازہ طرف بہشت کے فرمایا حضرتؐ نے پس آتی ہے اوسکو ہوا اوسکی اور خوشبو پھر کشادگی کیجاتی ہے اوسکے لیے قبر اوسکی مد بصر

پہنچنے نگاہ اوسکی کے **ف** اور ایک روایت مین آیا ہے کہ عرش تک روح کو لیجاتے ہین اور آسمین آیا کہ ساتوین آسمان تک لیجاتے ہین

پس تھامتا ہے بعضی وحلین عرش تک جاتی ہووین اور بعضی ساتوین آسمان تک اور علیین نام ایک جگہ کا ہے ساتوین آسمان پر کہ اوس مین نامۂ اعمال

نیکوکارون کے رہتے ہین اور کون ہے یہہ شخص شاید کہ بعضون سے یون پوچھتے ہون اور بعضون سے اسطرح کہ کون ہے نبی تیرا جیسا کہ اوپر

روایت مین آیا ہے مولانا ۵ ع ۰ **قال** وَيَأْتِيهِ رَجُلٌ حَسَنُ الْوَجْهِ حَسَنُ الثِّيَابِ طَيِّبُ الرِّيحِ فَيَقُولُ أَبْشِرْ بِالَّذِي يَسُرُّكَ هَذَا

يَوْمُكَ الَّذِي كُنْتَ تُوعَدُ فَيَقُولُ لَهُ مَنْ أَنْتَ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيءُ بِالْخَيْرِ فَيَقُولُ أَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحُ فَيَقُولُ رَبِّ أَقِمِ السَّاعَةَ

رَبِّ أَقِمِ السَّاعَةَ حَتَّى أَرْجِعَ إِلَى أَهْلِي وَمَالِي فرمایا حضرتؐ نے اور آتا ہے اوسکے پاس ایک شخص خوبرو اچھے کپڑے پہنے خوشبودار

پس کہتا ہے خوشوقت ہو ساتھ اوس چیز کے کہ خوش کرے تجکو یعنی وہ نعمتین تیرے لیے مہیا ہین کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھین نہ کسی کان نے

سنین یہہ وہ دن ہے کہ وعدہ دیا جاتا تھا تو یعنی دنیا مین پس کہتا ہے میت اوسکو کون ہے تو پس چہرہ تیرا کامل ہے حسن و جمال مین لاتا ہے

بھلائیکو اور خوشخبری دیتا ہے اوسکی پس کہتا ہے وہ شخص کہ مین ہون عمل نیک تیرا کہ ایسی صورت پکڑ آیا ہون پس کہتا ہے میت اے پروردگار

قائم کر قیامت اے پروردگار میرے قائم کر قیامت تاکہ جاؤن مین طرف اہل و مال اپنے کے **ف** مراد اہل سے حورین اور خادم ہین اوسکے محل سے

محل اور باغ جنت کے اور اور چیزین وہانکی کہ قسم مال سے ہین یا مراد اہل سے قرابتی مومن ہین اور مال سے حور و قصور وغیرہ ع **وقال**

وَإِنَّ الْعَبْدَ الْكَافِرَ إِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا وَإِقْبَالٍ مِنَ الْآخِرَةِ نَزَلَ إِلَيْهِ مِنَ السَّمَاءِ مَلَائِكَةٌ سُودُ الْوُجُوهِ

الْمُسُوحُ فَيَجْلِسُونَ مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَجِيءُ مَلَكُ الْمَوْتِ حَتَّى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَيَقُولُ أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيثَةُ اخْرُجِي إِلَى

سَخَطٍ مِنَ اللَّهِ قَالَ فَتَفَرَّقُ فِي جَسَدِهِ فَيَنْتَزِعُهَا كَمَا يُنْتَزَعُ السَّفُّودُ مِنَ الصُّوفِ الْمَبْلُولِ فَيَأْخُذُهَا

فِي يَدِهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتَّى يَجْعَلُوهَا فِي تِلْكَ الْمُسُوحِ وَتَخْرُجُ مِنْهَا كَأَنْتَنِ رِيحِ جِيفَةٍ وُجِدَتْ عَلَى

بِهَا فَلَا يَمُرُّونَ بِهَا عَلَى مَلَإٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا قَالُوا مَا هَذَا الرُّوحُ

Marfat.com

کاتبہ فی سجین فی الارض السفلی فتطرح روحہ طرحا ثم
قولہ فیطیر او تھوی بہ الریح فی مکان سحیق فتعاد روحہ فی جسدہ وایتیہ
ملکان فیقعدانہ فیقولان لہ ما دینک فیقول ھاہ ھاہ لا ادری فیقولان
ما ھذا الرجل الذی بعث فیکم فیقول ھاہ ھاہ لا ادری فینادی منادٍ من السماء ان کذب فافرشوہ من النار
وافتحوا لہ بابا الی النار فیاتیہ من حرھا وسمومھا ویضیق علیہ قبرہ حتی تختلف فیہ اضلاعہ فرمایا حضرت نے اور تحقیق بندہ
جب کہ ہوتا ہے منقطع امید سے دنیا سے اور متوجہ ہونیکی طرف آخرت کی اوترتے ہین اوسکی طرف آسمان سے فرشتے یعنی عذاب کے کالے ہے
اونکے ہوتے ہین ساتھ پس بیٹھتے ہین روبرو اوسکے جہانتک کہ پہنچے نگاہ پھر آتا ہے ملک الموت یہانتک کہ بیٹھتا ہے نزدیک سر اوسکے کہ
ہے اے مطمئن خبیث نکل طرف عذاب کے اللہ کی طرف سے فرمایا حضرت نے پس پراگندہ ہوتی ہے جان بیچ بدن کافر کے یعنی چھپتی پھرتی
ہے کہتی ہے نکلنے کو بسبب خوف عذاب کے کہ دیکھتی ہے آثار اوسکی بخلاف روح مومن کی کہ وہ جلدی نکل آتی ہے خوشی سے بسبب دیکھنے انوار
رحمت کے پس کھینچتا ہے ملک الموت اوس روح کو یعنی نکالتا ہے ساتھ سختی اور زور کے جیسا کھینچا جاتا ہے آنکڑہ صوف تر سے کہ وقت کھینچنے کے
صوف بیچ میں سے کچھ اوسکو لگ آتا ہے یعنی اسیطرح روح کافر کی جب کھینچی جاتی ہے انتہا اورگون سے ساتھ سختی اور قوت کی تو ایسا حال
ہوتا ہے کہ جیسیکہ اوسکے ساتھ نکل آیا رگون مین سے کچھ پس لیتا ہے ملک الموتؑ اوسکو پس جب لیتا ہے اوسکو نہین چھوڑتے فرشتے روح کو
اوسکی ساتھ مین قدر چھپکنے آنکھ کے یہانتک کہ رکھتی ہین اوسکو بیچ اون ٹاٹون کے اور پھیلتی ہے اوس روح سے نہایت بوی بد مانند بوی مردار کے
اور لعنتی جاتے ہین پر پس لے چڑھتے ہین اوسکو پس نہین گذرتے ساتھ اوسکے کسی جماعت پر فرشتون مین سے مگر کہ کہتے ہین فرشتے کون ہے
یہ روح ناپاک پس کہتے ہین فرشتے لانے والے یہ فلانا بیٹا فلانیکا ہے ذکر کرتے ہین ساتھ بدترین وصفون اوسکے کے جو کہ تھا ذکر کیا جاتا
ساتھ اونکے دنیا مین یہانتک کہ پہنچایا جاتا ہے اوسکو طرف آسمان دنیا کے پس کھلوایا جاتا ہے اوسکے لیے دروازہ آسمان کا پس نہین کھولا جاتا
واسطے اوسکے پھر پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی سند کے لیے یہ آیت نہین کھولی جاتی واسطے کافرون کے دروازے آسمان کے
اور نہ کوئی دروازہ دروازون مین سے اور نہ داخل ہونگے بہشت مین یہانتک کہ داخل ہو اونٹ بیچ ناکہ سوی کے یعنی جیسے یہ امر نہین
ہوسکتا ہے دشوار ہے ویسی ہی داخل ہونا کافر کا جنت مین بھی نہین ہوسکیگا محال ہے اسکو تعلیق بالمحال کہتے ہین پس فرماتا ہے اللہ عزوجل
کذالک یعنی حال اوسکا بیچین ہین کہ نام ایک جگہ کا ہے نیچے ساتوین زمین کے کہ نیچے کی زمین ہے پس پھینکی جاتی ہے روح اوسکی پھینکنے کر
پھر پڑھی حضرت نے یہ آیت اور جو شخص کہ شریک کرے ساتھ اللہ کے پس گویا گرا آسمان سے منہ کو بل یعنی بلندی ایمان توحید سے پستی کفر و شرک
پس لیتی ہے اوسکو پرندے یعنی ہلاک ہوتا ہے پھینک دیتی ہے اوسکو باد بیچ مکان دور کے یعنی دور ہوتا ہے رحمت خدا سے
ہے روح اوسکی بدن اوسکی مین اور آتے ہین اوسکے پاس دو فرشتے پس بٹھاتے ہین اوسکو پھر کہتے ہین واسطے اوسکے کون ہے
تیرا رب تو پھر کہتا ہے دین تیرا پس کہتا ہے وہ ہاہ ہاہ نہین جانتا مین پھر کہتے ہین واسطے
اوسکے کیا کہتا ہے تو پھر کہتا ہے ہاہ ہاہ نہین جانتا مین پھر پکارتا ہے پکارنیوالا آسمان کی طرف سے یہ کہ جھوٹا ہے
پس بچھاؤ اوسکے واسطے فرش دوزخ کے پس آتی ہے اوسکو گرمی اوسکی اور ہوا گرم اوسکی اور تنگ کیجاتی ہے

Marfat.com

اوسپر فبراوسکی یہانتک کہ بلکہ ادہر اودہر نکل آتی ہین قبرین پہلیان اوسکی ن [illegible]
نامۂ اعمال دوزخیونکر رکھے جاتے ہین اور اسمین اشارہ ہے اسکی طرف کہ دوزخ ساتوین [illegible]
[illegible] اسکی طرف کہ ڈالا شیطان نے اوسکو گمراہی مین اور دور پڑا مقام قرب سے اور یہ آیۃ [illegible]
فی سجین فی الارض السفلی فتطرح روحہ طرحا نزیہہ کہ بیان ہے حال کافر کا اور یہ ہاہ ایک کلمہ ہے کہ [illegible]
بھیجتی ہے جیسیکہ مذکور ہوا اور بعض مؤمنون کے لیے بلکہ اکابر موحدین کے لیے یعنی اولیاء اللہ کے لیے [illegible]
کہ زمین ملتی ہے جیسے ماں اشتیاق والی اپنی بچیکو گلے لگاتی ہے ۵ ع ۵ **وَيَأْتِيهِ** رَجُلٌ قَبِيحُ الْوَجْهِ قَبِيحُ الثِّيَابِ [illegible]
فَيَقُولُ أَبْشِرْ بِالَّذِي يَسُوءُكَ هٰذَا يَوْمُكَ الَّذِي كُنْتَ تُوعَدُ فَيَقُولُ مَنْ أَنْتَ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيءُ بِالشَّرِّ فَيَقُولُ أَنَا عَمَلُكَ
الْخَبِيثُ فَيَقُولُ رَبِّ لَا تُقِمِ السَّاعَةَ اور آتا ہے اوسکے پاس ایک شخص بد شکل بُرے کپڑے پہنے بدبو آتی ہوئی پس کہتا ہے خوشخبری [illegible]
ساتھہ اوس چیز کے کہ ناخوش کرے تجکو یہ وہ دن ہے جو وعدہ دیا جاتا تھا تو پس کہتا ہے مردہ کون ہے تو پس چہرہ تیرا نہایت برا ہے لاتا ہے بدی [illegible]
پس کہتا ہے میں ہون عمل تیرا بد پھر کہتا ہے مردہ اے پروردگار میرے نہ قائم کر تو قیامت کو **وَفِي رِوَايَةٍ** نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ إِذَا خَرَجَ
رُوحُهُ صَلَّى عَلَيْهِ كُلُّ مَلَكٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَاءِ وَفُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَابٍ إِلَّا
وَهُمْ يَدْعُونَ اللّٰهَ أَنْ يُعْرَجَ بِرُوحِهِ مِنْ قِبَلِهِمْ وَتُنْزَعُ نَفْسُهُ يَعْنِي الْكَافِرَ مَعَ الْعُرُوقِ فَيَلْعَنُهُ كُلُّ مَلَكٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَاءِ
وَتُغْلَقُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَابٍ إِلَّا وَهُمْ يَدْعُونَ اللّٰهَ أَنْ لَا يُعْرَجَ رُوحُهُ مِنْ قِبَلِهِمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور ہیچ ایک دعا [illegible]
مانگتے ہین اللہ تعالیٰ سے یہ کہ چڑہائی جاوے روح اوسکی اونکی طرف سے یعنی تاکہ مشرف ہون بسبب ساتھہ چلنے وغیرہ کے اور نکالی جاتی ہے جان اوسکی یعنی کافر
کی ساتھہ رگون کے پس لعنت کرتے ہین اوسکو سب فرشتے درمیان آسمان وزمین کے اور ہر فرشتہ آسمان مین یعنی آسمان دنیا مین اور بند کیے
جاتے ہین دروازے آسمان کے نہین کوئی دروازے والا یعنی آسمان دنیا کے دروازونمین سے مگر کہ وہ دعا کرتے ہین اللہ تعالیٰ سے یہ کہ
نہ چڑہائی جاوے روح اوسکی ہماری طرف سے نقل کی یہ احمد نے **ف** ساتھہ رگونکے یہ اشارہ ہے اسپر کہ ناخوشی سے نکلتی ہے جان اوسکی اور
بہت کھینچکر نکالتے ہین اوسکو اور کمال تعلق ہوتا ہے اوسکو بدن کے ساتھہ **ع** **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ
قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ كَعْبًا الْوَفَاةُ أَتَتْهُ أُمُّ بِشْرٍ بِنْتُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُورٍ فَقَالَتْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنْ لَقِيتَ فُلَانًا فَاقْرَأْ عَلَيْهِ
مِنِّي السَّلَامَ فَقَالَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكِ يَا أُمَّ بِشْرٍ نَحْنُ أَشْغَلُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَتْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِينَ فِي طَيْرٍ خُضْرٍ تَعْلُقُ بِشَجَرِ الْجَنَّةِ قَالَ بَلَى قَالَتْ فَهُوَ ذَاكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ
وَالْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ اور روایت ہے عبدالرحمن بن کعب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی کعب سے کہ جب [illegible]
آئی اونکے پاس ام بشر بیٹی براء بن معرور کی پس کہا اے ابا عبدالرحمن کہ کنیت ہے کعب کی اگر ملے تو تجھی بعد مرنے کے [illegible]
میری طرف سے سلام پس کہا کعب نے بخشے اللہ تجکو اے ام بشر ہم جو ہین یاد ہ مشغول ہونگے اس سے کہا ام بشر نے [illegible]
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق روحین مؤمنون کی ہیں [illegible]

Marfat.com

[illegible] ہے تیرے یعنی نقل کی ہے ابن ماجہ نے اور بیہقی نے کتاب
[illegible] سے تھے اور اگر باپ کعب بن مالک جلیل القدر صحابی تھے اور براء بن معرور بھی صحابی
[illegible] انہون نے کعب سے وقت انتقال کے کہا کہ فلانیکو میری طرف سے سلام کہنا اگر ملے تو اوس نے کہا ہے
[illegible] کایا بشر کا پس کعب نے کہا بخشے تجکو اللہ یہ عبارت وہان بولتے ہین کہ جہان کسی سے ایسی بات سنتے
[illegible] کیا کہتی ہے تو ہم جو ہین زیادہ مشغول ہونگی اس سے کہ وہان کسیکو پہچانین اور سلام و پیام کسیکا پہنچائین یعنی ہمین
[illegible] ہی حال گرفتار ہون گا کہ اپنی بھی خبر نہوگی چہ جاے خبر اور ونکی اور اسیطرح سب اپنی اپنی حالت مین گرفتار ہونگے حاصل یہہ کہ
[illegible] کون ہین ہوگا کہ کسیکو سلام پہنچاوے اور وہ پھر جواب دیوے آگے اس خبر کا جواب یا ام بشر نے کہ تو اومنین سے نہین ہے
[illegible] گرفتار ہوگا کہ مومنون مین سے ہے کہ جن کے حق مین حضرت نے ایسا اور ایسا فرمایا ہے یعنی نہایت خوشحالی مین ہوگا اور ایک روایت مین آیا ہے
[illegible] کہ ارواح مومنون کی بیچ قالبون جانور سبز کے ہونگی چرینگی جنت مین اور کھاوین گی میوے وہانکے اور پیوین گی پانی وہان کے
[illegible] اور جگہ رکھی ہونگی سونے کی قندیلون مین نیچے عرش کے ۵ ع ۵ ح ۵ **وعنه** عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ کَانَ یُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَیْرٌ تَعْلُقُ فِیْ شَجَرَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰی یَرْجِعَهُ اللّٰهُ فِیْ جَسَدِهٖ یَوْمَ یَبْعَثُهٗ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِیُّ
وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ کِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہے عبدالرحمن سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ وہ حدیث کرتے تھے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا سوائے اسکے نہین کہ روح مؤمن کی بیچ پرندہ جانور کے میوہ کھاتی ہے بیچ درختون بہشت کے یہان تک پھیرلاویگا اسکو
اللہ بیچ بدن اوسکیکے اوسدن کہ اوٹھاویگا اوسکو یعنی قیامت کو نقل کی یہہ مالک اور نسائی نے اور بیہقی نے کتاب بعث و نشور مین ۵ ف
اگر کوئی کہے کہ آدمی کی روح کو جب بدن جانور کا ملا تو اسکا رتبہ گھٹ گیا کہ آدمی سے جانور ہوا اور قلب حقیقت کا لازم آیا جواب یہہ کہ روح کو
جانور کے بدن کے ساتھ ایسا تعلق نہین ہوتا ہے کہ جیسا اس بدن کے ساتھ ہوتا ہے اور تصرف اسمین کرتی ہے بلکہ ایسا ہوتا ہے کہ جیسے
صندوق مین رکھدیتے ہین احتیاط کے لیے پس اسمین بھی اوسکی تعظیم و تکریم ہی ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ یہہ بات خاص شہدا کے لیے ہے
اور بعض کہتے ہین مومنون کے لیے ہے ظاہر حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے ۵ ح ۵ **وعنه** [illegible] عَبْدِ اللّٰهِ وَلَمْ یَمُوْتُوْا قُلْتُ اَقْرَاَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ [illegible] اور روایت ہے محمد بن منکدر سے کہ کہا گیا
مین جابر بن عبداللہ کے پاس اور وہ تھے قریب مرنیکے پس کہا مینے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام بھیجا نقل کی ہے ابن ماجہ نے **باب**
غسل المیت وتکفینه باب ہے بیچ بیان غسل میت کی اور کفن اوسکے کے **ف** یعنی اس باب مین آداب نہلانی اور کفنانی میت کی
[illegible] اور نہلانا میت کا فرض کفایہ ہے سب علما کے نزدیک یعنی اگر بعضے نہلاوین گے سب کے ذمہ سے فرضیت ادا ہوجاویگی والا سب گنہگار ہونگے اور
[illegible] مین کہ غسل میت مین نیت شرط ہے یا نہین ظاہر یہہ ہے کہ شرط ہے کہا یہہ شیخ ابن ہمام نے ۵ ح **الفصل الاول** فصل پہلی
[illegible] عَلَیْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهٗ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ
[illegible] وَاجْعَلْنَ فِی الْاٰخِرَةِ کَافُوْرًا اَوْ شَیْئًا مِّنْ کَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِیْ فَلَمَّا فَرَغْنَا
[illegible] اَشْعَرَنٰهَا اِیَّاهُ وَفِیْ رِوَایَةٍ اغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا وَابْدَاْنَ بِمَیَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ
[illegible] مِنْهَا قَالَتْ اَلْقَیْنَا مَا خَلْفَنَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے ام عطیہ صحابیہ سے کہ کہا آئی ہماری پاس

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم مخلاتی تھین یعنی اگر
یعنی اگر احتیاج ہو اسکی ہاتھہ پانی کے اور پتے بیری کے
اور ڈالو آخر بار مین کافور یا فرمایا کچھہ کافور سے پس جبکہ فارغ ہو تم خبر کرو مجکو پس جبکہ فارغ ہوئے
حضرتؐ نے تہہ بند اپنا پھر فرمایا دین سے لگا دو اوسکے اس تہہ بند کو یعنی کفن کے نیچے رکھدو
مین ہے کہ غسل دو اوسکو طاق تین بار یا پانچ یا سات اور شروع کرو اوسکو دائین طرف سے اور اعضا وضو اوسکے
ہنی بالون اونکی کی تین چوٹیان پھر ڈالا ہمنے اونکو اونکے پیچھے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** لفظ اونکا تین بار کے
لیے اس لیے کہ اگر پاک ہو جاوے پہلی غسل مین تو مستحب ہے تین بار نہلانا اور مکروہ ہے تجاوز کرنا اس سے اور اگر پاک ہو دو بار مین
پانچ بار و الا سات بار اور زیادہ سات بار سے نہین آیا اگر زیادتی کرین اسپر تو مکروہ ہے کذا ذکر القاضی و ابن ملک و غیرہما اول
کہ دو بار تو بیری کے پتون کے پانی سے نہلا دی جیسا کہ ظاہر ہوتا ہے کتاب ہدایہ سے اور ابو داؤد مین ہے ابن سیرین سے کہ انہون نے حفصہ
سیکھا تھا ام عطیہ سے وہ نہلاتی تھی بیری کے پتون سے دو بار اور تیسری بار ساتھہ پانی کافور کے اور کہا شیخ ابن ہمام نے کہ مراد یہہ ہے
اس حدیث مین کہ کافور پانی مین ملا دے چنانچہ جمہور یہی کہتے ہین اور کوفی کہتے ہین کہ کافور حنوط مین یعنی میت کی خوشبو مین ڈالے اور بعد نہلانے
اور خشک کرنے بدن کے بدن کو لگا دے اور لکھا ہے علما نے کہ اگر کافور نہ ہاتھہ لگے تو مشک قائم مقام اوسکے ہوتا ہے اور بیر کے پتون سے
میل خوب دور ہوتی ہے اور جلدی مردہ بگڑتا نہین اور دفع ہوتی ہین اس سے اور کافور سے جانور موذی اور تہہ بند حضرتؐ نے صاحبزادیکے
لیے عنایت کیا تا برکت اوسکی اونکو پہنچے اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے برکت ڈونڈھنی ساتھہ لباس صالحین کے بعد موت کے جیسیکہ
پہلے موت کی ہے لیکن یہہ چاہیے کہ وہ کپڑا کفن کے کپڑون سے زیادہ نہو اور شروع کرو اوسکے دائین طرف سے یعنی دائین ہاتھہ اور پہلو اور
پاؤن سے ابتدا کرو اور واو مواضع الوضوء مین مطلق جمع کے لیے ہے پس اعضا وضو کے پہلے دھونے چاہیین پھر اور اعضا اور مراد
اعضاء وضو سے وہ ہین کہ جنکا دھونا فرض ہے پس کلی اور ناک مین پانی دینا ہمارے نزدیک نہین ہے اور مستحب کہا ہے بعضے علما نے
یہہ کہ نہلانیوالا اونکلی پر کپڑا لپیٹے اور ملے اوس سے دانتون کو اور تالو کو اور دونون کلونکو اندر سے اور نتھنون کو اور اسپر عمل ہے لوگونکا
اب اور مختار یہہ ہے کہ مسح کرے سر پر اور پاؤن بعد غسل کے نہ دھوئے جاوین بلکہ پہلے جب پورا اعضا وضو کے دھو دے پاؤن بھی دھو دے
اور نہ دھووے پہلے ہاتھہ میت کے بلکہ شروع کرے منہ سے بخلاف جنبی کے اس لئے کہ جنبی ہاتھہ پاک کرتا ہے اور اعضا وضو کے
لیے اور میت نہلایا جاتا ہے اور کے ہاتھہ سے اوسکے ہاتھون کے دھونیکی حاجت نہین اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک بال مونچھ
کھلی ہی رہنے دی گوندھی نہین ۳ع ۰ **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِيْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ
بِيْضٍ سَحُوْلِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تحقیق رسول اللہ
علیہ وسلم کفن دیے گئے بیچ تین کپڑون سفید مین کہ اوسحول کے بنی ہوئی روئی کی نہ تھا اونمین کرتا سیا ہوا اور پگڑی کی
و مسلم نے **ف** اور نہ تھا اون مین کرتا اور نہ پگڑی معنی اسکی یہہ ہین کہ کرتا اور عمامہ بالکل حضرتؐ کے کفن مین
معنی کہے ہین کہ کرتا اور عمامہ تین کپڑون مین نہ تھی بلکہ سوائے تین کپڑون کی تھی اس روایت سے [illegible]
لیکن صحیح اول ہی معنی ہین اسلیے کہ ثابت ہوا ہے کہ نہ تھی حضرتؐ کے کفن مین [illegible]

Marfat.com

[illegible] وَلَا تَفْرِيقَ فِي الصَّدَقَةِ
[illegible] مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ
[illegible] الصَّدَقَةِ لِوَقْتِ رُبْعِ الْعُشْرِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً وَاحِدَةً
[illegible] بکریون کر کچھ نیوالی ہون جبکہ ہون بکریان چالیس اکیسو تین تک تو ایک
[illegible] دو سو تک پس اون مین دو بکریان اور جبھوقت زیادہ ہون دو سو پر پس اون مین تین بکریان تین سو تک اور جبکہ زیادہ ہون
[illegible] ایک بکری اور جبکہ ہون بکریان چرنیوالی آدمی کی کم چالیس سے ایک بھی پس نہین اون مین زکوۃ مگر یہ کہ چاہے مالک اوسکا تو
[illegible] کری اور نہ بوڑھا اور نہ عیب والی یعنی خواہ اونٹنی ہو خواہ بکری خواہ گائین اور نہ بوگ مگر اوسوقت کہ چاہے زکوۃ لینیوالا یعنے
[illegible] مصلحت کے لیے تو درست ہے اور نہ جمع کیے جاوین جانور متفرق اور نہ جدا کیے جاوین اکٹھے واسطے خوف زکوۃ کے اور جو نصاب
[illegible] چرنیوالی ہون تیس سے پر یعنی اکیسو اور بڑھ جاوین کچھ سو ہو جاوین تو چار بکریان آوینگی اکثر اہل علم کا قول یہی ہے اور اگر ایک سو انسے درم
[illegible] معلوم بکریان دینی آوینگی اور نہ عیب والی یہ کب ہے کہ جب سارا مال اوسکا یا بعض مال اوسکا عیب والی ہو اور اگر سب عیب والی ہو تو بیشک ایسا
[illegible] امام ابو حنیفہ اسلیے منع کیا کہ مالک کو ضرر ہوگا اسلیے کہ بچے لینے کے لیے ہوتا ہے اور بعضون نے کہا اسلیے منع کیا کہ گوشت اوسکا بڑا اور
[illegible] سوائے اون کپڑون مین زکوۃ گلہ پر دینی آتی ہے اور اعتبار مالکون کا نہین ہے اور ابو حنیفہ کے [illegible] مالکون کا کام نہ کرنا
[illegible] حدیث خباب قتل گی دو گلون مین تو امام شافعی کے نزدیک دو بکریان لیوینگے اور امام ابو حنیفہ کے [illegible] مال کی جمع مین متفرق
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البسوا من ثیابکم البیض بکریان اسکی ہون یا چالیس بکری ہون واسطے اسکے نے زکوۃ کی یعنی اگر
[illegible] فانہ یزید فی الشعر ویجلو البصر رواہ ابو داؤد آوینگی اسمین تکرار اور نہ جدا کرے کہ مثلاً بیس بکریان اسکی کسی اور کی بیس
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے پھنو تم سفید کپڑے اسواسطے کہ وہ بہ کے یہ نہی ساعی کے لیے ہے یعنی زکوۃ لینیوالے کے لیے کہ متفرق کو جمع
[illegible] تحقیق وہ جماتا ہے پلکون کے بالون کو اور روشن کرتا ہے عیون [illegible] دونون
[illegible] وسفید کپڑون مین یہ امر استحباب کے لیے ہے کہا ابن ہمام نے شخص کے پاس اسی بکریان چالیس ایک گلہ
[illegible] مردون کو اور عائد ہے عورتون کے لیے ریشمی اور زعفرانی اور سرخ کیونکہ جسکو خلیہ کہ ملک [illegible] نصاب کا ہو
[illegible] سے سرمہ کو کہ جسکو یہان لوگ لگاتے ہین اور افضل یہ ہے کہ اسکو سات سر لیوے واجب ہے گی اول پر
وعن علی رضی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلا ع یعنی زکوۃ لینیوالا

Marfat.com

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم نہلاتی تھین بیٹی اونکو یعنی
یعنی اگر احتیاج ہو اسکی نہانے پانی کے اور پتے بیری کے یعنی ملا کر پانی مین پتے بیری کے
اور ڈالو آخر بار مین کافور یا فرمایا کچھ کافور سے پس جبکہ فارغ ہو تم خبر کرو مجکو پس جبکہ فارغ ہوئین ہم خبر کی
حضرت نے تہہ بند اپنا پھر فرمایا مجھ سے لگا دو اوسکے اس تہہ بند کو یعنی کفن کے نیچے رکھدو واضح ہو
مین ہے کہ غسل دو اوسکو طاق تین بار یا پانچ یا سات اور شروع کرو اوسکو دائین طرف سے اور اعضا وضو اوسکے سے
ہمنی بالون اونکی کی تین چوٹیان پھر ڈالا ہمنے اونکو اونکے پیچھے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے ف لفظ اونکا اسمین تینون کے
لیے اس لیے کہ اگر پاک ہو جاوے پہلے غسل مین تو مستحب ہے تین بار نہلانا اور مکروہ ہے تجاوز کرنا اس سے اور اگر پاک ہو دو بار مین
پانچ بار والا سات بار اور زیادہ سات بار سے نہین آیا اگر زیادتی کرین اسپر تو مکروہ ہے کذا ذکر القاضی وابن ملک وغیرہما اول یہہ ہے
کہ دو بار تو بیری کے پتون کے پانی سے نہلا دی جیسا کہ ظاہر ہوتا ہے کتاب ہدایہ سے اور ابو داؤد مین ہے ابن سیرین سے کہ انہون نے غسل
سیکھا تھا ام عطیہ سے وہ نہلاتی تھی بیری کے پتون سے دو بار اور تیسری بار ساتھہ پانی کافور کے اور کہا شیخ ابن ہمام نے کہ مراد یہہ ہے
اس حدیث مین کہ کافور پانی مین ملا دے چنانچہ جمہور یہی کہتے ہین اور کوفی کہتے ہین کہ کافور حنوط مین یعنی میت کی خوشبو مین ڈالے اور بعد نہلانے
اور خشک کرے بدن کے بدنکو لگا دے اور لکھا ہے علما نے کہ اگر کافور نہ ہاتھہ لگے تو مشک قائم مقام اوسکے ہوتا ہے اور بیری کے پتون سے
یہہ خوب دور ہوتی ہے اور جلدی مردہ بگڑتا نہین اور دفع ہوتی ہین اس سے اور کافور سے جانور موذی اور تہہ بند حضرت نے صاحبزادی صلعم سے کہ فرمایا
لیے عنایت کیا تا برکت اوسکی اونکو پہنچے اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے برکت ڈھونڈھنی ساتھہ لباس صالحین کے بعد موت کے من لنگی اور
پہلے موت کی ہے لیکن یہہ چاہیے کہ وہ کپڑا کفن کے کپڑون سے زیادہ نہو اور شروع کرو اوسکے دائین طرف سے یعنی دائین ہاتھہ پاؤن سے
ہاتھون سے ابتدا کرو اور واو مواضع الوضو مین مطلق جمع کے لیے ہے پس اعضا وضو کے پہلے دھونے چاہیین ہر ... رضیتی ہوتا ہے اس لیے
اعضاء وضو سے وہ ہین کہ جنکا دھونا فرض ہے پس کلی اور ناک مین پانی دینا ہمارے نزدیک نہین ہے من ینزع عنہم الحدیث و
یہہ کہ نہلانیوالا اونکی پر کپڑا لپیٹے اور ملے اوس سے دانتون کو اور تالو کو اور دونون کلونکو اندر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی ... دون مین
اب اور مختار یہہ ہے کہ مسح کرے سر پر اور پاؤن بعد غسل کے نہ دھوئے جاوین بلکہ سمیٹ پونچھ دیے جاوین اور نہ بھری ہوئین خون سے کپڑے مین
اور نہ دھووے پہلے ہاتھہ میت کے بلکہ شروع کرے منہ سے بخلاف جنب کے مل کی یہہ ابو داؤد و ابن ماجہ نے ف

الفصل الثالث

کھلی ہی رہنے دی گوندھی نہین ع ۵ وعن عائشۃ بن عوف ای بطعام وکان صائما فقال قتل مصعب
بیض سحولیۃ من کرسف لیس فیہا قمیص ومات رجلاہ وان غطی رجلاہ بدا راسہ ما سراہ فقال
علیہ وسلم کفن دیے گئے بیچ تین کپڑون سحولیہ سے اوقال اعطینا من الدنیا ما اعطینا ولقد خشینا ان
ومسلم نے ف اور نہ تھا اون مین قمیص رواہ البخاری روایت ہے سعد بن ابراہیم سے کہ نفل کی ہاتھہ پاؤن سے
معنی کہے ہین کہ کرتا اور عمامہ نہ تھا اور وہ تھی روزہ سے پس کہا کہ ماری گئے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ
لیکن صحیح اول ہی معنی ہے اس لیے کہ جاتے تھے پاؤن اونکے اور ڈھکے جاتے تھے

Marfat.com

بن مسلم وہو لا یفرق بین مجتمع خشیۃ الصدقۃ وما کان
السوۃ وجوبہ لزکوۃ ربع العشرین فان لم تکن الا تسعین ومائۃ فلیس فیہا
[illegible] بکریون کو کہ چرنیوالی ہون جبکہ ہون بکریان چالیس اکیسو تک تو ایک بکری واجب
[illegible] دوسو تک پس اون مین دو بکریان اور جبکہ وقت زیادہ ہون دوسو پر پس اون مین تین بکریان تین سو تک اور جب زیادہ ہون
[illegible] ایک بکری اور جبکہ ہون بکریان چرنیوالی آدمی کی کم چالیس سے ایک بھی پس نہین اون مین زکوۃ مگر یہ کہ چاہے مالک دیسکا تو
[illegible] کوا دیدے اور نہ ہو زکوۃ مین بڈھا یا اونہ عیب والی یعنی خواہ اونٹنی ہو خواہ بکری خواہ گابھن اور نہ بوگ مگر اوسوقت کہ چاہے زکوۃ لینیوالا یعنی
[illegible] کسی مصلحت کے لیے تو درست ہے اور نہ جمع کیے جاوین جانور متفرق اور نہ جدا کیے جاوین اکٹھے واسطے خوف زکوۃ کے اور جو نصاب پر
[illegible] پس وہ رجوع کرین آپس مین بیانتہ برابری کے اور چاندی مین چالیسوان حصہ دینا فرض ہے اور اگر نہون اوس پاس مگر ایکسو نوے درم
[illegible] مین اون مین کچھ زکوۃ مگر یہ کہ چاہے مالک دیسکا بطریق نفل کے دی نقل کی یہ بخاری نے ف چرنیوالیون یعنی زکوۃ جانورون مین بکری ہوتی ہے
[illegible] سبب واجب ہوتی ہے کہ اکثر برس یعنی آدہی برس سے زیادہ جنگل مین چارہ چرتی ہون اور اگر اکثر برس گھر سے کھلاتا ہے
[illegible] جانورون مین زکوۃ واجب نہین ہے اور جبکہ ہون بکریان چالیس سے یعنی چالیس سے کم مین کچھ زکوۃ واجب نہین جب چالیس
[illegible] اونون مین ایک بکری واجب ہوتی ہے اور جب چالیس سے زیادہ ہون تو اکیسو بیس تک ایک بکری واجب ہے اگر تین سو تک کا حال
[illegible] اور جب زیادہ ہون تین سو پر یعنی اکیسو اور بڑھ جاوین کیچار سو ہو جاوین تو چار بکریان آوینگی اکثر اہل علم کا قول یہی ہے اور کہا ہے [illegible]
[illegible] مین سو پر چار بکریان دینی آوینگی اور نہ عیب والی یہ سبب ہے کہ جب سارا مال اوسکا یا بعض مال [illegible]
[illegible] ہو کہ لینیوالے کو اس لیے منع کیا کہ مالک کو ضرر ہوگا اس لیے کہ بچے لینے کو دیا جاتا ہے اور بعضون نے کہا اس لیے منع کیا کہ گوشت اوسکا بڑا اور [illegible]
[illegible] جمع کیے جاوین الخ مذہب شافعی مین زکوۃ گلہ پر دینی آتی ہے اور اعتبار مالکون کا نہین ہے اور [illegible]
[illegible] پس اگر مثلاً ایک شخص کی بکریان اسی ہون گی دو گلون مین تو امام شافعی کے نزدیک دو بکریان لینگے اور امام [illegible]
[illegible] بکریان ایک گلہ مین ہونگی تو امام شافعی کے نزدیک ایک ہی بکری لینگے اور امام ابو حنیفہ کے [illegible]
[illegible] شافعی کے یہ ہے مین کہ یہ نہی مالک کے لیے ہے کہ اگر مثلاً چالیس بکریان اسکی ہون [illegible]
[illegible] چالیس کے ہونگے تو دو بکریان آوینگی اور ملا ویگا تو ایک آویگی پس نہ متفرق کرے اور نہ جدا کرے کہ مثلاً بیس بکریان اسکی کسی اور کی بیس
[illegible] جدا کرے واسطے ساقط کرنے زکوۃ کی اور نزدیک ابو حنیفہ کے یہ نہی ساعی کے لیے ہے یعنی زکوۃ لینیوالے کے لیے کہ متفرق کو جمع
[illegible] اس کے پاس بکریان اتنی اتنی کہ ہر ایک پاس جدا نصاب سے کم ہون جب نو [illegible]
[illegible] کے لیے اور نہ جدا کرے اکٹھی کو یعنی جسوقت کہ ہون مثلاً ایک شخص کے پاس اسی بکریان چالیس ایک گلہ
[illegible] کر دیا ہے اکثر مصنفون مین اور نہ خلیوی اون مین سو دو بکریان بلکہ لیوے ایک ہی اس لیے کہ ملک ایک کی ہے [illegible]
[illegible] مین دو بکریان مین شریک کی چالیس بکریان ہین اور دوسرے کی ایک سو ساٹھ پس واجب ہوگی اول پر
[illegible] کہ [illegible] دو خمس ایک بکری کا اور باقی دوسرے پر ع ح یعنی زکوۃ لینیوالا

Marfat.com

تو ایک ایک بکری ہر ایک شریک سے لیگا پھر وہ دونون سے جرمانہ کرین اور انسین ہی
دوسرے شریک سے کہ جسکے ایکسو ساٹھ ہین بھر لے پس چالیس والے پر دو خمس پٹھین کے موافق اوسکے حصہ کے اور
یترا جعان بیہما بالسویہ کے مولانا عبد العزیز عن شیخ ولی اللہ رحمہما اللہ **وعن عبد اللہ بن عمر عن النبی صلی**
فیما سقت السماء والعیون او کان عثریا العشر وما سقی بالنضح نصف العشر رواہ البخاری اور روایت ہی
کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا بیچ اوسچیز کے کہ پانی پلایا آسمان نے اور چشمون نے یا ہو زمین تر و تازہ تو دسوان حصہ واجب ہی
زمین کہ پلائی گئی کوئین کے پانی سے ساتھ بیل کے یا اونٹ کے اوس مین بیسوان حصہ روایت کی یہہ بخاری نے **ف** پانی
یعنی جس زمین مین نہر اور نالون اور نہرون کا پانی دیا اوس سے جو کھیتی وغیرہ پیدا ہو تو دسوان حصہ زکوۃ مین دے اور عشری اوس زمین کو
کہ پانی دیجاوے ساتھ عا ثور کے اور عا ثور کہتے ہین ایک گڑہیکو کہ کھوداجاتا ہی زمین مین بطور تالاب کے اور اوسمین سے پانی پہنچتا ہی کھیت
ہین اور بعضون نے کہا کہ عثری کہتے ہین اوس کھیتی کو کہ تر و تازہ رہتی ہے ہمیشہ بسبب قریب ہونے پانیکے **ع ح وعن ابی هریرة**
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العجماء جرحها جبار والبئر جبار والمعدن جبار وفی الرکاز الخمس متفق علیہ اور روایت ہی
ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کو زخم پہنچانا اونکا معاف ہی اور کوئین کھدوانی مین کوئی مرجاوے گر کر اور معدن مین
اور کان کھدوانی مین اگر کوئی مرجاوے تو معاف ہی اور رکاز مین پانچوان حصہ واجب ہوتا ہی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** جانور یعنی
گھوڑا بیل وغیرہ اگر زخمی کرے کسیکو یا تلف کرے کوئی چیز یا مار ڈالے کسیکو اور نہو اوسپر کوئی سوار یا ساتھ اوسکے کوئی کھینچے والا یا ہانکنے والا اور
ہو وہی دن تو زخمی کرنا اور تلف کرنا اوسکا معاف ہی یعنی اوسکے مالک پر کچھ ضمان یعنی بدلہ نہین اور اگر اوسپر کوئی سوار ہو یا اوسکے ساتھ کوئی ہانکنے والا
یا کھینچنے والا ہو تو وہ ضمان دیگا اس لیے کہ اس مین تقصیر اوسکی ہے اور اسیطرح اگر رات کو چھوٹ کر زخمی یا تلف کرے تو بھی بدلا آویگا کہ قصور مالک کا
ہی اس لیے کہ رات کو عادت ہے جانورون کی باندھنے کی کیون نہ باندھا اگرچہ حدیث سے عام معلوم ہوتا ہی لیکن یہہ قیدین اور حدیثون مین اور دلیلون سے
نکالی ہین اور کوئی اگر کسیکو مزدور کیواکے کنوان کھودنیکے لیے اور وہ مزدور اوسمین گر پڑے کھدوانے والے پر کچھ ضمان یعنی خون بہا نہین اور کوئی
اور اسیطرح اگر کنوان اپنی ملک مین کھودے یا موات مین یعنی زمین افتادہ ہین کہ مالک اوسکا معلوم نہین اور اوس مین کوئی آدمی یا جانور گر پڑے تو ضمان
نہین اور اگر راستہ مین کھودے یا غیر کی ملک مین بغیر اوسکے اذن کے پس ضمان یعنی خون بہا اوپر عاقلہ کھودنیوالیکے آویگا اور اسیطرح حکم اسکا ہر کہ کوئی ایک
جگہ کھودواوے سونا یا چاندی یا دفینہ یا مٹی وغیرہ کے نکالنے کے لیے اور عاقلہ کہتے ہین اونکو کہ جو اوسکے ساتھ ایک آنا کی بان تو کر ہون مثلاً باپ
عاقلہ فوجکے سب سپاہی ہین اور اگر وہ نہون تو اوسکے قبیلہ کے لوگ عاقلہ ہین اور رکاز سے مراد نزدیک ابو حنیفہ کے کان ہی اور نزدیک اہل حجاز
دفینہ اہل جاہلیت کا اور معنی اول مناسب تر ہین ساتھ سیاق حدیث کے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ حضرت سے پوچھا کہ رکاز کیا ہی فرمایا موات
کہ پروردگار نے پیدا کیے زمین مین دن پیدائش اوسکی کہ پھر جانا چاہیے کہ کان مین سے جو چیزین نکلتی ہین تین قسم پر ہین ایک تو جمی ہوئی کان مین
اور منطبع ہونیکی یعنی جسپر سکہ وغیرہ کا نقش ہو سکے جیسے سونا چاندی اور لوہا اور مانند انکیکی اور دوسری وہ کہ جمی ہوئی نہین ہین مانند پانی اور تیل
کی اور تیسری وہ کہ منطبع نہو سکین مانند چونا اور ہرتال کے تمام پتھرون کی مانند یاقوت وغیرہ کے پس نہین واجب ہر خمس مگر قسم اول مین اور اسپر
امام شافعی کے نزدیک فقط سونا چاندی مین ہی اور چیزون مین نہین **ع ح الفصل الثانی**
صلی اللہ علیہ وسلم قد عفوت عن الخیل والرقیق فهاتوا صدقة

Marfat.com

[illegible] فِيهَا حِقَّةٌ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ
[illegible] فَمَا زَادَ فَعَلَى حِسَابِ ذٰلِكَ وَفِي الْغَنَمِ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ
[illegible] إِذَا كَانَتْ وَاحِدَةً فَمَا تَانِ إِلَى مِائَتَيْنِ فَإِنْ زَادَتْ فَثَلَاثُ شِيَاهٍ إِلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَإِذَا
[illegible] مِائَةِ شَاةٍ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعٌ وَثَلَاثُونَ فَلَيْسَ عَلَيْكَ فِيهَا شَيْءٌ وَفِي الْبَقَرِ فِي كُلِّ ثَلَاثِينَ
[illegible] مُسِنَّةٌ وَلَيْسَ عَلَى الْعَوَامِلِ شَيْءٌ روایت ہی حضرت علی رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق معاف
[illegible] گھوڑون مین سی اور غلامون مین سی یعنی اگر تجارت کی لیی نہون تو زکوۃ اونمین نہین اور گھوڑون مین جو اختلاف ہی بیان اوسکا اوپر ہو چکا
[illegible] چالیس درہم مین سی ایک درہم یعنی بعد اسکی کہ بقدر نصاب کے ہون کہ دوسو درہم ہین اور نہین بیچ ایک سو نوی کے کچہ زکوۃ یعنی
[illegible] زکوۃ نہین پس جسوقت کہ ہون دوسو درہم پس اونمین ہین پانچ درہم زکوۃ روایت کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد نی اور ایک روایت
[illegible] کی ہین حارث اور سی کہ نقل کی حضرت علی رضی سے کہا زہیر نی کہ راوی ہی حارث سی گمان کرتا ہون مین حارث کو کہ کہا روایت کی حضرت علی نی
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دو یعنی ہر برس چالیسوان حصہ ہر چالیس درہم مین سی ایک درہم اور نہین تمپر کچہ یہانتک کہ پوری ہون دوسو درہم اور
[illegible] جسوقت کہ ہون دوسو درہم پس اونمین واجب پانچ درہم پس جو زیادہ ہو دوسو پر پس اسی حساب پر اوسمین زکوۃ واجب ہوتی ہی اور بکریون مین ہر چالیس
[illegible] بکریون مین ایک بکری ہی ایکسو بیس تک اور جسوقت کہ زیادہ ہوا ایک اوپر پس دو بکریان دوسو تک اور جسوقت زیادہ ہوا ایک دوسو پر پس تین بکریان تین سو تک پس جسوقت زیادہ ہون
[illegible] پر پس اسی حساب سی اوسمین ایک ہی پلٹ نہون بکریان گراونتالیس پس نہین تجھہ پر اونمین کچہ اور بیچ گای کی ہر تیس مین ایک بیل برس برس روز کا اور چالیس مین
[illegible] ایک گای دو برس کی اور نہین کام والون مین کچہ **ف** پس جو زیادہ ہوا نخ مذہب صاحبین کا یہی ہی کہ جسقدر دوسو درہم سی زیادہ ہوا اوس کا
[illegible] حساب کر چالیسوان حصہ زکوۃ مین دی اور امام اعظم رح کی نزدیک جسوقت کہ زیادہ ہون دوسو درہم سے چالیس درہم تو اون مین زکوۃ واجب ہوتی
[illegible] اور اگر چالیس تک نہ پہنچین تو اون مین زکوۃ نہین دوہی سو کی زکوۃ دی اونہون نی حمل کیا ہی اس حدیث کو اسپر کہ مراد زیادہ ہو سی دوسو درہم
[illegible] زیادہ ہونا چالیس درہمونکا ہی تاکہ تطبیق ہو جاوی سب حدیثون مین اور بیل برس روز کا الخ اسمین زیادہ برابر ہین چاہی زیل دی چاہی گای جیسا کہ
[illegible] گای کی روایت مین آیا ہی جانا چاہیی کہ گایون اور بکریون مین دینا مادہ ہی کا مقرر نہین ہی بخلاف اونٹ [illegible] دونون مین مادہ افضل
[illegible] ہوتی ہی گائین بکرمین اور کہا ابن حجر نی کہ اگر زیادہ ہون بیل یا گائین چالیس سے تو اون مین کچہ نہین دینا انتا یہانتک کہ ساٹھ ہون جب
[illegible] ساٹھ ہونگی تو دو تبیعی یعنی ہر بیس برس روز کی بیل یا گائین دینی آوینگی پھر ہر چالیس مین ایک مسنہ یعنی گائین یا بیل دو دو برس کی اور ہر تیس مین
[illegible] ایک تبیعا دینا ہوگا پس مثلا ستر ہون گی تو ایک مسنہ اور ایک تبیعا اور جب اسی ہون تو دو مسنہ جب نوے ہون تین تبیعی جب سو ہون دو تبیعی
[illegible] ایک مسنہ دی اسیطرح ہر تیس مین تبیعا اور ہر چالیس مین مسنہ دیا کرے انتہی یہہ جو کہا کہ اگر زیادہ ہون چالیس سے تو اون مین کچہ نہین
[illegible] اور امام اعظم صاحب کی نزدیک جتنی زیادہ ہون گی چالیس سے حساب کر کر زکوۃ اونکی بھی دیجاویگی ساٹھہ تک جب ساٹھہ
[illegible] ہونگی تو دو تبیعی دینگی باقی بیس پر چالیس پر ایک زیادہ ہوگی تو چالیسوان حصہ مسنہ کا دینگی یا تیسوان حصہ تبیع کا یعنی انکی قیمت کا چالیسوان
[illegible] زیادتی کو ہمنے لی روایت معتبر ہماری مذہب کی نزدیک صاحب ہدایہ اور تابعین اونکی یہی ہی اور بھینس کی زکوۃ
[illegible] زکوۃ مانند زکوۃ بکریکی ہی اور نہین کام والون مین کچہ یعنی جو جانور کام مین آوین مثلا بیل ہل چلانی مین

Marfat.com

یا کنوین کر پانی نکالتے ہین یا لادو اُمین کر ہین اگر چہ نصاب کو پہنچ
ماسوان کا یہی ہر لیکن امام مالک کے نزدیک اون مین بھی کوۃ ہو مع حدیث عن معاذ
امرہ ان یاخذ من البقر من کل ثلثین تبیعا او تبیعۃ ومن کل اربعین مسنۃ رواہ
والنسائی والدارمی اور روایت ہو معاذ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ بھیجا اونکو طرف یمن کے
ہر تیس گایون مین سے ایک بیل برس دو برس کا یا گای برس دو برس کی اور ہر چالیس گایون مین سے ایک گای دو برس کی یا تین برس
اور ترمذی اور نسائی اور دارمی نے **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المعتدی فی الصدقۃ
کمانعہا رواہ ابو داؤد والترمذی اور روایت ہو انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادتی کرنیوالا زکوۃ لینے مین یعنی جو مقدار
مانند منع کرنیوالے زکوۃ کے ہو یعنی جیسے گناہ نہ زکوۃ نہ دینے مین ہو ویسا ہی گناہ زیادہ لینے مین ہو روایت کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی نے **وعن**
ابی بکر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس فی حب ولا ثمر صدقۃ حتی یبلغ خمسۃ اوسق رواہ النسائی
اور روایت ہو ابو بکر سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین غلہ مین اور نہ کھجور مین زکوۃ یہانتک کہ پہونچے پانچ وسق کو یعنی جس مین کہ
بیان اسکا اس باب کی پہلی حدیث مین ہو چکا ہو **وعن** موسی بن طلحۃ قال عندنا کتاب معاذ
صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال انما امرہ ان یاخذ الصدقۃ من الحنطۃ والشعیر والزبیب رواہ
شرح السنۃ اور روایت ہو موسی بن طلحہ سے کہ کہا ہمارے پاس خط ہو معاذ بن جبل کا کہ نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ
حکم کیا حضرت نے اوسکو یعنی مجکو یہہ کہ لیوین زکوۃ گیہون اور جو اور انگور اور کھجور مین سے یہہ حدیث مرسل ہو روایت
یہہ شرح السنۃ نے اور معنی یہہ نہین ہین کہ نہین واجب زکوۃ مگر انمین چار چیزون مین بلکہ واجب ہو نزدیک شافعی کے اونچیزون مین کہ اوگی
ہمارے نزدیک ہر چیز مین کہ اوگی زمین مین قوت ہو یا نہو پس انہین چار چیزون کو ذکر اس لیے کیا کہ یہہ چیزین وہان اکثر
وعن عتاب بن اسید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی زکوۃ الکرم انہا تخرص کما یخرص النخل وتؤدی
زکوتہ زبیبا کما تؤدی زکوۃ النخل تمرا رواہ الترمذی وابو داؤد اور روایت ہو عتاب بن اسید سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا بیچ زکوۃ انگورون کو کہ تحقیق کن لیے جاوین جیسا کہ کن کیجاتی ہین کھجورین پھر دیجاوی زکوۃ اونکی درحالیکہ انگور خشک ہون جیسا کہ بیچا جاتا ہو
زکوۃ کھجورون کی درحالیکہ کھجورین خشک ہون روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نے **ف** یعنی جبکہ پیدا ہوی انگور اور کھجورون مین سے
شے یہہ کہ انگور کھجورین جب خشک ہون گر تو کسقدر ہونگی جب خشک ہون تب وسان حصہ زکوۃ مین دیوے امام صاحب کے نزدیک بقدر کر
صاحبین اور شافعی کے نزدیک اگر حد نصاب کو یعنی پانچ وسق کو پہونچین تو وسان حصہ دیوے ع ح **وعن** سہل بن ابی حثمۃ حدث ان
صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اذا خرصتم فخذوا او دعوا الثلث فان لم تدعوا الثلث فدعوا الربع رواہ الترمذی
والنسائی اور روایت ہو سہل بن ابی حثمہ سے حدیث کی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے فرماتے جسوقت کہ کن کرو یعنی کھجورون کو
یعنی انگورون کی اور چھوڑ دو تہائی کی قدر پس اگر نہ چھوڑو تہائی پس چھوڑ دو چوتھائی روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نے
یہہ خطاب ہو زکوۃ لینے والون کو کہ جب تعین کرو مقدار زکوۃ کی تو اوس مین سے دو تہائی یا تین چوتھائی تا وہ ہمسایون کو اور راہگیرون کو کھلا دی یہی قول قدیم امام شافعی کا ہو اور نزدیک ابی

Marfat.com

[illegible] اور آدھی حضرت پس حکم فرمایا
[illegible] آدھی حضرت کو دی اور آدھی انکو ع **وعن** عائشة قالت كان النبي صلى الله
[illegible] عبد الله بن رواحة الى يهود ف يخرص النخل حين يطيب قبل ان يؤكل منه رواه ابو داود اور روایت
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم بھیجتے عبداللہ بن رواحہ کو طرف یہود کے یعنی یہود خیبر کو پس کہ تو کھجور انکا جسوقت کہ شیرینی ظاہر ہوتی اور پکنے
[illegible] کہ ابوداؤد نے یہ روایت کی **وعن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في العسل في كل
[illegible] الترمذي وقال في اسناده مقال ولم يصح عن النبي صلى الله عليه وسلم في هذا الباب كثير شيء اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ زکوۃ شہد کے کہ ہر دس مشکوں میں ایک مشک ہے کہ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا اسکی اسناد میں گفتگو ہے اور نہیں صحیح نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں بہت
ف علماء میں اختلاف ہے امام شافعی کے نزدیک شہد میں زکوۃ نہیں اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس میں دسواں حصہ ہے کم ہو یا زیادہ اگر عشری زمین میں
[illegible] دلیل انکی یہ حدیث ہے ما اخرجته الارض ففيه العشر اور جو شہد پہاڑ میں ہوا اس میں بھی عشر ہے امام صاحب کے نزدیک ح **وعن** زينب
[illegible] عبد الله قالت خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا معشر النساء تصدقن ولو من حليكن فانكن اكثر
[illegible] حصب يوم القيمة رواه الترمذي اور روایت ہے زینب بی بی عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا خطبہ فرمایا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
پس فرمایا اے گروہ عورتوں کے نکالو زکوۃ مال کی اگرچہ اپنے زیور سے بہ اس لیے کہ تحقیق تم اکثر دوزخی ہوگی دن قیامت کے روایت کی یہ ترمذی نے
ف دوزخی ہوگی بسبب محبت دنیا کے کہ باعث ہے ترک زکوۃ کے اور للہ دینے کے اور اختلاف کیا ہے علماء نے بیچ زکوۃ زیور عورت کے امام ابوحنیفہ کے
نزدیک مطلق زیور میں زکوۃ ہے اور یہی قول قدیم امام شافعی کا ہے اور کہا مالک اور احمد نے کہ نہیں ہے زکوۃ اس زیور میں کہ مباح ہے استعمال اور کہا جس کا
استعمال حرام ہے اس میں انکے نزدیک بھی ہے اور یہی قول جدید امام شافعی کا ہے اور دلیل امام ابوحنیفہ رح کی یہ حدیث ہے اور اصل ہے عدم
زیور مباح اور غیر مباح کا بیان محرر اور کتابوں شافعی مذہب کے میں ہے جو چاہے وہاں سے دیکھ لے **وعن** عمرو بن شعيب عن ابيه عن
جده ان امرأتين اتتا رسول الله صلى الله عليه وسلم في ايديهما سواران من ذهب فقال لهما اتؤديان زكوته
قالتا لا قال كرهما رسول الله صلى الله عليه وسلم اتحبان ان يسوركما الله بسوارين من نار قالتا لا قال فادّيا
زكوته رواه الترمذي وقال هذا حديث قد روى المثنى بن الصباح عن عمرو بن شعيب او المثنى بن
الصباح وابن لهيعة يضعفان في الحديث ولا يصح في هذا الباب عن النبي صلى الله عليه وسلم شيء اور روایت ہے عمرو بن
شعیب سے کہ نقل کیا اپنے باپ سے اس نے نقل کی اپنے دادا سے یہ کہ دو عورتیں آئیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور انکے ہاتھوں میں دو کڑے
سونے کے پس فرمایا حضرت نے ان دونوں کو کہ دیتی ہو زکوۃ انکی کہا دونوں نے نہ نہیں فرمایا ان دونوں کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کیا دوست رکھتی ہو یہ کہ پہنا دے تمکو اللہ دو کڑے آگ کے کہا انھوں نے نہ نہیں فرمایا پس دیں زکوۃ اسکی یعنی سونے کی روایت کی یہ ترمذی نے
اور کہا یہ حدیث بتحقیق روایت کی مثنی بن صباح کو نے عمرو بن شعیب سے مانند اسکے اور مثنی بن صباح اور ابن لہیعہ کہ دونوں راوی حدیث کے
ضعیف کیے جاتے ہیں حدیث میں اور نہیں صحیح اس باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ ف یہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے اسپر کہ زکوۃ زیور
واجب ہے اور بہت حدیثیں اس میں صحت کو پہونچی ہیں چنانچہ مرقاۃ میں مذکور ہیں جو چاہے دیکھ لے **وعن** ام سلمة قالت كنت البس
[illegible] يا رسول الله اكنز هو فقال ما بلغ ان تؤدى زكوته فزكي فليس بكنز رواه مالك وابو داود

Marfat.com

اور روایت ہی ام سلمہ سے کہا تھی مین پہنتی وضح سونیکی کہ نام ایک زیور کا ہی پس کہا ہی یا رسول اللہ کنز ہی وہ
زکوۃ اوسکی یعنی حد نصاب کو پہنچے پھر زکوۃ دی گئی پس نہین گنج روایت کی یہہ مالک اور ابو داؤد **ف** کیا گنج ہی یہہ
آیا ہی مال جمع کرنے پر اس آیت مین والذین یکنزون الذہب والفضۃ آخر آیۃ تک یہہ بھی اوس مین داخل ہی پس فرمایا کہ جو
پہنچا اور زکوۃ دی گئی تو وہ داخل اس وعید مین نہین کلام اللہ مین اوس مال جمع کرنے پر وعید ہی کہ بغیر زکوۃ کی جمع کرنے
سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَاْمُرُنَا اَنْ نُخْرِجَ الصَّدَقَةَ مِنَ الَّذِيْ نُعِدُّ
ابو داؤد اور روایت ہی سمرہ بن جندب سے یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے حکم کرتے ہمکو یہہ کہ نکالین ہم زکوۃ اوس چیز کی کہ
ہمنے بیچنے کے لیے یعنی سوداگری کے لیے روایت کی یہہ ابو داؤد **و عن** رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ اَنَّ رَسُوْلَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ لِبِلَالِ ابْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ وَهِيَ مِنْ نَاحِيَةِ الْفُرْعِ فَتِلْكَ الْمَعَادِنُ
لَا تُؤْخَذُ مِنْهَا اِلَّا الزَّكٰوةُ اِلَى الْيَوْمِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے کہ اونھون نے نقل کی بہت
یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگیر کردین واسطے بلال بن حارث مزنیکی کانین قبل کی اور قبل ہی جانب فرع کی پس وہ کانین نہین لیجاتی
اون سے مگر زکوۃ ابتک روایت کی یہہ ابو داؤد **ف** جاگیر کردین یعنی انکو کانین موضع قبل کی دین تا جو کچھ اون مین سے نکالین اپنی وجہ معیشت
کرین اور قبلیہ منسوب ہی طرف قبل کے اور قبل نام ہی ایک موضع کا نواحی فرع سے اور فرع بھی نام ایک جگہ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی اور
کانین نہین لیجاتی اون سے مگر زکوۃ کہ چالیسوان حصہ ہی یعنی نہین لیجاتی خمس جیسیکہ حکم کانو نکا ہی اور یہہ مذہب امام مالک اور امام شافعی کا ہی بحسب
ایک قول کی اور نزدیک امام ابو حنیفہ کی اور شافعی کے بحسب ایک قول کے کانو نمین خمس ہی اور تیسرا قول امام شافعی سے یہہ ہی کہ اگر پاوی مشقت و محنت
سے تو چالیسوان حصہ دے والا خمس دے پس حنفی اسکا یہہ جواب دیتے ہین کہ نہین ہی اسمین یہہ کہ حضرت نے اس بات کا حکم کیا پس جائز ہی یہہ کہ ہو یہہ حکم
طرف سے ازراہ اجتہاد کی اور ہم تمسک کرتے ہین ساتھ کتاب اور سنت صحیحہ اور قیاس کے اب تفصیل اسکی مرقات مین جو چاہی دیکھ لی ۱۲ ع

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِي الْخَضْرَاوَاتِ صَدَقَةٌ وَ
فِي الْعَرَايَا صَدَقَةٌ وَلَا فِيْ اَقَلَّ مِنْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِي الْحَوَامِلِ صَدَقَةٌ وَلَا فِي الْجَبْهَةِ صَدَقَةٌ وَ
الصَّقْرُ الْجَبْهَةُ الْخَيْلُ وَالْبِغَالُ وَالْعَبِيْدُ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ روایت ہی حضرت علی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین ترکاریون
زکوۃ اور نہ عاریت کی درختون مین زکوۃ اور پانچ وسق سے کم مین زکوۃ اور نہ کام کرنیوالی جانورون مین زکوۃ اور نہ جبہہ مین زکوۃ کما صقر
نی جبہہ گھوڑا ہی اور خچر اور غلام روایت کی یہہ دار قطنی نے **ف** نہین ترکاریون مین زکوۃ بیان اسکا ابتداء باب مین ہو چکا اور عرایا جمع
عریت کی عریت اوس کھجور کے درخت کو کہتے ہین کہ عاریت دیتا ہی اوسکو مالک اوسکا محتاج کو اور اوسکی ملک مین کر دیتا ہی کھجورین اوسکی تمام
پس اون مین زکوۃ نہین اس لیے کہ وہ نکل جاتی ہین ملک مالک سے پہلے زکوۃ واجب ہونے سے اور اس جملہ کے بعد جو چیزین مذکور ہین سب کا بیان اوپر ہو چکا
و عن طَاؤُسٍ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اُتِيَ بِوَقْصِ الْبَقَرِ فَقَالَ لَمْ يَاْمُرْنِيْ فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ رَوَاهُ الدَّارَ
قُطْنِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَقَالَ الْوَقْصُ مَا لَمْ يَبْلُغِ الْفَرِيْضَةَ اور روایت ہی طاؤس سے یہہ کہ معاذ بن جبل لائے گئے وقص گائین کی یعنی تا زکوۃ
یعنی اس کہا نہین حکم کیا مجکو اس مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی چیز کا یعنی کچھ زکوۃ اس مین نہین فرمائی روایت کی یہہ دار قطنی
شافعی نے اور کہا شافعی نے کہ وقص وہ جانور ہین کہ نہ پہونچین نصاب فرض کو یعنی پہلے نصاب کو یا دوسرے وغیرہ کو

Marfat.com

[illegible] فریضون کی انتہا ابتدا کی یہہ مثال ہی کہ گائین بیل تیس سے
[illegible] دو فریضون کی یہہ کہ مثلاً تیس گائی بیل پر زکوۃ فرض ہوتی ہی اور جب تیس سی بڑہین
[illegible] زکوۃ نہین جب چالیس ہون اونمین زکاۃ واجب ہی اگر چالیس سے زیادہ ہون یہانتک کہ
[illegible] واجب ہی گر بابین کوبھی قص کہتے ہین اونمین کچہ زکوۃ نہین اور اسیطرح ساٹھہ سی بڑہین تبعاون مین زکوۃ نہین جب ستر ہون تو اون مین زکوۃ
[illegible] ہر ایک کے بعد حکم متغیر ہوتا جاتا ہی درمیان دو دو باکون کے جتنی بیل گائین ہون اونکو وقص کہتے ہین اون مین زکوۃ معاف ہی اور
[illegible] قسم اول ہی یعنی تیس سے کم اس لیے کہ معاذ پاس جو لائی تہی وہی تہی واللہ اعلم اور مابین دو فریضون کی زکوۃ دینی صاحبین کے نزدیک مطلق واجب
نہین اور امام صاحب کے نزدیک چالیس سے ساٹھہ تک کہ مابین مین ہی اور باقی مین نہین تحقیق اسکی دوسری فصل کی پہلی حدیث مین گذر چکی ہی اور کہا
سیر کر ذرا اسناد اسکی منقطع ہی اس لیے کہ طاؤس نہین ملا معاذ سی ع + ومولانا **باب صدقة الفطر** باب ہے بیچ بیان صدقہ
فطر کے **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ
صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَمَرَ بِهَا اَنْ تُؤَدّٰى
قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلٰوةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرض کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوۃ فطر کی ایک صاع
کھجور سی یا ایک صاع جو سی غلام پر اور آزاد پر اور مرد پر اور عورت پر اور چھوٹی پر اور بڑی پر درحالیکہ مسلمان ہون اور حکم فرمایا صدقہ عید الفطر کا
یہہ کہ دیا جاوی پہلے نکلنی لوگون کی طرف نماز کی روایت کی یہہ بخاری اور مسلم **ف** صدقہ عید الفطر کا فرض ہی نزدیک شافعی اور احمد کی اور سنت موکدہ
ہی نزدیک مالک کی اور واجب ہی نزدیک امام ابو حنیفہ کے پس اس حدیث مین جو لفظ فرض کا آیا ہی شافعی اور احمد تو اوسکو ظاہر پر حمل کرتے ہین اور مالک
اوسکی معنی یہہ لیتے ہین کہ مقرر کی اور حنفی کہتے ہین کہ ثبوت اسکا دلیل قطعی سی نہین ہے پس یہہ فرض عملی ہی نہ اعتقادی یعنی واجب ہے نہ فرض
اور امام شافعی کے نزدیک صدقہ فطر کا اوسپر فرض ہوتا ہی کہ ایکدن کا قوت رکھتا ہوا پنا اور اون لوگون کا کہ جنکا اوسپر فرض ہی اور زائد بھی
اس سے بقدر صدقہ فطر کے اور امام اعظم صاحب کے نزدیک غنی ہو تو فرض ہی یعنی سوای حاجت اصلی کے بقدر ساڑہی باون روپے کلدار کی اسباب
وغیرہ رکھتا ہو یا سونا چاندی اسقدر رکھتا ہو اور فارغ ہو فرض ہے اور واجب ہوتا ہی فطرہ وقت طلوع فجر عید کے پس جو کوئی مرجاوی پہلے
فجر ہونیکی یا اسلام لاوی یا پیدا ہو بعد فجر کی نہین واجب ہی فطرہ اوسکا اور صاع مین قریب چار سیر غلہ کی آ[illegible] کی لیی ہوا اوسکی طرف سے
صدقہ فطر کا دینا اوسکے مالک پر واجب ہے اور جو غلام تجارت کی لیے ہوا اوسکی طرف سی دینا واجب نہین اور اسیطرح جو غلام بھاگ جاوی اوسکی طرف سے
بھی واجب نہین مگر بعد آنی اوسکی کے اور چھوٹی فرزند کی طرف سی اوسکی باپ پر واجب ہوتا ہی اگر مال نرکھتا ہو اور اگر فرزند مالدار ہو باپ پر واجب نہین
بلکہ اوسکی مال مین سے دی اور فرزند بڑا دیوانہ مانند لڑکے کی ہی اور اسیطرح بڑی فرزند ہوشیار کی طرف سی باپ پر اور بیوی کی طرف سے خاوند پر واجب
نہین مگر ازراہ احسان کر دیگا اونکی اجازت سی تو ادا ہو جائیگا اور کہا طیبی نے کہ لفظ من المسلمین کا حال ہی لفظ عبد سی اور اوسکی مابعد کے
لفظون سی پس نہین واجب ہوگا مسلمان پر فطرہ غلام کافر کا اور صاحب ہدایہ نے لکھا ہی کہ واجب ہوتا ہی اوسکا بھی اور ایک حدیث بھی روایت کی ہی
جو چاہی ہدایہ مین یا مرقاۃ مین دیکھ لے اور پہلی نماز عید کے دینا صدقۃ الفطر کا مستحب ہے اور اگر اس سی پہلی دیدی اگرچہ ایک مہینہ یا زیادہ
پہلے دی تو بھی درست ہی اور تاخیر سی ساقط نہین ہو جاتا ع + ع ملتقی الابحر **وعن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ
صَاعًا مِنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيْبٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا ہم

Marfat.com

کا ایک صاع طعام ہی یا ایک صاع جو ہی یا ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع قروط سی یا ایک

لہا طیبی نے کہ مراد طعام سی گیہون ہین اور ہمارے علما کہتے ہین کہ مراد طعام سی غلہ ہی سوای گیہون کے پس

اوپر عام کے قروط اسکو کہتے ہین کہ دہی کو کپڑے مین باندہکر لٹکا دیتے ہین اوس مین سی پانی ٹپک جاتا ہی وہ مثل پنیر کی ہوتا ہی

کی نزدیک مانند گیہون کے ہین یعنی آدھی صاع دینی چاہیین اور صاحبین کے نزدیک مانند جو کے یعنی ایک صاع چاہیین اور یہی روایت

امام صاحب سے بھی ع ۔ وملتقی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِی آخِرِ رَمَضَانَ

اَخْرِجُوا صَدَقَةَ صَوْمِكُمْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِيْرٍ اَوْ نِصْفَ صَاعٍ

مِنْ قَمْحٍ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ اَوْ مَمْلُوْكٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا آخر رمضان مین

نکالو زکوۃ روزی اپنی کی یعنی فطرہ دو فرض کیا یعنی واجب کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ صدقہ ایک صاع کھجور سی یا جو سی یا آدھا صاع

گیہون سی اوپر ہر آزاد کے یا غلام لونڈی کے مرد ہو یا عورۃ یا چھوٹا ہو یا بڑا روایت کی یہہ ابو داؤد اور نسائی نے **ف** امام اعظم رح بموجب اسی

حدیث کے کہتے ہین کہ گیہون مین آدھی صاع دینی چاہییں ع ۔ **وعنه** قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ

طُهْرَةً لِلصِّيَامِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ طُعْمَةً لِلْمَسَاكِيْنِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا لازم کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

زکوۃ فطر کی واسطے پاک کرنے روزی کی بیہودہ بات سی اور کلام بیہودہ سی اور لازم کی واسطے کھلانی مسکینون کی روایت کی یہہ ابو داؤد نے **ف**

یعنی فطرہ اس لیے واجب کیا ہی کہ بسبب تقصیر و گناہ کی جو روزی مین خلل آجاوے اس سی وہ خلل جاتا رہی اور وہ لائق قبولیت کی ہو جاوی اور اسلیے

واجب ہوا کہ مسکین کہا کر بے پرواہ ہو جاوین سوال کرنے سے اوسدن اور زیادہ کیا ہی دار قطنی نے کہ جو کوئی ادا کرے فطرہ پہلی نماز کے

لیے تو صدقہ مقبولہ ہی اور جو کوئی ادا کرے اوسکو بعد نماز کے پس وہ صدقون مین سی ہی صدقون مین سی ح **الفصل الثالث** فصل تیسری

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُنَادِيًا فِیْ فِجَاجِ مَكَّةَ اَلَا اِنَّ صَدَقَةَ

الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ اَوْ سِوَاهُ اَوْ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ

روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنے باپ سی اوس نے اپنے دادا سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ڈھنڈورا مکہ کے کوچون مین تا کہ

خبردار رہو تحقیق صدقہ فطر کا واجب ہی ہر مسلمان پر مرد ہو یا عورۃ ہو آزاد ہو یا غلام چھوٹا یا بڑا دو مد گیہون کے یا سوای اوسکے کہ انگور خشک مون

یا چار سیر طعام سے یعنی اور غلہ سوای گیہون کی روایت کی یہہ ترمذی نے **ف** دو مد یعنی آدھا صاع اس لیے کہ ایک صاع چار سیر کا ہوتا ہے

اور مد دو سیر کے اناج آتا ہی پس گیہون دو سیر دے اور آٹا اور ستو گیہون کے بھی مثل گیہون کے ہین کہ دو سیر دی ح **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ اَوْ ثَعْلَبَةَ

بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ صُعَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعٌ مِنْ بُرٍّ اَوْ قَمْحٍ عَنْ كُلِّ اثْنَيْنِ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ

حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى اَمَّا غَنِيُّكُمْ فَيُزَكِّيْهِ اللّٰهُ وَاَمَّا فَقِيْرُكُمْ فَيَرُدُّ عَلَيْهِ اَكْثَرَ مِمَّا اَعْطٰى رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی

عبداللہ یا ثعلبہ بن عبداللہ بن ثعلبہ بن ابی صعیر یا ابن ابی صعیر عن ابیہ اور ثعلبہ صحابی ہی اور اخیر جملہ حدیث کے معنی یہہ ہین کہ غنی

دون کی ذات ہی کہ آدھا آدھا صاع ایک کی طرف سے خواہ چھوٹے ہون یا بڑے آزاد ہون یا غلام ہون مرد یا عورت ہون اے پر غنی تمہارا پس پاک کرتا ہے

اوسکو اللہ اور اے پر فقیر تمہارا پھیر دیتا ہی اللہ اوسکو زیادہ اوس چیز سی کہ دی روایت کی یہہ ابو داؤد نے **ف** مشکوۃ کے نسخون مین نام راوی کا

ثعلبہ اور ابو سعید ہے عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر یا ابن ابی صعیر عن ابیہ اور ثعلبہ صحابی ہی اور اخیر جملہ حدیث کے معنی یہہ ہین کہ غنی

Marfat.com

[illegible] تحقیص تیر کی اوسکی تسلی اور غربت

[illegible] بیان اوس شخص کے کہ نہین حلال ہی اوسکو زکوۃ

[illegible] کمائی اور لینی درست ہی اور کسکو درست نہین **مسئلہ** نہ دی زکوۃ آدمی اپنی اصل کو نہ

[illegible] اوسکے اوپر کے بزرگ مان کی طرف سی ہون یا باپ کی طرف سی کسیکو ان مین سے زکوۃ دینی درست

[illegible] اور پوتا اور پوتی اور پروتا اور پروتی اور نواسا اور نواسی اور نہ انکی اولاد کو دی اور خصم جورو کو

خصم کو ہمارے امام کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک اگر جورو اپنی خصم کو زکوۃ دی تو درست ہی اور باقی ناتی داروں کو زکوۃ دینی

[illegible] مستحق زکوۃ کے ہون یعنی غنی اور سید اور ہاشمی اور کافر نہون بلکہ بہتر ہی غیرون سی اپنے کو دینا اور بہتر ہی اس ترتیب سی دینا کہ پہلے

[illegible] انکی اولاد کو پھر چچا اور پھپی کو پھر اولاد انکیکو پھر مامون خالہ کو پھر انکی اولاد کو پھر جو ذوی الارحام ہو پھر ہمسائی کو

[illegible] پھر اپنی ہم وطنون کو اور اسیطرح سی حکم صدقہ فطر اور نذر کا ہی کہ ترتیب کو رہی دینا افضل ہی اور اگر اجنبی ہی کو دی تو بھی درست ہے

[illegible] کہ پہلے اپنے ناتی داروں کو دی **مسئلہ** اپنے غلام لونڈی کو زکوۃ دینی نہین درست ادا نہین کے حکم مین ہے ام ولد یعنی حرم

[illegible] اولاد پیدا ہوئی ہو مالک سی اوسکو بھی زکوۃ دینی درست نہین مالک اوسکو **مسئلہ** جو ناتی دار سسرال کی طرف کے ہون اونکو زکوۃ دینی

[illegible] ہی ساس سسر اسالا سالی اور جو واسطہ دار انکے ہون اسیطرح سی داماد بہو کو زکوۃ دینی درست ہی اور سوتیلی ماں اور سوتیلی دادی اور سوتیلی نانی

[illegible] دینی درست ہی **مسئلہ** نہین درست زکوۃ کا مال دینا غنی کو کہ مالک ہو مال کا بقدر نصاب کے خواہ مال نامی ہو خواہ غیر نامی اور مال نامی اوسے

[illegible] کہتے ہین کہ جو بڑھتا ہو یعنی مال سوداگری کا اور نقد روپیا اور سونا اور چاندی اور زیور چاندی سونیکا کہ یہ بموجب حکم شارع کے حکم ہوگا یعنی جو غنی کا رکھنے والا

[illegible] سوداگری کے اور بیچ لینے کی یہہ بھی مال نامی ہی حقیقۃً اور غیر نامی اوسے کہتے ہین جو مال بڑھتا نہو جیسی حویلی اور کپڑا اور اسباب

[illegible] ہین اگر زائد ہون حاجت اصلی سے اور بقدر نصاب کے ہون اور فارغ ہون قرض سے تو بھی کو دینی نہین درست اور جو ہی فقط ہنر کی

[illegible] پہننے کے اور باسن پکانیکے اور کتابین پڑھنی کی علم والے کو اور ہتھیار سپاہی کے اور اوزار کاریگرون کی حاجت اصلی سے نہین

[illegible] **مسئلہ** نہین درست دینا زکوۃ کا مال ہاشمی کو اور ہاشمی ہین پانچ شخصون کی اولاد ایک تو اولاد حضرت علی کی خواہ حضرت [illegible] ہون یا [illegible]

[illegible] حضرت جعفر کی اولاد اور تیسری عقیل کی اولاد اور چوتھی حضرت عباس کی اولاد اور [illegible] بن عبد المطلب کی اولاد اور

[illegible] اور لونڈیون کو بھی زکوۃ دینی درست نہین اور اسیطرح اگر غلام اور لونڈی انکی آزاد ہون جب بھی زکوۃ کا مال لینا کھانا انکو درست نہین

[illegible] زکوۃ دینی درست نہین کافر حربی ہو یا ذمی **مسئلہ** اگر غنی یا ہاشمی یا کافر کو یا اپنے باپ یا بیٹے کو یا اپنی بیوی کو زکوۃ دی ہو اس گمان پر

[illegible] مستحق زکوۃ کے ہین یعنی وقت دینے کے معلوم نہ تھا کہ یہہ غنی ہی یا ہاشمی ہے یا کافر ہی یا باپ ہی یا بیٹا ہی پھر معلوم ہوا اونکا احوال پس زکوۃ

[illegible] ہو گئی مالک کو **مسئلہ** مال زکوۃ کا دینا مسجد کے بنانے کے لیے یا کفن میت کے لیے یا ادای دین میت کے لیے درست نہین اگر

[illegible] دیا تو اوس پر زکوۃ نہین ادا ہوئی **مسئلہ** مستحق زکوۃ کے فقیر ہین اور حد فقیر کی یہہ ہی کہ مالک ہو مال کا کم نصاب سے اور مستحق زکوۃ کا مسکین بھی

[illegible] کہتے ہین کہ جس کے پاس کچھ نہو مستحق زکوۃ کا وہ بھی ہی کہ عامل ہو حاکم کی طرف سے زکوۃ لینے پر اگرچہ خود غنی ہو اور ہاشمی کو زکوۃ کی [illegible]

[illegible] زکوۃ دی ہو جو [illegible] کے لیے چلین اور پیسا اونکے پاس تمام ہو گیا ہو اگرچہ اونکے وطن مین مال

[illegible] ہو اگرچہ اوسکے وطن مین مال بہت سا ہو اور جس کسیکی پاس ایکدن کا قوت ہو اوسکو

سوال کرنا درست نہین + مولانا محمد اسحاق رح **الفصل الاول**

الیہ فی الطریق فقال لولا انی اخاف ان تکون من الصدقۃ لاکلتہ [illegible]

علیہ وسلم یہ [illegible] پس تجھ [illegible] فرمایا اگر نہ ڈرتا مین یہہ کہ ہو کھجور زکوۃ کی البتہ کھاتا مین اسکو

روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ زکوۃ کا مال حضرت کو کھانا حرام تھا اور کل [illegible]

کھانا حرام تھا خواہ واجب ہو خواہ نفل اور بنی ہاشم کو صدقہ واجب کھانا حرام ہے نہ نفل اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ جائز ہو کھانا اون چیز کا

وہ چیز تھوڑی ہو گمان کرتا ہو کہ مالک تلاش اسکی نہین کریگا اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ اولی ہے متقی کو بچے اوس چیز سے کہ شبہ حرمت کا

ح **وعن** ابی ھریرۃ قال اخذ الحسن بن علی تمرۃ من تمر الصدقۃ فجعلھا فی فیہ فقال النبی صلی اللہ

وسلم کخ کخ لیطرحھا ثم قال اما شعرت انا لا ناکل الصدقۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا حسن

بن علی نے ایک کھجور کھجورون زکوۃ کے سے ڈالی وہ کھجور اپنے منہہ مین پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دور کر دور کر تا پھینک دین اوسکو

فرمایا کیا نہین جانتا تو کہ تحقیق ہم یعنی بنی ہاشم نہین کھاتے صدقہ روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کیا نہین جانتا تو یہہ استعمال کیا

ایک امر واضح مین اگرچہ نہ جانتا ہو اوسکو مخاطب یعنی کیونکر تجھ پر یہہ بات پوشیدہ ہے باوجود ظاہر ہونے اسکے اور حضرت امام حسن کو باوجود

خوردسالی کے اسطرح خطاب اس لیے کیا کہ لوگ اس حکم کو سنین اور اس سے یہہ معلوم ہوا کہ واجب ہے باپ کو منع کرنا اولاد کا خلاف شرع باتون سے اگرچہ

کہا ہے علما ہمارے نے کہ حرام ہے مان باپ پر پھنانا لڑکیکو حریر اور زیور سونی چاندیکا ع **وعن** عبد المطلب بن ربیعۃ قال قال رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ھذہ الصدقات انما ھی اوساخ الناس وانھا لا تحل لمحمد ولا لآل محمد رواہ مسلم

روایت ہے عبد المطلب بن ربیعہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہہ صدقہ یعنی زکوۃ سوای اسکے نہین کہ وہ میل ہین آدمیون

اور وہ نہین حلال واسطے محمد کے اور نہ اولاد محمد کے یعنی بنی ہاشم کے روایت کی یہہ مسلم نے **ف** زکوۃ کو میل اس لیے کہا کہ جیسے میل کچیلے

نے سے آدمی کا بدن صاف ہو جاتا ہے ویسیہی اسکے دینے سے پاک ہو جاتے ہین اموال و نفوس لوگون کے اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ زکوۃ

کو حرام تھی اور حضرت کی اولاد کو بھی خواہ عامل ہون زکوۃ کے یا محتاج ہون صحیح روایت ہمارے مذہب مین یہی ہے ع **وعن** ابی

قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی بطعام سال عنہ اھدیۃ ام صدقۃ فان قیل صدقۃ قال لاصحابہ کلوا

وان قیل ھدیۃ ضرب بیدہ فاکل معھم متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible] پوچھتے احوال طعام کے سے کہ آیا ہدیہ یعنی تحفہ ہے یہہ یا صدقہ پس اگر کہا جاتا صدقہ ہے فرماتے اپنے یارونکو یعنی سوای بنی ہاشم کے کہ کھاؤ

نہ کھاتے اور اگر کہا جاتا ہدیہ ہے تو دراز کرتے ہاتھہ اپنا پس کھاتے ساتھہ یارون اپنی کے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** صدقہ دینے

سے ہین کہ فقیرون کو دیا جاتا ہے بطریق مہربانی کے اور ارادہ کیا جاتا ہے ساتھہ اوسکے ثواب آخرت کا پس صدقہ مین ایک طرح کی ذلت ہے

لینے والیکو اس لیے حضرت پر مطلق صدقہ حرام تھا اور ہدیہ اوسکو کہتے ہین کہ ایک چیز ایک شخص کو دیوے از راہ تعظیم و تکریم اوسکی

ہدیہ سے یہہ ہے کہ بدلہ دیا جاتا ہے اوسکا آپس مین بیچ دنیا کے نہ صدقہ کا ع ح **وعن** عائشۃ قالت کان زوج

النبی انھا عتقت فخیرت فی زوجھا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ [illegible]

صلی اللہ علیہ وسلم والبرمۃ تفور باللحم فقرب الیہ خبز

Marfat.com

[illegible] لئے بیچ نکاح رکھنے خاوند اپنی کے اور فرمایا رسول خدا
[illegible] دکیا اور تشریف لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی گھر مین اور ہانڈی جوشر
[illegible] کی روٹی اور سالن گھر کے سالنون مین سے پس فرمایا کیا نہین دیکھی مین نے ہانڈی کہ اوس مین
[illegible] ہانڈی پکتی تھی لیکن یہہ گوشت صدقہ دیا گیا ہی بریرہ کو اور آپ نہین کھاتے صدقہ فرمایا کہ وہ گوشت
[illegible] ہے روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** تھی بیچ بریرہ کے تین احکام یعنی بریرہ جو لونڈی آزاد حضرت عائشہ کی تھی
[illegible] شرعی واردہوئی ایک تو یہہ کہ جب بریرہ آزاد ہوئی تو اختیار دی گئی کہ چاہی اپنے خاوند کی نکاح مین رہی کہ نام اوسکا مغیث تھا اور چاہے
[illegible] اسکو جدا ہو حق کہتے ہین کہ لونڈی جو کسی کے نکاح مین ہو اور وہ آزاد ہو جاوے تو اوسکو اختیار ہی کہ چاہے اوسکی نکاح مین رہے
[illegible] امام شافعی کے نزدیک اگر خاوند اوسکا غلام کیسکا ہو تب اوسی اختیار ہی اور ہمارے نزدیک خواہ غلام ہو خواہ آزاد ہو دونون صورتون
[illegible] مغیث مذکور غلام تھا بریرہ نے بعد آزاد ہونیکے نہ قبول کیا اوسکو اور مغیث اوسکی عشق و فراق مین روتا اور فریاد کرتا پھرتا تھا اور دوسرا
[illegible] حق ہوا کہ ولاء یعنی میراث لونڈی کی اوسکے لیے ہی کہ جس نے آزاد کیا بیان اسکا یہہ ہی کہ بریرہ لونڈی تھی ایک یہود کی اوسکو
[illegible] کہا یعنی یہہ کہدیا تھا کہ اتنے درہم دی تو آزاد ہی جب وہ عاجز ہوئی درہمون کے دینے سے حضرت عائشہ کے پاس آئی کہ اگر چہ دین تو اپنی مالک کو
[illegible] حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اپنے مالکون سے کہہ کہ اگر وہ تجھی بیچین تو مین لیتی ہون پس وہ گئی اور اونسے جاکر یہہ کہا اونہون نے کہا کہ بیچتی ہین بشرطیکہ ولاء
[illegible] اوسکی ہمارے لیے ہو حضرت عائشہ نے حضرت سے عرض کیا کہ یہود اسطرح کہتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غلط اور بیہودہ
[illegible] کہتے ہین ولاء اسکی لیے ہی کہ آزاد کرے تو ای عائشہ خرید اور آزاد کر ولاء اوسکی تیری لیے ہوگی شرط اونکی باطل ہے اور تیسرا حکم آخر حدیث مین ہے
[illegible] کہ جو کوئی فقیر کو کچھ زکوۃ مین سے دیوی اور وہ فقیر اوسکو دی کہ زکوۃ لینی اوسکو جائز نہین تو وہ اوسکو حلال ہی اس لیے کہ وہ
[illegible] اوسکو دی ہدیہ ج **وعنها** قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقبل الهدية ويثيب عليها
[illegible] اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہ کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قبول کرتے تحفہ اور بدلا دیتے اوپر اسکی بیچا
[illegible] **وعنها** قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو دعيت الى كراع لاجبت ولو اهدي [illegible] لقبلت رواه البخاري
[illegible] اور اسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر بلایا جاؤن مین طرف کھانے کے البتہ قبول کرون مین اور اگر تحفہ بھیجا جاوے
[illegible] قبول کرون مین روایت کی یہہ بخاری نے **ف** کراع کہتے ہین بکری پنڈلیکو فرمایا کہ اگر کوئی میری دعوت کری بکری کی
[illegible] بھی قبول کرون اور اگر دست بکری کا یا جیسے بطریق تحفہ کے تو وہ بھی قبول کرون اس مین اشارہ ہی اسپر کہ حضرت نہایت
[illegible] ساتھ خلق خدا کے اور اس مین رغبت دلائی اوپر قبول کرنے تحفہ کے کہ اگر کوئی ادنی چیز بھیجے تو بھی قبول کرے ع
[illegible] **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس المسكين الذي يطوف على الناس ترده اللقمة واللقمتان
[illegible] **ف** کہ [illegible] بہتر ہی یعنی غنی بعلمہ ولا يفطن به فيتصدق عليه ولا يقوم فيسأل الناس متفق عليه
[illegible] کہ [illegible] اور اسی سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین مسکین وہ کہ پھرتا ہی لوگون پر پھیرتا ہی اوسکو ایک لقمہ یا دو لقمے اور ایک کھجور
[illegible] کہ [illegible] اوسکو اور نہین معلوم کیا جاتا کہ وہ محتاج ہی یعنی بسبب ظاہر کرنے حال کی

تا تصدق کیا جاوے اوسپر اور نہین اوسکا یعنی اپنے گھر سے تا کی اور کو دے سکے

یہ حدیث ہمارا صدقات للفقراء والمساکین تو فرمایا کہ مسکین یہی ہین ہو کہ جسکو مو

علماء اسکی خصومت کرو بلکہ مسکین کامل یہ ہی جو کہ ذکر کیا ۔ مولانا عبد العزیز رح **الفصل الثانی** فصل دوسری

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِاَبِيْ رَافِعٍ اصْحَبْنِيْ كَيْمَا تُصِيْبَ مِنْهَا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْئَلَهٗ فَانْطَلَقَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لَنَا

الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ ۔ روایت ہی ابی رافع سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا

بنی مخزوم مین سی زکوۃ لینی کو پس کہا اوس نے ابو رافع کو ساتھ ہو میرے تا کہ پہونچے تو اوس زکوۃ مین سی پس کہا ابو رافع نے نہین

کہ آؤن مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر پوچھون مین اون سے کہ ساتھ جاؤن یا نہ جاؤن پس گیا وہ طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم

پوچھا حضرت ہی پس فرمایا کہ تحقیق صدقہ نہین حلال واسطے ہمارے یعنی بنی ہاشم کی اور تحقیق مولی یعنی غلام آزاد قوم کا اوسی قوم مین سی ہی یعنی

زکوۃ لینی کے حکم مین روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے **ف** ابو رافع غلام آزاد حضرت کے تھے حضرت نے اوسکو زکوۃ کی مال لینی سے منع فرمایا

کہ جیسے ہمکو زکوۃ لینی نہین درست ویسہی تجکو بھی نہین درست اس سے معلوم ہوا کہ بنی ہاشم کی غلامون کو بھی زکوۃ کا مال لینا درست نہین خلاف

غلام انکی ملک مین ہون خواہ آزاد ہو گئی ہون ح **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ

الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین حلال ہے زکوۃ غنی کے لیے اور نہ واسطے صاحب قوت تندرست کے

کہ قوت رکھتا ہو کسب کے یعنی روایت کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نے اور روایت کی احمد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ابی ہریرہ سے **ف** نہین

حلال ہی زکوۃ غنی کے لیے غنی تین طرح کی ہوتی ہین ایک تو وہ ہی کہ جسکو زکوۃ دینی فرض ہوتی ہے وہ وہ ہی کہ مالک ہو نصاب نامی کا کہ بر سر گذرا ہو

اوسپر اور دوسرا وہ ہی کہ حرام ہوتی ہی اوسکو زکوۃ لینی اور واجب ہوتا ہی صدقہ فطر کا اور قربانی وہ وہ ہی کہ جسکے پاس بقدر نصاب کے یعنی سارہی ہون سے

کا اسباب ہو سوائے حاجت اصلی کی اور تیسرا وہ ہی کہ جسپر حرام ہو سوال نہ صدقہ وہ وہ ہی کہ جسکے پاس قوت ہو ایکدن کا اور کپڑا بقدر ستر عورت کی اور

واسطے صاحب قوۃ الخ یعنی نہین حلال ہی زکوۃ واسطے اوسکے کہ اعضاء اوسکے صحیح سالم ہون اور وہ قوی اور قادر ہو کمانے پر بقدر اسکے کفایت کرے

اوسکو اور عیال اوسکے کو شافعی کا عمل اسی حدیث پر ہی کہ اونکی نزدیک حلال نہین ہی زکوۃ لینی قوی کو کہ قادر ہو کسب پر اور ہمارے نزدیک حلال ہی زکوۃ

اسکو کہ مالک نصاب نہ کورکا نہو اگرچہ قوی اور قادر کسب پر ہو اسلیے کہ حضرت دیتے تھے صدقہ فقراء اصحاب اپنے کو اگرچہ قوی تندرست ہوتے اور

اسپر عمل حضرت کا رہا پس یہہ حدیث منسوخ ہوئی یا مراد یہہ ہی کہ نہین لائق اوسکو کہ قوۃ و قدرت ہو کسب پر کہ راضی ہو ساتھ اس ذلت لینی زکوۃ کے

ح **وعن** عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ رَجُلَانِ اَنَّهُمَا اَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ حَجَّةِ

الْوَدَاعِ يَسْاَلُهٗ مِنَ الصَّدَقَةِ فَصَعَّدَ فِيْهِمَا النَّظَرَ وَصَوَّبَهٗ فَرَاٰنَا جَلْدَيْنِ فَقَالَ اِنْ شِئْتُمَا اَعْطَيْتُكُمَا وَلَا حَظَّ فِيْهَا

وَلَا لِقَوِيٍّ مُكْتَسِبٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عبید اللہ بن عدی بن خیار سے کہ کہا خبر دی مجکو دو مرد نے کہ

وہ دونون آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور حضرت تھے حجۃ الوداع مین اور وہ مانگتے تھے حضرت سے صدقہ مین سے پس نظر کی حضرت نے اوپر

مین سی پس دیکھا دونون کو کہ بلند کی حضرت نے نظر اوپر مین نظر پسند کی بدن کی

Marfat.com

ف

کے نزدیک ہے مجمو اور معنی حدیث کے موجب مذہب

فرمایا اور ہماری نزدیک یہ معنی ہین لہ

عن عطاء بن یسار مرسلا قال قال رسول اللہ صلی اللہ

سبیل اللہ او لعامل علیھا او لغارم او لرجل اشتراھا بمالہ او لرجل

للمسکین فتصدق علی المسکین فاھداھا المسکین للغنی رواہ مالک و ابوداؤد و فی روایۃ لابی داؤد عن ابی سعید

طریق احتمال کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہین حلال زکوۃ غنی کو مگر واسطے پانچ

لیعنی درست ہے ایک جہاد کرنیوالے کے لیے راہ خدا مین یعنی جو کہ اسباب جہاد کا نرکھتا ہو دوسرے عامل

کے لیے جو تحصیل کرے زکوۃ کے لیے کہ خریدے چیز زکوۃ کی ساتھ مال اپنی کے یعنی فقیر کو کسی نے زکوۃ کا مال دیا تھا غنی

کے لیے جو ان اوسکے لیے کہ واپس اوسکے ہمسایہ غریب اپنا زکوۃ دی گئی فقیر کو پس تحفہ بھیجا فقیر نے واسطے غنی کے

لیعنی درست ہے روایت کی یہہ مالک اور ابوداؤد نے اور ہر ایک روایت ابوداؤد کے ابی سعید سے لفظ او ابن السبیل

کے بعد اور روایت مین آیا ہے ف تاوان بھرنیوالے کے لیے یعنی وہ غنی ہے لیکن ایسا تاوان دینا آیا ہے کہ مال اوسکا کفایت

کرے زکوۃ لینی درست ہے اور مراد تاوان سے یہہ ہے کہ کسی پر دیت لازم ہوئی یا کوئی قرضدار کسیکا تھا اس نے آپس مین صلح کروانے کے لیے

کیا اور قرضدار ہوا بسبب اوسکے یا مطلق قرضدار مراد ہے اور غازی غنی کو زکوۃ دینی امام شافعی کے نزدیک درست ہے اور ہماری نزدیک

کہ اوپر حدیث مین مطلق منع فرمایا ہے کہ حلال نہین صدقہ غنی کے لیے اور حدیث معاذ کی بھی مطلق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

کرنی اوسکے لیے اونکا اغنیا سے اور اونکی فقرا پر صرف کردہ حدیث بہ نسبت اسکے قوی ہے اور اور باقیون کو دینی بالاتفاق درست ہے اس لیے

فقیر کی لیتا ہے غنا اور فقر اوس مین برابر ہے اور تاوان بھرنیوالیکا مال کالعدم ہے کہ اوس سے زیادہ کا قرضدار ہے اور دوباتی کا حکم

مین پہونچکے اب ملک انکی ہے جسکو ہاتھ چاہین بیچین چاہین یونہین دین ع ح وعن

صلی اللہ علیہ وسلم فبایعتہ فذکر حدیثا طویلا فاتاہ رجل

علیہ وسلم ان اللہ لم یرض بحکم نبی ولا غیرہ فی الصدقات حتی حکم فیھا ھو فجزاھا ثمانیۃ اجزاء

ان اعطیتک رواہ ابوداؤد اور روایت ہے زیاد بن حارث صدائی سے کہ کہا آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم

پس ذکر کی حدیث نے حدیث النبی پس آیا حضرت کی پاس ایک شخص پس کہا دو مجکو زکوۃ مین سے پس فرمایا اوسکو

نہین تحقیق اللہ نہین راضی ہوا ساتھ حکم کسی نبی کے اور نہ ساتھ حکم کسی غیر نبی کے یعنی علما و مجتہدین کی زکوۃ

کو تقسیم کرنی چاہیے یہانتک کہ حکم فرمایا آپنے زکوۃ مین پس بیان کیے زکوۃ کی آٹھ مصرف پس اگر ہی تو اون

ف آٹھ مصرف کا بیان یہہ ہے ایک تو فقیر دوسرا مسکین تیسرا عامل زکوۃ لینی پر چوتھے واسطے

جو چھٹی تاوان بھرنیوالیکو اور ساتوین اللہ کی راہ مین

کا ذکر اللہ تعالی نے قرآن شریف مین فرمایا ہے اس آیت مین

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ [illegible]

[illegible] الخطاب لبنا فاعجبه فسال الذي سقاه من اين هذا اللبن فا[illegible]

[illegible] المدل قالوا يسقون فحلبوا من البانها فجعلته في سقائي فهو هذا

والبيهقي في شعب الايمان روايت ہی زید بن اسلم سی کہ کہا پیا عمر بن الخطاب نے دودہ پس اچھا گا
اونکو کہان کا ہی یہہ دودہ پس خبر دی اونکو کہ گیا تھا ایک پانی پر کہ تحقیق نام لیا اوسکا پس ناگہان اہان کتنے اونٹ
پانی پلاتی تھے اونٹونکو پس دہا اونھون نی تھوڑا سا دودہ اوسکا پھر ڈال لیا مینے اوسکو اپنی مشک مین پس یہہ وہی دودہ ہے پس
مین پھر ڈالی روایت کی یہہ مالک نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف یہہ حضرت عمر رض نی بسبب کمال تقوی اور ورع کے
یا تحفہ لاوی زکوۃ کا مال مین ہی کہ کسی نے اوسکو دیا ہو تو روا ہی کھانا اوسکا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا حدیث ہدیہ کی
گذر چکی بیان جواز کے لیے تھا ح **باب من لا تحل له المسئلة ومن تحل له** باب ہی بیچ بیان
شخص کے کہ نہین درست اوسکو سوال کرنا اور اوس شخص کے کہ درست ہی اوسکو ف لکھا ہی علما نے کہ نہ چاہیے سوال کرنا
اوسکو کہ جسکے پاس قوت ہو ایکدن کا اور کپڑا بقدر ستر ڈھکنے کے کہ سوال بغیر ضرورت کی حرام ہی اور جو قوت ایکدن کا یا ستر ڈھکنے کو کپڑا
تو حلال ہی کہ سوال کرے اور جس فقیر کو نہ قوت دنکا حاصل ہی یا قادر ہی کسب پر اوسکو زکوۃ حلال ہی اور حرام ہی سوال اور مسکین کہ کچھ نہ رکھتا ہو
کہ قوت دن کا کرے اور قادر بھی کسب پر نہو حلال ہی اوسکو سوال کرنا اور کہا نووی نے شرح مسلم کی مین کہ اتفاق رکھتی ہین علما پر
کہ سوال کرنا بغیر ضرورت کی منع ہی اور اختلاف کیا ہی علما نی بیچ سوال کرنے اوسکی کے کہ قادر ہو کسب پر صحیح تر یہہ ہی کہ حرام ہی اور بعضے
کہتے ہین مکروہ ہی لیکن ساتھ تین شرطون کے اوّل یہہ کہ ذلیل نکرے اپنے نفس کو دوسرے الحاح یعنی مبالغہ نکرے سوال مین اور تیسرے ایذا نہ
اوسکو کہ جس سی مانگتا ہی اور اگر ایک شرط بھی ان تین شرطونمین سی نہو تو حرام ہی بالاتفاق اور منقول ہی ابن مبارک سی کہ کہا جو سائل لوجہ اللہ کہکر سوال کرے خوش
نہین آتا مجکو کہ دیا جاوے اوسکو کچھ بھی اس لیے کہ دنیا ناکارا ہی اور جب لوجہ اللہ کہکر مانگا تو تعظیم کی اوس چیز کی کہ حقارت کی اوسکی اللہ تعالی نے
یعنی دنیا کی پس کچھ نہ دیا جاوے از راہ زجر و تنبیہ کے اور اگر کہے کہ بحق خدا اور بحق محمد کے دے تو واجب نہین ہوتا دینا اوسکو اور جسکو کوئی کہ لیوے
حاجت ظاہر کرکر تو مالک نہین ہوتا اور ایسی ہی اگر کہے کہ مین سید ہون اور واقع مین نہ تھا اور اوس نے یقین کرکر دیا تو
نہین ہوتا اور اگر کسیکو بسبب نیکبختی کے دے اور وہ باطن مین گناہ کرتا ہے کہ اگر دینے والا جانتا تو نہ دیتا تو بھی مالک نہین ہوتا اور
اوسپر واجب ہی پھیر دینا اوسکا مالک کو اور اسیطرح اگر کسیکو کچھ دیا جاوے بسبب زبانی اوسکی کے یا شرفعل چوری اوسکی سے
اوسپر اور اگر کوئی فقیر آوے سوال کے لیے کیسکے پاس اور چاہیے کہ ہاتھ اوسکے چومتا کچھ وہ دیوے تو مکروہ ہی اور بہتر یہہ ہی کہ ہاتھ
چومنے کے لیے اوسے نہ دینا چاہیے اوس سائل کو کہ طبل یعنی نقارہ یا ڈھول دروازون پر بجاتا پھرے اور مطرب یعنی گانے والے
مطالب المومنین میرزہدکو مین + ع ح **الفصل الاوّل** فصل پہلی **عن** قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ قَالَ تَحَمَّلْتُ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ فِيهَا فَقَالَ أَقِمْ حَتَّى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرَ لَكَ
إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ
جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ

[illegible] او قال

[illegible] رواہ مسلم روایت ہی قبیصہ بن

[illegible] پس آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اوس حال مین کہ سوال کرتا تھا مین

[illegible] ہمارے پاس زکوۃ پس حکم کرینگے ہم واسطے تیرے ساتھ اوس زکوۃ کے پھر فرمایا

[illegible] واسطے ایک کے تین مین سے ایک تو وہ شخص کہ ضامن ہوا دین کا پس درست ہی اوسکے لیے سوال یعنی بسبب طیلہ

[illegible] کہ پہنچے اوسکا مال کو پہنچے اتنے مال کو کہ ادا کرے اوس سے مال ضمانت کا پھر بند رہی سوال کرنے سے اور دوسرا

[illegible] کہ ہلاک کر دیا مال اوسکا پس درست ہی اوسکو سوال یہانتک کہ پہنچے اوس قدر کو کہ حاجت روائی ہو

[illegible] فرمایا دفع کرے محتاجگی کو اور حاجت روائی ہو بسبب اوسکے زندگانی مین اور تیسرا شخص وہ ہی یعنی غنی کہ

[illegible] یعنی اینسین حاجت کہ مشہود ہوئی قوم مین یہانتک کہ کھڑے ہون تین شخص صاحب عقل کے قوم اوسکی سے کہنے والے ہون کہ پہونچے

[illegible] پس درست ہی اوسکو سوال یہانتک کہ پہونچے اوسقدر کو کہ حاجت روائی ہو گذران سی یا فرمایا دفع کرے محتاجگی کو اور حاجت روائی ہو

[illegible] سوای ان تین صورتون کے ہی سوال سی اے قبیصہ حرام ہی کہا جاتا ہی صاحب اوسکا حرام روایت کی یہہ مسلم نے

[illegible] مال کو کہتے ہین کہ قوم کو بسبب دیت وغیرہ کے دینا آیا تھا اسنے اپنے ذمہ کر لیا اور قرضدار ہو گیا واسطے اصلاح آپس کی یعنی جماعت آپس مین لڑتے

[illegible] کرتے تھے ایک شخص درمیان مین آیا اور صلح کروائی اور دیتین کہ اونپر لازم آئی تھین اپنے پر لین یعنی ضامن ہوا اور سبب

[illegible] اور اخیر حدیث مین جو تین شخصون کی گواہی کا ذکر کیا مراد اوس سے مبالغہ ہی بیچ ثبوت حاجت کے اور منع کرینگے سوال کرنے سی اور

[illegible] ع **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ اَمْوَالَهُمْ

[illegible] مَا یَسْاَلُ جَمْرًا فَلْیَسْتَقِلَّ اَوْ لِیَسْتَکْثِرْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

[illegible] گذرنے سے مال ذکر یعنی کچھ مال مین سے بہتایت کے لیے پس سوای اسکے نہین کہ مانگتا ہی انگارا آگ کا پس چاہیے کہ کم مانگے یا بہت مانگے روایت کی یہہ مسلم نے

[illegible] یعنی تا مال زیادہ ہو بندہ واسطے رفع فقر و حاجت کے اور انکا آگ کا یعنی آگ دوزخ کا مراد یہہ ہی کہ اوسکا [illegible] دوزخ کی آگ مین

[illegible] کم مانگے یا بہت مانگے یہہ تنبیہا فرمایا یعنی سوال کرنا بہرحال ضرر رکھتا ہی کم [illegible] ع **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

[illegible] رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَسْاَلُ النَّاسَ حَتّٰی یَاْتِیَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَیْسَ فِیْ وَجْهِهٖ

[illegible] روایت ہی عبداللہ بن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہتا ہی آدمی مانگتا لوگون سی یہانتک

[illegible] قیامت مین کہ نہوگی اوسکی منہ پر بوٹی گوشت کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی قیامت کو آویگا ذلیل

[illegible] اوسکے منہ پر گوشت نہوگا اور اوسکو سزا سوال کرنے اور فضیحت کرینگے لوگون مین کہ یہہ مانگتا تھا دنیا مین اوسکی

[illegible] قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُلْحِفُوْا فِی الْمَسْئَلَةِ فَوَاللّٰهِ لَا یَسْاَلُنِیْ

[illegible] مِنْکُمْ شَیْئًا فَتُخْرِجُ لَهٗ مَسْئَلَتُهٗ مِنِّیْ شَیْئًا وَاَنَا لَهٗ کَارِهٌ فَیُبَارَکُ لَهٗ فِیْمَا اَعْطَیْتُهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی معاویہ سے

[illegible] قسم ہے اللہ کی نہین مانگتا مجھسے کوئی تم مین سی کچھ پس نکالے واسطے اوسکے سوال کرنا

[illegible] واسطے اوسکے بیچ اوس چیز کے دی ہی مین نے

...ایت کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی ...الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

...ظ یہہ ... لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوهُ

...کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ یہہ کہ کوئی ایک تمھارا رسی اپنی پھر لاوے ایک گٹھی لکڑیوں کی

...سو اوپہ کر آبرو اوسکی کہ مانگنے سے بہتر تھی بہتر ہے اوسکے لیے اس سے کہ مانگے لوگون سے دین اوسکو یا نہ دین

...حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ لِي يَا

...حُلْوٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي

...وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى قَالَ حَكِيمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ

...أُفَارِقَ الدُّنْيَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حکیم بن حزام سی کہ کہا مانگا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی کچھ پیسہ یا مجھکو پھر فرمایا مجھکو ای حکیم تحقیق یہہ مال سبز ہی شیرین یعنی خوش نما نظر مین اور لذیذ دلون مین ہی پس جو کوئی لیوے اوسکو ساتھ بیدلی نفس کے بغیر سوال کرنے اور بغیر حرص و طمع کے برکت کیجاتی ہی اوسکے لیے اوس مین اور جو کوئی لیوے اوسکو ساتھ طمع نفس کے نہین برکت کیجاتی اوس مین اور ہوتا ہی مانند اوس شخص کے کہ کھاتا ہی اور نہین پیٹ بھرتا یعنی بسبب بے برکتی اور کثرت حرص کے پیٹ خالی ہوتا ہی اور ہاتھ اونچا نیچے ہاتھ سے یعنی جو کہ مانگ کچھ لیا حکیم نے پس کہا مین نے یا رسول اللہ قسم ہی اوس ذات کی کہ بھیجا تمکو ساتھ حق کی نہین ناقص کرونگا مین مال کسیکا کچھ یعنی کسی سی کچھ مانگنے کا نہین بعد اس سوال کرنیکی آپ سی یہانتک کہ جداہون مین دنیا سی یعنی مرون مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم

وعن ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ

...عَنِ الْمَسْأَلَةِ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ وَالسُّفْلَى هِيَ السَّائِلَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ہی ابن عمر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسوقت کہ وہ منبر پر تھے اور وہ ذکر کرتے تھے صدقہ کا اور بچنے کا سوال سی ہاتھ اونچا ہاتھ نیچے سے اور اونچا ہاتھ وہی خرچ کرنیوالا اور نیچا ہاتھ وہ ہی مانگنے والا الحدیث کی یہہ بخاری اور مسلم **وعن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

...أَنَّ أُنَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ حَتَّى نَفِدَ مَا

...فَقَالَ مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَسْتَعِفَّ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ

...يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً هُوَ خَيْرٌ وَأَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی

...ی انصار مین سی مانگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی کچھ پس دیا اونکو پھر مانگا اونہون نے اون سے پس دیا اونکو یہانتک ہوگیا کہ اونکے پاس پس فرمایا جو چیز کہ ہوگی میری پاس مال سے پس ہرگز نہ ذخیرہ کرونگا مین اوسکو تم سے اور جو کوئی بچے اوسکو خدا یعنی ممنوع چیزون سی ہی اور محتاج نہین کرتا لوگون کا یعنی جو کوئی قناعت کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی اور جو ظاہر کرتا ہی بی پروائی کو اوسکو اللہ یعنی جو بی پروا ہوتا ہی لوگون کے سوال سی اور صبر چاہی صبر دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی یعنی جو طلب کرتا ہی صبر اوسکو اور نہین دیا گیا کوئی بخشش کردہ بہتر ہی اور فراخ

Marfat.com

[illegible] فَقَالَ خُذْهُ

[illegible] وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم تو مجکو دینا یعنی اجرت اسکی عمل کی کہ عامل ہوتی تھی زکوۃ کی پس [illegible]

[illegible] پھر داخل کر اسکو اپنے مال مین یعنی اگر احتیاج ہو تجھے اور نہ دی اسکو یعنی اگر [illegible]

[illegible] اور تو نہ طمع کرنیوالا ہو اور نہ مانگنے والا ہو پس لے اوسکو اور جو چیز کہ نہو اسطرح یعنی بغیر طمع اور سوال سے

[illegible] اپنے نفس اپنے کو نقل کی ہے بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی نہ مشتاق اوسکا تھا اوسکی طلب مین اور منتظر اوسکا نہ جیسا کہ لوگون

[illegible] آیا ہو کہ جسکو آیا اس مال مین سے کچھ بغیر سوال و طمع کی پھر پھیر دیا اوسکو پس گویا کہ پھیرا وہ اللہ کو اور منقول

[illegible] اوسکو بنان حمال ذی پس جبکہ آئی گھر مین اور کہی تھی روٹی کہلی ہوئی ٹھنڈی ہونیکی لیے حکم کیا اپنے لڑکے کو یہ دیوے

[illegible] روٹی بنان کو پس انکار کیا اوسنون ذی اور نہ لے پس جب باہر نکلی بنان گھر کی حکم کیا امام نے لڑکے کو کہ جا اوس

[illegible] دے روٹی پس اوس نے جو دی تو لیلی پس تعجب کیا لڑکے نے کہ پہلے کیون انکار کیا تھا اور پھر کیون لیلی پس پوچھا

[illegible] سبب اسکا کہا کہ جب داخل ہوا تھا اور دیکھی عیش کی چیز آئی اوسکو طمع بمقتضای طبیعت بشری کی پس لی اس لیے اور جب نکلا اور آئی اوسکو

[illegible] طمع کے لیلی ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ [illegible]

[illegible] يَكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ فَمَنْ شَاءَ أَبْقَى عَلَى وَجْهِهِ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَ إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ الرَّجُلُ ذَا [illegible]

[illegible] مِنْهُ بُدًّا رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہی سمرہ بن جندب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ [illegible]

[illegible] سوال کرنا زخم ہی کہ زخمی کرتا ہی بسبب اوسکے آدمی مونہہ اپنے کو یعنی بسبب سوال کے آبروریزی اپنی کرتا ہی کہ وہ مانند زخمی کرنے منہہ کے [illegible]

[illegible] باقی رکھنا باقی رکھے اپنے منہ پر یعنی آبرو بسبب حیا کرنیکی سوال سے اور ترک کرنیکی سوال کو اور جو شخص چاہی نہ باقی رکھنا باقی [illegible]

[illegible] سوال کرنیکی یہہ تہدید ہی سوال کرنے پر کہ سوال کرنا نہ چاہیے مگر یہہ کہ سوال کرے آدمی حاکم سے یا سوال کرے اوس امر مین کہ [illegible]

[illegible] کو یہہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے **ف** حاکم سے اور بادشاہ سے کہ اوسکے تصرف مین بیت المال ہو پس مانگا [illegible]

[illegible] کہ اختلاف کیا ہی بیچ عطای سلطانی کی اور صحیح یہہ ہی کہ اگر غالب ہو بیت المال مین حرام تو حرام ہی سوال اوسنے اور لینا

[illegible] اور ضرور ہی اوسکو یعنی ایسا امر درپیش آیا کہ بغیر سوال کی چھٹکارا نہین ہو سکتا تو بھی سوال کرنا جائز ہی جیسے کہ کسیکا ضامن ہوا ہو یا [illegible]

[illegible] پہنچا بلکہ واجب ہوتا ہی سوال حالت اضطرار مین خواہ کپڑے کی طرف مضطر ہو کہ ستر ڈھکنے کو کپڑا نہو خواہ بھوک کی طرف سے مضطر ہو

[illegible] کھانا غرالی نے کہا اسیطرح واجب ہوتا ہی سوال اوسپر کہ استطاعت حج کی رکھتا تھا اور نہ گیا یہانتک کہ مفلس ہو گیا پس اوسکو

[illegible] لگ جاوے ع **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ [illegible]

[illegible] وَمَسْأَلَتُهُ فِي وَجْهِهِ خُمُوْشٌ أَوْ خُدُوْشٌ أَوْ كُدُوْحٌ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُغْنِيْهِ قَالَ خَمْسُوْنَ [illegible]

[illegible] رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا

[illegible] لوگون سے اور حاصل اوسکے ہو وہ چیز کہ غنی کریگی اوسکو آویگا دن قیامت کے اور سوال اوسکا اوسکے منہہ پر

[illegible] یعنی کہ کوئی چیز خلق کرتی ہو اوسکو فرمایا پچاس درہم یا قیمت اوسکی سونے سے روایت کی یہہ

Marfat.com

ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی **ف** محمود بن لبید کی ہے [illegible]
قریب المعانی ہین کہ حاصل ان سبکے معنون کا زخم ہی اور لفظ اوشک اویکا ہی کہ راوی کو شک ہوا ہی کہ حضرت نے یہ [illegible]
مین یعنی ہر ایک کے معنی جدا جدا ہین خدش کے معنی ہین پوست چھیلنا ساتھہ لکڑی کے اور خمش پوست چھیلنا [illegible]
دانتون سے اشارہ ہی اوپر تفاوت احوال سائلین کے کہ اگر کم سوال کریگا ہلکا زخم ہوگا اور اگر بہت کریگا گہرا زخم ہوگا [illegible]
زخم بھی اوسط کے درجہ کا ہوگا ۞ **وعن** سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible]
يُغْنِيهِ فَإِنَّمَا يَسْتَكْثِرُ مِنَ النَّارِ قَالَ النُّفَيْلِيُّ وَهُوَ أَحَدُ رُوَاتِهِ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ وَمَا الْغِنَى الَّذِي لَا يَنْبَغِي [illegible]
قَالَ قَدْرُ مَا يُغَدِّيهِ وَيُعَشِّيهِ وَقَالَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ أَنْ يَكُونَ لَهُ شِبَعُ يَوْمٍ أَوْ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی [illegible]
سہل کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مانگے اور اوسکے پاس ہو اسقدر ہو کہ غنی کرے اوسکو سوا اسکے نہین کہ طلب کرتا ہی بہت آگ یعنی بہت لوگون سے
جمع کرے مال مانگ کر بغیر ضرورت کی پس گویا کہ جمع کرتا ہی اپنے لیے آگ دوزخ کی کہا نفیلی نے کہ ایک ہی راویون اس حدیث کے سہل اور جگہ کہے یعنی
روایت مین کہ پوچھا گیا حضرت سے اور کیا ہی حد غنا کہ نہ چاہیے ساتھہ اوسکے مانگنا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قدر اوس چیز کی کہ کرے اوسکو قوت
صبح کا اور شام کا اور کہا نفیلی نے بیچ اور جگہ کے یعنی جواب حضرت کا اسطرح روایت کیا ہی کہ ہو وہ واسطے اوسکے بقدر پیٹ بھرنے ایک دن کی یا رات دن کے
بعض راوی کو شک ہوا ہی کہ پہلا لفظ فرمایا یا یہ روایت کی یہ ابو داؤد **ف** نفیلی اوستاد ہین ابو داؤد کے اور کہے اوسکو قوت صبح و شام کا یعنی جسکے پاس
قوت یک روز و شب کا ہو وہ غنی ہی اوسکو سوال کرنا حرام ہی اور جانا چاہیے کہ حدیث ابن مسعود کی کہ گذری دلالت کرتی ہی اسپر کہ حد غنا کی کہ جس سے سوال
حرام ہو یہ ہی کہ مالک پچاس درہم کا ہو یا قیمت اوسکی کا اور حدیث آیندہ مین عطاء سے کہ مالک ہو ایک اوقیہ کا کہ چالیس درم کی ہوتی ہی اور اس حدیث مین
سہل کہ صبح و شام کا قوت رکھتا ہو پس احمد اور ابن مبارک اور اسحاق نے پہلی حدیث پر عمل کیا ہی اور بعضون نے تیسری پر اور امام ابو حنیفہ نے دوسری پر کہ جسکے
پاس ایک روز کا کھانا ہو وہ غنی ہی اوسکو حرام ہی سوال کرنا اونکے نزدیک یہ حدیث ناسخ ہی اور حدیثون کو واللہ اعلم ۞ **وعن** عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ
عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ مِنْكُمْ وَلَهُ أُوقِيَّةٌ أَوْ عَدْلُهَا فَقَدْ سَأَلَ إِلْحَافًا
رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عطاء بن یسار سے کہ نقل کی ایک شخص سے کہ قبیلہ بنی اسد مین سے تھا کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے جو شخص کہ مانگے تم مین سے اور واسطے اوسکے ہون چالیس درم یا برابر چالیس درم کی یعنی سونا وغیرہ اس قیمت کا ہو پس تحقیق سوال کیا بطریق الحاح کے نقل کیا
مالک اور ابو داؤد اور نسائی نے **ف** بطریق الحاح کے یعنی زیادتی کی بغیر اضطرار کے کہ برا اور ممنوع ہی چنانچہ قرآن شریف مین فقراء کی تعریف
فرمایا ہی لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا یعنی نہین مانگتے لوگون سے بطریق الحاح کے ۞ **وعن** حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ إِلَّا لِذِي فَقْرٍ مُدْقِعٍ أَوْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ وَمَنْ سَأَلَ النَّاسَ لِيُثْرِيَ
مَالَهُ كَانَ خُمُوشًا فِي وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَرَضْفًا يَأْكُلُهُ مِنْ جَهَنَّمَ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُقِلَّ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْثِرْ رَوَاهُ [illegible]
اور روایت ہی حبشی بن جنادہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مانگنا نہین حلال واسطے غنی کے یعنی جسکے پاس قوت ایک دن کا ہو اور نہ واسطے صاحب
اونٹون کے ولیکن حلال ہی واسطے فقیر کے کہ زمین مین دبا لایعنی مفلس ہو اوسکو یا حلال ہی واسطے قرضدار کے کہ جسپر قرض کھتا ہو اور جو کوئی مانگے لوگون سے
اپنا مال کا سوا اسکے خدمتہ اوسکے پر دن قیامت کے اور گرم پتھر کھاویگا اوسکو دوزخ مین پس جو کوئی چاہے کہ حلال کو اور [illegible]
صاحب کہ محتاج ہی کہ [illegible] اور اوٹھنے مین سکتا اور [illegible]

Marfat.com

[illegible] فقال آما فی بیتک شیء فقال بلی حلس نلبس بعضه

[illegible] فاتاه بهما فاخذهما رسول الله صلی الله علیه وسلم بیده وقال

[illegible] فقال من یزید علی درهم مرتین او ثلثا قال رجل انا اخذهما بدرهم

[illegible] الانصاری وقال اشتر باحدهما طعاما فانبذه الی اهلک واشتر بالآخر

[illegible] رسول الله صلی الله علیه وسلم عودا بیده ثم قال اذهب فاحتطب وبع ولا اریننک

[illegible] یحتطب ویبیع فجاءه وقد اصاب عشرة دراهم فاشتری ببعضها ثوبا وببعضها طعاما

[illegible] وسلم هذا خیر لک من ان تجیئ المسئلة نکتة فی وجهک یوم القیمة ان المسئلة لا تصلح

[illegible] اولذی غرم مفظع اولذی دم موجع رواه ابوداود وروی ابن ماجة الی قوله یوم القیمة اور روایت ہی انس سے یہ کہ

[illegible] انصار مین سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مانگتا تھا کچھ پس فرمایا حضرت نے کیا نہین تیرے گھر مین کچھ کہا ہان ایک کملی ہے موٹی اوڑھتا ہون

[illegible] اس مین سے اور بچھاتا ہون مین کچھ اوس مین سے اور ایک پیالہ ہی پیتا ہون مین اوس مین پانی فرمایا لے آؤ مین دونونکو پس لایا وہ حضرت کے پاس

[illegible] دونونکو پس لیا اون دونون کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مین اور فرمایا کون خریدتا ہے ان دونونکو کہا ایک شخص نے کہ مین لیتا ہون

[illegible] دونون کو ایک درم کو فرمایا کون زیادہ دیتا ہے درہم سے دو بار فرمایا یا تین بار کہا ایک شخص نے کہ مین لیتا ہون انکو دو درہمونکو پس دیدہ اون شخص کو

[illegible] درہمین پھر دین دونون انصاری کو اور فرمایا خرید ساتھہ ایک کے انمین سے طعام یعنی غلہ اور ڈال اوسکو طرف اہل اپنی کے اور خرید

[illegible] پھر لا اوسکو میرے پاس پس لایا وہ حضرت کے پاس کلہاڑی پس مضبوط ٹھونکدی اوس مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لکڑی اپنی

[illegible] پھر فرمایا جا اور جمع کر لکڑیون کو اور بیچ اور نہ دیکھون مین تجکو پندرہ دن تک یعنی یہان نہ بلکہ اس کام مین مشغول رہ پس گیا وہ شخص جمع کرتا لکڑیون کو

[illegible] بیچتا پھر آیا حضرت کی پاس اوس حال مین کہ پہنچا تھا دس درم کو پس خریدا ساتھہ بعض کے اون مین سے کپڑا اور ساتھہ بعض کے اون مین سے غلہ

[illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بہتر ہے تیرے لیے اس سے کہ آوے اور ہووے سوال کرنا نشان بر ابھی منہہ تیرے کو دن قیامت کے بیشک سوال

[illegible] ان کرا مسکین مین شخصون کو واسطے صاحب احتیاج کے کہ زمین مین ڈال رکھا ہو یا واسطے قرضدار کے [illegible] اور صحت کے بیشمار کھتا ہو یا واسطے

[illegible] خون کے کہ رو پہنچا وے یعنی دیت دینی آئی بدلے خون کے کہ آپ کیا تھا یا غیر نے کیا تھا اور اوسکی دیت کا ذمہ لیا تھا مین نے اور مقدور نہ تھا اوسکا کہ ادا کرے

[illegible] سوال کرنا اکر سے نقل کی یہہ ابوداؤد نے اور نقل کی ابن ماجہ نے قول یوم القیمة تک **وعن** ابن مسعود قال قال رسول الله

[illegible] من اصابته فاقة فانزلها بالناس لم تسد فاقته ومن انزلها بالله اوشک الله له برزق عاجل

[illegible] ابوداؤد والترمذی اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ پہنچا فاقہ

[illegible] حاجت پھر ظاہر کیا اوسکو لوگون پر یعنی بطریق شکایت کے اور چاہی حاجت روائی اون سے نہین روا کیجائیگی حاجت اوسکی اور جس کے

[illegible] پہنچا اوسکو جلدی پہنچاویگا اللہ اوسکو فائدہ اور کفایت گویا بسبب نے جلدی کے یا دولتمندی دیر کے نقل کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی

[illegible] اکثر نسخون مصابیح کے مین اور جامع الاصول مین یعنی جلدی فائدہ کو پہنچاویگا بسبب دولتمندی

[illegible] اور ترمذی مین غنی اجل ہے ہمزہ سے اور یہہ صحیح تر ہے چنانچہ صاحب تیسیر نے معنی اسکے لکھے ہین اور یہہ

حدیث شاید کہ نکالی گئی ہی اس آیت سی ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب
اللہ تعالی سی کر دیتا ہی اللہ اوسکو سیتے جگہ نکلنی کی اور رزق دیتا ہی اوسکو ایسی جگہ سی کہ گمان نہین کرتا
کفایت کرتا ہی اوسکو ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابن الفراسی ان ابا ہ
علیہ وسلم اسال یا رسول اللہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا وان کنت لابد فسل
روایت ہی ابن فراسی سی کہ تحقیق فراسی نی کہا کہ کہا مینی واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی نی کیا مانگون مین یا رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ مانگ یعنی کچہ اور توکل کر اللہ پر ہر حال مین اور اگر ہو تو ضرور مانگنی والا یعنی اگر بسبب کسی حاجت ضروری کے
تو پس مانگ نیک بختون سی نقل کی یہہ ابو داؤد اور نسائی **ف** اس لیی کہ حلال مال ہوتا ہی اونکی پاس اور بہت مبارا اور مہربان ہوتی
نہین کرتی چنانچہ اس لیی فقرا بغداد کی مانگتی تھے امام احمد بن حنبل سی کہ وہ اسطرح کا تقوی رکھتی تھے کہ ایک بار اونکی گھر کی لوگون کو اصطبل
اونکی بیٹی کی گھر سی مانگ لیا اور وہ تھی قاضی اور حال اونکی صلاح وتقوی کا بھی یہہ تھا کہ گھر کی دروازی کی پاس سوتی تھے تا کوئی حاجت مانگنی والا
پس جب روٹی پکائی تو امام صاحب کو کشف سی معلوم ہوا کہ اس مین شبہہ ہی پس گھر والون سی پوچھا اونہون نی حال بیان کیا پس نہ کہایا اگر گھر والون نی
بھی اونکی اتباع سی نہ کہایا اور پوچھا کہ فقیر کو دی دین کہا ہان لیکن بشرط ظاہر کرنی عیب اوسکی کی پس نہ لیا فقرا نی بھی پھر ڈال دیا اونہون نی
دریا مین بغیر حکم اونکی سی کی ع **وعن** ابن الساعدی قال استعملنی عمر علی الصدقۃ فلما فرغت منہا وادیتہا الیہ امر لی
بعمالۃ فقلت انما عملت للہ واجری علی اللہ قال خذ ما اعطیت فانی قد عملت علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعملنی فقلت
مثل قولک فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعطیت شیئا من غیر ان تسالہ فکل وتصدق رواہ ابو داؤد
اور روایت ہی ابن ساعدی سی کہ کہا عامل کیا مجکو حضرت عمر نی زکوۃ لینی پر پس جبکہ فارغ ہوا مین ادا کی سی اور پہنچائی مینی زکوۃ طرف حضرت عمر کی
حکم کیا واسطی میری ساتھہ مزدوری زکوۃ کی پس کہا مینی نہین کیا مینی عمل مگر اللہ کی لیی اور ثواب میرا اللہ پر ہی فرمایا لی تو وہ چیز کہ دیا گیا تو پس تحقیق عمل کیا
مینی زمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مین پس دی مجکو مزدوری یعنی ارادہ کیا دینی کا پس کہا مینی مانند کہنی تیری کی پس فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی جسوقت کہ دیا جاوی تو کچہ بدون مانگنی کی پس کہا اور پہلی دی یعنی جو کچہ کہ بچی تیری حاجت سی روایت کی یہہ ابو داؤد **ف** اس سی معلوم
ہوا کہ جائز ہی لینا عوض کا بیت المال سی اوپر عمل عام کی اگرچہ ہو فرض مانند قضا اور احتساب اور تدریس کی بلکہ واجب ہی امام پر کہ خبر گیران ہوا نکی
انکی حکم مین ہین بیت المال سی اور ظاہر اس حدیث سی اور اوس سی کہ پہلی گذری ہی اسیطرح کی مضمون کی معلوم ہوتا ہی کہ جو کوئی کسیکو کچہ دی مال
سی کر اور بغیر طمع کرنی اوسکی کی تو واجب ہی قبول کرنا اوسکا مذہب امام احمد وغیرہ کا بھی ہی اور جمہور نی حمل کیا ہی اس امر کو استحباب پر یا اباحت پر
وعن علی انہ سمع یوم عرفۃ رجلا یسال الناس فقال اف ہذا الیوم وفی ہذا المکان تسال من غیر اللہ
بالدرجۃ رواہ رزین اور روایت ہی حضرت علی سی یہہ کہ اونہون نی سنا دن عرفہ کی ایک شخص کو کہ مانگتا ہی لوگون سی پس کہا حضرت علی نی
کیا اس دن مین اور اس مکان مین مانگتا ہی تو غیر خدا سی پس مارا اوسکو ساتھہ دری کی یہہ رزین نی **ف** اس دن مین کی دن قبولیت دعا کی
مکان عرفات مین کی بابرکت ہی سوای اللہ تعالی کی اور سی مانگتا ہی اور اسطرح مسجدون مین بھی سوال کرنا منع ہی ع **وعن** ابی ہریرۃ
ایہا الناس ان الطمع فقر وان الایاس غنی وان المرء اذا ایئس عن شیء استغنی
تم ای آدمیو تحقیق طمع محتاجگی ہی اور تحقیق ناامید ہونا یعنی آدمیون سی تونگری ہی

Marfat.com

ناامید ہونا تو انکری ہی کہا سید الطائفہ جنید بغدادی نے
کو نظر اپنی سے یعنی کسی سے امید نہ رکھہ اور قطع کر طمع اپنی اللہ سے یہہ کہ دی تجکو غیر وسکے کہہ
ایک سال پر کہ شک ہو اوسکے پہونچنے مین یعنی کسی پر خیال ہو کہ دیکھیے دیتا ہی یا نہین دیتا اور اگر کسی
دیگا کہ دیدینے کا وہ طمع نہین ع ح **وعن** ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ضمن لی انا ضامن شیئا فاکفل لہ بالجنۃ فقال ثوبان انا فکان لا یسال احدا شیئا رواہ ابوداؤد
ضامن ہوتا ہون میں واسطے ہر ایک کے جو ضامن ہو میرے واسطے کسی چیز کا تو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ عہد کرے ساتھہ میری یہہ کہ نہ مانگے آدمیون سے کچھہ پس ضامن ہونمین
واسطے اوسکے بہشت کا یعنی ضامن ہوتا ہون کہ نہ مانگونگا کسی سے پس تھا ثوبان کہ نہ مانگتا تھا کسی سے کچھہ یعنی اگرچہ تنگی ہوتی نقل کی یہہ
ابوداؤد اور نسائی **شرح** ضامن ہون مین بہشت کا کہ اول ہی داخل ہوگا بغیر عذاب کے اور اس مین اشارہ ہی طرف بشارت خاتمہ بخیر ہونے
کے اور واسطے اوسکے بہشت کا ثابت کیا گیا ہی اس سے جبکہ خوف ہو موت کا اس لیے کہ ضرورت مباح کر دیتی ہی ممنوعات کو بلکہ اگر وہ نہ مانگیگا یہانتک کہ مر جاویگا تو
گنہگار ہوگا **ع** **وعن** ابی ذر قال دعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یشترط علی ان لا تسال الناس شیئا قلت نعم
فلعل سوطک ان سقط منک حتی تنزل الیہ فتاخذہ رواہ احمد اور روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا بلایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
درحالیکہ وہ طلب شرط کی کرتے تھے مجھہ پر کہ نہ مانگ لوگون سے کچھہ کہا مینے کہ ہان یعنی شرط کی مینے آپ سے اسپر فرمایا حضرت نے اور نہ مانگ کسی سے
کوڑا اپنا اگر گر پڑے تجھسے یہانتک کہ اوتری تو طرف اوسکے پس لے تو اوسکو نقل کی یہہ احمد **ف** یہہ کمال مبالغہ ہی سوال کے ترک مین کہ واقع مین
یہہ مانگنا نہین ہی اس لیے کہ اپنی گری ہوئی چیز مانگتا ہی لیکن از بسکہ نام مانگنے کا آیا مبالغۃً اسکو بھی منع فرمایا **باب الانفاق وکراھیۃ**
الامساک باب ہی بیچ بیان فضیلت خرچ کرنے مال کی اور کراہیت بخل کے **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابی ھریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان لی مثل احد ذھبا لسرنی ان لا یمر علی ثلث لیال وعندی منہ شیء الا شیء
ارصدہ لدین رواہ البخاری روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتا میرے لیے مانند پہاڑ احد کے
سونا البتہ خوش کرتا مجکو یہہ کہ نگذرین مجپر تین راتین اور ہووے پاس میرے اوس مین سے کچھہ مگر وہ چیز کہ رکھ چھوڑون اسکو واسطے دین کے یہہ نقل کی ہے
بخاری **ف** یعنی اگر کوہ احد کے برابر میرے پاس سونا ہوتا تو خوش لگتا مجکو کہ تین رات کے اندر ہی اندر بانٹ دیتا کچھہ اوس مین سے نہ رکھتا مگر
کچھہ دین کے لیے رکھہ لیتا اس لیے کہ ادا ہی دین مقدم ہی صدقہ پر اور اب اکثر عوام خیرات کرتے ہین اور عمارتین بناتی ہین اور اوپر حقوق لوگون کے
ضرور ہوتے ہین اونکی طرف التفات بھی نہین کرتے اور اس مین بیان حضرت کے نہایت سخاوت کا ہی اور ترغیب ہی امت کو اوس پر **ع** **ح** **وعنہ**
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من یوم یصبح العباد فیہ الا ملکان ینزلان فیقول احدھما
اللھم اعط منفقا خلفا ویقول الاخر اللھم اعط ممسکا تلفا متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کوئی دن کہ صبح کرتے ہین بندے اوس مین مگر کہ دو فرشتے اوترتے ہین پس کہتا ہی ایک اونکا یا الٰہی دے خرچ کرنیوالے کو بدل یعنی جو کہ مال جاوے
ہاتھہ سے اوسکے جلد بدلا دے یعنی دنیا مین مال دے یا آخرت مین ثواب اور کہتا ہی دوسرا یا الٰہی دے بخیل کو تلف یعنی جو کہ مال جمع کرتا ہی بے محل خرچنا اور
اسکے مال کو ہلاک کر دے یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن** اسماء قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انفقی ولا تحصی
فیحصی اللہ علیک وفی روایۃ ارضخی ما استطعت متفق علیہ اور روایت ہی اسماء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

خرچ کر یعنی جس خرچ سے اللہ راضی ہو اور نہ شمار کر کہ کتنا دون اور کیا دون [illegible] برابر لیت کر اور کر دیگا اوسکو مانند ایک چیز معدود کے یا محاسبہ لیگا تجھ سے اوسپر آخرت مین اور نہ دوک رکھ تجھ پر [illegible] اللہ تجھ پر زیادتی اپنی اور دے جو ہو سکے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** لفظ لاتحصی کے معنی ایک تو یہ ہین [illegible] یہہ ہین کہ زر کو جمع کر نیکر لیے اور مت چھوڑ خرچ کرنا اوس سے اللہ کی راہ مین اور دے جو ہو سکے یعنی اگرچہ کم ہو اور نہ جان اوسکو کہ وہ اللہ کے نزدیک اور میزان اعمال مین بہت ہے ۲ **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَمِیْنُ اللّٰهِ مَلْاٰی لَا یَغِیْضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّیْلَ وَالنَّهَارَ وَقَالَ اَرَءَیْتُمْ مَا اَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَاِنَّهٗ لَمْ یَغِضْ مَا فِیْ یَمِیْنِهٖ وَعَرْشُهٗ عَلَی الْمَاءِ وَبِیَدِهِ الْاُخْرٰی الْقَبْضُ یَرْفَعُ وَیَخْفِضُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتا ہے اللہ اے بیٹے آدم کے خرچ کر تجھ پر خرچ کرونگا مین تجھ پر متفق علیہ **ف** معنی یہہ ہین کہ خرچ کر اموال فانیہ دنیا مین تاکہ پاوے اموال عالیہ عقبی مین اور بعضون نے معنی کہی ہین کہ دے لوگون کو جو کچھ کہ دیا ہے تجھکو تاکہ دون مین تجھکو دنیا و عقبی مین اشارہ ہے طرف اس آیۃ کی وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ یُخْلِفُهٗ جو کچھ کہ خرچ کرتے ہو تم کسی چیز سے پس اللہ عوض دیتا ہے اوسکا ۳ **وعن** اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ اَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَیْرٌ لَّكَ وَاَنْ تُمْسِكَهٗ شَرٌّ لَّكَ وَلَا تُلَامُ عَلٰی كَفَافٍ وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بیٹے آدم کے خرچ کرنا تیرا مالکو کہ زیادہ ہو حاجت سے بہتر ہے تیرے لیے یعنی دنیا اور آخرت مین اور بند رکھنا تیرا اوسکو برا ہے تیرے لیے یعنی اللہ کے نزدیک اور لوگون کے نزدیک اور نہین ملامت کیا جاوے تو اوپر قدر کفایت کے اور شروع کر یعنی بیچ خرچ کرنے اوس مال کے کہ زائد ہو حاجت تیری سے ساتھ عیال اپنی کے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** اوپر قدر کفایت کے یعنی مضائقہ نہین ہے اگر رہنے دے مال بقدر قوت کے کہ باز رکھے بھوک اور سوال سے اور یہہ مختلف ہوتا ہے ساتھ اختلاف اشخاص اور ازمان و احوال کے یعنی بعضون کا قوت کم ہوتا ہے اور بعضو نکا زیادہ اور اسطرح بعضو دنون مین کچھ ہوتا ہے اور بعضون مین کچھ اور بعضو حالت مین کچھ ہوتا ہے اور بعضو مین کچھ اور عیال اپنے کا یعنی جنکا نفقہ تجھپر لازم ہے پہلے دینے مین اونہین سے کہ جب اون سے بچے تب بیگانون کو دی یہہ نکہ وہ محتاج رہین اور اونکو دی اور ظاہر ہے کہ یہہ بھی حدیث قدسی ہے اگرچہ صریح لفظ اوسکی نہین ہین اور احتمال یہہ بھی ہے کہ شاید حضرت نے اسطرح فرمایا ہو واللہ اعلم ۴ **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْبَخِیْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَیْنِ عَلَیْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِیْدٍ قَدِ اضْطُرَّتْ اَیْدِیْهِمَا اِلٰی ثُدِیِّهِمَا وَتَرَاقِیْهِمَا فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ كُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ انْبَسَطَتْ عَنْهُ وَجَعَلَ الْبَخِیْلُ كُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ وَاَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ بِمَكَانِهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حال بخیل کا اور صدقہ دینے والے کا مانند حال دو شخصون کے کہ ہون اونپر دو زرہین لوہے کی تحقیق چمٹائی گئی ہون ہاتھ اونکی طرف چھاتی اونکی کی اور جنپر گردن اونکی کی یعنی سینگی رہنے کے پس جب قصد کیا صدقہ دینے والے نے جبکہ قصد کرتا ہے صدقہ کا کھل جاتی ہے وہ زرہ اوس سے اور شروع کیا بخیل نے جبکہ قصد کرتا ہے صدقہ کا مل جاتے ہر حلقہ اپنی جگہ اور بیچ جاتے ہین سب حلقے جگہ اپنی پر روایت کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** معنی اسکی یہہ ہین کہ سخی جب قصد کرتا ہے خرچ کرنے کا فراخ ہوتا ہے سینہ اوسکا بسبب اوسکے اور فرمان برداری کرتے ہین اوسکی ہاتھ اوسکے کہ دراز ہوتی ہین ساتھ دینے کے اور بخیل کا سینہ تنگ ہوتا ہے اور ہاتھ اوسکے سمٹ جاتے ہین بسبب یہہ ہے کہ سخی جب قصد کرتا ہے خیر کا آسان کی جاتی ہے خیر اوسپر اور بخیل پر دشوار ہوتی ہے ۵ **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلٰی اَنْ سَفَكُوْا دِمَآءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈرو ظلم سے تحقیق ظلم [illegible]

[illegible] اور حلال جانا حرام کو تقل [illegible] سب گناہونکو یعنی جو گناہ ہی وہ ظلم ہی اور ظلم اندہیری ہونگی قیامت کی [illegible] ظلم پر نہین راہ پانیکا بسبب اونکے جیسیکہ مومن راہ پاوینگے کہ دوڑتا ہوگا نور اون کا آگے اونکی یا[illegible] اور ہوا [illegible] یعنی ایک ظلم سبب بہت سی سختیون اور ہولون قیامت کا ہوگا اور بخل سے کہ وہ بھی ایک نوع ہی ظلم کی [illegible] اور [illegible] کی نوع ظلم کی ہی اور بخل باعث خونریزی اور حلال جاننے حرام کا اس لیے ہوتا ہی کہ خرچ کرنا اموال کا اور خبرگیری مسلمان بھائیون کی سبب محبت اور ملاپ کا اور بخل کرنا سبب ہی ترک ملاقات اور انقطاع کا اور یہہ باعث ہی لڑائی اور دشمنی کا اور جب دشمنی ہوئی تو خونریزی بھی ہوتی ہے اور حلال کرنا حرام کا بھی ہوجاتا ہی کہ دشمن کی عورتون کو اور مالکو اور آبروریزی وغیرہا کو آدمی حلال جانتا ہی + ع **وعن** حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا فَاِنَّهٗ يَاْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِيْ الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهٖ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْاَمْسِ لَقَبِلْتُهَا فَاَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِيْ بِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حارثہ بن وہب سی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو اس لیے کہ آویگا تمپر ایک زمانہ لیجاویگا آدمی صدقہ اپنا پس نہ پاویگا اوس شخص کو کہ قبول کرے اوسکو کہیگا آدمی گر لاتا تو اسکو کل البتہ قبول کرتا مین اسکو پس آج کر دن نہین حاجت مجکو اسکی تقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** صدقہ یعنی غنیمت جانو ثواب اللہ دینے کو کہ قبول کرنیوالی بہت ہین دیکر ثواب پاتے ہو ایک زمانہ ایسا آویگا کہ کوئی نہین قبول کرنیکا بسبب اسکے کہ سب مالدار ہونگے یا دل غنی ہوگا بسبب اسکے کہ بیرغبت ہونگے دنیا سے اور راغب ہونگے آخرت کی یہہ بات اخیر زمانہ مین ہیچ زمانہ حضرت امام مہدی رض کی ہوگی ہے **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَعْظَمُ اَجْرًا قَالَ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَاْمُلُ الْغِنٰى وَلَا تُمْهِلُ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کونسا صدقہ [illegible] ازروی ثواب کے فرمایا یہہ کہ تصدق کریتو اوسوقت کہ تو تندرست ہو حرص رکھتا ہو جمع کرنی مالکی ڈرتا ہو فقر سے اور امید رکھتا ہو دولت کی [illegible] نہ ڈھیل کریہانتک کہ جسوقت پہنچی جان حلق مین کہی تو فلانیکے لیے اتنا اور فلانیکے لیے اتنا اور حال یہہ کہ تحقیق ہوا وہ واسطے فلانیکے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی اللہ دی حالت تندرستی مین کہ اوسوقت سبب امید درازگی عمر کی حرص ہوتی ہی مال جمع کرنیکی ہوا ور ڈرتا ہو محتاجگی سی کہ اگر خرچ دونگا تو محتاج ہوجاؤنگا اور آرزو رکھتا ہی تونگری کی پس ایسے وقت مین دینا [illegible] اور دینے مین ڈھیل نکریہانتک کہ جب حال مین جان آوی کہنے لگی کہ فلانیکو اتنا دینا اور فلانے کو اتنا اور اوسوقت مال ہوگیا ہی فلانیکا یعنی وارثونکا حق متعلق ہوگیا ہی حاصل یہہ کہ تندرستی مین دینا بہت ثواب ہی اور جب وقت مرنیکا آجاوے اوسوقت وصیت کرے یا بعد دی تو بہت ثواب نہین + ع **وعن** اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ انْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَلَمَّا رَاٰنِيْ قَالَ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْتُ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ مَنْ هُمْ قَالَ هُمُ الْاَكْثَرُوْنَ اَمْوَالًا اِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَقَلِيْلٌ مَا هُمْ وَمُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ پہنچا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ بیٹھے تھے کعبہ کے سایہ مین پس جب دیکھا مجکو فرمایا وہ نہایت ٹوٹے مین ہین قسم ہی پروردگار کعبہ کے پس کہا مین نے قربان ہو تمہاری باپ میرا اور مان میری کون ہین وہ فرمایا کہ وہ بہت جمع کرنیوالے مالونکے مگر جس شخص نے خرچ کیا ایدہر اودہر اور ادہر یعنی ہر طرف اپنے جیسا کہ بیان کیا کہ آگے اپنے اور پیچھے اپنے اور داہنے اپنے [illegible] اور مسلم نے **ف** حضرت ابو ذر صحابی رض نے اختیار کیا تھا فقر کو غنا پر حضرت [illegible]

Marfat.com

بہہ حدیث بیان فرمائی اس مین اشارہ ہی طرف افضلیت فقر کے [illegible]
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلسَّخِیُّ قَرِیْبٌ مِنَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِنَ الْجَنَّۃِ قَرِیْبٌ مِنَ [illegible]
بَعِیْدٌ مِنَ الْجَنَّۃِ بَعِیْدٌ مِنَ النَّاسِ قَرِیْبٌ مِنَ النَّارِ وَلَجَاہِلٌ سَخِیٌّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ عَابِدٍ [illegible]
ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سخی نزدیک ہی اللہ کی رحمت کے نزدیک ہی بہشت کے [illegible]
رکھتے ہین اوسکو دور ہے آگ سے اور بخیل یعنی جو کہ نہ ادا کرے جو کچہ کہ واجب ہی اوسپر دور ہی اللہ سے دور ہے بہشت سے دور ہی [illegible]
نزدیک ہی آگ سے اور البتہ جاہل سخی بہت پیارا ہی طرف اللہ کی عابد بخیل سے نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** جاہل سخی سے مراد
یعنی جو کہ ادا کرے فرائض نوافل اور مراد عابد سے وہ ہی کہ جو نوافل بہت ادا کرے برابر ہے کہ عالم ہو یا نہو ۔ع **وعن** اَبِی
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنْ یَتَصَدَّقَ اَلْمَرْءُ فِیْ حَیٰوتِہٖ بِدِرْہَمٍ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّتَصَدَّقَ بِمِائَۃٍ عِنْدَ
مَوْتِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ اللہ دینا آدمی کا بیچ تندرستی اپنی کے
ایک درہم بہتر ہی اوسکے لیے اللہ دینے سو درہم کو سے نزدیک مرنے اپنی کے نقل کی یہہ ابوداؤد نے **ف** یعنی تندرستی مین تھوڑا سا دینا زیادہ
ثواب رکھتا ہی بہت دینے سے مرتے وقت ۔ع **وعن** اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِیْ
یَتَصَدَّقُ عِنْدَ مَوْتِہٖ اَوْ یُعْتِقُ کَالَّذِیْ یُھْدِیْ اِذَا شَبِعَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ اور روایت ہی ابی درداء سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل اوس شخص کے کہ خیرات کرتا ہی وقت مرنے اپنی کے یا آزاد کرتا ہی یعنی بردہ وقت مرنے
کے مانند اوس شخص کے ہی کہ تحفہ بہیجتا ہی یعنی طعام جسوقت کہ پیٹ بھر چکتا ہی نقل کی یہہ احمد اور نسائی اور دارمی اور ترمذی
نے اور ترمذی نے اوسکو صحیح کہا **ف** یعنی مرتے وقت اللہ دینے اور آزاد کرنے بردی کے مین ثواب کم ہوتا ہی جیسا کہ کم ثواب ہوتا ہے بعد پیٹ بھر چکنے کے دینے مین اس لیے کہ اللہ دینا اور
آزاد کرنا حالت صحت مین افضل ہے جیسیکہ سخاوت کرنی وقت بھوک کی افضل ہے ۔ع **وعن** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِیْ مُؤْمِنٍ اَلْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو خصلتین نہین جمع ہوتین مومن مین ایک بخل اور دوسری بدخلقی نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** یعنی
لائق نہین ہی کہ مومن کامل مین یہہ خصلتین جمع ہون یا مراد یہہ ہی کہ اس مین نہین پائی جاتین یہہ خصلتین نہایت درجہ کی کہ اوس سے جدا ہی
اور وہ راضی ہو ساتھہ اونکے اور اگر کبھی بمقتضای طبیعت بشری کی بدخلقی یا بخل کرے اور بعد ازان پشیمان ہو اور نفس کو ملامت کرے
منافی کمال ایمان کی نہین اور مراد بدخلقی سے یہہ ہی کہ خلاف شرع باتین کرے نہ یہہ کہ جو لوگون مین مشہور ہی جھگڑنا اور رسوا کرنی امور
اس لیے کہ بعض اللہ شاخون اسلام سے ہی ۔ع **وعن** اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ
الْجَنَّۃَ خَبٌّ وَلَا بَخِیْلٌ وَلَا مَنَّانٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی بکر صدیق رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ داخل
ہوگا بہشت مین مکار اور نہ بخیل اور نہ اللہ دیکر احسان رکھنے والا نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** نہ داخل ہوگا یعنی اول ہی نہین داخل ہوگا بغیر
عذاب کے بلکہ بعد عذاب کے داخل ہوگا اور بخیل سے وہ مراد ہی کہ حق واجب مال مین سے نہ ادا کرے اور منان کی ایک معنی مین کہ ذکر کرنے والا ہے
اور دوسرے معنی اوسکی ہین کاٹنے والا یعنی جو ناطے دارون سے انقطاع کرے اور مسلمانون سے [illegible] ۔ع **وعن**
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرُّ مَا فِی الرَّجُلِ [illegible]

Marfat.com

ان شاء اللہ تعالیٰ اور ذکر کرینگے ہم حدیث

الفصل الثالث فصل تیسری عن عائشة ان بعض

صلی اللہ علیہ وسلم اینا اسرع بک لحوقا قال اطولکن یدا فاخذوا

فعلمنا بعدا نما کان طول یدھا الصدقة وکانت اسرعنا لحوقا بہ

وفی روایة مسلم قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

یدا قالت وکانت یتطاولن ایتھن اطول یدا قالت فکانت اطولنا یدا زینب

صدقہ روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ بعضی بی بیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نے کہا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

ساتھہ آپ کے ملنے والی ہے یعنی بعد آپ کی وفات کی کون ہم مین سے پہلے مرے گی فرمایا جو لنبی ہو تم مین سے

جو سخاوت دیتی ہی پہلے مری گی بعد میرے پس لی کھپانچ کہ ناپتی تھین اوس سے اور تھین سودہ کہ بیوی تھین حضرت کی

تھے مین پھر جانا ہمنے پیچھے اسکے کہ مراد لنبائی ہاتھہ سے صدقہ تھا اور تھین جلد ملنے والین ہم مین سی ساتھہ حضرت کی زینب اور تھین زینب دست

تھین خیرات کو نقل کی یہہ بخاری نے اور مسلم کی روایت مین یہہ ہے کہ کہا حضرت عائشہ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

نے واسطے تم مین سے ملنے والی ساتھہ میرے جو لنبی ہو تم مین سے ہاتھہ کی کہا حضرت عائشہ نے اور تھین بی بیان حضرت کی ماپتی تھین

لنبائی ہاتھون کے کہ کون سی اون مین سے لنبی ہاتھہ کی ہے کہا عائشہ نے پس تھین ہم مین سے لنبی ہاتھہ کی زینب اس لیے

تھی کہ وہ کام کرتی تھی ساتھہ ہاتھہ اپنی کے اور للہ دیتی تھی **ف** پھر جانا ہمنے پیچھے اسکے الخ یعنی اگرچہ اول درازی ہاتھہ کو ظاہر پر حمل کیا تھا

ہمنے کو جبکہ حضرت زینب پہلے مرین تو معلوم ہوا کہ مراد ہاتھہ دراز ہونے سے کثرت صدقہ کی تھی یعنی لنبی ہاتھہ کی وہ ہے جو خیرات بہت کرے

اور یہہ کہ حضرت زینب باعث کرتی تھین چمڑون کو اپنے ہاتھہ سے پھر بیچتین اور للہ دیتین قیمت اونکی ع **وعن** ابی ھریرة ان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رجل لاتصدقن بصدقة فخرج بصدقتہ فوضعھا فی ید سارق فاصبحوا

یتحدثون تصدق اللیلة علی سارق فقال اللھم لک الحمد علی سارق لاتصدقن بصدقة فخرج بصدقتہ فوضعھا

فاصبحوا یتحدثون تصدق اللیلة علی زانیة فقال اللھم لک الحمد علی زانیة لاتصدقن بصدقة فخرج

بصدقتہ فوضعھا فی ید غنی فاصبحوا یتحدثون تصدق اللیلة علی غنی قال اللھم لک الحمد علی سارق وزانیة وغنی فاتی

فقیل لہ اما صدقتک علی سارق فلعلہ ان یستعف عن سرقتہ واما الزانیة فلعلھا ان تستعف عن زناھا واما

الغنی فلعلہ ان یعتبر فینفق مما اعطاہ اللہ متفق علیہ ولفظہ للبخاری اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

کہا کہ کہا ایک نے البتہ دونگا مین کچھہ یعنی آجکی رات پس نکالی خیرات اپنی یعنی

پس رکھدیا اوسکو چور کے ہاتھہ مین یعنی بغیر جاننے اسکے کہ وہ چور ہی مستحق نہین اوسکا پس صبح کی لوگون

نے کہ کسے لے یعنی بطریق تعجب کے بسبب الہام الٰہی کے یا بسبب سننے کے چور سے کہ صدقہ دیا گیا آج کی رات چور کو

اور دونگا اوپر زنی چور کے البتہ دونگا مین کچھہ یعنی اور صدقہ دونگا تاکہ وہ مستحق کو پہونچی پس نکالی

Marfat.com

...ں نے خیرات اپنی پس یا اوسکو بیچ ہاتھہ زناکرنیوالے کے پس صبح ...
پس کہا یا الٰہی تیرے ہی لیے ہے تعریف اوپر خیرات کرنے زناکرنے والے کے البتہ خیرات کر...
خیرات غنی کے ہاتھہ مین پس صبح کی لوگون نے باتین کرتے تھے کہ خیرات دی گئی آج کی رات ...
اوپر خیرات کرنے چور کے اور زناکرنیوالے کے اور دولتمند کے پس کہا گیا وہ خواب مین پس ...
مقبول ہوی اسے پر خیرات تیری چور پر بیفائدہ اور مخالی ثواب سے نہین پس شاید کہ وہ باز رہی چوری سے یعنی مطلق باز رہے یا جبتک ...
زناکرنیوالی پس شاید کہ باز رہی زنا اپنے سے اور اسی پر دولتمند پس شاید کہ وہ نصیحت پکڑے اور خرچ کرے اوس ...
نقل کی ہے بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکے بخاری کے لیے ہین **ف** حمد کرنی یا تو بطریق شکر کے تئین کہ شکر کیا اللہ تو دیا اگرچہ غیر حق ...
یا تسلی خاطر کے حمد کی اور غرض اس حدیث کے فرمانے سے یہہ ہے کہ سند دینا ہر نوع بہتر ہے جسکو دیگا ثواب پائیگا ...
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْاَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحَّى ذٰلِكَ
السَّحَابُ فَاَفْرَغَ مَاءَهُ فِي حَرَّةٍ فَاِذَا شَرْجَةٌ مِنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ فَاِذَا رَجُلٌ
قَائِمٌ فِي حَدِيقَتِهِ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا اسْمُكَ قَالَ فُلَانٌ لِلْاِسْمِ الَّذِي سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ فَقَالَ
لَهُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لِمَ تَسْاَلُنِي عَنِ اسْمِي فَقَالَ اِنِّي سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِي هٰذَا مَاؤُهُ يَقُولُ اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ
لِاسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيهَا قَالَ اَمَّا اِذَا قُلْتَ هٰذَا فَاِنِّي اَنْظُرُ اِلٰى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهِ وَاٰكُلُ اَنَا وَعِيَالِي ثُلُثًا وَاَرُدُّ
فِيهَا ثُلُثَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اوسوقت کہ ایک شخص کہڑا تھا بیچ
جنگل کی زمین مین سے پس سنی ایک آواز ابر مین کہ کہتا ہے کوئی پانی دے فلانے شخص کے باغ کو پھر ایک طرف چلا ابر پس ڈالا پانی اپنا پتھریلی
کی زمین مین پس ناگہان ایک نالی نے اون نالیون مین سے — یعنے جو کہ اوس زمین مین تھین تحقیق جمع کیا وہ
پانی سارا پس تیچھے چلا وہ شخص پانی کے یعنی نالی مین سے پانی بہنے لگا اوسکے ساتھہ وہ شخص بھی چلا تا معلوم کرے کہ جسکے باغ
مین پانی پہنچا ہے وہ کون ہے ناگہان ایک شخص تھا کہڑا ہوا اپنے باغ مین پھیرتا تھا پانیکو ساتھہ بیلچہ اپنی کے پس کہا اوس شخص نے
واسطے اوسکے اے بندے خدا کے کیا ہے نام تیرا کہا نام میرا فلانا ہے وہ نام لیا کہ سنا تھا ابر مین پس کہا باغ والے نے
والے کو اے بندے خدا کے کیون پوچھتا ہے مجھسے نام میرا پس کہا اسواسطے کہ سنی تھی مینے آواز اوس ابر مین کہ یہہ پانی
کا ہے کہتے تھے وہ آواز یعنی جسکی وہ آواز تھی وہ کہتا تھا اوس ابر کو پانی دے فلانیکے باغ کو واسطے نام تیری کے پس
تو یعنی اپنے باغ مین بھلائی کہ جسکے سبب سے لائق اس بزرگی کا ہوا کہا اے پر اسوقت کہ کہا اور پوچھا تو نے یہہ تو کہتا
کہ پس تحقیق مین دیکھتا ہون طرف اوس چیز کے کہ حاصل ہوتی ہے باغ سے پس تصدق دیتا ہون تہائی اوسکا اور کہاتا ہون
کنبا میرا تہائی اور لگاتا ہون مین اوس باغ مین تہائی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** پانی دے فلانے شخص کے باغ کو فلانا
کیا حضرت نے باغ والے کے نام سے جیسیکہ آگے آتا ہے صریحًا یعنی ابر مین نام اوسکا لیا گیا حضرت نے
نام تیری کے یعنی کہتا ہون فلانا واسطے نام مخصوص تیری کے اور بدلا اوسکا
کیا یعنی فلانا کہا اوسکو بیان کرو یا کہ مینے تیرا نام سنا جسکا اوسکا

Marfat.com

[illegible] حسن ربا [illegible] الذي قد قذرني الناس قال
[illegible] حسنا وجلدا حسنا قال فاي المال احب اليك قال الابل او قال البقر
[illegible] احدهما الابل وقال الاخر البقر قال فاعطي ناقة عشراء فقال
[illegible] اي شيء احب اليك قال شعر حسن ويذهب عني هذا الذي قد
[illegible] فاعطي شعرا حسنا قال فاي المال احب اليك قال البقر فاعطي بقرة
[illegible] فاتى الاعمى فقال اي شيء احب اليك قال ان يرد الله الي بصري فابصر به
[illegible] الله اليه بصره قال فاي المال احب اليك قال الغنم فاعطي شاة والدا فانتج هذان
[illegible] واد من الابل وهذا واد من البقر وهذا واد من الغنم اور روايت ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ اونھون نی سنا رسول خدا
[illegible] کو فرماتے تھے یہ کہ تحقیق تین شخص تھے بنی اسرائیل مین سی ایک کوڑہی اور دوسرا گنجا اور تیسرا اندھا پس ارادہ کیا اللہ تعالی
[illegible] انکو کہ شکر نعمت کا کرتے ہین یا نہین پس بھیجا طرف اونکے ایک فرشتہ یعنی بصورت مسکین پس آیا وہ کوڑہی کے
[illegible] کہا اوس نے کون سے چیز بہت پیاری ہی طرف تیرے کہا کوڑہی نے رنگ اچھا اور پوست بدن کا اچھا اور جاتی رہی
[illegible] چیز کہ گھنیا کرتے ہین مجسے لوگ یعنی کوڑہ جاتی رہے فرمایا حضرت نے پس ہاتھ پھیرا فرشتے نے اوسپر پس دور ہوی اوس سے
[illegible] یعنی کوڑہ اور دیا گیا رنگ اچھا اور پوست اچھا کہا فرشتے نے پس کونسا مال بہت محبوب ہی طرف تیرے کہا اونٹ
[illegible] یعنی شک کیا اسحق نے کہ راوی حدیث کا ہی مگر یہ کہ کوڑہی نے یا گنجے نے کہا ایک نے اون مین سے اونٹ اور کہا دوسرے
[illegible] یعنی شک فقط تعیین مین ہے کہ اوس نے کیا کہا اور اوس نے کیا کہا فرمایا حضرت نے پس دیا گیا اونٹنیان حاملہ پھر کہا فرشتے نے
[illegible] اللہ تعالی تیرے لیے اس مین فرمایا حضرت نے پھر آیا فرشتہ گنجے کے پاس پس کہا کیا چیز بہت محبوب ہی طرف تیرے کہا بال اچھے
[illegible] مجسے یہ چیز کہ گھن کھاتی ہین مجسے لوگ فرمایا حضرت نے پس ہاتھ پھیرا فرشتے نے اوسکو سر [illegible] جاتا رہا اوس سے
[illegible] اور دیا گیا بال اچھے کہا فرشتے نے پس کونسا مال بہت پیارا ہے طرف تیرے [illegible] مین پس دیا گیا گائین حامل الیان
[illegible] اللہ تعالی برکت دے اللہ تعالی تجکو ان مین فرمایا حضرت نے پھر آیا فرشتہ اندھے کے پاس پس کہا کون سی چیز بہت محبوب ہی طرف تیری کہا یہ کہ
[illegible] پس یہ کہ یعنی آنکھون مین ساتھ اوسکے لوگون کو فرمایا حضرت نے پس پھیرا فرشتے نے اوسپر ہاتھ پس عنایت کی اللہ نے
[illegible] فرشتے نے پس کونسا مال بہت پیارا ہی طرف تیرے کہا بکریان پس دی گیا بکریان بہت بچے دینے والین پس بچے لیے
[illegible] ہوگئے اور گاؤنکے اور بچے لیے اندھے نے بکریون کے پس ہوا کوڑہی کے لیے ایک جنگل اونٹونکا اور گنجے کے لیے
[illegible] ہوگیا ایک جنگل بکریون کا **قال** ثم انه اتى الابرص في صورته وهيأته فقال رجل مسكين
[illegible] في سفري فلا بلاغ لي اليوم الا بالله ثم بك اسألك بالذي اعطاك اللون الحسن والجلد
[illegible] شيء فقال الحقوق كثيرة فقال انه كاني اعرفك الم تكن ابرص يقذرك
[illegible] فمسح الملك رأسه فرد الله اليه شعره فقال ان كنت كاذبا فصيرك الله الى ما كنت قال

وَاَتَى الْاَقْرَعَ فِي صُوْرَتِهٖ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ مَا قَالَ لِهٰذَا وَ
كَمَا قَالَ وَاَتَى الْاَعْمٰى فِيْ صُوْرَتِهٖ وَهَيْاَتِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ مِّسْكِيْنٌ وَ
لَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ اَسْاَلُكَ بِالَّذِيْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً اَتَبَلَّغُ بِهَا فِيْ سَفَرِيْ فَقَالَ
اِلَيَّ بَصَرِيْ فَخُذْ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ فَوَاللّٰهِ لَا اَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ اَخَذْتَهٗ لِلّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ اَمْسِكْ
فَقَدْ رُضِيَ عَنْكَ وَسُخِطَ عَلٰى صَاحِبَيْكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فرمایا پھر فرشتہ آیا کوڑہی کے پاس بیچ صورت
یعنی جس صورت وہیات مین پہلے اوس پاس آیا تھا اسیطرح پھر آیا پس کہا اوس فرشتے نے کہ مین مرد مسکین
ہون میرے مین پس نہین پہنچنا ہوسکتا مجکو آج یعنی منزل مقصود کو مگر ساتھ عنایت اللہ کے پھر بسبب تیرے مانگتا ہون تجھ سے
ذات کی کہ دیا تجکو رنگ اچھا اور جلد اچھی اور مال ایک اونٹ یعنی مانگتا ہون اونٹ کہ پہنچون مین بسبب اوسکے بیچ سفر اپنی کہ مقصد
پس کہا کوڑہی نے حق بہت ہین یعنی حقدار بہت ہین تجھے ایک اونٹ نہین پہونچ سکتا اوس نے یہہ بات جھوٹ کہی اوسکی مانگنے کی
پس کہا فرشتے نے تحقیق گویا کہ مین پہچانتا ہون تجکو کیا نہ تھا تو کوڑہی کہ گھنیا تے تھے تجھسے لوگ اور محتاج تھا پس دی تجکو اللہ
صحت و مال پس کہا کوڑہی نے سوا اسکے نہین کہ وارث گردانا گیا ہون مین اس مال کا باپ دادا سے پس کہا اوس فرشتے نے اگر ہے تو
پس کر دی تجکو اللہ طرف اوس حالت۔ کے کہ تھا تو یعنی کوڑہی محتاج فرمایا حضرت نے آیا فرشتہ گنجے کے پاس بیچ صورت اپنی مین پس کہا
اوسکو مانند اوس چیز کے کہ کہا تھا کوڑہی کو اور جواب دیا گنجے نے جیسا جواب دیا کوڑہی نے پھر کہا فرشتے نے اگر ہے تو جھوٹا پس کر دے
تجکو اللہ جیسا تھا تو فرمایا حضرت نے اور آیا فرشتہ اندھے کے پاس بیچ صورت اپنی اور شکل اپنی پہلی کے پھر کہا کہ مین مرد مسکین
اور مسافر ہون جاتا رہا میرے پاس سے اسباب بیچ سفر میری کے پس نہین پہنچنا ہوسکتا مجھسے اب مگر ساتھ عنایت اللہ کے پھر
تیرے مانگتا ہون مین تجھسے بواسطہ اوس ذات کی کہ دی تجکو بینائی تیری بکری یعنی ایک بکری مانگتا ہون کہ پہنچون مین بسبب اوسکے سفر اپنی مین پس
اندھے نے تحقیق تھا مین اندھا پھر پھیری اللہ نے طرف میری بینائی میری پس لے جو چاہی تو اور چھوڑ جو چاہے پس قسم ہے اللہ
نہین تکلیف دونگا تجکو آج واسطے پھیرنے اوس چیز کے کہ لے تو واسطے اللہ کے پھر کہا فرشتے نے رکھ تو مال اپنا
اپنی پاس پس سوائے اسکے نہین کہ آزمایش کیے گئے تم یعنی امتحان کیا اللہ نے تمکو کہ آیا تمکو اپنا حال یاد ہے یا نہین لعنت
ہوا نہین پس تحقیق رضا کی گئی تجھسے اور غصہ کیا گیا اوپر دونون یارون تیری کے یعنی کوڑہی اور گنجے سے اللہ ناخوش
ناشکری اونکی کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** پھر بسبب تیرے اسیطرح جائز ہے یہہ کہنا کسی کو کہ عرض کرتا ہون
اللہ تعالیٰ سے پھر تجھسے اور یہہ درست نہین کہ کہے عرض کرتا ہون خدا سے اور تجھسے بیچ **وعن ام**
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْمِسْكِيْنَ لَيَقِفُ عَلٰى بَابِيْ حَتّٰى اَسْتَحْيِيَهٗ فَلَا اَجِدُ فِيْ بَيْتِيْ مَا اَدْفَعُ فِيْ يَدِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِدْفَعِيْ فِيْ يَدِهٖ وَلَوْ ظِلْفًا مُحْرَقًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ
اور روایت ہے ام مجید سے کہ کہا کہا مین نے یارسول اللہ تحقیق مسکین البتہ کھڑا ہوتا ہے میرے دروازے پر یعنی دروازے
حیا کرتی ہون پس نہین پاتی مین اپنے گھر مین وہ چیز کہ دون مین اوسکے ہاتھ مین بسبب اوسکے فاقے
اگرچہ ہو کھر جلا ہوا نقل کی یہہ احمد اور ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا اوسنے

Marfat.com

فصل فی بیان معجزات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible] سائل فقام علی الباب فقال نصد فوا بارک اللہ فیک فقالوا یا [illegible]
[illegible] النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا ام سلمۃ اعندکم شیء اطعمہ [illegible]
[illegible] فقال صلی اللہ علیہ وسلم بذلک اللحم فذھبت فلم تجد فی الکوۃ الا قطعۃ مرو [illegible]
[illegible] ذلک اللحم حاد مروۃ لما لم تعطوہ السائل رواہ البیھقی فی دلائل النبوۃ اور روایت ہو خادم آنحضرت
کے کہ کہا تھا گیا ام سلمہ کو ایک ٹکڑا گوشت کا یعنی پکا ہوا اور تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ بھاتا تھا اونکو گوشت پس کہا
سلمہ نے لونڈیکو کہ دیکھ کہ اس گوشت کو گھر مین شاید نبی صلی اللہ علیہ وسلم نوش کرین اسکو پس کہدیا لونڈی نے اوسکو گھر کی طاقچہ مین اور آیا
مانگنے والا پس کھڑا ہوا دروازہ پر پس کہا ای گھر والو اللہ دو برکت دی اللہ تمکو پس کہا گھر والون نے برکت دی اللہ تجکو یعنی یہہ جواب دیا سائل کو جیسا کہ یہان کہتے
ہین سائل کو برکت ہو شاہ جی پس چلا گیا مانگنے والا پھر تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا ای ام سلمہ تمھاری پاس کچھ چیز ہے کہ
کھاوین مین اوسکو پس کہا ام سلمہ نے کہ ہان کہا لونڈیکو کہ جا پس لا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ گوشت پس گئی لونڈی پس
نہ پایا طاقچہ مین مگر ایک ٹکڑا سفید پتھر کا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ گوشت ہو گیا پتھر سفید بسبب نہ دینے تمھاری کی سائل کو نقل
کی یہہ بیہقی نے دلائل النبوۃ مین **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بشر الناس منزلا قیل نعم
قال الذی یسئل باللہ ولا یعطی بہ رواہ احمد اور روایت ہو ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دون
تمکو ساتھہ بدترین آدمیون کے مرتبہ مین نزدیک خدا کے عرض کیا صحابہ نے کہ ہان خبر دیجیے فرمایا وہ شخص کہ سوال کیا جاوے ساتھہ نام خدا
کے اور نہ دیوے ساتھہ اوس سوال کے نقل کی یہہ احمد نے **ف** یعنی سائل نے کہا دے مجکو واسطے اللہ کے اور باوجود اسکا اوس نے نہ دیا تو
وہ سب سے بڑے گون مین برا ہے مرتبہ مین اللہ کے نزدیک مگر جس صورت مین سائل مستحق نہو گا یا جس سے مانگا اوس پاس مال زیادہ اپنی حاجت
سے اور اپنی عیال کی حاجت سے نہو گا تو گنہگار نہین ہونیکا غرضکہ نہ دینے والا گنہگار رہیگا کہ سائل مستحق اوسکا ہوا اور اوس پاس مال
زیادہ حاجت سے ہو **وعن** ابی ذر انہ استاذن علی عثمان فاذن لہ وبید [illegible] عثمان یا کعب ابن عبد الرحمن
ترک زکوۃ مالہ فما ترے فیہ فقال ان کان یصل فیہ حق اللہ فلا باس علیہ فرفع ابو ذر عصاہ فضرب کعبا وقال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما احب لو ان لی مثل جبل ذھبا انفقہ ویتقبل منی اذر خلفی منہ ست
[illegible] اسئلک باللہ یا عثمان اسمعتہ ثلث مرات قال نعم رواہ احمد اور روایت ہو ابی ذر سے کہ اونہون نے پروانگی مانگی حضرت
[illegible] سے پروانگی دی اونکو اور تھی اونکی ہاتھہ مین لاٹھی اونکی پس کہا حضرت عثمان نے ای کعب یعنی وہان حاضر تھی تحقیق
[illegible] نے وفات پائی اور چھوڑ گئے مال بہت پس کیا کہتے ہو تم اوسکے حق مین یعنی کثرت مال کی اوسکے کمال کے لیے مضر تھی یا نہین پس کہا
[illegible] اگر ادا کرتے تھے عبد الرحمن اوس مین حق اللہ کا یعنی زکوۃ وغیرہ پس نہین ڈراونیکی پس اوٹھائی ابو ذر نے لاٹھی اپنی اور مارے
[illegible] کہ فرماتے تھے نہین دوست رکھتا مین اگر ہو واسطے میرے یہہ پہاڑ یعنی پہاڑ احد یا
[illegible] اوسکا اور جو اسکے قبول کیا جاوے مجھسے یہہ کہ چھوڑ جاؤن مین اوس مین سے چھ اوقیہ یعنی دو سو چالیس

Marfat.com

درہم قسم دیتا ہون مین تمکو اللہ کے اے عثمان تمنے بھی سنا ہی اسکو [illegible]

ابو ذر غفاری فقرا اور زہاد صحابہ سے تھی مذہب اونکا یہہ تھا کہ مال اپنی پاس [illegible]

ار مطلب کعب کو آور مذہب جمہور کا یہہ ہی کہ اگر زکوۃ مال کی ادا کرتا ہو تو کچھ مضائقہ نہین جمع کرنا اگرچہ بہت مال ہو

جاوی اس مین مبالغہ ہی کہ اتنا دون اور باوجود اسکے بھی کا شکے قبول ہو اور لفظ اذر ساتھہ حذف ان شکے مفعول ہی [illegible]

ہو اور اوسکو اللہ کے راہ مین دون اور قبول ہو تو بھی نہین دوست رکھتا کہ بقدر چہہ اوقیہ کے تیچھے چھوڑ جاون **ع** مع وعن

الْحَارِثِ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ مُسْرِعًا فَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ اِلٰى بَعْضِ حُجَرِ نِسَائِهٖ فَفَزِعَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهٖ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَرَاٰى اَنَّهُمْ قَدْ عَجِبُوْا مِنْ سُرْعَتِهٖ قَالَ ذَكَرْتُ شَيْئًا مِنْ تِبْرٍ عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ اَنْ يَحْبِسَنِيْ فَاَمَرْتُ بِقِسْمَتِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ قَالَ كُنْتُ خَلَّفْتُ فِي الْبَيْتِ تِبْرًا مِنَ الصَّدَقَةِ فَكَرِهْتُ اَنْ اُبَيِّتَهٗ اور روایت ہی عقبہ بن حارث سے کہ کہا پڑہی مینے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ مین نماز عصر کے پس سلام پھیرا حضرت نے پھر کھڑے ہوی جلدی کرنیوالے پھر پھلانگتے ہوے گردنین لوگون کی متوجہ ہوے طرف بعضی حجرون عورتون اپنی کی پس گھبرائے لوگ جلدی کرنے حضرت کی سے پھر نکلے حضرت اونپر پس دیکھا کہ صحابہ نے تعجب کیا جلدی کرنے اونکی سے فرمایا یاد کی مینے ایک چیز سونیکی کہ نزدیک ہماری تھی پس مکروہ جانا مینے سہ کہ روکی مجکو یعنی قرب الٰہی سے پس حکم کیا مینے یعنی اہل بیت کو ساتھہ بانٹ دینے اوسکی کے نقل کی یہہ بخاری نے اور ایک روایت بخاری کی مین ہے کہ فرمایا حضرت نے تھا مین چھوڑ آیا گھر مین ایک لاسونیکا زکوۃ یعنی سے پس مکروہ جانا مینے یہہ کہ رات کو رکھون مین اوسکو **ف** اس سے معلوم ہوا کہ التفات کرنا ماسوای اللہ کی طرف مقربون کو بھی باز رکھتا ہی مقام قرب سے یا یہہ تعلیم امت کے لیے تھا **ح** **وعن** عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدِيْ فِيْ مَرَضِهٖ سِتَّةُ دَنَانِيْرَ اَوْ سَبْعَةٌ فَاَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُفَرِّقَهَا فَشَغَلَنِيْ وَجَعُ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَاَلَنِيْ عَنْهَا مَا فَعَلَتِ السِّتَّةُ اَوِ السَّبْعَةُ قَالَتْ لَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كَانَ شَغَلَنِيْ وَجَعُكَ فَدَعَا بِهَا ثُمَّ وَضَعَهَا فِيْ كَفِّهٖ فَقَالَ مَا ظَنُّ نَبِيِّ اللّٰهِ لَوْ لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهٰذِهٖ عِنْدَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی عائشہ سے یہہ کہ اونہون نے کہا تھین حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے میری پاس بیماری اونکی مین چھہ اشرفیان عرب کی یا سات پس حکم کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ بانٹ دون مینے اونکو پھر باز رکھا مجکو یعنی بانٹنے اونکی سے بیماری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے یعنی فرصت نہ پائی اونکی بانٹنے کے بسبب بیماری حضرت کے پھر پوچھا مجھسے حضرت نے حال اونکا کہ کیا ہوتین وہ چھہ اشرفیان یا سات کہا حضرت عائشہ نے نہین مین نے قسم ہے خدا کی تحقیق باز رکھا مجکو یعنی اونکی بانٹنے سے بیماری آپ کی نے پس منگوایا حضرت نے اون اشرفیون کو رکھا اونکو اپنی ہاتھہ مین پھر فرمایا کیا ہی گمان نبی خدا کا اگر ملاقات کرے اللہ عزوجل سے اور یہ اشرفیان ہون پاس اسکی نقل کی یہ احمد **ف** یعنی ہونا انکا نبی کے پاس منافی ہی مقام نبوت کی **ح** **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى بِلَالٍ وَعِنْدَهٗ صُبْرَةٌ مِنْ تَمْرٍ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا بِلَالُ قَالَ شَيْءٌ اَدَّخَرْتُهٗ لِغَدٍ فَقَالَ اَمَا تَخْشٰى اَنْ تَرٰى لَهٗ بُخَارًا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَنْفِقْ بِلَالُ وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِي الْعَرْشِ اِقْلَالًا اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ داخل ہوے بلال کے پاس اور نزدیک بلال کے ایک تودہ خرما کے

[illegible] تو یہہ کہ دیکھے تو اسکے لیے کا
[illegible] صاحب عرش سے فقر کاف کل کو یعنی دن قیامت کے پس لفظ یوم القیمۃ
[illegible] طرف تیرے پس یہہ کنایہ ہے قریب ہونے سے اوسکے دوزخ سے حاصل یہہ کہ اسکے سبب سے قریب دوزخ کے ہوگا
[illegible] یہہ ہے کہ خرچ کر اور محتاجگی سے نہ ڈر کہ جس قادر نے عرش عظیم کو پیدا کیا ہے روزی پہنچا دیگا اور حاصل کرنے مقام کمال کے یعنی توکل اور اعتماد حق پر حاصل ہووالا جائز ہے ذخیرہ کرنا قوت برس دن کا عیال

وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم السخاء شجرة في الجنة فمن كان سخيا اخذ بغصن من اغصانها لم يتركه الغصن حتى يدخله الجنة والشح شجرة في النار فمن كان شحيحا اخذ بغصن منها فلم يتركه الغصن حتى يدخله النار رواه البيهقي في شعب الايمان اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سخاوت درخت ہے بہشت میں پس جو شخص ہوگا سخی پکڑیگا ٹہنی اوس میں سے پس نہیں چھوڑیگی اوسکو ٹہنی یہانتک کہ داخل کریگی اوسکو بہشت میں یعنی اگرچہ آخر الامر ہو تحمل کرنے دوزخ میں پس جو شخص کہ بخیل ہوگا پکڑیگا ٹہنی کو اوس میں سے پس نہ چھوڑے گی اوسکو ٹہنی یہانتک کہ داخل کریگی اوسکو دوزخ میں نقل کیا ان دونوں حدیثوں کو بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** درخت ہے یعنی سخاوت مانند درخت کے ہے مشابہت دی اوسکو درخت کے ساتھ اس لیے کہ جیسے درخت ہوتا ہے اور ٹہنیاں بہت ہوتی ہیں ایسی سخاوت بھی ایک چیز بڑی ہے اور قسمیں اوسکی بہت ہیں اور پکڑیگا ٹہنی یعنی ایک قسم سے سخاوت کرے **ع وعن** علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بادروا بالصدقة فان البلاء لا يتخطاها رواه رزين اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی کرو ساتھ للہ دینے کے بعض مصیبتوں سے پہلے دو للہ اس لیے کہ تحقیق بلا نہیں بڑھتی صدقہ سے یعنی للہ دینے سے بلا دفع ہوتی ہے نقل کی یہہ رزین نے **باب الصدقة** باب ہے بیچ بیان فضیلت صدقہ کے **ف** صدقہ اوس مال کو کہتے ہیں کہ نکالے اوسکو آدمی اپنے مال میں سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور قرب حاصل کرنیکے لیے خواہ واجب ہو خواہ نفل **ع الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تصدق بعدل تمرة من كسب طيب ولا يقبل الله الا الطيب وان الله يتقبلها بيمينه ثم يربيها لصاحبها كما يربي احدكم فلوه حتى تكون مثل الجبل متفق عليه اور ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ خیرات کرے برابر کھجور کے یعنی برابر صورت میں ہو یا قیمت میں کمائی حلال سے اور نہیں قبول کرتا اللہ مگر حلال پس تحقیق اللہ قبول کرتا ہے اوسکو سامنہ داہنے ہاتھ اپنے کے پھر پالتا ہے اوسکو واسطے خیرات والے کے جیسا کہ پالتا ہے ایک تمہارا بچھیرا کو یہانتک کہ ہوتا ہے صدقہ یا ثواب اوسکا مانند پہاڑ کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کسب کے معنی ہیں جمع کرنا اور یہاں مراد ہے وہ مال کہ جمع کیا ہوا اوسکو وجہ حلال سے یعنی بوجہ شرعی کچھ صنعت کی یا تجارت کی یا زراعت کی یا ارث میں ہاتھ لگا اللہ نے اور نہیں قبول کرتا اللہ مگر حلال اس میں اشارہ ہے طرف اسکے کہ غیر حلال نہیں قبول ہوتا اور حلال اچھی جا صرف ہوتا ہے متفق عارضہ باللہ نے نقل کی کہ ایک شخص صالحین میں سے کماتا تھا اور پھر للہ دیتا تھا تہائی اور تہائی اپنے خرچ میں لاتا کہ ایک دن میں پس آیا اوسکے پاس ایک نیازدار اور کہا اے شیخ چاہتا ہوں میں یہہ کہ کچھ للہ دوں میں پس بتا مجکو مستحق کہا ہوگا مستحق کو پس مبالغہ کیا اون سے اسبات میں غنی نے کہا اونہوں نے نکل جب تو

اوس شخص سے کہ رحم کر ہر اوسپر دل تیرا دی اوسکو پس نکلا وہ دیکھا ایک [illegible]
سے کہ پاس اوسکے تھا یہہ کہ گذرا مجھپر ایک شخص کل اور دیا مجکو اتنا اتنا مال پس خوش ہوا [illegible]
اترہ سنکر آیا وہ غنی شیخ کے پاس اور بیان کیا یہہ واقعہ پھر دی اوسکو شیخ نے ایک درہم اپنی کمائی کی اور کہا اوسکو [illegible]
نظر پڑے اوسکو یہہ درہم دینا پس نکلا وہ دیکھا ایک ویت دار کو کہ ظاہر مین غنی معلوم ہوتا تھا پس دیا اوسکو دے سے لیکر
لاچار اوسیکو دی درہم پس جب لی اوسنے درہم پھرا راہ اپنی سے اور ساتھہ چلا اوسکے غنی دینے والا یہانتک کہ دیکھا اوسکو کہ داخل ہوا ایک
دوسری راہ سے اور چلا طرف شہر کے پھر داخل ہوا وہ غنی پیچھے اوسکے اوس کھنڈر مین پس نہ دیکھا اوس مین مگر کبوتر مہ
اوسکے غنی اور قسم دی اوسکو یہہ کہ خبر دی مجکو اپنی حال کی پس ذکر کیا اوسنے یہہ کہ میرے ساتھہ اولاد چھوٹی اور تھی وہ نہایت بھوکا
ہوا اور نکلا سرگردان پھر دیکھا مین نے یہہ کبوتر مرا ہوا لیلیا مینے اوسکو اونکے لیے پس جب مجھے یہہ فتوح ہاتھہ لگی تو پھینک دیا کبوتر مرا
پس سمجھا وہ غنی کلام شیخ کا کہ واقعی حلال مال اچھی جاے خرچ ہوتا ہے اور حرام بری جاے اور قبول کرتا ہے ساتھہ داہنے ہاتھہ کے یعنی خیرات
اور راضی ہوتا ہے اوس سے اسکو دائین ہاتھہ مین لینا اس لیے کہا کہ عادت ہے پسندیدہ چیز کو آدمی دائین ہاتھہ مین لیتا ہے اور پالتا ہے یعنی بڑا
اوسکو تاکہ بھاری ہو میزان اعمال مین ۞ ع **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ
وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہین کم کرتا صدقہ دینا مال کو اور نہین زیادہ کرتا اللہ بندیکو بسبب معاف کرنیکے تقصیر کیسیکی مگر عزت اور نہین تواضع کرتا کوئی واسطے خدا کے
مگر بلند کرتا ہے مرتبہ اوسکا اللہ نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی اگرچہ ظاہر مین للہ دینا سبب نقصان مال کا ہے لیکن حقیقت مین سبب زیادتی کا ہے
برکت زیادہ ہوتی ہے اور آفتین دفع ہوتی ہین اور ثواب ملتا ہے یا یہہ کہ دنیا مین بھی بدلا اوسکا ملتا ہے اور جو کوئی قصور کیسیکا بخشتا ہے
ہے باوجود قدرت کے بدلا لینے پر اوسکو اللہ تعالیٰ عزت زیادہ کرتا ہے دنیا اور آخرت مین ایک بزرگ سے منقول ہے کہ کوئی انتقام برابر عفو کے نہین اور جو کوئی تواضع
عاجزی کرتا ہے واسطے امید قرب الٰہی کے اور نہ کسی غرض کی تو اوسکی اللہ تعالیٰ قدر بلند کرتا ہے دنیا و آخرت مین ۞ ع **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْاَشْيَاءِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ دُعِيَ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَلِلْجَنَّةِ اَبْوَابٌ فَمَنْ
كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ
مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَا عَلٰى مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ
فَهَلْ يُدْعٰى اَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی خرچ کرے دو ہری چیز کو چیزون مین سے اللہ کی راہ مین یعنی اوسکی خوشنودی کی جگہ تو بلایا جاویگا
دروازون بہشت کے سے اور بہشت کے ہین کتنے ہی دروازے یعنی آٹھہ پس جو ہووے اہل نماز سے یعنی بہت نفل پڑہتا ہو یا اچھی طرح
نماز پڑہتا ہو بلایا جاویگا دروازے نماز کے سے یعنی جو خاص اہل نماز ہی کے لیے ہے کہا جاویگا کہ اے بندے داخل ہو اس دروازے سے اور جو کوئی
ہو اہل جہاد سے یعنی جہاد بہت کیا ہو بلایا جاویگا دروازہ جہاد کے سے اور جو ہوگا اہل صدقہ سے یعنی للہ بہت دیتا ہوگا بلایا جاویگا
دروازے صدقہ کے سے اور جو کہ ہو اہل روزی سے یعنی روزی بہت رکھتا ہو بلایا جاویگا دروازے ریان سے یعنی پیاس
کہ نام اوسکا ریان ہے پس کہا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نہین ضرورت اوس شخص پر کہ بلایا جاوے [illegible]

دروازے سے بلایا جاے گا

تو نکے پس پوچھتا ہون کہ کیا بلایا جاویگا کوئی ان سب دروازون سے

ہون گے تو ان مین کہ ہوویگا تو اون مین سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** دوہری چیز یعنی مثلاً درہم

اور گھوڑے یا اور کپڑے وغیر ذلک اور بلایا جاویگا دروازون بہشت کے سے یعنی بلاوینگے داروغہ جنت کے

اس سے معلوم ہوا کہ یہہ ایک عمل برابر اون اعمال کے ہے کہ جنکے سبب سے مستحق داخل ہونیکا

ریان کے معنی ہین سیراب کیا گیا ہے کہ وہ دروازہ ایسا ہے کہ پلایا جاتا ہے روزہ دار اوس مین شراب طہور پہلے پہنچنے کے

بعد جنت مین تاکہ جاتی رہے پیاس روزے مین جو یہان پیاسا رہا تھا اوسکی عوض اس دروازے سے داخل ہوگا سیراب ہوکر اور ایک

روایت مین آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت کا ایک دروازہ ہے کہ کہا جاتا ہے اوسکو باب الضحی پس جب ہوگا قیامت

کا پکاریگا پکارنیوالا یعنی فرشتہ کہ کہان ہین وہ لوگ کہ مداومت کرتے تھے نماز ضحی پر یعنی اشراق یا چاشت پر یہہ دروازہ تمہارے

لیے ہے داخل ہو اس مین ساتھہ رحمت خدا کے اور ایک حدیث مین آیا ہے کہ باب التوبہ کہ توبہ والے اوسمین سے داخل ہونگے اور ایک دروازہ ہے

کہ غصہ پینیوالے اور عفو کرنیوالے گناہ لوگون کے اوس مین سے داخل ہونگے اور ایک اور دروازہ ہے کہ راضی برضاے مولی اوس مین

سے داخل ہونگے اور لفظ فہل یدعی کے اوپر کا جملہ تمہید ہے سوال کی یعنی فہل یدعی آخر تک کے اور ہوویگا تو اون مین سے یعنی اس لیے

کہ حضرت ابوبکر رض مین یہہ سب باتین پائی جاتی تہین ع **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ

مِنْکُمُ الْیَوْمَ صَائِمًا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ جَنَازَۃً قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ

مِسْکِیْنًا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ مَرِیْضًا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا

اجْتَمَعْنَ فِیْ امْرِئٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کون شخص

تم مین سے آج کے دن روزے سے کہا ابوبکر صدیق نے کہ مین ہون وغیرہ فرمایا کون ہے تم مین سے کہ گیا ہے آج کے دن ساتھہ جنازہ کے

کہا ابوبکر نے کہ مین ہون فرمایا کون ہے کہ کھلایا تم مین سے آج کے دن مسکین کو کہا ابوبکر نے کہ مین ہون فرمایا کون ہے تم مین سے کہ

کی بیمار کی آج کے دن کہا ابوبکر نے کہ مین ہون پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

مگر کہ داخل ہوگا بہشت مین نقل کی یہہ مسلم نے **ف** نہین جمع ہوتین یہہ چیزین کسی ایک انسان مین مگر کہ داخل ہوگا بہشت مین یعنی

ہر ایک خصلت الا ترا ایمان بھی کافی ہے مطلق داخل ہونیکے لیے یا معنی یہہ ہین کہ داخل ہوگا جنت مین جس دروازے سے چاہیگا اور اس

حدیث سے معلوم ہوا کہ منع نہین ہے آنا کہنا اور بیان کرنا اپنی فضیلت کا بطور خبر دینے کے اپنے حال سے اور بقصد طلب کرنے سوال کے

اللہ تعالیٰ نے جو منع کیا ہے اسکو کہ فقیر کو چاہیے کہ انا زبان پر نہ جاری کرے تو مراد اونکی یہہ ہے کہ بقصد تکبر اور دعوی ہستی

اور انانیت کرنے جیسے ابلیس نے کہا انا خیر منہ ع **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ

جارۃ لجارتہا ولو فرسن شاۃ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عورتون

مسلمان ہمسائی اپنی تحفہ بھیجنے کو یا تصدق کرنیکو واسطے ہمسائی اپنے کے اگرچہ ہو کھر بکری کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف**

حقیر جانے ہمسائی اپنے ہمسائی کو حقیر جانکر اوس چیز کو کہ موجود ہو اوس پاس یعنی جو ہو سکے بھیجے اگرچہ تھوڑی چیز ہو

Marfat.com

اور بعضون نے کہا کہ یہہ خطاب ہی عورت کو ہی کہ جسکو تحفہ بھیجے پس معنی یہہ ہونگے کہ حقیر نہ جانے تو کسی
بکریکا یہہ قابل بھیجنے اور بھیجانیکے اور تصدق کو نہین ہی اسکو مبالغہ ذکر فرمایا مراد اس سے یہہ ہی کہ اگرچہ کھوڑی اور حقیر چیز ہو اور
ہی یہہ غصہ اور بھیجنا تحفہ وغیرہ کا بہت ہوتا ہی ع ح **وَعَنْ** جَابِرٍ وَحُذَيْفَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر اور حذیفہ سے کہا دونون نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نیکی ہی صدقہ ہی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** یعنی
کہنے کو خواہ کرنیکا اور ہین موافق مرضی اللہ کے اونکا ثواب ایسا ہی جیسا اللہ دینے کا ع **وَعَنْ** اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْقِرَنَّ
مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَلَوْ اَنْ تَلْقٰى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلِيْقٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ حقیر جانو کسی
کو لگرچہ ملاقات کرے تو اپنے بھائی سے ساتھ چہرے خوش کے نقل کی یہہ مسلم **ف** کشادہ پیشانی سے جو کوئی کسی سے ملتا ہی تو وہ خوش ہوتا ہی پس مسلمان کا دل خوش کرنا بلاشبہہ
ع **وَعَنْ** اَبِيْ مُوْسٰى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ
قَالَ فَلْيَعْمَلْ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهٗ وَيَتَصَدَّقُ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ اَوْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُعِيْنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ قَالُوْا فَاِنْ
لَّمْ يَفْعَلْهُ قَالَ فَيَاْمُرُ بِالْخَيْرِ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلْهُ قَالَ فَيُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَاِنَّهٗ لَهٗ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ابی موسیٰ اشعری
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان پر صدقہ لازم ہی یعنی بطریق شکر نعمت الہی کے کہا صحابہ نے پس اگر نہ پاوے اسقدر کہ تصدق
کرے فرمایا پس چاہیے کہ کماوے مال دونون ہاتھون کے کسب سے پس نفع پہنچاوے اپنی ذات کو اور خیرات کرے کہا صحابہ نے پس اگر نہ طاقت رکھے
یا کہا کہ نہ کر سکے فرمایا پس مدد کرے یعنی بدن سے یا مال سے حاجتمند غمگین دادخواہ کو عرض کیا صحابہ نے پس اگر نہ کر سکے یہہ بھی فرمایا امر کرے ساتھ
بھلائی کے عرض کیا صحابہ نے پس اگر نہ کرے یہہ بھی فرمایا پس باز رکھے یعنی اپنی تئین یا اورونکو برائی پہنچانے سے لوگون کو پس تحقیق یہہ اوسکیلیے
صدقہ ہی یعنی اللہ دینے کا ثواب ہوتا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** برائی پہنچانے سے یعنی زبان سے یا ہاتھ وغیرہ سے کسی کو ایذا نہ دے
اور یہی مضمون کسی نے اس بیت میں کہا ہی مصرع مرا بخیر تو امید نیست بد مرسان ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ يَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَيُعِيْنُ الرَّجُلَ
عَلٰى دَابَّتِهٖ فَيَحْمِلُ عَلَيْهَا اَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَكُلُّ خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا اِلَى الصَّلٰوةِ
صَدَقَةٌ وَيُمِيْطُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے جو جوڑ ہین آدمی کے بدن مین لازم ہی اوپر یعنی اونکے مقابلہ مین صدقہ ہر روز کہ نکلتا ہی اوس مین آفتاب عدل کرنا درمیان دو
شخصون کے بھی صدقہ ہی اور مدد کرنی آدمی کی اوپر جانور اوسکی کے کہ سوار کرے اوسپر یا لاد دے اوسپر اسباب اوسکا صدقہ ہی اور بات اچھی
صدقہ ہی اور ہر قدم کہ رکھتا ہی اوسکو طرف نماز کے صدقہ ہے اور دور کرنا موذی چیز کا راہ سے صدقہ ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے
ف لازم ہی اوپر یعنی جوڑون کی پیدایش مین کہتے ہین اور نعمتین بڑی بڑی ہین اونکے شکرانہ مین صدقہ لازم ہے آدمی پر ہر روز بعد ازان
بیان کیا کہ صدقہ بھی نہین ہی کہ مال اللہ دے بلکہ یہہ چیزین بھی کہ مذکور ہوئین صدقہ ہین اور بات اچھی یعنی جس سے ثواب حاصل ہو یا ظاہر
وغیرہ سے کلام نرم کرنا اور ہر قدم کہ رکھتا ہی طرف نماز کو صدقہ ہی اور اسکے حکم مین ہی جانا طواف کے لیے اور عیادت کے لیے اور جنازہ
کے لیے اور طلب علم اور مانند انکیلیے اور موذی چیز مانند کانٹے اور ہڈی اور نجاست وغیرہ کے ع ح **وَعَنْ**
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِقَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْ بَنِيْ اٰدَمَ عَلٰى [illegible]

Marfat.com

[illegible] مِنْ مَعْرُوفِ النَّاسِ أَوْ شَوْكَةً أَوْ عَظْمًا أَوْ أَمَرَ بِمَعْرُوفٍ [illegible] فَإِنَّهُ يَمْشِي يَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور [illegible] کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا گیا ہر آدمی بنی آدم سے اوپر تین سو ساٹھ جوڑوں کے [illegible] اکبر کہو اور حمد کرے اللہ کی اور لا الہ الا اللہ کہے اور سبحان اللہ کہے اور استغفار کرے اللہ سے اور دور کرے [illegible] یا دور کرے راہ سے کانٹا یا ہڈی یا حکم کرے ساتھ نیک چیز کے یا منع کرے بری چیز سے کہے اور کرے یہ اقوال افعال [illegible] تین سو ساٹھ جوڑوں کی پس تحقیق وہ چلتا ہے اوسدن اس حالت مین کہ دور رکھا اپنی جانکو آگ سے نقل کی یہ مسلم نے [illegible] لفظ اوس دن مین اشارہ ہے طرف اسکی کہ یہہ کلام ہر روز کرے تا کفارہ گناہون کا ہو ۔ ح **وَعَنْ** أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةً وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَفِي بُضْعِ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيَأْتِي أَحَدُنَا شَهْوَتَهُ وَيَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ قَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ أَكَانَ عَلَيْهِ فِيهِ وِزْرٌ فَكَذٰلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر تسبیح یعنی سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر تکبیر یعنی اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے اور ہر تحمید یعنی الحمد للہ کہنا صدقہ ہے اور ہر تہلیل یعنی لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور حکم کرنا ساتھ نیک بات کے صدقہ ہے اور منع کرنا بری بات سے صدقہ ہے اور بیچ صحبت کے تمہاریکی بی بی اپنی سے یا لونڈی اپنی سے صدقہ ہے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ دفع کرے ایک ہمارا اپنی شہوت اور ہوا وسکو اوس مین ثواب فرمایا خبر دو مجکو اگر دفع کرتا شہوت کو حرام مین آیا ہوتا اوسپر اوس مین گناہ پس اسیطرح جسوقت دفع کریگا اوسکو حلال مین ہوگا اوسکے لیے اوس مین ثواب نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی جس طرح دفع دنی مین ثواب ہوتا ہے ویسا ہی تسبیحات وغیرہ کے پڑھنے اور کرنے سے ثواب پاتا ہے اور صحبت کرنے بی بی سے اگرچہ بذاتہ عبادت و صدقہ نہین ہے لیکن از بسکہ اوس مین ادا کرنا حق بی بی کا ہے اور نفس حرام کی طرف مائل بہت ہوتا ہے اور شیطان بھی رغبت دلاتا ہے اوسکی اور باوجود اسکے ہوا کرنا جو حلال کی [illegible] کرتا ہے موجب حکم الٰہی کے ثواب پاتا ہے صدقہ کا ساتھ ۔ ح **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ [illegible] لَبَنُ الْمِنْحَةِ الصَّفِيُّ مِنْحَةً وَالشَّاةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً تَغْدُو بِإِنَاءٍ وَتَرُوحُ بِإِنَاءٍ [illegible] روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھا صدقہ ہے اونٹنی بہت دودھ والی عاریت دینی واسطے دودھ پینے کے [illegible] اور بکری بہت دودھ والی عاریت دینی صبحکو دیتی ہے باسن بھر کر دودھ اور شام کو دیتی ہے باسن بھر کر دودھ نقل کی یہ [illegible] مسلم **منحۃ** عرب مین یہہ معمول ہے کہ جسکو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے وہ اونٹنی یا بکری دودھ کی محتاج کو عاریۃً دیتا ہے [illegible] اپنی کرے اور بعد حاجت روائی کی وہ مالک کو پھیر دیتا ہے اسکو حضرت نے تعریف فرمائی کہ خوب صدقہ ہے ۔ ح **وَعَنْ** [illegible] قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ طَيْرٌ أَوْ بَهِيمَةٌ إِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ وَمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا [illegible] نہین کوئی مسلمان کہ لگاوے کوئی درخت یا بووے کھیتی پھر کھاوے اوس سے آدمی یا پرندی یا چارپائی یعنی اگرچہ بغیر اختیار [illegible] نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی ہین جابر سے یہہ بھی ہے اور جو کچھ چورایا جاتا ہے

Marfat.com

اوس سے اوسکے لیے صدقہ ہے **ف** یعنی ایسا دینے کا سا ثواب پاتا ہی اور [illegible]
اوسکو ثواب اس مین تسلی ہے اوسکے لیے کہ صبر کرے نقصان مال پر کہ بہت ثواب پاتا ہی **ف** الدنیا
بیشتر ہے اور یہان نیت نہوی جواب یہہ کہ منظور اصلی کہیتی ہین جیوۃ نوع حیوان وانسان کی ہے مطلقاً ہیچ کسی فرد کی
کی سے متعلق ہوے نیت اجمالی ساتھہ اس فرد کی بھی اور نیت اجمالی کافی ہے ثواب کی ہونی مین واللہ اعلم بالصواب مولانا عبد الحی
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُفِرَ لِامْرَأَةٍ مُومِسَةٍ مَرَّتْ بِكَلْبٍ عَلَى رَأْسِ رَكِيٍّ يَلْهَثُ كَادَ يَقْتُلُهُ
الْعَطَشُ فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَأَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهُ مِنَ الْمَاءِ فَغُفِرَ لَهَا بِذَلِكَ قِيلَ إِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ لَأَجْرًا قَالَ فِي كُلِّ
ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشش کی گئی واسطے ایک عورت
بدکار کی کہ گذری ایک کتے پر کہ کھڑا تھا نزدیک کنوین کے نکال رہا تھا زبان اپنی مارے پیاس کے قریب تھا کہ ہلاک کرے اوسکو پیاس
پس اوتارا اوس عورت نے موزہ اپنا اور باندیا اوسکو ساتھہ اوڑہنی اپنی کے پھر نکالا اوسکے لیے پانی پس بخشش کی گئی واسطے اوسکی بسبب
اس کام کے کہا گیا یعنی صحابہ نے عرض کیا کہ کیا تحقیق ہمارے لیے بیچ احسان کرنیکی جانورون پر ثواب ہی فرمایا بیچ احسان کرنیکی ہر صاحب جگر
پر یعنی جاندار پر ثواب ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا مظہر نے کہ ہر جانور کے کھلانے اور پلانے مین ثواب ہوتا ہی سوائے
موذیات کے کہ جنکے لیے حکم مارنیکا ہی جیسے سانپ اور بچھو وغیرہ اور اس مین دلیل ہے اسپر کہ کبھی کبیرہ گناہ بغیر توبہ کے بہ اللہ تعالی بخش دیتا ہے
یہ مذہب ہی اہل سنت کا ع **وعن** ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ
أَمْسَكَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ مِنَ الْجُوعِ فَلَمْ تَكُنْ تُطْعِمُهَا وَلَا تُرْسِلُهَا فَتَأْكُلَ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے
ابن عمر اور ابی ہریرہ سے کہا دونون نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عذاب کی گئی ایک عورت بسبب بلی کے کہ باندہ رکھا تھا
اوسکو یہانتک کہ مرگئی ماری بھوک کے پس نہ تھی عورت کہ کھلاوی اوس بلی کو اور نہ چھوڑتی تھی بلی کو کہ کھاوی جانورون زمین کے سے یعنی چوہے
وغیرہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہہ صغیرہ گناہ ہی اور جائز ہے عذاب ہونا صغیرہ پر جیسا کہ مذکور ہی عقائد مین ع **وعن**
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَةٍ عَلَى ظَهْرِ طَرِيقٍ فَقَالَ لَأُنَحِّيَنَّ هَذَا
عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ لَا يُؤْذِيهِمْ فَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
گذرا ایک شخص ٹہنی درخت کی پر کہ تھا اوپر راہ کے یعنی ادہر اودہر راہ کے پس کہا البتہ دور کرونگا مین اس ٹہنی کو مسلمانون کی راہ سے تا نہ ایذا دے
اونکو پس داخل کیا گیا بہشت مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی ارادہ دور کرنیکا کیا اور پھر دور کیا اوسکو پس داخل ہوا بہشت مین یا مقاربت ہی سے داخل ہوا
وعنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ فِي شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيقِ
كَانَتْ تُؤْذِي النَّاسَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دیکھا مینے ایک شخص کو
کہ پھرتا ہی اور چین کرتا ہی بہشت مین بسبب ایک درخت کے کہ کاٹا تھا اوسکو راہ پر سے تھا درخت ایذا دیتا آدمیون کو نقل کی یہہ مسلم نے
وعن أَبِي بَرْزَةَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ عَلِّمْنِي شَيْئًا أَنْتَفِعُ بِهِ قَالَ اعْزِلِ الْأَذَى عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ [illegible]
اور روایت ہی ابی برزہ سی کہ کہا کہا مین نے اے نبی اللہ کے سکھلاؤ مجکو ایک چیز کہ نفع پکڑون مین ساتھہ اوسکے فرمایا ایک [illegible]
چیز کو راہ مسلمانون کے سے نقل کی یہہ مسلم نے **وسند کر** حدیث علباء بن [illegible]

Marfat.com

عن عبد الله بن سلام قال لما قدم النبی صلی الله علیه وسلم
[illegible] وجهه عرف ان وجهه ليس بوجه كذاب فكان اول ما قال يا ايها الناس افشوا السلام واطعموا
[illegible] بالليل والناس نيام تدخلوا الجنة بسلام رواه الترمذی وابن ماجة والدارمی

سلام سے کہ کہا جبکہ آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین حاضر ہوا مین پس جبکہ دیکھا مینے چہرہ حضرت کا معلوم کیا
چہرہ حضرت کا نہین ہے چہرہ جھوٹیکا پس تہا اول کلام یہہ کہ فرمایا ای آدمیو افشا کرو سلام کو یعنی پکار کر کہو اسطرح
سلام علیک کرو وہ بہی اور ہر ایک سے کرو خواہ آشنا ہو خواہ بیگانہ اور کھلاؤ کھانا یعنی بھوکو نکو اور سلوک کرو نا تیدارون سے
جبکہ جاوے رات کو اوس حالت مین کہ لوگ سوتے ہون یعنی تہجد داخل ہوگی بہشت مین ساتہہ سلامتی کے یعنی عذاب سے نقل کی یہہ
ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **وعن** عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اعبدوا الرحمن
واطعموا الطعام وافشوا السلام تدخلوا الجنة بسلام رواه الترمذی وابن ماجة اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بندگی کرو رحمان کی اور کھلاؤ طعام اور افشا کرو سلام داخل ہوگی بہشت مین ساتہہ سلامتی کے
نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **وعن** انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الصدقة لتطفئ غضب الرب
وتدفع ميتة السوء رواه الترمذی اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق صدقہ کرنا البتہ
بجھا دیتا ہی غضب پروردگار کی کو اور دور کرتا ہے مرنی بد کو نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** بجھا دیتا ہی غضب رب کو یعنی دنیا مین فیصلہ
سے رکھتا ہی کہ کوئی بلا نہین اوتارتا اور مرنے بد کو یعنی بری حالت کو وقت مرنے کے یعنی وقت مرنیکی وسوسہ شیطان سی اور بیماری خفقان وغیرہ سے
کہ باعث کفر و کفران کے ہو محفوظ رکہتا ہی حاصل یہہ کہ خاتمہ بخیر ہوتا ہے ۲ **وعن** جابر قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم کل معروف صدقة وان من المعروف ان تلقی اخاك بوجه طلق وان تفرغ من دلوك فی اناء اخیك
رواه احمد والترمذی اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نیکی ہو صدقہ ہی اور [illegible] نیکیون سے
یہہ ہی کہ ملاقات کرے تو مسلمان بہائی اپنے سے ساتہہ کشادہ چہرہ کے اور یہہ کہ ڈالدے ڈول اپنا [illegible] باسن بہائی اپنی کے
نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے **وعن** ابی ذر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تبسمك فی وجه اخیك لك صدقة
وامرك بالمعروف صدقة ونهيك عن المنكر صدقة وارشادك الرجل فی ارض الضلال لك صدقة ونصرك
الرديء البصر لك صدقة واماطتك الحجر والشوك والعظم عن الطريق لك صدقة وافراغك من
دلوك فی اناء اخیك لك صدقة رواه الترمذی وقال هذا حديث غريب اور روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرانا تیرا روبرو بہائی اپنی کو صدقہ ہی اور امر کرنا تیرا نیک بات کو صدقہ ہی اور منع کرنا تیرا بری بات سی صدقہ ہی اور بتلا دینا تیرا
راہ بہولے نشان کو واسطے تیری صدقہ ہی یعنی جس زمین مین بسبب نہونی نشان راہ کی لوگ راستہ بہولتے ہین اوس زمین کی سی راہ بہولے کو
بتلانا تیرا ثواب میں صدقہ کا ہی اور مدد کرنے تیری یعنی ہاتہہ پکڑ کر لیجانا اندہے کو یا کم سوجہہ کو تیرے لیے صدقہ ہی اور دور کرنا تیرا
پتہر اور کانٹا اور ہڈی راہ سے تیرے لیے صدقہ ہی اور ڈالنا پانی کا ڈول اپنے سے بیچ ڈول بہائی اپنے کی تیرے لیے صدقہ ہی نقل کی یہہ ترمذی نے

اور کہا یہ حدیث غریب ہی ف جیسے دل ہی دل مین اپنی والدین
سے پانی دی اوسکو کیا کچہ ثواب پاویگا ع وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ
اَفْضَلُ قَالَ الْمَاءُ فَحَفَرَ بِئْرًا وَقَالَ هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی
رسول اللہ تحقیق مان سعد کی یعنی میری مان مرگئی پس کونسا صدقہ بہتر ہی یعنی اوسکی روح کے لیے فرمایا پانی پس کھود دیا
کنوان صدقہ ہی واسطے مان سعد کی نقل کی یہہ ابوداؤد اور نسائی نے ف پانی بہتر ہی اس لیے کہ بہت کام آتا ہی
خصوصًا اون شہرون گرم مین ع وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا
ثَوْبًا عَلٰى عُرْيٍ كَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ وَاَيُّمَا مُسْلِمٍ اَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلٰى جُوْعٍ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَاَيُّمَا
سَقٰى مُسْلِمًا عَلٰى ظَمَاٍ سَقَاهُ اللّٰهُ مِنَ الرَّحِيْقِ الْمَخْتُوْمِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی سعید کی کہا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مسلمان پہناوے کسی مسلمان کو کپڑا اوپر حالت ننگے پن کے پہناویگا اوسکو اللہ بہشت کے سبز
مین سے اور جو مسلمان کھلاوے کسی مسلمان کو بھوک پر کھلاویگا اوسکو اللہ میوون بہشت کے سے اور جو مسلمان پلاوے کسی مسلمان کو
پلاویگا اوسکو اللہ شراب مہر کیے ہوئے مین سے نقل کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی نے ف یعنی شراب جنت کی کہ محفوظ ہی بسبب
تغیر و تبدیل سے اور جسکے لیے ہی سوا اوسکے کوئی نہین پی سکتا اور مراد اس سے یہہ ہی کہ نہایت نفیس ہی اسلیے کہ نفیس چیز پر مہر کر دیتے ہین اور مہر
اوسپر مشک کی ہی جیسا کہ کلام اللہ مین آیا ہی يُسْقَوْنَ مِنْ رَحِيْقٍ مَخْتُوْمٍ خِتَامُهٗ مِسْكٌ یعنی بجای موم وغیرہ کے مشک لگا کر اوسپر مہر کی گئی
ہے ع وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْمَالِ لَحَقًّا سِوَى الزَّكٰوةِ
ثُمَّ تَلَا لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ الْاٰيَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت
ہی فاطمہ بیٹی قیس کی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مال مین البتہ حق ہی سوا زکوۃ کے پھر پڑہی حضرت نے ساری آیت
نہین نیکی یہی کہ پھیرو منہہ اپنے کو طرف مشرق و مغرب کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف یعنی زکوۃ تو فرض
ہی ہے ضرور دینی چاہیے سوا زکوۃ کے صدقہ نفل بھی مستحب ہی وہ بھی دیا کرے اور وہ یہہ ہی کہ نہ محروم کرے سائل اور قرض مانگنے والے کو
اور دریغ نکرے عاریت مانگنے والے سے اسباب گھر کا مانند ہانڈی اور پیالہ وغیرہ کی اور نہ منع کرے کسیکو پانی اور نمک اور آگ لینے سے
لہذا ذکرہ الطیبی وغیرہ اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد حق سے وہ چیزین ہین کہ آیت مذکورہ مین فرمائین یعنی احسان کرنا قرابتیون سے اور یتیمون
اور مسکینون اور مسافرون اور سائلون سے اور خرچ کرنا مال کا بیچ آزاد کرنے بردہ کے اور باقی آیت یون ہی وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِی الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِی الرِّقَابِ
وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ یعنی ولیکن نیکی وہ ہی کہ ایمان لایا اللہ پر اور دن پچھلی پر اور فرشتون پر اور کتاب پر اور پیغمبرون
اور دیا مال ساتھہ محبت اوسکی کے قرابتیون اور یتیمون اور مسکینون اور مسافرون اور سائلون کو اور بردہ آزاد کرنے مین
کی نماز اور دی زکوۃ پس یہہ آیت حضرت نے سند کے لیے پڑہی اسواسطے کہ اس مین اول تو اللہ تعالیٰ نے تعریف کی ہی دینے
دینے مال کے اپنون اور یتیمون وغیرہ کو بعد ازان تعریف کے ساتھہ قائم کرنے نماز اور دینے زکوۃ کے پس معلوم ہوا کہ
دینے زکوۃ کے ہی اور وہ صدقہ نفل ہی حاصل یہہ کہ حضرت نے جو فرمایا تھا کہ مال مین حق ہی سوا زکوۃ کے تو

Marfat.com

ما الشيء الذي لا يحل منعه

وروايت ہی بہیسہ سے کہ نقل کی اوسنے اپنے باپ سے کہ کہا بہیسہ نے کہ کہا مین اوسکو

چیز کہ نہین حلال منع کرنا اور نہ دینا کسیکو اوس سے فرمایا کہ پانی کہا ای نبی اللہ کے اور کیا چیز ہے کہ نہین حلال

سے فرمایا کہ نمک کہا ای نبی اللہ کے اور کیا چیز ہی کہ نہین حلال منع کرنا اوس سے فرمایا کرنا تیرا بھلائیکو بہتر ہی تیرے

لیے بہتر ہو داؤد نے **ف** پانی یعنی جو پانی کہ زیادہ ہو حاجت سے مالک کی اور نمک سے نہ منع کرے اس لیے کہ لوگون کو احتیاج

ہمیشہ ہوتی ہی اور لوگ دیتے رہتے ہین اوسکو چندان قدر نہین رکھتا اور کلمہ اخیر کا جامع ہی سب بھلائیون کو یعنی دی جو کچھ چاہے

اور جو ہو سکی بھلائی کر نہین حلال تجکو باز رکھنا اپنی کو اور اورونکو اس سے پس یہہ تعمیم ہی بعد تخصیص کے اور اشارہ ہی طرف اسکی کہ لفظ لا یحل

بمعنی لا ینبغی کے ہے یعنی لائق نہین ہے منع کرنا ان چیزون سے ع **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَنْ أَحْيَى أَرْضًا مَيْتَةً فَلَهُ فِيهَا أَجْرٌ وَمَا أَكَلَتِ الْعَافِيَةُ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا فرمایا رسول

خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آباد کرے زمین خشک یعنی کھیتی کرے زمین افتادہ مین پس اوسکے لیے اوس مین یعنی اوسکو آباد کرنے

مین ثواب ہی اور جو کچھ کہا جاوین جانور یا آدمی اوسکے حاصل مین سے پس وہ اوسکے لیے صدقہ ہی یعنی جبکہ راضی و شاکر ہوا وسپر نقل کی یہہ دارمی نے

وعن الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَنَحَ مِنْحَةَ لَبَنٍ أَوْ وَرِقٍ أَوْ هَدَى زُقَاقًا كَانَ لَهُ مِثْلُ

عِتْقِ رَقَبَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی براء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دیوی عاریۃً جانور دودہ کا

یا قرض دیوی چاندی یعنی روپے وغیرہ یا راہ بتلاوے راہ بھولیکو یا اندہی کو کوچہ اور راہ مین ہوگا اوسکے لیے ثواب مانند آزاد کرنے ایک بردہ کے

نقل کی یہہ ترمذی نے **وعن** أَبِي جُرَيٍّ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَرَأَيْتُ رَجُلًا يَصْدُرُ النَّاسُ عَنْ رَأْيِهِ

لَا يَقُولُ شَيْئًا إِلَّا صَدَرُوا عَنْهُ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا هٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ

يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ قَالَ لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ قُلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ قُلْتُ أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالَ

أَنَا رَسُولُ اللّٰهِ الَّذِي إِنْ أَصَابَكَ ضُرٌّ فَدَعَوْتَهُ كَشَفَهُ عَنْكَ وَإِنْ أَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ فَدَعَوْتَهُ أَنْبَتَهَا لَكَ وَإِذَا كُنْتَ بِأَرْضٍ

قَفْرٍ أَوْ فَلَاةٍ فَضَلَّتْ رَاحِلَتُكَ فَدَعَوْتَهُ رَدَّهَا عَلَيْكَ قُلْتُ اعْهَدْ إِلَيَّ قَالَ لَا تَسُبَّنَّ أَحَدًا قَالَ فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهُ حُرًّا وَلَا عَبْدًا وَلَا

بَعِيرًا وَلَا شَاةً قَالَ وَلَا تَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوفِ وَأَنْ تُكَلِّمَ أَخَاكَ وَأَنْتَ مُنْبَسِطٌ إِلَيْهِ وَجْهُكَ إِنَّ ذٰلِكَ مِنَ الْمَعْرُوفِ

وَارْفَعْ إِزَارَكَ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ فَإِنْ أَبَيْتَ فَإِلَى الْكَعْبَيْنِ وَإِيَّاكَ وَإِسْبَالَ الْإِزَارِ فَإِنَّهَا مِنَ الْمَخِيلَةِ وَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيلَةَ

وَإِنِ امْرُؤٌ شَتَمَكَ وَعَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيكَ فَلَا تُعَيِّرْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيهِ فَإِنَّمَا وَبَالُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ

وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَفِي رِوَايَةٍ فَيَكُونُ لَكَ أَجْرُ ذٰلِكَ وَوَبَالُهُ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی جری سے کہ نام اوسکا جابر

ہین مدینہ مین پس دیکھا مینے ایک شخص کو کہ پھرتے ہین لوگ عقل اوسکی سے یعنی عمل کرتے ہین موافق فرمانی اوسکی کے جیسا

کہتا ہے کہا کچھ نہین فرماتا کہ مگر عمل کرتے ہین لوگ اوسپر کہا مینے کون ہی یہہ کہا لوگون نے یہہ ہین رسول خدا کے کہا راوی نے

کہا اور رسول خدا کے فرمایا نہ کہہ علیک السلام کہنا علیک السّلام کا دعا ہی مردی کی کہہ السلام علیک یعنی

Marfat.com

سلام ہی تجھپر کہا مین نے تم ہو رسول خدا کے پس فرمایا مین ہون رسول اللہ [illegible]
ور اگر پونہچے تجکو قحط سالی پھر پکارینوا وسکو پیدا کرے سبزہ زمین مین تیرے لیے اور حیوانات [illegible]
[illegible] آدمی ہو اور گم ہو جاوی سواری تیری پس پکارینوا وسکو پھیر لاوی سواری تجھپر کہا جابر نے کہ کہا مین نے فصیحت
کہا جابر نے پس برا کہا مینے پیچھے اسکے کسی آزاد کو اور نہ غلام کو اور نہ اونٹ کو اور نہ بکری کو یعنی آدمیون کو برا کہنا کیسا حیوانات
جیسیکہ عادت عوام کی ہوتی ہے فرمایا حضرت نے اور نہ حقیر جان کسی چیز کو نیکی سے یعنی نیکی کوئی تجسے کرے یا تو کسی سے کرے اگرچہ
نہ جان بلکہ اگر کوئی تجسے نیکی کرے اگرچہ تھوڑی ہو بہت جان اور شکر ادا کر اور جو کچھ تیرے ہاتھہ سے نیکی ہو سکے کر اور غنیمت جان اور
بھائی اپنے سے اور حال آنکہ تو ایسا ہو کہ خوش ہو طرف اوسکی منہہ تیرا یعنی تواضع اور خوش کلامی کر اوس سے تا کہ خوش ہو دل اوسکا
حسن خلق تیرے کی اس لیے کہ تحقیق یہہ بھی نیکی سے ہی اور بلند کر ازار اپنے آدھی پنڈلی تک پس اگر نہ مانے تو پس ٹخنون تک اور بچ تو لنگ
ازار کے سے اس لیے کہ لٹکانا ازار کا تکبر سے ہی اور تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا تکبر کو اور اگر کوئی شخص گالی دی تجکو اور عار دلاوی تجکو
اوس عیب کی کہ جانتا ہی تجہ مین پس نہ عار دلاتو اوسکو ساتھہ اوس عیب کے کہ جانتا ہی تو اوس مین اس لیے کہ نہین ہی گناہ مگر اوسپر نقل کی یہہ ابو داؤد
نے اور نقل کی ترمذی نے اس حدیث مین سے حدیث سلام کی یعنی سرا حدیث کا کہ اوس مین ذکر سلام کا ہی اور باقی حدیث نہین روایت کی
اور ایک روایت مین یعنی ترمذی کے ای فانما وبال ذلک علیہ کے یہہ ہی کہ ہوگا تیرے لیے ثواب اوسکا اور ہوگا وبال اوسکا اوسپر ف
جابر نے دوبار سلام اس لیے کیا کہ پہلا سلام یا تو حضرت نے سنا نہین یا جواب مہین دیا انکو ادب سکھانیکو لیے اور نہ کہہ علیک السلام یہہ نہی تنزیہی
ہی اور کہنا علیک السلام کا دعا مردی کی ہے ظاہر اس عبارت سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ جب مردے کی زیارت کو جاوی کہی علیک السلام نہ السلام علیک جیسے
کہ بعضے پر کہتے ہین ولیکن تحقیق یہہ ہی کہ سنت مردے کے لیے بھی السلام علیک ہی اس لیے کہ ثابت ہوا ہی حضرت سے کہ جب زیارت ہو تو تشریف لیجاتے
تو کہتے السلام علیکم پس معنی اسکے کہ علیک السلام دعا مردی کی ہی یہہ ہین کہ دعا مردے کی تھی ایام جاہلیت مین اور بعضون نے کہا ہی کہ عرف عرب
مین یہہ تھا کہ جب سلام کرتے قبر پر کہتے علیک السلام پس فرمایا حضرت نے کہ علیک السلام تحیت میت کا ہی موافق عرف و عادت اونکی کہ نہ یہہ مراد تھی حضرت کی کہ سلام کیا جاوی
مردون پر اسطرح انتہی اور کہہ السلام علیک اس لیے کہ یہہ افضل ہی اور جابر نے جو کہا کہ بعد اسکے مینے کسیکو برا نہین کہا یہہ بات سد باب کے لیے
تھی والا جائز ہی برا کہنا ایک شخص مخصوص کو کہ معلوم ہو مرنا اوسکا کفر پر لیکن افضل یہی ہے کہ مشغول ہو ذکر رحمن مین اور کسیکو برا نہ کہو لیے
کہ خطرہ آنا ماسوی اللہ کا موجب نقصان کا ہی اور کسیکو برا نہ کہنے مین کچھ ضرر نہین حتی کہ نہ لعنت کرنے شیطان کے مین بھی اور جیسی باتین
ٹخنون سے نیچی کر نیمنع ہو ویسا ہی تا وغیرہ بھی سے نیچی کرنا منع ہی اور نہین ہی گناہ اوسکا مگر اوسپر تو برا کہکر کیون ڈال مین پڑتا ہی بیت بدی بدی سہل باشد جزا
اگر مردی احسن الی من اساء اور اخیر مین لفظ فی روایتہ کر جو عبارت نقل کی اوس سے معلوم ہوا کہ ترمذی نے بھی ساری روایت نقل
ہی اس لیے بعضے حواشی مین لکھا ہی کہ ترمذی نے بھی تمام حدیث روایت کی ہی ولیکن الفاظ اوسکو اور ہین اس کتاب مین جو روایت ہی
الفاظ ابی داؤد کی ہے ۔ ح ۔ ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ اَنَّهُمْ ذَبَحُوْا شَاةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ
قَالَتْ مَا بَقِيَ مِنْهَا اِلَّا كَتِفُهَا قَالَ بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرُ كَتِفِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ اور روایت ہی عائشہ سے یہہ کہ لوگون
نے ذبح کی ایک بکری پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا باقی رہا اوس مین سے کہا حضرت عائشہ نے نہین باقی رہا
ثنانہ اوسکا یعنی سب تقسیم کر دی سوای شانہ کے فرمایا باقی رہی ہے سب سوای شانے کے تحقیق کہ رہا

Marfat.com

...ہو اور جو کچھ کمر مین رہا فانی ہو اس مین اشارہ ہو طرف اس آیت
... جو کچھ تمہارے پاس ہو فانی ہو اور جو کچھ اللہ پاس ہو باقی ہے ۔ ح **وعن** ابن عباس قال
... صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من مسلم کسا مسلما ثوبا الا کان فی حفظ من اللہ ما دام علیہ منہ
... رواہ الترمذی اور روایت ہو ابن عباس سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کوئی مسلمان
... مسلمان کو کپڑا یعنی ازار یا چادر یا اور کچھ مگر کہ ہو جاتا ہو بڑی حفاظت مین اللہ کی طرف سے جبتک کہ ہو اوسپر اوس کپڑے مین سے
... بھی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے **ف** یہہ فائدہ تو دنیا مین ہو اور آخرت مین ثواب ان گنت ہو ۔ ع **وعن** عبد اللہ
... مسعود یرفعہ قال ثلثۃ یحبہم اللہ رجل قام من اللیل یتلو کتاب اللہ ورجل یتصدق بصدقۃ بیمینہ یخفیہا
... راہ قال من شمالہ ورجل کان فی سریۃ فانہزم اصحابہ فاستقبل العدو رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث
... غیر محفوظ احدر واتہ ابو بکر بن عیاش کثیر الغلط اور روایت ہو عبد اللہ بن مسعود سے کہ پہنچایا اسکو حضرت تک فرمایا حضرت
... نے تین شخص ہین کہ دوست رکھتا ہو اونکو اللہ ایک وہ شخص کہ کھڑا ہو رات کو اس حال مین کہ تلاوت کرتا ہو قرآن کی یعنی نماز مین یا غیر نماز مین
... اور اول ظاہر ہو اور ایک شخص وہ کہ دی کوئی صدقہ یعنی نفل صدقہ داہنے ہاتھ اپنے سے چھپاوے اوسکو کہا راوی نے گمان کرتا ہون مین
... حضرت کو کہ فرمایا بائین ہاتھ اپنے سے اور ایک وہ شخص کہ تھا لشکر مین پس شکست پائی یارون اوسکے نے پھر وہ سامنے ہوا دشمن کے نقل کی
... یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غیر محفوظ ہو یعنی ضعیف ہو ایک روایت کرنیوالا اسکا ابو بکر بن عیاش ہے وہ بہت غلطی کرتا ہے
ف داہنے ہاتھ اپنے سے اس مین اشارہ ہو طرف ادب دینے کے کہ داہنے ہاتھ سے دی یا اوسکو دی کہ دائین طرف ہو اوسکے اور چھپاوے
اوسکو بائین ہاتھ سے یعنی داہنے ہاتھ سے دی تو بائین ہاتھ کو خبر ہو ارادہ کیا گیا ہو ساتھ اسکے کمال مبالغہ یا معنی یہہ ہین کہ دائین
طرف والیکو دی تو بائین طرف والیکو نہ خبر ہو غرضکہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور خوف ریا کے لیے اسطرح چھپا کر دینے کا بڑا ثواب ہو ۔ ع
وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ یحبہم اللہ وثلثۃ یبغضہم اللہ فاما الذین یحبہم
اللہ فرجل اتی قوما فسالہم باللہ ولم یسالہم لقرابۃ بینہ وبینہم فمنعوہ فتخلف رجل بادبارہم فاعطاہ سرا
لا یعلم بعطیتہ الا اللہ والذی اعطاہ وقوم ساروا لیلتہم حتی اذا کان النوم احب الیہم مما یعدل بہ فوضعوا
رؤسہم فقام یتملقنی ویتلو ایاتی ورجل کان فی سریۃ فلقی العدو فہزموا فاقبل بصدرہ حتی یقتل او یفتح
لہ واما الثلثۃ الذین یبغضہم اللہ الشیخ الزانی والفقیر المختال والغنی الظلوم رواہ الترمذی والنسائی مثلہ و
ابو داؤد ذکر ثلثۃ یبغضہم اور روایت ہو ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ دوست رکھتا ہے
اونکو اللہ اور تین شخص ہین کہ دشمن رکھتا ہو اونکو اللہ پس وہ اشخاص کہ دوست رکھتا ہو اونکو اللہ یہہ ہین ایک تو دینے والا اوس شخص کا کہ آیا ایک
قوم کے پاس پس مانگا اوسنے ساتھ قسم اللہ کے یعنی یون کہا کہ قسم دیتا ہون مین تمکو اللہ کی دو مجکو اونہ مانگا اونسے واسطے قرابت کے یعنی یون نہ کہ اگ
تمکو سبب سے قرابت کے کہ درمیان اوسکے اور درمیان اونکے ہے پس نہ دیا اونھون نے اوسکو پس پیچھے اپنے چھوڑا قوم کو ایک شخص نے
پیچھے اوسکے نکلے نزدیک وہ بھی قوم مین تھا اور آگے بڑھا پس دیا اوسکو چپکے سے نہ جانا دینے اوسکی کو مگر خدا نے اور اوسنے کہ دیا اوسکو
تمام رات یہانتک کہ جسوقت ہوئی نیند بہت پیاری طرف اونکے ہر چیز سے کہ برابر ہو نیند کی پس سو رہے

Marfat.com

قوم پھر کھڑا ہوا وہ شخص گڑگڑاتا ہی میری درد بھری پڑھی گا یہین تیر
اور یہہ شخص متوجہ ہوا ساتھہ سینے اپنی کے یہانتک کہ مارا گیا یا فتح کی گئی واسطے اوسکے آسمان
زنا کرے اور دوسرا فقیر تکبر کرنے والا اور تیسرا دولتمند ظلم کرنے والا یعنی جسکا قرض دینے وا
ظلم کرے نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نے مانند اسکے اور نہین ذکر کی نسائی نے یہہ عبارت وثلثہ بعضہم یعنی ذکر نہین
تین شخصونکا کہ دشمن رکھتا ہی اونکو اللہ تعالیٰ بلکہ فقط مجبوبان آلہی ہی کا ذکر کیا ف گڑگڑاتا ہی مجھے دلالت کرتی ہی اول
کلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سے ہی اور آخر اوسکے اسپر دلالت کرتی ہے کہ یہہ کلام آلہی سے ہی توجیہ اسکی یہہ کی گئی ہی کہ
نے اپنے نبی سے جو کچھہ کہ واقع ہوتا ہی درمیان بندے کے اور درمیان اوسکے پس بیان کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعینہ قول اللہ تعالیٰ
شیخ سے مراد یا تو بوڑھا ہی یا محصن ضد بکر یعنی جسکا نکاح ہو گیا ہو جیسیکہ اس آیت منسوخہ مین ہی الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموہما البتہ
واللہ عزیز حکیم یعنی مرد بیاہا ہوا اور عورت بیاہی ہوئی جب زنا کرین دونون پس سنگسار کرو دونون کو ضرور یہہ سزا ہی اللہ تعالیٰ کی طرف
اور اللہ غالب باحکمت ہی اور فقیر تکبر کرنیوالا اور مستثنیٰ ہے اس سے تکبر کرنا اوسکا متکبر سے اس لیے کہ وہ صدقہ ہے یعنی فقیر اگر متکبر
کرے تو وہ دشمن خدا کا نہین بلکہ صدقہ کا سا ثواب پاتا ہی چنانچہ بشیر بن حارث نے امیر المومنین علی رض کو خواب مین دیکھا کہا نصیحت کیجیے
اے امیر المومنین فرمایا کیا خوب ہی مہربانی کرنی تونگرون کو فقیرون پر واسطے طلب ثواب خدا کے اور بہت خوب ہی اس سے تکبر فقیر کا اغنیا سے
بسبب اعتماد توکل کے خدا پر اور یہہ خصلتین مذکورہ سبکے لیے بری ہین لیکن ان تین کے لیے کہ ذکر کیے گئے بہت ہی بری ہین چنانچہ سبب اسکا
ظاہر ہی اس لیے دشمن خدا کے ہوئی + ع **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما خلق اللہ الارض جعلت
تمید فخلق الجبال فقال بہا علیہا فاستقرت فعجبت الملئکۃ من شدۃ الجبال فقالوا یا رب ہل من خلقک شیئا
من الجبال قال نعم الحدید فقالوا یا رب ہل من خلقک شیئ اشد من الحدید قال نعم النار فقالوا یا رب ہل من خلقک
شیئ اشد من النار قال نعم الماء فقالوا یا رب ہل من خلقک شیئ اشد من الماء قال نعم الریح فقالوا یا رب
من خلقک شیئ اشد من الریح قال نعم ابن ادم تصدق صدقۃ بیمینہ یخفیہا من شمالہ رواہ الترمذی وقال ہذا
حدیث غریب اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ پیدا کی اللہ نے زمین ہلنے لگی پھر پیدا کیے
پس ٹھہرایا پہاڑون کو زمین پر پس ٹھہر گئی زمین پس تعجب کیا فرشتون نے سختی پہاڑ کے سے پھر کہا فرشتون نے ای پروردگار ہمارے کیا
مخلوقات تیرے سے کوئی چیز سخت تر پہاڑون سے فرمایا کہ ہان لوہا ہی یعنی وہ پتھر کو بھی توڑ ڈالتا ہی پھر عرض کیا فرشتون نے ای
ہمارے کیا ہی مخلوقات تیری سے کوئی چیز سخت تر لوہے سے فرمایا ہان آگ یعنی وہ لوہے کو بھی نرم کر دیتی ہی پھر عرض کیا فرشتون نے ای
ہمارے کیا ہی مخلوقات تیری سے کوئی چیز سخت تر آگ سے فرمایا ہان پانی یعنی وہ بجھا دیتا ہی آگ کو بھی پھر عرض کیا فرشتون نے ای
ہمارے کیا ہی مخلوقات تیری سے کوئی چیز سخت تر پانی سے فرمایا ہان ہوا یعنی وہ پانی کو بھی خشک کر دیتی ہی پھر عرض کیا فرشتون نے ای
ہمارے کیا ہی مخلوقات تیری سے کوئی چیز سخت تر ہوا سے فرمایا ہان صدقہ دینا فرزند آدم کا کہ دیتا ہی صدقہ ساتھہ داہنے ہاتھہ اپنے کے
اوسکو بائین ہاتھہ اپنے سے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہی ف فرمایا ہان صدقہ دینا فرزند آدم کا
سخت اس لیے ہے کہ اس مین مخالفت نفس کی اور قہر طبیعت اور دفع کرنا شیطان کا ہی اور

[illegible] جہاد کرنیوالوں کو دیکھیں اور میرے تعریف
[illegible] جہاد کیا تو مخالفت نفس کی کی اور دفع کیا شیطان کو اور بعضون نے کہا کہ زیادہ
[illegible] حاصل ہوتی ہے رضا مولیٰ اور رضای مولیٰ سب سے بڑی چیز ہے ۞ **وَذُكِرَ** حدیث
[illegible] فِي الْمُخَطِّيَةَ فِي كِتَابِ الْإِيمَانِ اور ذکر کی گئی حدیث معاذ کی صدقہ بجھاتا ہی گناہونکو کتاب [illegible]

الفصل الثالث فصل تیسری **عَنْ** اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ [illegible]
مِنْ كُلِّ مَالٍ لَهٗ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا اسْتَقْبَلَتْهُ حَجَبَةُ الْجَنَّةِ كُلُّهُمْ يَدْعُوْهُ اِلٰى مَا عِنْدَهٗ قُلْتُ وَكَيْفَ ذٰلِكَ
[illegible] اِنْ كَانَتْ اِبِلًا فَبَعِيْرَيْنِ وَاِنْ كَانَتْ بَقَرَةً فَبَقَرَتَيْنِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہین کوئی بندہ مسلمان کہ خرچ کرے ہر مال اپنے سے دو دو چیزین اللہ کی راہ مین مگر کہ استقبال کرینگے اوسکا دربان بہشت
کہ سامنے ہی پکارینگا اوسکو طرف اوسچیز کے کہ نزدیک اونکے ہے کہا ابو ذر نے کہا مین نے کسطرح سے ہی یہہ خرچ کرنا فرمایا اگر ہون
اونٹ پس دیوے دو اونٹ اور اگر ہون گائین تو دیوے دو گائین نقل کی یہہ نسائی نے **ف** اللہ کی راہ مین یعنی اوسکی خوشنودی کی
جگہہ مین خرچ کرے مانند حج اور جہاد اور طلب علم اور مانند اونکی کے اور طرف اوس چیز کے کہ نزدیک اونکے ہے یعنی اچھی نعمتین
جنت کی یا ہر دروازہ کی طرف بلاتی ہون گے دربان وہان کے **وَعَنْ** مُرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ بَعْضُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ ظِلَّ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَدَقَتُهٗ رَوَاهُ
اَحْمَدُ اور روایت ہی مرثد بن عبداللہ سے کہ کہا حدیث کی مجکو بعضے صحابیون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے یہہ کہ سنا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے یہہ کہ تحقیق سایہ مومن کا دن قیامت کی صدقہ اوسکا ہوگا نقل کی یہہ احمد نے **ف** یعنی جیسے سایہ
گرمی دھوپ سے بچاتا ہی ویسیہی صدقہ سبب نجات اور آرام کا ہوگا دن قیامت کی یا یہہ کہ صدقہ گویا ثواب اوسکو بصورت سایبان کے
بناکر دینیوالے کے سر پر تانین گے تا گرمی اوسدن کی سے بچے ۞ ع **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ وَسَّعَ عَلٰى عِيَالِهٖ فِي النَّفَقَةِ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ سَائِرَ سَنَتِهٖ قَالَ سُفْيَانُ اِنَّا قَدْ جَرَّبْنَاهُ وَجَدْنَاهُ
كَذٰلِكَ رَوَاهُ رَزِيْنٌ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْهُ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ [illegible] وَجَابِرٍ وَضَعَّفَهٗ اور روایت
ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کشادگی کریگا اپنے کنبے پر خرچ کرنے مین دن عاشورہ کی کشادگی کریگا اللہ تعالیٰ
اوسپر باقی سال اوسکے مین کہا سفیان ثوری نے کہ تحقیق تجربہ کیا ہی ہمنے اسکا پس پایا ہمنے اوسکو اسیطرح نقل کی یہہ رزین نے اور نقل
کی بیہقی نے شعب الایمان مین ابن مسعود سے اور ابو ہریرہ اور ابو سعید اور جابر سے اور ضعیف کہا ہی اسکو بیہقی نے **ف** بیہقی نے
اسکو ضعیف کہکر یہہ بھی کہا ہی کہ اگرچہ طرق اسکے ضعیف ہین ولیکن بعض کو بعض سے قوت حاصل ہوجاتی ہی اور حدیث سرمہ لگانے کی دن
عاشورہ کی جو بعضون نے نقل کی ہی کچھ اصل اوسکی نہین اور اسیطرح اور دس افعال جو دن عاشورہ کے کرنی نقل کیے ہین اونکی بھی کچھ اصل نہین
[illegible] اور وسعت کرنی کہا نیکی کہ یہہ ثابت ہین حدیث سے ۞ ع **وَعَنْ** اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ
[illegible] قَالَ اَضْعَافٌ مُضَاعَفَةٌ وَعِنْدَ اللّٰهِ الْمَزِيْدُ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ کہا کہا ابی ذر نے ای نبی
[illegible] جواب اوسکا فرمایا چند در چند ہی یعنی کئی کئی حصے ہی اور نزدیک اللہ کے زیادہ بھی ہے نقل کی یہہ احمد نے

ف کئی کئی حصے ہی حدیثون سی معلوم ہوتا ہی کہ دس حصے [illegible]

جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَاللّٰہُ یُضَاعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ یعنی اللہ بڑہاتا ہی ثواب جسکے لیے چاہتا ہی **ع باب**

ہی بیان [illegible] صدقہ کا **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَحَكِیْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًی وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَرَوَاہُ مُسْلِمٌ عَنْ

روایت ہی ابی ہریرہ اور حکیم بن حزام سے کہ کہا دونون نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین صدقہ وہ ہی کہ ہو [illegible]

ساتھ اوس شخص کے کہ لازم ہے تجہپر نفقہ اوسکا روایت کی یہہ بخاری نے اور روایت کی مسلم نے نری حکیم سے **ف**

یعنی صدقہ دی اور پھر غنا باقی رہے مطلق فقیر نہو جاوے یعنی قوت اہل وعیال کا رکہہ لے اور جو زیادہ اوس سے ہو تصدق کر

کو محتاج اور بھوکا نرکھے جیسا کہ فرمایا شروع کر ساتھ اوس شخص کے کہ لازم ہی تجہپر نفقہ اوسکا اور تحقیق یہہ ہی کہ ضرور ہی للہ دینی والا

کہ یا تو غنا نفس حاصل ہو یعنی از راہ سخاوت نفس کے اللہ پر اعتماد کر کر دیتا جاوی اور دل غنی رہی کچہہ پروا نہ کرے جیسا کہ حضرت ابوبکر

تعالیٰ عنہ نی تمام مال دیدیا اور حضرتؐ نی پوچہا کہ کیا باقی چہوڑا تو نے اپنی عیال کے لیے عرض کیا کہ اللہ اوسپر حضرت نی اونکی تعریف

اور یا غنا مال باقی رہے کہ دی اور پھر مالدار رہی مفلس نہو جاوے جیسا کہ اوپر گذرا حاصل یہہ کہ اگر توکل حاصل ہو دیوی جو

والا مقدم رکہی نفس وعیال کو اتنا نہ سے کہ آپ اور عیال بھوکے رہین ✦ ح ✦ ع **وَعَنْ** اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلٰی اَهْلِهٖ وَهُوَ یَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی

مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ خرچ کرتا ہی مسلمان کچہہ خرچ اپنی اہل پر یعنی بیوی اور قرابتیون پر اور اوسکی

توقع رکہتا ہی ثواب کی ہوتا ہی واسکے لیے صدقہ یعنی بڑا صدقہ یا صدقہ مقبول نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دِیْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَدِیْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ فِیْ رَقَبَةٍ وَدِیْنَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهٖ عَلٰی مِسْكِیْنٍ وَدِیْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ

عَلٰی اَهْلِكَ اَعْظَمُهَا اَجْرًا الَّذِیْ اَنْفَقْتَهٗ عَلٰی اَهْلِكَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے ایک دینار ہی کہ خرچ کری تو اوسکو اللہ کی راہ مین یعنی حج یا جہاد یا طلب علم مین اور ایک دینار ہی کہ خرچ کریتو اوسکو بیچ آزاد

کرنی بردیکی اور ایک دینار ہی کہ للہ دیتو مسکین کو اور ایک دینار ہی کہ خرچ کریتو اوسکو اپنے اہل پر بہت بڑی ہین دیناروں مین ازروی

ثواب کی وہ دینار ہی کہ خرچ کیا تو نے اوسکو اپنی اہل پر نقل کی یہہ مسلم نے **وَعَنْ** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اَفْضَلُ دِیْنَارٍ یُنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِیْنَارٌ یُنْفِقُهٗ عَلٰی عِیَالِهٖ وَدِیْنَارٌ یُنْفِقُهٗ عَلٰی دَابَّتِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَدِیْنَارٌ یُنْفِقُهٗ عَلٰی اَصْحَابِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر دینار کہ خرچ کرے اوسکو آدمی وہ دینار ہی کہ

خرچ کرے اوسکو اوپر عیال اپنی کی اور وہ دینار کہ خرچ کرے اوسکو اپنی جانور پر کہ پالا ہوا وسکو جہاد کے لیے اور وہ دینار کہ خرچ کرے

اوسکو اوپر یارون اپنی کے اوس حال مین کہ وہ جہاد کرنیوالے ہون اللہ کی راہ مین نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی خرچ کرنا ان

پر افضل ہے اورون پر خرچ کرنے سے ✦ ع **وعن** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلِیْ اَجْرٌ اَنْ اُنْفِقَ

اَبِیْ سَلَمَةَ اِنَّمَا هُمْ بَنِیَّ فَقَالَ اَنْفِقِیْ عَلَیْهِمْ فَلَكِ اَجْرُ مَا اَنْفَقْتِ عَلَیْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی

کہا کہا مینی یا رسول اللہ آیا واسطے میرے ثواب ہی خرچ کرنے مین اوپر بیٹون ابی سلمہ کے سوا اسکے

Marfat.com

ی بخاری اور مسلم نے عن حضرت ام سلمہ سے
ہے کہ کہا میں نے ہو سے کہ میرا در زینب اور دُرّہ جب وہ مری تو حضرت سے نکاح ہوا اونکا پس اون
سے کہا کہ ہمیں اوسکو پوچھا کہ مجھکو ثواب بھی ہوتا ہی اونکے دینے مین یا نہین پس اسصورت مین مراد بیٹون سے بیٹے ہونگے
اپنے اور بیٹون سے جو بچے تھے اونکے دینے کا حکم پوچھا اس صورت مین بیٹون سے سوتیلے بیٹے مراد ہون گے
وَعَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ
قَالَتْ فَرَجَعْتُ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ فَقُلْتُ إِنَّكَ رَجُلٌ خَفِيْفُ ذَاتِ الْيَدِ وَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ فَأْتِهِ فَسَلْهُ
فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ يُجْزِئُ عَنِّيْ وَإِلَّا صَرَفْتُهَا إِلٰى غَيْرِكُمْ قَالَتْ فَقَالَ لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بَلِ ائْتِيْهِ أَنْتِ قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ فَإِذَا امْرَأَةٌ
مِنَ الْأَنْصَارِ بِبَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتِيْ حَاجَتُهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُلْقِيَتْ
عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ قَالَتْ فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهُ ائْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبِرْهُ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ بِالْبَابِ تَسْأَلَانِكَ أَتُجْزِئُ
الصَّدَقَةُ عَنْهُمَا عَلٰى أَزْوَاجِهِمَا وَعَلٰى أَيْتَامٍ فِيْ حُجُوْرِهِمَا وَلَا تُخْبِرْهُ مَنْ نَحْنُ قَالَتْ فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هُمَا قَالَ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَزَيْنَبُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الزَّيَانِبِ قَالَ امْرَأَةُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمَا أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ
الصَّدَقَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ اور روایت ہی زینب بیوی عبداللہ بن مسعود کی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
تصدق کرو اے گروہ عورتون کے اگرچہ ہو زیورون تمہارے سے کہا زینب نے پس پھر کر آئے مین یعنی حضرت کی مجلس سے طرف عبداللہ
بن مسعود کے پس کہا مینے کہ تحقیق تو مرد ہی سبک ہاتھ کا یعنی فقیر ہی اور تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہی ہمکو ساتھ دینے
صدقہ کے پس جا حضرت کی پاس اور پوچھ اون سے یعنی یہ کہ آیا کفایت کرتا ہی مجھکو تصدق کرنا تجھپر اور تیری اولاد پر یا نہین پس کہا
ہو یہہ تصدق کرنا تجھپر اور تیری اولاد پر کہ کفایت کرے مجھسے تصدق کرون تم پر اور اگر نہ کفایت کرے خرچ کرون اوسکو طرف غیر تم ہی
کہا زینب نے پس کہا واسطے میرے عبداللہ نے بلکہ تو ہی جا حضرت کی پاس کہا زینب نے پس گئی مین حضرت کی پاس پس نے گمان کیا پس
انصار مین سے کھڑی تھے اوپر دروازے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حاجت میری [illegible] کے بھی یعنی وہ بھی یہی
پوچھنے کو آئی تھی کہ آیا خاوند اور اوسکے متعلقون کو دون یا نہین کہا زینب نے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈالی گئی تھی اون پر ہیبت
کہا پس نکلے ہمپر بلال پس کہا ہمنے اونکو جاؤ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس خبر دو اونکو یہہ کہ دو عورتین دروازے پر پوچھتی ہین
آپ سے کہ کیا کفایت کرتا ہے صدقہ دینا اونسے خاوندون اونکے کو اور یتیمون کو کہ اونکی پرورش مین ہین اور نہ خبر کرو حضرت کو کہ کون ہین
ہم یعنی مبالغہ کیا بیچ نفی ریا کے کہ اس مین بالکل ریا کو دخل نہین کہا زینب نے پس گئے بلال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
پس پوچھا حضرت سے وہ مسئلہ پس فرمایا بلال کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کون ہین وہ دونون کہا بلال نے ایک عورت ہی انصار سے
سے اور ایک زینب ہی پس فرمایا حضرت نے بلال کو کون سے زینب یعنی زینبین کئی ہین یہہ کون سی ہی کہا عورت عبداللہ کی پس فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے دو ہیں ثواب ہر ایک ثواب قرابت کا اور دوسرا ثواب صدقہ دینے کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ واسطے مسلم کے
یعنی اللہ تعالی نے اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ہیبت اور عظمت دی تھی کہ لوگ اونسے

Marfat.com

...رتے اور تعظیم کرتے تھے اونکی اسی لیے کوئی جرات نکرتا تھا یکایک اصل ہدیلی ... عزت کا کیا تھا اسکو نہیہ کہ اپنی طرف سے بسبب خلقی کے تھی اور بلال نے اون عورتون کو بتا دیا باوجودیکہ ... کہ جب عورت نے پوچھا تو واجب ہوا اونکو بتا دینا اور نہ دیوے آدمی زکوۃ اپنی بیوی اپنی کو بالاتفاق اور نہ دیوے ... نزدیک ابو حنیفہ کے اس لیے کہ دونون شریک ہوتی ہین منافع مین عادۃً صاحبین کے نزدیک دے سکتا ہی جبکہ کہ خاوند ... پس امام ابو حنیفہ کے نزدیک اس حدیث مین صدقہ سے مراد صدقہ نفل ہے اور صاحبین کے نزدیک صدقہ محتمل فرض ... ہے + ع **وعن** مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّهَا اَعْتَقَتْ وَلِيدَةً فِي زَمَانِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذ... ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ اَعْطَيْتِهَا اَخْوَالَكِ كَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِكِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ... میمونہ بیٹی حارث کی سے یہہ کہ اونہون نے آزاد کی ایک لونڈی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین پھر ذکر کیا میمو... یہہ روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا حضرت نے اگر دیتی تو یہہ لونڈی اپنے ماموں کو تو ہوتا بہت بڑا ثواب تجکو نقل کی ... اور مسلم نے **ف** اس لیے کہ وہ احتیاج رکھتے تھے خادم کی پس اونکو دیتی تو صدقہ بھی ہوتا اور صلہ رحم بھی + ع **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ لِي جَارَيْنِ فَاِلٰى اَيِّهِمَا اُهْدِي قَالَ اِلٰى اَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عائشہ ... کہا اے رسول خدا کے تحقیق واسطے میرے ہین دو ہمسائی پس کسکو اون مین سے تحفہ بھیجون یعنی پہلے یا زیادہ کسکو بھیجون فرمایا ... طرف اوسکی کہ بہت نزدیک ہو تجھسے جسکا دروازہ اون مین سے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** ایک ہمسایہ کی دیوار نزدیک ہے اور ... ایک کا دروازہ تو قریب دروازے والے کو مقدم رکھے اور حدیث مین مراد حصر نہین ہی کہ اوسیکو دی دوسریکو نہ دے بلکہ مراد یہہ ہے کہ ... پہلے یا زیادہ اوسیکو بھیجے کہ جسکا دروازہ قریب ہو اور شاید کہ وجہ اسکی یہہ ہے کہ جسکا دروازہ قریب ہوتا ہی اوس سے اکثر اختلاط رہتا ہی ... اور اطلاع اوسکے حال کی بہت رہتی ہے پس اوس سے سلوک و محبت کرنی اولی ہے + ع **وعن** اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَاَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيرَانَكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ ... کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت پکاوے تو شوربا پس بہت کر پانی اوسکا اور خبر گیری کر ہمسایون اپنے کی نقل کی یہہ مسلم نے ... **ف** خیال لذت کا نکرے بلکہ بہت سا شوربا کرے سالن مین اور ہمسایونکو بانٹے + ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسرے ... **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ جُهْدُ الْمُقِلِّ وَابْدَ اَبِمَنْ تَعُولُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ... ہریرہ سے کہ کہا یا رسول اللہ کونسا صدقہ بہت سا ثواب رکھتا ہی فرمایا بہت کوشش کرنی کم مال والے کی اور پہلے دی اوسکو کہ لازم ... تجھپر نفقہ اوسکا نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** بہت کوشش کرنی کم مال والے کی یعنی افضل صدقہ وہ ہے کہ آدمی کم مال والا مشقت کھینچے اور جو کچھ ... استطاعت اوسکی ہو دیوے اور اوپر حدیث مین گذرا تھا کہ صدقہ حالت غنا کا افضل ہے تطبیق ان دونون مین یہہ ہے کہ فضیلت تفاوت ... درجہ بحسب اشخاص اور قوۃ توکل اور ضعف یقین کے یعنی پہلی حدیث اونکے حق مین ہے کہ جو توکل نر رکھتے ہون اور یہہ اونکے حق مین ہی کہ جو توکل ... و یقین کامل رکھتے ہون اور بعضون نے کہا کہ مراد ساتھہ مقل کے یعنی کم مال والا یکہ غنی القلب یعنی دل غنی ہو تاہم موافق ہو جاوے ... کی افضل الصدقۃ ما کان عن ظہر غنیً حاصل یہہ کہ تصدق کرنا فقیر دل غنی کا اگرچہ قلیل ہو افضل ہے تصدق کرنی مال کثیر سے ... **وعن** سُلَيْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِينِ ...

Marfat.com

[illegible] سلیمان بن عامر کہ کہا فرمایا
[illegible] ہی کا ہوتا ہی اور صدقہ دینا قرابتی کو دوہرا ثواب رکھتا ہی
[illegible] نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **وعن** ابی ہریرۃ
[illegible] قال عندی دینار قال انفقہ علی نفسک قال عندی اخر قال انفقہ علی
[illegible] قال انفقہ علی اہلک قال عندی اخر قال انفقہ علی خادمک قال عندی اخر قال انت اعلم
رواہ ابوداؤد والنسائی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا میری پاس ایک دینار ہی
[illegible] چاہتا ہون خرچ کرنا اوسکا فرمایا خرچ کر اوسکو اپنی پر کہا اوس نے میرے پاس اور ایک دینار ہی فرمایا خرچ کر اوسکو اپنی اولاد پر کہا اوسنے
[illegible] پاس ایک اور دینار ہی فرمایا خرچ کر اوسکو اپنی اہل پر یعنی بیوی اور مان باپ اور قرابتیون پر کہا اوس نے میری پاس ایک اور دینار ہی فرمایا
[illegible] اوسکو اپنی خادم پر کہا اوس نے میرے پاس ایک اور دینار ہی فرمایا کہ تو دانا تر ہی نقل کی یہہ ابو داؤد اور نسائی نے **ف** تو تو دانا تر ہی
[illegible] اوسکی مستحق کا حال تو ہی خوب جانتا ہی جسکو مستحق جانے اوسکو دے **ح** **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم الا اخبرکم بخیر الناس رجل ممسک بعنان فرسہ فی سبیل اللہ الا اخبرکم بالذی یتلوہ رجل معتزل فی
غنیمۃ لہ یؤدی حق اللہ فیہا الا اخبرکم بشر الناس رجل یسال باللہ ولا یعطی بہ رواہ الترمذی والنسائی
والدارمی اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھہ بہترین آدمی کی وہ شخص کہ
پکڑے ہوی ہے لگام گھوڑے اپنی کی اللہ کی راہ مین یعنی سوار ہوکر منتظر جنگ کا ساتھہ کافرون کے ہے کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھہ اوس
شخص کے کہ قریب ہو مرتبے مین شخص مذکور کے وہ شخص کہ گوشہ پکڑا ہے اپنی چند بکریون مین ادا کرتا ہی حق اللہ کا اون مین یعنی جنگل مین جا رہا
الگ ہوکر لوگون سی اور بکریون سی گذران اپنی کرتا ہے اور زکوۃ اونکی ادا کرتا ہے کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھہ بدترین آدمیون کے
وہ شخص کہ سوال کیا جاتا ہی ساتھہ قسم اللہ کے یعنی سائل اسطرح مانگتا ہی اوس سے کہ دی مجکو تجھے خدا کی قسم اور نہین دیتا ساتھہ اوسکی نقل کی
یہہ ترمذی اور نسائی اور دارمی نے **ف** ساتھہ بہترین آدمی کے یعنی اچھی لوگون مین سے ایک یہہ بھی ہی [illegible] کہ غازی سب
لوگون سے افضل نہین ہی اور اسیطرح بدترین آدمیون سے بھی یہہ مراد ہی کہ برون مین سے ایک [illegible] **وعن** ام بجید
قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ردوا السائل ولو بظلف محرق رواہ مالک والنسائی وروی الترمذی
نحوہ وقال معناہ اور روایت ہی ام بجید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھیر دو مانگنی والے کو اگرچہ ساتھہ سم جلی ہوے کی ہو
نقل کی یہہ مالک اور نسائی نے اور نقل کی ترمذی اور ابو داؤد نے معنی اسکے **ف** یہہ مبالغہ ہی بیچ پھیرنے سائل کے ساتھہ ادنی
[illegible] ساتھہ کے کہ میسر ہو یعنی جو کچھہ میسر ہو سائل کو دی بغیر دیر نہ پھیرے پس حقیقت اس کلام کی نہین مراد ہی اس لیے کہ کھر جلا ہوا قابل انتفاع کے
[illegible] **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من استعاذ منکم باللہ فاعیذوہ ومن سال باللہ
[illegible] دعاکم فاجیبوہ ومن صنع الیکم معروفا فکافئوہ فان لم تجدوا ما تکافئوہ فادعوا لہ حتی تروا انکم قد کافاتموہ رواہ
اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص پناہ مانگے ساتھہ اللہ کے پس پناہ دو
[illegible] اوسکو اور جو شخص کہ بلاوے تمکو یعنی کھانیکے لیے پس قبول کرو بلانا اوسکا یعنی اگر کوئی مانع نہی

باشرعی نہو اور جو شخص کرے طرف تمہارے احسان یعنی قول ہو یا فعل پس بدلا دو اوسکا پس دعا کرو واسطے محسن کے یہانتک کہ گمان کرو یہہ کہ بدلا دیا تمنے اوسکا فعل کی یہہ اخ
ناہ مانگا اللہ کے یعنی جو شخص پناہ مانگے تمسے اور طلب کرے تم سے دفع شر تمہاری یا شر غیر تمہاری اور وقت پناہ مانگنے کے کہے خدا کا نام
کر مجھسے شر پس قبول کرو کہنا اوسکا اور دفع کرو اوس سے شر واسطے تعظیم نام خدا تعالی کے اور احتمال ہو کہ بحرف ما
پناہ مانگے ساتھ اللہ کے پس نہ تعرض کرو اوس سے بلکہ پناہ دو اور دفع کرو شر اوس سے اور یہانتک کہ گمان کرو اخ یعنی یکدیگر کو
تم کہ ادا کیا حق اوسکا اور ایک اور حدیث مین آیا ہے کہ جو شخص کہ کیا گیا طرف اوسکا احسان پس کہا اوس نے احسان کرنیوالے کو
تحقیق مبالغہ کیا ثنا مین پس دلالت کرتی ہے یہہ حدیث اسپر کہ جسنے کہا کسیکو جزاک اللہ خیرا ایکبار ادا کیا عوض اگرچہ حق بہت ہو
کہنے مین گویا اسنے اپنے نفس کو عاجز جانا بدلا اوتارنے مین اور سپرد کیا حق سبحانہ کو پس اسکا ایکبار کہنا بمنزلہ لکھکر دعا کرنیکے ہو
ام المومنین عائشہ رض کی کہ جب دعا کرتا اونکے لیے سائل تو وہ بھی اوسیطرح دعا کرتین اوسکے لیے پھر دینین اوسکو مال پس لوگون نے سبب
فرمایا کہ اگر نہ دعا کرون مین اوسکے لیے تو البتہ ہو حق اوسکا مجھپر بسبب دعا کے میرے لیے زیادہ حق میری سے اوسپر بسبب صدقہ کے پس دعا
دون اوسکو لیے جیسیکہ وہ دعا کرتا ہے میرے لیے تاکہ بدلا اوتارون مین دعا اوسکی کا ساتھ دعا اپنی کے اور خالص ہو صدقہ ع **وَعَنْ**
جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسْأَلُ بِوَجْهِ اللّٰهِ اِلَّا الْجَنَّةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے جابر سے کہا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ مانگی جاوے ساتھ ذات اللہ کے مگر بہشت نقل کی یہہ ابوداؤد **نر** یعنی نہ مانگو لوگون سے
کوئی چیز بواسطے ذات خدا کے یعنی نہ کہو کہ دی مجکو کوئی چیز واسطے ذات خدا کے یا واسطے اللہ کے اس لیے کہ نام اللہ تعالی کا بہت بڑا ہے
نہ مانگی جاوے ساتھ اسکے متاع دنیا کی بلکہ مانگو ساتھ اوسکے جنت کیا اللہ مانگتے ہین ہم تجھ سے بواسطہ ذات کریم تیری کے یہہ کہ داخل کرے تو
جنت مین ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَبُوْطَلْحَةَ اَكْثَرَ الْاَنْصَارِ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا مِّنْ
نَخْلٍ وَكَانَ اَحَبُّ اَمْوَالِهٖ اِلَيْهِ بَيْرَحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ
مِنْ مَّاءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ قَالَ اَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَامَ اَبُوْطَلْحَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنَّ اَحَبَّ مَالِيْ
بَيْرَحَاءَ وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ تَعَالٰى اَرْجُوْ بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَضَعْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ اَرَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْاَقْرَبِيْنَ فَقَالَ اَبُوْطَلْحَةَ اَفْ
اَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَسَمَهَا اَبُوْطَلْحَةَ فِيْ اَقَارِبِهٖ وَبَنِيْ عَمِّهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے انس سے کہ کہا تھا ابوطلحہ بہت مالدار مدینہ کے انصار مین
نخل مین سے اور تھا بہت محبوب اونکو سے طرف بیرحا کہ نام اونکے باغ کا تھا اور تھا وہ سامنے مسجد کے یعنی مسجد نبوی کے اور تھے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیجاتے اوس مین اور پیتے پانی اوس مین کا کہ اچھا تھا یعنی شیرین یا حلال بلاشبہ کہا انس نے پس جب اوتری یہہ آیت
ہرگز نہ پہنچو گے نیکی کو یعنی جنت کو یہانتک کہ خرچ کرو اوس چیز سے کہ دوست رکھتے ہو کھڑے ہوے ابوطلحہ طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
اور کہا یا رسول اللہ تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہے ہرگز نہ پہنچو گے نیکی کو یہانتک کہ خرچ کرو اوس چیز سے کہ دوست رکھتے ہو اور تحقیق
مال میرا دوست ہے طرف میرے بیرحا ہے اور تحقیق وہ صدقہ ہے واسطے اللہ کے امید رکھتا ہون ثواب اوسکے کی یعنی اوسکے

Marfat.com

[illegible] جائز خرچ غریب پس فیلپا
[illegible] مناسب جانتا ہون
[illegible] کا بھی ہو اور صلہ رحم کا بھی پس کہا ابوطلحہ نے کرونگا یا رسول اللہ
[illegible] اپنے قرابتیون مین اور چچا کے بیٹون مین نقل کی یہہ بخاری نے اور مسلم نے ف
[illegible] اور ناتیدار مراد ہون ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
[illegible] رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
[illegible] کا پیٹ بھرنا ایک جگر بھوکے کا نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف یعنی جو چیز کہ جاندار ہو خواہ
[illegible] ع بَابٌ ف
[illegible] کی کتابون مین خالی باب ہی ذکر کرتا ہے بغیر ترجمہ کے اور ذکر کرتا ہی اوس مین حدیثین متممات اور ملحقات پہلی باب کی چنانچہ یہہ
[illegible] اور بعضی نسخون مین یون ہے باب ماینفقہ المراۃ من مال زوجہا یعنی اس باب مین بیان ہی اوس چیز کا کہ خرچ کرے عورت
[illegible] کے مال مین سے ع ح اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
[illegible] اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا اَجْرُهَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا اَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ
[illegible] لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ اَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ
[illegible] کرتی ہے عورت اپنے گھر کے طعام مین سے اوس حال مین کہ نہ اسراف کرنیوالے ہو ہوتا ہی واسطے اوسکے ثواب اوسکا بسبب خرچ
[illegible] کرنے اوسکے کے اور ہوگا اوسکے خاوند کو ثواب اوسکا بسبب کمانے اوس مال کے اور واسطے داروغہ کے مانند اسی کے یعنی کھانا جسکے
[illegible] حوالہ ہے اوسکو بھی ثواب بسبب خرچ کرنیکے ایسا ہی ہوتا ہے جیسے میان بیوی کو نہین کم کرتے بعض اونکے ثواب بعض کے کوئی نقل کی یہہ
[illegible] اور مسلم نے ف یہہ محمول ہے اسپر کہ خاوند نے اذن دیدیا ہو بیوی کو تصدق کرنیکا صریحًا یا دلالۃً اور بعضون نے کہا کہ
[illegible] یہہ حکم جاری ہوگا اوپر عادۃ اہل حجاز کے کہ عادت انکی یہہ ہی کہ اپنی بی بیونکو اور خادمون کو اذن دیدیتے ہین یہہ کہ ضیافت کرین وہ مہمانون کی اور کھلاوین
[illegible] سائل مساکین کو پس رغبت دلائی حضرت نے اپنی امت کو کہ یہہ عادت نیک حاصل کرین [illegible] عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
[illegible] عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ اَمْرِهٖ فَلَهَا نِصْفُ اَجْرِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ تصدق کرتی ہے عورت کمائی یعنی مال خاوند اپنی کے سے بغیر حکم اوسکی کے پس واسطے اوسکے ہے آدھا ثواب اوس کا
[illegible] کی بخاری اور مسلم نے ف بغیر اوسکے حکم کے مراد بغیر حکم اوسکی سے یہہ ہی کہ خاص اوس صدقہ کا خاوند نے حکم نہین کیا لیکن جانتی ہی
[illegible] اوسکے باحوال میزبانی یا دلالۃً یعنی تھوڑی چیز ہو کہ اوسکے دینے کو کوئی منع نہین کرتا جیسے یہان فقیر کو ٹکڑا یا کوڑی دیدیتی ہین ع
[illegible] عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْاَمِيْنُ الَّذِيْ يُعْطِيْ مَا اُمِرَ بِهٖ
[illegible] طَيِّبَةً بِهٖ نَفْسُهٗ فَيَدْفَعُهٗ اِلَى الَّذِيْ اُمِرَ لَهٗ بِهٖ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی موسی اشعری سے
[illegible] کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمان امانت دار ایسا کہ دیوے اوس چیز کو کہ حکم کیا گیا ساتھہ اوسکی یعنی صدقہ اور مانند اوسکے کے
[illegible] سے پس دیوے اوس چیز کو طرف اوسکے کہ حکم کیا گیا ہے اوسکے لیے ساتھہ اوس کے

ایک ہی دو تصدق کرنیوالون مین کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف

تیسرے خوشی سے دینا یہ اس لیے کہا کہ بعضے داروغہ اور خادم خوشی سے نہین دیتے جو کچھ کہ

نہ مسکین کہا اور لفظ متصدقین ساتھ صیغہ تثنیہ کے ہے یعنی ایک مالک اور دوسرا یہ داروغہ یہ جو دو صدقہ کرنیوالے

اور ایک نسخہ صحیحہ مین ساتھ صیغہ جمع کے ہی یعنی داروغہ بھی ایک تصدق کرنیوالون مین سے ہے حاصل یہ کہ جو داروغہ مسلمان

دینی کا حکم کرتا ہو پورا دیتا ہوا اور خوش ہو کر دیتا ہوا اور دیتا ہوا وسکو کہ جسکے لیے مالک نے حکم کیا تو اوسکو بھی ثواب ملیگا اور ثواب مالک کو

عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَهَلْ

تَصَدَّقْتُ قَالَ نَعَمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق ایک شخص نے کہا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تحقیق ان

مرگئی اور گمان کرتا ہون مین اوسکو کہ اگر بولتے کچھ خیرات دیتے یا وصیت کرتے خیر دینی کی پس کیا ہے واسطے اوسکے ثواب اگر صدقہ دون

طرف سی فرمایا ہان ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ ثواب صدقہ کا میت کو پہنچتا ہی اور

دعا و استغفار میت کے لیے مفید ہے مذہب اہل سنت و جماعت کا یہی ہی اور عبادات بدنیہ مین اختلاف ہی مانند نماز و تلاوت قرآن کے

اور مختار یہہ ہی کہ انکا بھی ثواب پہنچتا ہے اور امام عبداللہ یافعی رح نے لکھا ہے کہ شیخ بزرگ قدر عبدالسلام کو بعد مرنیکے کسی نے خواب

دیکھا کہتے ہین ہم دنیا مین حکم کرتے تھے ساتھ نہ پہنچے ثواب تلاوت قرآن کے اور اس عالم مین برخلاف اوسکو پایا ہمنے ۞ ح **اَلْفَصْلُ**

الثَّانِي فصل دوسری **عَنْ** اِبْنِ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ خُطْبَتِهٖ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لَا

تُنْفِقُ امْرَأَةٌ شَيْئًا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذٰلِكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بیچ خطبہ اپنی کے سال حجۃ الوداع کے مین کہ نہ خرچ کرے عورت

کچھ گھر خاوند اپنی کے سے مگر ساتھ اذن خاوند اپنی کے یعنی اذن صریحًا ہو یا دلالۃً کہا گیا یا رسول اللہ اور نہ خرچ کرے طعام بھی فرمایا یہ نفیس تر

ہے مالون ہمارے سے نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی جب ادنی چیز طعام سے تصدق کرنے بغیر اذن خاوند کے نہ درست ہو تو طعام

تو افضل چیز ہے یہہ کا ہیکو درست ہوگا اور ظاہر مین اس حدیث مین اور اوپر کی بعض حدیثون مین تعارض معلوم ہوتا ہے لیکن فائدون کو

جو کوئی دیکھے گا تو کچھ تعارض و شبہہ باقی نہ رہیگا اس لیے کہ اون سے تطبیق معلوم ہو جائیگی ۞ ع **وَعَنْ** سَعْدٍ قَالَ لَمَّا بَايَعَ رَسُوْلُ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ قَامَتِ امْرَأَةٌ جَلِيْلَةٌ كَأَنَّهَا مِنْ نِسَاءِ مُضَرَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّا كُلٌّ عَلٰى آبَائِنَا وَأَبْنَائِنَا

وَأَزْوَاجِنَا فَمَا يَحِلُّ لَنَا مِنْ أَمْوَالِهِمْ قَالَ الرُّطَبُ تَأْكُلْنَهُ وَتُهْدِيْنَهُ رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی سعد سی کہ جب بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے بیعت لی یعنی عہد لیا اوپر قائم کرنے احکام شریعت کی عورتون سے تو کھڑی ہوئی ایک عورت بزرگ قدر یا درازقد گویا کہ وہ

قبیلہ مضر کی عورتون سے تھی پس کہا اے نبی اللہ کے تحقیق ہم بھاری ہین اپنے باپون پر اور اپنے بیٹون پر اور اپنے خاوندون پر پس کیا حلال ہی ہمکو مال

اونکی سے یعنی بغیر اونکے حکم کے فرمایا تازہ مال کھاؤ تم اوسکو بطریق تحفہ کے بھیجو اوسکو نقل کی یہ ابوداؤد نے ف مراد تازہ مال سے

یہہ ہے کہ جو جلدی بگڑ جاوے جیسے ثمر بادر اور دودھ اور مانند انکی کے اور بعضے کہتے ہین کہ جلدی بگڑ جاتی ہین پس ایسی چیزون مین عادت اذن کی

اس لیے کہ عرف عادت جاری ہے کہ لوگ ایسی چیزون کے خرچ کرنیکو منع نہین کرتے پس اذن دلالۃً حاصل ہی بخلاف

اذن دینا ضرور چاہیے ۞ ح **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ**

Marfat.com

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم فقد کرت

[illegible] قال فی روایۃ کنت مملوکا فسالت رسول اللہ

[illegible] ان یکفر عنہا کما فی حدیث معاویۃ بن الحکم رواہ مسلم روایت ہی عمیر غلام آزاد ابی اللحم کا

[illegible] کفارہ کے لیے پس آیا میری پاس ایک مسکین پس کھلایا مینے اوسکو اوس مین سے

[illegible] پس ذکر کیا مین نے یہہ روبرو حضرت کے پس فرمایا کیون نہ کھلایا تو اوسکو اپنا طعام میرا بدون حکم میری کے فرمایا ثواب درمیان تم دونون کی ہی اور ایک روایت مین ہی کہ کہا

[illegible] غلام کے پاس مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا تصدق کرون مین مال مالکون اپنی کے سے کچھ یعنی چیز

[illegible] فرمایا کہ ہان اور ثواب درمیان تم دونون کی ہے آدہون آدہ نقل کی یہہ مسلم نے ف ثواب

[illegible] اگر امر کرتا تو دینے کا یا راضی ہوتا اور کہا طیبی نے کہ مقصود حضرت کا یہہ نہین تھا کہ غلام کو حق تصرف ہی مال مولی

[illegible] بلکہ مکروہ جانا حضرت نے مارنا غلام کو ایسی امر پر کہ مولی کی حق مین اچھا تھا پس غبت دلائی مولی کو اسپر کہ غنیمت جانے

[illegible] اور درگذر کرے اوس سے غرضکہ یہہ تعلیم اور رہنمائی تھی ابی اللحم کو لیے نہ تقریر یعنی جائز رکھنا فعل غلام کا ع **بَابُ مَنْ**

يَسُوْغُ فِي الصَّدَقَةِ باب ہی بیچ بیان اوس شخص کے کہ نہ لیوے صدقہ دیوے ہوے اپنی کو یعنی نہ حقیقۃً اور نہ صورۃً

الْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَضَاعَهُ الَّذِيْ كَانَ عِنْدَهُ

[illegible] فاشتریہ وظننت انہ یبیعہ برخص فسالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا تشترہ ولا تعد فی

صدقتک وان اعطاکہ بدرہم فان العائد فی صدقتہ کالکلب یعود فی قیئہ وفی روایۃ لا تعد فی صدقتک

فان العائد فی صدقتہ کالعائد فی قیئہ متفق علیہ اور روایت ہی عمر بن خطاب سی کہ کہا سوار کیا مینے کسیکو گھوڑی پر راہ خدا مین یعنی ایک غازی پس گھوڑا نہ تھا مین نے

اوسکو گھوڑا پس ضائع کیا اوس شخص نے کہ تھا گھوڑا اوسپاس یعنی بسبب بے غوری کی دہلا کر دیا پس چاہا مینے یہہ کہ مول لون مین اوسکو اور گمان کیا

[illegible] بیچیگا وہ اوسکو سستا پھر پوچھا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا نہ خرید کر اوسکو اور نہ عود کر اپنی صدقہ مین [illegible] جو کوئی پھرتا ہی

[illegible] یہہ عود صورت ہی حقیقۃ اس لیے کہ رجوع کرنیوالا اپنی صدقہ مین مانند کتے کے ہی کہ چاٹتا ہی اپنی [illegible] یا ایک روایت مین ہی کہ نہ رجوع کر اپنی

صدقہ مین یعنی ملک کی صورت مین ہو اسلیے کہ رجوع کرنیوالا اپنی صدقہ مین مانند چاٹنے والے کے ہی اپنی قی کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف

[illegible] اوسکو سستا بیچنے سبب بے پروا ہو جانیکی یا اسلیے کہا کہ مین محسن اوسکا تھا اور نہ خرید کریہہ نہی تنزیہی ہی کہا ابن ملک نے کہ گئی ہین بعضی عالم طرف اسکے

[illegible] صدقہ کا حرام ہے بموجب ظاہر اس حدیث کی اور اکثر علما کہتے ہین کہ یہہ مکروہ تنزیہی ہے اسلیے کہ اس مین قبح لغیرہ ہی وہ یہہ ہے

[illegible] اکثر سستے مول کو بیچتا ہے صدقہ دینے والے کے ہاتھ بسبب پہلے احسان اوسکی کے پس ہوتا ہی مانند عود کرنیوالے کے

[illegible] اوس حدیث کے کہ روایت کیا گیا ع **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَتَتْهُ

[illegible] بارسول اللہ انی تصدقت علی امی بجاریۃ وانہا ماتت قال وجب اجرک ورد ہا علیک المیراث قالت

[illegible] علیہا صوم شہر افاصوم عنہا قال صومی عنہا قالت انہا لم تحج قط افاحج عنہا قال نعم حجی

[illegible] کہ تھا مین بیٹھا ہوا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ناگہان آئی اونکے پاس ایک عورت

پھر کہا ای رسول خدا کی تحقیق تصدق کی تھی میرا بی ماں کو ایک [illegible]
فرمایا ثابت ہوا ثواب تیرا یعنی بسبب تصدق کرنیکے اور پھیر دیا اوسکو تجھپر میراث نے [illegible]
کی کیا روزی کہون مین اوسکی طرف سے یعنی حقیقۃً یا حکمًا فرمایا کہ روزی رکھہ اوسکی طرف سے کہا اوس [illegible]
کیا حج کرون مین اوسکی طرف سے فرمایا کہ ہان حج کر اوسکی طرف سے نقل کی یہہ مسلم **ف** پھیر دیا میراث [illegible]
تجھپر بسبب میراث کی اور ہوئی لونڈی ملک تیری بسبب ارث کی اور آئی تیرے پاس ساتھہ وجہ حلال کے حاصل [illegible]
یہہ اوس قبیلہ سے نہین ہے اسلیے کہ یہہ امر اختیاری نہین ہے اور روزے رکھہ یعنی حکمًا کہ وہ ادا کرنا فدیہ کا [illegible]
کہ روزہ رکھنا کسی کی طرف سے کسی کو درست نہین بلکہ وارث فدیہ دین کہ بیان اسکا مع بیان اختلاف مذاہب کے باب [illegible]
انشاء اللہ تعالیٰ اور تفصیل اسکی یہہ ہے کہ عبادت کئی قسم پر ہے ایک تو نری مالی جیسی زکوۃ اور دوسری نری بدنی جیسی نماز اور [illegible]
اور بدنی سے جیسی حج پس مالی مین نیابت جائز ہے حالت اختیاری مین بھی اور ضرورت مین بھی اس لیے کہ مقصود حاجت والی [illegible]
سو حاصل ہے بسبب ادا کرنے نائب کی اور بدنی مین نیابت کسی حال مین جائز نہین اس لیے کہ مقصود مشقت مین ڈالنا نفس کا ہے اور وہ [illegible]
نائب کو کرنے سے اور مرکب مین جائز ہے وقت عجز کے نہ حالت قدرت مین اور حج نفل مین جائز ہے نائب کرنا حالت قدرت مین [illegible]
کہ باب نفل کا وسیع تر ہے اور ہان حج کر یعنی برابر ہے کہ واجب ہوا تھا اوسپر یا نہین وصیت کی تھی اوسکو یا نہین وارث کو درست ہے کہ [illegible]
طرف سے حج کروا دے یا آپ کرے بغیر اذن اوسکے اور غیر کو اذن شرط ہے واللہ اعلم تمام ہوئی کتاب الزکوۃ ساتھہ مدد و توفیق اللہ تعالیٰ [illegible]
آگر اوسکے ہے کتاب الصوم نسال اللہ اتمامہ ✣ ع ح **كِتَابُ الصَّوْمِ** کتاب ہے بیچ بیان روزے کے **ف** صوم کے معنی [illegible]
مطلق بند رہنے کے اور شرع مین معنی اسکے ہین بند رہنا کھانے پینے اور جماع کرنے سے اور داخل کرنے کسی چیز کے سے اندر بدن [illegible]
اوسکو حکم اندر کا ہے فجر سے غروب تک ساتھہ نیت کے اور روزہ رکھنے والا اہل بھی ہو یعنی مسلمان بھی ہو اور پاک بھی ہو حیض و نفاس سے اور روزہ [illegible]
کا تیسرا رکن ہے اسلام کا مقرر کیا اسکو اللہ تعالیٰ نے بڑی بڑے فائدون کے لیے سب مین بڑی فائدہ اسکے دو ہین ایک تو یہہ کہ [illegible]
ہوتی ہے نفس امارہ کو اور جاتی رہتی ہے تیزی اوسکی اور سب اعضا آنکھہ اور زبان اور کان اور ستر وغیرہ سست ہو جاتی ہین بسبب اسکے [illegible]
گناہ کی کم ہوتی ہے چنانچہ اس لیے کہا گیا ہے کہ جب بھوکا ہوتا ہے نفس سیر ہوتی ہین تمام اعضا یعنی رغبت نہین کرتے مناسب اپنی سے [illegible]
سیر ہوتا ہے نفس بھوکی ہوتے ہین سب اعضا یعنی رغبت کرتے ہین مناسب اپنی کے اور مناسب سے مراد وہ چیز ہے کہ اعضا کے لیے [illegible]
مثلاً آنکھہ دیکھنے کے لیے پیدا ہوئی ہے پس حالت بھوک مین کسی چیز کے دیکھنے کی رغبت نہین ہوتی اور پیٹ بھرے سے پیدا ہوتی ہے [illegible]
باقی کو سمجھ لے اور دوسرا فائدہ یہہ ہے اس سے دل صاف ہو جاتا ہے کدورتون سے اس لیے کہ کدورت دل کی بسبب فضول [illegible]
اور اعضا کی ہوتی ہے یعنی کلام زائد حاجت سے کرنی اور دیکھنا بلا ضرورت اور اعضا سے کام زیادہ حاجت ہے کہ [illegible]
چیزون سے امن مین ہوتا ہے اور بسبب صفائی دل کے اچھے کام کرتا ہے اور درجات عالی حاصل ہوتی ہین اور اور فائدہ اسکا [illegible]
کا ہوتا ہے مساکین پر اس لیے کہ بعض اوقات جو رنج بھوک کا چکھتا ہے تو اکثر وہ حالت یاد آتی ہے پس اوسکو بھوکا دیکھتا ہے [illegible]
اسکا یہہ ہے کہ موافقت کرتا ہے فقرا کی اوٹھاتا ہے کبھی وہ چیز کہ اوٹھاتے ہین وہ اور اس سے [illegible]
بعضون سے کہ ایک شخص اونکی پاس گیا جاڑے مین پس پایا اونکو کہ بیٹھے ہوئے [illegible]

Marfat.com

[illegible] کھانے پینے والے اور [illegible] کے اللھم لک صمت
[illegible] یوسف علیہ السلام نہین سیر ہوتے تھے سعام سے سال تحاعین
[illegible] بھوکون کو اور مشابہ ہون ساتھہ اونکے تکلیف اٹھانے مین پھر ہوتی فرضیت
[illegible] مہینے مین کہ اتھا روان مہینا تھا ہجرت سے اور بعضون نے کہا ہے کہ نہین
[illegible] اور بعضون نے کہا کہ تھا پھر منسوخ ہوا اور وہ روزہ بعضون نے کہا کہ عاشورہ کا تھا اور بعضون نے کہا ایام بیض کے اور اصلا
[illegible] افضل ہے یا روزہ مشہور جمہور کے نزدیک یہ ہے کہ نماز افضل ہے سب اعمال سے اور بعضون نے کہا روزہ افضل ہے
[illegible] کافر ہوتا ہے اور تارک اسکا اشد گنہگار چنانچہ در مختار کی باب مایفسد الصوم مین لکھا ہے لو اکل عمدا
[illegible] شخص کھاوے رمضان مین قصدا بلا عذر علی الاعلان و بیبا کا نہ قتل کیا جاوے ع + ح **الفصل الاول**
[illegible] ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل رمضان فتحت ابواب السماء وفی
[illegible] فتحت ابواب الجنۃ وغلقت ابواب جھنم وسلسلت الشیاطین وفی روایۃ فتحت ابواب الرحمۃ متفق
[illegible] روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب داخل ہوتا ہے رمضان کھولے جاتے ہین دروازے آسمان کے اور
[illegible] روایت مین ہے کہ کھولے جاتے ہین دروازے بہشت کے اور بند کیے جاتے ہین دروازے دوزخ کے اور قید کیے جاتے ہین شیاطین اور ایک
[illegible] مین ہے کھولے جاتے ہین دروازے رحمت کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کھولے جاتے ہین دروازے آسمان کے یہہ کنایہ ہے
[illegible] کہ چلے پڑے رحمت نازل ہوتی ہے اور چڑھتی ہین اعمال بغیر مانع کے اور دعا قبول ہوتی ہے اور کھولے جاتے ہین دروازے
[illegible] کنایہ ہے اس سے کہ توفیق ہوتی ہے نیک کامون کی کہ باعث دخول جنت کے ہین اور بند کیے جاتے ہین دروازے دوزخ کے یہہ کنایہ
[illegible] اس سے کہ باز رہتا ہے روزہ دار ایسے کامون سے کہ باعث داخل ہونے دوزخ کے ہون اس لیے کہ روزہ دار بچتا ہے کبائر سے اور بخشے جاتے ہین
[illegible] بسبب کثرت روزہ رکھنے کے اور قید کیے جاتے ہین شیاطین یعنی زنجیرون مین باندھ جاتے ہین ہر کش شیطانون مین سے اور
[illegible] یہہ کنایہ ہے اس سے کہ باز رہتے ہین شیاطین لوگون کے بہکانے سے اور لوگ [illegible] قبول کرتے اس لیے کہ بسبب روزے کے
[illegible] جو جڑ ہے غضب اور شہوت کی جو کہ باعث ہوتی ہین طرح طرح کے گناہون کی اور قوی ہوتی ہے قوۃ عقلیہ جو باعث ہوتی ہے
[illegible] جاتا ہے کہ رمضان مین بہ نسبت اور مہینون کے گناہ کم ہوتے ہین اور عبادت بہت ہوتی ہے اور جملہ فتحت ابواب الرحمۃ
[illegible] لے فتحت ابواب السماء کو ہے اور باقی حدیث وہی ہے جو کہ مذکور ہوئی ع + **وعن** سھل بن سعد
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم فی الجنۃ ثمانیۃ ابواب منھا باب یسمی الریان لا یدخلہ الا الصائمون
[illegible] روایت ہے سہل بن سعد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشت مین آٹھہ دروازے ہین اون مین سے ایک دروازہ
[illegible] کہ داخل ہونگے اوس مین مگر روزہ دار نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ریان کے معنی ہین سیراب کے
[illegible] تفصیل کیا گیا ہے جو چاہے وہان سے دیکھ لے ع + **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ
[illegible] ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ومن قام رمضان ایمانا

وَاحْتَسِبًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ [illegible]

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے روزہ
رکھا ہو فرضیت رمضان کا اور واسطے طلب ثواب کی یعنی نہ لوگون کی ڈر سے اور نہ سنانی دکھانیکے لیے رکھا تھا
گناہون سی اور جو کوئی کھڑا ہوا رمضان مین ایمان سے اور واسطے طلب ثواب کی معاف ہونگے جو کہ پہلے کیے ہونگے گناہ اوسکے
کو ایمان سی یعنی ایمان رکھتا ہوا اوسکے ہونے پر اور واسطے طلب ثواب کے بخشے جائینگے اوسکے لیے پہلے کیے گناہ اوسکے

ف اور کھڑا ہوا رمضان مین یعنی رمضان کی راتون مین تراویح پڑہی اور تلاوت قرآن کرے اور ذکر کرے اور طواف
انکرے اور عبادتین کرے اور کھڑا ہو شب قدر کو خواہ جانا اوسکو یا نہ جانا اور بخشے جائینگے اسمین کہا نووی نے کہ کفارہ
جھاڑنیوالے گناہون صغائر کو مٹا ڈالتے ہین اور کبائر کو ہلکا کردیتے ہین اور اگر گناہ اوسکے ذمہ نہین ہوتے تو سبب مکفرات کے بلند
جنتون مین ۔ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ يُضَاعَفُ حَسَنَةٌ
اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهٗ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ يَدَعُ شَهْوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ مِنْ اَجْلِيْ لِلصَّائِمِ
فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ
يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ امْرُؤٌ صَائِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نیک عمل بنی آدم کا زیادہ کیا جاتا ہی ثواب اوسکا اسطرح کہ ایک نیکی برابر دس اوسکے سے
تک فرمایا اللہ تعالیٰ نے مگر روزہ اس لیے کہ روزہ میرے ہی لیے ہی اور مین ہی جزا دونگا اوسکی یعنی اوسکی جزا مین مین جانتا ہون آپ
نہ سونپونگا اوسکو طرف غیر اپنی کے چھوڑتا ہی خواہش اپنی اور کھانا اپنا میرے لیے یعنی بسبب امر میری کے اور قصد رضا میری کے اور ثواب میری کے لیے
اور روزہ دار کے لیے دو خوشیان ہین ایک خوشی نزدیک افطار اپنی کے اور ایک خوشی وہ ملاقات پروردگار اپنی کے یعنی بسبب ملنے ثواب کے
اور البتہ بو منہ روزہ دار کے خوشتر ہی نزدیک اللہ کی بو مشک کی سی اور روزہ سپر ہے یعنی اسکے سبب سے بچتا ہے شر شیطان سی دنیا مین اور آگ
دوزخ سے آخرت مین پس جب ہو دن روزی ایک تمہاری کا پس نہ بات فحش کرے اور نہ آواز بلند کرے ساتھ ہیودگی کے پس اگر
برا کہے اوسکو کوئی یا ارادہ کرے لڑنے اوسیکا پس چاہیے کہ کہی تحقیق مین شخص روزہ دار ہون نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے
ایک نیکی کے جو دس نیکیان لکھی جاتی ہین یہہ ادنیٰ درجہ ہے اور اور زیادہ کیجاتی ہے سات سو حصہ تک بسبب بہت ریاضت اور بہتر
نیت اور خلوص کے بلکہ بعضے جا اس سے بھی زیادہ ثواب ملتا ہے جیسا کہ آیا ہی کہ مکہ مین ایک نیکی کی لاکھ نیکیان لکھی جاتی ہین
یعنی ثواب اوسکا بی نہایت ہی کہ مقدار اوسکی کوئی نہین جانتا سوای اللہ تعالیٰ کے ایسی فضیلت روزہ کی دو سبب سے ہی ایک تو یہہ کہ روزہ
لوگون سے بخلاف تمام عبادتون کے کہ وہ ایسی نہین ہوتین پس ہوتا ہی یہہ خالص اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ریا کو اس مین دخل نہین چنانچہ ایسی
فرمایا ساتھ اس لفظ کے فانہ لی یعنی روزہ خاص میری ہی لیے ہے اسلیے کہ روزہ کے لیے صورت نہین ہی وجود مین بخلاف اور عبادات کے
دوسرا سبب یہہ ہی کہ روزہ مین نفس کشی ہی اور نقصان بدنکا ہی اور صبر کرنا پڑتا ہی بھوک اور پیاس سی اور اور عبادات مین ایسی
اسیکی طرف اشارہ فرمایا ساتھ اس لفظ کے یدع شہوتہ یعنی چھوڑتا ہی اون چیزون کو کہ دل چاہتا ہی جو چیز منع ہین روزہ مین
اور لفظ طعامہ بعد لفظ شہوتہ کی ہی تخصیص بعد تعمیم کی یا شہوۃ سی مراد جماع ہی اور طعام سی اور چیزین

Marfat.com

[illegible] اور پیاس مین اور آخیر جملہ کی معنی
[illegible] یہ نہ لڑے بلکہ کہے کہ مین روزہ دار ہون یہہ بات یا تو
[illegible] کہا ہو کہ جب مین روزہ دار ہوا تو نہین جائز مجھے لڑنا تجھسے پس نہین لائق تجھ سے لڑنا
[illegible] کرے پس دفع ہوگا دشمن یا معنی یہہ ہین کہ مین روزہ سے ہون پس نہین لائق تجھ زبان درازی کے
[illegible] مین ہون یا یہہ بات اپنے دل مین کہے کہ مین روزہ سے ہون مجھے نہ چاہیے کہ برا کہون یا لڑون ٭ ع ٭
[illegible] طیبی نے لکھا ہے کہ کہا بعضے شارحون نے کہ ہم جانتے نہین کہ یہہ خصوصیت روزہ کی کس سبب سے ہے لیکن ظاہر ہے
[illegible] کہ اسکی اور بعضون نے کہا کہ عرب روزہ رکھنے مین اللہ کا شریک کسیکو نہین کرتے تھے یعنی سجدہ وغیرہ اور کرنے کرتے
[illegible] یسے روزہ کسیکا نہین رکھتے تھے سوائے اللہ تعالیٰ کے اور حق یہہ ہے کہ روزہ دار جو کھانا پینا وغیرہما چھوڑتا ہے تو ایک طرح کی پاکی
[illegible] کہ ملائکہ صفات مین متخلق ہوتا ہے ساتھہ خلق باری تعالیٰ کے یعنی جیسی باریتعالیٰ منزہ ہے کھانے پینے سے ویسی ہی یہہ بھی اپنے کو منزہ
[illegible] کھانے پینے سے دنکو پس اس سبب سے خصوصیت ہے اسکی انتہیٰ ٭ اوپر کی عبارت سے معلوم ہوا کہ مشرکین عرب روزہ کسیکا نہین رکھتے تھے
[illegible] کے بعضے لوگون نے اونسے بھی بڑھ کر قدم رکھا ہے شرک کرنے مین کہ بعضے بزرگون کے روزے بھی رکھتے ہین بچاوے اللہ تعالیٰ

[illegible] سے مؤلف اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
[illegible] اَوَّلُ لَیْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ یُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَفُتِحَتْ
[illegible] اَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ یُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَیُنَادِیْ مُنَادٍ یَا بَاغِیَ الْخَیْرِ اَقْبِلْ وَیَا بَاغِیَ الشَّرِّ اَقْصِرْ وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِكَ كُلَّ
[illegible] رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ رَجُلٍ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا
[illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ہوتی ہے پہلی رات مہینے رمضان کی سے قید کیے جاتے ہین شیطان اور سرکش جنون کے اور بند کیے
[illegible] جاتے ہین دروازے دوزخ کے پس نہین کھولا جاتا ہے اوس سے کوئی دروازہ اور کھولے جاتے ہین دروازے بہشت کے پس نہین بند
[illegible] جاتا اوس سے کوئی دروازہ اور پکارتا ہے پکارنیوالا اے طلب کرنیوالے خیر کے یعنی عمل اور ثواب کے متوجہ ہو بطرف اللہ کی طرف اور اے
[illegible] کے بندے برائی سے اور واسطے اللہ کے ہین آزاد کیے ہوے آگ سے اللہ تعالیٰ آزاد کرتا ہے بہت بندونکو
[illegible] ہر شب اس ماہ مبارک کے پس شاید کہ تو بھی ہو اون مین سے اور یہہ پکارنا ہر شب ہوتا ہے یعنی رمضان کی شبون مین نقل کی یہہ ترمذی اور
[illegible] نے روایت کی احمد نے ایک شخص سے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے ف شیطانون کو قید کرتے ہین اس لیے کہ وہ وسوسہ
[illegible] ڈالتے ہین روزہ داروں کو دلون مین اور نشانی اسکی یہہ ہے کہ اکثر گرفتار گناہ ان دنون مین پرہیز کرتے ہین گناہ سے اور رجوع کرتے ہین طرف
[illegible] کے اور بعضون مین جو خلاف اسکے پایا جاتا ہے تو سبب اسکا یہہ ہے کہ وہ تاثیر ہے پہلے بہکانے شیاطین کے کہ بیٹھ رہی ہے اندر بری نفسون کے
[illegible] یعنی بہکانا تھا نفس کو عادت اوسکی پڑ رہی ہے اوس سے اب بھی کرتا ہے اور متوجہ ہو طرف اللہ تعالیٰ کے یعنی بہت کوشش کر
[illegible] اسکی اور بعضے لوگ کہ یہہ وقت ایسا ہی کہ دیا جاویگا ثواب بہت تھوڑے عمل پر اور بند رہ برائی سے یعنی باز آگنا ہے اور رجوع کر طرف
[illegible] کے یہہ وقت نزول رحمت اور مغفرت کا ہے ٭ ع ٭

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ
[illegible] اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُغَلَّقُ فِیْهِ اَبْوَابُ الْجَحِیْمِ

Marfat.com

وتغل فيه مردة الشياطين لله فيه ليلة خير من الف شهر من حرم

سرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا تمکو رمضان مہینا بابرکت فرض کیو اللہ تعالیٰ سے

کا اور بند کیجاتے ہین اوس مین دروازے دوزخ کے اور طوق پہنائے جاتے ہین اوس مین سرکش شیطانون

رمضان کی راتون مین یا عشرہ اخیر رمضان مین ایک رات ہے بہتر ہزار مہینون سے یعنی عمل کرنا اوس مین افضل ہزار مہینون سے

کہ نہو اون مین لیلۃ القدر جو کوئی محروم رہا بھلائی اوسکی سے پس تحقیق محروم رہا ہر بھلائی سے نقل کی یہ احمد اور نسائی نے

شیطانون کے سمجھا جاتا ہے اس حدیث سے کہ مقید فقط سرکش شیطان ہونگے یہ عجیب معنی ہین دور ہوجاتا ہے بسبب اشکال

عطف مردہ کا شیطان پر پہلی حدیث مین عطف تفسیر و بیان آور محروم رہا بھلائی اوسکی سے یعنی نہ توفیق ہوئے شب بیداری کی

شب اور آخر ہی شب جاگنا اور بندگی کرنا اس لیے کہ وارد ہوا ہے کہ جسنے نماز پڑہی عشا اور صبح کی جماعت سے پس پایا اوس

حصہ اپنا لیلۃ القدر سے آور محروم رہا ہر بھلائی سے اس مین بڑا مبالغہ ہے اور مراد محروم رہنا ثواب کامل سے ہے + ع

یہ جو اعتراض کیا گیا کہ دور ہوجاتا ہے بسبب انکے پہلا اشکال مراد پہلی اشکال سے وہ ہی جو کہ اوپر کی حدیث کے فائدے مین گذرا کہ بعضون

جو خلاف اسکے پایا جاتا ہے حاصل یہ کہ اشکال یہہ وارد ہوتا ہے کہ شیطان جو قید ہوتے ہین تو پھر گناہ کیون ہوتے ہین ایک تو اسکا جواب

اوپر کے فائدے مین لکھا گیا کہ وہ تاثیر پہلے بہکانے شیطان کی ہے اور دوسرا جواب یہ ہوا کہ سرکش شیطان قید ہوتے ہین اور ایسے ویسے چھوٹے رہتے ہین وہ بہکاتے ہین لیکن

فصل اول کی پہلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مطلق شیاطین قید ہوتے ہین پس دوسرا جواب کچھ خوب نہوا ایک تقریر میرے استاد مکرم مولانا اسحٰق زاد اللہ شرفا و بیان فرماتے

کہ وہ ان سب سے افضل ہے اوس سے اشکال کچھ نہین باقی رہتا اور تطبیق احادیث مین خوب حاصل ہوجاتی ہے وہ یہہ ہے کہ سرکش شیطانون کا قید ہونا بہ نسبت بعض کے ہے اور مطلق

شیطانونکا قید ہونا بہ نسبت بعض کے یعنی سرکش شیطان فاسقون کے بہکانے سے روکے جاتے ہین کہ وہ بہ نسبت اوروں کے گناہ کم کرتے ہین اور ایسے ویسے شیطان بہکاتے

رہتے ہین اور مطلق شیاطین جنکا کام بہکانے سے روکے جاتے ہین کہ وہ کبیرہ گناہ سے باز رہتے ہین اور اگر کرتے بھی ہین بمقتضای بشریت کے تو توبہ و استغفار کرتے ہین اور یہ جو کہا

ہے کہ بعضے گناہ بسبب بہکانے شیطان کے ہوتے ہین اور بعضے بمقتضای نفس کے پس جبکہ شیطان کے بہکانے سے ہوتے اون سے لوگ محفوظ رہتے ہین اور جو

بمقتضای نفس کے ہوتے ہین وہ اون لوگون مین بھی ہوتے ہین انتہی + مؤلف **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ الصِّيَامُ وَالْقُرْاٰنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَقُوْلُ الصِّيَامُ اَىْ رَبِّ اِنِّىْ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِىْ

وَيَقُوْلُ الْقُرْاٰنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِىْ فِيْهِ فَيُشَفَّعَانِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِىُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو

سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ اور قرآن شفاعت کرینگے واسطے بندے کے کہیگا روزہ اے رب میرے تحقیق مین

منع کیا اسکو کھانے سے اور رغبت کی چیزون سے دن مین یعنی پانی اور جماع اور غیبت وغیرہا سے پس شفاعت قبول کر میری اسکے حق مین اور

کہیگا قرآن بازرکھا تھا مین اسکو نیند سے رات کو پس قبول کر شفاعت میری اسکے حق مین پس قبول کیجاویگی شفاعت انکی نقل کیا اسکو بیہقی

نے شعب الایمان مین **ف** قرآن یعنی پڑہنا قرآن کا اور طیبی نے کہا کہ قرآن سے مراد تہجد اور قیام رات کا ہے اور شاید کہ شفاعت کی

شفاعت سے گناہ مٹا نے جاوینگے اور قرآن کی شفاعت سے درجے اعلیٰ ملین گے + ع **وَعَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ وَفِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ مَّنْ

الْخَيْرَ كُلَّهُ وَلَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا اِلَّا كُلُّ مَحْرُوْمٍ لَعَلَّهُ اِلٰى حَاجَةٍ اور روایت ہے

Marfat.com

[illegible] مہینون سے یعنی شب قدر جو شخص کہ محروم
[illegible] عبادت کی ہوئی اوس مین اور قیام بعض شب کا بھی نکیا پس تحقیق محروم رہا ہر خیر سے اور نہین
[illegible] بے نصیب نہیں کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** آیا تمہارے پاس یعنی پس غنیمت جانو اسکے آنے کو اور کوشش کرو
[illegible] کو اور مگر ہر بے نصیب یعنی جو کہ بے نصیب سعادت سے ہے اور نہین ذوق ہے اوسکو عبا

وعن سلمان الفارسی قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی آخر یوم من شعبان فقال
[illegible] قد اظلکم شہر عظیم شہر مبارک شہر فیہ لیلۃ خیر من الف شہر جعل اللہ صیامہ فریضۃ وقیام
[illegible] ما من تقرب فیہ بخصلۃ من الخیر کان کمن ادی فریضۃ فیما سواہ ومن ادی فریضۃ فیہ کان
کمن ادی سبعین فریضۃ فیما سواہ وھو شہر الصبر والصبر ثوابہ الجنۃ وشہر المواساۃ وشہر یزاد فیہ
رزق المؤمن من فطر فیہ صائما کان لہ مغفرۃ لذنوبہ وعتق رقبتہ من النار وکان لہ مثل اجرہ من غیر
ان ینقص من اجرہ شیء قلنا یا رسول اللہ لیس کلنا نجد ما نفطر بہ الصائم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یعطی اللہ ھذا الثواب من فطر صائما علی مذقۃ لبن او تمرۃ او شربۃ من ماء ومن اشبع صائما سقاہ اللہ
من حوضی شربۃ لا یظمأ حتی یدخل الجنۃ وھو شہر اولہ رحمۃ واوسطہ مغفرۃ واخرہ عتق من النار ومن
خفف عن مملوکہ فیہ غفر اللہ لہ واعتقہ من النار اور روایت ہی سلمان فارسی سی کہ کہا خطبہ فرمایا ہمکو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے بیچ آخر دن شعبان کے یعنی خطبہ جمعہ کا یا وعظ کا پس فرمایا ای لوگو تحقیق سایا ڈالا تمپر مہینہ بڑی نے یعنی قریب آیا مہینہ بڑی
کا مہینا ہی بابرکت مہینا ہی کہ اوس مین ایک رات ہی بہتر ہزار مہینے سے یعنی لیلۃ القدر کی اللہ تعالی نے روزی اوسکے فرض اور کیا قیام
اوسکی کا نفل جو کوئی نزدیکی ڈہونڈہی اللہ کی اوس مین ساتھہ کسی خصلت کے نیکی سے یعنی انواع نفل سے ہوتا ہی مانند اوسکے کہ ادا کیا
فرض اور رمضان کے یعنی نفل کا ایسا ثواب ہوتا ہی جیسے فرض کا اور دنون مین اور جسنے ادا کیا فرض رمضان مین [illegible]
مانند اوسکے کہ ادا کیے ستر فرض سوای رمضان کے اور وہ مہینہ صبر کا ہی اور صبر ثواب اوسکا بہشت ہی اور [illegible] مہینا ہی کہ زیادہ کیا
جاتا ہی اوس مین رزق مؤمن کا یعنی رزق حسی اور معنوی اور مؤمن خواہ غنی ہو خواہ فقیر [illegible] افطار کرواوے روزہ دار کو
یعنی سبب حلال سی ہوتا ہی اوسکے لیے سبب بخشش کا واسطے گناہون اوسکے اور سبب آزادی ذات اوسکی کا آگ سے اور ہوگا واسطے اوسکے
ثواب مانند ثواب روزہ دار کے بغیر اسکے کہ کم ہو ثواب اوسکے سے کچھہ کہا ہمنے کہ یا رسول اللہ نہین ہین سب ہمارے کہ پاوین اسقدر کہ
افطار کروا وین ساتھہ اوسکے روزہ دار کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیتا ہی اللہ تعالی یہہ ثواب اوس شخص کو کہ افطار
کرے روزہ دار کو ساتھہ ایک گھونٹ لہسی کی یا ایک کہجور کے یا ایک گھونٹ پانی کے اور جو شخص کہ پیٹ بھر دیگا روزہ دار کا
پلاویگا اللہ حوض میرے سے یعنی حوض کوثر سے پلانا کہ نہ پیاسا ہوگا یعنی بعد اوسکے یہانتک کہ داخل ہو بہشت مین اور وہ
مہینہ کہ اوسکے رحمت ہی اور بیچ مین اوسکی بخشش ہے یعنی وہ زمانہ مغفرت کا ہی اور آخر اوسکی آزادی ہی آگ سے یعنی یہہ تینون
باتین ہوتی ہین نہ کافرون کے لیے اور جس شخص نے کہ ہلکا کیا بوجھہ لونڈی غلام سے مہینہ رمضان کے مین
[illegible] کرتا ہے اوسکو آگ سے **ف** اور کیا قیام رات اوسکی کا نفل یعنی کی شب بیداری

اوسکی واسطے تراویح پڑہنے اور مانند اوسکی کے سنت مؤکدہ پس جسنے کیا یہہ
ہوا اللہ کی عتاب مین اور ابوداؤد مین ہیچ باب فی شہادۃ الواحد علی رویۃ ہلال رمضان کے یا اور ماہ
وان یصوم یعنی جب گواہی گذری رمضان کے چاند کی تو حضرت نے حکم کیا بلال کو ندا کرنیکا پس لوگون کو
یعنی تراویح پڑہین اور روزہ رکھین آور وہ مہینا صبر کا ہی کہ بند رہتا ہی آدمی کھانے پینے وغیرہ سے آور وہ
اور بھوکون کی خبرگیری کرنی چاہیے آور یہانتک کہ داخل ہو بہشت مین اور یہہ معلوم ہی ہے کہ جسنے
اللہ تعالی نے وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيهَا یعنی تحقیق تو نہین پیاسا ہونیکا بہشت مین پس گویا کہ فرمایا کہ پیاسا نہین ہوئیگا کبھی اور بیمار
ہی یعنی وقت اوترنے رحمت عام کا ہی اگر اوسکی رحمت نہو تو کوئی روزہ نرکھے اور نہ تراویح وغیرہ پڑہے اور ہلکا کیا بوجہ یعنی کام
اوس سے رحم کر کر بسبب روزہ دار ہونے اوسکی کے ۞ ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ اَطْلَقَ كُلَّ اَسِيْرٍ وَاَعْطٰى كُلَّ سَائِلٍ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
جسوقت کہ داخل ہوتا مہینا رمضان کا چھوڑ دیتے ہر قیدی کو اور دیتے ہر مانگنے والے کو **ف** چھوڑ دیتے ہر قیدی کو یعنی جو کہ قید کیے جاتے تھے
حق اللہ تعالی کے یا واسطے حق بندون کے حق کے لیے جو قید ہوتے اونکے چھوڑنے سے مراد یہہ ہی کہ اونکو اون سے کہکر
چھڑوا دیتے تھے اور احتمال یہہ بھی ہے کہ جو قیدی کہ حضرت کے حق کے لیے ہوتے ہون اونھین کو چھوڑتے ہون اور دیتے ہر مانگنے
والے کو حضرت سوای رمضان کے بھی ہر سائل کو دیتے تھے پس یہان مراد یہہ ہی کہ زیادہ عادت سے دیتے تھے ۞ ع ۞ مولانا عبدالعزیز **وَعَنِ**
ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْجَنَّةَ تُزَخْرَفُ لِرَمَضَانَ مِنْ رَاْسِ الْحَوْلِ اِلٰى حَوْلٍ قَابِلٍ قَالَ فَاِذَا
كَانَ اَوَّلُ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ هَبَّتْ رِيْحٌ تَحْتَ الْعَرْشِ مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ عَلَى الْحُوْرِ الْعِيْنِ فَيَقُلْنَ يَا رَبِّ اجْعَلْ لَنَا مِنْ عِبَادِكَ
اَزْوَاجًا تَقَرُّ بِهِمْ اَعْيُنُنَا وَتَقَرُّ اَعْيُنُهُمْ بِنَا رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابن عمر سے
کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق بہشت زینت کرتی ہے واسطے آنے رمضان کے سر سال سے سال آیندہ تک کیا پس جسوقت
کہ ہوتا ہی پہلا دن رمضان کا چلتی ہے باونچی عرش کے پتون بہشت کے سے اوپر سر حورعین کے پھر کہتی ہین حورین ای رب ہمارے
گردان ہمارے لیے اپنے بندون سے خاوند ٹھنڈے ہون یعنی لذت اوٹھاوین بسبب اونکے یعنی بسبب صحبت اونکی کے آنکھین ہمارے ٹھنڈی
ہون آنکھین اونکی بسبب ہمارے نقل کین بیہقی نے تینون حدیثین شعب الایمان مین **ف** سر سال سے سال آیندہ تک سر سال غرۂ محرم سے
ہی اور بعید نہین ہے کہ یہہ سر سال غرۂ شوال سے ہو حاصل یہہ کہ جنت تمام سال بناو کرتی رہتی ہے واسطے آنے رمضان کے اور
واسطے اوس چیز کے کہ رمضان مین ہوتی ہے یعنی کثرت مغفرت کی اور بلند ہونے درجات جنت مین اور اپنے بندون سے یعنی
جو کہ نیک ہین اور روزہ دار ہین اور تراویح وغیرہ راتونکو پڑہتے ہین اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین کوئی بندہ کہ
ایک دن رمضان سے مگر دیجاویگی ایک وجہ حورعین سے بیچ خیمہ موتی کے جیسیکہ بیان کیا اللہ تعالی نے حور مقصورات فی
وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ يُغْفَرُ لِاُمَّتِهٖ فِيْ اٰخِرِ لَيْلَةٍ فِيْ رَمَضَانَ قَالُوْا
اللّٰهِ اَمِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ قَالَ لَا وَلٰكِنَّ الْعَامِلَ اِنَّمَا يُوَفّٰى اَجْرَهٗ اِذَا قَضٰى عَمَلَهٗ [illegible]
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشش کیجاتی ہے [illegible]

Marfat.com

[illegible] جسوقت کہ کرچکتا ہے مزدوری اپنی
[illegible] بلکہ بسبب فراغت پانیکے ہے کام سے کہ وہ رکھتا رہیگا اور اوپر
[illegible] ابوہریرہ نے بیان کیونکہ لفظ حضرت کا کہ وہ لفظ یون ہی یغفر لاحتی + ح + ع **باب**
باب ہے بیان دیکھنے چاند کے یعنی پہلی رات کے چاند کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصوموا حتی تروا الھلال ولا تفطروا حتی تروہ فان غم علیکم
فاقدروا له وفی روایۃ قال الشھر تسع وعشرون لیلۃ فلا تصوموا حتی تروہ فان غم علیکم فاکملوا العدۃ ثلثین
علیہ روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ روزہ رکھو یعنی بہ نیت رمضان کی تیسوین شعبان
کی یہانتک دیکھو چاند اور نہ افطار کرو یہانتک کہ دیکھو اوسکو یعنی عید کے چاند کو پس اگر ڈھانکا جاوے چاند تمپر یعنی تیسوین شب کو بسبب ابر کی
یا دھوئین یا غبار کے یا کسی اور سبب سے پس اندازہ کرو واسطے اوسکے یعنی تیس دن پوری کرلو اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا حضرت نے
مہینا ہوتا ہے کبھی اونتیس رات کا پس نہ روزہ رکھو یعنی بقصد رمضان کی یہانتک کہ دیکھو چاند پس اگر ابر کیا جاوے تمپر پوری کرو گنتی تیس
دن کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہ روزہ رکھو یہانتک کہ دیکھو چاند الخ یعنی دیکھو چاند یا ثابت ہو تمھارے نزدیک دو بیت چاند کی ساتھ گواہی کے
کہ تفصیل اوسکی دوسری فصل مین مذکور ہوویگی انشاء اللہ تعالیٰ اور یہہ جو فرمایا کہ مہینا کبھی ہوتا ہے اونتیس رات کا اس مین رغبت
دلائی اوپر تلاش کرنے چاند کے تیسوین شب کو + ع **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صُوْمُوْا
لِرُؤْیَتِہٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْیَتِہٖ فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاَکْمِلُوْا عِدَّۃَ شَعْبَانَ ثَلٰثِیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھو بعد دیکھنے چاند کے اور افطار کرو یعنی عید کرو بعد دیکھنے چاند کے پس اگر ابر کیا جاوے تمپر پس
پوری کرو گنتی شعبان کی تیس دن نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** گنتی شعبان کی تیس دن اور اسیطرح رمضان کی تیس دن پوری کرو + ع
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّا اُمَّۃٌ اُمِّیَّۃٌ لَا نَکْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ اَلشَّھْرُ ھٰکَذَا
وَھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَعَقَدَ الْاِبْھَامَ فِی الثَّالِثَۃِ ثُمَّ قَالَ اَلشَّھْرُ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَھٰکَذَا یَعْنِیْ تَمَامَ الثَّلٰثِیْنَ [illegible] وَعِشْرِیْنَ وَمَرَّۃً ثَلٰثِیْنَ
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ہم یعنی عرب جماعت ہین امی کہ حساب و کتاب نہین جانتے ہین
مہینا ایسا اور ایسا اور ایسا اور بند کیا انگوٹھے کو تیسری بار مین یعنی دو بار تو دونون ہاتھ کی اونگلیان بند کرکر کھول کھول دین اور
تیسری بار مین تو اونگلیان کھولین اور ایک انگوٹھا بند رکھا واسطے گنتی کرنے اونتیس کے پھر فرمایا مہینا ہوتا ہے ایسا اور ایسا اور ایسا
یعنی تیسری دفعہ مین انگوٹھا نہ بند کیا واسطے گنتی کرنے تیس کے جیسا کہ کہا یعنی پورا تیس دن کا مراد یہہ کہ ایک دفعہ انتیس کا ہوتا ہے
اور ایک دفعہ تیس کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** امی عرب کو اس لیے کہا کہ جیسیکہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتے تھے ویسیہی رہتے تھے
لکھنے نہین تھے اور یہہ بات باعتبار اکثر کے ہے کہ اکثر اہل عرب ایسیہی ہوتے تھے نہ سب یا مراد یہہ ہو کہ اچھی طرح حساب
اور معنی حدیث کی یہہ ہین کہ عمل کرنا قاعدون پر نجوم کی ہمارا طریقہ نہین ہے بلکہ علم ہمارا متعلق ہے ساتھ رویت چاند کے
پس کبھی انتیس کا اور ایکبار تیس کا اور دونون جملے کہ جنکے سر پر لفظ یعنی کا ہے کلام راوی کا ہے کہ ساتھ پہلی لفظ یعنی کی اشارہ
[illegible] کی دونون اشارونکو کھول دیا + ع **وَعَنْ** اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْـ

صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مہینے عید کے نہین ناقص ہوتے رمضان اور ذیحجہ نقل کی یہ بخاری و مسلم نے

اور معنی حدیث کے یا تو یہ ہین کہ ایک سال مین مہینا رمضان کا اور ذیحجہ کا دونون ناقص نہین ہوتے

نہین ہوتے یا یہ معنی کہ حضرت کے زمانہ مین ناقص نہین ہوتے تھے اور یا یہ کہ باعتبار حکم اور ثواب کے ناقص نہین

ہوا اور ایک انتیس کا یا دونون اونتیس کے ہون ثواب پوری تیس کا ہوتا ہے ۔ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَقَدَّمَنَّ اَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ صَوْمَهُ

الْيَوْمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ آگے رکھے ایک تمھارا رمضان

ایک دن کا یا دو دن کا مگر یہ کہ ہو ایک شخص کہ رکھتا ہو عادت روزہ رکھنے کی پس چاہیے کہ روزہ رکھے اس دن کا نقل کی یہ بخاری و

ف یعنی عادت اسکی تھی کہ مثلاً پیر یا جمعرات کو روزہ نفل رکھتا تھا اتفاقاً پہلے رمضان کے وہی دن واقع ہوا تو اوسکو منع نہین

روزہ رکھنا اور جسکو عادت نہو تو وہ نہ رکھے اور نہی اس مین تنزیہی ہے اور منع اس لیے فرمایا کہ تا نفل اور فرض مل نہ جاوین اور

ساتھ اہل کتاب کے جو کہ وہ فرض روزون کے ساتھ اور بھی ملا لیتے ہین اور کہا مظہر نے کہ مکروہ ہے روزہ آخر شعبان مین ایک

روز یا دو ۔ح ۔ یہ روزہ یوم الشک کا نہین ہے بلکہ مطلق ایک یا دو روز سے آخر شعبان کے سے منع فرمایا سوای روزے عادت

کے ۔ مولانا اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا

انْتَصَفَ شَعْبَانُ فَلَا تَصُوْمُوْا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول

صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ گذرے آدھا مہینا شعبان کا پس نہ رکھو روزے نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی ف

یعنی ابتدا سے روزے قضا کے یا اور واجب کے روزے نہ رکھے بعد گذرنے آدھے مہینے شعبان کے یہ نہی تنزیہی ہے واسطے شفقت

امت کے تا ضعف لاحق ہو اور بسبب ضعف کے روزے رمضان کے دشوار نہون اور کہا قاضی نے کہ یہ نہی اوسکے حق مین ہے کہ جو قادر

پے در پے روزے رکھنے کی نہ رکھے پس مستحب ہے اوسکو افطار کرنا جیسیکہ مستحب ہے افطار عرفہ کا تا کہ قوت ہو دعا پر اور جو قدرت رکھتا ہو اوپر

اسکے بھی نہین اس لیے کہ ثابت ہوا ہے حضرت سے کہ تمام مہینے شعبان کے مین روزے رکھتے تھے ۔ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْصُوْا هِلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے گنو مہینا شعبان کا واسطے رمضان کے نقل کے یہ ترمذی نے ف یعنی شعبان کے مہینہ کو دن گنتے رہو تا کہ جان

آنا رمضان کا ۔ع وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ اِلَّا

شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا نہین دیکھا

بہ تحقیق خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ روزے رکھتے ہون دو مہینے پے در پے مگر شعبان اور رمضان نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی

اور ابن ماجہ نے ف یعنی تمام تیسنے شعبان کے مین بھی روزے سے رہتے اور مفصل معنی اس حدیث کے باب صیام التطوع

ہون گے انشاء اللہ تعالیٰ ۔ع وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِيْ يُشَكُّ فِيْهِ فَقَدْ عَصَى اَبَا الْقَاسِمِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

Marfat.com

[illegible] سے کہ ابوداؤد اور ترمذی او[illegible]
[illegible] سبب ابر وغیرہ کے نہ معلوم ہو یا گواہی دی چاند دیکھنے کی ایک شخص پھر
[illegible] گواہی دین پھر سکیجا دی گواہی اوسکی اسکی صبح کو دن جو ہوا وسکو دن شک کا کہتے ہین سلیے کہ
[illegible] ہوا وسکا حال یہ ہی کہ رمضان کا نہوا اور اگر ابر نہوا وسکی شب کو اور نہ کوئی چاند دیکھے تو وہ دن
[illegible] رمضان کے اور واجب کی مکروہ ہی اور اوسدن نفل روزہ رکھنے کی تفصیل یہہ ہی کہ اگر ایک شخص
[illegible] روزہ رکھتا ہوا ایک شخص کی عادت کا دن اوس روز آپڑا ہی کہ بیان اسکا اوپر ہو چکا تو افضل ہی اوسکو روزہ رکھنا
[illegible] افضل ہے یہہ روزہ یوم الشک کا اوسکے لیے کہ تین دن اخیر شعبان مین روزہ رکھتا ہو اور اگر ایسا نہو تو خواص
[illegible] نیت نفل کی اور عوام دوپہر تک انتظار کر کر افطار کرین ابن عمر اور اور بہت صحابہ کا معمول تھا کہ جب انتیس روز
[illegible] تلاش کرتے چاند کی اگر دیکھتے چاند یا خبر سنتے چاند کی روزہ رکھنے والا اگر مطلع صاف ہوتا ابر و غبار سے افطار کرتے
[illegible] نہوتا روزہ رکھتے اور حمل کیا ہی اسکو علمار فی روزہ نفل پر اور حدیث عمار بن یاسر کی مین جو منع ہے روزہ تو مراد اس سے
[illegible] نیت رمضان یا اور واجب کی نرکھے واللہ اعلم اور خواص وہ ہین کہ جو جانتے ہون نیت کرنی روزہ شک کے دن کی اور جو نہ جانتے
[illegible] عوام مین اور نیت اوسکی اسطرح ہی کہ نیت کرے نفل کی وہ شخص کہ نہ عادت رکھتا ہو اوسدن کے روزے کی اور نہ خیال آوے
[illegible] مین یہہ کہ اگر ہو آج دن رمضان کا تو یہہ روزہ بھی رمضان کا ہی اور مکروہ ہی اسطرح نیت کرنی کہ اگر کل رمضان ہو تو یہہ روزہ رمضان
[illegible] ہو اور اگر رمضان نہو تو نفل یا اور واجب مین محسوب ہو لیکن اگر ثابت ہو گا رمضان کا ہونا تو یہہ روزہ رمضان کا ہو گا اور اگر
[illegible] نیت کرے کہ کل اگر رمضان ہوا تو مین روزہ رمضان کا رکھونگا اور نہین تو نہین اسطرح روزہ نہین صحیح ہونیکا نہ نفل ہو گا اور نہ
[illegible] رمضان کا اگرچہ ثابت ہوا وسدن رمضان کا ہونا ۔ح ۔ وفتاوی عالمگیری **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ
[illegible] عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُ الْهِلَالَ یَعْنِیْ هِلَالَ رَمَضَانَ فَقَالَ اَتَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَتَشْهَدُ
[illegible] رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ یَا بِلَالُ اَذِّنْ فِی النَّاسِ اَنْ یَصُوْمُوْا غَدًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ
[illegible] وَالدَّارَقُطْنِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا آیا ایک اعرابی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق مینے دیکھا چاند یعنی
[illegible] رمضان کا پس فرمایا حضرت نے کیا گواہی دیتا ہی تو اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ کہا کہ ہان فرمایا حضرت نے کیا گواہی دیتا ہی تو یہہ محمد
[illegible] رسول اللہ ہین فرمایا حضرت نے اے بلال پکار دی لوگون مین کہ روزہ رکھین کل کو نقل کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی
[illegible] بیہقی نے **ف** یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جو کوئی مستور الحال ہو یعنی فاسق ہونا اوسکا معلوم نہ ہو تو اسکی
[illegible] چاند مین اور شرط نہین لفظ شہادت کا اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ گواہی ایک کی مقبول ہی روزہ رمضان مین
[illegible] ثابت ہوتا ہی چاند رمضان کا ساتھ خبر ایک شخص عادل یا مستور الحال کے عادل سے مراد پرہیزگار ہے
[illegible] معلوم نہو اور شرط نہین لفظ شہادت کا اور گواہی ایک کی اوس صورت مین ہی کہ ابر و غبار ہو اور
[illegible] مرد یا ایک مرد اور دو عورتین عادل جو گواہی دین اور لفظ شہادت بھی شرط ہی اور اگر ابر و
[illegible] ساتھ لوگ ہین کہ ساتھ خبر اونکی کے ظن غالب حاصل ہو اور تجدید

عدد کی مفوض ہی طرف رای امام کی اور بعضون کی نزدیک با[illegible]

ہون ۔ ح **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَرَاءَى النَّاسُ الْهِلَالَ فَاَخْبَرْتُ رَسُوْلَ

وَرَاءَ النَّاسَ بِصِيَامِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ لوگ

مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تحقیق دیکھا مینے چاند پس روزہ رکھا اور حکم فرمایا لوگونکو

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

مَا لَا يَتَحَفَّظُ مِنْ غَيْرِهٖ ثُمَّ يَصُوْمُ لِرُؤْيَةِ رَمَضَانَ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْهِ عَدَّ ثَلٰثِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ صَامَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت گنتے رہتے دن مہینے شعبان کے اوسقدر کہ نہ گنتے سوای شعبان کے

وقت دیکھنے چاند رمضان کے پس اگر ابر کیا جاتا اوسپر گنتے تیس دن پھر روزہ رکھتے نقل کی یہہ ابو داؤد **ف** شعبان کے

رہتے اس لیے کہ رمضان کے چاند مین غلطی نہ پڑے اور اور مہینون کے دنون کی اتنی محافظت نہ کرتے اس لیے کہ

کوئی امر شرعی متعلق نہین مگر جمع کے مہینے سے البتہ ہی سودہ نادر ہی نہین محتاج ہوتا طرف اوسکے ہر کوئی ہر سال

اِلَى الْبَحْتَرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا بِبَطْنِ نَخْلَةَ تَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَقَالَ

الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَلَقِيْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْنَا رَاَيْنَا الْهِلَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَقَالَ اَيَّ لَيْلَةٍ رَاَيْتُمُوْهُ

كَذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَّهُ لِلرُّؤْيَةِ فَهُوَ لِلَيْلَةِ رَاَيْتُمُوْهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ اَهَلَّ

رَمَضَانُ وَنَحْنُ بِذَاتِ عِرْقٍ فَاَرْسَلْنَا رَجُلًا اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهٗ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ اَمَدَّهُ لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ اُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی البحتری سے کہ کہا

یعنی اپنی شہر سے کہ کوفہ تھا عمرہ کرنیکے لیے پس جبکہ اوترے ہم بطن نخلہ مین کہ نام ایک مکان کا ہی درمیان مکہ اور طائف کی جمع ہوے ہم چاند دیکھنے

لیے پس کہا بعضے قوم نے کہ وہ تیسری شب کا ہی اور کہا بعضے قوم نے کہ وہ دوسری شب کا ہی پھر ملاقات کی ہم ابن عباس سے پس کہا

تحقیق دیکھا ہمنے چاند پس کہا بعضون نے تیسری شب کا ہی اور کہا بعضون نے دوسری شب کا پس کہا ابن عباس نے کس رات دیکھا تم

کہا ہمنے دیکھا ہمنے رات ایسی اور ایسی کو یعنی فلانی شب کو بتایا اوسکو کہ دیکھا تھا جس مین مثلاً پیر کی شب مین یا منگل کی شب مین پس کہا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھیرائی مدت رمضان کی وقت دیکھنے چاند کے یعنی جب چاند دیکھین رمضان کا مین پس وہ اوسی

کا ہی کہ دیکھا تمنے اوسکو اوس مین اور ایک روایت مین ابی البحتری سے ہی کہا کہ دیکھا ہمنے چاند رمضان کا اور ہم تھے ذات عرق

ایک جگہ کا ہی قریب بطن نخلہ مذکورہ کے پس بھیجا ہمنے ایک شخص کو طرف ابن عباس کے کہ پوچھے اوسنے یعنی یہہ کہ کس رات کا

بسبب اختلاف مذکور کے پس کہا ابن عباس نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے زیادہ

کی تا وقت دیکھنے چاند رمضان کے پس اگر ابر کیا جاوے تمپر پس پوری کرو گنتی یعنی تیس روز شمار کرو اور روزہ رکھو نقل

ف حاصل یہہ کہ مدار چاند کو دیکھنے پر ہے اعتبار اوسکے بڑے ہونیکا کچھ نہین بلکہ داؤد ظاہر کہ بڑا ہونا

سے ہے اور روایت دوسری منافی پہلی روایت کی نہین واسطے احتمال اسکے کہ

اور اختلاف کیا ہو اوس مین پھر بھیجا آدمی پوچھنے کے لیے ابن عباس

Marfat.com

زوال کے بعد
شعبان کی تیسوین کو دیکھو تو بھی شامل ہو کا کہا
کرین چاند کی تیسوین شب شعبان کی
روزہ رکھنا بموجب ظاہر روایت کے اختلاف مطالع کا معتبر نہین شمار
معتبر ہے اور سب جگہ روز جمعہ سے روزہ رکھنا لازم ہوگا اور جو کوئی چاند رمضان دیر
ہی اور اگر افطار کریگا اوس روز کی تو قضا لازم آئے گی فقط ع باب ہے باب ہی بیچ مسائل

الفصل الاول فصل پہلی **عَنْ** روایت ہی **اَنَسٍ** انس سے **قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ** کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کھاؤ اس لیے کہ تحقیق بیچ کھانے سحر کے برکت ہے
صلی اللہ علیہ وسلم نے **ف** سحری کھاؤ یعنی کھاؤ سحر کے وقت کچھ نہ کچھ چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی کہ سحری کھاؤ اگرچہ ایک گھونٹ
اس مین استحباب کر لیے ہے اور سحر کہتے ہین چھٹے حصے اخیر رات کو اور سحور سین کے زبر سے اسم ہی کھانے پینے اخیر شب کا اور
کے مصدر ہی یعنی کھانا کھانا اوسوقت اور روایت محفوظہ نزدیک محدثین کے ساتھ زبر کے ہی اور بعضون نے کہا صواب
ہے اس لیے کہ اجر فعل مین ہوتا ہی نہ طعام مین اور مراد برکت سے یہ ہے کہ اجر عظیم ہوتا ہی بسبب بجا لانے سنت کے اور قوۃ ہوتی ہے

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ اَهْلِ
الْكِتٰبِ اَكْلَةُ السَّحَرِ رواہ مسلم اور روایت ہی عمرو ابن العاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرق درمیان روزے ہمارے کے
اہل کتاب کے یعنی یہود و نصاریٰ کے کھانا سحر کا ہی نقل کی یہ مسلم نے **ف** اہل کتاب کے ہان حرام تھا کھانا رات کو بعد سونے کے
ابتدائی اسلام مین یہی حکم تھا پھر مباح ہوا پس مخالفت کرنے اونکی شکر گذاری اس نعمت کی ہے ع **وَعَنْ سَهْلٍ**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ متفق علیہ اور روایت ہی سہل سے کہ کہا فرمایا رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہین گے لوگ ساتھ بھلائی کے جبتک کہ جلدی کرین گے افطار مین نقل کی اور مسلم نے **ع**
افطار کرنے مین دیر نہ لگاوی اور حقیقۃً غروب ہوئی آفتاب کے شہر وہ مشرق کی جانب سیاہی بلند ہو جاوے
صادق شروع ہوتی ہے وہانتک پہنچ جاوی بیچون بیچ آسمان کے پھیچنا سیاہی کا شرط نہین پس جلدی کرنے مین مخالفت
اہل کتاب کی ہے وہ تاخیر کرتے ہین یہانتک کہ ستارے گھن کے نکلین اور ہماری ملت مین یہی عادت اہل بدعت کی ہی یعنی
ہو جاویگی اس مین کہ یہ بھی ضروری اور سنت ہی پہلے نماز مغرب سے افطار کرنا بموجب حدیث صحیح کے ع **وَعَنْ**
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا وَاَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ
اور روایت ہی عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ آوے رات اس جگہ سے یعنی مشرق
دن اس جگہ سے یعنی مغرب سے اور چھپ جاوی آفتاب یعنی سب پس تحقیق افطار کیا روزہ دار نے نقل
کیا ہے بخاری نے حدیث عمر سے اور افطار کیا یعنی حکماً یہ افطار کرنیوالا ہو چکا اگرچہ کھاوی پیوے
کہ بعض یہ ہون چاہیے کہ افطار کرے ع **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ**

Marfat.com

نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الوصال [illegible]

یطعمنی ربی ویسقینی متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا [illegible]
پس کہا ایک شخص نے حضرت کو کہ آپ طی کا روزہ رکھتے ہین یارسول اللہ فرمایا کون ہی تم مین مانند [illegible]
مجکو رب میرا اور پلاتا ہے مجکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف طی کا روزہ اسکو کہتے ہین کہ [illegible]
افطار نکری اس سے اس لیے منع کیا کہ سبب ضعف کا ہوتا ہی اور وہ باعث قصور کا اور طاعات مین ہوتا ہی [illegible]
طی کا سوائے حضرت کو اور ونکے لیے جائز ہے یا حرام ہی یا مکروہ ہی بعضے تو کہتے ہین کہ جائز ہی اوسکے لیے کہ قادر ہو
اور شفقت اور تخفیف کے لیے ہی اور سند اونکی یہہ حدیث حضرت عائشہ کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تو
واسطے رحمت کے اوپر اور بعضے صحابہ سے مثل عبداللہ بن زبیر وغیرہ کے اور تابعین سے مثل عبداللہ بن ابی لیمر اور عامر بن عبد
اور ابراہیم تیمی کے رکھنا اسکا منقول ہی اور اکثر کہتے ہین کہ جائز نہین اور امام ابوحنیفہ اور مالک اور شافعی نے مکروہ کہا ہی اسکو اور اختلاف
مکروہ ہونیمین تحریمی ہی یا تنزیہی ہی اور صحیح تر یہی ہے کہ مکروہ تحریمی ہی اور جمہور علما اسپر ہین کہ یہہ خصائص حضرت کی سی ہی اور ظاہر حدیث سی بھی یہی معلوم ہوتا ہی
سلوک کے شوق ریاضت اور نفس کشی کا رکھتے ہین افطار کرتے ہین ساتھ چلو پانیکے تا حقیقت وصالسی نکالجاوین واللہ اعلم اور کہلاتا ہی لنج کھلانے پلانے
مراد کیا ہی اس مین کئی قول ہین قول مختار یہہ ہے کہ مراد کھلانا پلانا ظاہر کا نہین ہے بلکہ غذای روحانی مراد ہی کہ بسبب فرق معارف اور
مناجات اور طاعات کی حاصل ہوتی تھی اوسکے سبب سی غذای جسمانی سے مستغنی تھے اور تجربہ اسکا محبون مجازیہ اور مسرتون حسیہ مین کیا
ہوا اس بحث حقیقی اور مسرت معنوی + ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** حفصۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
لم یجمع الصیام قبل الفجر فلا صیام لہ رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی والدارمی وقال ابوداؤد وقفہ علی حفصۃ
معمر والزبیدی وابن عیینۃ ویونس الایلی کلھم عن الزھری روایت ہی حفصہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
جو شخص کہ نہ نیت کرے روزی کی پہلے فجر کی پس نہین روزہ واسطے اوسکے یعنی کامل روزہ نہین ہوتا نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی
اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ابوداؤد نے موقوف بیان کیا اسکو حفصہ پر معمر اور زبیدی اور ابن عیینہ اور یونس ایلی نے سب نے زہری سے ف ظاہرا اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ اگر نیت روزی کی رات سی نکرے تو درست نہین خواہ روزہ فرض ہو خواہ واجب
ولیکن علما نے اختلاف کیا ہی اس مین مذہب امام مالک کا تو یہی ہے کہ شرط ہی نیت رات سی کرنی ہر طرح کی روزی مین اور امام شافعی اور احمد
بھی اسکے قائل ہین سوا نفل کے نفل مین امام احمد کے نزدیک زوال سے پہلے پہلے جائز ہے اور شافعی کے نزدیک اکثر نہار تک جائز ہی
بھی جائز ہی اور مذہب ہمارا یہہ ہی کہ روزہ رمضان اور نفل اور نذر معین مین جائز ہی نیت کرنی آدھے دن شرعی کے پہلے اور آدھا دن شرعی پہلے زوال کے
قضا اور کفارہ اور نذر مطلق کے لیے شرط ہی نیت کرنے رات سے اور دلیلین سبھون کی فقہ کی کتابون مین مذکور ہین اور سب نے مرفوع بیان
اور ابن عیینہ اور یونس نے روایت کیا ہی زہری سے اور موقوف رکھا ہی حفصہ پر اور حدیث موقوف قول صحابی کو کہتے ہین
ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمع النداء احدکم والاناء فی یدہ فلا یضعہ
رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سنے [illegible]
پاس ہو اوسکے ہاتھ مین یعنی ارادہ پانی پینے کا یا کچھ کھانیکا رکھنا چاہیے [illegible]

[illegible] جائے کہ صبح نہیں ہوئی یا گمان غالب ہو نہونے صبح کا یعنی اگر یقین ہو صبح نہونے کا یا
[illegible] کھانا پینا موقوف نکردے اور اگر جانے کہ صبح ہوگئی ہے یا گمان ہو اسکا تو موقوف کرے اور کہا ابن ملک
[illegible] طلوع ہونا صبح کا تو نہ موقوف کرے اور اگر جانے کہ طلوع ہوئی ہے صبح یا شک ہو اسکا تو موقوف کرے اور بعضون نے کہا کہ مراد
[illegible] اذان مغرب کی ہے یعنی اگرچہ ترک کرے یا کھانے پینے کا وقت اذان کو مسنون ہے لیکن افطار کے وقت اذان مغرب کی سنو اور کھانا
[illegible] پینا موقوف نکرے بلکہ پی لے اور پھر نماز کو جاوی ۔ ع ۔ ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى
أَحَبُّ عِبَادِيْ إِلَيَّ أَعْجَلُهُمْ فِطْرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ
نے بہت پیارا میرے بندون مین طرف میری وہ ہے کہ جلدی کرے افطار مین نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** بہت پیارا یہہ اس لیے ہوتا ہے کہ متابعت کرتا ہے
سنت کی اور مخالفت کرتا ہے اہل کتاب کی اور روافض کی ۔ ع **وَعَنْ** سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **إِذَا**
أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى تَمْرٍ فَإِنَّهُ بَرَكَةٌ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى مَاءٍ فَإِنَّهُ طَهُوْرٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ
مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَلَمْ يَذْكُرْ فَإِنَّهُ بَرَكَةٌ غَيْرَ التِّرْمِذِيِّ اور روایت ہے سلمان بن عامر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جبکہ افطار کرے ایک تمھارا پس چاہیے کہ افطار کرے کھجور پر پس تحقیق کھجور سبب برکت کی ہے پس اگر نپاوی کھجور پس افطار کرے پانی پر پس تحقیق وہ
پاک کرنیوالا ہے نقل کی یہہ احمد و ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ و دارمی نے اور نہین ذکر کیا کسی نے لفظ فانہ برکۃ سوای ترمذی کے **ف** اس حدیث مین
استحباب کی لیے ہے اور شاید حکمت کھجور سے افطار کرنے مین یہہ ہے کہ جب معدہ خالی ہوتا ہے اور خواہش کھانے کی ہوتی ہے تو کھانے کو معدہ خوب قبول کرتا ہے
ایسی حالت مین جو شیرینی معدے مین پہنچتی ہے تو بدن کو نہایت فائدہ ہوتا ہے اسلیے کہ شیرینی سے قوۃ قوی مین جلدی سرایت کرتی ہے اور پانی کو
شیرینی سے بہت فائدہ ہوتا ہے اور شیرینی عرب مین اکثر کھجور ہی کی ہوتی ہے اور اونکے مزاجونکو مناسبت اسکی ساتھ بہت ہے اسلیے اس حدیث مین
فرمایا اور کھجور نپاوی تو پانی سے افطار کرے کہ اس مین نیک فالی ہے ساتھ طہارۃ ظاہر و باطن کے ۔ ح ۔ ع **وعن** أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **يُفْطِرُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلٰى رُطَبَاتٍ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ فَتُمَيْرَاتٌ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تُمَيْرَاتٌ حَسَا حَسَوَاتٍ**
مِنْ مَاءٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے انس سے کہ تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
افطار کرتے پہلے نماز مغرب سے چند تازی کھجورون سے پس اگر نہوتین تازین کھجورین تو افطار کرتے [illegible] پس اگر نہوتین خشک
کھجورین تو پیتے چند چلو پانی کے یعنی تین چلو نقل کی یہہ ترمذی و ابوداؤد نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** ابویعلی نے
روایت کیا ہے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے افطار کرنا تین کھجورون سے یا ایسی چیز سے کہ نہ پہنچتی اوسکو آگ اور بعضون نے
جو کہا ہے کہ سنت مکہ مین یہہ ہے کہ مقدم کرے آب زمزم کو کھجورون پر یا ملائے اوسکو ساتھ اوس پانی کے یہہ قول مردود ہے اس لیے کہ یہہ اختلاف اتباع کی ہے
اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سال فتح مین بہت دنون مکہ مین رہے آپ سے یہہ نہین نقل کیا گیا ۔ ع **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا أَوْ جَهَّزَ غَازِيًا فَلَهٗ مِثْلُ أَجْرِهٖ** رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَرَوَاهُ مُحْيِي السُّنَّةِ
فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَقَالَ صَحِيْحٌ اور روایت ہے زید بن خالد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص کہ افطار کروادی روزہ دار
کو یا سامان درست کردی کسی غازی کا پس اوسکو ثواب مانند ثواب اوسکی ہے نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین اور روایت کی یہہ محی السنہ نے
شرح السنہ مین اور کہا یہہ صحیح ہے **ف** یعنی جیسا ثواب روزہ دار کو روزے کا ہوتا ہے اور غازی کو جہاد کا ویسا ہی افطار کرنیوالے کو اور سامان جہاد

Marfat.com

درست کر دینے والا کو بھی ہوتا ہی اس لیے کہ مددگار ہوا نیک کا پر ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ... ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابن ... افطار کرتے فرماتے گئی پیاس اور تر ہوئین رگین اور ثابت ہوا ثواب اگر چاہا خدا تعالی نے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف اس مین ... پر کہ مشقت عبادت کی تھوڑی سی ہی اس لیے کہ جاتی رہتی ہے اور ثواب بہت ہی اس لیے کہ ثابت و باقی رہتا ہی ع وعن ... قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ مُرْسَلًا اور روا... زہری کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جبکہ افطار کرتے فرماتے یا الٰہی تیری ہی لیے روزہ رکھا مینے اور تیرے ہی رزق پر افطار کیا مینے ابو داؤد نے بطریق ارسال کے ف کہا ابن ملک نے کہ حضرت یہہ دعا بعد افطار کے پڑہتے تھے اور بعد لک صمت کی جو لوگون نے وبک آمنت ... کچھ زیادہ کر لیا ہی کچھ اصل اسکی نہین اگرچہ معنی صحیح ہین اور روایت کیا ابن ماجہ نے کہ روزہ دار کے لیے نزدیک افطار اوسکی کے ایک دعا کی جاتی اور یہہ بھی وارد ہوا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتے تھے یا واسع الفضل اغفر لی اور تھے پڑہتے یہہ بھی الحمد للہ الذی اعانی فصمت و رزقنی فافطرت انتہی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ النَّاسُ ... اما عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ لِأَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى يُؤَخِّرُوْنَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہیگا دین غالب جبتک کہ جلدی کرینگے لوگ افطار کرنے مین اس لیے کہ یہود و نصاری دیر کرتے ہین افطار مین نقل کی ہی ابو داؤد نے و ابن ماجہ نے ف دیر کرتے ہین افطار مین یعنی اسقدر کہ تاریکی گہن کو نکل آوین اور ہماری زمانی مین پیروی اونکی رافضیون نے کی ہی پس اونکی ... علامت مین غلبہ اور شوکت دین کی ہی اور اوسمین دلیل ہے اسپر کہ مضبوطی اور غلبہ دین کا بیچ مخالفت اعدای دین کی ہی اور اونکی موافقت مین نقصان ... دین کا ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے یا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا الیہود و النصاری اولیاء بعضہم اولیاء بعض و من یتولہم منکم فانہ منہم یعنی ... پکڑے یہود و نصاری کو دوست بعضے اونکے دوست ہین بعضون کے اور جو کوئی دوستی کرے اون سے تم مین سے پس وہ اونہین مین سے ہے ع وعن ... أَبِيْ عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْنَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلٰوةَ قَالَتْ أَيُّهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ قُلْنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ هٰكَذَا كَانَ يَصْنَعُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ أَبُوْ مُوْسٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی عطیہ سے کہ کہا گیا مین اور مسروق حضرت عائشہ کے پاس پس کہا ہمنے اے ماں مومنون کی دو شخص ہین حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیون مین ایک اون مین سے جلدی افطار کرتا ہی اور جلدی ... پڑہتا ہی اور دوسرا دیر کر افطار کرتا ہی اور دیر کر نماز پڑہتا ہی کہا حضرت عائشہ نے کون اون مین سے جلد افطار کرتا ہی اور جلد نماز پڑہتا ہی کہا ہمنے ... عبداللہ بن مسعود کہا حضرت عائشہ نے اسیطرح کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور دوسرا کہ دیر لگاتا ہی افطار مین اور نماز مین ابو موسی ہی نقل کی یہ مسلم نے ... عبداللہ بن مسعود بڑے عالم و فقیہ تھے اونہون نے عمل کیا سنت پر اور ابو موسی بھی بڑے صحابی تھے اونہون نے عمل کیا بیان جواز پر یا کچھ عذر ہوگا اونکا ... بتاید کہ کبھی کبھی کرتے ہونگے واللہ اعلم ع وعن الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ دَعَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى السَّحُوْرِ ... فَقَالَ هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عرباض بن ساریہ سے کہ کہا بلایا مجکو رسول خدا صلی اللہ ... طرف سحری کے رمضان مین پس کہا آطرف کھانے بابرکت کے نقل کی یہہ ابو داؤد و نسائی نے وعن أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ... اللہ علیہ وسلم نِعْمَ سَحُوْرُ الْمُؤْمِنِ التَّمْرُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

باب ہیچ بیان پاک کرنی روزہ کو **ف** یعنی اس باب مین بیان ہی اسکا کہ روزہ کس چیز سے
روزہ کس چیز سے ثواب اوسکا باطل ہوتا ہی اور کس چیز سے ثواب اوسکا کم ہوتا ہی پس واجب ہی پرہیز کرنا اون سے **ف** عرض کرتا ہون
یہ بعضی مفسدات وغیرہ روزہ کے متفرق آگی حدیثون مین مذکور ہین لیکن مینے چاہا کہ کسی کتاب معتبر فقہ کی سے یہ مسائل بتفصیل ایک جلسہ یا دو جلسہ
سے ثابت ہون پس کتاب امداد الفتاح شرح نور الایضاح مین کہ کتاب معتبر اور مروج عرب مین ہی خوب ترتیب سے یہ مسائل مذکور
لکھے جاتے ہین اور بعضے در مختار مین سے بھی لکھے ہین **فصل** ہیچ بیان اون چیزون کی کہ روزہ کو توڑتی نہین ہین اگر کھا لیوے یا پی لیوے
جماع کرے بھولکر روزہ جاتا نہین اور اگر جماع شروع کیا بھولکر پھر یاد آگیا اگر نکال لیا سترفی الفور روزہ ٹوٹنے کا نہین اور اگر نہ نکالا ٹوٹ
جاویگا اور قضا لازم ہوگی نہ کفارہ اور بعضون نے کہا ہی جب ہی کہ نہ حرکت دی نفس اپنی کو یعنی دہکا ندی بعد یاد آنیکی یہانتک کہ منزل ہوجاوے
اور اگر حرکت دیگا نفس کو بعد اسکی تو اوسپر کفارہ لازم ہوگا جیسیکہ اگر نکال کر پھر داخل کری تو کفارہ لازم ہوتا ہی اور اگر جماع کری قصداً پہلی فجر کی اور
پھر طلوع ہو فجر تو واجب ہی نکالنا ستر کا فی الحال پس اگر حرکت دیگا نفس کو لازم ہوگا کفارہ اور روزہ فقط ٹھیرنے ہی سے ٹوٹ جاویگا اور اگر نکال لیا
بخوف طلوع ہونی فجر کے پھر منزل ہوا بعد فجر اور بعد نکالنی کے نہین اوسپر کچھ آور اگر ایک شخص بھولکر کھاتا ہوا ہی وہ قوی کہ قدرت رکھتا ہی روزہ کی تمام کرنی
کی رات تک بغیر مشقت کے تو یاد دلاوی اوسکو دیکھنی والا اور مکروہ ہی نہ یاد دلانا اوسکو آور اگر یاد دلاوی اوسکو کوئی کھانیکی وقت اور اوسکو نہ یاد آوی تو لازم اوسے
گی قضا اور اگر وہ قوی نہین ہی تو اولی یہہ ہی کہ نہ یاد دلاوی آور اگر منزل ہووی ساتھہ نظر کرنیکی طرف شرمگاہ عورت کی تو روزہ ٹوٹتا نہین اور اختلاف ہی
اس مین کہ منزل ہووی ساتھہ فعل بد کرنیکی جانور سے بعضون کی نزدیک اس سے ٹوٹتا ہی اور بعضون کے نزدیک نہین اور اگر منزل نہو تو روزہ نہین ٹوٹتا
بلا خلاف اور اگر ہاتھہ سے منی گراوی روزہ ٹوٹ جاتا ہی اور قضا آتی ہی نہ کفارہ اور حلال نہین ہی یہ فعل غیر رمضان مین بھی اگر قصد کری قضا شہوت کا اور
کری تسکین شہوت کا امید ہی کہ نہو اوسپر وبال یعنی فقط لذت کے لیے کرے تو نہین حلال اور اگر بیقرار ہو اور نہ نکالنی مین خوف زنا کا کرتا ہی تو امید ہی کہ
گنہگار نہو اور گنہگار ہوتا ہی اگر مداومت کری اوسپر اور اگر دہیان کری کسی عورت کا اور منزل ہوجاوی تو روزہ نہین جاتا اور اگر دو عورتین فعل کری
آپس مین قصداً اور منزل نہون تو روزہ نہین ٹوٹتا اور منزل ہوینگی تو ٹوٹ جاویگا اور قضا لازم آویگی اور اگر تیل لگاوی تو روزہ نہین جاتا اس لیے
کہ مسامات سے داخل ہونا منافی نہین یہ ایسا ہی جیسے نہاوی اور ٹہنڈک جگر کو پہنچے اور سرمہ لگانی سے بھی روزہ نہین جاتا اور پاوی مزا اوسکا حلق مین
یا رنگ اوسکا رینٹ مین یا تھوک مین اس لیے کہ حضرت عائشہ رضی سے منقول ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سرمہ لگایا حالت روزہ مین اور درمیان
آنکھہ کی اور دماغ کی راہ نہین ہی اور آنسو جو نکلتے ہین ٹپکر نکلتے ہین یا نند عرق کی اور جو چیز داخل مسام سے منافی روزہ کی نہین جیسیکہ اوپر ذکر کیا گیا اور اگر رکھی آنکھہ
مین دوا یا دوا ساتھہ تیل کی پھر پاوی مزا اوسکا یا تلخی اوسکی حلق مین نہین جاتا رہتا ہی روزہ اور اگر نگل جاوی کچھ یعنی روٹی وغیرہ کہ بندہی ہو دانتون مین
اور ڈورہ اوسکی ہاتھہ مین ہو نہین ٹوٹتا روزہ جبتک کہ ڈوری سے کھل کر گر پڑی جب گر پڑیگی تو ٹوٹ جاویگا اور اگر داخل کری حلق مین لکڑی یا مانند
اوسکی کے اور ایک سرا اوسکا اوسکی ہاتھہ مین ہو نہین روزہ ٹوٹیگا اور اسیطرح اگر داخل کری اونگلی اپنی دبر مین یا عورت اپنی شرمگاہ مین نہو ٹوٹنے کا
مگر تر ہوگی ساتھہ پانی کی یا تیل کی تو ٹوٹ جاویگا اور سینگی سے روزہ نہین جاتا اور نہ غیبت سے مگر ثواب جاتا رہتا ہی اور اگر نیت کری افطار کی
اور افطار نکری تو روزہ نہین جاتا اور اگر حلق مین دہوان داخل ہو بغیر اسکی فعل کی تو روزہ نہین جاتا اس لیے کہ اوس سے بچ نہیں سکتا اگر مونہہ بند کرلے [illegible]
مونہہ مین بند نہ کرسکے کہ باقی رہتی ہی مونہہ مین بعد کلی کرنی کے اور قید بغیر اسکی فعل کے اس لیے لگائی کہ جو قصد کر دہوان داخل کریگا حلق مین
داخل کرنا روزہ اوسکا ٹوٹ جاویگا برابر ہی کہ دہوان عنبر کا ہو یا اگر کا یا سوای انکی کا پس اگر کوئی خوشبوئی جلا کر دہوان اپنی طرف لیگا

Marfat.com

اور سونگھی گا دھوان اوسکا اوسحال مین کہ یاد رکھتا ہو روزیکو ٹوٹ جاوی گا روزہ اس لیے کہ [illegible]
گا ہونا چاہیے اور یہہ وہم کسیکو نہ پیدا ہو کہ یہہ مانند سونگھنی گلاب مشک وغیرہما کی ہے اس لیے کہ نری خوشبو مین اور بخور ہونے مین آتی
ہے ظاہر ہے اور اسیطرح دہوئین حقہ کی سے روزہ جاتا رہتا ہے اس لیے کہ قصداً کھینچا جاتا ہے اور تسکین ہوتی ہے اوس سے اور یطرح دھواں
جاتا ہے اور اگر پسینا یا آنسو آدمی کی حلق مین جاوین اور ہوا مین وہ تھوڑی تو روزہ نہین ٹوٹنے کا اور اگر بہت ہونگی کہ نمکینی اون کی حلق مین
تو جاتا رہیگا اور خوشبو سونگھنی سے روزہ نہین جاتا اور اگر جاوی حلق مین غبار یا آٹا چکی پیستی ہوئی یا مکھی یا اشد دواؤن کا یعنی دوا کوٹتی
یا پیستی یا باندھتی ہوئی اس مین سے کچھ اوڑکر حلق مین جاوی نہین جاتا روزہ اسلیے کہ نہین ممکن ہے احتراز انسے اور اگر روزہ دار صبح کی حالت جنابت مین
نہین جاتا اگرچہ سارے دن یا کئی دن اسیطرح رہے لیکن ثواب سے محروم رہتا ہے بسبب نجس رہنے کے اور نماز وغیرہ نہ پڑہنے کے اور اگر ڈالی سوراخ ذکر مین دوا
اور وہ مثانہ مین پہنچ جاوی روزہ نہین جاتا امام ابو حنیفہ اور امام محمد رح کے نزدیک اس لیے کہ مثانہ مین سے منفذ یعنی راستہ اندر کو نہین اور پیشاب
نکلتا ہے ٹپک کر نکلتا ہے اور امام ابو یوسف کے نزدیک جاتا رہتا ہے اور اگر ذکر کی ڈنڈی ہی مین رہے تو تینون کے نزدیک نہین جاتا اور پانی مین بیٹھے اور کان مین
جاوی یا کان کھجاوی تنکے سے اور نکلے اوسپر میل پھر ڈالی تنکے کو کان مین کئی بار یون ہی کرے نہین روزہ جاتا اور اگر اوتری دماغ سے رینٹ اور پہنچے ناک مین
پھر دماغ مین چڑہا جاوی یا نگل جاوی اوسکو روزہ نہین جاتا اور اگر نکلا تھوک مونہہ سے اور منقطع نہوا بلکہ لگا رہا تارا اوسکا اور لٹک آیا ٹھوڑی تک پھر نگل
گیا اوسکو تو نہین جانیکا روزہ اور اگر منقطع ہوا تھوک پھر مونہہ مین ڈال لیا جاتا ہے گا اور اگر بلغم مونہہ بھرا ہوا نگل جاوی ابو یوسف کے نزدیک روزہ جاتا
اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک نہین اور لائق ہے پھینک دینا تھوک کا تاکہ نہ ٹوٹے روزہ نزدیک امام شافعی کے اس لیے کہ جب جاری ہوتا ہے تھوک اپنے مجرا یعنی جگہ
جاری ہونے سے اور پہنچتا ہے مونہہ مین اور یہہ قادر ہے اوسکے پھینک دینے پر اور نہ پھینکا بلکہ نگل گیا جاتا رہتا ہے روزہ اونکے نزدیک اور اگر قی آپ سے آوی روزہ
جاتا نہین اگرچہ مونہہ بھر کر آوی اور اسیطرح سے نہین جاتا اگر پھر حلق مین اوتر جاوی وہ بغیر اسکے فعل کے اگرچہ مونہہ بھری ہوا اور امام ابو یوسف کے نزدیک جاتا رہتا ہے
اور اگر قصداً نگل جاوی اور ہو وہ مونہہ بھری ہوئی سب کے نزدیک جاتا رہیگا لیکن کفارہ نہین آنیکا اور مونہہ بھری ہوئی نہین ہوگی تو اوسکے نگلنے سے روزہ نہین جانیکا
مختار یہی ہے اور اگر قصداً قی کرے مونہہ بھر کر تو سب کے نزدیک روزہ جاتا رہتا ہے اور مونہہ بھر کر نکری تو نہین جاتا نزدیک ابو یوسف کے اور صحیح یہی ہے اور کہا امام محمد
نے کہ جاتا رہتا ہے اور یہہ ظاہر الروایۃ ہے پھر اگر وہ حلق مین اوتر جاوی آپ سے نہین جاتا اور اگر قصداً نگل جاوی اوس مین دو روایتین ہین صحیح یہہ ہے کہ نہین جاتا
اور اگر دانتون مین کوئی چیز رات کی کھانی مین سے اٹکی ہے اور ہووے وہ کم چنے سے اوسکو نگل جانے سے دنکو روزہ نہین جاتا یا نکلی خون اوسکی دانتون مین سے
اور داخل ہوا اوسکی حلق مین اور نہ پہنچی اوسکی پیٹ مین تو بھی روزہ نہین جاتا اور اگر پہنچی پیٹ مین پس اگر غالب ہے خون تھوک پر یا برابر ہون خون اور تھوک
فاسد ہو جائیگا اور اگر خون کم ہو تھوک سے کہ ملا ہوا ہے ساتھ اوسکے نہین ٹوٹنے کا روزہ مگر جبکہ پاوے مزہ اوسکا در المختار اور اگر کوئی چیز بقصد تل کر یا ہر سے
مونہہ مین ڈالکر چباوے پھانکے وہ پہیل جاوے مونہہ مین اور مزا اوسکا حلق مین نپاوے تو بھی روزہ نہین جاتا اور اگر مونہہ مین پھیلی نہین اور مزہ اوسکا حلق مین
معلوم ہوا بغیر چبائے ثابت وہ چیز نگل جاوی اگرچہ مزا حلق مین نپاوے روزہ جاتا رہیگا پھر اگر وہ چیز اون چیزون مین سے ہے کہ اون سے کفارہ آتا ہے کفارہ آویگا والا قضا

فصل بیچ بیان اون چیزون کے کہ فاسد ہوتا ہے اون سے روزہ اور لازم آتی ہے قضا اور کفارہ اور کفارہ اون سے جب لازم آتا ہے کہ روزہ رکھنے والا مکلف یعنی عاقل بالغ
ہوا اور روزہ رمضان کا ہو رمضان ہی مین یعنی قضا مین نہین اور رات سے نیت کی ہوئی ہو اگر بعد طلوع فجر کی نیت کی ہوگی اوسکی تو روزہ سے کفارہ نہین آنیکا
اور بعد روزہ توڑنیکے کوئی چیز ساقط کرنیوالی کفارہ کی پیش نہ آوی مانند بیماری اور حیض اور نفاس کے اگر روزہ توڑنیکے بعد اون چیزون مین سے کوئی چیز
آجاوی گی کفارہ نہین آنیکا چنانچہ بیان اسکا آگے آویگا اور نہ پہلے توڑنیکی کوئی چیز ساقط کرنیوالی کفارہ کی ہو مانند سفر کے اگر سفر [illegible]

[illegible] اور قصداً کریگا بھول چوک کریگا تو کفارہ نہین آنیکا
[illegible] ان چیزون کے سوا اور مفسدات مین سے کوئی چیز کریگا تو قضا اور کفارہ لازم ہوگا وہ چیزین یہ ہین
[illegible] پر قضا و کفارہ لازم ہوتا ہی اور کھانا اور پینا خواہ از راہ غذا کی ہو خواہ دوا کی اور بیچ معنی غذائیہ کی علما نے اختلاف کیا ہی
[illegible] ہو کہ خواہش کرے طبیعت اسکی کھانیکی اور منقضی ہو خواہش پیٹ کی بسبب اوسکی اور بعضون نے کہا کہ غذا کی چیز وہ ہی کہ عادتاً
[illegible] اور بعضون نے کہا غذا کی چیز وہ ہی کہ کھائی جاتی ہی عادۃً پس کفارہ آتا ہی اگر مینہ یا اولی یا برف نگل جاوے یا کھاوے کچا گوشت الربیہ
[illegible] یا کھاوے بھنا ہوا گوشت یا کھاوے گیہون مگر یہ کہ ایک آدھ گیہون چبا وے اور مونہہ مین پھیل جاوے تو کفارہ نہین آتا اور اگر
[illegible] کوئی بی کھایا یا کھاوے تو کفارہ آتا ہی اسلیے کہ خواہش طبع ہوتی ہی اس مین اور گی تھوک نگلنے مین سوزہ جاتا رہتا ہی اور کفارہ نہین آتا فقط
[illegible] آتا ہی اور تھوڑے سے تل کھانے سے کفارہ آتا ہی نہ بہت سے بموجب روایت مختار کے کذا فی المستغنی اور خلاصہ بزازیہ مین لکھا ہی کہ مختار یہ ہی کہ مطلق
[illegible] کفارہ آتا ہی یعنی تھوڑا ہو یا بہت اور اگر کھاوے جو بغیر بھنے پس نہین کفارہ اوسپر اس لیے کہ نہین کھائی جاتی ہین کچی اور خشک جو کا حکم ہی اور اگر
[illegible] نمک لگا کر کھاوے تو کفارہ آتا ہی اور کفارہ آتا ہی کھانے گل ارمنی کے سے مطلق یعنی برابر ہی کہ عادۃ ہو اوسکے کھانیکی یا نہ عادۃ ہو اسلیے کہ وہ کھائی جاتی
[illegible] اور کفارہ آتا ہی کھانے غیر گل ارمنی کے سے مانند ملتانی وغیرہ کے اگر عادت ہو اوسکے کھانیکی پس نہین کفارہ ہی اوسپر کہ نہین عادت رکھتا ہو
[illegible] اور اگر بعد غیبت کے نیکی قصداً کھانا کھانے کفارہ لازم آتا ہی برابر ہی کہ پہنچی ہو اوسکو حدیث یا نہ پہنچی ہو تاویل اوسکی معلوم کی ہو یا نہ معلوم کی بہ فتوی دیا
[illegible] یا نہ دیا ہو اسلیے کہ افطار ہونا غیبت سے خلاف قیاس کے ہی اور حدیث الغیبۃ تفطر الصیام تاویل کی گئی ہی بالاجماع ساتھ جاتی رہنے ثواب کے بخلاف حدیث حجامت کے
[illegible] یعنی پچھنون کے کہ بعضی علما نے اسکی ظاہر پر بھی عمل کیا ہی مانند اوزاعی وغیرہ کے پس اگر کھاویگا بعد حجامت کے یا بعد چھونے عورت کے یا بعد بوسہ لینے کے ساتھ شہوت کے
[illegible] یا بعد نجو نیکے اور مباشرت فاحشہ کے بغیر انزال کے یا بعد سرمہ لگانیکے یا بعد فصد کے یا بعد بدکاری کرنیکے جانور سے بغیر انزال کے یا بعد داخل کرنے اونگلی کے دبر مین
[illegible] گل ارمنی کے سوزہ ٹوٹ گیا بسبب ان چیزون مذکورہ کے تو کفارہ آویگا لیکن جبکہ فتوی دیگا اسکو فقیہ اگرچہ خطا کریگا یا سنے پچھنے لگانے والے نے اور لینے والے نے حدیث
[illegible] افطر الحاجم والمحجوم اور نہ جانے تاویل اسکی بموجب مذہب کے نہین کفارہ آئے گا اور اگر پہنچا نیگا تاویل تو کفارہ واجب ہوگا اور اگر تیل لگایا اور گمان افطار کر کے قصداً
[illegible] کھایا حکم اسکا مانند حکم افطار کرنیکے بعد غیبت کے ہی جو کہ اوپر مذکور ہوا اور حکم افطار کرنیکا غیبت کے جو اوپر مذکور ہوا اکثر ون کے نزدیک ہی لیکن ملتقی اور بحر الرائق
[illegible] اسکو مانند حجامت کے کہا ہی اور واجب ہوگا کفارہ اوس عورت پر کہ خوشی سے صحبت کرادی ایک شخص سے کہ اوسپر جبر کیا تھا اسنے صحبت کرنیکے لیے اور مرد پر نہین آنیکا
[illegible] صحبت تو جانا طلوع ہونا فجر کا اور چھپایا اسکو اپنی خاوند سے یہانتک کہ اوسنے صحبت کے اور نہین جانتا تھا کہ فجر ہوگئی ہی تو واجب ہوگا کفارہ عورت پر نہ مرد پر
فصل بیان کفارہ کے اور اون چیزون کے کہ ساقط کرتے ہین کفارہ کو ذمہ سے ایک عورت نے قصداً کھانا کھایا یا جماع کروایا بخوشی پھر اوسیدن اوسکو
[illegible] بالتماس کفارہ ساقط ہوجاتا ہی اور اسیطرح کوئی بیمار ہوگیا اوسیدن اسطرح کا کہ جائز ہی اوس مین افطار اور بیماری آپ سے ہوئی بغیر اسکے فعل کی
[illegible] ساقط ہوجائیگا اور یہ قید کہ بیماری آپ سے ہوئی اسلیے لگائی کہ اگر افطار کیا قصداً پھر زخمی کیا اپنے تئین اوس سے بیمار ہوگیا اسطرح کا کہ نہین سوزہ
[illegible] حالت مین یا ڈالا اپنے تئین چھت پر سے یا پہاڑ پر سے تو اس مین اختلاف کیا ہی مشائخ نے بعضون نے کہا کہ ساقط ہوجاتا ہی اوس سے کفارہ اور بعضون
[illegible] کہا کہ نہین ساقط ہوتا اور ذکر کیا گیا ہی جمع العلوم مین کہ اگر کسینے رنج مین ڈالا نفس اپنے کو بسبب چلنے کے یا کچھ کام کیا یہانتک
[illegible] گئی اوسکو بسبب اوسکے کفارہ آویگا اور بعضون نے کہا کہ کفارہ نہین آنیکا اوسپر عمل کیا ہی بقالی نے کذا فی التاتارخانیہ اور کفارہ ساقط ہے کہ آزاد
[illegible] کرے کافر کو ان دنون مین نہ دنون عیدین کے اور نہ ایام تشریق کے اس لیے کہ اون مین روزہ رکھنے منع ہین اور اگر درمیان

Marfat.com

ایک روزہ فوت ہوجاوے تو بعذر بالا حاجز تو روزی پھر از سر نو شروع کرکے جب
ہو پھر اگر نہ رکھ سکے روزی بسبب مرض کی یا بڑھاپے کے کھلاوے ساٹھ مسکینون کو پیٹ بھر کر
اعتبار اور شرط یہ ہے کہ اول جنکو کھلاوے اونہین کو دوبارہ بھی کھلاوے یہانتک کہ اگر صبح کو کھلایا تھا
نہایت کریگا یہانتک کہ پھر کھلاوے دونون قول مین سے ایک پر اور اگر ایک فقیر کو ساٹھ روز تک کھلایا کرے
اگر ایک روز صدقہ ساٹھ فقیرونکا یا کم کا انسے ایک فقیر کو دے تو ایک ہی کا ادا ہوگا اور کفایت کریگا یہ روٹی گیہون کی
ساتھ سالن ضرور ہے اس لیے کہ بسبب سختی کی پیٹ بھر کر نہین کھا سکتا بغیر سالن کے عادۃً بخلاف گیہون کی روٹی کے کہ وہ بغیر سالن کے
کہا گیا ہے کہ روٹی گیہون کی سالن اوسکا اوسی مین ہے پس جس نے طلب کیا اوسکے ساتھ سالن نہین ہے وہ بھوکا اور شرط یہ ہے کہ نہو کوئی
ہوگا پیٹ بھرا اور کھاویگا مانند بھوکے کے احتیاج ہوگی اوسکی کھلانیکی پس پاتو کھانا کھلانے کی جسطرح کہ ذکر کیا گیا یا دیوے ہر فقیر کو آدھ صاع
گیہون یا آٹا اوسکا یا ستوا وسکے یا ایک صاع جو یا انگور یا کھجور یا دیوے قیمت اونکی اگرچہ اوقات متفرقہ مین دے اور اگر کئی روزے توڑے جمع کرکے یا ایک
کفارہ کافی ہے بشرطیکہ درمیان اونکے کفارہ نہ دیا ہو مثلاً اگر دس روزے توڑے اور درمیان مین کفارہ نہ دیا تو دسونکے لیے ایک کفارہ کافی ہے اور اگر درمیان مین کفارہ
دیا تو باقی کے لیے کفارہ اور چاہیے اور وہ کئی روزے جو توڑے عام ہین کہ ایک رمضان کے ہون یا دو رمضان کے صحیح یہی ہے کذا فی الدر المختار اور بعضون نے کہا کہ حکم
اوسی صورت مین ہے کہ وہ روزے ایک رمضان کے ہون اور اگر کئی رمضانون کے ہون گے تو ہر رمضان کے لیے کفارہ علیحدہ دے فتاوی عالمگیری مین یہی روایت
نقل کی ہے فصل بیچ بیان اون چیزون کے کہ روزے کو توڑتی ہین اور قضا ہی اون سے آتی ہے نہ کفارہ اور قاعدہ کلیہ اس مین یہ ہے کہ جو چیز ایسی ہو کہ اوس مین
غذائیت نہو یا غذائیت ہو لیکن نہ عذر شرعی اور پہنچاوے اوسکو پیٹ مین یا دماغ مین اور جو چیز ایسی ہو کہ نہ دفع ہو اوس سے شہوۃ مستمر کی پوری یعنی جلق وغیرہ تو اوس سے
کفارہ نہین آتا پس اگر کھاوے روزے دار اور رمضان مین چاول کچے یا آٹا گندم کا ہوا یا چنے کا تو روزہ جاتا رہتا ہے اور قضا آتی ہے اور آٹا گیہون کا اور جو کا یا چنے کا یا کوئی
ساتھ پانی کے اور ملاوے اوس مین شکر واجب کرتی ہین کفارہ کو اور اگر کھاوے نمک بہت ایکبارگی یا کھاوے مٹی ہوا ی گل ارمنی کی کہ نہ عادت ہو اوسکی کھانیکی یا تمباکو
یا روئی یا نکالا تھوکا اپنا کہ متغیر تھا ساتھ رنگ سبز یا زرد وغیرہ ذلک ریشم وغیرہ کو اور وہ یاد رکھتا تھا روزہ اپنا یا کھایا کاغذ یا مانند اوسکے وہ چیز کہ نہین کھائی
جاتی ہو عادۃً یا کھائی جاتی ہے ہا مانند اوسکے ایسی چیز کہ نہین کھائی جاتی ہین پہلی پختہ ہونیکے اور اونکو پکا کر یا نمک ملا کر نہ کھایا یا کھایا یا کھایا احیوت تا نہ کہ نہو اوس مین
گودہ یا نکل گیا کنکر یا لوہا یا تانبا یا سونا یا چاندی یا پتھر اگرچہ زمرد وغیرہ ہو واجب ہوگی قضا نہ کفارہ اور اگر حقنہ کیا یا ناک مین دوا لی یا موتنہ مین دوا کی اور اوس مین
سے کچھ حلق مین اوتر گئی یا تیل ڈالا کان مین قضا آویگی نہ کفارہ آور اگر پانی قصداً ڈالا کان مین تو اوس مین اختلاف ہے ہدایہ اور ملتقی اور در مختار اور شرح وقایہ
اور اور اکثر متون مین تو لکھا ہے کہ روزہ نہین ٹوٹتا اور قاضی خان اور فتح القدیر مین لکھا ہے کہ صحیح یہی ہے کہ جاتا رہتا ہے اور قضا آتی ہے اور اگر دوا لی
زخم مین اور وہ پیٹ مین پہنچی یا دماغ کے زخم مین ڈالی اور وہ دماغ مین پہنچی یا داخل ہوا حلق مین مثینہ یا برف اور نہ نگلا اونکو اپنے فعل سے بلکہ از خود حلق
اوتر گئی یا چوک کر روزہ ٹوٹ گیا مثلاً کلی کرنے مین پانی حلق مین اوتر گیا یا ناک مین پانی دیتے ہوے دماغ کو چڑھ گیا یا زبردستی کسی نے روزہ پھوڑا اگر
ساتھ جماع کے ہو یعنی خاوند نے زبردستی بیوی سے جماع کیا یا بیوی نے زبردستی خاوند سے جماع کروایا قضا آویگی ان سب صورتون مین نہ کفارہ لیکن اگر
مین زبردستی کرنیوالے پر کفارہ آویگا اور جسپر زبردستی کی اوسپر قضا اور اگر افطار کرے عورت لونڈی پر یعنی جرم یا مکروہ بخوف پیٹ ہونے کے یا
یا افطار کرے لونڈی بسبب ضعف کے کہ حاصل ہوا وسکو بسبب خدمت کرنے کے قسم پکانے سے یا کپڑے دھونے سے قضا لازم ہے اور لونڈی
کا اگر ایسے کام کو کہے کہ حاجز کرے اوسکو ادا مین فرائض سے۔ اور اگر ڈال دیوے کوئی سوتے ہوے کے منہ مین دوا

ماناوہ ہے بھول جاوے دیج کے وقت اوسکا
یا پھر قصداً کھایا یا جماع کیا بھول کر پھر قصداً کیا یا دنکو روزے کی نیت کی پھر کھایا یا پیا یا
روزے کی پھر صبح کو سفر کیا پھر نیت کی اقامت کی اور کھایا اگرچہ نہین درست تھا اوسکو افطار یا رات سے ایک نیت
مسافر ہوا اور کھایا حالت سفر مین یا جماع کیا قصداً اگرچہ حلال نہین تھا اوسکو افطار قضا لازم آویگی نہ کفارہ اور سفر مین
اگر وطن کو پھر جاویگا کسی چیز بھولی ہوئی کی لینے کے لیے اور قصداً کھاویگا اپنے مکان مین یا پہلے جدا ہونیکی آبادی مقام اپنے
لازم ہونگی اور اگر کھانے پینے وغیرہ سے بند رہا تمام دن بغیر نیت روزے کی اور افطار کی یا سحر کھائی یا جماع کیا اس حال مین کہ شک رکھتا تھا بیچ
فجر کے اور فجر اوس وقت ہو چکی تھی یا افطار کیا ساتھ ظن غالب غروب ہونے آفتاب کے اور آفتاب اوسوقت باقی تھا قضا آویگی نہ کفارہ اور اگر شک رکھتا
غروب ہونے کا پس سب صورتون مین لازم ہونگی کفارے کے دو روایتین ہین مختار حنفیہ ابو جعفر کی یہہ ہے کہ کفارہ لازم ہوگا اور اگر ظن غالب ہوگا نہ غروب ہونیکا اور
نہ نہونیکا تو بیشک کفارہ لازم ہوگا اور اگر منزل ہو بسبب فعل بد کرنیکے جانور سے یا میت سے یا منی گرائی کسیکی ران مین یا ناف مین یا ہاتھ مین یا منزل
ہونے کے بعد لیٹنے کی یا چھونے کسیکے یا تو ارروزہ غیر ادای رمضان کا یا عورت سے جماع کیا کسی نے سونے مین اور وہ روز ایسے تھی روزہ جاتا رہیگا اوس کا
قضا آویگی نہ کفارہ اور اسیطرح ایک عورت نے رات سے نیت روزے کی کی تھی اور پھر دن کو دیوانی ہوگئی اور اوس سے جماع کسی نے کیا اوس عورت پر
قضا آویگی اور اگر پکائی دوا یا پانی ایک عورت نے اپنی شرمگاہ مین یا داخل کی کسی نے اونگلی بھیگی ہوئی پانیکی یا تیل کی اپنی دبر مین یا استنجا کیا اور
نے پہنچا دبر مین حقنے کی جگہ تک اگرچہ یہہ ہوتا ہے کم یا پہنچا پانی فرج داخل تک بسبب مبالغہ کے استنجا کرنے مین قضا لازم آویگی اور اگر نکل آوین مسے بواسیر
والے ہوے اونکو پہلے اوٹھنے کے اور مسے پھر اوپر چڑھ گئے نہین ٹوٹنے کا روزہ اس لیے کہ پانی پہنچا تھا ظاہر بدن پر پھر زائل ہوگیا پہلے
پہنچنے کی طرف باطن کے بسبب عود کرنے مقعد کے اور اگر خشک نہونگے تو روزہ فاسد ہوجائیگا اور اگر داخل کریگی عورت اونگلی تر کی ہوئی پانی کی یا تیل
یا فرج داخل مین یا داخل کریگا کوئی روئی یا کپڑا یا لکڑی یا پتھر اپنے دبر مین یا عورت داخل کریگی ان چیزونکو اپنی فرج داخل مین اور غائب ہوجائینگی
اندر تو روزہ جاتا رہیگا اور قضا لازم ہوگی اور اگر لکڑی وغیرہ کا ایک سرا ہاتھ مین رہا یا عورت کی فرج خارج مین نہین فاسد ہونیکا۔ اور اگر
گیا اور ایک سرا ہاتھ مین ہو پھر نکال لی نہین ٹوٹے نیکا روزہ اگر سب نگل جاویگا ٹوٹ جاویگا اور قضا لازم ہوگی اور اگر داخل کریگا دہوان
نے فعل سے قصداً دماغ مین یا پیٹ مین قضا لازم آویگی اور یہہ حکم بیچ دہوین جیبر و عنبر اور عود کی ہے اور ان [illegible] مین بعید نہین ہے لازم آنا
کفارہ کا بھی واسطے فایدہ مند اور دوا ہونے اوسکی کے اور اسیطرح حقہ کے دہوان داخل کرنے سے بعید نہین ہے لازم آنا کفارہ کا۔ اور اگر قی قصداً کی اگرچہ مونہہ بھر کر
قضا لازم آویگی بموجب ظاہر روایت کے اور ابو یوسف کے نزدیک مونہہ بھر کر آنا شرط ہے اور یہی صحیح ہے اور اگر نگل جاوے قی آپ سے آئی ہوئی کو اور ہو وہ مونہہ بھر
دانتون کی اٹکی ہوئی چیز کو اور ہو وہ بقدر چنے کی یا زیادہ یا نیت کرے روزے کی دن کو بعد کھا چکنے کے بھول کر پھر نیت کرنیکے دنکو یا بیہوش
مہینے بھر تک بیہوش ہے قضا لازم آویگی مگر یہہ کہ قضا نکرے اوس دن کو کہ جس مین بیہوشی شروع ہوئی ہے یا جسکی رات مین شروع ہوئی ہے اس
واجب ہونے کا فعل اصلاح پر حمل کرنا چاہیے کہ اوس نے رات سے نیت کرلی ہوگی پس وہ روزہ تو ہوگیا اوسکے بعد جتنے دنون بیہوش رہیگا اونکی قضا کریگا
ہوگیا کہ بغیر نیت کے ہوا اور اگر یقین ہوگا کہ نہین نیت کی تو اوسدن کی بھی قضا آویگی۔ اور اگر مہینے بھر سے کم دیوانہ رہا قضا آویگی اور اگر سارے
قضا آویگی۔ اور اگر مہینا بھر اسطرح دیوانہ رہا کہ رات کو آرام ہوگیا یا دن کو آرام ہوگیا بعد فوت ہونے وقت نیت کے تو بھی قضا نہین
۔ اور اگر رمضان مین نیت روزے کی نہ کی اور کھانا کھایا امام اعظم کے نزدیک کفارہ واجب نہین اور صاحبین کے

نزدیک واجب ہی کذا فی الہدایہ۔ اور اگر کسیکا روزہ فوت جاوی اگرچہ بسبب [illegible] اور واجب ہی بندرہنا حائض اور نفساء پر جبکہ پاک ہون بعد طلوع ہونے فجر کے اور واجب ہی بندرہنا مسافر پر کہ قیم [illegible] جبکہ ہشیار ہو اور لڑکی پر جبکہ بالغ ہو اور کافر پر جبکہ اسلام لاوی اور ان سب پر قضا ہی سوای شخصون اخیر کے۔ اور حائض اور نفساء اور [illegible] لیکن ظاہر نہ کھاوین بلکہ پوشیدہ کھاوین **فصل** بیچ بیان اون چیزون کے کہ مکروہ ہین روزہ دار کو اور جو کہ نہین مکروہ ہین اندیشہ کہ [illegible] چکھنا کسی چیز کا یعنی چکھ کر تھوک دینا اور ذخیرہ مین ہی کہ مکروہ ہی چکھنا کسی چیز کا جبکہ ضرورت نہو اور جب ضرورت ہو جیسے کوئی چیز خریدنا ہو اور [illegible] تو غبن دیا جاؤن گا یا موافق میری مرضی کے نہوگی تو نہین مکروہ۔ اور فتاوی نسفی مین ہی کہ اگر ایک عورت کا خاوند بدخلق ہو کہ تنگ گیری کرتی [illegible] نمک پر تو درست ہی اوسکو بھی چکھ لینا کھانے کا تا اوسکے ظالم سے بچے اور اگر نیک خلق ہو خاوند تو نہین درست اور ایسا ہی حال لونڈی کا ہی اور کل نوکر اور مزدور کا ہو یعنی جو کہ پکانے کے لیے ہون۔ اور مکروہ ہی چبانا کسی چیز کا بلا عذر جیسے ایک عورت چاہتی ہی کہ روٹی وغیرہ چباکر بچے کو [illegible] دے اگر کوئی ہشیار لڑکی یا حائضہ اوسکے پاس ہو تو اوس سے چبوا کر دے آپ چبا کر دینا اوسکو مکروہ ہوگا اور اگر کوئی بن روزہ دار نہ ہاتھ لگے تو آپ ہی [illegible] اس صورت مین مکروہ نہین اور مکروہ ہی چبانا مصطگی کا روزہ دار کے لیے برابر ہین اس مین مرد و عورت اس لیے کہ اوسکے چبانے سے تہمت افطار کی لگتی ہی [illegible] روزے کی حالت کے مردونکے لیے چبانا اوسکا مکروہ ہی مگر خلوت مین بسبب عذر کے جائز ہی اور بعضون نے کہا مباح ہی بخلاف عورتون کے کہ اونکے لیے مستحب ہی چبانا اوسکا اس لیے کہ یہہ اونکے لیے قائم مقام ہی مسواک کے اور مکروہ ہی بوسہ لینا اور مباشرت کرنی یعنی عورت کو گلے لگانا اور مساس وغیرہ کرنا اور اگر [illegible] انزال کا یا جماع کا والا نہین مکروہ۔ اور مکروہ ہی جمع کرنا تھوک کا مونہہ مین قصداً اور پھر نگل جانا اوسکا۔ اور مکروہ ہی روزہ دار کے لیے کرنا اون چیزون کا کہ ضعف ہو اوس سے مانند فصد اور پچھنون کے اور جو فصد و پچھنے ایسے ہون کہ ضعف نہو اون سے تو نہین مکروہ۔ اور نہین مکروہ ہی سرمہ لگانا اور تیل لگانا موچھون کو اور مسواک کرنی اگرچہ بعد زوال کے ہو اور مسواک تازی ہو یا بھگوئی ہو پانی مین۔ اور نہین مکروہ ہی کلی کرنی اور ناک مین پانی دینا بغیر وضو کے۔ اور نہین مکروہ ہی غسل کرنا اور لپیٹنا تر کپڑے کا بدن پر بقصد ٹھنڈک کے بموجب روایت مفتی بہ کے اس لیے کہ یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا ہی چنانچہ وہ حدیث آگے آویگی اور مستحب ہین روزہ دار کے لیے تین چیزین سحر کھانی اور دیر کرنی سحری مین اور جلدی کرنی افطار مین بیچ غیر روزہ پر کے اور ابر کے روز احتیاط ضرور ہی **فصل** بیچ بیان اون عوارض کے کہ مباح ہی بسبب اونکے افطار وہ دس ہین مرض اور سفر اور اکراہ یعنی زبردستی کرنی اور حمل اور دودھ پلانا اور بھوک اور پیاس اور بہت بڑھاپا اور حیض و نفاس پس جائز ہی افطار اوس بیمار کے لیے کہ اگر روزہ رکھے تو ڈر ہو زیادتی مرض کا یا دیر کر اچھے ہونیکا اس لیے کہ زیادتی مرض کی اور طول اوسکا کبھی ہوتا ہی باعث ہلاکت کا پس واجب ہی اوس سے احتراز۔ اور مرض ایک چیز ہی کہ باعث ہوتی ہی تغیر طبیعت کی طرف فساد کی شروع ہوتی ہی اول باطن مین پھر ظاہر ہوتا ہی اثر اوسکا اور پس معتبر ہی کہ ہو وہ مرض ایسا کہ دکھنے کا یا خوف یا درد سر کا غرضکہ کوئی مرض ہو جب خوف ہو اوسکی زیادتی یا دیر کر اچھے ہونیکا تو جائز ہی اوس مین افطار۔ اور لکھا ہی علمائے غازی جبکہ غالب گمان [illegible] یقیناً کہ مین لڑونگا کفار سے رمضان کے مہینے مین اور خوف ہو ضعف کا نہ افطار کرنے مین پس پہلے لڑائی کی افطار کرے مسافر ہو یا مقیم اور اسی طرح [illegible] کہا ہی علمائے اوس شخص کے حق مین کہ اوسکا دن باریکا ہی پس افطار کیا اول روز مین پہلے آنے تپ کے گمان اسکے کہ آج تپ آویگی پس ضعیف کر [illegible] تو نہین مضائقہ افطار کا اوسکے لیے پھر اگر تپ آوے گی تو صحیح تر یہہ ہی کہ نہین آنیکا کفارہ۔ اور اسیطرح عورت نے حیض آنیکا گمان کر کے افطار کیا اور [illegible] حیض نہ آیا تو صحیح تر ہی یہہ کہ کفارہ نہین آنیکا اوسپر اور فتاوی عالمگیری مین لکھا ہی کہ دونون صورتون مین کفارہ آویگا۔ اور اسیطرح بیمار [illegible] آواز طبل کی تیسوین تاریخ اور گمان کرین کہ آج دن عید کا ہی اور پھر افطار کر ڈالین [illegible]

Marfat.com

Marfat.com

دنون مین نفل روزی رکھو دونون عیدون مین اور ایام تشریق مین تونمین لازم آتی ہی قضا اور کفارہ کی
شروع سی واجب نہین ہوتی اور اگر ان پانچ دنون کو روزی نذر مانی یا تمام سال کو روزی نذر مانی تو ان دنون مین
دنون مین اور حکم کیا جاوی لڑکا ساتھ روزہ رکھنی کو جبکہ طاقت آوی اوس مین اور مارا جاوی اوسکو ترک پر جبکہ ہووی دس برس کا

الاول فصل پہلی **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ
فِیْ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص نہ چھوڑی باطل
کام کرنا برا یعنی روزی مین بس نہین اللہ کو کچہ حاجت اس مین کہ چھوڑا ہی اس شخص نی کھانا اپنا اور پینا اپنا نقل کی یہ بخاری **ف** باطل
باطل وہ ہی کہ جسکو بولنی مین گناہ لازم آوی یعنی باتین کفر کی کرنے اور گواہی جھوٹی دینی اور افترا کرنا اور غیبت کرنی اور بہتان کرنا خواہ
زنا کا ہو یا اور کچہ اور گالیان دینی اور بُرا کہنا اور لعنت کرنی اور مانند اونکی اور چیزین کہ واجب ہی انسان کو پرہیز کرنا اونسی پس حاصل یہ کہ جس
نی باطل بولنا اور بری کام کرنی نہ چھوڑی تو اللہ تعالیٰ کو کچہ حاجت نہین اسکی کہ وہ ترک کری کھانا اور پینا اپنا بیان اس اجمال کا یہ ہی کہ مقصود
چھوڑنا خواہش نفسانی کا اور تابعدار کرنا نفس امارہ کا ہی پس جب حاصل ہوا اوس سے یہ یعنی بری قول و فعل نچھوڑی تو نہین پروا کرتا اللہ تعالیٰ نفس
اوسکی کی اور اوسکی طرف نظر عنایت کی نہین کرتا پس نہو فی حاجت سی مراد ہی نہ التفات کرنا اوسپر اور نہ قبول کرنا اوسکی روزیکا اور کیونکر التفات
کری اللہ تعالیٰ اوسکی طرف کہ اوس نی ترک کیا اوس چیز کو کہ مباح تھی غیر روزی مین قسم کھانی پینی وغیرہ سی اور مرتکب ہوا ایسی چیز کا کہ حرام تھی اوسپر
ہر وقت مین اور مشائخ رح نی لکھا ہی کہ روزہ تین قسم پر ہی ایک روزہ عوام کا ہی کہ باز رہی کھانی پینی اور جماع سی اور ایک روزہ خواص کا ہی وہ یہ ہی کہ باز رہے
تمام اعضا اور حواس کو لذتون اور خواہشون حرام اور مکروہ ہی بلکہ شبہ کی ہی سے مباح مین بھی جو مباح کہ منافی کسر نفس کے ہین اور ایک روزہ اخص الخواص
کا ہی وہ یہ ہی کہ باز رہی ہر چیز سی کہ جو سوا حق کی ہی اور نہ التفات کری اوسکی غیر کیطرف ع **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُقَبِّلُ وَیُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاِرْبِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
بوسہ لیتی اور بدن سی بدن لگاتی یعنی اپنی بی بیون سے یہ معاملہ کرتی اوس حال مین کہ وہ روزہ دار ہوتی اور تم حضرت بہت قادر تم سے واسطی حاجت اپنی کے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** حاجت سی مراد شہوت ہی یعنی حضرت بہ نسبت تمہاری بہت قادر تھی اپنی شہوت پر کہ باوجود بوسہ لینی اور بدن لگانی
کے رُکی رہتی تھی صحبت کرنی سی اور سی رکنا مشکل ہی اور اہل علم نے اسمین اختلاف کیا ہی اور ہماری نزدیک مکروہ ہی بوسہ لینا اور مساس کرنا اور بدن سے
بدن لگانا عورت سی اگر خوف ہو جماع کرنیکا یا منزل ہو جانیکا اور اگر خوف نہو تو نہین مکروہ ع **وعنها** قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ یُدْرِكُهُ الْفَجْرُ فِیْ رَمَضَانَ وَهُوَ جُنُبٌ مِّنْ غَیْرِ حُلُمٍ فَیَغْتَسِلُ وَیَصُوْمُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم پالیتی اونکو فجر رمضان مین یعنی کبھی اوروہ ہوتی تھی جنابت سی بغیر احتلام کی پس نہاتی اور روزہ رکھتی نقل کی یہ بخاری اور مسلم **ف** یہی حضرت کو ہمیشہ
احتیاج ہوتی تھی بسبب جماع کے نہ بسبب احتلام کی اور باوجود اسکی روزہ رکھتی اور پھر نہا لیتی پس معلوم ہوا کہ حالت جنابت مین نیت روزی کی کرنی اور صبح کو
نہانا منع نہین اور بسبب جماع کی جنابت اختیاری ہوتی ہی جب اسمین روزہ درست ہوا تو احتلام کی سبب سے جو نہانی کی حاجت ہوگی رات مین بطریق
اولی درست ہوگا بلکہ اگر احتلام ہو روزہ کی حالت مین بھی تو مضر نہین اور بغیر احتلام کی اس لیے کہا کہ انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کو احتلام نہین ہوتا
اسلیے کہ وہ علامت ہی شیطان کی آنی کی خواب مین اور وہ امن مین تھا اوس سے ع **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَاحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابن عباس کی کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی

[illegible] اور مسلم [illegible] کہ شیخ جزری نے مراد ابن عباس کی یہ کہ حضرت حالت احرام
[illegible] اوسکی اس حدیث سے صلی اللہ علیہ وسلم احتجام پر صائما محرما اور کہا مظہر نے کہ جائز ہے احرام والیکو سینگی لینی
[illegible] روزہ دار کو بھی جائز ہے بغیر کراہت کے تینون امامونکے نزدیک اور کہا احمد نے کہ باطل ہوتا ہے روزہ بھرے سینگی لگانیوالے کا اور لگوانیوالیکا
[illegible] واجب ہے **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نسی وھو صائم فاکل او شرب فلیتم
صومہ فانما اطعمہ اللہ وسقاہ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بھول جاوے اور وہ روزہ
سے ہے پس چاہیے کہ پورا کرے اپنا روزہ پس سوا اسکے نہین کہ کھلایا اوسکو اللہ نے اور پلایا اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ حکم عام ہے
روزہ دیکا فرض ہو یا نفل بھولکر کھا لیوے یا پی لیوے تو روزہ نہین جاتا اور مذہب سب امامون کا یہی ہے مگر امام مالک کہتے ہین کہ لازم ہے قضا روزہ رمضان
کی اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ جب ثابت ہوا یہ حکم کھانے اور پینے مین ثابت ہوا جماع مین بھی یعنی جماع بھول کر کرے اوسکا بھی یہی حکم ہے **وعنہ**
قال بینما نحن جلوس عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ جاءہ رجل فقال یا رسول اللہ ھلکت قال مالک قال وقعت علی
امراتی وانا صائم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل تجد رقبۃ تعتقھا قال لا قال فھل تستطیع ان تصوم شھرین
متتابعین قال لا قال ھل تجد اطعام ستین مسکینا قال لا قال اجلس فمکث النبی صلی اللہ علیہ وسلم فبینا نحن علی ذلک
اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعرق فیہ تمر والعرق المکتل الضخم قال این السائل قال انا قال خذ ھذا فتصدق بہ فقال
الرجل اعلی افقر منی یا رسول اللہ فواللہ ما بین لابتیھا یرید الحرتین اھل بیت افقر من اھل بیتی فضحک النبی صلی اللہ
علیہ وسلم حتی بدت انیابہ ثم قال اطعمہ اھلک متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا اوسوقت کہ تھے ہم بیٹھے پاس نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے ناگاہ آیا حضرت کے پاس ایک شخص پس کہا یا رسول اللہ ہلاک ہوا مین یعنی بسبب گناہ کے نیکی فرمایا کیا ہے واسطے تیرے کہا گرا مین اپنی عورت پر یعنی جماع
کیا اور تھا مین روزے سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا پاتا ہے تو بردہ کہ آزاد کرے اوسکو کہا کہ نہین فرمایا حضرت نے پس کیا طاقت رکھتا ہے تو یہ کہ
روزے رکھے دو مہینے کے پے در پے کہا کہ نہین فرمایا کیا مقدور رکھتا ہے ساٹھ مسکینون کے کھلانیکا کہا کہ نہین فرمایا حضرت نے بیٹھ جا اور ٹھہرے رہے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم یعنی انتظار کیا کہ کوئی کچھ لاوے تو اوسکو دین تا وہ کفارہ ادا کرے پس اوسوقت کہ ہم اسیطرح بیٹھے تھے آیا حضرت کے پاس ایک عرق کہ اوس مین تھین کھجورین
اور عرق کہتے ہین ٹوکرے کو یعنی کھجور کی پٹھے کا بنا ہوا ہوتا ہے اور اوس مین پندرہ چو سیرون سے لے بیس چو سیرون تک آتی ہین فرمایا کہان ہے
پوچھنے والا کہا اوسنے کہ مین حاضر ہون فرمایا لے یہ کھجورین اور خیرات دے اونکو پھر کہا اوس شخص نے کیا اوپر اون دونون مدینہ کے یعنی مدینہ مین ایسے کو کہ زیادہ محتاج ہو مجھسے یا رسول اللہ
یعنی مین سب سے زیادہ محتاج ہون فقیر ونکو سطرح دونون پس قسم ہے خدا کی نہین درمیان دونون طرفون مدینہ کے کوئی گھر والے محتاج زیادہ میرے گھر والے سے
اوس پر ہنسا یہانتک کہ ظاہر ہوئین کچلیان اوسکی پھر فرمایا کھلا اسکو اپنے اہل کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نام اس شخص آنیوالیکا سلمہ بن صخر الانصاری البیاضی تھا اور روزہ
رمضان کا رمضان مین جو قصداً توڑ ڈالے خواہ جماع کرکر خواہ کھا پیکر تو کفارہ دینا آتا ہے اسی ترتیب کے کہ بردہ آزاد کرے اور یہ نہو سکے تو دو مہینے
کے روزے رکھے دے اور یہ بھی نہو سکے تو ساٹھ مسکینون کو کھلاوے اگر کچا اناج دے تو ساڑھے دو دو سیر گیہون یا چار چار سیر جو دے اور اگر پکا کر دے تو دونون
وقت پیٹ بھر کر کھلاوے اور کفارہ اپنے اہل کو یعنی اصول و فروع کو دینا درست نہین اور حضرت نے جو اس شخص کو اجازت دی تو اس مین اختلاف
ہے اور اوسکو خاص سمجھا ہے بعضون نے اور بعضون نے کہا کہ یہ حکم منسوخ ہو گیا اور یہ خاص اوسیکے واسطے تھا اور کو درست نہین اور بعضے کہتے ہین کہ کفارہ

اوسکو ذمہ پر رہا اسواسطے کہ واجب ہی ناکفارہ کا بالفعل اور سوقت ہی کہ اوسکو کھانے سی اور ناسکے [illegible] عاجز تھا اوسکو حضرت نے اجازت دی کہ اب اپنی اہل کو کھلاوی جب مقدور رہیگا ادا کرنا اور بعضے کہتے ہین کہ یہ حکم [illegible]

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُقَبِّلُھَا وَھُوَ صَائِمٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے بوسہ لیتے حضرت عائشہ کا اور ہوتے روزہ دار اور بوسنے سے ان دونو کی نقل کی ہی ابوداؤد نے

ف یہہ حدیث ضعیف ہی اور کہا گیا ہی تھوک نگلنے غیر کیسی روزہ ٹوٹ جاتا ہی سب کے نزدیک پس حضرت کی زبان چوسنے کا بر تقدیر صحت [illegible] جواب دیا گیا ہی کہ حضرت زبان چوس کر تھوک دیتے ہونگے نگلتے نہون گے ع **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ [illegible] عَنِ الْمُبَاشَرَۃِ لِلصَّائِمِ فَرَخَّصَ لَہٗ وَاَتَاہُ اٰخَرُ فَسَاَلَہٗ فَنَھَاہُ فَاِذَا الَّذِیْ رَخَّصَ لَہٗ شَیْخٌ وَاِذَا الَّذِیْ نَھَاہُ شَابٌّ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نے پوچھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی حال مباشرت کا واسطے روزہ دار کے یعنی بدن سی بدن لگانا اپنی عورت سی پس اجازت دی حضرت نے اوسکو اور آیا حضرت کی پاس ایک اور پس پوچھا اوس نے حال مباشرت کا پس منع کیا اوسکو پس وہ شخص کہ اجازت دی تھی اوسکو وہ تھا بڈھا اور وہ شخص کہ منع کیا تھا اوسکو وہ تھا جوان نقل کی یہہ ابوداؤد نے **ف** بڈھا من مین ہوتا ہی خوف جماع کرنیکا اوسکو اس لیے اوسکو اجازت دی اور جوان کو ڈر جماع کا ہوتا ہی اوسکو منع فرمایا اور اختلاف کیا ہی اسمین کہ یہہ نہی تحریمی ہی یا تنزیہی ع **وَعَنْ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَرَعَہُ الْقَیْءُ وَھُوَ صَائِمٌ فَلَیْسَ عَلَیْہِ قَضَاءٌ وَمَنِ اسْتَقَاءَ عَمْدًا فَلْیَقْضِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عِیْسَی بْنِ یُوْنُسَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ یَعْنِی الْبُخَارِیَّ لَا اُرَاہُ مَحْفُوْظًا اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو غلبہ کری قی یعنی آجاوی اور وہ ہو روزہ سے پس نہین اوسپر قضا اور جو شخص قی لاوی یعنی اوگلی وغیرہ حلق مین ڈالکر قصداً پس چاہیے کہ قضا کری نقل کی یہہ ترمذی ابوداؤد ابن ماجہ و دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہی نہین جانتے ہم اسکو مگر حدیث عیسی بن یونس کی سی اور کہا محمد نے یعنی بخاری نے نہین گمان کرتا مین اس حدیث کو محفوظ یعنی منکر ہی **ف** قصداً جو کہا تو اس سی احتراز کیا نسیان سی یعنی قی لاوی اور روزہ یاد ہو تو قضا آتی ہی اور بھولکر لاوی تو قضا نہین اور یہہ مسئلہ ابتداء ارباب مین مفصل ذکر کیا گیا ہی جو چاہی وہان سی دیکھ لے ع **وَعَنْ** مَعْدَانَ بْنِ طَلْحَۃَ اَنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ حَدَّثَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَاَفْطَرَ قَالَ فَلَقِیْتُ ثَوْبَانَ فِیْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَقُلْتُ اِنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ حَدَّثَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَاَفْطَرَ قَالَ صَدَقَ وَاَنَا صَبَبْتُ لَہٗ وَضُوْءَہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی معدان بن طلحہ سی یہہ کہ ابودرداء نے حدیث کی اونکو یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قی کی پھر افطار کیا کہا معدان نے پس ملا مین ثوبان سی دمشق کی مسجد مین اور کہا مینے کہ ابودرداء نے مجکو حدیث کی ہی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قی کی پھر افطار کیا کہا سچ کہا ابودرداء نے اور مینے ڈالا تھا حضرت کو واسطے پانی وضو کا نقل کی یہہ ابوداؤد و ترمذی و دارمی نے **ف** یعنی روزہ نفل مین قصداً قی کرے روزہ تو ٹوٹ جاتا ہی بسبب کسی عذر کے یعنی عذر بیماری کا تھا یا ضعف کا اور عذر کی قید اسلیے لگائی کہ حضرت بغیر عذر کے روزہ نہ توڑتے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی وَلَا تُبْطِلُوْا اَعْمَالَکُمْ یعنی اپنے عملونکو باطل نہ کرڈالو اور اخیر حدیث سی دلیل پکڑی ہی امام ابوحنیفہ اور احمد وغیرہما نے کہ قی سے وضو ٹوٹ جاتا ہی اور شافعی اور اور علما کہ قائل نہین ہین وضو ٹوٹنے کی قی سی اور نہون نے وضو کرنے سے مراد لی ہی کلی کرنی اور دھونا مونہہ کا واللہ اعلم ع ح **وعن** عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَۃَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا لَا اُحْصِیْ یَتَسَوَّکُ وَھُوَ صَائِمٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عامر بن ربیعہ سی کہ کہا دیکھا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس قدر کہ نہین گنتا مین [illegible]

Marfat.com

[illegible] اس مین اختلاف کیا ہی امام ابو حنیفہ اور مالک جائز رکھتے ہین مسواک کرنی خواہ مسواک سبز
[illegible] خواہ پیلی نعال کی ہو خواہ جداوسکی اور ابو یوسف نے کہا مکروہ ہی تازی اور بھیگی ہوئی اور شافعی کے نزدیک مکروہ ہی بعد
[illegible] اَنَّ رَجُلًا جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اشْتَكَتْ عَيْنَيَّ اَفَاَكْتَحِلُ وَاَنَا صَائِمٌ
[illegible] التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ وَاَبُوْ عَاتِكَةَ الرَّاوِيُّ يُضَعَّفُ اور روایت ہی انس سے کہ کہا آیا ایک شخص [illegible]
[illegible] پاس کہا دکھتی ہین آنکھین میری کیا لگاؤن مین سرمہ اور مین ہون روزہ دار فرمایا کہ ہان نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا سند اس حدیث
[illegible] ہی اور ابو عاتکہ راوی اس حدیث کا ضعیف ہی **ف** اس مین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی سرمہ لگانا روزہ دار کو بغیر کراہت کے چنانچہ اکثر علما کا یہی
[illegible] ہی اور کہا امام اعظم اور امام شافعی نے کہ سرمہ لگانا روزہ دار کو مکروہ نہین اگرچہ مزا سرمہ کا حلق مین ظاہر ہو اور احمد اور اسحٰق اور سفیان کے نزدیک
[illegible] مکروہ ہی اور امام مالک ہی بعضون نے کراہت نقل کی ہی اور بعضون نے عدم کراہت اور یہہ حدیث اگرچہ ضعیف ہی لیکن اور حدیثین بہی آئی ہین سب
[illegible] کے دلیل پکڑنیکی ہو جاتی ہی **ع** **وعن** بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
[illegible] بِالْعَرْجِ يَصُبُّ عَلٰى رَاْسِهِ الْمَاءَ وَهُوَ صَائِمٌ مِنَ الْعَطَشِ اَوْ مِنَ الْحَرِّ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی بعضے اصحابیون نبی صلی اللہ
[illegible] علیہ وسلم کی سے کہ کہا دیکھا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عرج مین ڈالتے اپنے سر پر پانی حالت روزے مین واسطے دفع کرنے پیاس کے یا کہا دفع کرنے گرمی کی نقل کی یہ
[illegible] مالک اور ابو داؤد نے **ف** عرج نام ایک جگہ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کے اور کہا ابن ملک نے کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ نہین مکروہ روزہ دار کو
[illegible] یہہ کہ ڈالے سر پر پانی اور داخل ہو وہ پانی مین اگرچہ ظاہر ہو ٹھنڈک اوسکی اور بیچ باطن اوسکی کے **ع** نور الایضاح مین کہ کتاب معتبر مذہب حنفی کی ہی لکھا ہی
[illegible] کہ نہین مکروہ ہی روزہ دار کو نہانا اور لپٹنا تر کپڑے مین واسطے ٹھنڈک کے اور دفع گرمی کے بموجب روایت مفتی بہ کے انتہی اور اسیطرح درمختار مین لکھا ہی
وعن شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى رَجُلًا بِالْبَقِيْعِ وَهُوَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ اٰخِذٌ بِيَدِيْ لِثَمَانِيْ عَشْرَةَ
[illegible] خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ قَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ
[illegible] وَتَاْوِيْلُهٗ بَعْضُ مَنْ رَخَّصَ فِي الْحِجَامَةِ اَيْ تَعَرَّضَ لِاَنْ يَضْعُفَ فَيُفْطِرَ وَالْحَاجِمُ لِاَنَّهٗ لَا يَاْمَنُ اَنْ يَصِلَ شَيْءٌ اِلٰى
[illegible] يَتَقَوَّاهُ بِهِ بِمَصِّ الْمَلَازِمِ اور روایت ہی شداد بن اوس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے ایک شخص پر [illegible] بیچ مین کہ نام ہی مدینہ کی مقبرہ کا
[illegible] وہ شخص بچھنے لگاتا تھا اور حضرت پکڑے ہوئے تھے ہاتھ میرا اٹھارہین تاریخ رمضان کی یہ فرمایا حضرت نے کہ روزہ توڑ ڈالا سینگی
[illegible] لگانے والے اور کچھوانے والے نے نقل کی یہہ ابو داؤد و ابن ماجہ و دارمی نے کہا شیخ امام محی السنہ رحمۃ اللہ علیہ نے اور تاویل کیا ہی اس حدیث کو بعضون نے
[illegible] مین سے کہ اجازت دی ہی روزہ دار کو بیچ سینگی کھینچنے اور کچھوانے کے یعنی قریب افطار کے ہو جاتا ہی کچھوانے والا بسبب ضعف کے اور کھینچنے والا
[illegible] کہ نہین امن مین ہوتا اس سے کہ پہنچ جاوے کچھ پیٹ اوسکے مین بسبب چوسنے سینگی کے **ف** شخصون سے مراد جمہور یعنی اکثر علما ہین مذہب
[illegible] کا یہی ہی کہ سینگی لینے کا کچھ مضائقہ نہین روزہ دار کو اس لیے کہ ثابت ہوا ہی ابن عباس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لی یعنی بہری
[illegible] احرام اور روزہ مین اور یہی مذہب امام ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی کا ہی اور معنی اس حدیث کے اونہون نے یہی کہے ہین جو کہ مذکور ہوئی کہ
[illegible] کو جاتا ہی یعنی بہری ہوتی سینگی لوانے والے کو بسبب خون نکل جانے کے ضعف اور سستی ایسی لاحق ہوتی ہی کہ قریب ہے تاہی افطار کرنے کے
[illegible] ہوتا ہی کہ مبادا سینگی لگانے ہوئے کہ مونہہ سے چوسنے پڑتی ہی پیٹ مین خون اتر جاوے اور بعضے کہتے ہین کہ

بھری ہوئی سینگی سے روزہ جاتا نہیں لیکن مکروہ ہوتا ہے بسبب لاحق ہونے ضعف اور [illegible]
حق ہیں فرمائی کہ اونہوں نے بھری ہوئی سینگی کھیچنے وقت غیبت کی تھی پس اس سے غیبت کرنے پر فرمایا کہ دونوں کا روزہ [illegible]
پہلے صابر منسوخ ہوا ۱۲ ح **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَفْطَرَ یَوْمًا مِّنْ
رُخْصَةٍ وَّلَا مَرَضٍ لَمْ یَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ وَاِنْ صَامَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ
وَالْبُخَارِیُّ فِیْ تَرْجَمَةِ بَابٍ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا یَعْنِی الْبُخَارِیَّ یَقُوْلُ اَبُو الْمُطَوِّسِ الرَّاوِیْ لَا اَعْرِفُ لَهٗ غَیْرَ هٰذَا الْحَدِیْثِ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ افطار کرے قصداً ایک دن بھی رمضان سے بدون رخصت کے اور بدون مرض کے
نہیں بدلا اوتارتا اوس سے روزہ رکھنا تمام عمر اگرچہ روزے رکھے تمام عمر نقل کی یہ احمد و ترمذی و ابو داؤد و ابن ماجہ و دارمی نے اور
بخاری نے بیچ ترجمہ باب کے اور کہا ترمذی نے سنا میں نے محمد کو یعنی بخاری کو کہ کہتا تھا ابو المطوس راوی نہیں جانتا میں واسطے اوسکے سوائے اس حدیث کے **ف** بدون
رخصت کے یعنی بدون رخصت شرعی کے کہ حالت سفر وغیرہ ہے چنانچہ بیان اسکا تفصیل سے ہو چکا اور لفظ وان صامہ تاکید ہے پہلے جملہ کی اور یہ حدیث بطریق
مبالغہ کے اور تشدد کے فرمائی اور مراد یہ ہے کہ ثواب روزہ فرض کا اس وجہ سے ہے کہ روزہ نفل سے نہیں ہاتھ آتا اگرچہ تمام عمر رکھے والا اگر ایک روزہ نہ رکھا ہو بدلے اوسکے ایک روزہ
کے فرض ادا ہو جائیگا اور اگر رکھ کر توڑ ڈالا ہو دو مہینے کے روزے کفایت کرینگے اور ابن حجر نے کہ ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر روزہ رمضان کا نہ رکھے
اور پھر اوسکے بدلے تمام عمر روزے رکھے تو نہیں کفایت کرتے چنانچہ حضرت علی اور ابن مسعودؓ کا یہی مذہب ہے اور اکثر علما کا مذہب ہے کہ کفایت کرتا ہے ایک دن بدلے
ایک دن کے یعنی فرض ادا ہو جاتا ہے اگرچہ نہ رکھا ہو نہایت بڑے دنوں میں اور گرمی میں اور رکھے بدلے اوسکے چھوٹے دنوں میں اور سردی میں اور ظاہر یہ ہے
کہ نماز بھی روزے کے حکم میں ہے اس لیے کہ نہیں فرق ہے دونوں میں بلکہ نماز افضل ہے روزے سے سب علما کے نزدیک واللہ اعلم ۱۲ ح ومولانا **وعنه**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَمْ مِّنْ صَائِمٍ لَّیْسَ لَهٗ مِنْ صِیَامِهٖ اِلَّا الظَّمَاءُ وَكَمْ مِّنْ قَائِمٍ لَّیْسَ لَهٗ مِنْ قِیَامِهٖ اِلَّا السَّهَرُ رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت روزہ دار ہیں کہ نہیں اونکو حاصل روزے اونکے سے مگر پیاسا رہنا اور کتنے قیام کرنیوالے
ہیں کہ نہیں اونکو قیام اونکے سے مگر بیخوابی نقل کی یہ دارمی نے **ف** یعنی جو شخص روزہ رکھے اور خالص نیت خدا کے واسطے نہ ہو اور نہ بچے جھوٹ بولنے اور جھوٹی
گواہی اور بہتان لگانے اور غیبت کرنے اور مانند انکی کے اور ممنوعات سے ہوتی ہے اوسکو بھوک اور پیاس اور نہیں ہوتا ثواب اوسکو روزے کا اگرچہ فرض ذمہ
سے ساقط ہوتا ہے اور اسیطرح سے جو رات کو قیام کرے بغیر حضوری کے یا واسطے فائدہ دنیا کے تو اوسکو کچھ بھی ثواب نہیں ہوتا جیسے نماز زمین یا گھر چھینے ہوئے میں
پڑھے تو اس میں کچھ ثواب نہیں ہوتا اگرچہ ذمہ سے فرض ساقط ہوتا ہے اور اسیطرح جو نماز پڑھے بدون جماعت کے بے عذر ذمہ سے اوسکے فرض ساقط ہوا قضا نہ ہوگی
لیکن اوسکو ثواب نہیں حاصل ہوتا اور اسیطرح اور عبادتیں مانند حج و زکوۃ وغیرہا کے اگر خلوص سے نہوں کچھ نہیں فائدہ اون سے سوائے تضییع مال اور رنج
بدن کے۔ مولانا۔ من الطیبی وغیرہ **وذکر** حَدِیْثُ لَقِیْطِ بْنِ صَبِرَةَ فِیْ بَابِ سُنَنِ الْوُضُوْءِ اور ذکر کی گئی حدیث لقیط بن صبرہ کی بیچ باب سنتوں
وضو کے **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ لَّا یُفَطِّرْنَ الصَّائِمَ
اَلْحِجَامَةُ وَالْقَیْءُ وَالْاِحْتِلَامُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَیْرُ مَحْفُوْظٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَیْدٍ الرَّاوِیْ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ
روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزیں نہیں افطار کرتیں روزہ دار کا سینگی اور قے یعنی ہو جی آپ
سے آوے اور احتلام نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث نہیں محفوظ اور عبدالرحمان بن زید راوی ضعیف کیا جاتا ہے حدیث میں **ف** [illegible]
کیا ہے اس حدیث کو دارقطنی اور بیہقی اور ابو داؤد نے بھی اور حدیث ابو داؤد کی مشبہ ساتھ صواب کے [illegible]

ﷺ وسلم قال لا امن اجل الضعف رواه البخاری
[illegible] جاتے تھے سینگی کو واسطے روزہ دار کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین کہا کہ نہیں مگر بسبب ضعف
[illegible] بسبب لاحق ہونے ضعف کے مکروہ جانتے تھے نہ اس حجت سے کہ روزہ توڑتی ہین ۔ ح ۔ **وعن** البخاری
[illegible] وھو صائم مستتر کہ فکان یحتجم باللیل اور روایت ہی بخاری سے بطور تعلیق کے کہ کہا ابن عمر نے سینگی
[illegible] چھوڑ دی سینگی کچھوانی پس تھی سینگی کچھواتی رات کو **ف** یعنی احتیاطاً چھوڑ دی یا واسطے خوف ضعف کے اور بعضی حدیث بخاری
[illegible] روایت کی ہے اوسکو تعلیق کہتے ہین اور مصنف کو چاہیے تھا کہ اول کہتا عن ابن عمر الخ پھر کہتا رواہ البخاری تعلیقا ۔ ع **وعن** عطاء
[illegible] ثم افرغ ما فی فیہ من الماء لا یضرہ ان یزدرد ریقہ وما بقی فی فیہ ولا یمضغ العلک فان ازدرد ریقہ
[illegible] الاول انہ یفطر ولکن ینہی عنہ رواہ البخاری فی ترجمۃ باب اور روایت ہی عطا سے کہ کہا اگر کلی کرے روزہ دار
[illegible] پانی کو کہ اوسکے مونہہ مین ہی یعنی بالکل ڈالدی نہین ضرر کریگا اوسکو یہ کہ نگل جاوی تھوک اپنا اور وہ چیز کہ باقی ہی مونہہ اوسکے مین اور
[illegible] نگل گیا تھوک مصطگی کا نہین کہتا مین کہ افطار کیا ولیکن منع کیا جاتا ہی اس سے نقل کی یہ بخاری نے بیچ ترجمہ باب کے **ف** لفظ
[illegible] باقی مین حرف ما موصولہ ہی اور عطف ہی اسکا لفظ ریقہ پر یعنی ضرر نہین کرتا کہ نگلی بعد کلی کرنیکے تھوک اور جو کچھ کہ باقی رہے تراوت پانی کی اس لیے
[illegible] احتراز اوس سے غیر ممکن ہی اور مصطگی بعضے آدمی دانتون کی تقویت کے لیے مونہہ مین رکھتے تھے پس حالت روزے مین اوسکے چبانے سے منع فرمایا اور فرمایا
[illegible] اوسکے چبانے ہوئے تھوک جو مونہہ مین جمع ہوا اوسکے نگلنے سے روزہ جاتا نہین اس لیے کہ وہ مونہہ مین سمٹ جاتی ہی اوس سے کچھ جدا نہین ہوتا کہ
[illegible] مین اوسکو جاوی اور روزہ توڑ ڈالے ولیکن منع ہی یہ احتیاطاً پس نہی اسمین تنزیہی ہی اس لیے ہمارے علماء نے کہا ہی کہ مکروہ ہی چبانا کسی چیز کا مصطگی
[illegible] کچھ ہو مگر ٹکیہ کو ٹکڑا وغیرہ چبا کر دینا جائز ہی ضرورت کے لیے اور یہ مصطگی وغیرہ کے چبانے کی کراہت اوسی صورت مین ہی کہ یقین ہو اوسکے
[illegible] اور اگر یقین ہو کہ اوس مین سے کچھ حلق مین اوتر گیا ہی تو روزہ ٹوٹ جاویگا اور اگر دری ایک ڈورا رنگا ہوا مونہہ سے صاف کرے
[illegible] تھوک ہو جاوے مانند رنگ ڈورے کے اور پھر نگل جاوے تو فاسد ہو جاتا ہی روزہ اوسکا اور نہین تو نہین فاسد ہوتا انتہی اس مین اشارہ ہی طرف
[illegible] مذہب کا ہی واللہ اعلم ۔ ع **باب صوم المسافر** باب ہی بیچ بیان روزے مسافر کے [illegible] مسافر کو روزہ رکھنا
[illegible] افضل کیا ہی ان دونون مین ۔ ع **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عائشۃ قالت ان حمزۃ بن عمرو
[illegible] قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اصوم فی السفر وکان کثیر الصیام فقال ان شئت فصم وان شئت فافطر
[illegible] روایت ہی عائشہ سے کہ کہا تحقیق حمزہ بن عمرو اسلمی نے کہا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ کیا روزہ رکھونمین سفر مین اور تھا حمزہ
[illegible] والا پس فرمایا حضرت نے اگر چاہی تو پس روزہ رکھ اور اگر چاہی تو پس افطار کر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف**
[illegible] سفر مین یعنی رمضان مین اگر سفر کرون تو روزہ رکھون یا نہ رکھون یعنی کیا حکم ہی اسکا گناہ ہی یا ثواب اور اتفاق رکھنا
[illegible] روزہ رکھنا دونون جائز ہین سفر مین خواہ سفر راحت کا ہو یا ایذا کا لیکن اگر کچھ اسکو تکلیف نہین ہوتی ہی تو رکھنا
[illegible] اسکو مشقت اور ایذا ہوتی ہی تو افطار روزے کا بہتر ہی اور سفر طاعت اور سفر اباحت اور سفر معصیت برابر ہین بیچ
[illegible] کے اور نزدیک امام شافعی کے سفر معصیت مین افطار کرنا روزہ رمضان کا جائز نہین ۔ ع مولانا **وعن**
[illegible] ﷺ وسلم لیست عشرۃ مضت من شہر رمضان فینا من

صام ومنا من افطر فکم یعیب الصائم علی المفطر ولا المفطر علی
ساتھہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے سولہوین رمضان کو بعضون نے ہم مین سے روزہ رکھا یعنی قریبون نے اور بعضون نے
نے امہون کے خادمون نے پس نہ عیب کیا روزہ دار نے افطار کرنے والے پر یعنی ایسے کہ عمل کیا اوس نے رخصت پر اور نہ انکار کیا
کہ عمل کیا اوس نے عزیمت پر نقل کی یہہ مسلم نے **وعن** جابر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فرای
قد ظلل علیہ فقال ما ھذا قالوا صائم فقال لیس من البر الصوم فی السفر متفق علیہ اور روایت ہے جابر سے کہ
صلی اللہ علیہ وسلم سفر مین پس دیکھا مجمع اور ایک شخص کو دیکھا کہ سایہ کیا گیا تھا اوسپر یعنی دھوپ کے بچاؤ کے لیے پس فرمایا کیا ہے یہہ کنایہ
کہ یہہ روزہ دار ہے یعنی بسبب ضعف کے گر پڑا ہے پس فرمایا نہین نیکی روزہ رکھنا سفر مین نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** یعنی روزہ سے
حالت ہو جاوے تو سفر مین روزہ رکھنا خوب نہین افطار ہے افضل ہے **ع** **وعن** انس قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم
السفر فمنا الصائم ومنا المفطر فنزلنا منزلا فی یوم حار فسقط الصوامون وقام المفطرون فضربوا الابنیۃ وسقوا
الرکاب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذھب المفطرون الیوم بالاجر متفق علیہ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے ہم ساتھہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے سفر مین پس بعضے ہم مین سے روزہ دار تھے اور بعضے ہم مین سے افطار کرنیوالے پس اوترے ہم ایک منزل مین بیچ دن گرمی کے پس گر پڑے بعضے
یعنی بسبب ضعف کے لائق کاروبار کے نہ رہے اور کھڑے رہے افطار کرنیوالے یعنی خدمت مین مشغول ہوئے اور کھڑے کیے خیمے اور پلایا پانی اونٹونکو پس فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ لے گئے افطار کرنیوالے آج کے دن ثواب نقل کی بخاری اور مسلم **ز ف** ثواب یعنی ثواب کامل تر لے گئے اس لیے کہ افطار اونکے حق مین ایسے وقت
مین بہتر تھا اور لفظ الیوم مین اشارہ ہے اسپر کہ افضلیت افطار کی بسبب خدمت گاری روزہ دارون کے تھی نہ مطلق اور اسمین دلیل اسپر بھی ہے کہ خدمت صالحون کی
افضل ہے نوافل سے۔ ذکرہ الشیخ فی العوارف **ع** **وعن** ابن عباس قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المدینۃ
الی مکۃ فصام حتی بلغ عسفان ثم دعا بماء فرفعہ الی یدیہ لیراہ الناس فافطر حتی قدم مکۃ وذلک فی رمضان
فکان ابن عباس یقول قد صام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وافطر فمن شاء صام ومن شاء افطر متفق علیہ وفی
روایۃ لمسلم عن جابر انہ شرب بعد العصر اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تشریف لے چلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے طرف
مکے کے یعنی جس سال مین مکہ فتح ہوا پس روزہ رکھا یہانتک کہ پہنچے عسفان تک کہ نام ہے ایک جگہ کا دو منزل ہے مکے سے پھر منگوایا پانی پھر
اوٹھایا اوسکو ہاتھہ مین یعنی ہاتھہ مین لیکر بہت اونچا کیا اوسکو تاکہ دیکھین اوسکو لوگ پھر افطار کیا یہانتک کہ آئے مکہ مین اور یہہ سفر تھا رمضان مین
پس تھے ابن عباس کہتے کہ تحقیق روزہ رکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور افطار بھی کیا پس جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے افطار کرے نقل کی یہہ
بخاری و مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین جابر سے یہہ ہے کہ حضرت نے پیا پانی پیچھے عصر کے **ف** تا دیکھین اوسکو لوگ یعنی جانین کہ بہتر ہے افطار
کرنا یا اختیار کرین متابعت حضرت کی **ع** **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** انس ابن مالک الکعبی قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ وضع عن المسافر شطر الصلوۃ والصوم عن المسافر وعن المرضع والحبلی رواہ احمد والترمذی
والترمذی والنسائی وابن ماجۃ روایت ہے انس بن مالک کعبی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی نے موقوف کر دی مسافر سے
آدھی نماز اور معاف کیا روزہ مسافر سے اور دودھ پلانیوالی سے اور حمل والی سے نقل کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی و نسائی و ابن ماجہ نے **ف**
یعنی سر ہی سے مسافر پر آدھی نماز فرض کی گئی کہ چار رکعت کی دو پڑھی اور دو کی قضا نہین ہے اور یہہ کہ پہلی بار تھی

[illegible] اور روزہ معاف ہی اگر نقصان کرے
[illegible] امام شافعی اور احمد کے نزدیک واجب ہی اونپر فدیہ بھی ف ع **وعن سلمة**
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم من کان لہ محمولة تاوی الی شبع فلیصم رمضان حیث ادرکہ رواہ ابوداؤد
[illegible] کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو واسطے اوسکے سواری کہ پہنچادی منزل کو حالت سیری اور آسانی مین
[illegible] روزہ رکھے جہان آجاوی رمضان کا جہان آجاوی رمضان اوسکو نقل کی یہہ ابوداؤد **ف** یہہ حکم استحباب اور فضیلت کیلیے ہی
[illegible] کے نزدیک روزہ افطار کرنا سفر مین اگرچہ مشقت نہو اور یہہ حدیث ضعیف بھی ہی ف ع **الفصل الثالث** فصل تیسری
عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج عام الفتح الی مکة فی رمضان فصام حتی بلغ کراع الغمیم فصام
الناس ثم دعا بقدح من ماء فرفعہ حتی نظر الناس الیہ ثم شرب فقیل لہ بعد ذلک ان بعض الناس قد صام فقال اولئک
العصاة اولئک العصاة رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیچلے سال فتح مکہ کے مین طرف مکہ کے رمضان مین پس روزہ رکھا
[illegible] کراع الغمیم تک پس روزہ رکھا آدمیون نے پھر منگوایا حضرت نے پیالہ پانی کا پھر اوٹھایا اوسکو یہانتک کہ دیکھا لوگون نے طرف اوسکے پھر پیا
[illegible] کہا گیا اوسکو حضرت کے بعد اسکے کہ تحقیق بعضے آدمیون نے روزہ رکھا یعنی روزی ہی سے رہے افطار نکیا پس فرمایا یہہ ہین پکے گنہگار یہہ ہین
پکے گنہگار نقل کی یہہ مسلم نے **ف** کراع الغمیم نام ایک جگہ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کے قریب عسفان کے اور لفظ اولئک العصاة مکرر فرمایا
[illegible] جبر کے لیے اس لیے کہ حضرت نے یہہ فعل اس لیے کیا تھا کہ لوگ دیکھکر پیروی اونکی کرین بیچ قبول کرنے رخصت اللہ تعالی کے پس جنہون نے کہ روزہ
رکھا مخالفت کی فعل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور قبول نکی رخصت اللہ تعالی کی نہ اس لیے حضرت نے خفا ہوکر اسطرح فرمایا کہ روزہ رکھنا حرام ہے
سفر مین ف ع **وعن عبد الرحمن بن عوف قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صائم رمضان فی السفر کالمفطر فی**
الحضر رواہ ابن ماجة اور روایت ہی عبدالرحمن بن عوف سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنے والا رمضان کا سفر مین
[illegible] کے حضر مین یعنی گھر مین نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روزہ رکھنا سفر مین بڑا گناہ ہی جیسا افطار
[illegible] گھر مین لیکن یہہ حدیث اکثرون کے نزدیک منسوخ ہی یا محمول ہی اوس حالت پر کہ آدمی کو ضرر ہوتا ہو روزہ سے سفر مین اور خوف ہلاک کا ہو
[illegible] من الشروح **وعن حمزة بن عمرو الاسلمی انہ قال یا رسول اللہ انی [illegible] علی الصیام فی السفر فہل علی**
جناح فقال ہی رخصة من اللہ عز وجل فمن اخذ بہا فحسن ومن احب ان یصوم فلا جناح علیہ رواہ مسلم
اور روایت ہی حمزہ بن عمرو اسلمی سے کہ اوس نے کہا یا رسول اللہ مین پاتا ہون اپنے مین قوة روزہ رکھنے کو سفر مین پس کیا ہی مجھپر گناہ یعنی روزہ
رکھون مین یا افطار کرنے مین فرمایا یہہ یعنی افطار کرنا رخصت ہی اللہ عزوجل کی طرف سے پس جسنے کہ لی یہہ رخصت پس اچھا کیا اور جو شخص چاہے
کہ روزہ رکھے مین کوئی حرج نہین اوسپر نقل کی یہہ مسلم نے **ف** اس مین اشارہ ہی اسپر کہ فطار اولے ہی ح **باب القضاء** باب ہی بیچ
[illegible] قضا روزہ کے **ف** یعنی حکم اور آداب قضا کے اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد قضا روزی رمضان کی ہی اور رمضان کا روزہ جو افطار کرڈالے
[illegible] کا حکم ہی اگر بھول کر افطار کرے نہ قضا ہی اور نہ کفارہ اور اگر قصدا ہو بغیر عذر کے کفارہ ہی اور اگر بعذر ہو مانند سفر اور مرض وغیرہ
[illegible] ہی ح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن عائشة قالت کان یکون علی الصوم من رمضان فما استطیع**
[illegible] بن سعید یحیل الشغل من النبی صلی اللہ علیہ وسلم او بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

متفق علیہ روایت ہی عائشہ سی کہا ہو تو مجھ پر نذر روزہ رمضان کے پس
رفع کرنا عائشہ کو یعنی قضا سی مشغول ہونا خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مین یا کنایہ مشغول ہونا سے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی حضرت عائشہ کی ذمی جو قضا روزی رمضان کی ہوتی بسبب حیض کے تاخیر
شعبان کی اس لیے کہ اور دنون مین مستعد رہتی تہین حضرت کی خدمت مین کہ سبب محبت کے یا سبب
اکثر حضرت روزی سے ہوتے تھے پس یہہ فرصت پاتین اور روزہ قضا کرتین ۱۲ وعن ابی ہریرۃ قال قال
علیہ وسلم لا یحل للمرءۃ ان تصوم وزوجہا شاہد الا باذنہ ولا تاذن فی بیتہ الا باذنہ
ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین درست عورت کو روزہ رکھنا نفل اسحالت مین کہ خاوند اوسکا حاضر ہو
ساتھہ حکم اوسکی کے اور نہ اذن دی کسیکو اپنی گھر مین آنیکا بدون پروانگی اپنی خاوند کی نقل کی یہہ مسلم نے ف یعنی جس عام
اوسکی پاس اوسکو نفل روزہ رکھنا درست نہین بغیر خاوند کے اذن کی خواہ اذن صراحۃً ہو خواہ دلالۃً اس لیے کہ تکلیف ہوگی اوسکو
طرف ہی اور حدیث سی مطلق روزہ رکھنا منع معلوم ہوتا ہی پس یہہ حجت ہی شافعیہ پر کہ اونہون نے استثنا کیا ہی عرفا اور عادۃً کو
اور نہین درست عورت کو کہ اذن دی کسیکو گھر مین آنیکا بغیر اذن خاوند کی آنیوالا خواہ قرابتی ہو یا اجنبی حتی کہ عورت کو بھی بغیر اذن خاوند
نہ اذن دی اور بیچ حکم اذن کی ہے علم رضا اوسکی کا یعنی رضا اذن ندیا مگر جانتی ہی یہہ کہ راضی ہوگا خاوند اسکی آنے سے تو بھی اجازت دی آنیکی
کہ اذن دلالۃً ہے ۱۲ ع وعن معاذۃ العدویۃ انہا قالت لعائشۃ ما بال الحائض تقضی الصوم ولا تقضی الصلوۃ
قالت عائشۃ کان یصیبنا ذلک فنؤمر بقضاء الصوم ولا نؤمر بقضاء الصلوۃ رواہ مسلم اور روایت ہی معاذہ
عدویہ کی یہہ کہا اوسنی حضرت عائشہ سی کہ کیا حال ہی عورت حائضہ کا کہ قضا کرتی ہی روزہ اور نہین قضا کرتی نماز فرمایا حضرت عائشہ نے
کہ ہوتین ہم حیض سی حضرت کی زمانی مین پس حکم کی جاتی تھین ہم ساتھہ قضا روزی کے اور نہ حکم کیجاتی تھین ہم ساتھہ قضا نماز کی نقل
کی یہہ مسلم نے ف یعنی شارع نے جو حکم فرمایا اوسکی علت پوچھنی کی حاجت نہین جو فرمایا کرنا چاہیے اگرچہ ممکن تھا کہ کہتین حضرت عائشہ
کہ قضا نماز مین حرج ہی کہ بہت ہین اس لیے قضا اوسکی نہین اور روزی کم ہین کہ سال بھر مین ایک ہی بار آتی ہین اونکی قضا مین اشتغال سے
اس لیے قضا اونکی مقرر ہوئی پس یہہ علت ہوسکتی تھی لیکن حضرت عائشہ نے جواب مذکور دیکر راہ گفتگو کی بند کی اس لیے کہ شاید وہ کہتی کہ ہمکو
حرج و مشقت نہین ۱۲ ح وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات وعلیہ صوم صام عنہ
ولیہ متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مری اور اوسپر ہو روزہ روزہ رکھی اوسکی
دی اوسکی طرف سی وارث اوسکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف اختلاف کیا ہی علما نے اوس شخص کے حق مین کہ مرجاوی اور اوسکی ذمہ روزہ
واجب ہن پس جمہور علما کہ اونمین ہین امام مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی رح ہین گئی ہین طرف اسکی کہ نہ روزہ رکھی اوسکی طرف سی کوئی
تاویل اسحدیث کی یہہ کی ہی کہ فدیہ دیوی بدلے ہر روزی کی وارث اوسکا ایک فقیر کو اور بیان فدیہ کا آگے ہوگا پس یہہ بمنزلہ روزہ رکھنے کے
اگلی حدیث سی یہہ توجیہ معلوم ہوتی ہی اور روزہ رکھنی میت کی طرف سی منع اس لیے کرتے ہین کہ ایک حدیث مین صریح منع آیا ہی
وہ حدیث موجود ہی اور امام احمد نی ظاہر حدیث پر عمل کیا ہی کہ روزہ رکھی اوسکی طرف سی وارث اوسکا بہر حال چاہے کم ہو یا زیادہ
میت کو تو لازم ہوتا ہی وارث پر بنکا فدیہ مذکور کا یعنی کل سے کھانے مسکین کو

[illegible] سے پہلے ممکن ہو قضا کر پس نہین لازم تدارک اوسکا اور نہ گناہ ہو اوسپر

[illegible] جبکہ ہو تدارک ساتھ ہونے زیادہ کے اگرچہ مرجاوے پہلے ممکن ہونے قضا کے اور امام شافعی کے نزدیک

[illegible] سے **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** نافع عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ

[illegible] مَنْ مَاتَ وَعَلَیْہِ صِیَامُ شَہْرٍ رَمَضَانَ فَلْیُطْعَمْ عَنْہُ مَکَانَ کُلِّ یَوْمٍ مِسْکِیْنًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ

[illegible] روایت ہے نافع سے کہ نقل کی ابن عمر سے اوس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ

[illegible] پر روزے رمضان کے پس چاہیے کہ کھلایا جاوے اوسکی طرف سے بدلے ہر روز کے ایک مسکین نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا

[illegible] موقوف ہے کہ ابن عمر پر یعنی قول ابن عمر کا ہے **ف** بدلے ہر روز کے مسکین یعنی دو دو سیر گیہون دے سر اسم

[illegible] چاہیے جو یا قیمت انکی اور اسیقدر دیا جاوے بدلے ہر نماز کے اور یہہ حدیث دلیل جمہور کے ہے اور غالب ہے کہ یہہ حدیث ناسخ

[illegible] اول کی ہے یا اول تاویل کی گئی ہے ساتھ اسکے جیسا کہ کہا گیا اور یہہ موقوف بیچ حکم مرفوع کے ہے اس لیے کہ مانند اسکے نہیں کہا جاتا

[illegible] **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** مالک بَلَغَہٗ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ یُسْأَلُ ھَلْ یَصُوْمُ اَحَدٌ عَنْ

[illegible] اَحَدٍ اَوْ یُصَلِّیْ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ فَیَقُوْلُ لَا یَصُوْمُ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ وَلَا یُصَلِّیْ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ رَوَاہُ فِی الْمُوَطَّا اور روایت ہے مالک سے کہ پہنچا اونکو یہہ کہ ابن عمر سے

[illegible] پوچھا جاتا تھا کیا روزہ رکھے کوئی کسیکی طرف سے یا نماز پڑھے کوئی کسیکی طرف سے پس کہتے کہ نہ روزہ رکھے کوئی کسیکی طرف سے اور نہ نماز پڑھے

[illegible] کوئی کسیکی طرف سے نقل کی یہہ موطا مین **ف** یہی مذہب ہے امام شافعی اور حنفیہ کا کہ نماز و روزہ کسی کی طرف سے کرنا کہ وہ بری الذمہ ہو میت نہین لیکن حنفیہ کے نزدیک یہہ جائز ہے کہ آدمی بخشے ثواب عمل اپنے کا کسیکو خواہ نماز ہو یا اور کچھہ اور مذہب امام احمد کا اوپر گذرا **باب**

صیام التطوع باب ہے بیچ بیان روزے نفل کے **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ

[illegible] رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ حَتّٰی نَقُوْلَ لَا یُفْطِرُ وَیُفْطِرُ حَتّٰی نَقُوْلَ لَا یَصُوْمُ وَمَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی

[illegible] وَسَلَّمَ اسْتَکْمَلَ صِیَامَ شَہْرٍ قَطُّ اِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَاَیْتُہٗ فِیْ شَہْرٍ اَکْثَرَ مِنْہُ صِیَامًا فِیْ شَعْبَانَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ

[illegible] قَالَتْ کَانَ یَصُوْمُ شَعْبَانَ کُلَّہٗ کَانَ یَصُوْمُ شَعْبَانَ اِلَّا قَلِیْلًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ [illegible] عائشہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ

[illegible] روزے سے کہتے یہانتک کہ کہتے ہم کہ نہ افطار کرین گے اور افطار کرتے یہانتک کہ کہتے ہم کہ نہ روزہ رکھین گے اور نہین دیکھا

[illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پورے کیے ہون روزے تمام مہینے کے کبھی مگر رمضان مین اور نہین دیکھا مینے حضرت کو کسی مہینہ مین کہ

[illegible] روزے رکھتے ہون بہ نسبت شعبان کے یعنی شعبان مین اتنے روزے رکھتے کہ اور مہینہ مین اتنے نہ رکھتے سوا رمضان کے اور ایک روایت مین

[illegible] عائشہ ذکر کیا ہے کہ حضرت روزے رکھتے تمام شعبان مین تھوڑے روزے رکھتے شعبان مین مگر کم یعنی کم نہ رکھتے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف**

[illegible] اس حدیث کی یہہ ہین کہ عادت شریف حضرت کی روزہ نفل مین یہہ تھی کہ ہمیشہ رکھین کبھی کتنے دنون متصل روزے رکھتے حتی کہ لوگ

[illegible] کہتے کہ افطار نہین کرینگے اور کبھی اتنا افطار کرتے کہ گمان کرتے کہ روزے رکھتے ہی کے نہین اور جملہ اخیر یعنی لفظ کان دوسرے

[illegible] کے تمام سے مراد یہہ ہے کہ اکثر شعبان مین رکھتے تھے اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد یہہ ہے کہ آنحضرت روزہ رکھتے تمام

[illegible] دوسری روایت **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَۃَ اَکَانَ النَّبِیُّ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم یصوم شہرا کلہ قالت ما علمتہ صام شہرا کلہ الا [illegible]

رواہ مسلم اور روایت ہی عبداللہ بن شقیق سی کہ کہا مینی واسطے حضرت عائشہ کو کہ کیا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
جانتی ہین اونکو کہ روزی رکھی ہون کسی مہینی مین تمام مہینی سوای رمضان کی اور نہین افطار کیی تمام مہینی یہانتک کہ [illegible]
وفات ہوئی نقل کی یہہ مسلم نے **وعن** عمران بن حصین عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ سالہ او سال رجلا [illegible]
فقال یا ابا فلان اما صمت من سرد شعبان قال لا قال فاذا افطرت فصم یومین متفق علیہ اور بروایت عمران بن [illegible]
نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ اونہون نی پوچہا عمران سی یا پوچہا کسی سی اور عمران سنتا تہا پس فرمایا اے باپ فلانی کیا تو [illegible]
تو نی آخر شعبان کے کہا نہین فرمایا جسوقت افطار کری تو یعنی فارغ ہووی رمضان سی پس تو روزی رکہہ دو دون نقل کی یہہ بخاری و مسلم

ف اس شخص نی واجب کیی تہی اپنے نفس پر دو روزی آخر ہر مہینی کی بسبب نذر کے پس جبکہ فوت ہوی روزی رکہنی ایک مہینی شعبان کی [illegible]
جب رمضان ہو چکی اور افطار کری اسکی بدلے دو روزی رکہہ لینا اور بعضون نی کہا کہ اوسکو عادت تہی آخر ہر مہینی کی دو روزی رکہنی کی ایک [illegible]
آخر شعبان مین اتفاق روزی رکہنی کا ہوا پس حضرت نی بنا بر استحباب کی حکم فرمایا کہ بعد تمام ہونی مہینی رمضان کی دو روزی رکہدینا **وعن**
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصیام بعد رمضان شہر اللہ المحرم وافضل الصلوۃ بعد
الفریضۃ صلوۃ اللیل رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین روزی بعد روزی رمضان کی
روزی مہینی اللہ کی ہین کہ محرم ہی اور بہترین نماز پیچہی نماز فرض کی نمازرات کی ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** کہا ہی بعضی حفاظ نی کہ [illegible]
جب کی روزون کی موقوع ہین اوپر پیچہی نماز فرض کی یعنی اور سنتون موکدہ اوسکی کی یا کہا جاوی کہ نمازرات کی افضل ہی سنتون موکدہ سی
باعتبار مشقت کی اوزور ہونیکی ریا و سمعہ سی اور سنتین موکدہ افضل ہین اس سی باعتبار بہت تاکید ہونی اونکی کی اور تابع ہونی فرضون کی
اور داخل ہی فرض مین وتر بہی **وعن** ابن عباس قال ما رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتحری صیام یوم فضلہ علی
غیرہ الا ہذا الیوم عاشوراء وہذا الشہر یعنی شہر رمضان متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا نہین دیکہا مینی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ قصد کرتے ہون روزی کسی دنکا کہ بزرگی دیتی ہون اوسکو اوسکی غیر پر مگر اس دن کو یعنی روزی دن عاشورہ کی کہ اوسکو
مہینی کو یعنی مہینی رمضان کی کو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **ف** یعنی حضرت کسی روز یکو اوسکی غیر پر فضیلت ندیتی تہی سوای عاشورہ یکی روزی
اور رمضان کی روزون کی کہ انکو سب سی افضل فرماتی لکہا ہی علماء نی کہ یہہ فہم ابن عباس کا ہی کہ اونہون نی حال مقال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی سی ایسا سمجہا والا روز عرفہ اور روزہ اوسکا افضل ہین عاشورہ سی اور روزی اوسکی سی **وعنہ** قال حین صام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم عاشوراء وامر بصیامہ قالوا یا رسول اللہ انہ یوم تعظمہ الیہود والنصاری فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لئن بقیت الی قابل لاصومن التاسع رواہ مسلم اور روایت ہی ابن عباس سی
کہ کہا اوسوقت کہ روزہ رکہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دن عاشورہ کی اور حکم کیا ساتہہ روزی رکہنی اوسکی کی عرض کیا صحابہ نی
تحقیق یہ دن ہی کہ تعظیم کرتے ہین اوسکی یہود و نصاری یعنی اور ہم دوست رکہتی ہین مخالفت اونکی پس کیونکر موافقت کرینگے [illegible]
تعظیم کرنی مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر زندہ رہا مین سال آیندہ تک تو البتہ روزہ رکہونگا نوین کو بہی نقل کی
سارا حصہ اس روزہ رکہنی کا فضیل تیسری کی اول حدیث مین آچکا اور دیکہو [illegible]

[illegible] حضرت نے فرمایا کہ اگر زندہ رہا میں برس آیندہ تک تو نویں کو
[illegible] دسویں کی پس ہوگی مخالفت فی الجملہ اور اول ظاہر تر ہی پھر نہ زندہ رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سال
[illegible] الاول کو پس جو نویں کا روزہ بھی سنت اس لیے کہ ارادہ کیا حضرت نے روزی کا اگرچہ رکھا نہیں اور کہا ابن ہمام نے
[illegible] دن کا اور مستحب ہی روزہ رکھنا ایکدن پہلے اوسکی یا بعد اوسکی پس اگر نذری دسویں کو رکھی مکروہ ہی بسبب مشابہت کے ساتھ یہود
وعن ام الفضل بنت الحارث ان ناسا تماروا عندها یوم عرفة فی صیام رسول الله صلی الله علیه وسلم
[illegible] موصائم وقال بعضهم لیس بصائم فارسلت الیه بقدح لبن وهو واقف علی بعیره بعرفة فشربه
[illegible] اور روایت ہی ام فضل بنت حارث کی سے یہہ کہ کتنے شخص جھگڑے اونکے پاس دن عرفہ کے بیچ روزہ رکھنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] حضرت روزی سے ہین اور کہا بعضون نے نہین روزی سے پس بھیجا مین نے طرف حضرت کی پیالہ دودہ کا اور وہ کھڑے
[illegible] میدان عرفہ کے پس پیا اوس دودہ کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ام الفضل یہوی حضرت عباس رض کی ہین اور رہتی آنحضرت
[illegible] وسلم کے اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ روزہ رکھنا عرفہ کے دن حج کرنیوالی کو سنت نہین اور غیر حج کرنیوالی کو سنت ہی + ح
وعن عائشة قالت ما رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم صائما فی العشر قط رواه مسلم اور روایت ہی عائشہ سے
[illegible] کہ نہین دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو روزی سے بیچ دہی کے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** مراد دہی سے دس دن اول ذی الحجہ کے ہین
[illegible] ایک روایت مین آیا ہی کہ روزہ رکھنا ہر روز ان دس دنون مین یعنی سوای دسوین کی نوین تک ثواب ہی برابر روزہ رکھنے برس کے اور قیام کرنا
[illegible] رات مین اسی ہی کی برابر ہی قیام شب قدر کی پس مراد حضرت عائشہ کی اس حدیث سی یہہ ہی کہ حضرت عائشہ نے اپنی علم کی نفی کی کہ نہین دیکھا مینے کہ
[illegible] حضرت عائشہ کا دلیل نہین اسپر کہ حضرت نے نہ کہا ہو اور یا یہہ احتمال ہی کہ حضرت نے ثواب روزہ رکھنے ان دنونکا فرمایا اور آپ کو اتفاق روزہ رکھنے کا
[illegible] ہوا مولانا من الرقاة **وعن** ابی قتادة ان رجلا اتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال کیف تصوم فغضب رسول الله
[illegible] علیه وسلم من قوله فلما رای عمر غضبه قال رضینا بالله ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا نعوذ بالله من غضب الله
[illegible] من قوله فجعل عمر یردد هذا الکلام حتی سکن غضبه فقال عمر یا رسول الله [illegible] یصوم الدهر کله
[illegible] قط او قال لم یصم ولم یفطر قال کیف من یصوم یومین ویفطر یوما قال ویطیق ذلک احد قال کیف
[illegible] ویفطر یوما قال ذلک صوم داود قال کیف من یصوم یوما ویفطر یومین قال ودددت انی طوقت
[illegible] رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلث من کل شهر ورمضان الی رمضان فهذا صیام الدهر کله صیام یوم
[illegible] عرفة احتسب علی الله ان یکفر السنة التی قبله والسنة التی بعده وصیام یوم عاشوراء احتسب علی الله ان یکفر
[illegible] قبله رواه مسلم اور روایت ہی ابی قتادہ سی یہہ کہ ایک شخص آیا حضرت کی پاس پس کہا کسطرح روزہ رکھتے ہو تم پس غصہ ہوے
[illegible] وسلم کہنے اوسکی سے پس جبکہ دیکھا حضرت عمر نے غصہ حضرت کا کہا راضی ہوتے ہم ساتھ اللہ کے رب ہونے
[illegible] کے دین ہونے پر اور ساتھ محمد کے نبی ہونے پر اور پناہ مانگتے ہین ہم ساتھ اللہ کے غضب اللہ کے سے اور غضب
[illegible] کہ بار بار کہتے تھے یہہ کلام یہانتک کہ ٹھہر گیا غصہ حضرت کا پھر کہا حضرت عمر نے یا رسول اللہ
[illegible] نہ روزہ رکھا اور نہ افطار کیا یا کہا نہ روزہ رکھا اور نہ افطار کیا یعنی سوای کو

Marfat.com

تمسک ہوا کہ وہ لفظ کہے یا یہہ کہا حضرت عمر نے کیا حال ہے اوس شخص کا کہ روزہ رکھے [illegible]
اسکی کہا عمر نے کیا حال ہے اوسکا کہ روزہ رکھے ایک دن اور افطار کرے ایک دن فرمایا
داود کہا کیا حال ہے اوس کا کہ روزہ رکھے ایک دن اور افطار کرے دو دن فرمایا کہ
کہ طاقت دیا جاؤن مین اسکی پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین روزے ہر مہینے مین اور
پس یہہ ہین روزے ہمیشہ کے یعنی ثواب انکا ایسا ہوتا ہی جیسی ہمیشہ روزہ رکھنے کا روزہ دن عرفہ کا یعنی غیر حج کرنیوالے کو امید ہے
یہہ کہ جھاڑدی گناہ اوس سال کے کہ پہلے اس سے ہو اور گناہ اوس سال کے کہ پیچھے اس سے ہی یعنی بچادی گناہ کرنے اوس دن مین
ہون گناہ اوس مین بخشی جاوین اور روزہ رکھنا دن عاشورہ کا امید رکھتا ہون اللہ سے یہہ کہ جھاڑدی گناہ برس روز کے پہلے اس
کی یہہ مسلم نے ف غصہ ہوئی یعنی نشانی غصہ کی معلوم ہوئی چہرۂ مبارک پر سبب غصہ کا یہہ تھا کہ اوسکو چاہیے تھا کہ سوال کرتا حال
کہ مین کیونکر روزہ رکھون تا جواب دیتے حضرت جو کچھ کہ موافق حال اوسکی کے ہوتا نہ یہہ کہ حال حضرت کو سے سوال کرے اس لیے کہ حضرت
افعال مین بیچ قلت و کثرت کے اسرار اور مصالح تھے کہ ہر کسیکے افعال مین ویسی نہین ہوسکتی اور حضرت بہت سوزی نہ رکھتے تھے اس لیے کہ شفقت
رہتی تھی مصالح مسلمین کے مین اور حقوق بی بیون اور مہمانون کے مین اور روزی رکھی ہمیشہ یعنی یہہ اچھا ہی یا بُرا وہ شخص جو کچھ کہ سوال کیا
تھا اوسکو حضرت عمر نے ساتھہ تفصیل کے ادب و عاجزی سے پوچھا اور جملہ لا صام ولا افطر یا دعا بد ہی اوسپر تنبیہ کے لیے یا خبر ہے
کہ نہ روزہ رکھا اس لیے کہ شارع کو حکم سے نہین ہی اور نہ افطار کیا اس لیے کہ نہ کہا یا کچھہ کہا شافعی اور مالک نے کہ یہہ اوسکے حق مین ہی کہ
ممنوع روزی بھی رکھی یعنی تمام سال رکھی حتی کہ عیدین اور ایام تشریق مین بھی نچھوڑی اور جو کہ وہ روزے نہ رکھے اوسکو کچھ نقصان
روزی رکھنی کا اس لیے کہ ابو طلحہ انصاری اور حمزہ بن عمرو اسلمی ہمیشہ روزی رکھتے تھے سوای ان دونون منع کیے گئے کراوزنہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا علت نہی کی یہہ ہی کہ اسطرح سکھ روزے ضعیف کر دیتے ہین پس عاجز ہوتا ہی آدمی
پس جو کہ ضعیف نہو وہ اس سے نہین مضائقہ اوسکو اور کہا ابن ہمام نے کہ مکروہ ہین روزی ہمیشہ کے یعنی مکروہ تنزیہی اس لیے کہ ضعیف ہوتے
ہین وہ اور فتاوی عالمگیری اور درمختار مین بھی لکھا ہی کہ صوم دہر مکروہ ہی اور کوئی طاقت رکھتا ہی اسکی یعنی اگر کوئی طاقت اسکی رکھتا تو نہین
مضائقہ اوسکو یا پس یہہ افضل ہے اور یہہ روزہ داؤد کا ہی یعنی یہہ نہایت معتدل ہی اور رعایت ہی اس مین عبادت و عادت کی کہا ہی
علما نے کہ کوشش کر علم مین اسطرح کہ نہ منع کرے تجکو عمل سے اور کوشش کر عمل مین اسطرح کہ نہ منع کرے تجکو علم سے غیر الاولی و [illegible]

تفریط ہا و افراط ہا اس لیے وارد ہوا ہی افضل الصیام صیام داؤد علی نبینا و علیہم السلام اور طاقت دیا جاؤن مین یعنی دوست رکھتا ہون مین
دیا جاؤن مین ایک دن روزہ رکھنی کی اور دو دن افطار کرینگے اور مانع نہ آوین مجکو اس سے حقوق اور اصل مسلمین کے اس عبادت مین
ہوا اسپر کہ مین اسکی طاقت نہین رکھتا مگر یہہ کہ حق تعالی قوت دیوی مجکو اسکی حاصل یہہ کہ پسند کیا آنحضرت نے دائم کرنا کو بھی لیکن بسبب ضعف
مین نہین لاؤ اور تین روزی ہر مہینہ مین یعنی ایام بیض کے تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین اور بعضون نے کہا کہ کوئی تین روزے
مہینہ مین بھی ثواب پاویگا اور یہی صحیح ہی بموجب حدیث حضرت عائشہ کے کہ آگے آتی ہے ع وعنہ قال سئل رسول
اللہ علیہ وسلم عن صوم الاثنین فقال فیہ ولدت وفیہ انزل علی وہو الصوم اور روایت ہوئی ہی
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روزے پیر کے سے فرمایا اس دن مین [illegible]

Marfat.com

[illegible] مراد اوسکی کفارہ مین نہین رکھتے ہین ح **وعن** مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ [illegible] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ قَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ لَهَا مِنْ اَيِّ [illegible] مِنْ اَيِّ اَيَّامِ الشَّهْرِ يَصُوْمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی معاذۂ عدویہ سے یہہ کہ اوس نے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے ہر مہینے مین تین دن کہا کہ ہان پھر کہا مینے اوسسے حضرت عائشہ سے کہ کون سے دنون مین مہینے سے روزہ رکھتے تھے کہا کہ روزہ رکھتے کسی دن مہینے کے یعنی جسدن چاہتے رکھتے کچھ معین نہ تھا نقل کی یہہ مسلم نے **ف** [illegible] کہ کافی ہین تین روزے ہر مہینے مین جب چاہے رکھے کچھ قید تیرہوین چودھوین پندرہوین کی نہین ولیکن اکثر حدیثین اور آثار اون مین [illegible] ہوئے ہین پس وہی افضل ہین اور اور بھی کتنی طرحین آئی ہین ان روزون کی آگے منقول ہونگی ح **وعن** اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ [illegible] اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ رَوَاهُ [illegible] اور روایت ہی ابی ایوب انصاری سے یہہ کہ ابو ایوب نے بیان کی حدیث اپنی راوی سے کہ عمر وبن ثابت ہی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو روزے رکھے رمضان کے پھر پیچھے اوسکے روزے رکھے چھ دن شوال کے مہینے مین ہوگا مانند روزہ رکھنے ہمیشہ کے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** امام شافعی کے نزدیک متصل ان روزون کا رکھنا بہتر ہی یعنی دوسری تاریخ سے ساتوین تک مین رکھ لے اور امام اعظم رح کے نزدیک متفرق رکھنی افضل ہین کہ ساری مہینے مین رکھے **وعن** اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنے دن فطر کے اور نحر کے نقل کی یہہ بخاری مسلم نے **ف** نحر سے مراد جنس ہے یعنی سب دن نحر کی اور اوس مین تغلیب ہی اس لیے کہ تشریق کے دنون مین بھی حرام ہی اور یہان یہ مسئلہ ہی کہ دن نحر کے تین ہین اور ایام تشریق کے بھی تین ہین اور سب چارون ہوتی ہین اس لیے کہ دسوین ذی الحجہ کو نحر ہی فقط اور دو دن [illegible] بھی گیارہوین بارہوین نحر بھی ہی اور تشریق بھی اور ایکدن بعد اون دو دنون کے یعنی تیرہوین تشریق ہی فقط حاصل یہہ کہ [illegible] دو عیدون کے اور تین روزے بعد عید الضحی کے تیرہوین تک ع **وعنه** قَالَ قَالَ [illegible] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین ہی روزہ بیچ دو دن کے تین روزے دن فطر کے اور عید قربان کے یعنی چار دن تیرہوین تک نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **وعن** نُبَيْشَةَ الْهُذَلِيِّ قَالَ [illegible] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ اَيَّامُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی نبیشہ ہذلی سے کہ کہا [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق کے دن کھانے اور پینے اور یاد کرنے اللہ کے ہین نقل کی یہہ مسلم نے **ف** ایام تشریق [illegible] اور اس مین تغلیب ہی اس لیے کہ محرم کا بھی دن کھانے اور پینے کا ہی بلکہ وہ اصل ہے اور باقی تابع اوسکے [illegible] کہ ابن ہمام نے کہ مکروہ ہی روزہ رکھنا نوروز اور مہرجان کو اس لیے کہ اس مین تعظیم ہوتی ہی اون دنون کی [illegible] اور صفات ذمیمہ مین سے ہی اور یاد کرنے اللہ کے ہین یعنی باوجود کھانے اور پینے کے غافل ذکر خدا سے نہو [illegible] ایام معدودات اور یاد کرنے خدا کے سے مراد ہی تکبیرات نمازون کی بعد کی اور وقت ذبح اور

وعن اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصُوْمُ اَحَدُكُمْ يَوْمَ

Marfat.com

الجمعة الا ان یصوم قبلہ او یصوم بعدہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارا دن جمعہ کو مگر اسطرح کہ روزہ رکھو پہلے اوس سے یا روزہ رکھو پیچھے اوس سے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف بلکہ ایک روزہ پنجشنبہ یا ہفتہ کا ملالیوے اور اگر دونون دن رکھی بہتر ہی اور یہہ بھی تنزیہی ہی اور کہا ابن ہمام نے کہ نہین یعنی نفل رکھنا نزدیک ابی حنیفہ اور محمد رح کے ع + ح وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تختصوا لیلۃ الجمعۃ بصیام من بین اللیالی ولا تختصوا یوم الجمعۃ بصیام من بین الایام الا ان یکون فی صوم یصومہ احدکم رواہ مسلم + ع + ح یعنی خاص نہ کرو رات جمعہ کو روزہ سے درمیان راتون کے اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ خاص کرو رات جمعہ کو ساتھہ قیام کرنیکے درمیان راتون کے اور نہ خاص کرو روز جمعہ کو ساتھہ روزہ رکھنے کے دنون مین مگر ہووے جمعہ بیچ دن روزون کے کہ روزہ رکھتا تھا ایک تمہارا اگر کوئی ف یہود ہفتہ کی تعظیم کرتے ہین اور مخصوص کیا ہی اسکو عبادت کی لیے اور نصاری اتوار کی تعظیم کرتے ہین اور مخصوص کیا ہی اوسکو عبادت کی لیے حضرت نے منع فرمایا کہ تم اسطرح جمعہ کو اور جمعہ کی شب کو معظم اور مخصوص عبادت کو لیے نکرو کہ مشابہت ہوگی یہود و نصاری کے ساتھہ تعظیم و تخصیص شرع مین آئی ہی وہ تو ثابت ہی کرنی چاہیے اگرچہ مشابہت ہو کسیکی ساتھہ لیکن اپنی طرف سی تعظیم و تخصیص نہ کرے یا سبب منع کے چاہیے کہ سب اوقات مین عبادت و طاعات مین مشغول ہو اور ہمیشہ امیدوار رحمت الٰہی کا رہی ایک وقت کو مخصوص کرنا اور اوقات سی مثل اسکے نہ کرنا کچھ نہین واللہ اعلم اور مگر ہووے جمعہ الخ یعنی مثلاً عادت تھی کہ دسوین یا گیارہوین دن روزہ رکھتا تھا اوس روز جمعہ آپڑا یا مثلاً روزہ مانا تھا کہ فلانی تاریخ روزہ رکھونگا اور وہ تاریخ جمعہ مین آن پڑی تو اس عذر سے نری جمعہ کا روزہ منع نہین اور کہا نووی نے کہ اس حدیث سی صریح ہر خاص کرنے شب جمعہ کے سے واسطے نماز کے اور اوسپر سب علما متفق ہین اور دلیل پکڑی ہی ساتھہ اسکے علما نے اوپر مکروہ ہونے اس نماز مبتدعہ کے کہ نام اوسکا صلوۃ الرغائب ہی کہ رجب کے پہلے جمعہ کی شب مین پڑہتی ہین اور علما نے بہت سی کتابین اوسکی برائی مین اور گمراہی اوسکے نکالنے والے کی مین لکھے ہین ع + ح نری جمعہ کے روزہ رکھنے مین جو شارحین رحمہ اللہ نے توجیہات لکھی ہین تو یہہ بموجب مذہب اونکی کے ہین کہ جو اسکو مکروہ کہتے ہین اور بموجب مذہب حنفیہ کے حاجت ان توجیہات کی کچھ نہین اسلیے کہ اونکے نزدیک یہہ مکروہ نہین چنانچہ فتاوی عالمگیری مین لکھا ہی کہ جائز ہی نری جمعہ کا روزہ بلکہ درمختار مین مستحب لکھا اسکو پس اونکے نزدیک شاید کہ حدیث عبداللہ بن مسعود کی کہ آگے آتی ہی ناسخ ہے ان حدیثون کی کہ جنسی منع معلوم ہوتا ہی + مولانا وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام یوما فی سبیل اللہ بعد اللہ وجھہ عن النار سبعین خریفا متفق علیہ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ روزہ رکھی ایک دن راہ خدا مین دور کریگا اللہ مونہہ اوسکا یعنی ذات اوسکی آگ سی مقدار ستر برس کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے ف راہ خدا مین یعنی جہاد مین یا خالصۃ لشرع وعن عبداللہ بن عمرو قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عبداللہ الم اخبر انک تصوم النہار وتقوم اللیل فقلت بلی یا رسول اللہ قال لا تفعل صم وافطر وقم ونم فان لجسدک علیک حقا وان لعینک علیک حقا وان لزوجک علیک حقا وانک عسی ان یطول بک عمر انک عسی ان یطول بک عمر فان من حسبک ان تصوم من کل شہر ثلثۃ ایام فان لک بکل حسنۃ عشر امثالہا فان ذلک صیام الدہر کلہ فشددت فشدد علی قلت فانی اطیق اکثر من ذلک قال صم افضل الصوم صوم داود صیام یوم وافطار یوم ولا یفر اذا لاقی متفق علیہ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو بن العاص سی

Marfat.com

دن کو یعنی ہر دن اور قیام کرتا ہے تمام رات یعنی ہر شب
رسول اللہ کرتا ہون فرمایا کہ نکر روزے بھی رکھہ اور افطار بھی کر اور قیام بھی کر اور سو بھی رہ اسواسطے
ن تیری تجھ پر حق ہے یعنی بہت مشقت مین نہ ڈال تا بیمار و ہلاک نہو جاوے اور واسطے آنکھوں تیری
حق ہے یعنی کبھی سویا بھی کر تا آنکھین آرام پاوین اور تحقیق تیری بی بی کا بھی تجھ پر حق ہے یعنی
لفت اور مخالطت کر اور تحقیق تیرے مہمان کا بھی تجھ پر حق ہے یعنی کلام کر اون سے اور خاطر داری کر اور رہا
نکے ساتھہ نہ روزہ رکھا جس نے کہ روز رکھا ہمیشہ روزے تین دن کے ہر مہینے سے روزے ہمیشگی کے ہین
ے رکھہ ہر مہینے مین تین دن یعنی ایام بیض کے یا مطلق تین روزے اور پڑھ قرآن مہینے مین یعنی ختم ہر مہینے مین
ریا کر کہا مین نے طاقت رکھتا ہون مین زیادہ اس سے فرمایا روزہ رکھہ بہترین روزہ روزہ داؤد کا روزہ رکھنا ایک دن
ر افطار کرنا ایک دن اور پڑھ قرآن بیچ سات رات کے ایکبار اور نہ زیادہ کر اس پر یعنی جو کہ مذکور ہوا روزون اور ختم کا نقل
کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پس نہ کر اس لیے کہ اس سے بدن ضعیف ہو جاتا ہے اور بعضی عبادتون ضروریہ مین خلل
ہوتا ہے اور ہر مہینے مین تین روزے رکھنے سے ثواب ہمیشہ روزے رکھنے کا اس لیے لکھا جاتا ہے کہ ہر نیکی کی دس
نیکیان لکھی جاتی ہین پس تین روزون کی تیس لکھے گئے گویا سارے مہینے روزے ہی سے رہا **ع الفصل**
الثانی فصل دوسری **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ [illegible]
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے پیر اور
کو نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے **وعن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُعْرَضُ
يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَاُحِبُّ اَنْ يُعْرَضَ عَمَلِيْ وَاَنَا صَائِمٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیے جاتے ہین عمل یعنی درگاہ رب العزۃ مین دن پیر اور جمعرات کے
پس دوست رکھتا ہون مین یہہ کہ عرض کیے جاوین عمل میرے اور مین ہون روزے سے نقل کیا ترمذی نے
عمل ہر صبح و شام ملائک لیجاتے ہین اور عرض ان دونون مین ہوتے ہین پس تعارض [illegible] اور اوس حدیث مین
عرض کیے جاتے ہین عمل رات کو پہلے عمل دن کے اور عمل دن کے پہلے عمل رات کے یا یہہ کہ مفصل ہر روز عرض ہوتے ہون اور مجمل ان دونون مین
وعن اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَصُمْ ثَلٰثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ
وَخَمْسَ عَشْرَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اے ابوذر بصورت کہ روزہ رکھا چاہے تو مہینے سے تین دن پس روزہ رکھہ تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین کو نقل کی یہ ترمذی
ف یہہ تین روزے مہینے کے کئی طرح پر آئے ہین لیکن افضل اسیطرح ہین کہ ان تین دنون مذکورہ مین رکھے کہ انکو ایام بیض سے
وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ
وَكَانَ لَا يُبَالِيْ مِنْ اَيِّ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اِلٰى ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے
کہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے یعنی کبھی اول مہینے کے سے تین دن اور کم تھے کہ افطار کرین دن جمعہ کو نقل کی یہہ ترمذی

و نسائی نے اور روایت کی ابو داؤد نے ثلثہ ایام تک ف پہلی ... کہ ثابت ہوا پس تاویل اس حدیث کی یہہ ہی کہ ایکدن پہلے یا ایک دن پیچھے جمعہ کے روزہ رکھتے تھے اور یا دن جمعہ کے ... روزہ رکھنے کے کہ یا مراد روزی سے روزہ لغوی ہی یعنی بند رہتے تھے کھانے وغیرہ سے نماز جمعہ تک ع یہہ تاویل جو کہ مکروہ رکھتے ہین نزی جمعہ کے روزیکو اور بموجب حنفیہ کے حاجت اس تاویل کی کچھ نہین بلکہ وہ اسی حدیث سے جائز ہونا اس کی

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ الثَّلٰثَ وَالْاَحَدَ وَالْاِثْنَيْنِ مِنَ الْاُخْرَى الثَّلٰثَاءَ وَالْاَرْبِعَاءَ وَالْخَمِيْسَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے تھے مہینے مین ہفتے اور اتوار اور پیر کو اور ایک اور مہینے مین منگل اور بدھ اور جمعرات کو نقل کی یہہ ترمذی نے ف حضرت عمل کرتے تھے کسی ہفتہ کو مین روزہ رکھتے اس لیے کہ سب دن اللہ تعالیٰ کے ہین مناسب جانا کہ بعض مین رکھین اور بعض مین نہ رکھین جمعہ کا روزہ یہان ذکر کیا گیا اور باقی چھ دنونکا اس مین ع **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنِيْ اَنْ اَصُوْمَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ اَوَّلُهَا الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ام سلمہ سے کہ کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے مجکو یہہ کہ روزہ رکھون مین تین دن ہر مہینے سے پہلا اون مین سے پیر یا جمعرات نقل کی یہہ ابو داؤد و نسائی نے ف لفظ والخمیس مین او بمعنی او کی ہی یعنی تین روزے رکھے کہ اوّل اونکا پیر کا دن ہو اور دوسرا منگل اور بدھ یا اول اونکا دن جمعرات کا ہو اور دوسرا جمعہ ہفتہ چنانچہ طبرانی کی روایت مین لفظ او ہی کا آیا ہی غرضکہ روزے رکھنے والا اختیار رکھتا ہی کہ ابتدا پیر سے کرے یا جمعرات سے دونون دن معتبر ہین ع ح **وَعَنْ** مُسْلِمِ الْقُرَشِيِّ قَالَ سَاَلْتُ اَوْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ قَالَ اِنَّ لِاَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِيْ يَلِيْهِ وَكُلَّ اَرْبِعَاءَ وَخَمِيْسٍ فَاِذَا اَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ كُلَّهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی مسلم قریشی سے کہ کہا پوچھا مینے یا پوچھی گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کی روزے رکھنے سے پس فرمایا کہ تحقیق واسطے اہل تیری کے تجھپر حق ہی روزے رکھنہ رمضان کی اور اون ایام کے کہ متصل اونکے ہین یعنی شش عید کی اور ہر بدھ اور جمعرات کو پس اوسوقت تو نے روزے رکھی ہمیشہ نقل کی یہہ ابو داؤد و ترمذی نے ف واسطے اہل تیری کے تجھپر حق ہی یعنی ہمیشہ روزہ رکھنا سبب ضعف کا ہی اور اوس سے اونکی ادای حقوق مین قصور آتا ہی اور اسیطرح اور عبادتون کے کرنے مین بھی خلل پڑتا ہی پس اسی لیے یہہ مکروہ ہی اور جسکو اس سے ضعف نہو اوسکے لیے نہین مکروہ بلکہ مستحب ہی اور اس سے حاصل ہو جاتی ہے تطبیق درمیان حدیثون کے اور درمیان عمل بعض سلف کے یعنی جو کہ ہمیشہ روزہ رکھتے تھے اور شاید کہ یہہ حدیث پہلے فرمائی ہوگی اوس حدیث سے کہ پہلے گذری کہ صوم دہر یعنی ہمیشہ کے روزے رکھنا ثواب ہوتا ہی بسبب تین روزون کے ہر مہینے سے ۔ع ۔ح ۔ اوپر ایک فائدہ مین قول ابن ہمام وغیرہ کی نقل کی گئی اون سے معلوم ہوا کہ مطلق روزی ہمیشہ کی مکروہ ہین اور در مختار مین بھی لکھا ہی کہ روزی ہمیشہ کی مکروہ تنزیہی ہین اور یہان جو ملا علی ح نے لکھا ہی اس سے معلوم ہوا کہ اگر خوف ضعف کا ہو تو مکروہ ہین اور نہین تو نہین تطبیق انمین یون دیجاوی کہ وہ روایتین بھی محمول ہین خوف ضعف پر مولانا **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا روزہ رکھنے دن عرفہ کے سے عرفات مین نقل کیا ف اس لیے کہ سبب ضعف کے وہان کے افعال مین قصور واقع ہوگا اور یہہ نہی تنزیہی ہے نہ تحریمی ع **وَعَنْ**

Marfat.com

[illegible] وَمَا يَوْمُ السَّبْتِ لِي إِلَّا فِيمَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ
[illegible] لَيْسَ لَهُ تَصْمُمْهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے
[illegible] کہ نقل کی بہن ہے کہ نام اوسکا صماء تھا یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ روزہ رکھو تم دن ہفتہ کے یعنی اکیلا مگر
[illegible] کہ فرض کیا ہووے تمپر پس اگر نہ پاوے ایک تمہارا مگر پوست انگور کا یا لکڑی درخت کی پس چاہیے کہ چباوے اوسکو نقل کی یہ احمد اور
[illegible] داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** فرض کیا جاوے تمپر یعنی فرض روزہ ہو یا نذر کا ہو یا قضاء کا یا کفارہ کا اور اوسپر حکم
[illegible] ہے روزہ سنت موکدہ مانند عرفہ اور عاشورہ کے اور روزہ معمولی پس اگر ان روزون مین سے کوئی روزہ ہفتہ کے دن آپڑے تو منع نہین اور
[illegible] چاہیے کہ چباوے اوسکو یعنی افطار کرے روزہ ہفتہ کا اگر رکھا ہو اور اگر اور کچھ نپاوے مانند پوست انگور یا لکڑی درخت کی سے توڑ ڈالے اور
[illegible] سبب منع کا روزہ ہفتہ کے سے یہہ ہے کہ اس مین تعظیم اوسکی لازم آتی ہے اور اوسکی تعظیم کرنے مین مشابہت یہود کے ساتھہ ہوتی ہے اگرچہ
[illegible] مدت نہین مکتی بسبب ہونے اوسکی کے عیدا ونکی ولیکن تعظیم کرتے ہین اور یہہ نہی تنزیہی ہے نزدیک جمہور کے ۔ ع ۔ ح **وَعَنْ** أَبِي
أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا
بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص روزہ
رکھے ایک روز خدا کی راہ مین گردانتا ہے اللہ تعالی درمیان اوسکے اور درمیان آگ کے خندق جیسے درمیان آسمان زمین کے نقل کی یہہ
ترمذی نے **ف** خدا کی راہ مین یعنی جہاد مین یا حج کی راہ مین یا عمرہ مین یا طلب علم مین یا اللہ کی ضامندی طلب کرنیکے لیے اور خندق
یعنی کا وبڑا اور پردہ شدید ۔ ع **وعن** عَامِرِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَنِيمَةُ الْبَارِدَةُ الصَّوْمُ
فِي الشِّتَاءِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ مُرْسَلٌ اور روایت ہے عامر بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ غنیمت ٹھنڈی روزہ رکھنا جاڑے مین ہے یعنی بلا محنت ثواب پاتا ہے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث مرسل ہے

وذکر حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ مَا مِنْ أَيَّامٍ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ فِي بَابِ الْأُضْحِيَّةِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کے ما من ایام
[illegible] اللہ قربانی کے باب مین **الفصل الثالث** فصل تیسری **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
[illegible] الْمَدِينَةَ فَوَجَدَ الْيَهُودَ صِيَامًا يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِي
[illegible] فَقَالُوا هٰذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ أَنْجَى اللّٰهُ فِيهِ مُوسٰى وَقَوْمَهُ وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهُ فَصَامَهُ مُوسٰى شُكْرًا فَنَحْنُ
[illegible] فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَحْنُ أَحَقُّ وَأَوْلٰى بِمُوسٰى مِنْكُمْ فَصَامَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
[illegible] مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے مدینہ مین پس پایا یہودیون کو روزہ سے
[illegible] پس پوچھا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے یہہ دن جسمین روزہ رکھتے ہو تم کہا یہودیون نے یہہ دن بڑا ہے نجات دی اللہ نے اسمین موسی کو اور
[illegible] کو اور ڈبویا فرعون کو اور اوسکی قوم کو پس روزہ رکھا اوسدن موسی نے واسطے شکر کے پس ہم بھی روزہ رکھتے ہین اوسدن پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
[illegible] اور نزدیک تر ہین ساتھہ موسی کے تم سے پس روزہ رکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکم فرمایا ساتھہ روزے اوسکی کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وعن**
[illegible] كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ يَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْأَحَدِ أَكْثَرَ مَا يَصُومُ مِنَ الْأَيَّامِ وَيَقُولُ إِنَّهُمَا
[illegible] أَنَّ أَخَالِفَهُمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے دن ہفتہ کے

Marfat.com

اور اتوار کو اکثر لوس چیز سے کہ روزہ رکھتے اور دونون مین اور فرماتے کہ تحقیق یہہ دو دن عید کے ہین واسطے مشرکون کے ہمکو
ہونیکے پس مین بہت دوست رکھتا ہون یہہ کہ خلاف کرون مین اونکا نقل کی یہہ احمد نے **ف** مشرکون کے یعنی یہود و نصاریٰ
کہا کہ یہود کہتے تھے عزیر بیٹا اللہ کا اور نصاریٰ کہتے تھے کہ مسیح بیٹا اللہ کا ہے اور تطبیق اس حدیث مین اور پہلی حدیث مین کہ جس مین منع ہے
ہفتے کو یہہ ہے کہ یہہ خصوصیات حضرتؐ کے سے ہے اور وہ خصوصیات امت کے سے یا روزہ کہ جس سے منع کیا گیا وہ ہے کہ ہو بطریق تعظیم
محبوب ہے کہ بطریق مخالفت کے ہو **وعن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِصِيَامِ يَوْمِ
وَيَحُثُّنَا عَلَيْهِ وَيَتَعَاهَدُنَا عِنْدَهُ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ لَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا عَنْهُ وَلَمْ يَتَعَاهَدْنَا عِنْدَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہمکو ساتھ روزے دن عاشورا کے اور رغبت دلاتے ہمکو اوسپر اور خبر گیری
کرتے ہماری یعنی نصیحت کرتے نزدیک آنے اوسدن کے پس جبکہ ہوا فرض رمضان نہ حکم فرمایا ہمکو اور نہ منع کیا ہمکو اوس سے اور نہ خبر گیری رکھی
ہماری وقت آنے اوسدن کے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** لفظ یامرنا اکثر نسخون مشکوۃ کے مین بغیر لفظ نا کی ہے مگر صحیح مسلم مین موجود ہے
وعن حَفْصَةَ قَالَتْ أَرْبَعٌ لَمْ تَكُنْ يَدَعُهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَامُ عَاشُوْرَاءَ وَالْعَشْرِ وَثَلٰثَةِ أَيَّامٍ مِنْ
كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے حفصہ سے کہ کہا چار چیزین ہین کہ نہ چھوڑتے اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
یعنی سنتون موکدہ سے ہین روزہ رکھنا عاشورا کا اور دہ ذیحجہ کا یعنی نو دن اول ذیحجہ کا اور تین دنکا ہر مہینے سے اور دو رکعتین فجر سے پہلے
یعنی سنتین فجر کی نقل کی یہہ نسائی نے **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُفْطِرُ أَيَّامَ الْبِيْضِ فِي
حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ افطار کرتے ایام بیض مین نہ گھر مین
نہ سفر مین نقل کی یہہ نسائی نے **ف** مراد ایام بیض سے دن چاندنی راتون کے ہین یعنی تیرون اور چودون اور پندرون پس بیض
صفت لیالی کی یعنی راتون کی ہے ان راتونکو بیض اسواسطے کہتے ہین کہ چاندنی اول سے آخر تک رہتی ہے اور یا بیض صفت ایام کی ہے انکو بیض اس لیے
کہتے ہین کہ روزے انکے دور کرتے ہین گناہون کو اور روشن کرتے ہین دلونکو یا اسواسطے بیض کہتے ہین کہ حضرت آدم علیہ السلام جب بہشت سے اوترے تو اونکا
تمام بدن سیاہ ہوگیا تھا جب توبہ قبول ہوئی تو حکم ہوا کہ تین روزے ان تین دنون مین رکھو جب تیرون کو روزہ رکھا تو تہائی بدن اونکا سفید اور
روشن ہوگیا جب چودہون کو روزہ رکھا تو دو تہائی بدن اونکا سفید اور روشن ہوگیا اور جب پندرہون کو رکھا تو تمام بدن روشن و سفید ہوگیا آور جانا
چاہیے کہ تین روزے جو مہینے مین رکھنے مسنون ہین بارہ طرح پر آئے ہین ایک تو غیر معین کہ ساری مہینے مین جب چاہے جب کہ لے اور دوسری یہہ کہ تین روزے اول مہینے
یعنی پہلی سے تیسری تک اور تیسرے ہفتے اور اتوار اور پیر اور چوتھی منگل بدھ جمعرات اور پانچوین تیرون چودہون پندرہون اور چھٹی یہہ کہ اول اونکا دوشنبہ
یعنی دوشنبہ سہ شنبہ چہارشنبہ اور ساتوین یہہ کہ اول اونکا پنجشنبہ ہو یعنی پنجشنبہ اور جمعہ اور ہفتہ اور آٹھوین نوچندا پیر اور دو جمعراتین اور نوین پنجشنبہ
جمعرات اور دو پیرین اور دسوین پیر اور جمعرات اور پھر دوسرے ہفتہ کی اور گیارہوین ہر عشرے مین ایک روزہ اور بارہوین تین روزے اخیر مہینے مین
اور سب روزے مسنون بیس مین اکیاون ہین تین تیس تو یہی ہین بحساب فی مہینے تین روزے کی اور یوم روزے ذیحجہ مین یعنی پہلی سے نوین تک اور ایک روزہ
عاشورے کا اور ایک اول عاشورے کے یا بعد اوسکے اور ایک پندرہوین شعبان مین اور چھ روزے شوال کے کہ جنکو شش عید کہتے ہین
مِنْ كُتُبِ الْحَدِيْثِ **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ شَيْءٍ زَكٰوةٌ وَزَكٰوةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ
ابن ماجہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز کے لیے ہے زکوٰۃ اور زکوٰۃ بدن کی روزہ ہے

[illegible] روزہ رکھنے
پیسلا دن کی روزہ سو گنا عبادت مالیہ ہی اور روزہ طاعت بدنیہ ع
يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تَصُوْمُ يَوْمَ
[illegible] يُغْفَرُ اللّٰهُ فِيْهِمَا لِكُلِّ مُسْلِمٍ اِلَّا ذَاهَاجِرِيْنَ يَقُوْلُ دَعْهُمَا حَتّٰى
[illegible] روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھی روزہ رکھتی دن پیر اور جمعرات کی پس
[illegible] روزہ رکھتی بیشتر پیر اور جمعرات کو پس فرمایا کہ تحقیق دن پیر اور جمعرات کی بخشش کرتا ہی اللہ تعالیٰ ان دونون مین
[illegible] ترک ملاقات کرتے ہین فرماتا ہی اللہ تعالیٰ چھوڑ دی اونکو یہانتک کہ صلح کرین نقل کی احمد و ابن ماجہ نے **ف**
[illegible] روزہ رکھتا ہون انمین بسبب بزرگی ان دنون کی اور واسطے ادا کرنے شکر نعمت مغفرت اور رحمت الہی کی اور
[illegible] کہ تعین ہی تمانی برائیون پر وقت ظاہر ہونی آثار مغفرت کی اور صلح کرین یعنی آپس مین پس جب مغفرت کیجاوے
[illegible] **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا اِبْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ بَعَّدَهُ اللّٰهُ
[illegible] كَبُعْدِ غُرَابٍ طَائِرٍ وَهُوَ فَرْخٌ حَتّٰى مَاتَ هَرِمًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ سَلَمَةَ
[illegible] روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ روزہ رکھی ایکدن واسطے طلب کی رضامندی
[illegible] تعالیٰ کے دور رکھتا ہی اوسکو اللہ تعالیٰ دوزخ سے مانند دور رکھنی کوّی اوڑتے ہوے کی اور وہ ہو بچہ یہانتک کہ بوڑھا ہو کر مرجاوے
[illegible] کی یہ احمد نے اور نقل کی بیہقی نے شعب الایمان مین سلمہ بن قیس سے **ف** کہا گیا ہو کہ ہر کوی کی ہزار برس کی ہوتی ہی پس فرمایا
[illegible] کہ ابتدای عمر سے اخیر عمر تک اوڑتا ہی تو دیکھا چاہیی کہ کسقدر مسافت طی کریگا جتنی وہ مسافت طی کریگا اوتنا ہی اللہ تعالیٰ روزہ دار کو
[illegible] دوزخ سے دور رکھتا ہی ع ح بیہقی سے منقول ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سونا روزہ دار کا عبادت ہی اور چپ
[illegible] اوسکا تسبیح ہی اور عمل اوسکا مضاعف ہی اور دعا اوسکی مقبول ہی اور گناہ اوسکا بخشا گیا ہی اور یہہ بھی منقول ہی بیہقی سے کہ فرمایا
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے وحی کی طرف ایک نبی کی بنی اسرائیل مین سے یہہ کہ خبر دے اپنی کو کہ نہین کوئی بندہ
[illegible] کہ کسی دن واسطے طلب کی خوشی میری کی مگر کہ تندرست کرتا ہون جسم اوسکا کو [illegible] ہون ثواب اوسکو اور خطیب نے
[illegible] کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص نفل روزہ رکھی کہ نہ مطلع ہو اوسپر کوئی نہین راضی ہوتا اللہ تعالیٰ واسطے
[illegible] ثواب کی سوای جنت کی یعنی اوسکا ثواب یہی ہی کہ جنت مین داخل کرتا ہی اور طبرانی نے روایت کیا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
[illegible] واسطے اللہ تعالیٰ کی ایک خوان ہی کہ اوسپر ایسی چیزین ہین کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھین ہین اور نہ کسی کان نے سنی ہین اور
[illegible] نہین آتا ہی نہین بیٹھین گی اوسپر مگر روزہ دار باب ہی یعنی بیچ تتمہ اور لواحق بابون پہلی کی

الفصل

[illegible] عائشہ کہا داخل ہوی مجھپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن پس فرمایا کیا ہی نزدیک تمھاری
[illegible] وقت کہ روزہ دارہون پھر آوی ہماری پاس ایکدن یعنی اور پوچھا کہ تمھارے پاس

Marfat.com

کچھ ہی عرض کیا یعنی یا رسول اللہ بھیجا گیا ہی آپکو جس پس فرمایا اللہ جل جلالہ
... ہوتا روزہ دار ہون یعنی نیت روزی کی کر لی ہے اس سی معلوم ہوا کہ نیت نفل کی رات
... مالک کہتے ہین کہ رات سی نیت کرنی واجب ہی ہر طرح کی روزی مین بیان اسکا اوپر ہو چکا ہے
مالیدہ کی ہوتا ہی کھجور اور گھی اور قروت کا بنتا ہی اور قروت اوسی کہتے ہین کہ دہی یا چھاچھ گاڑہا کر کے
پانی ٹپک جاتا ہی اور پس کہا یا اس سے معلوم ہوا کہ افطار کرنا روزی نفل کا بغیر عذر کے جائز ہی اور امیر ہین کہ
علما اونکے کہتے ہین کہ واجب ہی تمام کرنا اوسکا اور جائز نہین افطار کرنا مگر ساتھ عذر ضیافت اور مانند اسکے
اگر افطار کرے پس اس حدیث مین تاویل کرتے ہین کہ یہہ افطار کرنا بسبب کسی عذر کے تھا اور دلیل اونکی مذہب کی آگے

وعن اَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اُمِّ سُلَیْمٍ فَاَتَتْہُ بِتَمْرٍ وَاَقِطٍ فَقَالَ اَعِیْدُوْا اَقِطَکُمْ
وَتَمْرَکُمْ فِیْ وِعَائِہٖ فَاِنِّیْ صَائِمٌ ثُمَّ قَامَ اِلٰی نَاحِیَۃٍ مِنَ الْبَیْتِ فَصَلّٰی غَیْرَ الْمَکْتُوْبَۃِ فَدَعَا لِاُمِّ سُلَیْمٍ وَاَھْلِ بَیْتِہَا رَوَاہُ
اور روایت ہی انس سے کہ کہا تشریف لے گئے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم کے پاس پس لائی ام سلیم حضرت کے لیے کھجور اور گھی
پس فرمایا ڈال رکھو گھی اپنی کو بیچ مشک اوسکے کے اور کھجور اوسکے باسن مین اس لیے کہ تحقیق مین روزی سے ہون پھر کھڑی ہوئے حضرت کونے
گھر مین سی نماز پڑہی سوائے فرض کے اور دعا کی واسطے ام سلیم کے اور گھر والون اوسکی کی نقل کی یہہ بخاری نے **ف** ظاہر حضرت نے
... لیے نہ افطار کیا کہ جانتے تھے کہ نہ افطار کرنے سے ام سلیم رنجیدہ نہین ہونگی اور اختلاف کیا ہی مشائخ نے کہ آیا نفل روزی والے کے
... عذر ہی یا نہین صحیح یہہ ہی کہ ضیافت عذر ہی مہمان اور مہمانی کرنیوالے کے لیے اگر صاحب اوسکا روزی حاضر ہونے سے بغیر شریک ہونے کے
... پسند مین راضی نہو بلکہ ملول ہو حاصل یہہ کہ اگر اسکو نہ کھانے سے ملول ہو تو ضیافت عذر ہی روزہ توڑ ڈالے پھر قضا کرے اور اگر جانے
... ملول نہین ہوتا کھانے کو فقط حاضر ہی ہووے اور روزہ نہ توڑی اور اس حدیث مین دلیل ہی اوسپر کہ مستحب ہے مہمان روزہ دار کو یہہ کہ دعا کرے
... مہمانی کرنیوالے کے لیے ۔ع ۔ درمختار **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ
اِلٰی طَعَامٍ وَھُوَ صَائِمٌ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ فَلْیُجِبْ فَاِنْ کَانَ صَائِمًا فَلْیُصَلِّ وَاِنْ کَانَ
مُفْطِرًا فَلْیَطْعَمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دعوت کیا جاوی ایک تمکو
طرف طعام کی اور وہ ہووے روزی سے پس چاہیے کہ کہے مین ہون روزی سے اور ایک روایت مین ہی کہ کہا جب دعوت کیا جاوی ایک تمکو
پس چاہیے کہ قبول کرے پھر اگر ہووی روزہ دار پس چاہیے کہ دعا کرے اور اگر نہو روزی سے پس چاہیے کہ کھاوی نفل کی یہہ مسلم نے
واجب ہی افطار کرنا روزہ نفل کا اگر تشویش مین پڑے دعوت کرنیوالا اور حاصل ہو بسبب کہانیکے دشمنی اور اگر جانے کہ دعوت کرنیوالا
بسبب کہانے اوسکی کے اور نہین تشویش مین پڑیگا بسبب کہانیکے تو مستحب ہی اور اگر دونو امر برابر ہون اوسکے نزدیک تو افضل ہے
انی صائم یعنی مین روزی سے ہون برابر ہی کہ حاضر ہویا نہ حاضر ہو واللہ اعلم ع **الفصل الثانی** فصل دوسری

اُمِّ ھَانِئٍ قَالَتْ لَمَّا کَانَ یَوْمُ الْفَتْحِ فَتْحِ مَکَّۃَ جَاءَتْ فَاطِمَۃُ فَجَلَسَتْ عَلٰی یَسَارِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَنْ یَمِیْنِہٖ فَجَاءَتِ الْوَلِیْدَۃُ بِاِنَاءٍ فِیْہِ شَرَابٌ فَنَاوَلَتْہُ فَشَرِبَ مِنْہُ ثُمَّ [illegible]
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَقَدْ اَفْطَرْتُ وَکُنْتُ صَائِمَۃً فَقَالَ لَھَا کُنْتِ تَقْضِیْنَ

فقالت یا رسول اللہ اما انی کنت

ہانی کا ہے بشارہ افضل اور بروایت ہے ام ہانی سے کہ کہا جبکہ ہوا دن فتح مکہ کا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ام ہانی داہنی طرف حضرت کو تھین پس لائی ایک بونڈی باسن اوسمین
کچھ پیا اوس سے پھر دیا وہ باسن حضرت نے ام ہانی کو پھر پیا ام ہانی نے اوس سے کیا
حضرت نے پس فرمایا واسطے اوسکے کہ کیا قضا کرتے تھے تو کچھ یعنی یہہ روزہ قضا رمضان کا یا
نفل فرمایا نہین ہے مجھکو اگر ہو روزہ نفل نقل کی یہہ ابو داؤد و ترمذی و دارمی نے اور ہے روایت احمد اور ترمذی
سے کہ ام ہانی نے یا رسول اللہ خبردار ہو تحقیق مین تھی روزی سے پس فرمایا روزہ نفل رکھنے والا مالک ہے
اپنے روزہ کا اگر چاہے افطار کرے **ف** مالک ہے نفس اپنے کا یعنی ابتدا اگر چاہے روزہ رکھے یعنی نیت روزے کی
کرے پھر اگر چاہے افطار کرے یعنی اختیار کرے روزہ نرکھنے کو یا معنی یہہ ہین کہ مالک ہے نفس کا بعد روزہ رکھنے کے اگر چاہے تمام کرے
اور اگر چاہے افطار کرے اس صورت مین تاویل اسکی یہہ ہے کہ نفل روزے والے کو پہنچتا ہے کہ افطار کرے اگر مصلحت جانبی جیسیکہ
ضیافت کرے یا وارد ہو ایک قوم پر اور جانتا ہے کہ اگر افطار نکرونگا تو لوگ وحشت مین پڑینگے پس اوسکو پہنچتا ہے کہ افطار کرے تا انس و
الفت پیدا ہو پس اس مین دلیل نہین اسپر کہ قضا نہین ہے بعد التزام کے اور علاوہ اسکے حکم قضا کا آیا ہے حدیث آیندہ مین اور اس حدیث
کے مین کلام کیا ہے محدثین نے اور ترمذی نے کہا کہ اسکی اسناد مین گفتگو ہے اور منذری نے کہا کہ ثابت نہین اور اسکی
سند مین اختلاف بہت ہے ع ح **وعن** الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ صَائِمَتَيْنِ
فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ فَقَالَتْ حَفْصَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ
فَأَكَلْنَا مِنْهُ قَالَ اقْضِيَا يَوْمًا آخَرَ مَكَانَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَذَكَرَ جَمَاعَةٌ مِنَ الْحُفَّاظِ رَوَوْا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَائِشَةَ
وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ عُرْوَةَ وَهٰذَا أَصَحُّ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ عَنْ زُمَيْلٍ مَوْلَى عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اور روایت
کیا ہے نقل کی عروہ سے اوسنے نقل کی عائشہ سے کہ کہا عائشہ نے تھی مین اور حفصہ روزہ دار پس آیا ہمارے پاس [illegible] خواہش کی ہمنے اوسکی
طرف سے پس کہا حفصہ نے اے رسول خدا کے تحقیق ہم تھین روزہ دار پس آیا ہمارے پاس کھانا خواہش کی ہمنے اوسکی پس
کھایا ہمنے اوسمین سے فرمایا قضا کرو تم دونون ایکدن اور بدلے اوسکے نقل کی یہہ ترمذی نے اور ذکر کیا ایک جماعت کو حافظون سے کہ روایت
کی انہون نے زہری سے روایت کیا عائشہ سے بطریق ارسال کے اور نہ ذکر کیا اوس مین واسطہ عروہ کا اور یہہ صحیح تر ہے اور روایت
کیا ہے ابو داؤد نے کہ غلام آزاد کیا ہوا عروہ کا ہے کہ نقل کیا زمیل نے عروہ سے عروہ نے عائشہ سے **ف** یہہ حدیث دلیل ہے حنیفہ کو کہ اونکے
نزدیک واجب ہے قضا اوسکی اس لیے کہ ظاہر ایہہ امر وجوب کے لیے ہے اور شافعیہ کہتے ہین کہ یہہ امر استحباب کے لیے ہے اونکی مذہب
پر نقل کی اور طریق ارسال کی ارسال یہان بمعنی سقوط راوی کے ہے اسناد سے یعنی منقطع ہے کہ پہلے روایت مین جو واسطہ
تھا عروہ کا اوس مین نہین یہہ بھی ایک اصطلاح ہے اور مشہور یہہ ہے کہ مرسل اوس حدیث کو کہتے ہین کہ تابعی
روایت کرے [illegible] عن ام کلثوم بنت ابی بکر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علیہا فدعت لہ
بطعام فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الصائم اذا اکل عند قوم صلت

علیہ الملئکۃ حتی یفرجوا رواہ احمد کذا فی ملا ... وابن ماجہ

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئی اوسکے پاس پس منگوایا اوس نے واسطے حضرت کے کہانا پس یا حضرت

پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ سلم نے کہ تحقیق روزہ دار جسوقت کہ کہایا جاتا ہی نزدیک اوسکے یعنی اور شروع

روزہ اوسپر رحمت بھیجتی ہین اوسپر فرشتے یہانتک کہ فارغ ہون کہانیوالی نقل کی یہ احمد وترمذی نے

فصل تیسری **عن** یزیدۃ قال دخل بلال علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یتغدی فقال

وسلم الغداء یا بلال قال انی صائم یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تاکل رزقک

بلال فی الجنۃ اشعرت یا بلال ان الصائم یسبح عظامہ ویستغفر لہ الملئکۃ ما اکل عندہ

شعب الایمان روایت ہی بریدہ سی کہ کہا داخل ہوئی بلال حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ طعام صبح کا کھا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضر ہو کھانیکے لیے ای بلال کہا بلال نی تحقیق مین روزہ دار ہون یا رسول اللہ پھر فرمایا رسول خدا

علیہ وسلم نے کہ کھاتے ہین ہم رزق اپنا اور بہتر رزق بلال کا جنت مین ہی کیا جانا تو نے ای بلال کہ تحقیق روزہ دار تسبیح کرتے ہین

اوسکی اور بخشش چاہتے ہین اوسکے لیے فرشتے جبتک کہ کہایا جاوی نزدیک اوسکی نقل کی بیہقی نے شعب الایمان مین **باب لیلۃ ال**

باب ہی بیان لیلۃ القدر کے **ف** یعنی اسمین بیان لیلۃ القدر کی فضیلت کا اور اوسکی وقتون کا کہ جنمین توقع قوی ہی اوسکی ہونیکی اور اوسکو لیلۃ القدر

اس لیے کہتے ہین کہ لکھی جاتی ہین اوس مین رزق اور اجلین اور احکام کہ سال بھر مین واقع ہون گی اور بعضون نے کہا کہ یہ نام ہوا بسبب عظیم القدر

ہونے اوسکی کے اور بیچ تعین اس شب کی بہت قول آئی ہین اور اکثر حدیثون سے معلوم ہوتا ہی کہ لیلۃ القدر رمضان مین ہی خصوصاً طاق آخر

عشرہ اخیر کی مین خصوصاً ستائیسوین شب مین چنانچہ اکثر علما کے نزدیک یہی ہی اور لیلۃ القدر خاص اسی امت کے لیے مقرر ہوئی اس لیے کہ باوجود

چھوٹی عمرون کی ثواب بہت سا پاوین چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی حاصل اوسکا یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب احوال اگلی امتون کی

معلوم ہوا تو افسوس کیا کہ میری امت کی لوگ تھوڑی سی عمر مین اون کے سے عمل نہین کر سکنے کے پس دی اونکو اللہ تعالی نے لیلۃ القدر کی

مہینون سے بہتر ہی اور ایک اور روایت مین آیا ہی کہ ایک روز حضرت نی ذکر کیا چار شخصون کا بنی اسرائیل مین سے کہ اسّی برس کی

اللہ تعالی کی اسی اسّی برس اور نہ نافرمانی کی تھی ایک لمحہ وہ شخص یہہ تھے حضرت ایوب اور حضرت زکریا اور حضرت حزقیل اور حضرت

نون پس تعجب کیا اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے اس سے پس آئی حضرت کی پاس جبریل اور کہا اے محمد تعجب کیا امت

عبادت کرنے اون لوگون کے سے اسی اسی برس پس تحقیق اوتاری اللہ تعالی نے خیر بہتر ہی اون چیزون سے کہ انزلنا فی لیلۃ

سورۃ یعنی لیلۃ القدر افضل ہے اوس چیز سے کہ تعجب کیا آپ نے اور آپ کی امت نے پس خوش ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

ابن ابی حاتم نے جانا چاہیے کہ ہزار مہینے کی تراسی برس اور چار مہینے ہوتی ہین اسی لیے فرمایا لیلۃ القدر خیر من الف شہر یعنی

مہینے سے کہ جسکی تراسی برس اور چار مہینے ہوئی اور لیلۃ القدر مین تجلی رحمت خاص جناب باری تعالی کی سے آسمان دنیا

صبح تک ہوتی ہی اور اس مین اوترتی ہین ملائکہ اور روح واسطے ملاقات صلحا اور عابدین کے اور اس مین نزول فرشتون

ملائکہ کی ہوتی اور اس مین جمع ہونا مادہ آدم کا شروع ہوا اور اس مین وقت حضرت

مین ثواب عبادت کا بہت ہوتا ہی اور حکمت اوسکی پوشیدہ ہی

Marfat.com

[illegible] الصادقة وآثار ہو اور پایا ہو بعضی علامتون کو اہل کشف نے بطریق
[illegible] زمین پر گرپڑتے ہین پھر بجای خود آجاتے ہین اور سجدہ کرتی ہوا ہین
[illegible] پائے اوس رات کے دیکھنا ان ہو کا بہت لوگ پاتے ہین اوس [illegible]
[illegible] ہے کہ دو آدمی ایک جاے ہون اور دونو اوس شبکو پاوین اور ایک دیکھے اور دوسرا
[illegible] ہو اور بڑی علامت یہہ ہو کہ توفیق ہو اس مین ذکر اور عبادت اور مناجات اور خضوع اور خشوع و حضور
[illegible] بیدار رہنا اکثر شب کا ہو اور اگر تمام رات شب بیدار رہے اور باعث مرض اور ملال اور خلل کا ادای فرائض
[illegible] افضل اکمل ہے والا جسقدر کہ توفیق قیام کی پاوی مقصود حاصل ہو ولیس للانسان الا ما سعی وکان سعیہ مشکورا
[illegible] لا بد لما قلا من الدر المنثور وغیرہ **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ
[illegible] وَسَلَّمَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہو عائشہ سے
[illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تلاش کرو شب قدر کو بیچ طاق راتون کے اخیر دہے رمضان کے سے نقل کی یہہ بخاری **ف** بیچ
[illegible] اکیسوین شب اور تیئیسوین شب اور پچیسوین شب اور ستائیسوین شب اور انتیسوین شب **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِنَّ رِجَالًا مِنْ
[illegible] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَى
[illegible] قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہو ابن عمر سے کہ کہا تحقیق
[illegible] اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے دکھلائی گئی شب قدر خواب مین بیچ سات راتون اخیر کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
[illegible] خوابون مین تمہاری خوابون کو کہ متفق ہوے ہین اوپر سات راتون اخیر کے پس جو کوئی تلاش کرے اوسکو پس چاہیے کہ تلاش کرے
[illegible] راتون اخیر کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** احتمال ہو کہ مراد وہ راتین ہون کہ متصل بیس کے ہین یعنی اکیسوین شب
[illegible] شب تک یا سات راتین سب ہو اخیر کی یعنی تیئیسوین شب ہو انتیسوین شب تک اس [illegible] چاہیے یقینی ہو اوسکو
[illegible] کیا جاویگا اور احتمال اخیر ظاہر تر ہے واللہ اعلم ح **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ [illegible] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَمِسُوهَا
[illegible] وَرَمَضَانَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي تَاسِعَةٍ تَبْقَى فِي سَابِعَةٍ تَبْقَى فِي خَامِسَةٍ تَبْقَى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تلاش کرو اوسکو بیچ دہے اخیر کے رمضان سے یعنی شب قدر کو بیچ نوین رات کے کہ
[illegible] ساتوین رات کے کہ باقی رہے یعنی تیسوین شب بیچ پانچوین رات کے کہ باقی رہی یعنی پچیسوین شب نقل کی یہہ بخاری
[illegible] سے یعنی تلاش کرو بیچ نوین رات کے بعد بیسوین شب کے کہ وہ انتیسوین شب ہو اور بیچ ساتوین رات کے
[illegible] بیسوین شب ہو اور بیچ پانچوین رات کے بعد بیسوین شب کے کہ وہ پچیسوین شب ہو ظاہر معنی یہی ہین اور طیبی نے
[illegible] شب اور چوبیسوین شب اور چھبیسوین شب **وعن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
[illegible] رمضان فَاعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ فِي قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ ثُمَّ اطَّلَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ إِنِّي
[illegible] الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ ثُمَّ أُتِيتُ فَقِيلَ لِي إِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ

Marfat.com

اعتکف معی فلیعتکف العشر الاواخر فقد اریت هذه اللیلة
صبیحتها فالتمسوها فی العشر الاواخر والتمسوها فی کل وتر قال فمطرت السماء تلک اللیلة
فوکف المسجد فبصرت عیناای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی جبهته اثر الماء
وعشرین متفق علیہ فی المعنی واللفظ لمسلم الی قوله فقیل لی انها فی العشر الاواخر
بن انیس قال لیلة ثلث وعشرین رواہ مسلم اور روایت ہی ابی سعید خدری سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
دہے مین رمضان کے پھر اعتکاف کیا بیچ کے دہے مین بیچ خیمہ ترکی کے پھر نکالا سر اپنا یعنی خیمہ سے پس فرمایا کہ تحقیق مین کیا تھا اعتکاف
تلاش کرتا تھا مین شب قدر کو پھر اعتکاف کیا مینے بیچ کے دہے مین پھر آیا میرے پاس فرشتہ پس کہا مجکو فرشتے نے کہ تحقیق شب قدر
کے ہے پس جو شخص کہ ارادہ اعتکاف کا کرے ساتھہ میرے پس چاہیے کہ اعتکاف کرے دہے آخر کے مین پس تحقیق مین دکھلایا گیا خواب مین
کو پھر بھلایا گیا مین یعنی جبرئیل نے خبر دی کہ فلانی شب ہے لیکن مین بھول گیا اور تحقیق دیکھا مینے اپنے تئین یعنی خواب مین کہ سجدہ کرتا ہون
مین اوسکی صبح کو یعنی لیلۃ القدر کی صبح کو پس بھول گیا مین کہ کون سے رات تھی وہ پس تلاش کرو اوسکو بیچ دہے آخر کے اور تلاش کرو لیلۃ القدر
کو بیچ ہر طاق رات کے یعنی اخیر کے دہے کی طاق راتون مین کہا راوی نے کہ برسا مینہہ اوس رات کو یعنی جس رات کہ حضرت نے دیکھا اوسکو اور تھی
پہت مسجد کی بنائی ہوئی شاخ خرما کی پس ٹپکی مسجد پس دیکھا آنکھون میری نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال مین کہ اونکی پیشانی پر تھا
نشان پانی اور مٹی کا صبح اکیسوین شب کو متفق ہین اسکے نقل کرنے مین بخاری اور مسلم بیچ معنون کے اور لفظ واسطے مسلم کے اس قول تک قیل لی
انها فی العشر الاواخر اور لفظ باقی حدیث کے واسطے بخاری کے اور بیچ روایت عبداللہ انیس کی کہ کہا تیئیسوین شب یعنی عوض صبح اکیسوین شب کو
نقل کی یہ مسلم نے **ف** خیمہ ترکی ایک قسم ہے خیمے کی ندیکا بنتا ہے چھوٹا سا کہ اوسکو فارسی مین خرگاہ کہتے ہین اور من صبیحته مین حرف من کا بمعنی فی
کے ہے اور متعلق ہے ساتھہ قول بصرت کے اور حاصل کلام راوی کا یہہ ہے کہ جس رات حضرت نے لیلۃ القدر کو خواب مین دیکھا تو یہہ بھی دیکھا تھا کہ مین
اور پانی مین سجدہ کرتا ہون لیلۃ القدر کی صبح کو یعنی اوس رات مینہہ بھی برسا تھا وہی علامت اونھون نے پائی اوس خواب کی رات سے کہ اکیسوین
شب یا تیئیسوین شب تھی معلوم کیا اوس علامت سے کہ حضرت نے جو لیلۃ القدر دیکھی تھی وہ اکیسوین شب یا تیئیسوین شب ہے ع۔ وعن

وعن زر بن حبیش قال سالت ابی بن کعب فقلت ان اخاک ابن مسعود یقول من یقم الحول یصب لیلة
فقال رحمه الله اراد ان لا یتکل الناس اما انه قد علم انها فی رمضان وانها فی العشر الاواخر وانها
وعشرین ثم حلف لا یستثنی انها لیلة سبع وعشرین فقلت بای شیء تقول ذلک یا ابا المنذر قال بالآیة
بالآیة التی اخبرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انها تطلع یومئذ لا شعاع رواہ مسلم اور روایت
کہ کہا ارادہ پوچھنے کا کیا مینے ابی بن کعب سے پس کہا مینے کہ تحقیق بھائی تمہارے یعنی دینی بھائی ابن مسعود کہتے ہین کہ جو شخص کہ
تو پاوے شب قدر کو پس کہا ابی بن کعب نے رحم کرے اونکو اللہ ارادہ کیا یعنی اس کہنے سے اسکا کہ نہ اعتماد کرین
مسعود نے جانا کہ شب قدر رمضان مین ہے اور تحقیق وہ دہے آخر کی مین ہے اور تحقیق وہ ستائیسوین رات ہے قسم
انشاء اللہ نہ کہا کہ تحقیق شب قدر ستائیسوین رات ہی پس کہا مینے ساتھہ کس دلیل کی تو یہہ کہتا ہے اے ابا المنذر کہ کہا
کہا بسبب نشانی کے کہ خبر دی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ

[illegible] ف [illegible] ع [illegible] ف [illegible] ع [illegible] ف [illegible] ع [

کہ آخر کار ہو میں ہوا اسکو سوا نہیں ہوتی ۔ مولانا وحید
نِيهَا بِحَمْدِ اللهِ فَمُرْنِي بِلَيْلَةٍ أَنْزِلُهَا إِلَى هَذَا الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَوِّلْ لَيْلَةٍ تَلِثُ
أَخُو الْمَسِيرِ إِذَا سَلَّمَ الْفَرْدُ مِنْهُ لِحَاجَةٍ حَتَّى يُصَلِّيَ الصُّبْحَ فَإِذَا صَلَّى الصُّبْحَ
وَلْحِقْ بِبَادِيَتِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ۔ اور روایت ہی عبداللہ بن انیس سے کہ کہا کہا میں یا رسول اللہ
ہی کہ رہتا ہون میں اوس مین اور نماز پڑہتا ہون اوس مین شکر اللہ کا پس حکم فرماؤ مجکو سات ایک رات کو کہ اتروں
یعنی شب قدر رمضان مین کون سی ہی اوس رات مسجد نبوی مین آکر عبادت کرون پس فرمایا حضرت نے اوتیسوین
کے کہ نام اوسکا ضمرہ تھا کہ سطرح تھا باپ اکرتا کہا بیٹے نے تھا باپ میرا داخل ہوتا مسجد مین جبکہ پڑہتا نماز عصر کی یعنی باہر
پس نکلتا اوس سے واسطے کسی کام کے یعنی جو کام کہ منافی اعتکاف کی ہے یہانتک کہ نماز پڑہتی صبح کی پس جس وقت کہ نماز پڑہ چکتی صبح کی
دروازی پر مسجد کی پس سوار ہوتے اوسپر اور پہنچتی جنگل اپنی مین نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** اگر کوئی کہے کہ لازم آتا ہی اس سے
کے جواب یہہ کہ جس سال حضرت نے اونکو یہہ فرمایا اوس سال اوتیسوین کو لیلۃ القدر ہوئی ہوگی اور حضرت کو اوسکا علم ہوگیا ہوگا یہہ جو کہ ہر سال
اسکی تاریخ ہوتی ہے اور یہہ جو ہی کہ حضرت کو بھی تعین اوسکی معلوم نہ تھی تو مراد یہہ ہی کہ تعین ہر سال کی معلوم نہ تھی اور کبھی کبھی معلوم ہوتا تھا اسکی
نہین اور احتمال یہہ بھی ہی کہ اخفاء لیلۃ القدر کا باعتبار اشخاص کی ہو پس انکو ثواب لیلۃ القدر کا اسی شب مین ہوتا ہو واللہ اعلم مولانا **الفضل**

الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى
رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَكُمْ
فَالْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی عبادہ بن صامت سے کہ کہا نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تاکہ
خبر دین ہمکو شب قدر کی پس جھگڑی دو شخص مسلمانون مین سے پس فرمایا حضرت نے نکلا تہا مین کہ خبر دون تمکو شب قدر کی پس جھگڑا فلانا اور فلانا
پس اٹہائی گئے پہچان شب قدر کی اور شاید کہ ہو یہہ بہتر تمہارے لیے پس تلاش کرو اوسکو اوتیسوین مین اور ستائیسوین مین اور پچیسوین مین
نقل کی یہہ بخاری نے **ف** کہا بعضون نے کہ نام دو شخصونکا عبداللہ بن ابی حدرد اور کعب بن مالک تھا اور اٹہائی گئے یعنی اٹہا لیں اوسکی
خاطر سے اوٹہہ گئی بسبب شومی جھگڑے انکے اس سے معلوم ہوا کہ جھگڑنا اور دشمنی کرنی آپس مین بری ہے اور اسکے سبب سے محروم ہوتا ہی
برکات و بھلائیون سے اور ہو بہتر تمہارے لیے کہ سبب کوشش اور زیادتی کا عبادات مین ہوگا **ع** وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي كَبْكَبَةٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ يُصَلُّونَ عَلَى كُلِّ
أَوْ قَاعِدٍ يَذْكُرُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ عِيدِهِمْ يَعْنِي يَوْمَ فِطْرِهِمْ بَاهَى بِهِمْ مَلَائِكَتَهُ فَقَالَ يَا مَلَائِكَتِي مَا جَزَاءُ
وَفِّيَ عَمَلَهُ قَالُوا رَبَّنَا جَزَاؤُهُ أَنْ يُوَفَّى أَجْرَهُ قَالَ مَلَائِكَتِي عَبِيدِي وَإِمَائِي قَضَوْا فَرِيضَتِي عَلَيْهِمْ ثُمَّ خَرَجُوا تَعِجُّونَ إِلَى
الدُّعَاءِ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَكَرَمِي وَعُلُوِّي وَارْتِفَاعِ مَكَانِي لَأُجِيبَنَّهُمْ فَيَقُولُ ارْجِعُوا قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ وَبَدَّلْتُ سَيِّئَاتِكُمْ
حَسَنَاتٍ قَالَ فَيَرْجِعُونَ مَغْفُورًا لَهُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ
نے جسوقت کہ ہوتی ہی شب قدر اوترتی ہین جبرئیل علیہ السلام بیچ جماعت کی فرشتون کے کہ
یعنی نماز پڑہتا ہو یا طواف کرتا ہو یا اور کچھ عبادت کرتا ہو کہ

[illegible] کیا تھا بنی آدم پر پس
[illegible] عرض کرتے ہین فرشتے ای رب ہمارے بدلا اوسکا یہہ ہی کہ پوری دیجاوے مزدوری
[illegible] میرے غلامون میرے اور لونڈیون میرے نے ادا کیا فرض میرا کہ تھا اون پر یعنی روزہ پھر نکلے یعنی
[illegible] عیدگاہ کے چلاتے ہوئے ساتھ دعا کے قسم ہی عزت اپنی کے اور بزرگی اپنی کے اور جود اپنی کے اور بلند قدری
[illegible] کے البتہ قبول کرونگا مین دعا اونکی پس فرماتا ہے اللہ تعالیٰ پھر جاؤ یعنی اپنے گھرون کو تحقیق بخشا مین نے تمکو
[illegible] تمھارے گناہ جیکیون سے لکھی گئی بدلے ہر برائی کے نیکی صحیفۂ اعمال مین فرمایا پیغمبر خدا نے پس پھرتے ہین لوگ اوس حالت مین
بخشش کیجاتی ہو واسطے اونکے نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین **بَابُ الْاِعْتِکَافِ** باب ہی بیان اعتکاف کے

ف اعتکاف کے معنی لغت مین ہین ٹھہرنا ایک جگہہ اور شرع مین ٹھہرنا بیچ مسجد جماعت کے ساتھہ نیت اعتکاف کی اور نیت معتبر ہے
مسلمان عاقل طاہر کی کہ طاہر ہو جنابت سے اور حیض و نفاس سے اور اعتکاف اخیر عشرہ رمضان کا سنت مؤکدہ ہی اس لیے کہ ہمیشہ حضرت
اعتکاف کرتے رہے اوس مین اور در مختار مین لکھا ہی کہ سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہی یعنی بعض کے ادا کرنے سے ادا ہو جاتی ہے اور تارک اوسکے
ملامت نہین کیے جاتے اور واجب ہوتا ہی اعتکاف ساتھہ نذر کرنیکے زبان سے خواہ فی الحال ہو جیسے کہے کہ مینے اپنے پر اعتکاف
اتنے دنون کا اللہ کے لیے لازم کیا اور خواہ معلق ہو جیسے کہے کہ مینے نذر مانی یہہ کہ اگر میرا یہہ کام ہو جائیگا تو مین اتنے دنون کا اعتکاف
کرونگا اور سوائے ان دونون قسمون کے مستحب ہے پھر اکثر مدت اعتکاف نفلی کی لیے حد معین نہین اگر نیت تمام عمر کے اعتکاف کی کرے
جائز ہی اور اقل مدت مین اختلاف ہے کہ کیا ہے امام محمد کے نزدیک اقل مدت ایک ساعت ہی خواہ رات مین ہو خواہ دن مین اور یہی
ظاہر روایت ہی امام اعظم رح سے اور اسی پر فتوی ہے پس لائق ہے آدمی کو کہ جب مسجد مین آوے تو نیت اعتکاف کی کرے اسطرح
کہ نیت اعتکاف کی کی مینے جبتک کہ ہون مسجد مین تا ثواب اعتکاف کا ہاتھہ سے نجاوے اور امام ابو یوسف کے نزدیک اکثر روز ہی یعنی آدھی دن سے
زیادہ اور امام اعظم رحمہ اللہ سے سوائے ظاہر روایت کی یہہ منقول ہے کہ اقل مدت اعتکاف کی ایکدن ہی ع ـــ ع در مختار **الفصل**
الاول فصل پہلی **عن** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَعْتَکِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰی تَوَفَّاہُ
اللّٰہُ ثُمَّ اعْتَکَفَ اَزْوَاجُہٗ مِنْ بَعْدِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی عائشہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ [illegible] کرتے آخر دہی رمضان کے
یہان تک کہ قبض روح اونکی کے اللہ نے پھر اعتکاف کیا اونکی بی بیون نے اونکے نقل کیے یہہ بخاری و مسلم نے **ف** پھر اعتکاف
کیا حضرت کی بی بیون نے یعنی اپنے گھرون مین اس لیے کہا ہے فقہا نے کہ مستحب ہے عورتون کو یہہ کہ اعتکاف کرین مسجد البیت مین اور اگر
البیت نہو تو ایک جگہہ کو گھر مین مسجد ٹھہرا کر اوس مین اعتکاف کرین پس وہ اونکے حق مین حکم مسجد کا رکھتی ہی بلا ضرورت اوس مین سے نکلین
اور مسجد مین اعتکاف کرنا مکروہ ہی ع ـــ عالمگیری در مختار **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
[illegible] بِالْخَیْرِ وَکَانَ اَجْوَدَ مَا یَکُوْنُ فِیْ رَمَضَانَ کَانَ جِبْرَئِیْلُ یَلْقَاہُ کُلَّ لَیْلَۃٍ فِیْ رَمَضَانَ یَعْرِضُ عَلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
[illegible] رَمَضَانَ فَاِذَا لَقِیَہٗ جِبْرَئِیْلُ کَانَ اَجْوَدَ بِالْخَیْرِ مِنَ الرِّیْحِ الْمُرْسَلَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تھے
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم بہت سخی لوگون مین ساتھہ بھلائی کے اور تھے بہت سخاوت کرتے رمضان مین تھے جبرئیل ملاقات کرتے
[illegible] پڑھتے ہوئے جبرئیل کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم قرآن یعنی ساتھہ تجوید کی پس جس وقت ملاقات کرتے حضرت سے

Marfat.com

جبرئیل ہوتی حضرت بہت سخاوت کرنیوالے ساتھ بھلائی کے باوجودی ہوتی
بھلائی کے یعنی حضرت نفع بہت پہنچاتے تھے اور بھلائی بہت کرتے تھے بہ نسبت اوروں کے خصوصاً رمضان مین
اون پر [illegible] سے اور ہوا چلا آگے سے یعنی جو ہوا کہ مینہہ لاتی ہے حاصل یہ کہ نفع اوس ہوا کا عام ہوتا ہے اور بہت
زیادہ حضرت ہوتی تھے نفع پہنچانے اور بھلائی کرنے مین وقت ملاقات جبرئیلؑ کے اور اس حدیث مین اشارہ ہو ساتھ اسکے کہ آدمی کو
اور صحبت نیکون مین زیادہ کوشش کرنی چاہیے بھلائی کے کرنے مین اور یہہ حدیث باب الاعتکاف مین اس لیے لائے کہ حضرت
اعتکاف بھی کرتے تھے ع ح **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كَانَ یُعْرَضُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنَ
فَعُرِضَ عَلَیْهِ مَرَّتَیْنِ فِی الْعَامِ الَّذِیْ قُبِضَ وَكَانَ یَعْتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشْرًا فَاعْتَكَفَ عِشْرِیْنَ فِی الْعَامِ الَّذِیْ قُبِضَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا پڑھا جاتا تھا یعنی جبرئیلؑ پڑھتے تھے روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن ہر سال مین ایک بار پس پڑھا گیا
روبرو حضرت کے دوبار اس سال مین کہ حضرت وفات کیے گئے اور تھے حضرت اعتکاف کرتے ہر سال مین دس دن پھر اعتکاف کیا بیس دن اس
سال مین کہ وفات کیے گئے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** اوپر کی حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت قرآن پڑھتے تھے روبرو جبرئیلؑ کے اور اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ جبرئیل پڑھتے تھے دونون روایتون مین مخالفت کچھ نہین ہے اسواسطے کہ ایکبار پڑھتے ہون جبرئیلؑ اور پھر پڑھتے ہون روبرو
اونکی حضرت جیسا دور حافظ دور کرنے ہین اس سے معلوم ہوا کہ دور کرنا بھی سنت ہی اور دوبار قرآن پڑھا گیا اور اعتکاف بیس دن ہوا آخر
سال مین واسطے کمال شوق کے اور مستعد ہونیکی ساتھ حاضر ہونے کے درگاہ رب العزۃ مین **بیت** وعدہ وصل چون شود نزدیک آتش
شوق تیز تر گردد اور اس مین تنبیہ ہے امت کو یہہ کہ لازم ہی ہر انسان پر آخر عمر مین یہہ کہ بہت کرے نیک اعمال اور ہووے نہایت مستعد واسطے
ملاقات اللہ تعالیٰ کے اور واسطے کھڑے ہونیکی روبرو اوسکے رزقنا اللہ ع ح **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَكَفَ اَدْنٰی اِلَیَّ رَاْسَهٗ وَهُوَ فِی الْمَسْجِدِ فَاَرَجِّلُهٗ وَكَانَ لَا یَدْخُلُ الْبَیْتَ اِلَّا لِحَاجَةِ الْاِنْسَانِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کرتے نزدیک کرتے طرف میرے سر اپنا اور وہ ہوتی مسجد مین پس کنگھی
کردیتی مین اونکو اور نہ داخل ہوتے گھر مین مگر واسطے حاجت انسانی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہہ دلیل ہے اسپر کہ اگر معتکف نکالے
کوئی عضو اپنا مسجد سے تو نہین باطل ہوتا ہی اعتکاف اوسکا اور دلیل ہے اسپر کہ کنگھی کرنی معتکف کو درست ہے اور کہا ابن ہمام نے کہ اگر
دھووے اعتکاف والا کوئی عضو اپنا باہر مین بیچ مسجد کے اسطرح کہ نہ آلودہ ہو مسجد تو نہین مضائقہ اسکا اور مگر واسطے حاجت انسانی کے
امام اعظم کے نزدیک اگر ایک ساعت بھی بغیر حاجت یعنی ضرورت کے نکلی اعتکاف والا تو فاسد ہوجاتا ہی اعتکاف اور حاجت دو طرح کی ہوتی ہے
طبعی اور شرعی طبعی جیسے پیشاب و پائخانہ اور غسل اگر احتلام ہوا اور غسل جمعہ کے حق مین کوئی روایت صریح اصول مین نہین آئی ہی مگر شرح اور اور
مین لکھا ہی کہ نکلی غسل کے لیے غسل فرض ہو یا نفل اور شرعی جیسے نماز عید کی اور اذان یعنی اذان کی جگہہ خارج مسجد سے ہو تو اسپر جانا داخل حاجت
مین ہی اس سے اعتکاف ٹوٹیگا نہین اور مؤذن اور غیر مؤذن اس مین برابر ہین بموجب روایت صحیحہ کے اور نماز جمعہ کہ جمعہ کے لیے نکلی وقت زوال
سے اور جس سے جامع مسجد دور ہو تو ایسی وقت سے نکلی کہ پاوے جمعہ کو سنتون سمیت اور نماز سے زیادہ جامع مسجد مین ٹھہرنا اعتکاف
ہونیکا مگر مکروہ تنزیہی ہے زیادہ ٹھہرنا اور اگر کسی پاس خادم نہو تو گھر سے کھانا لے آنا بھی داخل حاجت مین ہی اور اگر
یا کوئی زبردستی مسجد سے نکالا اور وہ اوسی ساعت نکل کر اور مسجد مین داخل ہوا تو نہین مضائقہ

ایک ساعت فاسد ہوگا امام اعظم کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک نہین فاسد ہوگا
کے لیے نکلا یا جہاد کے لیے اگر نفیر عام ہو یا ادای شہادت کے لیے تو فاسد ہوجا۔ گا
مذکورۃ الصدر کہ نکلے گا ایک ساعت یعنی لمحہ بھر بھی اگرچہ سہو سے نکلا اعتکاف فاسد ہوجائیگا اور صاحبین کے
نکلا ہیگا تو فاسد ہوگا والا نہین ع ح۔ عالمگیری۔ و در مختار **ف** اس حدیث سے یہہ بھی نکل سکتا ہی کہ حجامت بنوانی بی
کو مسجد مین جائز ہو مگر بال وغیرہ مسجد مین نہ گرین۔ مولانا **وعن** ابن عمر ان عمر سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کنت
رات فی الجاھلیۃ ان اعتکف لیلۃ فی المسجد الحرام قال واوف بنذرک متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سے یہہ عمر نے
پوچھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا نذر کی تھی مینے جاہلیت مین کہ اعتکاف کرونگا مین ایک رات مسجد حرام مین فرمایا پوری کر نذر اپنی
نقل کی ہیہ بخاری اور مسلم نے **ف** جاہلیت مین جاہلیت اوس حالت کو کہتے ہین کہ تھا اوسپر عرب پہلے حضرت کی نبوت کی اور بعضون نے
کہا کہ مراد اوس سے وہ حالت ہی کہ پہلے ظاہر ہونے اسلام کے تھی اور ایک رات یعنی دن سمیت جیساکہ ایک روایت مین آیا ہی اور
پوری کر نذر اپنی یہہ امر استحباب کے لیے ہی اگر نذر کی ہو پہلے اسلام کے اور اگر بعد اسلام کے کی ہو تو امر وجوب کے لیے ہی اور کہا طیبی نے
کہ دلالت کرتی ہی حدیث اسپر کہ نذر جاہلیت کی اگر ہو موافق حکم اسلام کے واجب ہی پورا کرنا اوسکا یعنی بعد اسلام کے مذہب شافعی رح کا ہی
اور کہا ابو حنیفہ نے کہ نہین صحیح ہی نذر اوسکی دلیلین انکی فقہ کی کتابون مین مذکور ہین اور اس حدیث کی معنی جو وہ لیتے ہین اوپر بیان کیے گئے اور
کہا طیبی نے کہ اس مین دلیل ہے اسپر کہ روزہ شرط نہین ہے واسطے صحت اعتکاف کے جیساکہ مذہب شافعی رح کا ہے اور امام ابو حنیفہ رح سے
ظاہر الروایت یہہ ہی کہ روزہ شرط ہی اعتکاف واجب مین نہ نفل مین اور یہی قول صاحبین کا ہی اور مالک رح اور ایک روایت امام اعظم رح سے
ہی کہ مطلق اعتکاف مین روزہ شرط ہی خواہ واجب ہو خواہ نفل پس وہ یہہ جواب دیتے ہین کہ اعتکاف حضرت عمر کا جو بعضی روایتون مین آیا ہے
ہین روزہ بھی آیا ہی چنانچہ ابو داؤد اور نسائی اور دار قطنی نے ایک روایت نقل کی ہے حاصل اوسکا یہہ ہی کہ حضرت عمر نے لازم کیا
تھا اپنے اوپر جاہلیت مین یہہ کہ اعتکاف کرین ایک رات یعنی دن سمیت یا ایک دن نزدیک کعبہ کے پھر پوچھا ہم صلی اللہ علیہ وسلم
سے کیا اعتکاف کر اور روزہ رکھ اور اور دلیل اونکی حدیث عائشہ کی ہے کہ آگے آتی ہے [illegible] اوس سے صریح معلوم ہوتا ہے
کہ روزہ شرط ہے اعتکاف مین پس اگر نذر مانی کہ اعتکاف کرونگا رات کو تو نہین صحیح اور اگر نذر مانی کہ رمضان کی مہینہ مین
اعتکاف کرونگا مطلق نیت کرتے ہین روزہ رمضان کی اور اگر نفل روزہ رکھا ہو اور پھر نذر کری اعتکاف اوسدن کا تو نہین صحیح اور اگر نہ اعتکاف کیا
ہو تو واجب ہے اور مستحب ہے قضا اوسکی کرے ساتھ روزون مستقلہ کے پس نہین جائز ہونیکی قضا اوسکی اور رمضان مین
اعتکاف مین خواہ قضا روزے رمضان کے رکھتا ہو یا اور کچھ اور اگر کئی روز کے اعتکاف کی نیت کرے تو اون دنون کی راتون
کا لازم ہوجاتا ہی اور اسیطرح ہیچ نذر کرنے اعتکاف دو دن کے اعتکاف دو راتون کا بھی لازم ہوتا ہی اور ابو یوسف کے نزدیک اعتکاف
کا اور اگر نذر کرے کہ اعتکاف ایک مہینہ کا کرونگا تو اعتکاف متصل ایک مہینہ کا لازم ہوتا ہے اگرچہ متصل نکہا ہو ع ح

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف
کل رمضان فاذا صلی الغداۃ جاء مکانہ الذی اعتکف فیہ قال استاذنتہ عائشۃ فاذن لھا فسألت حفصۃ عائشۃ
ان تستاذن لھا ففعلت فلما رأت ذلک زینب ابنۃ جحش امرت ببناء فبنی لھا فلما انصرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من غداتہ وجد الابنیۃ فقال ما ھذا فاخبر فامر ببنائہ فھدم حتی سواہ بالارض حتی ابصرھا فلما رأت ذلک زینب
امرت ببناء فبنی لھا فلما انصرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غداتہ وجد الابنیۃ فقال ما ھذا فاخبر فامر ببنائہ
فھدم حتی سواہ بالارض حتی ابصرھا فلما رأت ذلک زینب

وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ روایت ہو انس سے کہ کہا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نہ اعتکاف کیا یعنی شاید بسبب کسی عذر کے نہ کیا ایک سال پس جبکہ ہوا سال آیندہ اعتکاف کیا بیس دن کا
یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ابی بن کعب سے **ف** شاید کہ یہہ حدیث تفسیر ہو اوس حدیث کی کہ جو اوپر گذری ابوہریرہ
کہ دلالت کرتی ہو حدیث اسپر کہ نوافل موکدہ قضا کیی جاوین جبکہ فوت ہون جیسیکہ قضا کیی جاتے ہین فرائض اخیر
مین ہو بعد فوت ہونیکی والا قضا فرض کی فرض ہو اور قضا نوافل کی نفل ع- **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِيْ مُعْتَكَفِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہو عائشہ سے کہ کہا تھا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ ارادہ کرتے اعتکاف کرنیکا نماز پڑہتے فجر کی پھر داخل ہوتے بیچ جگہ اعتکاف اپنی کے نقل کی یہہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے
ف دلیل پکڑی ہو ساتھہ اس حدیث کے اوزاعی اور ثوری نے کہ ابتدا اعتکاف کی اول روز سے ہو اور چارون اماموں کے نزدیک یہہ ہے
کہ داخل ہو وقت غروب آفتاب کی اگر ارادہ کرے اعتکاف ایک مہینے یا عشرہ وغیرہ کا اور نکلے اخیر روز مین بعد غروب آفتاب کی پس اونکے نزدیک
تاویل اس حدیث کی یہہ ہو کہ حضرت ساتھہ نیت اعتکاف کی پہلے غروب کی مسجد مین آتے تھے اور شب کو وہان رہتے جب نماز صبح کی پڑہتے تو اوس حجرہ مین
کہ اعتکاف کی لیے بوریہ کا بنایا جاتا تھا داخل ہوتے تا الگ رہین لوگون سے پس ابتدا اعتکاف وقت مغرب سے ہوتی اور داخل ہونا اعتکاف
کی جگہ مین صبح کی نماز کے **وَعَنْهَا** قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَيَمُرُّ وَكَمَا هُوَ فَلَا
یہ حدیث کی ہے ابوداؤد اور روایت ہو عائشہ سے کہ کہا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی جبکہ نکلتی حاجت کی لیے پوچھتے بیمار کو اوس
حالت مین کہ ہوتے اعتکاف مین یعنی اور بیمار ہوتا خارج مسجد سے پس گذرتے جسطرح کہ ہو تو پس نہ ٹھہرتے تو پوچھتے اوس سے نقل کی یہہ ابوداؤد نے
ف پس گذرتے یعنی گذرتے اوس ہیات پر کہ ہوتی وہ اوسپر نہ میل کرتے اور طرف اور نہ ٹھہرتے بلکہ بعید ہو پوچھتے چلے جاتے اور لفظ فلا یعرج بیان
ہو اوپر کی مجمل کا اس طرح پر کہ نہ ٹھہرتے اور نہ میل کرتے راہ سے اور طرف اور لفظ یسال بیان ہو یعود کا بطریق اہتیناف کے
کہا حسن اور نخعی نے کہ جائز ہو معتکف کو نکلنا واسطے نماز جمعہ کی اور عیادت مریض کی اور نماز جنازہ کی اور نزدیک چارون اماموں کی جبکہ
نکلے قضای حاجت کی لیے اور اتفاق پڑے اوسکو عیادت مریض کا اور نماز کا میت پر پس نہ ٹھیرتا ہو راہ سے اور نہ ٹھہرے زیادہ قدر نماز سے
تو نہین باطل ہونیکا اعتکاف اور اگر ٹھیرا ہو گا راہ سے اور زیادہ ٹھہریگا قدر نماز سے باطل ہو گا اعتکاف انتہی اور قصد کرکے جنازہ ہی کے
لیے اور نماز جنازہ کے لیے اور عیادت کی لیے نہ نکلے اور اگر نکلیگا ان چیزون کے لیے تو اعتکاف ٹوٹ جائیگا اور اگر شرط کرے وقت نذر
کے ان امور کی کہ نکلونگا عیادت مریض کی اور نماز جنازہ کی اور حاضر ہونی مجلس علم یعنی وعظ سننے کے لیے تو جائز ہے یہہ ح عالمگیری **وَعَنْهَا**
مَالَتِ السُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ اَنْ لَّا يَعُوْدَ مَرِيْضًا وَّلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَّلَا يَمَسَّ امْرَاَةً وَّلَا يُبَاشِرَهَا وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ اِلَّا لِمَا لَا بُدَّ
مِنْهُ وَلَا اعْتِكَافَ اِلَّا بِصَوْمٍ وَلَا اعْتِكَافَ اِلَّا فِيْ مَسْجِدِ جَامِعٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہو عائشہ سے کہ کہا سنت ہو یعنی طریقہ لازم
ہو اعتکاف والے کو یہہ کہ نہ عیادت کرے مریض کی یعنی ساتھہ قصد کے اور نہ ٹھہرے اور نہ حاضر ہو واسطے نماز جنازہ کی یعنی خارج مسجد کے مطلقا اور نہ مباشرت
کرے عورت سے اور نہ مباشرت کرے عورت سے اور نہ نکلے واسطے کسی کام کے مگر اوس کام کے لیے کہ ضرور ہو یعنی پیشاب پاخانہ وغیرہ سے
اور نہین ہوتا اعتکاف مگر ساتھہ روزے کے اور نہین اعتکاف مگر مسجد جامع مین نقل کی یہہ ابوداؤد نے **ف** نہ مباشرت کرے
مراد وہ چیزین ہین کہ باعث جماع کے ہین مانند بوسہ لینے اور گلے لگانے اور جو نہ ہو باعث جماع کے ہین مانند

[illegible] ہوتا ہی اور نہین جنبی
[illegible] حاضر کرنے [illegible] بیچتا ہی یا بیچتا ہی اور حاضر کرنا اوس چیز
[illegible] ہو تو درست ہی اور تجارت کے لیے ہو تو نہین درست اور غیر معتکف
[illegible] معتکف کو مسجد مین مکروہ تحریمی ہی اگر عبادت بنانی اوسکو اور چپ رہنا بڑی اور بیہودہ باتون
[illegible] ضرورت کو داخل خیر مین ہی فتح القدیر مین لکھا ہی کہ کلام کرنا بی ضرورت مسجد مین ایسا
[illegible] کو اور کلام نیک کرنا اور ذکر خدا تعالی کا مستحب ہی پس معتکف کو چاہیے کہ تلاوت قرآن اور مطالعہ
[illegible] اور کتابون دین کا کرتا رہی یا لکھتا رہی اوسکو اور نہین اعتکاف مگر ساتھ روزی کے یہ دلیل حنیفہ کی
[illegible] اور مگر مسجد جامع مین یعنی جس مین لوگ جماعت سی نماز پڑہتے ہون امام ابو حنیفہ رح سی منقول ہی کہ نہین صحیح ہوتا
اعتکاف مگر اوس مسجد مین کہ پڑہی جاوین جماعت سی پانچون وقت کی نمازین اور یہی قول احمد کا ہی پس مسجد جامع سی مراد مسجد جماعت ہی یا بیان افضل
کا ہو لکھا ہی علمانے کہ افضل اعتکاف وہ ہی کہ ہو مسجد حرام مین پھر مسجد نبوی مین پھر مسجد اقصی یعنی بیت المقدس مین پھر مسجد جامع مین پھر اوس مسجد
مین کہ نمازی بہت ہون اور صاحبین اور مالک اور شافعی رح کے نزدیک درست ہی اعتکاف ہر مسجد مین ۴ ع ۴ ح درمختار **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ**

فصل تیسری **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا اعْتَكَفَ طُرِحَ لَهٗ فِرَاشُهٗ اَوْ يُوْضَعُ لَهٗ سَرِيْرُهٗ وَرَاءَ اُسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت ہی ابن عمر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ وہ تھے جب اعتکاف کرتے بچھایا جاتا
اونکے لیے بچھونا اونکا یا رکھ جاتے اونکے لیے چارپائی اونکی پیچھے یا آگے ستون توبہ کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** ستون توبہ نام ہی ایک ستون کا
ستونون مسجد نبوی کی سے یہہ نام اسواسطے ہوا کہ ابولبابہ انصاری سی ایک تقصیر ہوئی تھی اونہون نے اپنے تئین اوس ستون سی باندہ دیا تھا کئی روز تک
بندہ رہی بعد کئی دنکے توبہ اونکی قبول ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو کھول دیا ۴ ح **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ هُوَ يَعْتَكِفُ الذُّنُوْبَ وَيُجْرٰى لَهٗ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت
ہی ابن عباس سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعتکاف کرنیوالے کے حق مین کہ وہ بند رہتا ہی گناہون سی اور جاری کی جاتی ہین
اوسکے نیکیان مانند کرنیوالے سب نیکیون کے نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** بند رہتا ہی گناہون سی یعنی مسجد مین کار رہتا ہی اوسکی
یہہ کہ بچتا ہی اکثر گناہون سے اور لفظ یجری ساتھہ جیم اور ری مہملہ کی ہی اور صیغہ مجہول کا ہی اور بعضون نے کہا معروف کا یعنی جاری
کرتے ہین اعتکاف کرنیوالے کے لیے ثواب اون نیکیون کی کہ باز رہتا ہی اون سے بسبب اعتکاف کی مثل عبادت وغیرہ کے
[illegible] نیکیون کے اور ایک نسخہ صحیحہ مین ساتھہ جیم اور زی معجمہ کے ہی صیغہ مجہول کا یعنی دیا جاتا ہی اوسکو ثواب اون نیکیونکا
[illegible] اعتکاف کی مانند عیادت مریض کے اور ساتھہ جانے جنازہ کی اور ملاقات کرنے مسلمانون کی اور سوا اونکی کی
[illegible] کرنیوالے اون نیکیون کی کو اور خوبیان اعتکاف کی یہہ ہین کہ دل فارغ رہتا ہی معتکف کا امور دنیا سی اور سپرد
[illegible] عبادت اور خانہ خدا مین رہتا ہی اور نہایت قرب الہی حاصل ہوتا ہی اور رحمت الہی نازل ہوتی ہی
[illegible] شیطان سے بچا رہتا ہی اور مثال معتکف کی ایسی ہی جیسے ایک شخص بادشاہ کی دروازہ پر پڑا ہوا
[illegible] کہتا ہی کہ نہین ہلتا میرے تیری دروازہ سے ٹلنے کا نہین جبتک کہ تو مجھکو بخشیگا نہین اور

Marfat.com

میری سب مقاصد برلانیکا ہین اور میرے ہم کو اور ہمین [illegible]

باب بیان فضیلت قرآن کی **ف** جاننا چاہیے کہ تلاوت قرآن کی افضل عبادات کی ہر حرف [illegible] کا تحریر مین نہین آسکتا عوض ہر حرف کی دس نیکیان لکھی جاتی ہین اور نماز مین پچیس اور پڑہنا قرآن کا [illegible] دلون کو اور شفاعت کریگا قیامت کو اور حبل متین بھی قرآن ہی اور مقصد اعلی تلاوت سے یہہ ہو کہ با عظمت اور [illegible] آخرت کی ہو اور بسبب کثرۃ تلاوت کی احکام الٰہی یاد اور مستحضر ہون تا اوسپر عمل کیا جاوی اور عبرت اوس سے [illegible] آراستہ کرین اور دل غفلت مین نہ ہی پس جو کوئی قرآن پڑہی اور عمل اوسپر نکرہی قرآن دشمن اوسکا ہوتا ہی چنانچہ [illegible]

لِلْقُرْآنِ وَالْقُرْآنُ یَلْعَنُہٗ یعنی بعضے قرآن پڑہتے ہین اور قرآن لعنت کرتا ہی اونکو اور وہ پڑہنا اوسکا اوسپر حجت ہوگا نعوذ باللہ [illegible] کہ نہین حاصل ہوتا تفکر اور تذکر اور فہم معنی سوای پڑہنے قرآن کی ساتھہ آہستگی اور ترتیل اور حضور دل کی اسی لیے تجوید قرآن کی [illegible] قرآن کا مشروع ہوا چنانچہ کتب فقہ مین مذکور ہی کہ بیچ ادا کرنے حق قرآن کے ختم چالیس دن مین بلکہ ایک سال مین کافی ہی اور عبادت کے لیے [illegible] روز سے کم مین نچاہیے اور جسقدر اس سے زیادہ مین ختم کرے افضل ہی اور جو کوئی معانی قرآن کی نجانے اوسکو بھی چاہیے کہ حضور دل سے شروع کرے اور ہمیشہ اپنے دل مین مستحضر رکھے کہ یہہ کلام خدای تعالی کا اور احکام اوسکی ہین کہ اپنے بندون پر کیے ہین اور ایسا عاجزی اور فروتنی سے بیٹھے کہ گویا کلام [illegible] سنتا ہی **اداب** تلاوت کی یہہ ہین کہ وضو ساتھہ مسواک کے کرکر اچھی جگہہ مین متواضع اور روبقبلہ بیٹھے اور ذلیل اپنے کو جانے اور ساتھہ حضور دل کر اسطرح کہ گویا روبرو خدا تعالی کے ہی دعا شروع کرے اور اعوذ اور بسم اللہ پڑہکر شروع کرے اور جانے کہ کلام خدا تعالی کا بیواسطہ سنتا ہون اور آہستہ آہستہ ساتھہ تدبر اور تفکر اور ترتیل کے پڑہی اور آیت وعد و رحمت پر خوشدل ہوکر دعا کرے اور مغفرت و رحمت اپنے لیے مانگے اور آیت عذاب و وعید پر پناہ چاہی اور آیت تنزیہ اور تقدیس پر تسبیح کہی یعنی جس آیت مین اللہ کی پاکی کا بیان ہوا وسپر سبحان اللہ کہے اور درمیان پڑہنے کے رووے اور اگر رونا نہ آوے تکلف غمگین ہوکر اپنے کو رونہا کہ کرے اور درپے اسکے نہو کہ جلدی ختم کرے اس لیے کہ کم پڑہنا ساتھہ تدبر و تفکر کے بہت بہتر ہی زیادہ پڑہنے سے کہ خالی ہوان چیزون سے اور زیادہ پڑہنے مین سوای ختم شماری کی کچھہ فائدہ نہین بلکہ مرتکب ہونا امر ممنوع کا ہی اور یہہ جو اس زمانے مین رواج نکلا ہے کہ ایک وز کے ختم کرنے پر اور مانند اسکی پر فخر کرتے ہین نہایت بری بات اور کمال غفلت و نادانی ہی **بیت** خواجہ پندارد کہ طاعت میکند ابلیس لعنت میکند — معصیت جان میکند اور بعضے بزرگون سے جو زیادہ پڑہنا منقول ہی وہ کرامت ہی اونکی اور نکو اونکی پیروی اسبات مین اچھی نہین پس بسعہ کہ ساتھہ تدبر اور ذوق و حضور دل کے میسر ہو اوسپر اکتفا کرے اور جس مجلس مین کہ لوگ اور کام مین مشغول ہون یا شور و غوغا ہو وان تلاوت نکرے اور اگر ضرور ہو اور جگہہ میسر نہو تو آہستہ پڑہی اور اگر لوگ مستعد سننے کے اور ساکت ہون تو پکار کر پڑہنا افضل ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ پڑہنے والا اور سننے والا اجر مین شریک و یکسان ہین اور اسیطرح مصحف مین دیکہکر پڑہنا یا دیکہنے سے افضل ہی [illegible] عبادت مین مشغول ہوتی ہین اور حضور زیادہ حاصل ہوتا ہی اور چاہیے کہ قرآن کو رحل پر یا کسی اور بلند چیز پر رکہے تا تعظیم حاصل ہو اور [illegible] کلام دنیوی اوسکہانے اور پینے اور سب کاموں سے باز رہے اور اگر کوئی ضرورت درپیش آوے تو قرآن کو بند کرکر کلام کرے [illegible] پڑہکر شروع کرے اور غلط پڑہنے سے پرہیز کرے اور ترتیل و تجوید سے بے تکلف پڑہی اور وقت تلاوت کی تعظیم کی کرے [illegible] والدین کے لیے جائز ہی قیام و تعظیم اور ختم جو کرے لوگون کے مجمع مین کہ [illegible] اور مجلس [illegible] کہ وقت قبولیت کا ہی اور بعد ختم قرآن کے پہر الحمد اور بقرہ [illegible]

Marfat.com

[illegible] ورکوعہ کی مانند تمام اور
[illegible] تاحرمت اوسکی کم ہو اگرچہ بسبب ضرورت کے
[illegible] اعضا داہن پر ہو اور دارالحرب مین بھی نہ لیجاوے تا مبادا کافرون کے ہاتھ
[illegible] کا ایسقدر کہ جسمین نماز ہو جاوے سب مسلمانون پر فرض عین ہے اور یاد کرنا تمام قرآن
[illegible] حفظ کرلے تو سبکے ذمہ سے گناہ ساقط ہو جاتا ہے اور یاد کرنا فاتحہ کا اور ایک سورۃ کا
[illegible] سیکھنا اوسکے احکام اور نفقہ کا اولی ہے نماز نفل سے کذا فی الخانیۃ اور پانون پھیلانے
[illegible] مکروہ نہین اور اسیطرح مصحف اگر کھونٹی پر لٹکتا ہو یا طاق مین رکھا ہو تو اوسپر پانون پھیلانے منع نہین
[illegible] پیٹھ کرکے سوار ہونا یا سر کی نیچی رکھنا سفر مین حفاظت کے لیے مضائقہ نہین اور مصحف اگر مکان مین رکھا ہو تو اوس مین جماع
کرنے کا مضائقہ نہین کما فی الخانیۃ اور دعا وقت شروع قرآن کے یہہ پڑھے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَشْھَدُ اَنَّ ھٰذَا کِتَابُکَ الْمُنْزَلُ مِنْ عِنْدِکَ عَلٰی رَسُوْلِکَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَکَلَامُکَ

[illegible] تحقیق مین گواہی دیتا ہون کہ یہ کتاب تیری ہے اوتاری گئی ہے تیری پاس سے تیری رسول پر کہ محمد بن عبداللہ ہین رحمت ہو اللہ کی اونپر اور اولاد پر اور اونکی اصحاب پر اور تابعدار اونکے پر سب پر اور گواہی دیتا ہون کہ یہ کلام

اَنْزَلْتَہٗ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّکَ جَعَلْتَہٗ ھَادِیًا مِنْکَ لِخَلْقِکَ وَحَبْلًا مُتَّصِلًا فِیْمَا بَیْنَکَ وَبَیْنَ عِبَادِکَ اَللّٰھُمَّ فَاجْعَلْ نَظَرِیْ فِیْہِ عِبَادَۃً وَقِرَاءَتِیْ فِیْہِ

[illegible] اوپر زبان نبی تیرے کیا تو اوسکو ہدایت کرنیوالا اپنی طرف سے اپنی خلق کے لیے اور واسطہ متصل درمیان اپنے اور درمیان بندون اپنی کے یا اللہ پس کر نظر میری کو اسمین عبادت اور قرارۃ میری کو اسمین

تَفَکُّرًا وَتَفَکُّرِیْ فِیْہِ اِعْتِبَارًا اِنَّکَ اَنْتَ الرَّءُوْفُ الرَّحِیْمُ رَبِّ اَعُوْذُبِکَ مِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَعُوْذُبِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ

[illegible] تفکر اور تفکر میرے کو اسمین عبرت تحقیق تو بہت مہربان ہے رحم والا اے رب میرے پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے وسوسون شیطانون کے سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے اے رب میرے کہ حاضر ہون شیطان میرے

بعد اس کے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھکر کہے

اَللّٰھُمَّ بِالْحَقِّ اَنْزَلْتَہٗ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ اَللّٰھُمَّ عَظِّمْ رَغْبَتِیْ فِیْہِ وَاجْعَلْہُ نُوْرًا لِّبَصَرِیْ وَشِفَاءً لِّصَدْرِیْ وَذِھَابًا لِّھَمِّیْ وَحُزْنِیْ وَبَیِّنْ بِہٖ وَسَبِّبْ

[illegible] ساتھ حق کے اوتارا اسکو اور ساتھ حق کے اوترا یا اللہ بڑی کر رغبت میری اسمین اور کر اسکو تو نور بینائی میرے کا اور شفا سینہ میرے کا اور سبب جاتے رہنے غم کا اور غصہ کا ساتھ اسکے منہ میرے کو

وَاَرْزُقْنِیْ تِلَاوَتَہٗ وَفَھْمَ مَعَانِیْہِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

اور نصیب کر مجکو تلاوت اسکی اور سمجھ معانی اسکیکر ساتھ رحمت اپنی کے اے بہت مہربان مہربانون کے

اور بعد تلاوت ہر روز کے یہہ دعا پڑھے ہاتھ اوٹھاکر

[illegible] فی الآخرۃ شافعا وفی القبر مونسا وفی القیامۃ صاحبا وعلی الصراط نورا وفی الجنۃ رفیقا ومن النار سترا

[illegible] اور آخرت مین شفاعت کرنیوالا اور قبر مین غمخوار اور قیامت مین یار اور صراط پر نور اور جنت مین رفیق اور آگ سے پردہ

[illegible] کرکے کذا فی معنی الحلالیۃ اور ابن مردویہ نے روایت کیا ابو ہریرہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ختم کرتے
[illegible] کی بیہقی نے شعب الایمان مین ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو
[illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور بخشش چاہے رب اپنے سے پس تحقیق طلب کی خیر بہکانے سے
[illegible] قرآن تعریف کرتے اللہ کی بہت سی اس حال مین کہ وہ کھڑے ہوتے پھر کہتے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الَّذِيْ [illegible]

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَكَذَّبَ الْمُلْحِدُوْنَ بِاللّٰهِ وَضَلُّوْا ضَلٰلًا بَعِيْدًا وَ

وَالْيَهُوْدِ وَالنَّصٰرٰى وَالصَّابِئِيْنَ وَمَنْ دَعَا لِلّٰهِ وَلَدًا وَصَاحِبَةً اَوْ نِدًّا اَوْ شَبِيْهًا اَوْ [illegible]

اَنْ نَتَّخِذَ شَرِيْكًا فِيْمَا خَلَقْتَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي

الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ

وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ

مَّاكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ كَبُرَتْ كَلِمَةً

اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ

يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَهُوَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ

لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ

الَّذِيْنَ اصْطَفَى اللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ بَلِ اللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى وَاَحْكَمُ وَاَكْرَمُ وَاَعْظَمُ مِمَّا يُشْرِكُوْنَ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ بَلْ اَكْثَرُهُمْ

لَا يَعْلَمُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَبَلَّغَتْ رُسُلُهُ الْكِرَامُ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ مِّنَ الشَّاهِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالْمُرْسَلِيْنَ

وَارْحَمْ عِبَادَكَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِمْ لَنَا بِخَيْرٍ وَافْتَحْ لَنَا بِخَيْرٍ وَبَارِكْ لَنَا فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ

وَانْفَعْنَا بِالْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ بعد نشر **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ**

عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی عثمانؓ

سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر تم مین سی وہ شخص ہے کہ سیکھا قرآن اور سکھایا اوسکو نقل کی یہ بخاری نے **ف**

یعنی جو کوئی سیکھے قرآن جیسیکہ حق ہے سیکھنے کا اور سکھاوے اوسکو وہ سب سی بہتر ہے اور حق سیکھنے سے مراد یہہ ہی کہ احکام حقائق

اور دقائق قرآن کے سیکھے ع **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ

فَقَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يَّغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ اِلٰى بُطْحَانَ اَوِ الْعَقِيْقِ فَيَاْتِيَ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِيْ غَيْرِ اِثْمٍ وَّلَا قَطْعِ رَحِمٍ فَقُلْنَا

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُلُّنَا نُحِبُّ ذٰلِكَ قَالَ اَفَلَا يَغْدُوْ اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَيَعْلَمُ اَوْ يَقْرَاُ اثْنَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ

نَاقَتَيْنِ وَثَلٰثٌ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلٰثٍ وَاَرْبَعٌ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَرْبَعٍ وَمِنْ اَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْاِبِلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور [illegible]

عامر سی کہ کہا باہر تشریف لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم تھے بیٹھے ہوئے اوپر چبوترے سایہ دار کے [illegible]

رکھتا ہی یہہ کہ جاوی ہر روز طرف بطحان کے یا عقیق کے پس لاوی دو اونٹنیان بڑی کوہان کی [illegible]

ناقے کے عرض کیا ہمنے یا رسول اللہ ہم سب دوست رکھتے ہین یہہ فرمایا کیا نہین جاتا ایک تو [illegible]

دو آیتین کتاب اللہ سی بہتر ہی واسطے اوسکے دو اونٹنیون سے اور تین آیتین بہتر ہین [illegible]

بہتر ہین واسطے اوسکے چار اونٹنیون سے اور گنتی آیتون کی برابر ہے [illegible]

Marfat.com

...ل کی یہہ مسلم نے **ف** اوپر چھوڑی
...علما جرین ہوتے تھے نہایت عابد و زاہد اور بطحان ایک نالہ ہے
...کا دکوں پر سے ان دونوں جگہوں مین بازار لگتا تھا اور اونٹ اوس مین بکتے تھے اور عرب اونکو
...صحابہ کو ان کے پس حضرت نے سوال مذکور کرکے رغبت دلائی صحابہ کو باقیات مین اور نفرت دلائی
...مثیل کے اور اونکے سمجھانے کے لیے والا تمام دنیا کچھ قدر نہین رکھتی مقابلہ مین ایک آیت کے
...اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایحب احدکم اذا رجع الی اھلہ ان یجد فیہ ثلث خلفات عظام
...یا نعم قال ثلث ایات یقرء بھن احدکم فی صلوتہ خیر لہ من ثلث خلفات عظام سمان رواہ مسلم
اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دوست رکھتا ہی ایک تمھارا جسوقت کہ پھری طرف گھر اپنی کے
...کے پاس گھر مین تین اونٹنیان حمل والی بڑی فربہ عرض کیا ہمنے کہ ہان فرمایا تین آیتین کہ پڑہی اونکو ایک تمھارا بیچ نماز اپنی کی بہتر ہے
...اونٹنیون حمل والیون بڑی موٹیون سی نقل کی یہہ مسلم نے **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم الماھر بالقرآن مع السفرۃ الکرام البررۃ والذی یقرء القرآن و یتتعتع فیہ وھو علیہ شاق لہ اجران متفق
علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہر قرآن کا ساتھہ فرشتون لکھنے والون بزرگ نیکوکار کے اور وہ
شخص کہ پڑہتا ہی قرآن اور اٹکتا ہی اوس مین اور قرآن اوسپر مشکل ہوتا ہی واسطے اوسکے دو ثواب ہوتی ہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے
ف ماہر قرآن وہ ہی کہ جسکو قرآن خوب یاد ہو کہ اٹکی نہین پڑہنے مین اور نہ دشوار ہو پڑہنا اوسپر اور مراد فرشتون سے وہ فرشتے ہین کہ لوح
محفوظ سے اللہ تعالی کی کتابین لکھتے ہین یا وہ فرشتے کہ اعمال بندون کی لکھتے ہین پس فرمایا کہ ماہر ساتھہ اونکے ہی یعنی دنیا مین اونکا
سا عمل کرتا ہی اور آخرت مین اوسکے لیے منازل ہونگے کہ ہونگے اون مین رفیق اون فرشتون کا اور دو ثواب ہین یعنی ایک ثواب پڑہنے کا
اور دوسرا ثواب مشقت کا اس مین رغبت دلائی ہے پڑہنے پر اور یہہ معنی اسکے نہین ہین کہ جو اٹک کر پڑہتا ہے وہ ثواب زیادہ پاتا ہے
ماہر سے بلکہ ماہر کو بہت ثواب ہوتا ہی کہ وہ بیچ جماعت ملائکہ مذکورین کے داخل ہوتا ہی حاصل یہہ کہ ماہر تو افضل ہی ہے لیکن اٹک کر پڑہنے والے
کو باعتبار مشقت کے ایک طرح کی فضیلت اور ثواب ثابت ہی **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا حسد الا علی اثنین رجل اتاہ اللہ القرآن فھو یتلوہ اناء اللیل و اناء النھار و رجل اتاہ اللہ مالا فھو ینفق منہ اناء اللیل و اناء النھار
متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین رشک کرنا اور رشک محمود کی
جگہ مگر دو شخصون کی حال پر ایک وہ شخص کہ دیا اوسکو اللہ نے قرآن اور وہ شخص قیام کرتا ہی ساتھہ اوسکے اوقات رات کی مین اور اوقات
دن مین فاصل نہین ہوتا مگر بعض وقت اور دوسرا وہ شخص کہ دیا اوسکو اللہ نے مال اور وہ خرچ کرتا ہی مال مین سے اوقات رات
اوقات دن کی مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کما میرک نے کہ حسد دو قسم پر ہی حقیقی اور مجازی حقیقی یہہ ہی کہ آرزو
کرے کسی کے لیے جو ہو حرام ہی بالاجماع ساتھہ آیات و احادیث صحیحہ کے اور مجازی یہہ ہی کہ کسی پاس نعمت دیکھکر آرزو کرے
کہ ایسی نعمت اوسکے پاس آوے نہ زوال اوسکی سے اوس سے اسکو غبطہ کہتے ہین یعنی رشک پس اگر ہو یہہ امور دنیا مین مباح ہے اور
کسی کے پاس غلہ بنا تی دیکھکر آرزو کرے کہ اگر میرے پاس پیسا ہو تو مین بھی بناؤن خوب ہی ثواب

Marfat.com

پاتا ہی اسپر میں مرا دحدیث مین خبطہ ہی یعنی غبطہ اچھا نہین مگر دو شخصون [illegible]
نے کہ یعنی نہین لائق آرزو کرنے آدمی کو یہ کہ ہو واسطی اوسکی نعمت جیسیکہ [illegible]
اسکا مانند تلاوت قرآن اور تصدق کرنیکی اور سوا ہی انکیکی اور بھلا آیان انتہی اور دیا اوسکو قرآن یعنی یاد ہی اوسکو قرآن
وہ قیام کرتا ہی ساتھہ اوسکی یعنی تلاوت کرتا ہی اوسکی اور یاد کرتا ہی معانی اوسکی یا تامل کرتا ہی اوسکی احکام مین اور معنی مین یا عمل
و نواہی اوسکی پر یا نماز مین پڑہتا ہی اوسکو ع **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْ
یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّۃِ رِیْحُھَا طَیِّبٌ وَطَعْمُھَا طَیِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ لَا یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ التَّمْرَۃِ لَا
لَھَا وَطَعْمُھَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ لَا یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ کَمَثَلِ الْحَنْظَلَۃِ لَیْسَ لَھَا رِیْحٌ وَطَعْمُھَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ
یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الرَّیْحَانَۃِ رِیْحُھَا طَیِّبٌ وَطَعْمُھَا مُرٌّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلْمُؤْمِنِ الَّذِیْ یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ وَیَعْمَلُ بِہٖ
کَالْاُتْرُجَّۃِ وَالْمُؤْمِنِ الَّذِیْ لَا یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ وَیَعْمَلُ بِہٖ کَالتَّمْرَۃِ اور روایت ہی ابی موسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے حال مسلمان کا کہ پڑہتا ہو قرآن مانند حال ترنج کے ہی کہ بو اوسکی خوب ہوتی ہے اور مزہ اوسکا اچھا ہوتا ہی اور حال اوس مومن کا کہ نہین
پڑہتا ہو قرآن مانند حال کہجور کی ہے نہین بو اوس مین اور مزہ اوسکا شیرین ہی اور حال اوس منافق کا کہ نہین پڑہتا قرآن مانند حال اندرائن
کی پھل کے نہین اوسمین بو اور مزہ اوسکا تلخ اور حال اوس منافق کا کہ پڑہتا ہو قرآن مانند حال پھول خوشبودار کے کہ بو اوسکی اچھی اور مزہ
اوسکا تلخ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مین یون ہے کہ وہ مسلمان کہ پڑہتا ہو قرآن اور عمل کرتا ہو اوسپر مانند ترنج کی ہے
اور وہ مومن کہ نہین پڑہتا قرآن اور عمل کرتا ہی اوسپر مانند کہجور کی **ف** مومن پڑہنیوالا قرآن کا مانند ترنج کی یون ہوا کہ خوش مزہ ہی بسبب ثابت
ہونے ایمان کی اوسکے دل مین اور خوشبو رکھتا ہی کہ لوگ ثواب پاتے ہین بسبب سننے قراۃ اوسکی کے اور سیکھتے ہین قرآن اوس سے ع **وَعَنْ**
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یَرْفَعُ بِھٰذَا الْکِتَابِ اَقْوَامًا وَیَضَعُ بِہٖ اٰخَرِیْنَ رَوَاہُ
مُسْلِمٌ اور روایت ہی عمر بن خطاب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی بلند کرتا ہی ساتھہ اس کتاب کے یعنی کلام اللہ
کی کتنے لوگونکو اور پست کرتا ہی ساتھہ اوسکے کتنے لوگون کو نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی جسنے پڑہا قرآن اور عمل کیا اوسپر اوسکا درجہ بلند کرتا ہی
اللہ تعالی دنیا اور آخرت مین کہ دنیا مین اچھی طرح زندہ رکھتا ہی اور عقبی مین داخل کرتا ہی اون لوگون مین کہ جنپر انعام کیا ہی اور جسنے قرآن پڑہا
اور نہ عمل کیا اوسپر اوسکا درجہ پست کرتا ہی ع ح **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ اُسَیْدَ بْنَ حُضَیْرٍ قَالَ بَیْنَمَا ھُوَ یَقْرَءُ مِنَ
اللَّیْلِ سُوْرَۃَ الْبَقَرَۃِ وَفَرَسُہٗ مَرْبُوْطَۃٌ عِنْدَہٗ اِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ فَسَکَتَ فَسَکَنَتْ فَقَرَءَ فَجَالَتْ فَسَکَتَ فَسَکَنَتْ ثُمَّ
قَرَاَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَانْصَرَفَ وَکَانَ ابْنُہٗ یَحْیٰی قَرِیْبًا مِنْھَا فَاَشْفَقَ اَنْ تُصِیْبَہٗ وَلَمَّا اخَّرَہٗ رَفَعَ رَاْسَہٗ اِلَی السَّمَآءِ فَاِذَا
مِثْلُ الظُّلَّۃِ فِیْھَا اَمْثَالُ الْمَصَابِیْحِ فَلَمَّا اَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَءْ یَا ابْنَ حُضَیْرٍ اقْرَءْ یَا ابْنَ حُضَیْرٍ
قَالَ فَاَشْفَقْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنْ تَطَاَ یَحْیٰی وَکَانَ مِنْھَا قَرِیْبًا فَانْصَرَفْتُ اِلَیْہِ وَرَفَعْتُ رَاْسِیْ اِلَی السَّمَآءِ فَاِذَا مِثْلُ الظُّلَّۃِ
فِیْھَا اَمْثَالُ الْمَصَابِیْحِ فَخَرَجْتُ حَتّٰی لَا اَرَاھَا قَالَ وَتَدْرِیْ مَا ذَاکَ قَالَ لَا قَالَ تِلْکَ الْمَلٰٓئِکَۃُ دَنَتْ لِصَوْتِکَ وَلَوْ
قَرَاْتَ لَاَصْبَحَتْ یَنْظُرُ النَّاسُ اِلَیْھَا لَا تَتَوَارٰی مِنْھُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِیِّ وَفِیْ مُسْلِمٍ
بَدَلَ فَخَرَجْتُ عَلٰی صِیْغَۃِ الْمُتَکَلِّمِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ اسید بن حضیر کہا

Marfat.com

[illegible] کی کیا جب شوخی کا پس گھوڑا
[illegible] پھر چپکے رہے پس ٹھہر گیا گھوڑا پھر ٹہنے لگے پر شوخی
[illegible] ہی پس تو ف کیا پڑہتا اور تھا بیٹا سعید کا یحیی قریب گھوڑی کے ڈرا یہہ کہ پہنچا دے اوسکو ایذا یعنے پس گیا
[illegible] گھوڑے کی پاس سے پس جب سر کایا اوسکو اوٹھایا سر اپنا طرف آسمان کے پس ناگہان ایک چیز ہی مانند ا
[illegible] جب صبح کی اُسید نے بیان کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو پس فرمایا حضرت نے پڑہی گیا ہوتا ای
[illegible] رسول اللہ اس سے کہ کچلے گھوڑا یحیی کو اور تھا گھوڑا یحیی کے نزدیک پس پھرا مین طرف یحیی کے اور اوٹھایا مین سر
[illegible] آسمان کے پس ناگہان ایک چیز مانند ابر کے اوس مین مانند چراغون کے پس نکلا مین یعنی اپنے گھر سے یہانتک کہ نہ دیکھا مین نے اوسکو
[illegible] فرمایا حضرت نے جانتا ہی تو کیا تھا یہہ کہا کہ نہین فرمایا یہہ تھے فرشتے نزدیک ہوئے تھے واسطے آواز قراۃ تیری کی اگر پڑہتا رہتا
[illegible] کرتے فرشتے دیکھتے لوگ طرف اونکے نہ چھپتے اون سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ بخاری کی ہین اور مسلم مین ہے فخرجت
[illegible] کے یون ہی عرجت فی الجو یعنی چڑہ گئی ہوا مین درمیان آسمان و زمین کے ف گھوڑا شوخی کرتا تھا اون فرشتون کے ڈر
[illegible] تیری تھے واسطے سننے قرآن کے اور ٹھہر جاتا تھا بسبب چڑہ جانے فرشتون کے آسمان پر حالت چپ ہونے مین اور لفظ اقرا کے معنی ابن حجر
[illegible] یہہ لکھے ہین کہ ہمیشہ پڑہتا رہ اسی سورہ کو کہ سبب ہی ایسی حالت عجیبہ کا اور اگر درپیش آوے زمانہ آیندہ مین ایسی حالت تو نہ چھوڑنا اسکو
[illegible] پڑہتا رہنا اور کہا طیبی نے کہ معنی اسکے طلب یاد تی کی ہین زمانی ماضی مین پس گویا کہا کیون نہ زیادہ کیا تو نے اور اسیلئے کہا اوسکے
[illegible] جواب مین فاشفقت آخر تک پس صاحب جمہ نے ترجمہ اسیکی موافق کیا ہے اور ایک چیز ہی مانند ابر کے وجہ تشبیہ کی یہہ ہی کہ ظلمت
[illegible] کرتی ہین قرآن کے سنے پر یہانتک کہ ہوتی ہین مانند ایک چیز پردہ ہونیوالی کے درمیان اوسکے اور درمیان آسمان کے اور [illegible]
موسہ اونکو ع + وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَءُ سُوْرَةَ الْكَهْفِ وَاِلٰى جَانِبِهٖ حِصَانٌ مَرْبُوْطٌ بِشَطَنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ
سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُوْ وَتَدْنُوْ وَجَعَلَ فَرَسُهٗ يَنْفِرُ فَلَمَّا اَصْبَحَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ
فَقَالَ تِلْكَ السَّكِيْنَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْاٰنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی براء سے کہ کہا تھا ایک شخص پڑہتا سورہ کہف اور ایک طرف
اوسکے گھوڑا تھا بندہا ہوا ساتھہ دو رسیون کے ڈہانک لیا اوس گھوڑے کو ایک ابر نے اور ہونے لگا نزدیک [illegible] شروع کیا
گھومنے اوسکے نے اوچھلنا کودنا پس جب صبح کی اوس شخص نے آیا حضرت کے پاس ذکر کیا یہہ ماجرا روبرو حضرت کے پس فرمایا یہہ تھی سکینہ
[illegible] تھے بسبب پڑہنے قرآن کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف سکینہ کہتی ہین خاطر جمعی اور تسکین قلب اور رحمت کو اور اوسکے سبب سے
[illegible] ہوتا ہی اور تاریکی نفس کی جاتی رہتی ہی اور حضور و ذوق پیدا ہوتا ہی اور کبھی بصورت ابر وغیرہ کے ظاہر ہوتی ہے ع + ح
عَنْ اُبَيِّ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اُجِبْهُ ثُمَّ اَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ اُصَلِّيْ قَالَ اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ اَعْظَمَ
سُوْرَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَلَمَّا اَرَدْنَا اَنْ نَخْرُجَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ قُلْتَ لَاُعَلِّمَنَّكَ
سُوْرَةً مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُوْتِيْتُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
ابی سعید بن معلی سے کہ کہا تھا مین نماز پڑہتا مسجد مین پس بلایا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نہ جواب دیا مینے اونکو پھر آیا

مین حضرت کی پاس پس کہا مینے یارسول اللہ تحقیق مین نماز پڑہتا تھا [illegible]
کر وحکم اوسکی جسوقت پکارے تمکو پھر فرمایا کیا نہ سکھلاؤن مین تجھکو بہت بڑی سورۃ قبل اعظم سورۃ
ہاتھہ میرا پس جسکا ارادہ کیا ہمنے یہہ کہ نکلین کہا مینے یارسول اللہ تحقیق آپ نے فرمایا تھا کہ البتہ سکھلاؤن مین تجھکو بہت
وہ سورۃ الحمد للہ رب العالمین وہ سات آیتین ہین کہ مکرر پڑہی جاتی ہین نماز مین اور قرآن ہے بڑا کہ دیا گیا مین وہ
ف جواب دے والے اس سے معلوم ہوا کہ نماز مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دینے سے نماز نہین جاتی تھی جیسے عام لوگون
سے نماز نہین جاتی اور سورۃ فاتحہ کو بہت بڑی سورۃ اس لیے فرمایا کہ قدر اسکی بڑی ہے اللہ کے نزدیک اور فوائد اور معانی اسکی
باوجود اختصار لفظون کے چنانچہ کہا گیا ہے کہ تمام مقاصد دینی و دنیوی داخل ہین ہیچ قول ایاک نعبد وایاک نستعین کے بلکہ کہا گیا ہے
لے کہ جو کچھہ اگلی کتابون مین ہے وہ سب قرآن مین ہے اور جو کچھہ قرآن مین ہے وہ سب سورۃ فاتحہ مین ہے اور جو کچھہ فاتحہ مین ہے وہ
بسم اللہ مین ہے اور وہ سات آیتین ہین یہہ اشارہ ہے اس آیت پر وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ یعنی دین ہمنے تجھکو سات آیتین کہ مکرر پڑہی
جاتی ہین نماز مین یا ثنا کی گئی ہے اونکی ساتھہ فصاحت کی اور اعجاز کے مراد اون سے سورۃ فاتحہ ہے اور دیا ہمنے تجھکو قرآن عظیم مراد اس سے بھی
فاتحہ ہے اسلیے کہ یہہ جزو اعظم قرآن کی ہے مبالغہ فرمایا کہ یہہ قرآن عظیم ہے ۞ ع ۞ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِيْ يُقْرَءُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ
سے کہا کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ٹھہراؤ اپنے گھرون کو مقبرے تحقیق شیطان بھاگتا ہے اوس گھر سے کہ پڑہی جاتی ہے اوس مین
سورۃ بقرہ کی یہہ حدیث نے نہ ٹھہراؤ گھرون کو مقبرے یعنی جیسی مقبرے خالی ہوتے ہین ذکر اور بندگی اور تلاوت قرآن سے
اسطرح گھرون کو نہ ٹھہراؤ کہ مردون کے مانند پڑے رہو اور ذکر وغیرہ نکرو بلکہ گھرون مین ذکر اور قرآن اور نماز پڑہا کرو بعد ازان ذکر کے وہ
چیز کہ افضل اور بہت فائدہ مند ہے گھرون اور گھر والون کو کہ وہ تلاوت قرآن ہے فرمایا ان الشیطان آخر تک اور خاص سورہ بقرہ کو اس لیے
ذکر کیا کہ اس مین بہت ہین اسماء اور احکام اللہ تعالیٰ کے ۞ ع ۞ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ اقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شَفِيْعًا لِّاَصْحَابِهٖ اقْرَءُوا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَسُوْرَةَ اٰلِ عِمْرٰنَ فَاِنَّهُمَا
تَاْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ غَيَايَتَانِ اَوْ فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا اقْرَءُوا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ
فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيْعُهَا الْبَطَلَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہتے ہوئے آپ پس تحقیق وہ آوینگا دن قیامت کے شفاعت کرنیوالا پڑہنے والون کی پڑہو یعنی علی الخصوص دو سورتین جمکتی ہوئی
سورۃ بقرہ اور آل عمران پس تحقیق وہ دونون آوین گے دن قیامت کے گویا کہ وہ دونون ٹکڑے ہین ابر کے یا دونون سایہ کرنیوالے
چیز ہین مین یا دونون ٹکڑیان ہین پرند جانورون کی صف باندھے ہوئے جھگڑین گے پڑہنے والون اپنے کی طرف سے پڑہو سورۃ بقرہ
پس تحقیق مداومت کرنی اسکے پڑہنے پر اور تامل کرنا معانی اسکی مین اور عمل کرنا اسپر برکت ہے یعنی نفع عظیم ہے اور چھوڑنا اسکا حسرت
یعنی ندامت ہوگی قیامت کو اور نہین طاقت رکھتے اسکی حاصل کرنیکی اہل باطل کسلمند یعنی سبب درازگی اسکی کے نقل کی ہے
پڑہو قرآن یعنی غنیمت جانو پڑہنا اسکا اور مداومت کرو اوسکی تلاوت پر اور جمکتی ہوئی [illegible]
روشن ہین پس گویا کہ یہہ دونون سورتین بہ نسبت اور سورتون کے [illegible]

[illegible] اور پچھا اور دل لگا کے ہوگا
[illegible] سر پر سایہ کرینگے ہین چتر وغیرہ کا پس سایہ بھی ہوگا اور روشنی بھی اور کہا
[illegible] کے لیے ہی پس دل بھی ہوگا ابر کی یہہ سورتین اوسکے لیے ہونگی کہ پڑہا انکو اور نہ سمجھا معنی
[illegible] کے لیے ہونگی کہ پڑہا بھی اور معنی بھی سمجھا اور تیسرا یعنی بصورت ٹکڑیون کی اوسکے لیے ہونگی کہ
[illegible] عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُؤْتَى
[illegible] وَالَّذِيْنَ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ بِهٖ تَقْدُمُهٗ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَاٰلُ عِمْرَانَ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ
[illegible] مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی نواس بن سمعان سی کہ کہا سنا
[illegible] صلعم کو کہ فرماتے تھے لایا جاویگا قرآن دن قیامت کی اور پڑہنے والی قرآن کی وہ کہ عمل کرتے تھے ساتھہ اوسکے آگے
[illegible] قرآن کی سورہ بقرہ اور آل عمران گویا کہ وہ دو ٹکڑی ہین ابر کی یا دو ٹکڑے ہین ابر کے سیاہ درمیان مین اونکے ایک چمک ہی یا گویا
[illegible] مین پرندی جانورون کی صف باندہی ہوئی جھگڑینگی پڑہنے والون کی طرف سی یعنی اپنی پڑہنی والون کی شفاعت کرینگی نقل کی یہہ مسلم
[illegible] لایا جاویگا قرآن یعنی ایک صورت بناکر لایا جاویگا یا ثواب اوسکا لایا جاویگا اور عمل کرتے تھے دلالت کرتی ہی یہہ اسپر کہ جسنے
[illegible] قرآن اور عمل نکیا اوسپر نہ ہوا اہل قرآن سے اور نہوگا وہ شفاعت کرنیوالا اوسکا بلکہ ہوا قرآن حجت اوسپر اور آگے ہونگی یعنی سارے
[illegible] کے ثواب کی آگے ہوگا ثواب ان سورتون کا اور بعضون نے کہا کہ صورت بنائی جاویگی بسکی کہ دیکھینگے اوسکو لوگ جیسکی صورت بہتر
[illegible] اعمال کو تولنے کے لیے میزان مین اور سیاہ یعنی بسبب کدار اور تہ بتہ ہونیکے سیاہ ہونگے اور ایسے ابر کا سایہ خوب ہوتا ہے
[illegible] درمیان مین اونکے ایک چمک ہی یعنی باوجود دل دار ہونیکی نہین مانع ہونگی روشنی کے اور بعضون نے کہا کہ شرق کے معنی ہین درز
[illegible] درمیان اون دونون سورتون کے فرق ہوگا واسطے تمیز کے ساتھہ بسملہ کے ع وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
[illegible] وَسَلَّمَ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِيْ اَيُّ اٰيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَعَكَ اَعْظَمُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ
[illegible] يَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِيْ اَيُّ اٰيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَعَكَ اَعْظَمُ قُلْتُ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ قَالَ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ فِيْ
[illegible] وَقَالَ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ابن کعب [illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
[illegible] کہ کیا تجھکو یاد کی کیا جانتا ہی تو کون سے آیت کتاب اللہ تعالیٰ سے ساتھہ تیرے بہت بڑی ہی کہا مینے کہ اللہ اور رسول اوسکا
[illegible] ابا المنذر جانتا ہی تو کون سے آیت کتاب اللہ سی ساتھہ تیرے بہت بڑی ہی کہا مینے اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم یعنی ساری
[illegible] سینہ مرا حضرت نے اپنا ہاتھہ میری سینہ پر اور فرمایا چاہیے کہ خوشگوار ہو تجکو علم اے ابا المنذر نقل کی یہہ مسلم نے ف اولی
[illegible] کہنا حضرت کی اول ازراہ ادب کی اور جواب دیا دوسری بار واسطے پوچھنے حضرت کے پس جمع کیا ادب اور فرمان بردار کو
[illegible] کہا کی اور بعضون نے کہا کہ منکشف ہوا اونکو دوسری بار علم اللہ کی طرف سی یا مدد رسول اوسکی سی بسبب برکت تفویض اور
[illegible] کرسی کو بہت بڑا اس لیے کہا کہ اس مین بیان توحید اور تعظیم الٰہی اور ذکر اسماء حسنیٰ اور
[illegible] عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ وَكَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكٰوةِ رَمَضَانَ
[illegible] السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی محتاج

وَلِي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ قَالَ فَخَلَّيْتُ عَنْهُ

يَا رِحَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ شَكَى حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالًا

لِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ سَيَعُودُ فَرَحِمْتُهُ

وَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعْنِي فَإِنِّي مُحْتَاجٌ

فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا دارو غہ کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ

رمضان کی یعنی صدقہ عید الفطر کا تا بعد جمع ہونیکے بانٹین حضرت فقرا کو پس آیا میری پاس ایک شخص پس شروع کیلین بھرنے

یعنی لیکر اپنے ہاتھ اور دامن مین رکھتا جاتا تھا پس پکڑ لینے اوسکو اور کہا مینے کہ البتہ پہنچاؤنگا مین تجکو طرف پیغمبر خدا صلی

کہ اوس نے کہ محتاج ہون اور میرے ذمہ پر نفقہ عیال کا ہی اور مجکو حاجت سخت ہی یعنی قرض وغیرہ اور میرے ذمہ کا ابو ہریرہ

پس چھوڑ دیا مین نے اوسکو پس صبح کی مینے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی خبر غیب کی دی کہ اے ابو ہریرہ کیا ہوا قیدی تیرا

گذری ہوئی یعنی کہا کہا مینے یا رسول اللہ شکایت کی اوس نے حاجت سخت کی اور عیالداری کی پس رحم کیا مینے اوسپر پس چھوڑ دیا مین

اوسکو فرمایا حضرت نے خبردار ہو تحقیق اوس نے جھوٹ بولا تجسے یعنی بیچ ظاہر کرنے حاجت کی اور وہ پھر آویگا یعنی پس ڈرتا رہا مین اوس سے

پھر آویگا پس پہچانا میں نے یہ کہ وہ پھر آویگا پس منتظر رہا مین اوسکا پھر آیا پس لپین لینے لگا غلہ مین سے

پس پکڑ لیا مینے اوسکو اور کہا مینے کہ البتہ اٹھا لیجاؤنگا مین تجکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا اوس نے چھوڑ دی مجکو کہ مین محتاج ہون

پس رحم کیا مینے اوسپر پس چھوڑ دی مینے راہ اوسکی **ف** اس بار شاید کہ رحم کیا بسبب کہنے اوسکی کہ

اور نکلا ہے ثابت ہوچکا تھا جھوٹا اوسکا بیچ ظاہر کرنے حاجت کی زبانی مخبر صادق کے **ع** **فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ**

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ شَكَى حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ

فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ فَرَصَدْتُهُ فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ

إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا آخِرُ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ أَنَّكَ تَزْعَمُ لَا تَعُودُ ثُمَّ تَعُودُ فَقَالَ دَعْنِي فَإِنِّي أُعَلِّمُكَ

يَنْفَعُكَ اللهُ بِهَا إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ حَتَّى تَخْتِمَ الْآيَةَ

لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قُلْتُ زَعَمَ أَنَّهُ يُعَلِّمُنِي كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِي اللهُ بِهَا قَالَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَهُوَ

كَذُوبٌ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلَاثِ لَيَالٍ قُلْتُ لَا قَالَ ذَاكَ شَيْطَانٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ پس صبح کی مینے پھر فرمایا مجکو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابو ہریرہ کیا ہوا قیدی تیرا عرض کیا مینے یا رسول اللہ شکایت کی اوس نے حاجت سخت کی اور عیالداری

پس رحم کیا مینے اوسپر چھوڑ دی مینے راہ اوسکی یعنی بسبب عہد اوسکی کے کہ پھر نہ آویگا پس فرمایا خبردار ہو تحقیق اوس نے جھوٹ بولا

یعنی اس مین کہ پھر نہ آویگا اور پھر آویگا وہ پس منتظر رہا مین اوسکا پھر آیا لپین لینے غلہ سے پس پکڑ لیا مینے اوسکو اور کہا

مین تجکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہ اخیر ہے تین مرتبہ کی تحقیق تو کہتا ہے کہ پھر نہ آؤنگا

چھوڑ دو مجکو سکھلاؤنگا مین تمکو کلمے کہ نفع دیگا مجکو اللہ بسبب

Marfat.com

Marfat.com

پڑھیگا تین آیتین تو بچایا جاویگا فتنہ اوسکے سے اگر پڑھیگا دس
تین آیتون کی یاد کرنے سے فتنہ ملاقات سے بچیگا اور تین آیتون کی پڑھنے
واللہ اعلم ع - وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ
الْقُرْاٰنِ قَالُوْا وَكَيْفَ يَقْرَأُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ يَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ رَوَاهُ
عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اور روایت ہی ابی درداسے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا عاجز ہی
مین تہائی قرآن عرض کیا صحابہ نے اور کسطرح پڑہی تہائی قرآن فرمایا قل ہو اللہ احد برابر ہی تہائی قرآن کے
بخاری نے ابی سعید سے **ف** قل ہو اللہ برابر تہائی قرآن کے اس لیے ہی کہ قرآن مین مذکور ہین قصے اور احکام اور توحید اس
اور بعضون نے کہا کہ ثواب اسکا مضاعف ہوتا ہی بقدر اصل ثواب تہائی قرآن کے پس بموجب تقریر اول کے نہین لازم آتا کہ تین بار پڑہنی ہی
اور بموجب تقریر دوسری کے تین بار پڑہنی ہی اصل ثواب ایک قرآن کا حاصل ہوجاتا ہی ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلٰى
وَكَانَ يَقْرَأُ لِاَصْحَابِهٖ فِيْ صَلٰوتِهِمْ فَيَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
فَقَالَ سَلُوْهُ لِاَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فَسَاَلُوْهُ فَقَالَ لِاَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ وَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَقْرَاَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبِرُوْهُ اَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک شخص کو امیر کر
ایک لشکر پر اور تہا وہ امامت کرتا اپنے رفیقون کی نماز مین اور ختم کرتا یعنی قراءۃ اپنی ساتھہ قل ہو اللہ احد کے پس جبکہ پھرے یعنی لشکر کے لوگ
ذکر کیا روبرو حضرت کے پس فرمایا پوچھو اوس سے کسواسطے کرتا ہے یہ پس پوچھا اوس سے کہا اوس نے کرتا ہون مین یہہ اس لیے کہ تحقیق
اس مین ہی صفت رحمان کی اور مین دوست رکہتا ہون یہہ کہ پڑہون اوسکو یعنی ہمیشہ واسطے ہونے صفت رحمان کی اس مین فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے خبر دو اوسکو کہ اللہ دوست رکہتا ہی اوسکو یعنی بسبب دوست رکہنے اسکی کے اسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف**
ختم کرنا ساتھہ قل ہو اللہ کے یعنی پڑہنا آخر رکعت ہر نماز کی مین بعد سورۃ فاتحہ کے قل ہو اللہ احد اور کہا ابن حجر نے پڑہنا بعد فاتحہ کے یا
بعد فاتحہ اور سورۃ کے ہر رکعت مین قل ہو اللہ اور معنی اول جو ہمنے لکھے ہین وہ خوب ہین کہ نماز بلا کراہت ہوتی ہی بالاتفاق ع **وَعَنْ**
اَنَسٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قَالَ اِنَّ حُبَّكَ اِيَّاهَا اَدْخَلَكَ
الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ مَعْنَاهُ اور روایت ہی انس سے کہ کہا تحقیق ایک شخص نے عرض کیا یا رسول
تحقیق مین دوست رکہتا ہون اس سورۃ کو مراد اوس سے سورۃ قل ہو اللہ احد فرمایا حضرت نے کہ تحقیق دوستی تیری اوس سورۃ کی
تجکو بہشت مین نقل کی یہہ ترمذی نے اور روایت کیے بخاری نے معنی اسکی **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ تَرَ اٰيَاتٍ اُنْزِلَتِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ رَوَاهُ
اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عجب آیتین اتری ہین آج کی رات
مانند اونکی کبھی یعنی بیچ مقدار پناہ پکڑنیکی کہ وہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہین نقل کی یہہ مسلم نے
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ كُلَّ لَيْلَةٍ
هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ

Marfat.com

[illegible] متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ
[illegible] اپنی کو ہر شب ملاتی دونون ہاتھہ اپنی پھر دم کرتے دونون ہاتھون مین بیچ پڑہتے اون مین قل
ہو اللہ اور قل اعوذ برب الناس پھر پھیرتی دونون ہاتھونکو بدن اپنی پر جہانتک ہوسکتا شروع کرتے پھیرنا ہاتھون کا
سر اور اپنے منہ پر اور اگلی جانب بدن اپنی کی پر یعنی بعد اسکی ہاتھہ اور جگہہ پھیرتی تھی یہہ یعنی پڑہنا اور دم کرنا اور پھیرنا ہاتھہ کا تھا
کہ بیخاری اور مسلم نے **ف** ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ دم پہلی ہاتھون پر کرتی تھے اور پڑہتی تھے بعد اوسکی
[illegible] ہوکہ یہہ اس لیے کرتے تھی کہ تا مخالفت ہووے ساحرون کی کہ وہ پہلی پڑہتی ہین اور دم پیچہی کرتے ہین اور بعضون نی کہا کہ معنی یہہ ہین
[illegible] ارادہ دم کرنیکا کرتے پھر پڑہتا اور پھر دم کرتے ع **وَسَنَذْكُرُ** حَدِيثَ ابْنِ مَسْعُودٍ لَمَّا أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَابِ الْمِعْرَاجِ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى اور ذکر کرینگے ہم حدیث ابن مسعود کی لما اسری برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
باب المعراج مین انشاء اللہ تعالی **اَلْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ تَحْتَ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْقُرْاٰنُ يُحَاجُّ الْعِبَادَ لَهٗ ظَهْرٌ وَبَطْنٌ وَالْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ تُنَادِي اَلَا مَنْ
وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللهُ وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللهُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہی عبدالرحمن بن عوف سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سی کہ فرمایا تین چیزین ہونگی نیچی عرش کی دن قیامت کی ایک تو قرآن جہگڑیگا بندون سی اور واسطی قرآن کی ظاہر بہی ہی اور باطن بہی اور
دوسری نیچی عرش کی امانت اور تیسری ناتا پکاریگا ناتا یا ہر ایک ناتا اور امانت خبردار ہوجسنی ملایا مجکو یعنی عایت کی میری حق کی ملاویگا
اوسکو اللہ یعنی ساتھہ رحمت اپنی کے اور جسنے توڑا مجکو یعنی عایت میری حق کی نکی توڑیگا اوسکو اللہ یعنی متوجہ نہین ہونیکا اوس سی
نقل کی یہہ شرح السنہ مین **ف** نیچی عرش کی یہہ کنایہ ہی اس سے کہ کمال قرب اور اعتبار ہوگا انکو درگاہ عزت مین کہ ضایع نہین کریگا حق
سبحانہ اونکی حق کو اور ثواب اون لوگون کی کہ محافظت کرینگی انکی جیسا کہ حال بادشاہون کی مقبرون کا ہوتا ہی اور جہگڑیگا بندون سی
یعنی جنہون نی اسکی تعظیم نکی اور عمل نکیا اسپر اون سی جہگڑیگا اور جنہون نی تعظیم اسکی کی ہوگی اور عمل کیا ہوگا اسپر اونکی طرف سی جہگڑیگا
یعنی جناب الہی مین شفاعت انکی کریگا اور ظاہر ہی یعنی معنی ظاہر ہین کہ اکثر لوگ سمجہتی ہین احتیاج تامل کی نہین اور باطن ہی یعنی بعضی معنی قرآن
کی محتاج ہین تامل اور فکر و تفسیر کی کہ نہین سمجہتی اوسکو مگر خواص مقربین علماء عاملین سی یہہ اشارہ [illegible] بقدر سمجہ اپنی کی ساتھہ قرآن
سی فایدہ لیا جاویگا اگر عمل کریگا اوسپر اور امانت سی مراد ہی حق اللہ تعالی کی اور بندون کی کہ لازم ہی ادا اونکا ع ح **وَعَنْ**
عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اِقْرَاْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ
تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَاِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰيَةٍ تَقْرَؤُهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عبداللہ
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا جاویگا واسطی صاحب قرآن کی پڑہ اور چڑہ یعنی بہشت کی درجون پر اور ٹہہر ٹہہر کر
پڑہتا کہ تو ٹہہر ٹہہر کر پڑہتا تہا دنیا مین پس تحقیق مرتبہ تیرا نزدیک آخر آیت کی کہ پڑہیگا تو اوسکو نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد
اور نسائی نے **ف** صاحب قرآن وہ کہ ہمیشہ تلاوت کرتا ہی قرآن کی اور عمل کرتا ہی اوسپر نہ وہ کہ پڑہی قرآن اور قرآن لعنت کرے
اوسپر بسبب نکرنیکا اوسکا یہہ حال ہوتا ہی ایک روایت مین آیا ہی کہ جو کوئی عمل کری قرآن پر پس گویا کہ پڑہتا ہی اوسکو ہمیشہ اگرچہ
نہین گویا کہ نہ پڑہتا اوسکو اگرچہ پڑہتا ہی اوسکو ہمیشہ آور پڑہ اور چڑہ یعنی چڑہتا جا درجات جنت مین

بقدر آیتون کے کہ پڑہے تو اور آیا ہی ایک روایت مین کہ درجات جنت کے بقدر آیات قرآن کے ہین پس
اوپر سکے درجہ جنت کے پر کہ لائق حال اوسکی کے ہوگا چڑہیگا اور اس مین اشارا ہی اسپر کہ جو حافظ ترتیل
ہوگا سورتون اور آیتین قرآن کی بحسب گنتی کوفیون کے کہ اس دیار مین قراءۃ اور گنتی اونکی مروج ہی چھ ہزار اور دو سو
اور سوای اسکے اور بھی قول بہت سے آئے ہین اس مین جو چاہی قراءۃ کی کتابون مین سے دیکھ لے ح ع بحر العلوم **وعن**
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الذی لیس فی جوفہ شیء من القرآن کالبیت الخرب رواہ الترمذی
والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث صحیح اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ تحقیق وہ شخص کہ نہین اوسکے دل مین کچھ قرآن سے مانند گھر ویران کی ہی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث
صحیح ہی **ف** اسلیے کہ جو کوئی کچھ بھی قرآن نہ جانتا ہوا ور نہ ایمان رکہتا ہوا وسپر یا جانتا ہوا ور ایمان نہ رکہتا ہوا وسپر وہ مانند گھر
ویران ہی اور جسکو قرآن آتا ہوا ور ایمان بھی رکہتا ہوا وسپر اوسکا باطن آباد ہی نور ایمان سے تھوڑا جانتا ہوگا بہت جانتا ہوگا بہت آباد
ہوگا ع ح **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الرب تبارک وتعالی من شغلہ القرآن
عن ذکری ومسئلتی اعطیتہ افضل ما اعطی السائلین وفضل کلام اللہ علی سائر الکلام کفضل اللہ علی خلقہ
رواہ البیہقی فی شعب الایمان والدارمی والبیہقی فی شعب الایمان وقال الترمذی ھذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی
ابی سعید سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہی پروردگار بابرکت اور بلند جسکو باز رکہی قرآن یاد میری سے اور مانگنے
کی سے دیتا ہون مین اوسکو بہتر اوس چیز سے کہ دیتا ہون مانگنے والون کو اور بزرگی کلام الٰہی کی اوپر تمام کلامون کے مانند
فضل اللہ کے تمام مخلوقات اوسکی پر یعنی اور ایسی ہی فضیلت مشغول ہونیوالی کے اس مین اوپر غیر اوسکی کی نقل کی یہہ ترمذی اور
دارمی سے اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن غریب ہی **ف** جسکو باز رکہی قرآن یعنی جو کوئی مشغول ہی
یاد کرنے قرآن کی مین اور جاننے اور سمجھنے معانی اسکی مین اور عمل کرنے مین اوس چیز پر کہ اوس مین ہی اور باز رہی اور ذکر و دعا میری سے
کہ سوای کلام اللہ کی ہین تو دیتا ہون اوسکو زیادہ مانگنے والون سے اور ظاہر یہہ تھا کہ کہا جاتا کہ دیتا ہون اوسکو زیادہ مانگنے والون اور ذکر
کرنیوالون سے لیکن یون نہ کہا اور اکتفا کیا ساتھہ ذکر کرنے مانگنے والون کے اس لیے کہ ذکر بھی حقیقت مین دعا ہی کیونکہ ذکر اور ثنا کریم سے
مقصود یہہ ہوتا ہی کہ کچھہ ہمکو دے اور جملہ فضل کلام اللہ الخ احتمال رکہتا ہی کہ تتمہ ہی قول اللہ تعالیٰ کا اور احتمال یہہ بھی ہی کہ کلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کا ہی ظاہر تر یہی ہی ع ح **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ حرفا من کتاب اللہ فلہ بہ
حسنۃ والحسنۃ بعشر امثالہا لا اقول الم حرف ولکن الف حرف ولام حرف ومیم حرف رواہ الترمذی والدارمی
وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح غریب اسنادا اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص کہ پڑہے ایک حرف کتاب اللہ یعنی قرآن مین سے پس واسطے اوسکے عوض ہر حرف کی نیکی اور نیکی برابر دس نیکی کے یعنی حرف
پر دس نیکیان لکہی جاتی ہین نہین کہتا مین کہ سارا الم ایک حرف ہی الف ایک حرف اور لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہی اسکے
کہنے مین تیس نیکیان لکہی جاتی ہین نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہی **وعن** ابن
عبد اللہ بن حارث الاعور قال مررت فی المسجد فاذا الناس یخوضون فی

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الا انہا ستکون فتنۃ
یا رسول اللہ قال کتاب اللہ فیہ نبا ما قبلکم وخبر ما بعدکم وحکم ما بینکم ھو الفصل لیس
ثم کذہ من جبار قصمہ اللہ ومن ابتغی الھدی فی غیرہ اضلہ اللہ وھو حبل اللہ المتین وھو الذکر
ھو الصراط المستقیم ھو الذی لا تزیغ بہ الاھواء ولا تلتبس بہ الالسنۃ ولا
ولا یخلق عن کثرۃ الرد ولا ینقضی عجائبہ ھو الذی لم تنتہ الجن اذ سمعتہ حتی قالوا انا
سمعنا قرانا عجبا یھدی الی الرشد فامنا بہ من قال بہ صدق ومن عمل بہ اجر ومن حکم بہ عدل
ودعا الیہ ھدی الی صراط مستقیم رواہ الترمذی والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث اسنادہ
مجھول وفی الحارث مقال اور روایت ہی حارث اعور یعنی کانے سے کہا کہ گذرا میں مسجد میں یعنی مسجد کوفہ میں لوگوں پر کہ بیٹھے
ہیں تاگہاں لوگ مشغول تھے بیچ باتوں بیفائدہ کے یعنی قصوں وغیرہ میں اور چھوڑ دی تھی تلاوت قرآن وغیرہ پھر گیا میں حضرت علی کے
پاس پس خبر دی میں نے اونکو پس فرمایا حضرت علی نے کیا تحقیق کی اونہوں نے یہہ بات یعنی چھوڑ دیا اونہوں نے قرآن اور مشغول ہوئے
بیفائدہ باتوں میں کہا میں نے کہ ہاں فرمایا حضرت علی نے خبردار ہو تحقیق سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے خبردار ہو تحقیق
ہوگا فتنہ یعنی اختلاف واقع ہوگا لوگوں میں اور بُری مذاہب نکالینگے کہا میں نے کس طرح خلاصی ہوگی اس سے یا رسول اللہ فرمایا کتاب
اللہ یعنی طور خلاصی کا اوس سے عمل کرنا ہی کتاب اللہ پر اوس میں خبر ہی پہلوں تمہاری کی یعنی اگلی امتوں کی خبریں اور خبر ہی اوس چیز کی
جو تمہاری ہی یعنی علامتیں قیامت کی اور احوال قیامت کی اور اوس میں حکم ہی اوس چیز کا کہ واقع ہو درمیان تمہارے یعنی
اور طاعت و گناہ اور حلال و حرام اور تمام شرائع اسلام کی اور معاملات آپس کی وہ فرق کرنیوالا ہی درمیان حق و باطل کی
نہیں وہ ہنسی متکبر نے چھوڑا قرآن کو ہلاک کریگا اوسکو اللہ اور جس نے ڈھونڈھی ہدایت اوسکی غیر میں یعنی کتابوں میں اور علموں میں کہ
لگائے گئے قرآن سے اور نہ موافق ہیں ساتھ اوسکے گمراہ کریگا اوسکو اللہ اور وہ رسی اللہ کی ہی استوا یعنی وسیلہ قوی ہی معرفت اور
الٰہی کا اور وہ ہی مذکور یا حکمت اور وہ راہ ہی سیدھی اور وہ ایسا ہی کہ نہیں کج ہوتیں بسبب اتباع اوسکے کجوا شبہیں حق
بدلتے کے اور نہیں ملتبس ساتھ اوسکے زبانیں اور نہیں سیر ہوتی اوس سے علماء اور نہیں پرانا ہوتا بسبب کثرت مزاولت کے اور نہیں
ختم عجائب اوسکے اور وہ ایسا ہی کہ نہ توقف کیا جنوں نے اوسوقت کہ سنا اوسکو یہانتک کہا تحقیق ہمنے سنا قرآن عجب راہ بتاتا ہے
ساتھ اوسکے ایمان لائے ہم ساتھ اوسکے جس نے کہا موافق اوسکے اوس نے سچ کہا اور جس نے عمل کیا ساتھ اوسکے ثواب دیا جاویگا
ساتھ حکم کیا ساتھ اوسکے یعنی درمیان لوگوں کے انصاف کیا اور جس نے بلایا یعنی خلق کو طرف اوسکے یعنی طرف ایمان لانے اور عمل کرنیکے
بلایا گیا طرف سیدھی راہ کے نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث سند اسکی مجہول ہی
اور حارث گنگو کی ہی یعنی وہ جھوٹا ہی **ف** جس متکبر نے چھوڑا قرآن کو یعنی ایمان نہ لایا اوسپر اور نہ عمل کیا اوسپر اور ہلاک کریگا
اوسکو اللہ اور وہ اوسکی اصل میں قصم کے معنی ہیں توڑنے اور جدا کرنیکے پس معنی یہہ ہیں کہ قطع کریگا اوسکو اللہ اور دور کریگا رحمت
سے اور کر دیگا اوسکو عذاب قرآن پر اور پہنچاویگا اوسکو اللہ تعالیٰ اعلیٰ مراتب کو اور کہا طیبی نے کہ جس نے ترک کیا عمل کرنا قرآن کی ایک
آیت کا اور عمل کیا اوسپر یا ترک کی قراءۃ اوسکی اور راہ تکبر کی کافر ہو جاتا ہی اور جس نے چھوڑا

Marfat.com

پڑہنا قرآن کا بسبب عجز کے یا کسل و ضعف کے باوجود اعتقاد تعظیم اوسکی کی پس نہین
ہوتین بسبب اتباع اوسکی کے خواہشین یعنی جو کوئی اتباع کریگا اسکا محفوظ رہیگا گمراہی سے اور نہ کرے گا
[illegible] کلام اللہ ہے وہ کہان محفوظ ہین بلکہ گمراہ ہین جواب یہہ کہ سبب اونکی گمراہی
نہین پڑتی ہین اس لیے کہ چھوڑ دین اونہون نے حدیثین حضرت کی کہ جنسے مقصد کلام اللہ کا معلوم ہوتا ہے اور نہ تقلید کی اونہون
کہ جو کامل تھے کلام اللہ کے سمجھنے مین یعنی صحابہ وغیرہم نے پس نہ پہچانا اونہون نے قرآن کو حق پہچاننے کا اس لیے کہا ہے جنید رح نے
کریگا قرآن اور نہ سیکھیگا حدیث نہ پیروی کیجاویگی اوسکی اور جو کوئی داخل ہوا طریقہ ہمارے مین بغیر علم کے اور ہمیشہ قناعت کی اونہون نے
مسخرہ ہے شیطان کا اس لیے کہ علم ہمارا مقید ہے ساتھ کتاب و سنت کے واللہ اعلم اور کہا طیبی نے کہ معنی اسکے یہہ ہین کہ نہین قابل ہوتا قرآن
یعنی مبتدع اوپر تبدیل و تغییر و کج کرنے اسکی کے اس صورت مین ب تعدیہ کی لیے ہے اور نہین ملتبس ساتھ اوسکے زبانین یعنی اونکی
اسکی مانند نہین ہوسکتی بسبب نہایت فصاحت اسکی کی یا مراد یہہ ہے کہ قرآن دشوار نہین ہے مومنون کی زبانون پر اگرچہ عربی نہون بسبب
خوش ہونے دلون کے اوپر تلاوت اوسکی کے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ اور نہین سیر ہوتے اوس سے علماء
یعنی نہین احاطہ کرسکتے کنہ اوسکو علماء اسقدر کہ ٹھہر رہین طلب اوسکی سے مانند ٹھہر رہنے اوس شخص کے سیر ہوتا ہے کہانے سے بلکہ جب مطلع ہوتے
ہین ایک چیز پر حقائق اوسکے سے مشتاق ہوتے ہین اور چیز کے زیادہ اول سے اور نہین پرانا ہوتا یعنی نہین جاتی لذت قرارت اوسکی
کے اور سنے اذکار و اخبار اوسکی کے بار بار پڑہنے سے بلکہ جب پڑہتا ہے بندہ یا سنتا ہے اوسکو زیادہ پاتا ہے حلاوت بہ نسبت پہلی بار کے اگرچہ
سمجھے معنی اوسکے ع **وَعَنْ** مُعَاذٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ أُلْبِسَ
وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ضَوْءُهُ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِي بُيُوتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِي عَمِلَ بِهٰذَا
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے معاذ جہنی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑہے قرآن اور عمل کرے ساتھ
اوس چیز کے کہ اوس مین ہے پہنائے جاوینگے ماں باپ اوسکے تاج دن قیامت کے کہ روشنی اوسکی بہت اچھی ہوگی روشنی آفتاب کی سی پس کیا گمان ہے
دنیا کے اگر ہو آفتاب اندر گھرون تمہاری کے پس کیا گمان ہے تمہارا ساتھ اوس شخص کے کہ عمل کیا ساتھ قرآن کے نقل کی ہے احمد اور ابو داؤد نے
ف پڑہے قرآن یعنی خوب طرح پڑہے اوسکو اور کہا ابن حجر نے یاد کرے اوسکو اور اگر ہو آفتاب یعنی بالفرض والتقدیر تمہارے گھرون مین اس
مبالغہ ہے بیچ روشنی کے کہ آفتاب باوجود اس روشنی کے اگر اندر گھرون کے ہو تو روشنی اوسکی زیادہ معلوم ہوگی بہ نسبت اسکے کہ ہے باہر اور اونچا اور
جسکا مطلب ہے کہ جب اوسکے ماں باپ کی یہہ قدر ہووے گی اوسکے سبب سے تو اوسکا کیا کچھ درجہ ہوگا ع **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ جُعِلَ الْقُرْآنُ فِي إِهَابٍ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ مَا احْتَرَقَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور
ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اگر گردانا جاوے قرآن چمڑے مین پھر ڈالا جاوے آگ مین یعنی
بالفرض والتقدیر تو نہ جلے نقل کی یہہ دارمی نے **ف** بعضون نے کہا ہے کہ یہہ معجزہ قرآن کا حضرت کی زمانی مین تھا جیسے معجزے اور انبیاء کے
اونکے زمانی مین ہوتی تھی اور بعضون نے کہا کہ مراد یہہ ہے کہ جو کوئی قرآن پڑہے اور عمل کرے اوسپر تو دوزخ کی آگ مین نہین جائیگا یعنی
چمڑہ ہے پوست و بدن آدمی کا ہے ح **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَحَلَّ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهُ فِي عَشَرَةٍ مِنْ

[illegible] وَحَفْصُ بْنُ سُلَيْمٰنَ الرَّاوِيْ

[illegible] اور روایت ہی حضرت علی سے کہ کہا جس شخص نے کہ پڑھا قرآن پھر یاد کیا اوسکو اور حلال جانا حلال

[illegible] اوسکو داخل کریگا اوسکو اللہ بہشت مین یعنی اوّل اہل مین اور قبول کریگا اوسکی شفاعت بیچ حق دس شخصون کے

[illegible] کہ سب ایسی ہی ہون گی کہ واجب ہوگی واسطے اونکے آگ یعنی فاسق اور لائق دوزخ کی ہونگی نقل کی یہہ احمد اور [illegible]

[illegible] اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث غریب ہی اور حفص بن سلیمان راوی نہین قوی ضعیف کیا جاتا ہی [illegible]

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ كَيْفَ تَقْرَأُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَرَأَ اُمَّ الْقُرْاٰنِ [illegible] لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا اُنْزِلَتْ فِي التَّوْرٰىةِ وَلَا فِي الْاِنْجِيْلِ وَلَا فِي الزَّبُوْرِ وَلَا فِي [illegible] اِنَّهَا سَبْعٌ مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُعْطِيْتُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ مِنْ [illegible] اُنْزِلَتْ وَلَمْ يَذْكُرْ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ قَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب کو کسطرح سے پڑہتی ہو تم یعنی کیا پڑہتی ہو نماز مین پس پڑہی سورۂ فاتحہ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

[illegible] قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھہ مین ہی نہین اوتاری گئی توریت مین اور نہ انجیل مین اور نہ زبور مین اور نہ قرآن مین کوئی

[illegible] سورہ مانند اسکی اور تحقیق سورہ فاتحہ سات آیتین ہین مکرر پڑہی جاتی ہین اور قرآن عظیم ہی کہ دیا گیا ہون مین وہ نقل کی یہہ ترمذی نے

[illegible] اور نقل کی دارمی نے قول ما انزلت سے اور نہین ذکر کیا ابی بن کعب کا اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** تحقیق مثانی اور

[illegible] قرآن عظیم کے مصنف کی پہلی فصل مین ہو چکی ہی + **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ فَاقْرَءُوْهُ [illegible] فَاِنَّ مَثَلَ الْقُرْاٰنِ لِمَنْ تَعَلَّمَ فَقَرَأَ وَقَامَ بِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَّحْشُوٍّ مِّسْكًا تَفُوْحُ رِيْحُهٗ كُلَّ مَكَانٍ وَمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَ [illegible] فِيْ جَوْفِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ اُوْكِيَ عَلٰى مِسْكٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ [illegible]

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیکھو قرآن پھر پڑہو اوسکو پس تحقیق حال قرآن کا واسطے اوس شخص کے کہ سیکھتا ہی پھر پڑہتا [illegible]

نہ پڑہتا ہی یا عمل کرتا ہی اوسپر یا رات کو قیام کرتا ہی ساتھہ اوسکی مانند حال تھیلی بھری ہوئی کی مشک سے ہی کہ پہنچتی ہی بو اوسکی

[illegible] مکان مین اور حال اوس شخص کا کہ سیکھا اوسکو اور سورہا اور غافل ہوا قراۃ اور قیام سے [illegible] یا اور کلام اللہ اوسکی دل مین ہے

[illegible] حال تھیلی کی ہے کہ باندہی گئی مشک پر نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** سیکھو قرآن یعنی لفظ و معانی اوسکی

[illegible] یعنی فرض سیکھنا اور سکھانا قرآن کا فرض کفایہ ہی انتہی اور فرض عین ہے سیکھنا بعض قرآن کا یعنی جسقدر پڑہنا فرض ہے

[illegible] اور کہا نووی نے کہ مشغول ہونا یاد کرنے قرآن مین کہ زیادہ ہی فاتحہ سے افضل ہے نماز نفل سے اس لیے کہ وہ فرض کفایہ ہے

[illegible] کہا ہی بعض متاخرین نے اسپر کہ مشغول ہونا ساتھہ حفظ قرآن کے افضل ہے مشغول ہونے سے اور علون ہین کہ جو فرض کفایہ ہین نہ

[illegible] یعنی فرض ہین علم سے افضل نہین ہی یاد کرنا قرآن کا اور مانند حال تھیلی بھری ہوئی کے الخ یعنی سینہ قاری کا مانند

[illegible] کے ہے اور قرآن اوس مین مانند مشک کے پس جب وہ پڑہتا ہے پہونچتی ہی برکت اوسکی گھر اوسکے مین اور ہمسایون کو اور ابعد جملہ کا یہہ مطلب

[illegible] قرآن اوسمین بڑہا پہونچی برکت اوسکی سارا اوسکو اور سارا اور روزکو پس ہوا مانند مشک کی تھیلی کے کہ سارا اوسکا بدبو ہوا

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَمَ الْمُؤْمِنَ اِلٰى اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ

Marfat.com

وَاٰيَةُ الْكُرْسِيِّ حِيْنَ يُصْبِحُ يُحْفَظُ بِهِمَا حَتّٰى يُمْسِيَ وَمَنْ قَرَأَهُمَا حِيْنَ يُمْسِيْ

وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی

کہ اوسکو پڑہ موسن کہتی ہین الیہ المصیر تک اور آیۃ الکرسی وقت صبح کی محفوظ رہتا ہی بسبب برکت انکے یعنی سب رات

کہ سے شام تک اور جو پڑہی انکو وقت شام کی محفوظ رہتا ہی بسبب برکت اونکی سکے صبح تک نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے اور

کہ یہہ حدیث غریب ہی **ف** الیہ المصیر تک آیۃ مذکور یون ہی حٰمٓ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ غَافِرِ الذَّنْبِ قَابِلِ التَّوْبِ

ذِي الطَّوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ **وَعَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ

قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفَيْ عَامٍ اَنْزَلَ مِنْهُ اٰيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَلَا تُقْرَاٰنِ فِيْ دَارٍ ثَلٰثَ

لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا الشَّيْطٰنُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے لکہی کتاب یعنی حکم کیا فرشتون کو ساتہہ لکہنے قرآن کے لوح محفوظ مین قبل

پیدا کرنے آسمان و زمین کے دو ہزار برس اوتارین اوس کتاب مین سی دو آیتین کہ ختم کیا ساتہہ اونکے سورہ بقرہ کو یعنی آمن الرسول سی آخر

تک اور جس مکان مین پڑہی جاوین یہہ آیتین تین رات تک نہین نزدیک آتا اوسکے شیطان نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی

نے کہ یہہ حدیث غریب ہی **وَعَنْ** اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ ثَلٰثَ اٰيَاتٍ مِّنْ

اَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی ابی درداء سے

کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑہی تین آیتین اوّل سورۂ کہف کی بچایا جاویگا فتنہ دجال کی سے نقل کی یہہ ترمذی نے

اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** پہلی فصل مین ایک حدیث ابو درداء سے گذری کہ جو کوئی یاد کریگا دس آیتین اوّل سورۂ کہف کی

بچایا جاویگا دجال سے پس ایک وجہ جمع کی تو وہان بیان کی گئی ہی اور دوسری وجہ جمع کی یہہ بھی ہو سکتی ہی کہ اوّل دس آیتون کی یاد کرنیکی یہہ

خاصیت مترتب ہوتی ہو بعد ازان از راہ وسعت فضل کی تین آیتون کی پڑہنے کے یہہ خاصیت ہو واللہ اعلم **وَعَنْ** اَنَسٍ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْاٰنِ يٰسٓ وَمَنْ قَرَاَ يٰسٓ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِقِرَاْءَتِهَا

قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی انس سے

کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے ہر چیز کے دل ہی اور دل قرآن کا یٰس ہے اور جو شخص کہ پڑہتا ہی یٰس لکہتا ہی اللہ اوسکے

اوسکے بسبب پڑہنے اوسکی کے ثواب پڑہنے قرآن کا دس بار نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے

ف دل قرآن کا یعنی خلاصہ اوسکا یٰس ہے اس لیے کہ احوال قیامت کے اور اور مقاصد عمدہ قرآن کے اس مین مذکور ہین ع **وَعَنْ**

اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَرَاَ طٰهٰ وَيٰسٓ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

بِاَلْفِ عَامٍ فَلَمَّا سَمِعَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ الْقُرْاٰنَ قَالَتْ طُوْبٰى لِاُمَّةٍ يَّنْزِلُ هٰذَا عَلَيْهَا وَطُوْبٰى لِاَجْوَافٍ تَحْمِلُ هٰذَا وَطُوْبٰى

لِاَلْسِنَةٍ تَتَكَلَّمُ بِهٰذَا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا سنا میں فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

تحقیق اللہ تعالیٰ نے پڑہی سورۂ طٰہٰ و یٰس پہلے پیدا کرنے آسمان و زمین کی ہزار برس پہلے جبکہ سنا فرشتون نے قرآن کو

خوشحالی ہو واسطے اوس امت کے کہ اتارا جاویگا یہہ قرآن یعنی یہہ دونون سورتین اوس

Marfat.com

پڑھیں یعنی ظاہر
ف
انکی کا بچھایا انکو اپنے فرشتون کو سنین اور الہام کیا انکو معنی اونکو اور کہا ابن حجر نے حکم کیا بعضو
باقی فرشتون پر تلاوت مجانین بزرگی انکی اور جبکہ سنا فرشتون نے قرآن مراد قرآن سے قراۃ ہی یعنی سنا پڑھنا ان
اور یہی مراد ہین کہ قرآن نام جزو کل دونون کا ہی ع ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
الدخان فی لیلۃ اصبح یستغفر لہ سبعون الف ملک رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب و
فی عمر الراوی یضعف وقال محمد یعنی البخاری ھو منکر الحدیث اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے حم الدخان رات مین صبح کرتا ہی اس حال مین کہ بخشش مانگتے ہین اوسکے لیے ستر ہزار فرشتے نقل کی ترمذی
نے کہا یہ حدیث غریب ہی اور عمر بن ابی خثعم کہ راوی اس حدیث کا ہی ضعیف کیا جاتا ہی اور کہا محمد نے یعنی بخاری نے کہ وہ منکر ہی حدیث کا
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ حم الدخان فی لیلۃ الجمعۃ غفر لہ رواہ الترمذی وقال ھذا
حدیث غریب وھشام ابو المقدام الراوی یضعف اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص پڑھے حم الدخان رات جمعہ کی مین بخشش کیجاتی ہی واسطے اوسکے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہی اور ہشام ابو المقدام
راوی ضعیف ہی حدیث مین **وَعَنِ** الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ
النوم ویقول ان فیھن ایۃ خیر من الف ایۃ رواہ الترمذی وابو داود وروی الدارمی عن خالد بن معدان
مرسلا وقال الترمذی ھذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی عرباض بن ساریہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے پڑھتے
مسبحات پہلے سونے سے فرماتے تحقیق ان مین ہی ایک آیت بہتر ہزار آیتون سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نے اور روایت کی دارمی نے
خالد بن معدان سے بطریق ارسال کے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن غریب ہے
ف
مسبحات وہ سورتین ہین کہ جنکی شروع پر لفظ سبحان
یا سبح کا ہی وہ سات سورتین ہین سبحان الذی اسری بعبدہ اور سورۂ حدید اور حشر اور صف اور جمعہ اور تغابن اور اعلی اور ایک
ہزار آیتون سے بعضون نے کہا کہ وہ آیت اللہ لا الہ الا ھو الاخر والظاہر والباطن
ہی علیم ہی اور طیبی نے کہا کہ وہ آیت پوشیدہ ہی مانند لیلۃ القدر کے اور ساعت جمعہ کی یہہ قول صحیح تر ہی ع مولانا **وَعَنْ**
ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سورۃ فی القرآن ثلثون ایۃ شفعت لرجل حتی غفر لہ وھی
تبارک الذی بیدہ الملک رواہ احمد والترمذی وابو داود والنسائی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ تحقیق ایک سورۃ قران مین تیس آیت کی ہی کہ شفاعت کی اون نے واسطے ایک شخص کے یہانتک کہ بخشش کی گئی واسطے اوسکے
تبارک الذی بیدہ الملک ہی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نے
ف
لفظ شفعت کے
بارہ احتمال ہین یا یہ کہ خبر دی یہہ زمانہ ماضی کی کہ ایک شخص پڑھتا تھا تبارک الذی اور بڑی قدر کرتا تھا اوسکی پس جب مرا تو شفاعت
کی یہانتک دور ہوا اوس سے عذاب آدر یا یہہ کہ شفعت بمعنی مستقبل کے ہی یعنی شفاعت کریگی یہہ سورۃ قبر مین اور قیامت مین اس
کے واسطے **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَرَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخِبَائِهٖ عَلٰى قَبْرٍ وَھُوَ
لا یحسب انہ قبر حتی سمع قارئا یقرأ تبارک الذی بیدہ الملک حتی ختمھا فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ

Marfat.com

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الْمَانِعَةُ هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيهِ مِنْ عَذَابِ [illegible]
اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا کھڑا کیا ایک نے صحابیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مین سے خیمہ اپنا ایک قبر پر بیخبر [illegible]
قبر پر گمان کیا اس نے کہ یہ خیمہ [illegible] تبارک الذی بیدہ الملک یہانتک کہ تمام کیا اوسکو پھر آیا کھڑا کرنیوالا خیمہ کا
وسلم کے پاس یہ خبر دی حضرت کو پس فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ سورۂ ملک منع کرنیوالی ہے وہ نجات دینیوالی
ہے پڑھنیوالیکو اللہ کے عذاب سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف سنا خیمہ کھڑا کرنیوالے نے اوسی مردہ کو سورہ
ہوی نیند مین یا جاگتی مین اور ظاہر ترجمہ ہذا ہے منع کرنیوالی ہے یعنی بچاتی ہے عذاب قبر سے یا گناہون سے جو کہ سبب ہین عذاب قبر کی یا بچانی
پڑھنیوالی کو اس سے کہ پڑھے اوسکو [illegible] ع ۔ وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَنَامُ [illegible]
الٓمٓ تَنْزِيلُ وَتَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَقَالَ
شَرْحِ السُّنَّةِ فِي الْمَصَابِيحِ غَرِيبٌ اور روایت ہے جابر سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوتے نہ تھے یہانتک کہ پڑھتے الم تنزیل السجدہ اور تبارک
بیدہ الملک نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث صحیح ہے اور اسیطرح کہا محی السنۃ نے شرح السنہ مین
یہہ حدیث صحیح ہے اور مصابیح مین کہا کہ یہہ غریب ہے ف غریب ہونا منافی صحیح ہونیکی نہین اس لیے کہ غریب کبھی ہوتی ہے صحیح ع ۔ وَعَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زُلْزِلَتْ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ
اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُونَ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْاٰنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے اور
انس بن مالک سے کہ دونون نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ اذا زلزلت برابر ہے آدہی قرآن کی اور قل ہو اللہ احد برابر ہے تہائی قرآن کی اور قل یا ایہا الکافرون
برابر ہے چوتہائی قرآن کی نقل کی یہہ ترمذی نے ف قرآن بیان مبدا و معاد کا ہے اور اذا زلزلت مین بیان معاد کا خوب ہے اس لیے برابر آدہی قرآن کی
ہوئی اور وجہ ہونے قل ہو اللہ احد کی برابر تہائی قرآن کی پہلے معلوم ہو چکی اور قل یا برابر چوتہائی قرآن کی اس لیے ہے کہ قرآن مین بیان
توحید اور نبوت اور احکام اور قصص کا ہے اور اس سورۃ مین بیان توحید کا خوب ہے واللہ اعلم ح ۔ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ فَقَرَاَ ثَلٰثَ اٰيَاتٍ
مِنْ اٰخِرِ سُورَةِ الْحَشْرِ وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ سَبْعِينَ اَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاِنْ مَاتَ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيدًا
وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُمْسِي كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے
معقل بن یسار سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہے وقت صبح کے تین بار پناہ پکڑتا ہون مین ساتھ اللہ کے سننے
جاننے والا ہے شیطان راندہ ہوئے سے پھر پڑہے تین آیتین اخیر سورۂ حشر کی یعنی ہو اللہ الذی لا الہ الا ہو ہے آخر سورۃ تک متعین کرتا ہے اللہ
ساتھ اوسکے ستر ہزار فرشتے دعا کرتے ہین اوسکے لیے یعنی توفیق خیر کی اور دفع شر کی اور بخشش مانگتے ہین اوسکے گناہون کے لیے شام تک
اور اگر مرے اوسدن مین مرتا ہے شہید اور جو شخص پڑہے اس اعوذ و آیۃ کو وقت شام کے ہوتا ہے ساتھ اسی مرتبہ کے یعنی جو کہ مذکور ہوا نقل کی یہہ
اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے ۔ وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ [illegible]
مِائَةَ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مُحِيَ عَنْهُ ذُنُوبُ خَمْسِينَ سَنَةً اِلَّا اَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ دَيْنٌ رَوَاهُ [illegible]
وَفِي رِوَايَةٍ خَمْسِينَ مَرَّةً وَلَمْ يَذْكُرْ اِلَّا اَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ دَيْنٌ اور روایت ہے انس سے [illegible]

Marfat.com

[illegible] گناہ پچاس برس کے مگر یہہ کہ ہو اوسپر دین نفل
[illegible] اور نہین ذکر کیا الا ان یکون علیہ دین ف مگر یہہ کہ ہو اوسپر دین
[illegible] کہ گناہ دین نہین مٹایا جائیگا اور دوسری یہہ کہ برتقدیر ہونے دین کے اور گناہ نہین مٹائے جائینگے اور ظاہر اول ہی معنی ہین واللہ علم اور مراد دین سے حقوق بندون کی ہین ۔ ح ۔ س وَعَنْهُ [illegible] قَالَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنَامَ عَلَى فِرَاشِهِ فَنَامَ عَلَى يَمِينِهِ ثُمَّ قَرَأَ مِائَةَ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ إِذَا [illegible] الْتَفَتَ يَا عَبْدِي ادْخُلْ عَلَى يَمِينِكَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص کہ ارادہ کرے سونیکا اپنی بچھونی پر پھر لیٹے اپنی داہنی کروٹ پر پھر پڑھے سو بار قل ہو اللہ احد جسوقت ہوگا دن قیامت کا فرماویگا اوسکو پروردگار اپنی بندی میرے داخل ہو اپنی داہنی طرف بہشت مین نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے ف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جو اطاعت کی کہ دائین کروٹ سی لیٹا اور ایسی سورۃ پڑھی کہ جس مین صفات ہین اللہ تعالیٰ کی اوسکی بدلی مین یہہ ملیگا اور اس مین اشارہ ہی اسکی طرف کہ باغ جنت کی اور محل اوسکو کہ دائین طرف ہونگی داخل ہونگی بائین طرف کی باغون اور محلون سی ۔ ع ۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فَقَالَ وَجَبَتْ قُلْتُ وَمَا وَجَبَتْ قَالَ الْجَنَّةُ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص کو کہ پڑہتا ہی قل ہو اللہ احد فرمایا واجب ہوئی یعنی اسکے لیے کہا مین نے کیا واجب ہوئی فرمایا بہشت نقل کی یہہ مالک نے ترمذی اور نسائی نے ف یہہ واجب ہونا جنت کا بحسب وعدہ اور فضل اللہ تعالیٰ کی ہی نہ اور کچھ ۔ ع ۔ وَعَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي شَيْئًا أَقُولُهُ إِذَا أَوَيْتُ إِلَى فِرَاشِي فَقَالَ اقْرَأْ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ فَإِنَّهَا [illegible] رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی فروہ بن نوفل سے کہ نقل کی اپنے باپ سی کہا یا رسول اللہ [illegible] کون مین اوسکو جسوقت کہ جاؤن مین طرف بچھونی اپنی کے فرمایا پڑہ قل یا ایہا الکافرون اس لیے کہ تحقیق وہ بیزاری ہی شرک سی اوسکو پڑہکر سویگا تو پاک ہوکر سویگا شرک سی اور مریگا تو توحید پر مریگا نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور [illegible] نے وَعَنْ عُقْبَةَ [illegible] قَالَ بَيْنَا أَنَا أَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْجُحْفَةِ وَ [illegible] رِيحٌ وَظُلْمَةٌ شَدِيدَةٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ بِأَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَأَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ وَيَقُولُ يَا عُقْبَةُ تَعَوَّذْ بِهِمَا فَمَا تَعَوَّذَ مُتَعَوِّذٌ بِمِثْلِهِمَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہ کہا اوسوقت کہ ہم چلے جاتے تھے ساتھہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان جحفہ اور ابوا کے کہ ناگاہ ڈہانکا ہمکو باد نے اور اندہیری سخت نے پس شروع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] پکڑتے ساتھہ اعوذ برب الفلق اور اعوذ برب الناس کے اور فرماتے اے عقبہ پناہ پکڑ ساتھہ ان دونون سورتون کے پس نہین پناہ پکڑی [illegible] کہنیوالے نے ساتھہ مانند ان دونون کے یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے ہیچ مقدر پناہ پکڑنے سب سے نقل کی یہہ ابو داؤد نے ف جحفہ اور ابوا نام ہین مکانون کے درمیان مکہ اور مدینہ کے وَعَنْ [illegible] بْنِ خُبَيْبٍ [illegible] بِلَيْلَةٍ مَطَرٍ وَظُلْمَةٍ شَدِيدَةٍ نَطْلُبُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدْرَكْنَاهُ فَقَالَ قُلْ [illegible] وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِينَ تُصْبِحُ وَحِينَ تُمْسِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ رَوَاهُ

Marfat.com

التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی عبداللہ بن حبیب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی حضرت کہین تشریف لیجاتے تھے ہم بھی ڈھونڈھتے ہوئے آپکے پاس
حضرت نے کہا یعنی کیا کہون مین فرمایا قُلْ ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس تم صبح
کفایت کرینگی تجکو ہر چیز سے یعنی دفع کرین گے ہر آفت وبلا کو نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے وَعَنْ
قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَقْرَءُ سُوْرَۃَ ھُوْدٍ اَوْ سُوْرَۃَ یُوْسُفَ قَالَ لَنْ تَقْرَأَ شَیْئًا اَبْلَغَ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ قُلْ اَعُوْذُ
رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہ کہا کہا میں یارسول اللہ پڑھون مین سورۃ ہود یا سورۃ
یعنی بقصد پناہ پکڑنے اور دفع برائی کی فرمایا ہرگز نہ پڑھیگا تو کچھہ بہت پوری نزدیک اللہ کے قل اعوذ برب الفلق سے نقل کی ہے
نسائی اور دارمی نے **ف** بہت پوری یعنی بیچ مقدمہ پناہ پکڑنے کے واسطے دفع برائی وغیرہ کے اس سورۃ کے برابر کوئی سورۃ کامل
یہہ اس لیے سب سے زیادہ کامل ہی کہ اس مین ہر مخلوق کی برائی سے پناہ مانگی ہی قل اعوذ برب الفلق من شر ما خلق اور کہا طیبی نے کہ مراد یہہ
کہ دونون سورتین یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے برابر کوئی سورۃ مقدمہ پناہ پکڑنے مین کامل ترنہین اور کہا ابن
ملک نے مراد رغبت دلانی ہی پناہ پکڑنے پر ساتھہ ان دونون سورتون کے انتہی حاصل ان دونون کے قول کا یہہ ہی کہ ایک سورۃ کو ذکر کیا اور دوسری
سمجھی گئی قرینہ سے ع مولانا **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اَعْرِبُوا الْقُرْاٰنَ وَاتَّبِعُوْا غَرَائِبَہٗ وَغَرَائِبُہٗ فَرَائِضُہٗ وَحُدُوْدُہٗ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے بیان کرو معانی قرآن کو اور پیروی کرو غرائب اوسکی کے اور غرائب اوسکی فرائض اوسکی ہین اور حدین اوسکی **ف** مراد
بالفرض سے امورات ہین یعنی جن چیزون کے کرنے کو فرمایا اور مراد حدود سے منہیات ہین یعنی جن چیزون کے کرنے سے منع فرمایا ع
وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قِرَاءَۃُ الْقُرْاٰنِ فِی الصَّلٰوۃِ اَفْضَلُ مِنْ قِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ
فِیْ غَیْرِ الصَّلٰوۃِ وَقِرَاءَۃُ الْقُرْاٰنِ فِیْ غَیْرِ الصَّلٰوۃِ اَفْضَلُ مِنَ التَّسْبِیْحِ وَالتَّکْبِیْرِ وَالتَّسْبِیْحُ اَفْضَلُ مِنَ
الصَّدَقَۃِ وَالصَّدَقَۃُ اَفْضَلُ مِنَ الصَّوْمِ وَالصَّوْمُ جُنَّۃٌ مِّنَ النَّارِ اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے
یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھنا قرآن کا نماز مین بہتر ہی پڑھنے قرآن کے سے غیر نماز مین اور پڑھنا قرآن کا غیر نماز مین زیادہ ثواب
رکھتا ہی تسبیح و تکبیر سے اور تسبیح بہت ثواب رکھتی ہی صدقہ دینے سے اور صدقہ دینا بہت ثواب رکھتا ہی روزہ سے اور روزہ ڈھال ہی
آگ دوزخ کے سے **ف** جو نماز کھڑی ہو کر پڑھا اوس مین پڑھنا قرآن کا افضل ہے پڑھنے اوسکے سے اوس نماز مین کہ بیٹھکر پڑھے
اور تسبیح و تکبیر سے یعنی اور اذکرون اور دعاؤن سے بھی افضل ہے اس لیے کہ قرآن کلام الٰہی ہے اور اوس مین احکام اور
اور تسبیح یعنی اور اذکار بہت ثواب کہتے ہین للہ دینے سے مشہور یہہ ہی کہ عبادۃ متعدی کہ نفع اوسکا غیر کو پہونچے افضل ہی عبادۃ
لازم سے کہ نفع اوسکا کرنیوالے ہی کو پہونچے واللہ اعلم یہ حکم مخصوص ساتھہ غیر ذکر کے ہی ذکر اوس سے مستثنیٰ ہی ولذکر اللہ اکبر کما سبق ہی بہت سی
حدیثون مین آیا ہی کہ ذکر بہتر اور افضل ہے خرچ کرنے چاندی اور سونے کے سے راہ خدا مین اور مثل دینا افضل ہے روزہ
اس لیے کہ نفع اوسکا متعدی ہی یعنی غیر کو پہونچتا ہی اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ ہر عمل بنی آدم کا وہنا جس قدر ہی
اور مین جزا دون گا اوسکی پس پہلی حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ افضل ہے روزہ سے

[illegible] اور ساوڑہ باعتبار اسکے کہ روزہ دار

[illegible] وعن عثمان بن عبد الله بن اوس الثقفي عن جده قال قال

[illegible] ان فضل القرآن في غير المصحف الف درجة وقراءته في المصحف تضعف على ذلك

بروایت ہی عثمان بن عبداللہ بن اوس ثقفی سی کہ نقل کی اپنی دادا سی یعنی اوس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

قرآن کو بیچ غیر مصحف کے یعنی یاد پڑہنا ہزار درجہ اور ثواب پڑہنا اوسکی کا مصحف مین یعنی دیکھکر زیادہ کیا جاتا ہی اوپر

[illegible] دو ہزار درجہ تک ف دیکھکر پڑہنے مین ثواب زیادہ اس لیے ہوتا ہی کہ تدبر اور تفکر اوس مین خوب ہوتا ہی اور دیکھتا ہی قرآن مین

[illegible] اور اوٹھاتا ہی اوسکو اور یہہ آیا ہی کہ دیکھنا قرآن مین عبادت ہی اور بہت صحابہ اور تابعین دیکھہ ہی کر پڑہتے تھے آیا ہے

[illegible] کی پاس قرآن پھٹی تھے بسبب بہت پڑہنے کی اون مین اور کہا نووی نے کہ یہہ حکم مطلق نہین ہی بلکہ اگر قاری کو یاد

[illegible] اور تکرار و جمعیت دل زیادہ ہوتی ہے دیکھکر پڑہنے سے تو یاد پڑہنا افضل ہے اور اگر دونون برابر ہون دیکھکر پڑہنا افضل

وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان هذه القلوب تصدأ كما يصدأ الحديد

[illegible] الماء قيل يا رسول الله وما جلاءها قال كثرة ذكر الموت وتلاوة القرآن رواه البيهقي الاحاديث

[illegible] في شعب الايمان اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق یہہ دل زنگ پکڑتی ہین جیسا

زنگ پکڑتا ہی لوہا جسوقت کہ پہونچتا ہی اوسکو پانی کہا گیا یا رسول اللہ کیا ہی جلا اوسکی فرمایا بہت یاد کرنا موت کا اور پڑہنا قرآن کا نقل

کیا بیہقی نے چارون حدیثین شعب الایمان مین ف یعنی بسبب کی گناہون کی اور واقع ہونی غفلت کی دل زنگ آلودہ ہو جاتا ہے

[illegible] کر بہت یاد کرنے سی اور قرآن کے پڑہنے سے جلا یعنی صفائی اوسکو حاصل ہو جاتی ہی ۱۲ وعن ايفع بن عبد الكلاعي

[illegible] قال رجل يا رسول الله اي سورة من القرآن اعظم قال قل هو الله احد قال فاي اية في القرآن اعظم قال اية

[illegible] الله لا اله الا هو الحي القيوم قال فاي اية يا نبي الله تحب ان تصيبك وامتك قال خاتمة سورة البقرة

[illegible] من خزائن رحمة الله تعالى من تحت عرشه اعطاها هذه الامة لم تترك خيرا ولم [illegible] خير الله نيا والاخرة

[illegible] علمت عليه رواه الدارمي اور روایت ہی ایفع بن عبد الکلاعی سی کہ کہا ایک شخص [illegible] رسول اللہ سی سورۃ قرآن مین

[illegible] ہی یعنی بیچ بیان صفات باری تعالی کے فرمایا قل ہو اللہ احد کہا اوس شخص نی سون سی آیت قرآن مین بہت بڑی ہے

[illegible] رسول اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم کہا اوسنی کونسی آیت یا رسول اللہ دوست رکھتی ہو یہہ پہونچی تمکو اور امت تمہاری کو یعنی ثواب اور فائدہ اوسکا فرمایا خاتمہ آخرۃ

[illegible] تحقیق وہ اوتری ہی خزانون رحمت خدا کی سے نیچی عرش اوسکی سے دیا ہی وہ اس امت کو نہین چھوڑی کوئی بھلائی دنیا و

[illegible] اور اسپر نقل کی ہی دارمی نے ف پہلی ایک حدیث گذری اوس مین سورۃ فاتحہ کو بہت بڑی سورۃ کہا اور اسمین

[illegible] ان ہی منافات نہین ہے اسلیے کہ وہ بڑی ہی باعتبار اسکی کہ مشتمل ہے حمد اور دعا و عبادت کو اور خلاصہ ہے قرآن کا

[illegible] اور اس مین توحید خوب مذکور ہی اور خاتمہ سورۃ بقرہ کا یعنی آمن الرسول سی آخر تک یعنی دوست رکھتا ہون یہہ

[illegible] اسکا پہلے باقی قرآن کی اوسنہین چھوڑی کوئی بھلائی الخ آمن الرسول سی اشارہ ہی ایمان و تصدیق

[illegible] ایک کی اسپر اشارہ ہی جزاء عمل پر آخرت مین اور لا یکلف اللہ نفسا الخ اشارہ ہے

Marfat.com

سا فع دنیوی واخروی پر ع ح **وَعَنْ** عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ

ا ر کتب شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ دَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور ر

ا ل ا علیہ وسلم نے سورۂ فاتحہ مین شفا ہی ہر بیماری سی نقل کی

یعنی اگر پڑہے اسکو ساتھ ایمان ویقین کی تو شفا ہوتی ہے ہو بیماری دینی اور دنیوی اور ظاہری اور

یا جاننا بھی نفع کرتا ہی امراض کو ع **وَعَنْ** عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ مَنْ قَرَأَ آخِرَ آلِ عِمْرَانَ فِي لَيْلَةٍ

اور روایت ہی عثمانؓ بن عفان سی کہ کہا جو شخص کہ پڑہی آخر آل عمران کا رات مین لکھا جاتا ہی واسطے اوسکی ثواب قیا

ف آخر آل عمران یعنی ان فی خلق السموات والارض سے آخر سورۃ تک آور رات مین یعنی اوّل رات مین یا آخر رات مین

پڑہنا اسکا حضرت سی بعد جاگنی کے تہجد کی لیے پہلے وضو وغیرہ کی ع **وَعَنْ** مَكْحُولٍ قَالَ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ آلِ عِمْرَانَ

الْجُمُعَةِ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ إِلَى اللَّيْلِ رَوَاهُمَا الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی مکحول سی کہ کہا جو شخص کہ پڑہی سورہ آل عمران

دعا کرتے ہین اور استغفار کرتی ہین اوسکی لیے فرشتے رات تک نقل کیتین یہہ دونون حدیثین دارمی نے **وَعَنْ** جُبَيْرِ بْنِ

آلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ خَتَمَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ بِآيَتَيْنِ أُعْطِيتُهُمَا مِنْ كَنْزِهِ الَّذِي تَحْتَ الْعَرْشِ

تَعَلَّمُوهُنَّ وَعَلِّمُوهُنَّ نِسَاءَكُمْ فَإِنَّهُمَا صَلَاةٌ وَقُرْبَانٌ وَدُعَاءٌ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا اور روایت ہے

جبیر رضی اللہ عنہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نی ختم کی سورۂ بقرہ ساتھ دو آیتون کے یعنی امن الرسول

سی آخر تک یا گیا مین وہ دو آیتین گنج اوسکی سے کہ نیچی عرش کے ہی پس سیکھو اونکو اور سکھلاؤ اونکو اپنی عورتون کو اس لیے کہ وہ آیتین

نماز ہین اور سبب دیکی کے ہین اور دعا ہین نقل کی یہہ دارمی نی بطریق ارسال کے **وَعَنْ** كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْرَءُوا سُورَةَ هُودٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی کعب سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا پڑہو سورۂ ہود دن جمعہ کی نقل کی یہہ دارمی نے **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ

سُورَةَ الْكَهْفِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ أَضَاءَ لَهُ النُّورُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ اور روایت ہے

ابی سعید سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پڑہی سورۂ کہف دن جمعہ کی روشن ہو جاتا ہی واسطے اوسکی نور یعنی نور ایمان ہدایت

اوسکو دلمین درمیان دو جمعون کی نقل کی یہہ بیہقی نے دعوات کبیر مین **وَعَنْ** خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ اقْرَءُوا الْمُنْجِيَةَ وَهِيَ

الم تنزیل فَإِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَقْرَأُهَا مَا يَقْرَأُ شَيْئًا غَيْرَهَا وَكَانَ كَثِيرَ الْخَطَايَا فَنَشَرَتْ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ وَقَالَتْ

رَبِّ اغْفِرْ لَهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُكْثِرُ قِرَاءَتِي فَشَفَّعَهَا الرَّبُّ تَعَالَى فِيهِ وَقَالَ اكْتُبُوا لَهُ بِكُلِّ خَطِيئَةٍ حَسَنَةً وَارْفَعُوا لَهُ بِهَا

قَالَ الْحَافِظُ فَهَذَا فِي حَقِّ صَاحِبِهَا فِي الْقَبْرِ تَقُولُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ مِنْ كِتَابِكَ فَاشْفَعْنِي فِيهِ وَإِنْ لَمْ أَكُنْ مِنْ كِتَابِكَ

فَامْحُنِي مِنْهُ يَا إِلَهِي فَتَكُونُ كَالسِّتْرِ تَجْعَلُ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ فَتَشْفَعُ لَهُ فَتَمْنَعُهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَقَالَ فِي تَبَارَكَ الَّذِي

مِثْلُهُ لَا يَبِيتُ حَتَّى يَقْرَأَهَا وَقَالَ طَاوُسٌ فُضِّلْنَا عَلَى كُلِّ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ بِسَبْعِينَ حَسَنَةً لِأَنَّا

اور خالد بن معدان سی کہ کہا پڑہو یعنی اوّل رات نجات دینے والی کو یعنی مذاب قبر سی اور روایت

ہے یہہ کہ تہا ایک شخص پڑہتا اوسکو اور نہ پڑہتا کسی چیز کو سوا اوسکی

Marfat.com

[illegible] صحابہ پڑہتا مجکو پس قبول کی شفاعت
[illegible] ہر گناہ کے نیکی اور بلند کرو واسطے اوسکے درجہ اور کہا خالد نے بھی
[illegible] قبر مین کہتی ہو یا الٰہی اگر ہون مین تیری کتاب مین سے یعنی قرآن سے جو کہ لکھا ہوا ہے لوح محفوظ
[illegible] اور اگر نہین مین کتاب تیری سے یعنی بالفرض پس مٹا ڈال مجکو اوس سے اور کہا خالد نے تحقیق
[illegible] پر ہنے کے رکھی گی باز واپنے اوسپر پھر شفاعت کرے گی واسطے اوسکے پس باز رکھی گی اوسکو عذاب قبر سے اور کہا
[illegible] تبارک کو مانند اسکے اور کہا خالد نہین سوتے تھے یہانتک کہ پڑہتے یہہ دونون سورتین اور کہا طاؤس نے کہ بزرگی دی گئین
[illegible] ان سورتین ہر رات پس قرآن مین ساتھہ نیکیون کی نقل کی یہہ دارمی نے ف پہنچا مجکو یعنی صحابہ سے خالد تابعی ہے ستر
[illegible] پس یہہ اور روایت دوسری کہ طاؤس سے منقول ہے مرسل ہین لیکن حکم مرفوع مین ہین اس لیے کہ یہہ چیزین معلوم نہین
[illegible] کو فرمانے سے اور پھیلائی باز و یعنی وہ سورت یا ثواب اوسکا بصورت جانور کے بن گیا اور باز و پھیلائی اوسپر تاکہ سایہ کرے اوسپر یا
[illegible] پھیلائی اوسپر یعنی اپنی پناہ مین لیا اور حمایت کی اوسکی اور جھگڑتی ہے اپنے پڑہنے والیکی طرف سے یعنی جو کہ بہت پڑہتا ہے اوسکو اوسکی
[illegible] کرتی ہے قبر مین واسطے تخفیف عذاب اوسکے کی فراخ کرنے قبر اوسکی کے اور مانند اسکے اور طاؤس بڑے تابعین سے ہین اور بزرگی دی گئین
[illegible] منافی نہین ہے خبر صحیح کے کہ بقرہ افضل سورتون قرآن کی ہے بعد فاتحہ کے اسلیے کہ اوسکو فضیلت اس جہت کر ہے کہ اوس مین مضامین عمدہ
[illegible] اوسکو فضیلت اس جہت کر ہے کہ عذاب قبر سے بچاتی ہین اور روایت کی یہہ دارمی نے یہہ دو حدیثین ہین کہ دارمی نے روایت کین یعنے
[illegible] قول خالد کا اور دوسرا قول طاؤس کا اونکو مؤلف نے جمع کر دیا ہے ع ح + مولانا وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ بَلَغَنِي
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قرأ یٰس فی صدر النہار قضیت حوائجہ رواہ الدارمی مرسلاً اور روایت
[illegible] بن ابی رباح سے کہ کہا پہونچی مجکو یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پڑہے یٰس اول روز مین روا کیجاتی ہین حاجتین
[illegible] یعنی حاجتین دینی و دنیوی نقل کی یہہ دارمی نے مرسل وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ الْمُزَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
[illegible] قَرَأَ يٰس ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ تَعَالَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ فَاقْرَءُوهَا [illegible] الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ
[illegible] اور روایت ہے معقل بن یسار مزنی سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] طلب خوشنودی
[illegible] کے بخشے جاتے ہین واسطے اوسکے وہ گناہ کہ پہلے کر چکا ہے [illegible] صورت کو نزدیک مردون اپنے کی نقل کی یہہ بیہقی نے
[illegible] ف گناہون سے مراد صغیرہ گناہ ہین اور اسیطرح کبیرہ بھی بخشے جاتے ہین اگر چاہے اللہ تعالیٰ اور پڑہو نزدیک
[illegible] یعنی جو کہ قریب المرگ ہون تاکہ وہ سنین اسکو اور معانی اسکے سمجھین پس یہہ ہووے بیچ حکم پڑہنے اونکی کے اور ہووے
[illegible] مراد یہہ ہو کہ پڑہو نزدیک قبرون موتی اپنی کی اس لیے کہ وہ بہت احتیاج رکھتے ہین مغفرت کی ع ح وَعَنْ
[illegible] مسعود بإسناد قال إن لكل شيء سناما وإن سنام القرآن سورة البقرة وإن لكل شيء لبابا وإن
[illegible] المفصل رواه الدارمي اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے یہہ کہ اونھون نے کہا تحقیق واسطے ہر چیز کے بلندی ہے
[illegible] اور تحقیق واسطے ہر چیز کے خلاصہ یعنی مقصود ہے اور تحقیق خلاصہ قرآن کا مفصل ہے نقل کی یہہ دارمی نے
[illegible] سب سورتون سے اور احکام بہت مذکور ہین اس مین اور مفصل اوپر سورہ حجرات سے

آخر ... تک یہہ خلاصہ ہو سارے قرآن کا اس لیے کہ اِن مین مفصل ہین وہ مشتمل ہ...

... عَنْ ... عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِكُلِّ شَيْءٍ عَرُوْسٌ وَ...

اور روایت ہے حضرت علی سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے واسطے ہر چیز کے ... ف اس لیے کہ اس مین بیان ہے دنیا اور آخرت کی نعمتون کا اور بیان ہے اوصاف حور و لڑکا کہ وہ اہلبین ہین بہشت کی

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْوَاقِعَةِ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ أَبَدًا وَكَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يَأْمُرُ بَنَاتِهِ يَقْرَأْنَ بِهَا كُلَّ لَيْلَةٍ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ اور روایت ہے

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے سورہ واقعہ ہر شب مین نہین پہنچتا اوسکو فاقہ کبھی اور تھا ابن مسعود حکم کرتا تھا

پڑھیں یہ سورہ ہر شب مین نقل کہین یہہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** فاقہ کے معنی ہین محتاجگی اور حاجتمندی کی

نہین تصرف کرتی اوسکی محتاجگی بسبب اسکے کہ دیا جاتا ہے صبر یا نہین پہونچتی اوسکو محتاجگی لیکن بسبب اسکی کہ دیا جاتا ہے فراخی دل کی اور

رب کی اور توکل اور اعتماد اوسپر بسبب فائدہ اوٹھانیکے معانی اس سورۃ کی سے اور جانا چاہیے کہ شارع نے رغبت دلائی ہے بعضی عبادتون

کی بسبب منافع ہین امور دنیا کے مین بھی کہ حاصل ہوتا اونکا ممد ہے دین مین تا ہر تقدیر مشغول ہون عبادت مین جسطرح کہ ہو ع ح

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى رَوَاهُ أَحْمَدُ

اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے اس سورۃ کو مراد سبح اسم ربک الاعلی ہے نقل کی یہہ احمد نے

... دوست رکھتے تھے حضرت اسکو اس لیے کہ اس مین یہہ آیت ہے ان ہذا لفی الصحف الاولی صحف ابراہیم و موسی کہ یہہ شاہد ہے اوپر حق

ہونے قرآن کے اور وہی مشرکون اور اہل کتاب پر اور روایت ہے ابو ذر سے کہ کہا کہا مینے یا رسول اللہ کیا تھا حضرت ابراہیم کے صحیفون مین فرمایا

تھے مین تمام مثالین کہ اے بادشاہ مسلط گرفتار فریب خوردہ دنیا مین تحقیق نہین مینے بھیجا تجکو تا کہ جمع کرے دنیا بہت سی ولیکن بھیجا مینے تجکو کہ

پھیر دے دعا مظلوم کی سو اس لیے کہ مین نہین رد کرتا دعا مظلوم کی اگرچہ کافر ہو اور لازم ہے عاقل کو جبتک کہ اوس مین عقل ہے یہہ کہ ہون واسطے

اوسکی چار وقت ایک وقت ہو کہ مناجات کرے اوس مین رب اپنے کو اور ایک وقت ہو کہ محاسبہ کرے نفس اپنے سے اور ایک وقت ہو کہ تفکر کرے اوس مین بیچ صنعت خدا کے

ایک وقت ہو کہ اوٹھاوے چیز کھانے پینے کی یعنی طلب کرے معاش کی اور لازم ہے عاقل کو یہہ کہ نہو طمع کرنیوالا مگر واسطے تین چیزون کے واسطے توشہ تیار کرنے معاد کی یا مرمت کرنے

معاش کی یا لذت اوٹھانیکی غیر حرام سے اور لازم ہے عاقل کو یہہ کہ ہو بینا ساتھ زمانے اپنے کی متوجہ ہو حال اپنے پر محافظت کرنیوالا واسطے زبان اپنے پر جس نے محاسبہ کیا کلام اپنے کا اعمال اپنے سے کم ہوگا کلام اوسکا نہین کلام کرنیکا مگر ضروری عرض کیا مینے یا رسول اللہ پس کیا ہے

صحیفون موسیٰ کے مین فرمایا ہین عبرتین تمام یعنی ڈرانیکی باتین کہ تعجب کرتا ہون مین واسطے اوسکے کہ یقین کرتا ہے موت کا پھر وہ خوش ہوتا ہے تعجب کرتا ہون مین واسطے اوسکے کہ یقین کرے آگ کا اور پھر ہنسے بھی اور تعجب کرتا ہون مین واسطے اوسکے کہ یقین کرے ساتھ تقدیر کے

اور پھر وہ رنج اوٹھاوے یعنی طلب کرے معاش کی مین تعجب کرتا ہون مین واسطے اوسکے کہ دیکھے دنیا کو اور انقلاب اوسکے کو اور پھر اطمینان

کرے طرف اوسکے تعجب کرتا ہون مین واسطے اوسکے کہ یقین کرے حساب کل کے دن اور پھر عمل نکرے ع وَعَنْ ... قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَقْرِئْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ أَقْرَأَنَا مِنْ ...

سِنِّيْ وَاشْتَدَّ قَلْبِيْ وَغِلَظُ لِسَانِيْ قَلْ فَأَقْرَأَنَا مِنْ ...

Marfat.com

...فرع فيها قال الرجل والذي بعثك بالحق
...صلى الله عليه وسلم اقرأ يا ايك شخص ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر کہا پڑہا و مجکو یا رسول اللہ پس فرمایا پڑہ تین سورتین اوس
...عمر میری اور سخت ہو دل میرا یعنی غالب ہو اوسپر کمی حافظہ کی اور کثرت نسیان کی اور موٹی ہو زبان میری
...سکتا خصوصاً بڑی سورۃ فرمایا یعنی اگر وہ نہین پڑہ سکتا پس پڑہ تین سورتین اونمین سے کہ اول اوسکو علم ہو یعنی تیسو دنیا سے
...پھر کہا اوس نے مانند پہلے کہنے کے کہا اوس شخص نے یا رسول اللہ پڑہاؤ مجکو ایک سورۃ جامعہ یعنی جسمین جمع ہون بہت سی
...کہا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ اذا زلزلت یہانتک کہ فارغ ہوی اوس سے یعنی تمام سورۃ پڑہی پس کہا اوس شخص نے
...اور مرتبہ کی کہ نہین زیادہ کرونگا مین اسپر یعنی اوپر عمل کرنے اوسکی کے کبھی پھر پیٹھ پھیری اوس شخص نے پس فرمایا رسول
...صلی اللہ علیہ وسلم نے مراد پائی اس شخص نے دو بار فرمایا نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد نے ف جن سورتون کی سری پارہ ہے وہ پانچ سورتین
...سورۃ اذا زلزلت جامعہ اسلیے ہے کہ اسمین ایک آیت جامعہ ہے فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ اسمین سے چھوٹے
...نے کی آگئین ع وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایعجز احدکم ان یقرأ الف
...فی کل یوم قالوا ومن یستطیع ان یقرأ الف اٰیۃ فی کل یوم قال اما یستطیع احدکم ان یقرأ الہٰکم التکاثر
...البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہین طاقت رکھتا ہے ایک
...ایسا کہ پڑہے ہزار آیتین ہر دن مین عرض کیا صحابہ نے کون طاقت رکھتا ہے یہ کہ پڑہے ہزار آیتین ہر روز یعنی ہمیشہ کون پڑہ سکتا ہے
...طاقت رکھتا ایک تمہارا یہ کہ پڑہے سورۃ الہٰکم التکاثر نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ۱۲ یعنی گویہ سورۃ پڑہے تو ثواب
...پاتا ہے اس لیے کہ اس مین بہ رغبتی دلائی ہے دنیا سے اور رغبت دلائی ہے عقبیٰ مین ع وعن سعید بن المسیب مرسلا
...النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قرأ قل ھو اللہ احد عشر مرات بنی لہ بہا قصر
...بنی لہ بہا قصران فی الجنۃ ومن قرأہا ثلثین مرۃ بنی لہ بہا ثلثۃ
...یا رسول اللہ اذا لنکثرن قصورنا فقال رسول اللہ صلی اللہ
...اور روایت ہے سعید بن مسیب سے بطریق ارسال کی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص پڑہے قل ہو اللہ احد دس بار
...بنا دیگا اوسکے لیے بسبب اوسکے ایک محل بہشت مین اور جو پڑہے بیس بار بنائی جاتی ہین اوسکے لیے بسبب اس سورت کے دو محل بہشت مین
...تیس بار بنائی جاتی ہین اوسکے لیے بسبب پڑہنے اوسکے کے تین محل بہشت مین پھر کہا حضرت عمر بن خطاب کی قسم ہے خدا کی
...سو وقت بہت بنائین گے ہم محل اوسکے لیے یعنی جب ایسا ثواب ہے تو بہت پڑہین گے اسکو تا بہت سے محل بنین اوسکے لیے یا رسول اللہ
...کہ اللہ بہت فراخ ہے اس سے یعنی ثواب فضل اوسکا بہت فراخ ہے پس رغبت کرو تم مین اور تقصیر کرو نہ تعلل کی یہ دارمی
...وروی ابو داؤد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قرأ فی لیلۃ مائۃ اٰیۃ لم
...کتب لہ قنوت لیلۃ ومن قرأ فی لیلۃ خمسمائۃ اٰیۃ الی الالف اصبح وہو قنطار من
...رواہ الدارمی اور روایت ہے حسن سے بطریق ارسال کی یہ کہ نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پڑھے ہر رات
آیتین لکھا جاتا ہی واسطے اوسکے ثواب قیام رات کا اور جو شخص کہ پڑھے رات مین پانچ
اقدر قنطار کی ثواب عرض کیا صحابہ نے کیا ہی قنطار فرمایا بارہ ہزار یعنی درہم یا دینار
قرآن جھگڑیگا اور دشمن ہوگا اوس کیساتھ کہ نہ پڑہی اوسکو اور ملازمت نکرے اوسپر
ادای حق اوسکی کو اوس شب مین کافی ہی اور جاننا چاہیے کہ جھگڑنا قرآن کا دو سبب سے ہوگا
پس بسبب پڑہنے کی جو جھگڑیگا وہ تو پڑہنے سے رفع ہوگا اور بسبب نہ عمل کرنے کی جو جھگڑیگا وہ باقی رہیگا اگر نہ عمل
اور عمل بھی کریگا بالکل اسکی جھگڑنے اور دشمنی کرنے سے محفوظ رہیگا بلکہ شفیع اوسکا ہوگا اور اگر ایک بات مین بھی قصور ہوگا جھگڑیگا
کرتی ہی حدیث اسپر کہ قرارت قرآن کی لازم و واجب ہی ہر انسان پر پس جب نہ پڑہیگا تو اللہ تعالی جھگڑیگا
قرآن کی مجازاً ہی حقیقت مین وہ جھگڑنا خدا کا ہوگا اور بقدر قنطار کے یعنی بقدر گنتی قنطار کی یا بقدر وزن اسکی کی مراد اس سے
ح + ع ف فضائل بعضی سورتون اور آیتون کی تفسیر عزیزی اور در منثور سے لکھی جاتی ہین تا لوگ اونکی ثواب
ہوکر سرگرم پیچ حاصل کرنے اس نعمت عظمی کے ہوون لکھا ہی مولانا عبدالعزیز رح نے کہا ہی مفسرین نے کہ حضرت نوح علیہ
والسلام جب کشتی پر سوار ہوی تو خوف غرق سے ہر انسان نحی واسطے نجات پانیکی غرق سے بسم اللہ مجریہا و مرسٹہا کہنی
سالم رہی پس جب بسبب اس آدہی کلمی کی نجات حاصل ہوئی تو جو کوئی تمام اس کلمہ کو یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم کو تمام
مواظبت کریگا کیونکر محروم نجات سے ہوگا + اور لکھا ہی علما نے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کی انیس ۱۹ حرف ہین اور موکل دوزخ کی بھی
ہر حرف کی بلا ہر یکی اون مین سے دفع ہوسکتی ہے اور یہہ بھی لکھا ہی کہ روز و شب کی چوبیس ۲۴ ساعتین ہین پانچ ساعتون کو
مقرر فرمائین اور اونیس ۱۹ باقی کے لیے یہہ انیس حرف ویسے تا ہر نشست و برخاست اور حرکت اور سکون مین کہ ان انیس ساعتون
ریت و عبادت حاصل کرے یعنی ان حرفون کی برکت سے وہ ساعتین بھی عبادت مین لکھی جاوین اور یہہ بھی لکھا ہی علما
کو کہ مشتمل ہے اوپر حکم قتل کفار کو بسم اللہ الرحمن الرحیم سے خالی رکھا اور وقت ذبح کے بھی مقرر فرمایا کہ بسم اللہ اللہ اکبر
نہ کہین اس لیے کہ صورت ذبح کی صورت قہر کی ہی اور رحمت مقتضی اوسکی ہی نہین پس جو کوئی اس کلمہ
اور ادنی درجہ یہہ ہی کہ ہر روز ستر ۷۰ بار نماز فرض مین اپنی زبان پر جاری کرے یقین ہی کہ غضب و عذاب سے
ہو بگاہ اور رضوان اس آیت کی سے یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جب آدمی پاخانہ کو جاوی تو چاہیے کہ
ہو درمیان شرمگاہ اوسکے اور نظر جنات کی پس جب یہہ کلمہ درمیان آدمی کے اور دشمنان دینوی اور
آدمی کے اور عذاب عقبی کے البتہ پردہ ہوگا اور صحاح ستہ مین وارد ہوا ہی کہ اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مریض لوگون کو اور دیوانون کو ساتھ سورہ فاتحہ کے رقیہ کرتے تھے یعنی پڑہ کر دم کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
لکھا اور دار قطنی اور ابن عساکر نے سائب بن یزید سے روایت کیا ہی کہ اوسکا آنحضرت
اور آب دہن مبارک کا بعد پڑہنے اس سورۃ کے اوپر مقام درد کے اونکے
وسلم نے فرمایا کہ جسنے پہلے اپنا بچھونے پر کہ الحمد

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
سورہ بقرہ کا نام الکتاب ہے آیۃ الکرسی اور خاتمہ سورہ بقرہ
یہ فرمایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاتحۃ الکتاب کفایت کرتی
فاتحۃ الکتاب ایک پلہ ترازو کی میں رکھیں اور تمام قرآن کو دوسرے پلہ میں تو
قرآن میں حسن بصری سے روایت کرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو
فاتحۃ الکتاب اور قرآن کو پڑھا اور تفسیر وکیع اور کتاب المصاحف ابن انباری اور کتاب العظمۃ
ہے کہ ابلیس علیہ اللعنۃ کو اپنی عمر میں نوحہ اور زاری کرتی اور خاک ڈالنیکا سر پر چار بار اتفاق
ایک دوسری جبکہ اوسکو آسمان سے زمین پر ڈالا اور تیسری جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہوئے اور چوتھی
فاتحۃ الکتاب ثواب میں لایا ہے کہ جسکو کوئی حاجت درپیش ہو چاہیے کہ فاتحۃ الکتاب پڑھے اور بعد ختم کرنے کے
روایت کیا ہے کہ ایک شخص اونکے پاس آیا اور شکایت درد گردی کی شعبی نے اوسکو کہا کہ تجکو لازم ہے کہ
جگہ دم کر اوس نے کہا کہ اساس القرآن کیا ہے شعبی نے کہا فاتحۃ الکتاب اور بیچ اعمال مجربہ مشائخ کے مذکور ہے
سورہ مطلب کی پڑھنی چاہیے اور اسکے دو طریق ہیں ایک تو یہ ہے کہ مابین سنت فجر اور نماز فرض کے یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم
تک بیس بار چالیس دن تک پڑھے جو مطلب کہ ہوگا برآئیگا انشاء اللہ تعالیٰ اور اگر شفاء مریض کی یا سحر زدہ کی منظور ہو تو پانی
سحر زدہ کو پلاوے اور دوسری یہ کہ نو چندی اتوار کو درمیان سنت اور فرض فجر کے بی فیدہ ملائی بسم کے ساتھ لاوے
ہر روز اول وقت پڑھا اور دس دس بار کم کرتا جاوے تا ہفتہ کو ختم ہو اگر اول مہینے میں مطلب حاصل ہو فبہا والا دوسری
طرح کرے اور لکھنا اس سورۃ کا چینی کی پیالی پر ساتھ گلاب مشک و زعفران کے پھر دھو کر پلانا اوسکا واسطے شفاء امراض
تک مجرب ہے اور دانتوں کے درد اور بد دسر اور درد شکم اور اور دردوں کے لیے سات بار پڑھ دم کرنا اوسکا مجرب ہے
فضیلت آئی ہے صحیح مسلم میں انس بن مالک سے منقول ہے کہ حضرت سورہ بقرہ اور آل عمران پڑھ لیتا
ہوتی چنانچہ ایک اور روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک لشکر کہیں بھیجتے تھے اور تعین امیر میں
کو اپنے سامنے بلا کر دریافت فرمایا کہ کون کون سی سورۃ قرآن کی پڑھی ہے ہر ایک کو جو کچھ یاد تھا عرض کرتا تھا
کہ مومن سب سے چھوٹا تھا اوس سے بھی پوچھا کہ کون کونسی سورۃ قرآن کی یاد رکھتا ہے تو عرض کیا فلان فلان
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا سورہ بقرہ بھی یاد رکھتا ہے عرض کیا کہ ہاں یا رسول اللہ فرمایا جاؤ امیر
لشکر اور مومنین سے روایت کیا ہے کہ حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب رض نے سورہ بقرہ کو ساتھ حقائق اور
اور ختم کی سو سو ایک اونٹ کو ذبح کر کر طعام وافر پکا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یاروں کو
برس تک پڑھتے رہے سورہ بقرہ کے توقف کیا اور بعد آٹھ برس کے ختم کی غرض کہ آنحضرت
فضیلت تھی کہ اور سورۃ ویسی نہ کہتی تھی اور خواص مجربہ اس سورۃ

کسی سے یہ ہو کہ جس موسم مین بچونکو چیچک نکلتی ہے جس لڑکی طبیعت
اور وہ لڑکا بھی نہار مونہہ ہو فضل آلہی سے اوس لڑکیکو اوس سال چیچک نہین نکلتی
بسم اللہ پڑھکر اس سورۃ کا شروع کرے تو اڑھائی پاو چاول اور دہی اور مکھن اور سپر دالکر
کلام مولانا عبدالعزیز رح کا + اب شروع ہوتا ہی ترجمہ در منثور کی حدیثون کا فرمایا آنحضرت صلی اللہ
آیتین اوّل سورۃ کہف کو بچایا جاویگا فتنہ دجال کی سے اور ایسی ہی بچیگا وہ شخص کہ یاد کریگا دس آیتین
سورۃ کہف کی دس آیتین وقت سونیکے بچایا جاویگا فتنہ دجال کی سے اور جو کوئی پڑہیگا خاتمہ اوسکا وقت
ذرہ اوسکی سی قدم اوسکی تک دن قیامت کی اور ایک روایت مین ہی کہ جسنے پڑہی سورۃ کہف دن جمعہ کی ہوتا ہے
دوسرے جمعہ تک اور ایک مین ہے کہ جس گہر مین پڑہی جاوے سورۃ کہف نہین داخل ہوتا اوس
اوس رات اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑہین چار رکعتین بیچ عشا کی پڑہی پہلی دو رکعتون مین
الکافرون اور قل ہو اللہ احد اور اخیر کی دو رکعتون مین تبارک الذی اور الم تنزیل السجدہ لکہا جاتا ہی اوسکے لیے ثواب مانند چار رکعتون
کی لیلۃ القدر مین پڑہی اور ایک روایت مین ہی کہ جسنے پڑہی تبارک الذی اور الم تنزیل السجدہ میان مغرب اور عشا کے پس گویا کہ قیام کیا لیلۃ القدر
مین اور ایک روایت مین کعب سے ہے کہ جسنے پڑہی رات کو الم تنزیل السجدہ اور تبارک الذی لکہی جاتی ہین اوسکے لیے ستر نیکیان اور مٹا دیجاتی
ہین اوس سے ستر برائیان اور بلند کیی جاتی ہین اوسکی لیے ستر درجے اور ایک روایت مین ہی کہ جسنے پڑہی الم تنزیل اور تبارک الذی
رات مین لکہتا ہی اوسکے لیے اللہ تعالی ثواب مانند ثواب لیلۃ القدر کی اور روایت کی ابن خریس اور ابن مردویہ اور خطیب اور بیہقی نے
ابی بکر صدیق رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورۃ یٰس نام رکہی گئی ہے تورات مین معمہ کہ مشتمل ہی بلائیون
دنیا اور آخرت کی کو اپنی پڑہنے والے کے لیے اور دور کرتی ہی اوس سے مصیبت دنیا اور آخرت کی اور دفع کرے گی اوس سے ہول آخرت
کی اور نام رکہا گیا ہی اسکا رافعہ اور خافضہ یعنی بلند مرتبہ کرتی ہی مؤمنون کو اور پست کرتی ہی کافرون کو دفع کرتی ہی پڑہنے والی اپنے سے
ہر برائی اور رد اکرتی ہی اوسکی ہر حاجت جو کوئی پڑہی اسکو برابر ہوتی ہی اوسکے لیے بیس حجون کے اور جو کوئی سنے اسکو برابر ہوتی ہی
اوسکے لیے ہزار دینار کہ دے فی سبیل اللہ یعنی جہاد مین اور جو کوئی لکہکر پیوے اسکو داخل کرتی ہی اوسکے لیے اندر ہزار دواتین
اور ہزار نور اور ہزار یقین اور ہزار برکتین اور ہزار رحمتین اور نکال ڈالتی ہی ہر کینہ اور دکہہ اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ دوست رکہتا ہون مین کہ سورۃ یٰس میری امت کی ہر انسان کے دل مین ہو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ جسنے مداومت کی اوپر پڑہنے یٰس کے ہر رات پھر مر گیا مر شہید اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑہین
مین دا کیجاتی ہین حاجتین اوسکی اور ابن عباس رض سے ہے کہ کہا جسنے پڑہی یٰس وقت صبح کی دیا جاتا ہی آسانی اوسدن تک شام کی
جسنے پڑہی یٰس اوّل شب مین دیا جاتا ہی آسانی اوس رات کی صبح تک اور بیہقی نے روایت کی ابی قلابہ سے کہ کہا جسنے پڑہین
مغفرت کی جاتی ہی اوسکی اور جسنے پڑہی حالت بھوک مین سیر ہو جاتا ہی اور جسنے پڑہی یٰس اس حالت مین کہ
ہو جس نے پڑہی یہ اس حال مین کہ جانور اوسکا جاتا رہا تھا پا لیتا ہی اوسکو اور جسنے پڑہی
کفایت کریگی اوسکو اور جسنے پڑہا اسکو نزدیک میت کے آسانی کیجاتی

Marfat.com

ہر چیز کا دل ہی اور دل قرآن کا یٰس اور کہا مقبری نے
یاد کرے اسکو پہر یٰس پس دے پہر یٰس دفع کیجاوے گی تم سے بسبب اسکے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ
جمعہ کی پہر سوال کیا اللہ تعالیٰ سے دیتا ہی اللہ تعالیٰ سوال اوسکا اور ابن عباس سے روایت
صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز سے ساتھ کہنے سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون آخر آیۃ تک اور
کے پیچھے نماز کو سبحان ربک رب العزۃ آخر آیت تک تین بار پس تحقیق لیا ثواب ساتھ پیمانہ پوری کے اور فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ثواب پیمانہ پوری ہین دان قیامت کے پس چاہیے کہ کہی پہہ آیت یعنی سبحان ربک الخ آخر مجلس اپنی مین جسوقت
اٹھے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے دین مجکو سبع طوال یعنی سات سورتین بڑی کہ اول قرآن
سے ہی تک اور دین مجکو المر آیت طواسین تک جگہ انجیل کے اور دین مجکو ما بین طواسین کو حامیمون تک جگہ زبور کے اور
مفصل ساتھ حامیمون کے اور مفصل کے نہین پڑہا اونکو کسی نبی نے پہلے میری اور ابن عباس سے ہی کہ ہر چیز کے لیے خلاصہ ہی اور
قرآن کا حامیمین ہین اور سمرہ بن جندب سے ہی بطریق مرفوع کے کہ حامیمین باغ ہین باغون جنت کے سے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ حامیمین سات ہین اور دروازے دوزخ کے بھی سات آوینگی ہر حٰمٓ ان مین سے کھڑی رہیگی ہر دروازے پہ اون دروازون مین
سے کہ داخل کر اس دروازے سے اوسکو کہ ایمان رکہتا تھا مجہہ اور پڑہتا تھا مجکو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ ہر چیز کا دل ہی اور دل قرآن کے حامیمین ہین وہ باغ ہین ارزانی کرنیوالے سیر کرنیوالے گہن کے پس جو کوئی دوست رکہے یہہ کہ چرے
جنت کے مین پس چاہیے کہ پڑہے حامیمین اور روایت کی بیہقی نے شعب الایمان مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ سوتے تھے یہانتک
کہ پڑہ لیتے الم تنزیل السجدہ اور حٰمٓ الدخان اور ایک روایت مین ہی کہ جو کوئی پڑہے شب جمعہ مین حٰمٓ الدخان اور یٰس صبح کرتا ہی اس حال مین کہ بخشش
ہوگئی ہے اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا جو کوئی پڑہے حٰمٓ الدخان شب جمعہ مین یا دن جمعہ مین بناتا ہی اوسکے لیے اللہ تعالیٰ گہر
اور ایک روایت مین ہی کہ جسنے پڑہی سورۃ دخان رات جمعہ کی مین صبح کرتا ہی اس حالت مین کہ مغفرت کیجاتی ہی اوسکی اور بہشت
کے گہر مین سے اور جو کوئی پڑہے سورۃ دخان رات مین بخشی جاتے ہین پہلے گناہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے جو کوئی پڑہے الم تنزیل اور یٰس اور اقتربت الساعۃ اور تبارک الذی ہونگے اوسکے لیے اور پناہ شیطان سے اور شرک سے اور
اوسکے لیے درجے دن قیامت کے اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑہے اقتربت الساعۃ
بخشا اوسکو اللہ دن قیامت کے اس حال مین کہ مونہہ اوسکا مانند چودہوین رات کی چاند کی ہوگا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ سورۃ حدید اور اذا وقعت اور الرحمن کا پکارا جاتا ہی بیچ رہنے والون آسمان و زمین کے ساکن الفردوس یعنی یہہ جنت فردوس
کہا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورۃ الواقعہ سورۃ الغنی ہی پس پڑہو اسکو اور سکھاؤ اسکو اولاد اپنی کو
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حضرت عائشہ سے ہے کہ کہا عورتون کو کہ نہ عاجز کرے ایک تمہارے کو یہہ کہ پڑہے سورۃ واقعہ
ہر رات مین کہ جو کوئی پڑہے سورۃ حشر کا پھر مرجاوے اوس رات مین یا دن مین تو واجب کیجاوینگی اوس سے
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ جب جگہ پکڑی طرف بچھونے اپنی کے یہہ کہ پڑہے سورۃ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص پناہ مانگے ساتھ اللہ کے شیطان سے تین بار پھر پڑہے

Marfat.com

سورۂ حشر کا بھیجتا ہی اللہ ستر ہزار فرشتے رحمت کرتے ہین اوس پر شام تک اور اگر صبح کو پڑھتا ہی شام تک رحمت کرتے ہین اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی سورۂ حم المومن یا آیۃ الیہ المصیر پس صبح ہوئی اوسکو لیے تھے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر چیز کے لیے دل ہی قرآن کا دل میری سی ہے اور کہا عکرمہ بن سلیمان نے کہ پڑھا مینے یعنی قرآن اسمعیل کے آگے پس جب پہونچا مین والضحیٰ تک دیکھا ہر سورہ کو اخیر کلام اللہ تک اس لیے کہ مینے پڑھا عبداللہ بن کثیر

Marfat.com

سیان دونون موندہون اونکی سے اور اللہ کی پناہ مین دیا اونکو ساتھہ پہنچنے

اور ایک روایت مین ہی کہ جس نے پڑہی قل ہو اللہ احد سو بار بعد نماز صبح کی پہلے کلام کرنیکے کسی سے اونہی جانی پہنچی

صدیقون کے **باب** باب ہی بیچ بیان متعلقات پہلی باب کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** منفصل ہی

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعَاهَدُوْا الْقُرْاٰنَ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّیًا مِنَ الْاِبِلِ فِیْ عُقُلِهَا

روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبردار ہی کرو قرآن کی یعنی ہمیشہ پڑہا کرو تاکہ بھولو نہین

کہ جان میری اوسکی ہاتھہ مین ہی کہ البتہ قرآن جلد نکل جاتا ہی سینہ سے بہ نسبت اونٹ کی رسی اپنی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم

یعنی آدمی اونٹ کی محافظت سی غفلت کری تو اونٹ رسی مین سی نکل بھاگتا ہی اسیطرح سی قرآن اگر نہ پڑہا کری اسکو اور خبر نہ کری

بہی زیادہ سینہ مین سی نکل جاتا ہی یعنی جلد بھول جاتا ہی مولانا **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

بِئْسَ مَا لِاَحَدِهِمْ اَنْ یَّقُوْلَ نَسِیْتُ اٰیَةَ کَیْتَ وَکَیْتَ بَلْ نُسِّیَ وَاسْتَذْکِرُوا الْقُرْاٰنَ فَلَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّیًا مِنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ

مِنَ النَّعَمِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَزَادَ مُسْلِمٌ بِعُقُلِهَا اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بری چیز ہی واسطے

ایک اونکی کی یہہ کہ کہی بھول گیا مین آیت فلانی اور فلانی بلکہ یہہ کہی کہ بہلایا گیا اور یاد کرتے رہو قرآن کو کہ وہ جلد جانیوالا ہی سینہ لوگون

کی سی بہ نسبت چارپایون کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور زیادہ کیا مسلم نے کہ بندہی ہون ساتھہ رسی اپنی کی **ف** بھول گیا کنایہ اسسے

ہی کہ ترک کیا دلالت کرتا ہی اسپر کہ چہوڑ دیا اور بھول گیا مین بسبب بیپروائی کی اور اس کہنے مین کہ بہلایا گیا ظاہر کرنا حسرت اور تقصیر کا ہی بیچ حاصل

کے اس معاملہ و نعمت کی **ح** **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْاٰنِ کَمَثَلِ

صاحب کے مثل المعقلة اِنْ عَاهَدَ عَلَیْهَا اَمْسَکَهَا وَاِنْ اَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عمر رض سی کہ تحقیق

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوای اسکی نہین کہ مثل صاحب قرآن کی مانند مثل اونٹ والے کے کہ اونٹ باندہا گیا ساتھہ پابندی کی اگر خبرگیری

رہتا ہی اوسکی تہنڈا ہی اوسکو اور اگر چہوڑ دیتا ہی اوسکو جاتا رہتا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَیْہِ قُلُوْبُکُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْہُ

مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی جندب بن عبداللہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہو قرآن جب تک خواہش کری اوسپر

دل تمہاری پس جسوقت کہ آپس مین مختلف ہو یعنی حاصل ہو ملال اور تفرق دلونکا پس کہڑی ہو اوس سے یعنی پڑہنا موقوف کرو نقل کی

یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا ابن الملک نی کہ جس صورت مین کہ دل نہ لگے تو نہ پڑہنا افضل ہی بغیر حضور کی پڑہنی سی لیکن یہان ایک اور امر ہی

کہ آدمی کو چاہیی کہ عادت کری اور نفس کو ریاضت مین ڈالی تا بہت پڑہنی سے ملال نہ آوی بلکہ خوشی زیادہ ہو اس لیے کہ کامل اور

کہ عادت ریاضت کی نہین کہتے جلدی ملول ہو جاتے ہین ایک تو ایسی ہوتی ہین کہ ایک سیپارہ پڑہتے ہین ملول ہوتی ہین اور ایک ایسی

کہ ایک سیپارہ ساتھہ ذوق شوق کے پڑہتے ہین کہ ملول ہرگز نہین ہوتی **ح** **وَعَنْ** قَتَادَةَ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ

قِرَاءَةُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کَانَتْ مَدًّا ثُمَّ قَرَاَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَیَمُدُّ بِالرَّحِیْمِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی قتادہ سی کہ کہا پوچہا گیا انس سی

کے ساتھہ پہر پڑہی بسم اللہ الرحمن الرحیم و ادا کرتی ساتھہ

Marfat.com

حروف کو اور شطر معلوم کی نزدیک رباب قوف کو اور کہا طیبی نے
بعد ادھر مدکر ہی تقدیر الف کو اور بعضون نے کہا کہ بقدر دو الفون کی پانچ الفون تک اور مراد بقدر الف کے
اور اگر بعد انکی ہمزہ ساکن مدکر ہی بقدر چار الفون کی اتفاقا مانند دابۃ کی اور اگر بعد انکی ہمزہ ساکن مدکر ہی بقدر
اور اگر بعد انکی غیر ان حروف کی نہ مدکر ہی مگر بقدر نکلنے اوسکی کے مونہہ سے مانند ایک کی

(اصلی کی ایڈیشن)

وَعَنْ ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اذن اللہ لشیء ما اذن
لنبی یتغنی بالقرآن متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین سنتا اللہ تعالی کسی چیز کو
جیسا کہ خوش آوازی سی پڑہتا ہو قرآن نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی قبول نہین کرتا اور دوست نہین رکھتا کسی چیز کو
جیسا کہ سنی جاتی ہین جیسا کہ دوست رکھتا ہی اور قبول کرتا ہی آواز پیغمبر کو کہ خوش آوازی سی پڑہتا ہی قرآن + ح + **وَعَنْهُ**
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اذن اللہ لشیء ما اذن لنبی حسن الصوت بالقرآن یجھر بہ متفق
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کان رکھتا ہی اللہ یعنی نہین قبول کرتا کسی چیز کو جیسا کہ کان
دیتا ہی نبی کے کہ خوش آوازی کرے ساتھہ قرآن کو اوس حال مین کہ پکار کر پڑہی اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْهُ**
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من لم یتغن بالقرآن رواہ البخاری اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہمارے کامل طریقہ پر وہ شخص کہ نہ خوش آوازی کرے ساتھہ قرآن کو نقل کی یہہ بخاری نے **ف** یعنی خوش
آوازی کرنی قرآن پڑہنے مین بشرطیکہ تغیر حرف کی یا حرکت کی یا مد کی یا شد کی یا اور طرح سی نہو اور راگ کی طور پر بھی نہو اور
راگ کی طور پر پڑہی قرآن کو جان کر راگ مین تو حرام ہی پڑہنا نہ پڑہنا چاہیے + مولانا + من الشروح **وَعَنْ** عبد اللہ بن مسعود قال
قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو علی المنبر اقرأ علی قلت اقرأ علیک وعلیک انزل قال انی احب ان اسمعہ
من غیری فقرأت سورۃ النساء حتی اتیت الی ھذہ الآیۃ فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشھید وجئنا بک علی ھؤلاء
شھیدا قال حسبک الآن فالتفت الیہ فاذا عیناہ تذرفان متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسوقت کہ منبر پر تھی پڑہ روبرو میرے کہا مینے پڑہون مین روبرو آپکے حال آنکہ آپ پر اوتارا گیا ہی قرآن فرمایا
مجھ سے کہ سنون قرآن غیر اپنی سی کہا ابن مسعود نے پس پڑہی مینے سورۃ نسا یہانتک کہ پہنچا مین اس آیت تک پس
کیسا ہوگا جسوقت کہ لاوینگے ہم ہر امت مین سے ایک گواہ یعنی اونکے فعلون کی گواہی دیگا نبی اونکا اور لاوینگے تجکو
اوپر یا حضرت نے پس موقوف کر پڑہنا اب یعنی اس لیے کہ مین مشغول ہوتا ہون ساتھہ فکر کرنیکے اس مین پھر التفات کیا
مینے طرف انکی آنکھین حضرت کی آنسو بہاتی تھین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** آپ پر اوتارا گیا ہی یعنی قرآن پڑہنا
یہانتک اوتارا گیا ہی ویسا پڑہین گے اور کو کیا یارا کہ آپ کے روبرو پڑہی اور مین دوست رکھتا ہون یعنی بعضی وقت کہ حاصل
ہوتا ہی سکوت جیسکہ کہا گیا ہی من عرف اللہ کل لسانہ اور ایک حالت عارف کی اور ہوتی ہی کہ اوسکے حق مین یون کہا
جسنے پہچانا اللہ کو گونگی ہوگئی زبان اوسکی
بعضی وقت عارف حالت تحیر مین ہوتا ہی سکوت کرتا ہی اور بعضی وقت ہوشیار ہوتا ہے

Marfat.com

حقائق ومعارف وغیرہ بیان کرتا ہو اور سو حقیقین [illegible]
اور مقصود آیت مذکورہ سے یاد دلانا دن قیامت کا ہو اس لیے حضرت ہول [illegible]

[illegible] شفیق اور عنایت فرما اپنی امت کی ہین صلی اللہ علیہ الف الف صلوۃ کما ذکرہ الذاکرون [illegible]

ع ح **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اللّٰهَ
عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ اَنْ قَالَ اللّٰهُ سَمَّانِيْ لَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَقَدْ ذُكِرْتُ عِنْدَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ هٰكَذَا
وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قَالَ وَسَمَّانِيْ قَالَ نَعَمْ فَبَكٰى رَوَاهُ

اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ابی بن کعب کے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے
پڑہون تجہپر قرآن عرض کیا ابی بن کعب نے اللہ تعالیٰ نے نام لیا میرا روبرو آپ کے فرمایا کہ ہان کہا ابی نے تحقیق ذکر کیا گیا ہون
پروردگار عالمون کے فرمایا کہ ہان پس بہہ آنسو دونون آنکہون ابی کے سے اور ایک روایت مین یون ہی کہ حضرت نے فرمایا ابی کو کہ
اللہ نے حکم کیا مجکو یہہ کہ پڑہون تجہپر سورۂ لم یکن الذین کفروا کہا ابی نے کیا نام لیا ہے میرا فرمایا ہان پس روئے ابی نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نے لفظ ابی بن کعب سب صحابہ مین بڑی قاری تھے کہ حضرت نے اونکی حق مین فرمایا تھا اَقْرَاُكُمْ اُبَيٌّ یعنی بڑی قاری تم مین
سے ابی ہین اور اللہ تعالیٰ نے نام لیا میرا یعنی خاص میرا ہی نام لیا یہہ بات بسبب عاجزی اور گم نامی اپنی کے اور ازراہ تعجب کہے کہ مین
کہان اور اتنا بڑا مرتبہ کہان یا ازراہ ذوق ولذت کہے کہ یہہ مرتبہ مجکو عطا ہوا اور رونا ابی کا بسبب حاصل ہونے خوشی کے تھا کہ
وقت لطف ووصال محبوب کے آتا ہی اور حقیقت مین غم آنکہون کی راہ سے باہر نکلتا ہی اور خاص لم یکن ہی کے پڑہنے کا ابی کو لیے حکم ہوا
کہ مختصر ہی اور فوائد اس مین بہت ہین کہ اصول دین کی اور وعد ووعید اور اخلاص وغیرہ مذکور ہین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
مستحب ہی پڑہنا قرآن کا ماہر قرآن اور اہل علم وفضل کے آگے اگرچہ بخاری افضل ہو سننے والے سے ح **وَعَنِ** ابْنِ
عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ
لَا تُسَافِرُوْا بِالْقُرْاٰنِ فَاِنِّيْ لَا اٰمَنُ اَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ اور روایت ہی ابن عمر کی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے سفر کرنے سے مع قرآن کی طرف ملک دشمن کی یعنی دار الحرب کو نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین ہے
کہ نہ سفر کرو مع قرآن کے اس لیے کہ تحقیق مین نہین امن پاتا اس سے کہ لیوے اوسکو دشمن **ف** اگر کوئی کہے کہ لکہنا قرآن کا مصحف
مین آنحضرت کے زمانے مین نہ تھا بلکہ بعد حضرت کے زمانے مقرر ہوا پس یہہ کیونکر بنی کہ حضرت نے منع کیا سفر کرنے سے ساتھ قرآن کے
جواب یہہ کہ اگرچہ تمام قرآن مصحف مین نہ لکہا گیا تھا ولیکن جو کچہہ نازل ہوتا ہر کوئی اپنے لیے صحیفہ مین لکہکر رہنے دیتا یا یہہ
کہ بعد میرے زمانے کے جو لکہا جاوے گا اوسکو ساتھہ نہ لیجاوین کفار کے ملک مین اور کہا بعضے علماء نے کہ ساتھہ لیجانا کلام اللہ کا
طرف دار الکفر کے مکروہ ہی اور اگر کوئی خط کفار کو بہیجے اور اوس مین آیت لکہے تو مضایقہ نہین اس لیے کہ حضرت نے [illegible]
[illegible] واللہ اعلم ح ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ اَبِيْ**
قَالَ جَلَسْتُ فِيْ عِصَابَةٍ مِّنْ ضُعَفَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاِنَّ بَعْضَهُمْ لَيَسْتَتِرُ بِبَعْضٍ مِّنَ الْعُرْيِ
اِذْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَيْنَا [illegible]

Marfat.com

ما لیلۃ المہاجرین بالنور التام یوم القیمۃ تدخلون الجنۃ قبل اغنیاء الناس
بسنۃ نصف یوم قال ابو داؤد روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا بیٹھا مین سی ایک جماعت
فقیر کے اور نحیف بعضے اونکے البتہ اوت کرتے تھے ساتھہ بعضے کے بسبب ننگی ہونیکے اور پڑھنے والا پاس
کھڑا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس کھڑے ہوے ہمپر پس جبکہ کھڑے ہوے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چپ رہا پڑھنے
والا پاس آنحضرت کے حضرت نے پھر فرمایا حضرت نے کیا کرتے ہو تم عرض کیا ہمنے سنتے ہین ہم کتاب اللہ فرمایا سب تعریف ہی اوس خدا کہ کہ پیدا کیے
میری امت سی ایسے شخص کہ حکم کیا گیا مین یہہ کہ صبر اوون مین نفس اپنے کو ساتھہ اونکے کہا راوی نے پھر بیٹھہ گئے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم درمیان ہمارے یعنی نہ کسیکے پہلو مین تاکہ برابر کرین ذات شریف اپنے کو ہم مین پھر اشارہ کیا اپنے ہاتھہ سی اسطرح یعنی اشارہ کیا انہ
کرتے چلقہ بلند اور ظاہر ہوتی مونہہ اونکی واسطے حضرت کے پس فرمایا خوشوقت ہوا گروہ مفلس مہاجرین کے ساتھہ نور پورے کے دن قیامت کے داخل ہونگے
جنت مین پہلے دولتمندون سی آدہے دن اور یہہ آدہا دن ہوگا پانسو برس کا نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** اور تحقیق بعضے اونکی الخ یعنی
جن پاس کہ ایک ہوتا ہے نسبت کپڑے یا راوسکے کے وہ ہیٹھتا یعنی پاجامہ اپنی کے پردہ کرنیکے لیے اور مراد ننگی ہونے سے ننگا ہونا سے
ستر کے ہے اور پردہ اس لیے کرتے تھے کہ آدمیت منتفی ہین اسکے کہ کھولے اوپنے کو کہ عادت اوسکی کھولنے کی نہین اور قصہ
اس سی بیان کرنا فقر و احتیاج اونکی کا ہے کہ کپڑا ابھی درست ہین پہنکر کہتے تھے اور اوس سبب سی آپس مین مل بیٹھتے تا ایک دوسرے کی
حاصل ہو اور پھر سلام علیک کی حضرت نے اس سے معلوم ہوا کہ سلام علیک کرنے قرآن کے پڑھنے والے سے مکروہ ہی جیسا کہ فقہ مین مذکور
ہوا اور لکھا ہی علماء نے کہ اگر کوئی سلام علیک کرے قرآن پڑھنے والے سے تو جواب اوسکا لازم نہین اور کیا کرتے جو حضرت سے
پوچھا اون سے جان بوجھکر تاکہ بشارت دین اونکا جواب سنکر اور حکم کیا گیا مین الخ یہہ اشارا ہی اس آیت کی طرف * واصبر نفسک
مع الذین یدعون ربہم آخر آیت تک اور معنی لیعدل الخ کے یہہ ہین کہ تاکہ ہون عدل کرنے والے ساتھہ بیٹھنے اپنی نفس اپنی کے جون پیچ
تاکہ قرب سب سی برابر ہو اور طیبی نے یہہ معنی کہی ہین کہ تاکہ برابر کرین ذات شریف اپنی درمیان ہمارے اور ممتاز ہون ہم سی اوس
سے یعنی سامنے چہرہ مبارک حضرت کے اور ظاہر ہوتی مونہہ اونکی یعنی اسطرح بیٹھے کہ دیکھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک کے مونہہ
کو پورے طور سے کہ اس مین اشارہ ہی طرف اسکے کہ نور اغنیا کا نہین ہونیکا پورا اسلیے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے
دنیا کہا آخرت اپنی کو ضرر پہنچایا دنیا اپنی کو اور جسنے دوست رکھا دنیا اپنی کو ضرر پہونچایا آخرت اپنی کو پس اختیار کرو باقی
رہنا یعنی آخرت کو دنیا پر اور پہلے دولتمندون سے جانا چاہیے کہ مراد فقرا سے فقرا صابر ہین اور دولتمندون سے
فقرا صابر اور شاکر ادا کرنیوالے حق اموال اپنی کے پس وہ کھڑے کیے جاوینگے میدان محشر مین حساب کے لیے کہ کہان سے حاصل کیا
اور کہان صرف کیا اس سے معلوم ہوا کہ حصہ فقرا کا قیامت مین زیادہ ہوگا حصہ اغنیا سے اس لیے کہ باقی اغنیا کا راحت
سے محروم ہی + ع ح وعن البراء بن عازب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زینوا القرآن
رواہ ابو داؤد وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہی براء بن عازب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

Marfat.com

سلہ زینت دو قرآن کو ساتھ آوازون اپنی کے نقل کی یہہ احمد اور ابو داؤد
کہ ترتیل و تجوید سے اور نرمی آواز سے پڑھے اور آگ مین پڑھنا قرآن کو اسطرح کہ زیادتی اور نقصان ہو حرفون
اسطرح کا پڑھنے والا فاسق ہوتا ہے اور سننے والا گنہگار اور واجب ہے اس شخص کو منع کرنا اسسے
سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنِ امْرِئٍ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ ثُمَّ
اَجْذَمَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے سعد بن عبادہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
پڑھے قرآن پھر بھول جاوے اوسکو مگر ملاقات کریگا اللہ سے دن قیامت کے کٹا ہوا ہاتھ نقل کی یہہ ابو داؤد اور
بھولنا ہمارے نزدیک یہہ ہے کہ دیکھکر بھی نہ پڑھ سکے اور امام شافعی کے نزدیک یہہ ہے کہ یاد کیا ہوا یاد نہ پڑھ سکے یا معنی یہہ ہین
بھولا یا نہ پھیلے + ع + یا بھولنا استعداد والیکا یہہ ہے کہ یاد کیے ہوے کو یاد نہ پڑھ سکے اور بھولنا غیر استعداد والیکا
یہی نہ پڑھ سکے اور اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کو بعد سیکھنے کے اور یاد کرنیکے بھولنا بہت گناہ ہے پس چاہیے کہ اوسکی پڑھتے
رہے اور ہمیشہ اور بہت پڑھتا رہے + مولانا **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا
قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَلٰثٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ رسول خدا
درود ہو جیو اللہ کا اوسپر اور سلام فرمایا کہ نہین سمجھا یعنی خوب نہین سمجھا وہ شخص کہ پڑھا یعنی ختم کیا قرآن کم تین رات سے نقل کی یہہ ابو داؤد
اور ابو داؤد اور دارمی نے **ف** کہا طیبی نے مراد یہہ ہے کہ سمجھا ظاہر معانی قرآن کی اور دقائق قرآن کے سمجھنے کو عمرین بھی نہین
کفایت کرتین بلکہ ایک کلمہ کے بھی دقائق نہین سمجھ سکتا اور مراد نفی سمجھ کی ہے نہ نفی ثواب پھر سمجھین متفاوت ہین لوگون کی انتہی
جانا چاہیے کہ عمل کیا ہے ظاہر حدیث پر ایک جماعت نے سلف سے کہ ختم کرتے قرآن تین دن مین ہمیشہ اور مکروہ جانتے ختم کرنا تین دن سے کم مین
وہ یہہ سمجھے ہون کہ یہہ حکم مختلف ہے باعتبار اشخاص کے یا یہہ کہ نفی فہم کی کی ہے نہ نفی ثواب کی واللہ اعلم + مولانا اور اورون نے
نہین عمل کیا اسپر پس ختم کرتے تھے ایک جماعت ایک رات دن مین ایک بار اور بعضے دو بار اور بعضے تین بار اور بعضون نے
ایک کعت مین بھی ختم کرنا ثابت ہوا ہے اور بعضے دو مہینے مین ایک ختم کرتے اور بعضے ہر مہینے مین اور بعضے دس دن مین اور
بعضے سات دن مین اور اکثر صحابہ وغیرہم کا عمل اسی پر تھا اور روایت کی ہے بخاری اور مسلم نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا عبداللہ بن عمر کو کہ پڑھ سات دن مین اور نہ زیادہ کر اسپر اور اسکو ختم الاحزاب کہتے ہین اور صحیح تر ترتیب اسکی فی شوق ہے
لا علی حہ اس لیے لگائی کہ بعضون نے ختم الاحزاب اسکو لکھا ہے کہ روز جمعہ کے اول قرآن سے اخیر سورہ مائدہ تک پڑھے اور روز
کے انعام سے آخر سورہ توبہ تک اور اتوار کو یونس سے آخر مریم تک اور پیر کو طٰہٰ سے آخر قصص تک اور منگل کو عنکبوت سے
آخر ص تک اور بدھ کو زمر سے آخر رحمٰن تک اور جمعرات کو واقعہ سے آخر قرآن تک پڑھے واسطے قضا ہونے کے اکثر اوقات
کے اس ختم کو مجرب لکھا ہے علماء نے اور اسطرح ختم فی شوق کو واسطے کشائش رزق کے اور اور حاجتون کے
مجرب کہا ہے اور اسکا وہی جمعہ سے شروع کرنیکو کہا ہے کذا فی المغنی الطالب حاصل اسکا یہہ ہوا کہ ختم فی شوق اوپر تین طرح
اور بالا علی حہ قولون کا حاصل یہہ ہے کہ ختم احزاب کی کتنی ہین ترتیبین علمائے نقل کی ہین لیکن صحیح تر ترتیب
دونون ایک ہی ہوے + ترتیب اسکی فی شوق ہے یعنی سات منزل پر

Marfat.com

[illegible] طرف ابوذر رضی سے طرف یونس کے اور ربیہ سے طرف نبی اسرائیل
[illegible] طرف سورہ حق کی یہہ ترکیب حضرت علی کی طرف نسبت کرتے ہین کہ اونسے
[illegible] مختلف ہی ساتھ اختلاف اشخاص کے پس جسکو کہ دقائق و معارف خوب سوجھتے ہون کلام اوسکے
[illegible] کہ حاصل ہو کمال فہم اوس چیز کا کہ پڑہی اور جو کوئی مشغول ہو علم کی پھیلانی مین یا جھگڑون کا فیصلہ کرنے
[illegible] کہ نہ یاد رکھی اوس نے اور جو کہ تحصیل علم اور حاصل کرنے نفقہ اہل و عیال کے مین مشغول ہو اوسکے لیے
[illegible] کہ اوسکو یاد ہو گران مین سے نہو پس پڑہے جسقدر پڑہ سکے بشرطیکہ حد ملال اور سرعۃ قرارۃ کو نہ پہونچے ع ح + وَعَنْ
[illegible] عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْاٰنِ
[illegible] كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی
[illegible] عبداللہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پکار کر پڑہنے والا قرآن کا مانند ظاہر دینے والے صدقہ کے اور آہستہ پڑہنے
[illegible] قرآن کا مانند چھپکے دینے والے صدقہ کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن غریب ہے ف
[illegible] یعنی چھپکے سے جو صدقہ نفل دی تو ثواب زیادہ ہی بہ نسبت ظاہر دینے کی پس اسیطرح چھپکے پڑہنا افضل ہی پکار کر پڑہنے سے کہا طیبی نے کہ حدیثین
[illegible] پکار کر پڑہنے کی فضیلت مین بھی آئی ہین اور چھپکے پڑہنے کی فضیلت مین بھی پس تطبیق ان مین یہہ ہی کہ چھپکے پڑہنا افضل اوسکے لیے ہے
[illegible] کہ ڈرتا ہو ریا سے اور پکار کر پڑہنا افضل ہے اوسکے لیے کہ نہ ڈر رکھتا ہو ریا کا بشرطیکہ نہ ایذا دے کسیکو نمازیون مین سے یا سوتے
[illegible] ہوون مین سے یا اور کسیکو اور پکار کر پڑہنا افضل اس لیے ہے کہ اوسکا نفع اور بھی پہنچتا ہی کہ لوگ سنکر یا دیکھکر
[illegible] قرآن یا افضل اسلیے ہی کہ پکار کر پڑہنا شعار دین سے ہے اور بیدار کرتا ہی قاری سے دلکو اور اوسکو طرف دھیان کرنے مین دیتا ہی اوسکو
[illegible] اور دور کرتا ہی نیند کو پڑہنے والے کے دل سے اور اورونکو شوق دلاتا ہی عبادت کا پس جسکو ان تینون مین سے کوئی نیت حاصل ہو
[illegible] کرنا اوسکو افضل ہے ع + وَعَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اٰمَنَ بِالْقُرْاٰنِ
[illegible] مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہی صہیب سے کہا فرمایا
[illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ایمان لایا ساتھہ قرآن کے وہ شخص کہ حلال جانا حرام اوسکو نفل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث
[illegible] کا ہی ف جس نے حلال جانا اوس چیز کو کہ حرام کیا اللہ نے وہ کافر ہوا مطلق یا معنی یہہ ہین کہ ایمان کامل قرآن پر
[illegible] شخص کی مجالہ حلال کا سا کیا ساتھہ اون چیزون کے کہ حرام ہین قرآن مین یعنی مرتکب ہوا حرام و ممنوع چیزون قرآن کا حق ایمان
[illegible] یہہ کہ عمل کرے اوسپر جیسیکہ حق محبت یہہ ہی کہ متابعت کرے محبوب کی ع ح + وَعَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ
[illegible] عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى ابْنِ مَمْلَكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هِيَ تَنْعَتُ
[illegible] قِرَاءَتَهٗ حَرْفًا حَرْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی لیث بن سعد سے کہ نقل کی ابن ابی ملیکہ
[illegible] نے کہ یعلی بن مملک سے یہہ کہ اوس نے پوچھا ام سلمہ سے حال قرارۃ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پس ام سلمہ نے بیان کی قرارۃ
[illegible] اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے ف یعنی حضرت اسطرح پڑہتے تھے کہ ممکن تھا گننا حرفون
[illegible] کا پڑہتے تھے اور کہا طیبی نے کہ بیان کرنا ام سلمہ کا محتمل دو وجہ کو ہی ایک تو

ہے کہ اونہون نے بیان کیا کہ حضرت انس اس طرح پڑہتے تھے اور دوسری یہ کہ ام سلمہ نے پڑہی تھی ف کہ پڑہنا میرا ایک سورۃ کو ترتیل سے محبوب تر ہے میرے نزدیک ساری قرآن کے پڑہنے سے بغیر ترتیل کے

عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَطِّعُ قِرَاءَتَہٗ یَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ثُمَّ یَقِفُ ثُمَّ یَقُوْلُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ثُمَّ یَقِفُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ لَیْسَ اِسْنَادُہٗ بِمُتَّصِلٍ وَمَنْ رَوٰی ہٰذَا الْحَدِیْثَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ عَنْ یَعْلَی بْنِ مَمْلَکٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ وَحَدِیْثُ اللَّیْثِ اَصَحُّ اور ویسا ہی

جیسے ہے کہ نقل کی ابن ابی ملیکہ نے اوس نے نقل کی ام سلمہ سے کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جدا جدا پڑہتے تھے اپنی قرأت کو یعنی

تھی الحمد للہ رب العالمین پھر ٹھہر جاتے پھر پڑہتے الرحمن الرحیم پھر ٹھہرتے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا نہین سند اسکو متصل

اس لیے کہ لیث نے روایت کی یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے اوس نے نقل کی یعلی بن مملک سے اوس نے نقل کی ام سلمہ سے یعنی بیچ

یہ حدیث کے گذرا اور حدیث لیث کی کہ متصل ہے صحیح تر ہے **ف** کہا بعضون نے کہ یہ روایت نہین ہے لائق حجت کے اور نہین

پسند کرتے ہین اسکو اہل بلاغت اور وقف تام مالک یوم الدین پر ہے اسلیے کہا کہ حدیث لیث کی صحیح تر ہے ذکر دلیل کا اور بعضون کے

نزدیک بیچ مثل ایسی آیتون کے کہ متعلق ہین آپس مین وصل اولی ہے اور جزری کہتے ہین کہ مستحب ہے وقف اور دلیل پکڑی ہے اونہون نے

ساتھ اسی حدیث کے اور اسی پر اور شافعیہ ہین اور جمہور نے جواب یہ دیا ہے کہ یہ وقف اس لیے تھا کہ تا معلوم کرادین سننے والون کو سر

آیتون کو واللہ اعلم **ع ح** **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَفِیْنَا الْاَعْرَابِیُّ وَالْعَجَمِیُّ فَقَالَ اقْرَءُوْا فَکُلٌّ حَسَنٌ وَسَیَجِیْءُ اَقْوَامٌ یُقِیْمُوْنَہٗ کَمَا یُقَامُ الْقِدْحُ یَتَعَجَّلُوْنَہٗ وَلَا یَتَاَجَّلُوْنَہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ روایت ہے جابر سے کہ کہا نکلے ہم پر رسول

خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم پڑہتے تھے قرآن اور ہم مین تھے گنوار اور عجمی پس فرمایا پڑہو ہر ایک شخص اچھا پڑہتا ہے اور آوینگی ایک قوم سیدہا کرینگے

قرآن کو جیسا سیدہا کیا جاتا ہے تیر جلدی کرینگے بدلے قرآن کے دنیا مین اور نہ کہین گے آخرت پر نقل کی یہ ابوداؤد نے اور بیہقی نے

شعب الایمان مین **ف** عجمی یعنی سوای اہل عرب کے فارسی اور رومی اور حبشی مانند سلمان اور صہیب اور بلال کے تھی اور قرأۃ اونکی گنوارون

کی اور عجمیون کے مانند اہل عرب کے نہ تھی باوجود اسکے حضرت نے فرمایا کہ تم سبکی قرأۃ اچھی اور لائق ثواب کی ہے اس لیے کہ اختیار کیا تم نے آخرت

کو دنیا پر تکلف نہ آراستہ کرنے زبانون مین کچھ ضرر نہین اور تمہارے بعد ایسے لوگ پیدا ہونگے کہ سیدہا کرینگے قرآن کو جیسا سیدہا کیا جاتا ہے

تیر یعنی خوب سنوارینگے الفاظ اور کلمات قرآن کو اور تکلف کرینگے رعایت مخرجون مین واسطے دکھاوے اور ساز اور فخر و شہرت کے جلدی

کرینگے بدلے قرآن کے دنیا مین اور نہ رکھینگے آخرت یعنی دنیا کے فائدے کے لیے پڑہینگے آخرت کے ثواب سے کچھ غرض نہین رکھینگے

پس دنیا کو آخرت پر تو چھوڑینگے اور دین کو بدلے دنیا کے بیچینگے حاصل یہ کہ قرآن کے پڑہنے مین خلوص چاہیے اور فکر کرنا اوسکے

معانی مین نہ صرف الفاظ مین سے نکالنے اور خوش آوازی سے پڑہنا کچھ کام نہین آتا **ع ح** **وَعَنْ** سُفْیَانَ قَالَ قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَاَصْوَاتِہَا وَاِیَّاکُمْ وَلُحُوْنَ اَہْلِ الْعِشْقِ وَلُحُوْنَ اَہْلِ الْکِتَابَیْنِ وَسَیَجِیْءُ بَعْدِیْ قَوْمٌ یُرَجِّعُوْنَ بِالْقُرْاٰنِ تَرْجِیْعَ الْغِنَاءِ وَالنَّوْحِ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَہُمْ قُلُوْبُہُمْ وَقُلُوْبُ الَّذِیْنَ یُعْجِبُہُمْ شَاْنُہُمْ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ

اور اوازون اونکی کے اور بچو تم طور اہل عشق کے سو اور طور اہل
کتابون کے کہ پڑہتے ہین کے قرآن مانند بانسری گانے کے اور نوحہ کے حال اونکا یہہ ہوگا کہ نہ پڑہ سکے گا قرآن جاوپن
کے پڑہنے مین پڑہنون کے دل اونکے اور دل اون لوگون کے کہ اچھا لگے گا اونکو پڑہنا اونکا فعل کی پیروی کرتے ہوئے
اور بہتر ہین اونسے کتابون والے بطور عرب کے اہل عرب بلا تکلف پڑہتے ہین اپنے دلکی امنگ سے
اسلیے کہ پڑہو اور لفظ واصواتکم عطف تفسیری ہی اور بچو طور اہل عشق کے سے یعنی جو کہ عاشق ہین اور عزیزون کے سر پر ہر
اور رعایت قواعد موسیقی کے کرتے ہین اونکے طور پر قرآن نہ پڑہو اور یہود و نصاری بھی اپنی کتابون کو پڑہتے تھے مانند اسکے اوس
پڑہنے سے بھی حضرت نے منع فرمایا اور فتنہ مین پڑے ہونگے دل اونکے یعنی مبتلا ہونگے حب دنیا مین اور لوگون کو اچھا لگیگا یہ
وعن البراء بن عازب قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول حسنوا القرآن باصواتكم
فان الصوت الحسن يزيد القرآن حسنا رواه الدارمي اور روایت ہی براء ابن عازب سے کہ کہا سنا مین رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اچھی طرح پڑہو قرآن کو ساتھ اپنی آوازون کے یعنی ترتیل و خوش آوازی سے پڑہو اسلیے کہ آواز اچھی زیادہ
کرتی ہی قرآن مین خوبی نقل کی یہہ دارمی نے **وعن** طاؤس مرسلا قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم اي المتاعين
احسن صوتا للقرآن واحسن قراءة قال من اذا سمعته يقرأ اريت انه يخشى الله قال طاؤس وكان
الحق كذلك رواه الدارمي اور روایت ہی طاؤس سے بطریق ارسال کے کہ کہا پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ کون آدمی
مین ہی بہت خوب ہی آواز کی واسطے پڑہنے قرآن کے اور بہت خوب ہی پڑہنے مین یعنی از راہ ترتیل کے وادار کے فرمایا وہ شخص کہ جسوقت
سنے تو اوسکو پڑہتے گمان کریگا تو یہہ کہ وہ ڈرتا ہی اللہ سے کہا طاؤس نے اور تہا مطلق ایسا ہی نقل کی یہہ دارمی نے **ف** وہ
اسلیے یعنی تیرے دل پر تاثیر ہوا اوسکی پڑہنے کی یا ظاہر ہون اوسپر نشانیان خوف الٰہی کی مانند مسخر ہونے رنگ کے اور کثرت رونے کے
اور مطلق تابعی تھی اور مولف نے لکہا ہی کہ صحابی تھے ۶+ح **وعن** عبيدة الملكي وكانت له صحبة قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم يا اهل القرآن لا تتوسدوا القرآن واتلوه حق تلاوته
وا ما فيه لعلكم تفلحون ولا تعجلوا ثوابه فان له ثوابا رواه
اور روایت ہی عبیدہ ملکی
سے وہ صحابی حضرت کو کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے اہل قرآن نہ تکیہ کرو قرآن ہی اور پڑہو قرآن کو حق پڑہنے اوسکے
ساعات رات اور اوقات دن کی مین اور ظاہر کرو قرآن کو اور آواز خوش مین پڑہو اوسکو اور فکر کرو اوس چیز مین کہ اوس مین ہے
تاکہ تم بچو اور نہ جلدی کرو ثواب اوسکے کے یعنی دنیا مین اوسکا بدلا نہ چاہو اسلیے کہ واسطے اوسکے ہے ثواب بڑا آخرت مین نقل
کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** نہ تکیہ کرو قرآن ہی یعنی غافل نہو تلاوت قرآن سے اور ادای حقوق اوسکے سے بلکہ پڑہا
کرو اسکو اور ادا کیا کرو کہ حروف اچھی طرح ادا کرو اور سمجھو معانی اوسکا اور عمل کرو اوسپر اور کہا ابن حجر نے کہ حرام ہی تکیہ کرنا قرآن
پر بیہودہ اوسکی طرف اور کہنا کسی چیز کا اوسپر اور پیٹہہ کرنے اوسکی طرف اور روندنا اوسکو اور پھینکدینا اوسکو اور مکروہ ہے
تکیہ مین اور بعضی مالکیہ کے نزدیک حرام ہی اور پڑہو حق پڑہنے اوسکی کا حق پڑہنے اوسکے مین چار باتین چاہیین ایک تو یہہ کہ لفظون کو درست
کرنا اور تیسری معنون کا مقصد سمجھنا اور چوتھے اوسکے موافق عمل کرنا اور ظاہر کرو یعنی پکار کر پڑہو اور

Marfat.com

تعلیم کرو اور عمل کرو اوز لکھو اوسکو اور تعظیم کرو اور فکر کرو یعنی جو آیتین تثنیہ کی ہین اور وعید کی [illegible]

مولانا **باب ف** اکثر نسخون مین نرا باب لکھا ہی یعنی یہہ باب ہی بیچ بیان اور متعلقات قرآن کی اور بعضون مین

اختلافات القران وجمع القران یعنی باب ہی بیچ بیان اختلافات قرارۃ اور لغات اوسکی کے اور جمع کرنے قرآن کی اور مراد جمع

لکھنا اوسکا ہی ایک مصحف مین ۴ ع ۲ ج **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ

بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا اَقْرَأُهَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْرَاَنِيْهَا فَكِدْتُ

اَنْ اَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَمْهَلْتُهُ حَتّٰى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا اَقْرَاْتَنِيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَرْسِلْهُ اِقْرَاْ فَقَرَاَ الْقِرَاءَةَ الَّتِيْ سَمِعْتُهُ يَقْرَاُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِيْ

اِقْرَاْ فَقَرَاْتُ فَقَالَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ روایت ہی عمر بن الخطاب سی کہ کہا سنا مینے ہشام بن حکیم بن حزام سی کہ پڑہتا سورۂ فرقان غیر اوسکہ کہ پڑہتا تہا مین اوسکو

اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ پڑہائی تھی مجکو وہ سورۃ پس قریب تہا مین کہ جلدی کرون اوسپر یعنی لڑون اوس سی پہلے

پس مہلت دی مینے اوسکو یہانتک کہ فارغ ہوا پڑہنے سی پہر ڈالی مینے اوسکی گردن مین چادر اوسکی اور کہینچا اوسکو پہر لایا مین

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہر کہا مینے یا رسول اللہ تحقیق مینے سنا ہی اس سی کہ پڑہتا ہی سورۂ فرقان اوپر غیر اوس

طرح کی کہ تو نے مجکو وہ سورۃ پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چہوڑ دی اسکو اے عمرؓ اور فرمایا ہشام کو پڑہ تو پس پڑہا

اوسنے جس طرح کہ سنا تہا مینے اوسکو پڑہتے پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسیطرح سی اتاری گئی پہر فرمایا مجکو کہ پڑہ تو پس پڑہی مینے پہر فرمایا اسی طرح سے

اتاری گئی ہی یہہ سورۃ تحقیق یہہ قرآن اتارا گیا سات طرح پر پس پڑہو جو ہو سکے اوس مین سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ مسلم کے ہین **ف**

اس حدیث کی معنون مین علما کو بہت اختلاف ہی قریب چالیس قول کے آئے ہین ایک قول یہہ ہی کہ یہہ حدیث متشابہات سی ہی

اسکے معنی خوب طرح سی ہر کسیکو معلوم نہین اور بعضون نے کہا ہی کہ قراءتین اگرچہ زیادہ ہین سات طرح سی لیکن رجوع کرتے ہین

طرف سات وجہون کے اختلافات سی پہلے وجہ اختلاف ہونا کلمہ کا ذات اوسکے مین ساتھہ زیادتی اور نقصان کے دوسری وجہ تغیر ہونا

ساتھہ صیغہ جمع اور واحد کے تیسرا اختلاف تذکیر اور مونث کا چوتھا اختلاف تصریف یعنی حرف کا مانند تخفیف اور تشدید اور فتح

اور کسرہ اور ضمہ کے مانند میّت اور میِّت اور یَقِنَطُ اور یَقْنَطُ اور یعرش اور یَعْرُشُ کے پانچوین اختلاف حرکات کا چہٹا اختلاف

حروف کا مانند بالکل الشیاطین بعضون نے پڑہا ہی ساتھہ تشدید نون کے اور بعضون نے پڑہا ہی ساتھہ تخفیف نون کے اور ساتوین اختلاف

لغات کا مانند عجل اور عجّل کے اور کتاب العلم مین معنی اسکے مفصل لکھے گئے ہین بہ نسبت یہان کے ۴ مولانا من المرقاۃ **وَعَنِ**

ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَاَ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ خِلَافَهَا فَجِئْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَعَرَفْتُ فِيْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقَالَ كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ فَلَا تَخْتَلِفُوْا فَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ

اخْتَلَفُوْا فَهَلَكُوْا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا سنا مینے ایک شخص کو کہ پڑہتا تہا اور سنا مینے

وسلم کو کہ پڑہتے تہے خلاف اوسکے پس لے آیا مین اوس شخص کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

Marfat.com

...ف اختلاف پڑتا ہو پس تحقیق وہ شخص کہ تحقیق ہلاک ہوئے تم سے ...ف مراد اختلاف سے یہاں انکار ایک ...قرآن اوپر اور قراءتین سب حق ہین کسیکا انکار نہ کرنا چاہیے اور اگر ایک کا اون مین سے انکار کیا ...متواتر ہین اور بعضے اخاد متواتر یہہ سات قراءتین ہین کہ پڑہی جاتی ہین ✦ ح ✦ **وَعَنْ** ...فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّي فَقَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ سِوَى قِرَاءَةِ ...فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلٰوةَ دَخَلْنَا جَمِيعًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ هٰذَا قَرَأَ قِرَاءَةً ...عَلَيْهِ وَدَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ سِوَى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَأَمَرَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ فَحَسَّنَ ...فَسَقَطَ فِي نَفْسِي مِنَ التَّكْذِيبِ وَلَا إِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا رَأَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ...قَدْ حَسَّنَ فِي ضَرَبَ فِي صَدْرِي فَفِضْتُ عَرَقًا فَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى اللّٰهِ فَرَقًا فَقَالَ لِي يَا أُبَيُّ أُرْسِلَ إِلَيَّ أَنِ ...الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفٍ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلٰى أُمَّتِي فَرُدَّ إِلَيَّ الثَّانِيَةَ اقْرَأْهُ عَلٰى حَرْفَيْنِ فَرَدَدْتُ ...أَنْ هَوِّنْ عَلٰى أُمَّتِي فَرُدَّ إِلَيَّ الثَّالِثَةَ اقْرَأْهُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ وَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْأَلَةٌ ...فِيهَا فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي وَأَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ إِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ ...إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہ کہا تھا مین مسجد مین پس داخل ہوا ایک شخص نماز ...ہی گا پس پڑہی قراءۃ یعنی نماز مین یا بعد اسکے ایسی کہ انکار کیا مینے اوسکا اوسپر یعنی دل سے یا زبان سے پھر داخل ہوا ایک اور ...پس پڑہی قراءۃ خلاف قراءۃ پہلے شخص کے پس جب پڑہ چکے ہم نماز داخل ہوئے ہم سب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ...اونکی نماز کی جگہ کہ مسجد مین پڑہتے تھے یا حجرے مین داخل ہوئے پس کہا مینے کہ تحقیق اس شخص نے پڑہی قراءۃ کہ انکار کیا مینے ...قراءۃ کا اوسپر اور داخل ہوا ایک اور شخص پس پڑہی اوس نے قراءۃ خلاف قراءۃ پہلے پڑہنے والے کی پھر حکم دیا اون دونون کو ہی صلی اللہ ...لے پس پڑہا دونون نے پس تحسین کی قراءۃ اونکی پس ڈالا گیا میرے دلمین تردد ...اور نہ ایسا تردد و شبہ کہا ...یعنی بلکہ تردد و شبہ جاہلیت کے سے بھی زیادہ شبہ دلمین آیا پس جبکہ دیکھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چیز کہ ڈہانک لیا ...یعنی حضرت نے معلوم کیا کہ میرے دل مین شبہ پڑا مارا ہاتھ میرے سینے پر یعنی ہاتھ سوا جانے کے دست مبارک کی برکت سے پس ہو گیا پسینہ مین پسینہ پس ...دیکھنے لگا طرف اللہ کی مارے ڈر کے پھر فرمایا مجکو ای ابی بھیجا گیا فرشتہ طرف میری یعنی جبرئیل کو بھیجا اللہ تعالیٰ نے یہہ کہ ...طور پر یعنی ایک قراءۃ پر یا ایک لغت پر پھر تکرار کی مینے طرف اللہ تعالیٰ کی یہہ کہ آسان کر میری امت پر یعنی ایک طرح پڑہنے مین ...حکم ہوتا آسانی ہو پھر حکم کیا گیا طرف میری دوسری بار یہہ کہ پڑہ قرآن دو طور پر پھر تکرار کی مینے طرف اوسکی یہہ کہ آسانی ...پر یعنی اور زیادہ آسانی ہو پھر حکم کیا گیا طرف میری تیسری بار یہہ کہ پڑہ اوسکو سات طور پر یعنی سات قراءۃ یا سات لغات ...موقوف پر بلکہ کہ حکم کیا ہمنے اوسبارے کا سوال ہی کہ کری تو مجسے اوسکو پس کہا مینے یا الٰہی بخش امت میری کو یعنی اہل کبائر کو یا آخر ...تاخیر کی مینے تیسری سوال کی واسطے اوسدن کے کہ خواہش کریگی طرف میری تمام خلق یہانتک کہ ...حکم نماز ظاہر یہہ ہی کہ وہ نماز ضحیٰ کی تھی یا کوئی اور نقل اور ڈالا گیا تردد اور شبہ

جھٹلائے سے یعنی بسبب اسکے کہ حضرت نے دونون قراءتون کو اچھا کہا کلام خدا ایک طرح پر چاہیے تردد اور شبہ جاہلیت کے سے بھی زیادہ یعنی بسبب اسکے کہ جاہلیت مین جاہل تہا اور واقع ہونا جھٹلانے کا اور جاہلیت مین ہوتا تہا اور بعد حاصل ہونے یقین و معرفت کے بڑا معلوم ہوا اور واسطے تیرے عوض ہر بار کے الخ یعنی تین بار کہ تو نے سوال کیا امت کے بخشوانے کا دیا اونکے عوض تین سوال کرتا قبول کرون مین وہ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تینون سوال مغفرت ہی کی کیے اس لیے کہ اصل مغفرت ہے نہو کسیکو خلاصی ممکن نہین جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ لیکن مغفرت کو تین قسم کیا اپنی امت کبیرہ اور صغیرہ کرنیوالی کے لیے مانگین اور تیسری رکھی تمام خلائق کے لیے اولین و آخرین سے کہ اوسکو شفاعت کبریٰ کہتے ہین کہ قیامت کو سب نفسی نفسی کہتے ہون گے اور آخر کو حضرت سے آرزو شفاعت کی کرینگے حضرت سبکی شفاعت کرینگے اور خاص حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی کو ذکر اس لیے کیا کہ افضل ہین سب انبیا سے بعد ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ۔ ح ۔ **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقْرَأَنِيْ جِبْرَئِيْلُ عَلٰى حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهٗ فَلَمْ اَزَلْ اَسْتَزِيْدُهٗ وَيَزِيْدُنِيْ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ بَلَغَنِيْ اَنَّ تِلْكَ السَّبْعَةَ الْاَحْرُفِ اِنَّمَا هِيَ فِي الْاَمْرِ يَكُوْنُ وَاحِدًا لَا اخْتِلَافَ فِي حَلَالٍ وَلَا حَرَامٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑہایا مجکو جبرئیل نے ایک حرف پر پہر تکرار کی مینے اوس سے یعنی اللہ سے یا جبرئیل سے پس ہمیشہ رہا مین زیادہ کرواتا اوس سے یعنی طلب کرتا اللہ سے زیادتی یا طلب کرتا جبرئیل سے یہہ کہ طلب کرے اللہ سے زیادتی اور زیادہ کرتا تہا وہ مجکو یہانتک کہ پہنچا یعنی امر قراءۃ کا یا جبرئیل سے ساتھ طور پر یعنی ابن شہاب نے یعنی زہری تابعی نے کہ پہنچا مجکو کہ تحقیق وہ سات طور نہین ہیچ امر دین کے مگر ایک یعنی متفق و متحد مین نہین اختلاف حلال یا حرام مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی اختلاف قرأۃ سے حکم متبدل نہین ہوتا یعنی ایک قراءۃ سے حکم کسی چیز کو حلال ہونیکا معلوم ہوا اور دوسری قراءۃ سے حکم اوس چیز کو حرام ہونیکا معلوم ہو سو اسطرح نہین بلکہ اگر ایک قراءۃ سے کسی چیز کو حلال ہونیکا معلوم ہوتا ہے دوسری قراءۃ سے بھی یہی حکم معلوم ہو قراءتون مین اختلاف لفظون کا ہی حکمون کا نہین ۔ مولانا من الشرح **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ لَقِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرَئِيْلَ فَقَالَ يَا جِبْرَئِيْلُ اِنِّيْ بُعِثْتُ اِلٰى اُمَّةٍ اُمِّيِّيْنَ مِنْهُمُ الْعَجُوْزُ وَالشَّيْخُ الْكَبِيْرُ وَالْغُلَامُ وَالْجَارِيَةُ وَالرَّجُلُ الَّذِيْ لَمْ يَقْرَأْ كِتَابًا قَطُّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَحْمَدَ وَاَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ لَيْسَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ قَالَ اِنَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ اَتَيَانِيْ فَقَعَدَ جِبْرَئِيْلُ عَنْ يَّمِيْنِيْ وَمِيْكَائِيْلُ عَنْ يَّسَارِيْ فَقَالَ جِبْرَئِيْلُ اِقْرَإِ الْقُرْاٰنَ عَلٰى حَرْفٍ قَالَ مِيْكَائِيْلُ اسْتَزِدْهُ حَتّٰى بَلَغَ سَبْعَةَ اَحْرُفٍ فَكُلُّ حَرْفٍ شَافٍ كَافٍ روایت ہے ابی بن کعب سے کہا ملاقات کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے پس کہا حضرت نے اے جبرئیل تحقیق مین بھیجا گیا ہون طرف امت ناخواندہ کہ اونمین بڑہے بیا ہین اور بوڑہے بڈہے ہین اور لڑکے اور لڑکیان اور اون مین ایسا شخص ہے کہ نہین پڑہی کتاب کبھی کہا جبرئیل نے اے محمد تحقیق قرآن اوتارا گیا ہے سات طرح پر یعنی سات لغات پر یا سات قراءۃ پر پس پڑہے ہر کوئی جو سہل جانے اوس پر نقل کی ہے اسکو ترمذی نے اور بیچ روایت احمد اور ابوداؤد کے کہا یعنی جبرئیل نے بعد لفظ احرف کے کہ نہین اون طرحون مین سے کوئی طرح مگر شافی ہے اوسمین دفع کرتی ہے شرک و جہل وغیرہ کو دفع کرنیوالی ہے یعنی کفایت کرتی ہے ہیچ حجت ہونیکے صدق نبی پر اور حقیت

Marfat.com

[illegible] تحقیق جبرئیل آئے اور میکائیل آئے میری پاس پس بیٹھے جبرئیل واہنی طرف میرے اور میکائیل
[illegible] کہا جبرئیل نے پڑھ قرآن ایک حرف پر کہا میکائیل نے یعنی حضرت سے کہ زیادہ کرواؤ ایک حرف یعنی اللہ سے مانگو [illegible]
[illegible] حکم ہوا جبرئیل سے کہو کہ اللہ تعالیٰ سے عرض کر کہ زیادہ کرو اوپھر حضرت زیادتی چاہتے رہے اور زیادتی ہوتی رہی یہانتک کہ [illegible]
[illegible] یا جبرئیل سات حرف کو پس ہر حرف شفا دینے والا اور کفایت کرنیوالی ہے **ف** حرف امت ناخواندہ کو یعنی ہمیں [illegible]
اور اگر پڑھاوین اونکو ایک قراءۃ پر نہین قادر ہونیکی اوسپر اسلیے کہ بعضے انمین ایسے ہین کہ جاری ہوتی ہے زبان اونکی امالہ پر یا صحیح پر اور
بعضے ایسے ہین کہ غالب ہوتا ہے اونکی زبان پر ادغام یا اظہار اور مانند انکیکی پس اونکے لیے کئی قراءتین چاہیین کہ ہر ایک کو جو آسان معلوم ہو
وہ پڑھے اور باوجود اسکی بعضے اون مین بڑے بیان ہین اور بعضے بوڑھے ہین کہ وہ زیادہ عاجز ہین سیکھنے سے بسبب بڑھاپے کے اور لڑکے بسبب صغر سن کے
ع وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّهٗ مَرَّ عَلٰى قَاصٍّ يَقْرَأُ ثُمَّ يَسْاَلُ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَلْيَسْئَلِ اللّٰهَ بِهٖ فَاِنَّهٗ سَيَجِيْءُ اَقْوَامٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ يَسْاَلُوْنَ بِهِ النَّاسَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہے عمران بن حصین سے یہہ کہ وہ گذرے ایک قصہ کہنے والے پر اس حال مین کہ پڑھتا تھا قرآن اور پھر مانگتا تھا یعنی لوگون سے کچھ پس انا للہ
وانا الیہ راجعون کہا عمران نے یعنی اس لیے کہ یہہ بدعت ہے اور علامت قیامت کی ہے پھر کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے
جو شخص کہ پڑھے قرآن پس چاہیے کہ سوال کرے اللہ سے ساتھہ اوسکے پس تحقیق آوینگے لوگ پڑھین گے قرآن مانگینگے بسبب قرآن کے لوگون سے نقل کی
یہہ احمد اور ترمذی نے **ف** سوال کرے اللہ سے ساتھہ قرآن کے یعنی جو چاہے امور دنیا اور آخرت کے نہ لوگون سے یعنی اگر آیت رحمت پر پاوے ذکر
جنت پر پہونچکر مانگے وہ اللہ تعالیٰ سے اور اگر آیت عذاب اور ذکر دوزخ پر پہونچکر پناہ مانگے خدا تعالیٰ سے اوس سے یا مراد یہہ ہے کہ دعا کرے قرآن
قراءۃ کے ساتھہ دعاؤن ماثورہ کے اور لائق ہے کہ ہو دعا واسطے امر آخرت اور بھلائی مومنین کو دین و دنیا مین **ع اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ**
فصل تیسری عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ يَتَاَكَّلُ بِهِ النَّاسَ جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
وَوَجْهُهٗ عَظْمٌ لَيْسَ عَلَيْهِ لَحْمٌ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت ہے بریدہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص
کہ پڑھے قرآن کہ کھاوے بسبب اوسکے لوگون سے یعنی قرآن کو وسیلہ فائدہ دنیا کا کرے آویگا دن قیامت کا اور [illegible] ہوگا نہین اوسپر
گوشت نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعْرِفُ فَصْلَ السُّوْرَةِ
حَتّٰى يُنْزَلَ عَلَيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہین پہنچانتے
تھے فرق سورۃ کا یعنی دوسری سورۃ سے یہانتک کہ نازل ہوتی اوسپر بسم اللہ الرحمن الرحیم نقل کی یہہ ابوداؤد نے **ف** ظاہر اس حدیث کا دلالت
کرتا ہے اسپر کہ بسم اللہ آیت ہے قرآن کی نازل ہوئی فرق کے لیے درمیان دو سورتون کے جیسا کہ مذہب ہمارا ہے **ح وَعَنْ** عَلْقَمَةَ قَالَ
دَخَلْتُ الشَّامَ فَصَلّٰى لَنَا اَبُوالدَّرْدَاءِ فَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ سُوْرَةَ يُوْسُفَ فَقَالَ رَجُلٌ مَا هٰكَذَا اُنْزِلَتْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ اَقْرَاَنِيْهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحْسَنْتَ فَبَيْنَمَا هُوَ يُكَلِّمُهٗ اِذْ وَجَدَ مِنْهُ رِيْحَ الْخَمْرِ فَقَالَ اَتَشْرَبُ الْخَمْرَ وَتُكَذِّبُ بِالْكِتَابِ
فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے علقمہ سے کہ کہا تھے ہم شام مین کہ نام شہر کا ہے پس پڑھی ابن مسعود نے سورہ یوسف پس کہا ایک
شخص نے نہیں اس طرح سے نازل کی گئی پھر کہا عبداللہ بن مسعود نے قسم خدا کی تحقیق پڑھی ہے مینے یہہ وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مینے پڑھا
[illegible] تو نے پس اوسوقت کہ وہ شخص کلام کرتا تھا ابن مسعود سے کہ ناگاہ پانی اوس سے بو شراب کی پھر کہا ابن مسعود نے کیا شراب

پیتا ہی تو خلاف کرتا ہی قرآن کا اور جھٹلاتا ہی تو کتاب اللہ کو یعنی قرارت اوسکی کو یا ادا اوسکی کو پس ہی و[illegible]
ف ابن مسعود جو پڑھتے تھی اگر وہ قرارۃ مشہورہ تھی تو یقیناً کتاب اللہ تھی تکذیب و انکار اوسکا کفر ہی یقیناً اور اگر قرارۃ شاذہ تھی
تغلیظاً کہا اور ظاہر یہی ہی اس لیے کہ حکم مرتد ہونے اوسکی کا نہ کیا اور اکتفا کیا حد شراب پر اور کہا طیبی نے کہ یہ تغلیظاً کہا اسکے
کتاب کی اور انکار قرارت کا بیچ اصل کلمہ کے کفر ہی نہ انکار ادا کا حاصل یہ کہ اوسنے انکار ادا کا کیا تھا نہ اصل قرآن کا اسی لیے جاری کی اوسپر
حد شراب کی نہ مرتد ہونیکی پھر ظاہر حدیث سی یہ معلوم ہوا کہ عبداللہ بن مسعود نے ماری اوسکو حد شراب کی بسبب ثابت ہونے پینے شراب کے ساتھ بو
کے اور یہی مذہب ہی ایک جماعت کا علماء سی اور ہمارے اور شافعی کے مذہب مین بو کے آنے سے حد نہین مارتے آتی اس لیے کہ بو سبب تردد کے اور
اور امر ود کے مشابہ ہوتی ہی بو شراب کی پس شاید کہ اقرار کیا ہوا سنے یا گواہ قائم ہوتی ہون شراب پینے پر اس سبب سی حد لگاتے ۲ ح ۲ ح وَعَنْ
زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ اَبُوْبَكْرٍ مَقْتَلَ اَهْلِ الْيَمَامَةِ فَاِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عِنْدَهٗ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اِنَّ عُمَرَ اَتَانِيْ فَقَالَ
اِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّاءِ الْقُرْاٰنِ وَاِنِّيْ اَخْشٰى اِنِ اسْتَحَرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّاءِ بِالْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبَ كَثِيْرٌ مِنَ
الْقُرْاٰنِ وَاِنِّيْ اَرٰى اَنْ تَاْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْاٰنِ قُلْتُ لِعُمَرَ كَيْفَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
عُمَرُ هٰذَا وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِيْ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِذٰلِكَ وَرَاَيْتُ فِيْ ذٰلِكَ الَّذِيْ رَاٰى عُمَرُ قَالَ زَيْدٌ
قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ لَا نَتَّهِمُكَ وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَبَّعِ
الْقُرْاٰنَ فَاجْمَعْهُ فَوَاللّٰهِ لَوْ كَلَّفُوْنِيْ نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ اَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا اَمَرَنِيْ بِهٖ مِنْ جَمْعِ الْقُرْاٰنِ قَالَ قُلْتُ
كَيْفَ تَفْعَلُوْنَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ اَبُوْبَكْرٍ يُرَاجِعُنِيْ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ
لِلَّذِيْ شَرَحَ لَهٗ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْاٰنَ اَجْمَعُهٗ مِنَ الْعُسُبِ وَاللِّخَافِ وَصُدُوْرِ الرِّجَالِ حَتّٰى وَجَدْتُ
اٰخِرَ سُوْرَةِ التَّوْبَةِ مَعَ اَبِيْ خُزَيْمَةَ الْاَنْصَارِيِّ لَمْ اَجِدْهَا مَعَ اَحَدٍ غَيْرِهٖ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ حَتّٰى خَاتِمَةِ
بَرَاءَةَ فَكَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ اَبِيْ بَكْرٍ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيَاتَهٗ ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی زید بن ثابت سے کہ کہا بھیجا طرف میرے کسیکو حضرت ابوبکر رضؓ نے بیچ دنون قتل اہل یمامہ کے پس گیا مین اونکے پاس
ناگہان عمر بن الخطاب بیٹھے ہوے تھے نزدیک ابوبکر رضؓ کے کہا ابوبکر نے کہ تحقیق عمر آئے میرے پاس اور کہا شہید ہونا تحقیق گرم ہوا دن یمامہ کے
ساتھہ قاریون قرآن کے یعنی اس لڑائی مین بہت قاری ماری گئے ہین اور تحقیق مین ڈرتا ہون کہ اگر کثرت سی ہوگا مارا جانا قاریون کا کتنی جگہون
مین پس جاتا رہیگا بہت قرآن اور تحقیق مین مصلحت دیکھتا ہون یہہ کہ حکم کرو ساتھہ جمع کرنے قرآن کے کہا مینے یعنی ابوبکر نے واسطے حضرت
عمر کے کس طرح کرونگا تم ایک چیز کو کہ نہین کی وہ چیز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا عمر نے یہہ قسم خدا کی بہتر ہی پس ہمیشہ ہی عمر گفتگو کرتے مجھسے
یہانتک کہ دیدا اللہ نے سینہ میرا واسطے اسکے یعنی واسطے جمع کرنے قرآن کے اور دیکھی مین نے مصلحت اس مین جو کہ دیکھی عمر نے پس کہا زید نے کہا مجکو ابوبکر نے
تحقیق تو جوان ہی[illegible] الاسنین متہم جانتے تجکو یعنی جو کہ نقل کرے اوس مین تہمت جھوٹ وغیرہ کی نہین لگا سکتی بسبب نیکبختی تیری کے اور تحقیق
تھا تو لکھتا وحی واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس تلاش کر قرآن کو اور اکٹھا کر اوسکو یعنی ایک مصحف مین پس قسم ہی اللہ کی اگر تکلیف دیتے
مجکو نقل کرنی پہاڑون کی پہاڑون مین سی نہوتا بہت ہماری مجپر اوس چیز سی کہ حکم کیا مجکو ساتھہ اوسکی جمع کرنے قرآن سے
مین محنت بدن کی ہی اور روح کی یہی کہ فکر بہت کرنی پڑی گی کہا زید نے کہا مجکو ابوبکر نے

Marfat.com

[illegible] ابوبکر کو خبر پہنچی وہ ابوبکر کو خبر کرنے مجھ سے پہانتک کہ کھولا اللہ نے سینہ میرا واسطے اوس چیز کے کہ کھولا واسطے
[illegible] ابوبکر کا اور عمر کا پس ڈھونڈا مینے قرآن کو درحالیکہ جمع کرتا تھا اوسکو شاخون کھجور کی سے اور سفید پتھرون سے اور لوگون کی یعنی حافظ
[illegible] سے پہانتک کہ پایا مینے آخر سورہ توبہ کا پاس ابوخزیمہ انصاری کی نہ پایا مینے اوسکو ساتھہ کسی کے سوای اونکے وہ آخر سورہ کا یہ ہے لقد جاءکم
[illegible] من انفسکم آخر سورہ برات تک پس تھے صحیفے لکھے ہوئے نزدیک ابوبکر کے پہانتک کہ وفات دی اونکو اللہ نے پھر نزدیک
[illegible] پھر نزدیک حفصہ بیٹی عمر کے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** یمامہ نام شہر کا ہے حضرت ابوبکرؓ نے اپنی خلافت مین خالد بن ولید کو ساتھہ لشکر
[illegible] وہان بھیجا اور وہان کے لوگون سے خوب لڑائی ہوئی اور مسیلمہ کذاب بھی اوس مین مارا گیا اور بہت قاری اید ہر کے ماری گئی بعضون نے
[illegible] سات سو اور بعضون نے تھا بارہ سو پس وہان کی لڑائی کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے زید بن ثابت کو بلایا جیساکہ حدیث مین مذکور ہوا اور
[illegible] لکھتا وحی یعنی اکثر لکھتا تھا اس لیے کہ لکھنے والے حضرت کے چوبیس تھے کہ اون مین خلفاء اربعہ بھی تھے پس معنی یہہ ہین کہ تم اسکی جمع کرنے
[illegible] لکھنے مین امانت دار ہو اور قرآن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین لکھا ہوا سب تھا لیکن مصحف مین نہ تھا بلکہ پتھر کے ٹکڑون وغیرہ
[illegible] پر تھا پس جب حضرتؐ کا انتقال ہوا تو حضرت ابوبکرؓ نے ساتھہ مشورہ حضرت عمرؓ کے جمع کیا پس یہہ ایسا ہوا کہ گویا پانی اوراق متفرق کہ
[illegible] اون مین قرآن لکھا ہوا تھا اونکو جمع کر دیا اور جانا چاہیے کہ ترتیب حضرتؐ کے زمانے مین سورتون کی نہ تھی بعد حضرتؐ کے ہوئی صحابہ کے اجتہاد سے
[illegible] اور ترتیب آیتون کی حضرتؐ کے زمانے مین ہوئی کہ جبرئیلؑ جب ایک آیت قرآن کی برحسب واقعہ کے لاتے تو کہتے کہ اسکو فلانی سورۃ مین
[illegible] بعد فلانی آیت کے رکھو اور لوح محفوظ مین بھی اسی ترتیب سے لکھا ہے اور وہان سے آسمان دنیا پر بھیجا اور وہان سے جبرئیلؑ بحسب وقائع کی سورتین
[illegible] اور آیتین لاتے اور ترتیب نے دل قرآن کی غیر ترتیب تلاوت کی ہے اور جبرئیلؑ ہر سال رمضان مین ایکبار تمام قرآن حضرتؐ سے اسی ترتیب سے
[illegible] دور کرتے اور جس سال مین حضرتؐ کا انتقال ہوا تو دو بار دور کیا آور نہ پایا مینے اوسکو سوائے حضرتؐ کی زمانے مین یاد کیا تھا تمام کلام اللہ بعضے
[illegible] صحابیون نے مانند ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور زید بن ثابت اور ابی درداء کے پس مراد نہ پانے سے ساتھہ کسی کے یہہ ہے کہ لکھا ہوا
[illegible] کسی پاس پایا سوای انکے اور تھے صحیفے الخ یعنی جب جمع کیا قرآن زید بن ثابت نے ساتھہ اتفاق صحابہ کے تو بیچ متعدد صحیفون کے یعنی جزون
[illegible] لکھا گیا ہنوز اتفاق جمع کرنیکا ایک مصحف مین نہوا تھا پس وہ صحیفے حضرت ابوبکرؓ کے پاس [illegible] پھر حضرت عمرؓ کے پاس
[illegible] زندگی بھر پھر اونکی بیٹی پاس ہے کہ حفصہ نام تھا اونکا پھر حضرت عثمانؓ نے جمع کیا اونکو ایک مصحف مین اور لکھوا کر کئی مصحف شہرون
[illegible] قسم کر مین بھیجے جیساکہ حدیث آیندہ مین مذکور ہے + ع + ح **وَعَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ قَدِمَ عَلٰى عُثْمَانَ
[illegible] یغازی اہل الشام فی فتح ارمینیۃ واذربیجان مع اہل العراق فافزع حذیفۃ اختلافہم فی القراءۃ فقال
[illegible] لعثمان یا امیر المؤمنین ادرک ہذہ الامۃ قبل ان یختلفوا فی الکتاب اختلاف الیہود والنصاری فارسل
[illegible] الی حفصۃ ان ارسلی الینا بالصحف ننسخہا فی المصاحف ثم نردہا الیک فارسلت بہا حفصۃ الی عثمان
[illegible] زید بن ثابت وعبد اللہ ابن الزبیر وسعید بن العاص وعبد اللہ ابن الحارث بن ہشام فنسخوہا فی المصاحف
[illegible] عثمان للرہط القرشیین الثلثۃ اذا اختلفتم انتم وزید بن ثابت فی شیء من القرآن فاکتبوہ بلسان قریش
[illegible] بلسانہم ففعلوا حتی اذا نسخوا الصحف فی المصاحف رد عثمان الصحف الی حفصۃ وارسل الی
[illegible] بما نسخوا وامر بما سواہ من القرآن فی کل صحیفۃ او مصحف ان یحرق قال ابن شہاب

Marfat.com

فاخبرہ یحیٰی خارجۃ بن زید بن ثابت انہ سمع زید بن ثابت قال فقدت [illegible]
اسمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ بہا فالتمسناہا فوجدناہا مع خزیمۃ بن ثابت الانصاری من رجال [illegible] قوا ما عاہدوا اللہ علیہ فالحقناہا فی سورتہا فی المصحف رواہ البخاری اور روایت ہے ابن شہاب سے
یہہ کہ حذیفہ بیٹے یمان کے آئے حضرت عثمان کے پاس اور تھے حضرت عثمان کہ سامان جہاد درست کرتے تھے اہل شام اور عراق کے ساتھ
لڑائی ارمینیہ اور آذربیجان کی پس خوف مین ڈالا حذیفہ کو لوگون کا اختلاف فی پیچ قراءۃ کے یعنی آپس مین ایک دوسرے کے قراءۃ میں
کرتا تھا پس کہا حذیفہ نے واسطے حضرت عثمان رض کے ای امیر المومنین تدارک کر اس امت کا پہلے اس سے کہ اختلاف کرین کلام اللہ مین مانند
اختلاف یہود و نصاری کے پس بھیجا حضرت عثمان نے طرف حفصہ کے یہہ کہ بھیج دی طرف ہماری صحیفہ کہ نقل کر واوین ہم اونکو مصحفون مین
پھر پہنچا دین گے اونکو طرف تمہاری پس بھیجے صحیفے حفصہ رض نے طرف عثمان رض کے پس حکم کیا حضرت عثمان نے زید بن ثابت کو یعنی انصار مین سے عبد اللہ
بن زبیر اور سعید بن عاص اور عبد اللہ بن حارث بن ہشام کو یعنی قریش مین سے پس نقل کیی سب نے وہ صحیفے مصحفون مین اور فرمایا حضرت
عثمان نے واسطے جماعت قریش کے کہ تین تن تہے یعنی سوای زید کے اور اصحاب جو مذکور ہوے اونکو فرمایا جسوقت اختلاف کرو تم اور زید بن ثابت
کسی جگہہ قرآن مین یعنی لغات قرآن مین پس لکھو اوسکو موافق لغت قریش کے اس لیے کہ کلام اللہ نازل ہوا ہے موافق زبان لونکی کے
پس کیا ایسا ہی اس طرح سے یہانتک کہ جسوقت نقل کر چکے صحیفے مصحفون مین بھیج دی حضرت عثمان نے صحیفے طرف حفصہ رض کے اور بھیجے طرف ہر جانب کے ایک ایک مصحف
اونمین سے کہ نقل کیا تہا اور حکم کیا ساتھہ قرآن کے کہ تہا سوای اون مصحفونکے بیچ ہر صحیفے کے یا مصحف کے جلا دینے کا کہا ابن شہاب نے پس خبر دی مجکو خارجہ بیٹے زید بن
ثابت کے نے یہہ کہ سنا زید بن ثابت سے کہ کہا نہ پائی مینے ایک آیت سورۃ احزاب مین سے اوسوقت کہ نقل کیی ہم نے یعنی مینے اور قریشون نے مصحف تحقیق سنا کرتا
تہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہتے تہے اوسکو پس تلاش کی مینے وہ آیت پس پائی مینے وہ آیت یعنی لکہی ہوئی پاس خزیمہ بیٹے ثابت انصاری کے وہ آیت یہہ ہے
من المومنین رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ پس ملا دی ہم نے وہ آیت بیچ سورۃ اوسکی کے یعنی احزاب کے مصحف مین نقل کی یہہ بخاری فی کرمانی نے شرح

بخاری کے مین لکہا ہے کہ معنی یغازی کے یغزی ہین ای کان عثمان یجہز اہل الشام واہل العراق لغزوۃ ناتین الناحیتین وفتحہا پس صاحب تحریر
فی ترجمہ کے موافق کیا ہے اور یہہ بہی کرمانی مین لکہا ہے کہ ارمینیہ قصبہ ہے نواح روم سے اور آذربیجان قصبات تبریز سے انتہی اور ملا علی اور حضرت شیخ
حسہما اللہ نے اسم کان کا اور فاعل یغازی کا حذیفہ کو لکہا ہے اور قاموس سے ملا علی قاری نے لکہا ہے کہ ارمینیہ شہر ہے آذربیجان مین پس آذربیجان تمیز ہے تخصیص سے
ماخذ اختلاف یہود و نصاری کے یعنی جیسے توریت اور انجیل مین یہود و نصاری نے تغیر و تبدیل اور کمی اور زیادتی کی ہے سادہ قرآن مین
بہی مسلمان کرین یہہ بلوہ برپا ہوے اس فتنہ کے کچہہ تدبیر کیجیے جب حذیفہ نے یہہ کہا تو حضرت عثمان رض نے لوگون کو جمع کیا اور روانہ کیا
پچاس ہزار تہے پس فرمایا کہ کیا کہتے ہو اس حال مین کہ تحقیق پہنچا مجکو یہہ کہ کہتا ہے بعض اونکا کہ قراءۃ میرے بہتر ہے قراءۃ تیری سے اور یہہ
قریب ہے اسکے کہ ہو کفر کہا لوگون نے کہ کیا مناسب جانتے ہو تم کہا حضرت عثمان نے مناسب جانتا ہون یہہ کہ جمع کرون لوگون کو
ایک مصحف پر پس نہوا اختلاف کہا لوگون نے خوب ہے وہ چیز کہ مناسب جانی تمنے پس قصد کیا لوگون کے جمع کرنیکا ایک مصحف پر بیچ
بیان اسکا فارسل الخ مین ہے اور نازل ہوا ہے موافق زبان اونکی کے پہلے معلوم ہوا کہ قرآن اصل مین نازل ہوا لغت قریش سے
کو التماس سے فراخی ہوئی یعنی اجازت ہوئی کہ ہر کوئی اپنی لغت مین پڑہے اب حضرت عثمان رض نے متفق ہو کر
لوگون کے موقوف کرنے اون لغات کا حکم کیا اور سب کو لغت قریش کی پر جو کہ [illegible]

Marfat.com

کرین کہ اوسنے اوسکو ساتھ کر اس لیے کہ قریش کی زبان مین یون ہی ہو اور پوچھا لوگون نے حضرت عثمان سے
لیکر کتابون کو اوسنے لکھوا اوس مین وہ اور ہر صحیفے کو یا مصحف کے ظاہر اور ہر صحیفہ سے وہ ہین کہ حضرت حفصہ کے پاس تھے اور
کہ لکھوا دیے تھے اور ہو سکتا ہی کہ شک اوی ہو اور ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ حفصہ رض کے پاس جو صحیفے تھے بعد
حضرت عثمان نے جلا ڈالے اور کہا سخاوی نے کہ جب فارغ ہوئے حضرت عثمان رض لکھوانے مصحف کیسی تو وہ صحیفے حضرت حفصہ کو پھیر دیے
انکو اور مصحف کو اور مصحف جلا ڈالے پس وہ صحیفے حضرت حفصہ کے پاس رہے جب حاکم ہوا مروان مدینے کا تو منگوایا اونکو جلا نیکے لیے اونہون نے
حفصہ کا انتقال ہوا تو مروان نے انکے بھائی عبداللہ بن عمر سے منگا کر جلا ڈالے بخوف اسکے کہ اگر ظاہر ہونگے تو لوگ پھر اختلاف کرین گے
اختلاف ہو بیچ گنتی اون مصحفون کے کہ حضرت عثمان رض نے ہر طرف بھیجے کہ کتنے تھے مشہور یہہ ہی کہ پانچ تھے اور ابو داؤد نے کہا کہ سنا میں ابو حاتم
سجستانی سے کہ سات مصحف تھے ایک مکہ کو بھیجا اور ایک شام کو اور ایک یمن کو اور ایک بحرین کو اور ایک بصرہ کو اور ایک کوفے کو اور ایک مدینہ مین رکھا
اختلاف کیا ہی عالمون نے بیچ پرانے ورق مصحف کے کہ جب باقی رہے اوس مین نفع تو آیا اولی دھو ڈالنا ہی یا جلا دینا بعضون نے
جلا دینا بہتر ہی اس لیے کہ دفع کیجاتی ہین تمام صورتین ذلت کی بخلاف دھونیکے کہ روندا جاتا ہی دھوون اوسکا اور بعضون نے کہا کہ دھونا
بہتر ہی اور ڈالا جاوے دھوون اوسکا پاک جگہ مین بلکہ لائق ہی کہ پی جاوے پانی اوسکا اس لیے کہ وہ دوا ہی بیماری کی اور شفا سینہ کی
مسلمانون کی اور حضرت عثمان رض نے جلایا بنا بر مصلحت کے تا اختلاف نہ باقی رہے اور طعن حضرت عثمان رض پر جب وارد ہو کہ کہین شرع مین آیا ہو کہ جلا
دینا جبکہ شرع مین یہہ آیا نہو اور اونہون نے بنا بر مصلحت کے یہہ فعل کیا ہو تو کیون اونپر طعن کرین بحسب عادت اپنی کہ بیجا طعن کیا کرتے ہین
جمع ہونا قرآن کا تین بار واقع ہوا ایکبار تو روبرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیکن ایک مصحف مین نہ تمام مرتب اور دوسری بار بعد
وفات کے ہوا منقول ہے حضرت علی رض سے کہ کہا بزرگترین لوگون کے بیچ مقدمہ مصحف کے از روی ثواب کے ابوبکر ہین رحمت کرے اللہ اوپر
وہ اول جمع کرنیوالے ہین کتاب خدا عزوجل کو اور تیسری بار حضرت عثمان کے وقت مین جمع ہوا کہ جمع کیا مصحف کو بلغت قریش کے
بلغت قریش کے اور جوانب واطراف مین بھیجے یہہ بات سنہ پچیس مین ہوئی پس فرق درمیان جمع عثمان رض کا یہہ ہی کہ ابوبکر
کیا اس سے کہ مبادا قرآن مین سے کچھ جاتا رہے اور حضرت عثمان نے جمع اس لیے کیا کہ اختلاف واقع نہو پس عثمان رض نے حقیقت مین جمع
قرآن کی نہین کی بلکہ جمع کرنیوالے ہین لوگون کو لغت قریش پر ع ح **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لِعُثْمَانَ مَا حَمَلَكُمْ
عَمَدْتُمْ إِلَى الْأَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِي وَإِلَى بَرَاءَةٌ وَهِيَ مِنَ الْمِئِينَ فَقَرَنْتُمْ بَيْنَهُمَا وَلَمْ تَكْتُبُوا سَطْرَ
الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَوَضَعْتُمُوهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذَلِكَ قَالَ عُثْمَانُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَيْهِ الزَّمَانُ وَهُوَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ السُّوَرُ ذَوَاتُ الْعَدَدِ وَكَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ شَيْءٌ دَعَا بَعْضَ مَنْ كَانَ
يَكْتُبُ فَيَقُولُ ضَعُوا هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ فِي السُّورَةِ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا كَذَا وَكَذَا وَإِذَا نَزَلَتْ عَلَيْهِ الْآيَةُ فَيَقُولُ ضَعُوا هَذِهِ
فِي السُّورَةِ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا كَذَا وَكَذَا وَكَانَتِ الْأَنْفَالُ مِنْ أَوَائِلِ مَا نَزَلَتْ بِالْمَدِينَةِ وَكَانَتْ
مِنْ أَوَاخِرِ الْقُرْآنِ نُزُولًا وَكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيهَةً بِقِصَّتِهَا فَقُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُبَيِّنْ
لَنَا أَنَّهَا مِنْهَا فَظَنَنْتُ بَيْنَهُمَا وَلَمْ أَكْتُبْ سَطْرَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَوَضَعْتُهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ

Marfat.com

[illegible] احمد و الترمذی و ابو داؤد اور روایت کیا ہے [illegible]
سورۂ انفال کو اور وہ ہی مثانی مین سے اور طرف سورۂ براۃ کو اور وہ ہی مئین مین سے پس منے دیک کیا منے اون دونون
[illegible] الرحیم کو درمیان دونون سورتون کے اور رکھا منے سورۂ انفال کو بیچ سات سورتون لمبیون کے
عثمان سے فرمایا حضرت عثمان نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ گذرتا تھا زمانہ اس حالت مین کہ اوترتی تھین اون پر سورتین
حضرت جسوقت کہ اوترتا اوپر کچھ یعنی قرآن مین سے بلاتے بعضے اوسکو کہ لکھتا تھا یعنی وحی مانند زید بن ثابت وغیرہ کے اور فرماتے رکھو
بیچ سورۂ کے کہ ذکر کیا جاتا ہی اوس مین ایسا اور ایسا یعنی مانند طلاق اور حج وغیرہا کے پس جسوقت کہ نازل ہوتی اونپر کوئی
آیت کو بیچ اوس سورۃ کے کہ مذکور ہی اوس مین ایسا اور ایسا اور تھی سورۃ انفال اول اون سورتون سے کہ نازل ہوتی ہین مدینہ مین
تھی سورۂ براءت آخر قرآن اور تھا قصہ سورۂ انفال کا مشابہ قصہ سورہ برارت کی یعنی دونون مین ذکر ہی کافرون سے اور
اور عہد توڑ دینے کا پس وفات کہی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ بیان فرمایا ہمکو یہہ کہ تحقیق برارت سورۂ انفال سے ہی پس سبب بیان کرنے
حضرت سے اور مشابہ ہونے قصہ کے نزدیک کیا ہمنے دونون سورتون کو اور نہ لکھی ہمنے سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم
کے اور رکھدی ہمنے وہ اکٹھی دونون سورتین لمبی بیچ سات سورتون کے یعنی ولیکن فاصلہ درمیان مین چھوڑا اوسطی
شبیہ ہونے کے بیچ اتحاد اور تعدد دونون سورتون کے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد **ف** قصد کیا تمنے
عرف انفال کو اخیر کلام اللہ کی سورتون کو اسطرح سے تقسیم کر رکھا ہی کہ سورۂ بقرہ سے سورۂ یونس تک کو طوال کہتے ہین عربی مین طوال لمبی کو کہتے
ہین اور یہہ سورتین لمبی لمبی ہین اور سورۂ یونس سے سورۂ شعراء تک کو مئین کہتے ہین اور مئین جمع مائۃ کی ہی مائۃ عربی مین سو کو کہتے ہین اور
یہہ سورتین زیادہ سو سو آیتون سے ہین یا قریب سو کے اس لیے انکو مئین کہتے ہین اور سورۂ شعراء سے سورۂ حجرات تک کو مثانی کہتے ہین وہ
سو آیتون سے کم ہین اور تھی انمین مکرر ہین اس لیے مثانی نام ہوا اونکا اور سورۂ حجرات سے آخر قرآن تک کو مفصل کہتے ہین اس لیے کہ ان
سورتون کے درمیان مین فاصلہ بسم اللہ کا نزدیک ہی پھر مفصل کو تین قسم کر رکھا ہی ایک طوال دوسری اوساط تیسری قصار سورۂ
حجرات سے والسماء ذات البروج تک کو طوال مفصل کہتے ہین اور والسماء ذات البروج سے سورۂ لم یکن تک کو اوساط مفصل کہتے ہین اور لم یکن
سے آخر تک کو قصار مفصل کہتے ہین پس ابن عباس نے حضرت عثمان کو کہا کہ انفال مثانی مین سے ہی اس لیے کہ سو آیتون سے کم کی ہی اور
براءۃ مئین مین سے ہی اس لیے کہ سو آیتون سے زیادہ کی ہی پس انکو آپس مین نزدیک کر کر طوال مین کیون رکھا چاہیے تاکہ انفال کو
مثانی مین لکھتے اور براءۃ کو مئین مین اور خیر یہہ بھی کیا پھر بسم اللہ درمیان مین انکی لکھی حضرت عثمان نے اسکا جواب دیا کہ حاصل اوسکا یہہ
کہ بیچ امر ان دونون سورتون کے اشتباہ ہی ایک وجہ سے تو یہہ دونون سورتین ایک سورۃ ہین اس سبب سے رکھنا اونکا سبع طوال مین اور
نہ لکھنا بسملہ کا درمیان مین اونکے درست ہوا اور ایک وجہ سے دو سورتین ہین اس لیے فاصلہ درمیان مین چھوڑا ح ح **کتاب**
الدعوات کتاب ہی بیچ بیان دعاؤن کے **ف** دعا کے معنی ہین طلب کرنا ادنی کا اعلی سے کچھہ بطریق عاجزی کے اور کہا تورپشتی نے
کہ تمام شہرون کے اہل فتوی ہر عصر مین متفق رہے ہین اسپر کہ دعا کا کرنا مستحب ہی اور دلیل اونکی ہی ظاہر قرآن و حدیث اور فعل انبیاء صلوات
اللہ و سلامہ علیہم کا کہ سب نے دعا کرتے رہے ہین اور بعضے زیادہ دابل معارف کے کہا کہ ترک دعا کا افضل ہے واسطے اپنی [illegible]
اور راضی ہونیکر رضای مولی پر بیچ قول بعضے دعا کا معمول ہی [illegible]

Marfat.com

[illegible] کہ جبرئیل نے دعا کی لیے کہ امت محمدیہ کی اللہ تعالیٰ حال پر رحم فرمائے

الفصل الاول

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لکل نبی دعوة مستجابة فتعجل کل نبی دعوته والی اختبأت دعوتی شفاعة لامتی یوم القیمة فهی نائلة ان شاء الله من مات من امتی لا یشرک بالله شیئا رواه مسلم والبخاری الا انه لفظ مسلم

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ہر نبی کے ایک دعا ہے کہ قبول کیجاتی ہے پس جلدی کی ہر نبی نے اپنی دعا کی اور تحقیق میں نے چھپا رکھی ہے [illegible] واسطے شفاعت امت اپنی کے تاخیر دی گئی ہے دن قیامت تک پس وہ پہنچنے والی ہے اگر چاہا اللہ نے اوس شخص کو کہ از امت میری ہے کہ نہ شریک [illegible] اللہ کے کسیکو نقل کی یہ مسلم نے اور بخاری کی روایت کمتر ہے اس سے **ف** واسطے ہر نبی کے دعا ہے یعنی حکم فرماتا تھا اللہ تعالیٰ ہر نبی کو کہ [illegible] مخالفین بد دعا کرتا ہی کے لیے اور وہ کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ قبول فرماتا تھا پس جلدی کی ہر نبی نے اپنی دعا کی جیسا کہ حضرت نوح علیہ السلام نے بد دعا کی اپنی امت کی ہلاکت کے لیے حتی کہ غرق کی گئی امت طوفان میں اور حضرت صالح نے بد دعا کی اپنی امت پر یہانتک کہ ہلاک ہوئی ساتھ اولاد جبرئیل کے اور میں نے اپنی دعا کو چھپا رکھا ہے یعنی صبر کیا ہے اونکی ایذا پر اور بد دعا نکی اس لیے کہ میں رحمۃ للعالمین ہوں اور اس دعا کو موقوف رکھا ہے قیامت پر کہ اوسکے بدلے شفاعت کرونگا ہر شخص کے لیے کہ باایمان مرا ہو اگرچہ گنہگار تھا اور شفاعت کئی قسم کی ہوگی بعضے تو حضرت کی شفاعت سے دوزخ میں داخل ہی نہیں ہونیکی اور بعضے جلدی نکلینگے دوزخ سے اور بعضے جلدی سے داخل ہونگے جنت میں اور بعضوں کے درجے بلند ہونگے جنت میں اللھم ارزقنا شفاعته نبینا علیه الف الف صلوة ع

وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اللهم انی اتخذت عندک عهدا لن تخلفنیه فانما انا بشر فای المؤمنین اذیته شتمته لعنته جلدته فاجعلها له صلوة وزکوة وقربة تقربه بها الیک یوم القیمة متفق علیه

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الٰہی تحقیق مانگی میں تجھ سے ایک حاجت بہرہ مند کر مجھکو ساتھ اوسکے اور نہ ناامید کر مجھکو اوس میں یعنی امیدوار ہوں کہ ضرور قبول ہی کر پس سوائے اسکے نہیں کہ میں آدمی ہوں پس جس مومن کو ایذا دی ہو میں نے گر برا کہا ہو میں نے اوسکو لعنت کی ہو اوسکو پس گردان سب چیزوں کو بیچ حق اوسکی سبب رحمت کا اور پاکی کا گناہوں سے [illegible] کا کہ نزدیک کرے تو اوسکو ہو سبب ان چیزوں کے طرف اپنے دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لفظ فانما انا بشر تمہید ہے عذر کی کہ میں آدمی ہوں [illegible] کسی پر خفا بھی ہوتا ہوں ساتھ حکم بشریت کی اور لفظ فای المومنین بیان اور تفصیل ہے اوس چیز کی کہ التماس کی حضرت نے [illegible] اپنی کہ اتخذت عندک عهدا پس حاصل یہ کہ جسکو میں ایذا وغیرہ دوں اوسکو سبب رحمت و غیرہا کر۔ منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ نکلے تھے حجرہ اپنی سے نماز کے لیے کہ آئین حضرت کی پاس حضرت عائشہؓ اور مانگی اونسے کوئی چیز اور مبالغہ کیا مانگنے میں اور پکڑ لیا [illegible] پس فرمایا حضرت نے اونکو قطع اللہ یدک یعنی کاٹی اللہ ہاتھ تیری پھر چھوڑ دیا حضرت عائشہ نے حضرت کو اور بیٹھیں اپنے [illegible] ہو کر اور تنگدل پس جب پھر آئے حضرت اونکے پاس اور دیکھا اونکو اسطرح فرمایا اونکے خوش کرنیکے لیے اللھم انی اتخذت [illegible] پس سنت ہوا اوسکے لیے کہ بد دعا کرے کسی پر پھر کہ دعا کرے اوسکے لیے بدلے اوسکے ع ح **وعنه** قال قال [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعا احدکم فلا یقل اللهم اغفر لی ان شئت ارحمنی ان شئت ارزقنی ولیعزم مسئلته فانه لا مکره له رواه البخاری اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت دعا مانگی ایک تمہارا پس نہ کہی یا الٰہی بخش اسطے میرے اگر چاہے تو رحم کر جو پر کہ چاہتا ہو دعا کی
کہنے میں کلمہ شک کا نہ کہے اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ کرتا ہے جو چاہتا ہے نہیں زبردستی کرنیوالا اوسپر کوئی فعل کی یہ
کریا اللہ یہ مطلب ہمارا پورا کر وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے یہ نہ کہو کہ اگر چاہے تو دے اس لیے کہ یہ شک کرتا ہو قبول میں
کرتا وعدہ کیا ہے کہ دعا کرو میں قبول کرونگا اور نہیں کوئی زبردستی کرنیوالا اللہ پر اوپر کرنے کسی کام کے بلکہ کرتا ہے جو چاہتا ہے میں
اگر چاہے تو دے ع ع ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلِ اللّٰهُمَّ
اِغْفِرْ لِيْ اِنْ شِئْتَ وَلٰكِنْ لِيَعْزِمْ وَلْيُعَظِّمِ الرَّغْبَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَتَعَاظَمُهٗ شَيْءٌ اَعْطَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ دعا مانگی ایک تمہارا پس نہ کہی یا الٰہی بخش مجکو اگر چاہے تو دے لیکن طلب کرے یقین کرکے بیرغبت کی
اس رغبت اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ نہیں مشکل ہوتی اوسکو کوئی چیز کہ دیتا ہے وہ نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِسْتِعْجَالُ
قَالَ يَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ اَرَ يَسْتَجِيْبُ لِيْ فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِكَ وَيَدَعُ الدُّعَاءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کیجاتی ہے یعنی دعا بندیکی بعد شرطون قبولیت کے جبتک کہ نہیں دعا مانگتا گناہ کی یا توڑنے ناتے
کی جب تک کہ نہیں جلدی کرتا کہا گیا یا رسول اللہ کیا ہے جلدی فرمایا کہے کہ تحقیق دعا مانگی میں اور تحقیق دعا مانگی میں یعنی اکثر بار مانگی پس نہ دیکھا میں
کہ قبول کی گئی واسطے میرے پھر تھک جاوے نزدیک اسکے اور چھوڑ دے دعا مانگنی نقل کی یہ مسلم نے **ف** جبتک کہ دعا نہیں مانگتا گناہ کی جیسیکہ
کہے یا اللہ قدرت دے مجھکو فلانے شخص کی قتل پر اور حال یہ کہ وہ مسلمان ہو یا کہے یا اللہ نصیب کر مجکو شراب یا کہے یا اللہ بخش فلانیکو اور وہ
مراد ہو کافر یقیناً اور مانند انکے ہے مانگنا محال چیزون کا جیسیکہ دیکھنا اللہ تعالیٰ کا دنیا میں بیچ حالت بیداری کے اور توڑنے ناتے کے جیسیکہ کہے
یا اللہ جدا کر دال مجھ میں اور میرے باپ میں حاصل یہ کہ مومن کی دعا قبول ہوتی ہے جبتک کہ گناہ کرے اور توڑنے ناتیکی نہیں کرتا اور جلدی نہیں
کرتا اور جب دعا گناہ وغیرہ کی کرتا ہے نہیں قبول ہوتی اور تھک جاوے نزدیک اسکے لائق نہیں ہے بندیکو کہ تھکے دعا سے اس لیے کہ یہ عبادت ہے
اور تاخیر قبولیت میں یا تو اس لیے ہوتی ہے کہ نہیں آتا وقت اوسکا اس لیے کہ ہر چیز کے لیے ایک وقت مقرر ہے ازل میں یا اس لیے کہ مقدر نہیں ہے
ازل میں قبول ہونا دعا اوسکی کا دنیا میں پس دیا جاتا ہے آخرت میں ثواب عوض اوسکی یا تاخیر کیجاتی ہے دعا اوسکی تاکہ مبالغہ کرے دعا میں
اس لیے کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے مبالغہ کرنیوالون کو دعا میں ع **وَعَنْ** اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَاْسِهٖ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِاَخِيْهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ
بِهٖ اٰمِيْنَ وَلَكَ بِمِثْلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا آدمی مسلمان کی واسطے بھائی اوسکے
اپنی کے پیٹھ پیچھے قبول کیجاتی ہے نزدیک سر دعا کرنیوالیکی ایک فرشتہ معین کیا جاتا ہے جب دعا مانگتا ہے واسطے بھائی اپنی کی بھلائی کی کہتا ہے فرشتہ
کہ معین کیا گیا ساتھ اوسکے قبول کر دعا اسکی اور واسطے تیرے مانند اسکے نقل کی یہ مسلم **ف** پیٹھ پیچھے اور اسواسطے اگر ساتھ بھائی مسلمان
کو دعا کرے اپنے دل میں یا چپکے تو بھی اسمیں داخل ہے بسبب خلوص کے اور کہتا ہے فرشتہ الخ یعنی فرشتہ عرض کرتا ہے جناب الٰہی میں کہ دعا اسکی
قبول کر بیچ حق بھائی اوسکے کے اور دعا کرنیوالے کو خطاب کرکر کہتا ہے کہ تجکو بھی ہو مانند اسکے **ف** عن
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى اَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى خَدَمِكُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى اَمْوَالِكُمْ

Marfat.com

...ہ بابر سے کہا کہ او رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بد دعا کرو
...ہ پر تمہارے لوگ یعنی غلام و لونڈیون پر اور جانورون پر تاکہ نہ پاؤ اللہ کی طرف سے اوس
...ہ میں قبول کرے اور اسلئے تمہارے نقل کی ہے مسلم نے **ف** یعنی بعضے اوقات ہوتی ہین دعا قبول ہونیکا اسمین
...ہ اور تم بیدعا کرو اپنے اوپر یا اپنی اولاد اور مال پر پھر قبول ہو جاوے تو پشیمان ہو پس یعنی نادان کہ دعا
...ہ کرتے ہین خوب نہین **ع** **وَذِكْرُ حَدِيثٍ** ابن عباس اِتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ سے
...ہ ذکر کی کہ حدیث ابن عباس کہ ڈرو دعا مظلوم سے کتاب الزکوۃ مین **اَلْفَصْلُ الثَّانِي**
...ہ عَنِ ابْنِ سَعِيدِ بْنِ مُسَيِّبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَأَ
...ہ اُدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے نعمان بن
...ہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا وہی ہے عبادت پھر پڑہی یہہ آیت اور کہا پروردگار تمہارے نے دعا مانگو مجھسے قبول کرونگا
...ہ نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** ازراہ مبالغہ کے فرمایا کہ دعا ہی عبادت ہے اسلیے
...ہ فرمایا کہ بندہ متوجہ ہوتا ہے اوس مین حق تعالیٰ کی طرف اور موڑنہ پھیرتا ہے سوای حق سے اور امید و ڈر نہین رکہتا مگر اوسی سے
...ہ اخلاص اور حمد اور شکر اور مانگنا اور وحدانیت بیان کرنی اور رغبت و مناجات اور زاری اور ذلیل سمجھنا اپنے کو اور مدد
...ہ کرنی پھر آیت کو سند اس حدیث کی اس لیے لائے کہ اوس سے معلوم ہوا کہ دعا مامور بہ ہے یعنی حکم ہے اوسکا کرنیکا اور ہوتا ہے اوسپر ثواب
...ہ عبادت ہے اور آخر آیت مین بھی دلیل ہے اسپر کہ دعا عبادت ہے کہ فرمایا اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ
...ہ جو تکبر کرتے ہین عبادت یعنی دعا میری سے قریب ہے کہ داخل ہونگے دوزخ مین خوار و ذلیل **ح** **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ
...ہ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
...ہ عبادت کا نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی خلاصہ عبادت کا اور مقصود بالذات اوسکا دعا ہی اس لیے کہ حقیقت عبادت کی
...ہ کاسہ جزی اور ذلیل سمجھنا اپنے کو ہی اور یہہ دعا مین حاصل ہے **ح** **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ [illegible] اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
...ہ لَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ
...ہ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی چیز بزرگ قدر نزدیک اللہ کے دعا سے نقل کی یہ ترمذی
...ہ نے کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** نہین کوئی چیز اخ یعنی اذکار و عبادات مین کوئی چیز دعا برابر نہین پس نہین منافی
...ہ اس سے کہ اکرمکم عند اللہ اتقکم **ع** **وعن** سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ
...ہ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے سلمان فارسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
...ہ وسلم نے نہین پھیرتا تقدیر کو مگر دعا اور نہین زیادہ کرتا عمر مین مگر نیکی نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** مراد تقدیر سے اوترنا ایک چیز
...ہ کا دوسری سے دیتا ہے آدمی پس جب توفیق دیا جاتا ہے بندہ دعا کی دفع کرتا ہے اوسکو اللہ تعالیٰ اوس سے اور
...ہ متعلق تقدیر مبرم مین کچھ تغیر و تبدیل نہین اور قضای معلق مین بعضے سبب سے تغیر و تبدیل ہوتی ہے پس
...ہ [illegible] کہ بیان ہوا [illegible] کیا [illegible] تقدیر معلق کو ہے لکھا جاتا ہے کہ اگر نیکی کریگا اتنی عمر ہوگی اور

اگر نکریگا اتنی ہوگی صورت اوسکی یہہ ہی کہ لکھا جاتا ہی لوح محفوظ مین کہ مثلاً اگر عمر دیگا [illegible] پس عمر اوسکی ساٹھہ برس کی ہوگی پھر جب دو نوان ہی ساٹھہ برس پہنچا پس سہی عمر اوسکی اور جب ایک ہی پیر کی نہ کیا ہوگی چالیس برس کی یہ ساٹھہ برس تھے اور بعضون نے معنی کی ہین کہ جب نیکی کی تو نہ ضائع ہوئی عمر اوسکی پس گویا کہ زیادہ ہوئی ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِالدُّعَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ فِي [illegible] التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق دعا نفع کرتی ہی [illegible] اوتری اور اوس چیز سی کہ نہین اوتری پس لازم کرو اپنی پر ای بندو اللہ کی دعا کو نقل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی یہہ احمد نی معاذ بن [illegible] ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی ف اوس چیز سی کہ اوتری یعنی بلا کہ اوتری ہی اوسکو دعا دفع کر دیتی ہی اگر ہوتی ہی معلق اور اگر مبرم ہوتی ہی [illegible] اللہ تعالیٰ پس سہل ہوتا ہی اوسپر تحمل اوس بلا کا اور راضی ہوتا ہی اوس سی یہہ نہین چاہتا کہ یہہ نہو بلکہ لٹیا جاتا ہی [illegible] ہین اہل دنیا ساتھہ نعمتون کی اور دعا نفع دیتی ہی اوس بلا کو کہ نہین اوتری یعنی اوسکو اوترنی نہین دیتی ہو سکتی ہی ع **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ يَدْعُوْ بِدُعَاءٍ اِلَّا اٰتَاهُ اللّٰهُ مَا سَاَلَ اَوْ كَفَّ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهُ مَا لَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی شخص کہ مانگو دعا کرتا ہی اوسکو اللہ جو مانگتا ہی یعنی اگر مقدر ہوتا ہی ازل مین دینا اوسکا یا بند رکھتا ہی اوس سی برائی مانند اوسکی یعنی دفع کرتا ہی بلا بقدر مانگنی خیر کی عوض مانگنے کے اگر نہین مقدر ہوتا دینا اوسکا جبتک کہ نہین دعا مانگتا گناہ کی یا توڑنی ناتی کی نقل کی یہہ ترمذی نی **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُّسْاَلَ وَاَفْضَلُ الْعِبَادَةِ اِنْتِظَارُ الْفَرَجِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مانگو اللہ تعالیٰ سی فضل اوسکے اسواسطے کہ اللہ دوست رکھتا ہی یہہ کہ مانگا جاوی یعنی فضل اوسکا اور بہترین عبادت کی انتظار کرنا کشادگی کا نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی ف انتظار کرنا کشادگی کا یعنی امیدوار رہی جانی بلا اور غم کا ساتھہ ترک کرنے شکایت کی طرف غیر اللہ تعالیٰ کے یہہ اشارہ ہی صبر کی طرف اور بیشک جزا [illegible] ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَسْاَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نہ مانگو اللہ سی غضب ہوتا ہی اللہ اوسپر نقل کی یہہ ترمذی نی ف اس یہہ کہ ترک کرنا سوال کا تکبر اور استغنا سی ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فُتِحَ لَهٗ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سُئِلَ اللّٰهُ شَيْئًا يَعْنِيْ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يُّسْاَلَ الْعَافِيَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ کھولا گیا واسطے اوسکے تم مین سے دروازہ دعا کا یعنی توفیق دیا گیا بہت دعا کی مع شرائط و آداب کے کھولی گئی واسطے اوسکے دروازے رحمت کے یعنی کہی مانگی ہوئی چیز ملتی ہی اور کبھی دفع ہوتی ہی اوس سی برائی مانند اوسکی اور نہین سوال کیجاوی اللہ تعالیٰ سی کوئی چیز یعنی بہت محبوب طرف اللہ کی اس سی کہ سوال کیجاوی عافیت نقل کی یہہ ترمذی نی ف یعنی اللہ تعالیٰ [illegible] مانگنی کو بہت دوست رکھتا ہی اس سی برابر اور چیز کی مانگنی کو نہین دوست رکھتا اور عافیت کی معنی ہین سلامتی [illegible] اور مکروہات ظاہری و باطنی سی دنیا و آخرت مین پس یہہ شامل ہی سب بلاؤن کو نعمال اللہ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان یستجیب اللہ [illegible]

Marfat.com

[illegible] کی یہ حدیث غریب ہی اور کہا یہ حدیث غریب ہی **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

[illegible] ہی **بِالْاِجَابَةِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَاءً مِّنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ** رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ

[illegible] ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگو اللہ سی اور تم یقین پر کہتے ہو ساتھ قبولیت کے

[illegible] قبول کرتا دعا دل غافل کہیلئے والیکو سی یعنی غافل ہو اللہ سی اور مشغول ہو غیر خدا مین نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث

[illegible] ساتھہ قبولیت کے یعنی ہو وقت دعا کے ایسی حالت پر کہ مستحق ہو بسبب اوسکی قبولیت کے یعنی اچھے کام کرتے ہو اور بری باتون سے

[illegible] کرتے ہو شرائط دعا کی مانند حضور قلب وغیرہ کی یہانتک کہ ہو قبولیت اوپر دلون تمہاری کے غالب نہ قبول ہونی سی یا مراد یہ ہی

[illegible] کہ تم غافلین کی مانند نہ ہو گا تمکو بسبب فضل وسیع اپنی کے ۔ع **وعن** مَالِكِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

[illegible] **وَسَلُوْا اللّٰهَ فَاسْئَلُوْهُ بِبُطُوْنِ اَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْئَلُوْهُ بِظُهُوْرِهَا وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَلُوا اللّٰهَ بِبُطُوْنِ اَكُفِّكُمْ**

[illegible] **وَلَا تَسْئَلُوْهُ بِظُهُوْرِهَا فَاِذَا فَرَغْتُمْ فَامْسَحُوْا بِهَا وُجُوْهَكُمْ** رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی مالک بن یسار سی کہ کہا فرمایا رسول خدا

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت مانگو تم اللہ سی پس مانگو اوس سے ساتھہ اندر کی جانب ہاتون اپنی کی اور نہ مانگو اوس سے ساتھہ اوپر

[illegible] کی جانب ہاتون اپنی کے اور ایک روایت مین ابن عباس سی کہ کہا مانگو اللہ سی ساتھہ اندر کی جانب ہاتھون اپنی کے اور نہ مانگو اوس سے

[illegible] ساتھہ اوپر کی جانب ہاتھون اپنی کے پس جسوقت کہ فارغ ہو تم یعنی دعا سے پس پھیرو ہاتھون کو اپنی مونہہ پر یعنی تا برکہ جو ہاتھہ پھیرا ونی سے

[illegible] مونہہ پر پہنچے نقل کی یہ ابو داؤد **ف** اندر کی جانب ہاتھون اپنی کی الخ یعنی دعا کرنے مین ہاتھہ اسطرح رکھو کہ اندر کا رخ ہاتھون کا

[illegible] مونہہ کی طرف ہے جیسیکہ معمول ہی دعا مانگنی مین اولٹی ہاتھہ کرکر دعا نہ مانگو اور حالت استسقا اس سے مستثنی ہی اوسمین اولٹی ہاتھہ سی دعا مانگنی ان

[illegible] حدیثون سی معلوم ہوا ہی اسکا باب الاستسقا مین ہو چکا ہے ۔ مولانا **وعن** سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبَّكُمْ

[illegible] حیی کریم یستحیی من عبدہ اذا رفع یدیہ الیہ ان یردھما صفرا رواہ الترمذی وابوداؤد والبیہقی فی

[illegible] الدعوات الکبیر اور روایت ہی سلمان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق پروردگار تمہارا حیا کرتا ہی

[illegible] صاحب کرم حیا کرنیوالا ہی بندہ اپنی سے یہ کہ پھیرے اونکو خالی جسوقت کہ اوٹھاتا ہی بندہ اپنے دونون ہاتھہ طرف

[illegible] اوسکی یہ ترمذی نی اور ابو داؤد نی اور بیہقی نے دعوات کبیر مین **وعن** عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[illegible] اذا مد یدیہ فی الدعاء لم یحطھما حتی یمسح بھما وجھہ رواہ الترمذی اور روایت ہی عمر سی کہ کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ

[illegible] وسلم جسوقت کہ دونون ہاتھہ اپنے دعا مین نہ رکھتے اونکو جبتک کہ نہ پھیرتے اونکو اپنے مونہہ پر نقل کی یہ ترمذی نی **ف** ان حدیثون سی معلوم ہوا کہ

[illegible] مونہہ پر پھیرنا سنت ہی دعا مین ۔ مولانا **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّ

[illegible] من الدعاء ویدع ما سوی ذلک رواہ ابوداؤد اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

[illegible] دعاؤن کو کہ جامع ہون اور چھوڑتے تھے اون دعاؤن کو کہ نہ جامع تھین نقل کی یہ ابو داؤد **ف** دعاء جامع وہ ہے

[illegible] جو بہت شامل ہو امور دنیا اور آخرت کو جیسی یہہ دعائین ہین رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ

[illegible] وَاَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۔ اور مانند انکے بہت دعائین جامع آئی ہین

Marfat.com

حدیث شریف مین اور چونکہ آپنے لفظی دعا کہ جامع نہو خاص مطلب اور [illegible]
نیوی اچھی وغیر ذلک کی آور یہہ باعتبار اکثر کی ہی کہ حضرت اکثر دعائین جامع ہی اگر تو خاص مطلب کی [illegible]
[illegible] مولانا وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اسرع الدعاء اجابۃ [illegible]
رواہ الترمذی وابو داؤد اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق سب سے جلد دعا قبول ہونے
کی واسطے غائب کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نے اس لیے کہ غائب کی دعا غائب کے لیے خلوص سی ہوتی ہی خیال سنانی و کہانے نہین ہوتا
عمر بن الخطاب قال استاذنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی العمرۃ فاذن لی وقال اشرکنا یا اخی فی
دعائک فقال کلمۃ ما یسرنی ان لی بہا الدنیا رواہ ابو داؤد والترمذی وانتہت روایتہ عند قولہ [illegible]
اور روایت ہی عمر بن الخطاب سی کہ کہا پروانگی مانگی مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی پھر ادا کرنے عمرہ کی پس اذن دیا مجکو اور فرمایا شریک کرنا ہمکو
بھائی میری پھر دعا اپنی کی اور نہ بھولنا مجکو یعنی وقت دعا کی پس فرمایا حضرت نے ایک کلمہ کہ نہین خوش کرتا مجکو یہہ کہ واسطے میری ہو بدلے اوسکی تمام
دنیا نقل کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور تمام ہوتی روایت ترمذی کی نزدیک لفظ ولا تنسنا کے ف مراد کلمہ سی یا تو یہی بات ہی کہ جو حضرت نے اوسکو فرمائی
یا کوئی اور بات عنایت کی فرمائی ہو اور حضرت نے جو التماس دعا کی کی اوس مین ظاہر کرنا عاجزی اور مسکینی کا ہی مقام بندگی مین اور رغبت دلانی امتی
کا جو لوگون اور عابدون سی طلب دعا کی کرین آور تنبیہ ہی امت کو کہ خاص اپنے ہی لیے دعا نکرین بلکہ شریک کرین قرابتیون اور دوستون کو بھی دعا
مین خصوصًا بیچ مقامون قبولیت کی آور اس سے بزرگی حضرت عمر رض کی بھی معلوم ہوئی ۴ ع وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ لا ترد دعوتہم الصائم حین یفطر والامام العادل ودعوۃ المظلوم یرفعہا اللہ فوق
الغمام وتفتح لہا ابواب السماء ویقول الرب وعزتی لانصرنک ولو بعد حین رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ نہین رد ہوتی دعا اونکی ایک روزہ دار جسوقت کہ افطار کرتا ہی یعنی اس لیے کہ بعد ادای
عبادت کی ہوتی ہی اور حال عاجزی اور مسکینی کا ہی اور دوسرا سردار سب کا کہ عدل کری یعنی اس لیے کہ اور حدیث مین آیا ہی کہ عدل ایک ساعت کا بہتر
ہی ساٹھ برس کی عبادت سی آور تیسری دعا مظلوم کی اوٹھاتا ہی اوسکو اللہ تعالی اوپر ابر کی اور کھولی جاتی ہین واسطے دعا اوسکی کی دروازے آسمان
کی اور فرماتا ہی پروردگار قسم عزت اپنی کی البتہ مدد کرون گا مین تیری اگرچہ ہو بعد مدت کی یعنی ضائع نہین کرتا کی حق تیرا اور نہین رد کرونگا
دعا تیری اگرچہ مدت دراز گذر جاوی نقل کی یہہ ترمذی نے ف اوپر ابر کی اوٹھانا اور کھلنا دروازون کا کنایہ ہی اوپر چڑھنے سی اوسکا بطرف قبول ہونے
سی ۴ ع وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث دعوات مستجابات لاشک فیہن دعوۃ الوالد ودعوۃ
ودعوۃ المظلوم رواہ الترمذی وابو داؤد وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
تین دعائین قبول کیجاتی ہین نہین شک اون مین یعنی اونکی قبول ہونے مین دعا باپ کی اور دعا مسافر کی اور دعا مظلوم کی نقل کی ترمذی
اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف دعا باپ کی یعنی باپ بیٹے کو خواہ دعا دی یا بد دعا کری جلد قبول ہوتی ہی اور مانکی دعا بطرف اللہ
ہوتی ہی بسبب نہایت شفقت اوسکی کی اگرچہ یہان نہین ذکر کی گئی اور دعا مسافر کی احتمال ہی کہ دعا اوسکی قبول ہوتی ہی
جو احسان کری اور بد دعا قبول ہوتی ہی اوسکی لیے کہ ایذا دی اور بدسلوکی کری اوس سے یا یہہ کہ مطلق اوسکی دعا
کری یا اور کہ لیے اور دعا مظلوم کی یعنی جو کوئی مدد کرے مظلوم کی یا تسلی دے اوسکی

Marfat.com

...ك نسمع عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه
...ى يسأل يسع فليلح اذا انقطع زاد في رواية عن ثابت البناني مرسلا حتى
...له يستمه اذا انقطع رواه الترمذي اور روايت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
...اپنے پروردگار اپنے سے شادی حاجتین اپنی یہانتک کہ مانگے تسمہ پاپوش اپنی کا جبکہ ٹوٹ جاوے زیادہ کی
...طریق ارسال کے یہانتک کہ مانگے اوس سے نمک اور یہان تک کہ مانگے اوس سے تسمہ پاپوش اپنی کا جسوقت کہ ٹوٹ جاوے لفظ لی
...زیادہ کی مصنف کو چاہیے تھا کہ یون کہتا رواہ الترمذی وزاد فی روایۃ اور دوسری روایت مین حتی یسالہ شسعہ الخ مکرر آیا
...کے لیے تاکہ دلالت کرے اوپر کہ یان رکاوٹ اور محرومی نہین ہے سائل کو اللہ نہایت مہربان ہے بندہ پر دیتا ہے جو مانگتے ہین پسند التجا کرے بندہ
...کو اور ناامید کرے نگرانی کرے ابو علی دقاق نے نشانیون معرفت کے سے یہ ہے کہ نہ مانگے حاجتین اپنی کم ہون یا زیادہ مگر اللہ ہی سے
...جیسکہ حضرت موسی علیہ السلام مشتاق رویت الہی کے ہوئے رب ارنی انظر الیک اور جب محتاج روٹی کے ہوئے کہا رب لما انزلت
...الی من خیر فقیر ہے ج وعنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يرفع يديه في الدعاء حتى يرى بياض إبطيه اور
...روایت ہے انس سے کہ کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھاتے ہاتھ اپنے دعا مین یہانتک کہ دکھلائی جاتی سفیدی حضرت کی بغلون کی ع عن
...سهل ابي سعد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كان يجعل اصبعيه حذاء منكبيه ويدعو اور روایت ہے سہل بن
...سعد سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا تھے حضرت گردانتے دونون اوانگلیان اپنی یعنی سر دونون ہاتھون کی اوانگلیون کو برابر مونڈھون
...کے اور دعا مانگتے ف یہ اوسط درجہ ہے ہاتھ اوٹھانے کا اور اکثر اسیطرح اوٹھاتے تھے اور پہلی حدیث مین جو زیادہ ہاتھ اوٹھانا آیا ہے محمول ہے
...بعض اوقات پر کہ جب بہت مبالغہ منظور ہوتا دعا مین بیچ مثل حالت استسقا اور اور بلاؤن سخت کے تو اتنے اوٹھاتے کہ سفیدی بغلون کی
...معلوم ہوتی ہے ع وعن السائب بن يزيد عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا دعا فرفع يديه مسح
...وجهه بيديه رواه البيهقي الاحاديث الثلثة في الدعوات الكبير اور روایت ہے سائب بن یزید سے کہ نقل کی اپنے باپ سے
...کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ دعا مانگتے اور اوٹھاتے دونون ہاتھ اپنے پھیرتے اپنے مونہہ پر دونون حدیثین
...کہ یہان تک بیہقی نے ذکر کین بیہقی نے دونون حدیثین
...الدعوات الکبیر مین ف کہا طیبی نے کہ دلالت کرتی ہے حدیث اسپر کہ جب حضرت نہ اوٹھاتے ہاتھ دعا مین پھیرتے مونہہ پر پس نماز مین اور
...غیر وقت سونیکے اور بعد کہانیکے اور مانند انکی کے جو حضرت سے دعائین منقول ہین اور اون مین ہاتھ نہ اوٹھاتے تھے تو مونہہ پر بھی
...نہ پھیرتے ع وعن عكرمة عن ابن عباس قال المسئلة ان ترفع يديك حذو منكبيك او نحوهما
...والاستطعام ان تشير باصبع واحدة والابتهال ان تمد يديك جميعا وفي رواية قال والابتهال هكذا
...وجعل ظهورهما مما يلي وجهه رواه ابو داود اور روایت ہے عکرمہ سے کہ نقل کی ابن عباس سے کہ کہا ادب
...سوال یہ ہے کہ اوٹھاوے تو دونون ہاتھ اپنے برابر اپنے مونڈھون کے یا قریب اونکے اور ادب استغفار کا یہ ہے کہ اشارہ کرے تو ساتھ ایک اونگلی
...کے اور مبالغہ کرنا دعا مین یہ ہے کہ دراز کرے تو دونون ہاتھ اپنے اکٹھے یعنی اسقدر کہ سفیدی بغلون کی معلوم ہو اور ایک روایت
...مین آیا ہے کہ اوٹھاوے اور اوٹھاوے دونون ہاتھ اپنے اور کی پیٹھ ہاتھون اپنے کو قریب مونہہ اپنے کے یعنی جیسیکہ استسقا مین آیا ہے
...اشارہ کرنا ساتھ ایک اونگلی کے یعنی سبابہ کو کہ جسکو اونگلی شہادت کی کہتے ہین مقصود اس سے ہے سب یعنی

Marfat.com

سلامت کو بانفس امارہ اور شیطان رجیم کا اور پناہ دھوندھنی شر انکے سے اور قید

از حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو کہ اشارا کرتا تھا دو انگلیون سے فرمایا اوسکو ایک

اپنے ہاتھ یعنی اپنے ہاتھ کو ظاہر ہوئی سفیدی بغلونکی رہوی ہاتھ مقابل سر کے

اَنْ رَفْعُكُمْ اَيْدِيَكُمْ بِدْعَةٌ مَا زَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى هٰذَا يَعْنِيْ اِلَى الصَّدْرِ

یہ کہ وہ کہتی تھی کہ تحقیق اوٹھانا تمھارا اپنے ہاتھونکو یعنی بہت اوٹھانا بدعت ہے نہیں زیادہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

تک اوٹھاتے تھے نہ زیادہ اوس سے نقل کی یہ احمد نے انکار کیا ابن عمر نے اوپر اس لیے کہ اکثر اوقات بہت ہی اوٹھاتے تھے اور فرق

کے لیے سینہ تک اوٹھاتے اور مونڈھون تک اور امر کے لیے اور مونڈھون سے اونچے اور امر کے لیے پس اس تقریر سے خوب تطبیق حاصل ہے

حاصل یہ ہے حضرت کا ہاتھ اوٹھانا باعتبار اختلاف حالات کے مختلف تھا کہ اکثر تو سینہ تک اوٹھاتے تھے اور امر کے لیے مونڈھون

بعض امر کے لیے مونڈھون سے اونچے اور یہ لوگ اکثر اوقات اونچے ہی اوٹھاتے تھے اور رعایت اختلاف حالات کو نہ کرتے تھے اس لیے

اوپر گذرا ہے وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَكَرَ اَحَدًا فَدَعَا لَهٗ بَدَأَ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے ابی بن کعب سے کہ کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ ذکر کرتے

کسیکا پھر دعا مانگتا اوسکے لیے یعنی ارادہ کرتے دعا مانگنے کا شروع کرتے دعا مانگنی پہلے واسطے اپنے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب صحیح ہے

اس میں تعلیم ہے امت کو اگر کوئی کسیکے لیے دعا کرے تو پہلے اپنے لیے دعا کرے پھر اوسکے لیے مثلاً کہو اللّٰھم اغفرلی ولفلان وَعَنْ

اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُوْ بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيْهَا اِثْمٌ وَلَا قَطِيْعَةُ رَحِمٍ

اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ بِهَا اِحْدٰى ثَلٰثٍ اِمَّا اَنْ يُّعَجِّلَ لَهٗ دَعْوَتَهٗ وَاِمَّا اَنْ يَّدَّخِرَهَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ وَاِمَّا اَنْ يَّصْرِفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ

مِثْلَهَا قَالُوْا اِذًا نُكْثِرَ قَالَ اللّٰهُ اَكْثَرُ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی مسلمان

کہ دعا مانگے کوئی دعا کہ نہ ہو اوس میں مانگنا گناہ کا اور نہ توڑنا ناتے کا مگر کہ دیتا ہے اوسکو اللہ تعالیٰ بسبب اوس دعا کے ایک تین چیزون میں سے یا یہ کہ جلد

دے اوسکو مطلب اوسکا اور یا یہ کہ ذخیرہ کرے دعا کو اوسکے لیے اور دیوے آخرت میں اور یا یہ کہ پھیر دیوے اوس سے برائی مانند اوسکے عرض کیا صحابہ نے

اب بہت دعا کرینگے ہم یعنی اس لیے کہ بڑا ہے فائدہ دعا کے سننے میں فرمایا فضل اللہ کا بہت ہے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

فضل اوپر سے اور بہت کرم اوپر سے بہت ہے اوسپر سے کہ دیتا ہے تمکو بیچ مقابلہ دعا تمہاری کے ع وَسَلَّمَ ثَلٰثُ دَعَوَاتٍ يُّسْتَجَابُ لَهُنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ حَتّٰى يَنْتَصِرَ وَدَعْوَةُ الْحَاجِّ حَتّٰى يَصْدُرَ وَدَعْوَةُ الْمُجَاهِدِ حَتّٰى

وَدَعْوَةُ الْمَرِيْضِ حَتّٰى يَبْرَأَ وَدَعْوَةُ الْاَخِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ ثُمَّ قَالَ وَاَسْرَعُ هٰذِهِ الدَّعَوَاتِ اِجَابَةً دَعْوَةُ

لِلْمَظْلُوْمِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تین

دعائیں ہیں کہ قبولیت کیجاتی ہے واسطے اونکے دعا مظلوم کی یہانتک کہ بدلہ لیوے یعنی ظالم سے ساتھ زبان یا ہاتھ اپنے کے اور دعا حاجی کی یہانتک کہ

آوے یعنی طرف شہر اپنی کے اور اہل بنی کی یا فارغ ہووے حج سے اور دعا مجاہد کی یہانتک کہ نیوالیکی یا کوشش کرنیوالیکی بیچ طلب علم دین کے

کرنے سے یا کوشش کرنے سے اور دعا مریض کے یہانتک کہ اچھا ہووے اور دعا بھائیکی واسطے بھائی مسلمان

قبول ہونے میں اون دعاؤن سے دعا بھائیکی پس پشت نقل کی یہ ہے قول

Marfat.com

[illegible] ساتھ ذکر اللہ کی طرف خدا کی یا نزدیکی حاصل کرنے [illegible]
[illegible] ہو اور زبان سے بھی اور افضل یہ ہے کہ دل اور زبان دونوں سے ہو اور اگر ایک [illegible]
[illegible] ہر ایک کو ذکر کرنے عظمت خدا میں اور جبروت و ملکوت میں اور نشانیوں قدرت اور [illegible]
[illegible] ہیں حدیث شریف میں آیا ہے کہ ستر درجہ افضل ہے ذکر خفی وہ جو نہیں سنتے اور سکو حفظہ یعنی فرشتے اعمال [illegible]
[illegible] تعالیٰ طلاق کو اونکے حساب کے لیے اور لاوینگے حفظہ اوسچیز کو کہ یاد رکھتے تھے اور لکھا تھا اوسکو فرماویگا اللہ تعالیٰ اونکو دیکھا تا [illegible]
[illegible] اونکے کچھ پوشیدہ نہیں گروہ نہیں چھوڑا ہے کچھ اوسچیز میں سے کہ جانا ہے اور یاد رکھا ہے مگر کہ جمع کیا ہے اوسکو پھر فرماویگا اللہ تعالیٰ [illegible]
[illegible] میری پاس ایک نیکی ہے کہ نہیں جانتا تو اوسکو اور میں بدلا دونگا اوسکا تجھکو اور وہ ذکر خفی ہے ذکرہ السیوطی فی بدو السائرۃ [illegible]
[illegible] دوسری قسم کو دلکی یہ ہے کہ وقت [illegible] اللہ تعالیٰ فی اوسکو یاد کرتا ہے اور پہلی قسم افضل و اعلیٰ ہے اور بعضے فقہا کہتے ہیں کہ ذکر نہیں ہوتا کہ [illegible]
[illegible] اور ادنیٰ مرتبہ اوسکا بموجب قول مختار کے یہ ہے کہ سنا وے اپنے تئیں بغیر اسکے معتبر نہیں اور دل سے جو ہوتا ہے فعل دل کا ہے قسم علم و تصور [illegible]
[illegible] اوسکا ہے کہ زبان سے ہو پس یہ بات خلاف ہے اوسکو کہ لغت کی کتابوں میں لکھا ہے صحاح و قاموس میں لکھا ہے کہ ذکر ضد نسیان کے ہے اور [illegible]
[illegible] فعل دل کا ہے تا آن جو کچھ کہ زبان سے ہو اوسکو بھی ذکر کہتے ہیں پس ذکر لفظ مشترک ہے درمیان فعل دل اور فعل زبان کے اور کہا مشائخ طریقت [illegible]
[illegible] کہ ذکر دو نوع پر ہے قلبی اور زبانی اور اثر ذکر قلبی کا قوی تر اور بزرگتر اور بہت ہے ذکر زبانی سے پس شاید مقصود بعضے فقہا کا [illegible]
[illegible] باب سے کرنا آیا ہے شرع میں مانند تسبیحات اور قراءۃ نماز کی اور ذکر بعد نماز کے اور سوائے انکے کے وہاں دل سے ذکر کرنا کفایت نہیں کرتا [illegible]
کرنا چاہیے نہ یہ کہ اوسپر ثواب اخروی نہیں مترتب ہوتا ۱۲ منہ ع **الفصل الاول** فصل پہلی حکمت [illegible]

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقعد قوم یذکرون اللہ الا حفتہم الملائکۃ وغشیتہم الرحمۃ ونزلت علیہم السکینۃ وذکرہم اللہ فیمن عندہ رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ اور ابی سعید خدری سے کہا دونوں نے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں بیٹھتی ایک قوم کہ ذکر کرین اللہ کا مگر کہ گھیر لیتے ہیں اونکو فرشتے یعنی جو کہ [illegible] ڈھانک لیتی ہے اونکو رحمت یعنی جو رحمت کہ خاص ذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات کے لیے ہے اور [illegible] ذکر کرتا ہے اوسکو [illegible] اونکو اللہ [illegible] خصوصیت سے کہ نزدیک اوسکے ہیں یعنی ملائکہ مقربین اور ارواح انبیا علیہم السلام سے نقل کی ہے مسلم نے [illegible] سکینہ حاضر ہوتی ہے کہ اوسکے ساتھ آتے ہیں [illegible] اور لذت ماسوائے اللہ کے دل سے نکل جاتی ہے اور حضور ساتھ اللہ کو بہم پہنچتا ہے اور اوترنا سکینہ کا اس آیت سے بھی ثابت ہوتا ہے [illegible] اللہ تعالیٰ قلوب ع **وعن** ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسیر فی طریق مکۃ فمر علی جبل [illegible] فقال سیروا ھذا جمدان سبق المفردون قالوا وما المفردون یا رسول اللہ قال الذاکرون اللہ کثیرا والذاکرات رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلتے بیچ راہ مکہ کی پس گذر ہوا ایک پہاڑ پر کہ کہا [illegible] فرمایا چلو یہ ہے جمدان پیش دستی لیگئے مفردون عرض کیا صحابہ نے کون ہیں مفردون یا رسول اللہ فرمایا وہ مرد کہ اللہ کو [illegible] مرد ہیں کہ یاد کرین اللہ تعالیٰ کو بہت نقل کی یہ مسلم نے ف ما المفردون سوال ہے صفت سے کہ کیا صفت ہے [illegible] طریق اعتبار کی تنہائی نفس کی ہے اللہ کو ذکر کرنے لیے آیا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑ جمدان پر [illegible] کی ہوئی بعضے الگ ہو کر اور نسبی پہلے وطن کو روانہ ہوئے پیچھے رہنے والوں کو حضرت نے فرمایا

کہ گھر قریب پہنچا جلد چلو کہ بعضے مفردون یعنی اگلے ہونیوالے آگے پہنچ گئے صحابہ نے
مفردون کو ظاہر ہین اس سے کیا سوال کرتی ہو بلکہ پوچھو نیکیون کے سبقت کرنیوالون کو کہ وہ ہین کہ خالص اور
یون انقطاع کیا لوگون سے اور گوشہ نشینی اختیار کر کر اکثر ذکر اللہ مین مشغول رہتے ہین اور مراد بہت یاد کرنیسے ہے کہ
اور جو غفلت ہو بھی جاوی تو جلدی سے دور کر کر مشغول ہووی اور ابن عباسؓ نے کہا کہ کثرت ذکر کی حاصل ہوتی ہے
بعد اور صبح شام سوتی بیٹھتی اور مانند انکی کے جسطرح منقول ہے حدیث شریف مین ۔ س ع **وعن** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّہٗ وَالَّذِیْ لَا یَذْکُرُ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی موسیٰ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل اوس شخص کی کہ یاد کرتا ہے پروردگار اپنے کو اور اوس شخص کی کہ نہین یاد کرتا مانند زندہ اور مردہ کے
متفق کی ہے بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی ذکر حیات قلب ذاکر کے ہے اور غفلت موت اوسکی اور جیسیکہ زندہ اپنی زندگی سے بہرہ مند ہوتا ہے ایسا ہی
ذکر کرنیوالا اپنے عمل سے بہرہ مند ہوتا ہے اور نہ یاد کرنیوالا کہ اوسکو اپنے عمل سے بہرہ نہین مانند مردہ کے ہے کہ اوسکو زندگی سے کچھ بہرہ نہین ہوتا
بیت زندگانی نتوان گفت حیات ترا ۔ زندہ آنست کہ یاد دوست وصالی دارد ۔ **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَہٗ اِذَا ذَکَرَنِیْ فَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِہٖ ذَکَرْتُہٗ فِیْ نَفْسِیْ وَاِنْ
ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاءٍ ذَکَرْتُہٗ فِیْ مَلَاءٍ خَیْرٍ مِّنْھُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ مین نزدیک گمان بندے اپنی کے ہون کہ ساتھ میرے رکھتا ہے اور مین ساتھ اوسکے ہون جب یاد کرتا ہے مجکو یعنی دل سے یا زبان
سے پس اگر یاد کرے مجکو ذات اپنی مین یعنی خفیہ یاد کرتا ہون مین اوسکو ذات اپنی مین یعنی پوشیدہ دیتا ہون ثواب اوسکو اور متولی ہوتا ہون
آپ اوسکے ثواب کا اور کو سپرد نہین کرتا اوسکو اور اگر یاد کرے مجکو جماعت مین یاد کرتا ہون مین اوسکو اوس جماعت مین کہ بہتر ہے اونسے متفق کی ہے بخاری اور مسلم نے **ف** نزدیک
گمان بندے اپنی کے یعنی معاملہ کرتا ہون بندے سے موافق گمان اور توقع اوسکی کے اگر امید عفو کی رکھتا ہے عفو کرتا ہون اور اگر گمان عذاب کا رکھتا ہے
عذاب کرتا ہون مراد رغبت دلانی ہے اسپر کہ امید اللہ تعالیٰ کی خوف پر غالب رہے اور گمان اچھا رکھے کہ بخشیگا مجکو ایک روایت مین آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ
ایک شخص کو دوزخ مین لیجانیکا حکم کریگا جب وہ کنارہ دوزخ پر کھڑا رہیگا تو عرض کریگا ای رب میرے میرا گمان تیرے ساتھ اچھا تھا فرماویگا اللہ تعالیٰ
پھیر لاؤ اسکو انا عند ظن عبدی بی اور حقیقت امید کی یہ ہے کہ عمل کرے اور پھر امیدوار بخشش کا رہے اور بغیر عمل کے امید رکھنی لوہا سرد کوٹنا ہے یعنی
بیفائدہ اور مین ساتھ اوسکے ہون یعنی توفیق دیتا ہون اور رحمت نازل کرتا ہون اور مدد و حفاظت کرتا ہون ۔ ع ۔ **فخر** **وعن** اَبِیْ ذَرٍّ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَۃِ فَلَہٗ عَشْرُ اَمْثَالِھَا وَاَزِیْدُ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّیِّئَۃِ فَجَزَاءُ سَیِّئَۃٍ
مِثْلُھَا اَوْ اَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْہُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْہُ بَاعًا وَمَنْ اَتَانِیْ
یَمْشِیْ اَتَیْتُہٗ ھَرْوَلَۃً وَمَنْ لَقِیَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِیْئَۃً لَا یُشْرِکُ بِیْ شَیْئًا لَقِیْتُہٗ بِمِثْلِھَا مَغْفِرَۃً رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ جو شخص کہ لاوے ایک نیکی پس واسطے اوسکے ثواب ہوتا ہے
دس برابر اوسکے اور زیادہ بھی دیتا ہون یعنی جسکو چاہتا ہون موافق صدق و اخلاص کے سات سو تک بلکہ زیادہ اونسے اور جو شخص کہ لاوے
برائی پس سزا اوسکی برابر اوسکے یا بخشش دیتا ہون اور جو شخص نزدیک ہوتا ہے مجھ سے یعنی ساتھ طاعت کے ایک بالشت یعنی بمقدار قلیل نزدیک ہوتا ہون مین اوسکے
رحمت اپنی طرف اوسکے زیادہ اونسے اور جو شخص نزدیک ہوتا ہے مجھ سے ایک گز کے نزدیک ہوتا ہون مین اوسکے بمقدار سے زیادہ نزدیک ہوتا ہون اوسکے

Marfat.com

[illegible] ساتھہ میرے کسیکو ملاقات کرونگا میں اوس سے
[illegible] اوسکے لیے مقل کی یہہ مسلم **ف** حاصل یہہ کہ بندہ اگر تھوڑیسی رجوع کرتا ہی تو وہان سے
[illegible] یا رہوتی ہی **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ تَعَالَى
[illegible] فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَمَا يَزَالُ عَبْدِي
[illegible] بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ فَكُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا
[illegible] سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيذَنَّهُ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِي عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ
[illegible] الْمَوْتَ وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ وَلَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق
اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو شخص کہ ایذا دیوے میری ولی کو پس تحقیق خبردار کرتا ہون مین اوسکو ساتھہ لڑائی کی اور نہین نزدیکی حاصل کی طرف میری بندے میری کے یعنی مومن نے ساتھہ کسی چیز کی یعنی
باعتبار کمیت محبوب ہو طرف میری اوس چیز سی کہ فرض کیا مین اوسپر اور ہمیشہ ہتا ہی بندہ میرا یعنی جو کہ قائم ہی ساتھہ قرب فرائض کی نزدیکی ڈھونڈھنا یعنی زیادہ نزدیکی ڈھونڈھتا طرف میری
ساتھہ نفلون کے یعنی طاعتون کی کہ زائد ہین فرائض پر یہانتک کہ دوست رکھتا ہون مین اوسکو یعنی واسطے جمع کرنے فرائض و نوافل کی
اور جسوقت دوست رکھتا ہون مین اوسکو پس ہوتا ہون مین شنوائی اوسکی کہ سنتا ہی ساتھہ اوسکے اور ہوتا ہون مین بینائی اوسکی کہ دیکھتا ہی
ساتھہ اوسکے اور ہاتھہ اوسکا کہ پکڑتا ہی ساتھہ اوسکے اور پاؤن اوسکا کہ چلتا ہی ساتھہ اوسکے اور اگر مانگتا ہی مجھسے یہہ بندہ البتہ دیتا ہون مین اوسکو
اور اگر پناہ پکڑتا ہی ساتھہ میری یعنی برائیون اور مکروہات سی البتہ پناہ دیتا ہون اوسکو اور نہین توقف اور تردد کرتا کسی چیز سی کہ کرنیوالا ہون مین اوسکو
مانند تردد میری کے قبض کرنے جان مومن کی سی ناخوش کرتا ہی وہ موت کو اور حال یہہ ہی کہ مین ناخوش کرتا ہون ناخوشی اوسکی کو اور چارہ نہین
اوسکو مرگ سی نقل کی یہہ بخاری **ف** ساتھہ لڑائی کی یعنی ساتھہ لڑائی اپنی کو اوس سے بسبب ایذا دہی ولی اپنی کی یا خبردار کرتا ہون ساتھہ لڑائی اپنی کی
کہ مجھسے پس گویا کہ وہ لڑنیوالا ہی مجھسے کہا امامون نے کہ نہین کوئی گناہ کہ فرمایا ہوا اللہ نے اوسکے کرنیوالے کو کہ وہ لڑنیوالا ہی اوسکے سوا اور گناہ
اور کہا نووی نے صاحب کو کہ اوس مین بھی فرمایا ہی فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللهِ وَرَسُولِهِ پس معلوم ہوا کہ ان دونون مین خطر عظیم ہی اس لیے کہ لڑائی اللہ کی ہلاک کرتی ہی
ہلاکت کرتی ہی خاتمہ بد ہونے پر اس لیے کہ جس سے اللہ تعالیٰ لڑا نہین فلاح پاتا وہ کبھی اور فرض کیا مین بسبب ہی مینے اوسپر یعنی فرمانبردار
کرنے اور اجتناب کرنے اوسکی اور بچنا منا ہی سی اونکو ادا کر کر جو بندہ نزدیکی حاصل کرتا ہی سب سی زیادہ محبوب ہے اوسکو برابر اور چیز ادا کر کر نزدیکی نہین حاصل کر سکتا اور
ہمیشہ نہین شنوائی اوسکی الخ کہا خطابی نے یعنی آسان کرتا ہون مین اوسپر افعال کہ نسبت کیے گئے ہین طرف ان اعضا کی اور توفیق دیتا ہون
ساتھہ اوسکو ان افعال کی یہانتک کہ گویا مین وہ اعضا ہی ہو جاتا ہون اور بعضون نے یہہ معنی کہے ہین کہ گردانتا ہی اللہ تعالیٰ حواس اوسکی اور اعضا
کو اوسکے اپنی کا پس نہین سنتا مگر جو کچھہ کہ دوست رکھتا ہی اللہ اور پسند کرتا ہی اوسکو پس گویا کہ سنتا ہی ساتھہ اوسکے الخ اور بعضون نے یہہ معنی
کہے ہین کہ کرتا ہی اللہ سلطان جب اپنی کو غالب اوسپر یہان تک کہ نہین دیکھتا مگر وہ چیز کہ دوست رکھتا ہی اللہ اور نہین سنتا مگر وہ چیز کہ دوست
رکھتا ہی اللہ اور ہوتا ہی اللہ سبحانہ اوس مین مددگار و کارساز بچاتا ہی سمع اور بصر اور ہاتھہ اور پاؤن اوسکی کو اوس چیز سی کہ نہین پسند کرتا اوسکو
توفیق دیتا ہی کرتا کسی چیز سے الخ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ مین بسبب عنایت کی کہ بندے کی حال پر کہتا ہون اوسکے مارنے مین بسبب اسکے کہ ناخوش آتا ہی
[illegible] نہین اور وہ بھی پہنچاتا ہی بزرگیون اور درجات عالی کو کہ حضور جناب باری تعالیٰ اور جنت اوس سے حاصل ہوتی ہے
[illegible] جانتا ہو کہ کونسا اولیٰ دونون مین سے اصلح ہی اور اطلاق اسکا محال ہی حق سبحانہ تعالیٰ کی ذات پر پس

بہ کمال محبت و رضا کی جگہ بولا جاتا ہے

معنی یہہ ہین کہ مین تاخیر و توقف نہین کرتا کسی مرمین مانند تاخیر و توقف [illegible]
مین اوس مین تا آسان ہو موت اوسپر اور مائل ہو دل اوسکا طرف اوسکے اور مشتاق ہو ساتھہ اوسکے پس داخل [illegible]

ع ۲ وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن لله ملئكة يطوفون في الطرق يلتمسون
وجدوا قوما يذكرون الله تنادوا هلموا إلى حاجتكم قال فيحفونهم بأجنحتهم إلى السماء الدنيا
ربهم وهو أعلم بهم ما يقول عبادي قال يقولون يسبحونك ويكبرونك ويحمدونك ويمجدونك قال يقول
رأوني قال فيقولون لا والله ما رأوك قال فيقول كيف لو رأوني قال فيقولون لو رأوك كانوا أشد لك عبادة
تمجيدا وأكثر لك تسبيحا قال فيقول فما يسألون قالوا يسألونك الجنة قال يقول وهل رأوها قال فيقول
لا والله يا رب ما رأوها قال يقول فكيف لو رأوها قال يقولون لو أنهم رأوها كانوا أشد عليها حرصا وأشد لها
طلبا وأعظم فيها رغبة قال فمم يتعوذون قال يقولون من النار قال يقول فهل رأوها قال يقولون لا والله
يا رب ما رأوها قال يقول فكيف لو رأوها قال يقولون لو رأوها كانوا أشد منها فرارا وأشد لها مخافة قال
فيقول فأشهدكم أني قد غفرت لهم قال يقول ملك من الملئكة فيهم فلان ليس منهم إنما جاء لحاجة قال هم
الجلساء لا يشقى بهم جليسهم رواه البخاري اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے اللہ کے
فرشتے ہین پھرتے ہین راہون مین یعنی مسلمانون کی راہون مین ڈھونڈھتے ہین ذکر کرنیوالونکو یعنی تاکہ ملین اون سے اور سنین ذکر اونکا
پس جبکہ پاوین ایک جماعت کو کہ ذکر کرتے ہین اللہ کا پکارتے ہین آپس مین ایک دوسرےکو آؤ جلدی طرف مطلب اپنی کی یعنی سننے ذکر کے اور ملنے ذکر کرنیوالون کے
فرمایا حضرت نے پس گھیر لیتے ہین فرشتے اونکو پرون اپنی سے آسمان دنیا تک فرمایا حضرت نے پس پوچھتا ہی فرشتون سے پروردگار اونکا حال
حالانکہ وہ بہت جانتا ہی فرشتون سے حال اونکا کیا کہتے ہین بندے میرے فرمایا حضرت نے کہتے ہین فرشتے تسبیح کرتے ہین تیری یعنی پاکی سے
یاد کرتے ہین تجکو اور بڑائی بیان کرتے ہین تیری اور تعریف کرتے ہین تیری اور ساتھہ بزرگی کی یاد کرتے ہین تجکو فرمایا حضرت نے پھر فرماتا ہی
اللہ تعالیٰ کہ کیا دیکھا ہی اونہون نے مجکو فرمایا حضرت نے پس کہتے ہین فرشتے قسم خدا کی نہین دیکھا تجکو کہا حضرت نے پس فرماتا ہی اللہ تعالیٰ
کیا حال ہوتا اونکا اگر دیکھتے مجکو فرمایا حضرت نے پس کہتے ہین فرشتے اگر دیکھتے تجکو ہو تو بہت تیری بندگی کرنیوالے اور ہوتے بہت واسطے
تیری بزرگی کرنیوالی اور ہوتی بہت واسطے تیری تسبیح کرنیوالے فرمایا حضرت نے پھر فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کہ کیا مانگتے ہین مجھسے کہتے ہین فرشتے
مانگتے ہین تجھسے بہشت فرمایا حضرت نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کیا دیکھا ہی اونہون نے بہشت کو فرمایا حضرت نے پس کہتے ہین فرشتے قسم ہی اللہ کی
اے پروردگار نہین دیکھا اونہون نے اوسکو فرمایا حضرت نے فرماتا ہی اللہ تعالیٰ پس کیا حال ہوتا اونکا اگر دیکھتے جنت کو کہا حضرت نے
کہتے ہین فرشتے اگر دیکھتے اوسکو ہوتے بہت اوسپر حرص کرنیوالے اور بہت ہوتے اوسکو طلب کرنیوالے اور بہت کہ تے اوس مین رغبت یعنی اس لئے
کہ نہین ہی مانند دیکھنے کے فرماتا ہی اللہ تعالیٰ پس کس چیز سے پناہ مانگتے ہین فرمایا حضرت نے کہتے ہین فرشتے دوزخ سے پناہ مانگتے
ہین فرمایا حضرت نے فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کیا دیکھا ہے اونہون نے دوزخ کو فرمایا حضرت نے کہتے ہین فرشتے قسم ہے خدا کی اے پروردگار
ہمنے نہین دیکھا اونہون نے دوزخ کو فرمایا حضرت نے فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کیا حال ہوتا اگر دیکھتے دوزخ کو فرمایا حضرت نے کہتے ہین
اگر دیکھتے اوسکو ہوتے بہت اوس سے بھاگنے والے یعنے جو چیزین کہ باعث داخل ہونے دوزخ کے [illegible]

[illegible] کو فرمایا حضرت نے کہتا ہو
[illegible] کو کرنیوالا سوا اسکے نہین کہ آیا تہا کسی کام سے کے لیے پہر بیٹہہ گیا اونمین
[illegible] بیٹہنے والے ہین کہ نہین بدبخت ہوتا ہمنشین اونکا نقل کی یہہ بخاری نے ف لہ چہتا ہے
[illegible] جانتے ہے کے واسطے الزام دینے ملائکہ کے کہ اونہون نے بنی آدم کے حق مین کہا تہا کہ یہہ فساد و فسق کرینگے اور ہم تسبیح
[illegible] مین آوے اخیر حدیث مین رغبت دلائی ہمنشینی اہل ذکر پر کہا ہے کسی عارف نے کہ صحبت رکھو ساتہہ اللہ کے پس پہر اگر نہ
[illegible] ساتہہ اوسکے کہ صحبت رکھتا ہے اللہ سے یعنی دوام حضور رکھتا ہے ساتہہ اللہ کے ع وَفِي رِوَايَةٍ مُسْلِمٍ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰئِكَةً
[illegible] فُضُلًا يَبْتَغُوْنَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا مَجْلِسًا فِيْهِ ذِكْرٌ قَعَدُوْا مَعَهُمْ وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِاَجْنِحَتِهِمْ حَتّٰى
[illegible] مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَاِذَا تَفَرَّقُوْا عَرَجُوْا وَصَعِدُوْا اِلَى السَّمَاءِ قَالَ فَيَسْاَلُهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ اَعْلَمُ بِحَالِهِمْ مِنْ
[illegible] اَيْنَ جِئْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادٍ لَكَ فِي الْاَرْضِ يُسَبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ وَيُهَلِّلُوْنَكَ وَيُمَجِّدُوْنَكَ وَيَسْاَلُوْنَكَ
[illegible] وَمَاذَا يَسْاَلُوْنِيْ قَالُوْا يَسْاَلُوْنَكَ جَنَّتَكَ قَالَ وَهَلْ رَاَوْا جَنَّتِيْ قَالُوْا لَا اَيْ رَبِّ قَالَ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْا جَنَّتِيْ قَالُوْا وَ
[illegible] يَسْتَجِيْرُوْنَكَ قَالَ وَمِمَّا يَسْتَجِيْرُوْنِيْ قَالُوْا مِنْ نَارِكَ قَالَ وَهَلْ رَاَوْا نَارِيْ قَالُوْا لَا قَالَ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْا نَارِيْ قَالُوْا
[illegible] يَسْتَغْفِرُوْنَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَاَعْطَيْتُهُمْ مَا سَاَلُوْا وَاَجَرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوْا قَالَ يَقُوْلُوْنَ رَبِّ فِيْهِمْ
[illegible] اِنَّ عَبْدًا خَطَّاءٌ اِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ قَالَ فَيَقُوْلُ وَلَهُ غَفَرْتُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ اور مسلم کی روایت مین
[illegible] کہ تحقیق اللہ تعالیٰ کے کتنے فرشتے ہین پہرنیوالے زیادہ یعنی اعمال لکھنیوالون وغیرہ کے سوا ہین کہ اونکو مقصود سوا حلقون ذکر کے کچہہ نہین
[illegible] ہوتے ہین یعنی مجلسین ذکر کے پس جب پاتے ہین مجلس کہ اوس مین ہو ذکر غالبًا بیٹہتے ہین ساتہہ اونکے اور گہیر لیتا ہے بعض اونکا بعض کو ساتہہ
[illegible] اپنی کے یہانتک کہ بہر جاتی ہین فرشتے درمیان ذکر کرنیوالون کے اور درمیان آسمان دنیا کے پس جسوقت کہ جدا ہوتے ہین ذکر کرنیوالے چڑہتے
[illegible] فرشتے اور پہونچتے ہین آسمان تک یعنی ساتوین آسمانتک فرمایا حضرت نے پہر پوچہتا ہے اون سے اللہ تعالیٰ اور وہ خوب جانتا ہے حال اونکا
[illegible] آئے تم پس کہتے ہین فرشتے آئے ہم تیرے بندون کے پاس سے کہ زمین مین ہین تسبیح کرتے ہین تیری اور کلمہ پڑہتے ہین تہلیل اور ساتہہ بزرگی کرتے
[illegible] ہے تجکو اور مانگتے ہین تجسے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ کیا مانگتے ہین مجسے کہتے ہین فرشتے [illegible] بہشت تیری فرماتا ہے اللہ تعالیٰ
[illegible] ہے اونہون نے بہشت میری کہتے ہین فرشتے نہین اے رب ہمارے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کیا حال ہوتا اگر دیکہتے وہ بہشت مرد کہتے ہین فرشتے
[illegible] مانگتے ہین تجسے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اور کس چیز سے پناہ مانگتے ہین مجسے کہتے ہین فرشتے آگ تیری سے پناہ مانگتے ہین فرماتا ہے اللہ تعالیٰ
[illegible] ہے اونہون نے آگ میری عرض کرتے ہین فرشتے نہین فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کیا حال ہوتا اگر دیکہتے آگ میری کہتے ہین فرشتے طلب بخشش کرتے
[illegible] ہین تجسے فرمایا حضرت نے پس فرماتا ہے اللہ تعالیٰ تحقیق بخشا مینے اونکو اور دی مینے اونکو وہ چیز کہ مانگی یعنی بہشت اور پناہ
[illegible] اور جس چیز سے کہ پناہ مانگی یعنی آگ سے فرمایا حضرت نے کہتے ہین فرشتے اے پروردگار ہمارے اون مین فلانا بندہ ہے بڑا گنہگار سوا اسکے
[illegible] اتفاقا یعنی کسی کام کے لیے پس بیٹہہ گیا ساتہہ اونکے فرمایا حضرت نے پس فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اور اوسکو بہی بخشا مینے وہ قوم ہے کہ نہین بدبخت
[illegible] ساتہی اور ہمنشین اونکے ف بخاری کی روایت مین جواب کیف لو راوا جنتی وغیرہ کا مذکور ہے لو انہم رووا الخ
[illegible] مسلم کی روایت مین یہہ جملہ فقط سوال ہی کے لیے ہے اور اس مین تعجب اور تعجب دلانیکے لیے ع

وعن حنظلة بن الربيع الاسيدي قال لقيني ابو بكر فقال كيف انت يا حنظلة قلت نكون عند رسول الله صلى الله عليه وسلم يذكرنا بالنار والجنة كانا رأي رسول الله صلى الله عليه وسلم عافسنا الازواج والاولاد والضيعات نسينا كثيرا قال ابو بكر فوالله انا لنلقى مثل هذا فانطلقت انا وابو بكر حتى دخلنا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت نافق حنظلة يا رسول الله صلى الله عليه وسلم وما ذاك فقلت يا رسول الله نكون عندك تذكرنا بالنار والجنة حتى كأنا رأي عين فاذا خرجنا من عندك عافسنا الازواج والاولاد والضيعات نسينا كثيرا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده لو تدومون على ما تكونون عندي وفي الذكر لصافحتكم الملائكة على فرشكم وفي طرقكم ولكن يا حنظلة ساعة وساعة ثلث مرات رواه مسلم اور روايت ہے حنظلہ بن ربیع اسیدی سے کہ کہا ملاقات کی مجھ سے حضرت ابوبکر نے پھر کہا کیسا ہے تیرا ای حنظلہ یعنی کیسی ہے استقامت تیری اوسچیز پر کہ سنی تو نے حضرت سے آیا موجود ہے یا نہیں کہا میں منافق ہو گیا حنظلہ یعنی منافق باعتبار اس کے ہے نہ ایمان کے کہا حضرت ابوبکر نے سبحان اللہ کیا کہتا ہے تو یعنی از راہ تعجب کے کہا کہ کیا کہتا ہے بیان کر معنی اوسچیز کے کہ کہتا ہے تو کہا میں نے یعنی عجب نہیں اس میں اس لیے کہ ہوتے ہیں ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نصیحت کرتے ہیں ہمکو ساتھ دوزخ کے یعنی عذاب اوسکے کبھی اور ساتھ جنت کے یعنی نعمتوں اوسکی کے کبھی گویا کہ ہم دیکھتے ہیں جنت و دوزخ کو آنکھوں سے پس جسوقت کہ نکل کر جاتے ہیں ہم صحبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے مشغول ہوتے ہیں بی بیوں اور اولاد میں اور زمینوں اور باغوں میں بھول جاتے ہیں ہم بہت یعنی غفلت ایسی ہوتی ہے کہ جو کچھ حضرت کی صحبت میں سنتے ہیں اوس میں سے بہت کچھ بھول جاتے ہیں وہ حالت نہیں رہتی کہ جو حضرت کی صحبت میں ہوتی ہے کہا ابوبکر نے یعنی جبکہ بیان کیا تو نے یہ پس قسم ہے اللہ کی تحقیق ہم بھی ایسے ہی پہونچتے ہیں مانند اس حالت کو یعنی ہمارا بھی یہی حال ہے کہ حاضر و غائب میں تفاوت ہے پس چلا میں اور ابوبکر یہاں تک کہ آئے ہم حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا میں نے کہ منافق ہو گیا حنظلہ یا رسول اللہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا سبب ہے اس قول کا کہا میں نے یا رسول اللہ ہوتے ہیں ہم آپ کے پاس نصیحت کرتے ہیں آپ ہمکو ساتھ دوزخ کے اور بہشت کے گویا کہ ہم دیکھتے ہیں آنکھوں سے پس جسوقت کہ نکل کر جاتے ہیں ہم آپ کے پاس سے مشغول ہوتے ہیں ہم بی بیوں اور اولاد اور زمینوں اور باغوں میں بھول جاتے ہیں ہم بہت سی نصیحت کی باتیں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ میں ہے اگر ہمیشہ رہو تم اوس حالت پر کہ ہوتے ہو نزدیک میرے اور حالت ذکر میں یعنی صاف دل اور ثابت الی اللہ سے تو البتہ مصافحہ کریں تم سے فرشتے اوپر بچھونوں تمہاری کے اور بیچ راہوں تمہاری کے ولیکن اے حنظلہ ایک ساعت اور ایک ساعت کہا یہ تین بار نقل کی یہ مسلم نے **ف** مصافحہ کریں تم سے فرشتے یعنی علانیہ والا مصافحہ کرتے ہیں فرشتے اہل ذکر سے خفیہ اور اوپر بچھونوں الخ یعنی لحاف وغیرہ میں اور شغل میں میرے ہمیشہ ہے اور ایک ساعت یعنی ایک ساعت میں ہوتا ہے حضور تا ادا کرو حقوق پروردگار کی اور ایک ساعت میں غفلت تا ادا کرو حقوق نفس کے پس ایسی حالت ہونے میں منافق نہیں ہے تو اے حنظلہ اور کہا یہ یعنی ولیکن یا حنظلہ الخ **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابی الدرداء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا انبئكم بخير اعمالكم وازكاها عند مليككم وارفعها في درجاتكم وخير لكم من انفاق الذهب والورق وخير لكم من ان تلقوا عدوكم فتضربوا اعناقهم ويضربوا اعناقكم قالوا بلى قال ذكر الله رواه مالك واحمد والترمذي وابن ماجة

Marfat.com

[illegible] ظاہر یہہ ہی کہ اونکو سبھی ہمان مذکر ہی کہ دل اور زبان دونون سی ہو اور ہی ہے
[illegible] اضافہ ذکر خدا کا ہی ح **وعن** عبد اللہ بن بسر قال جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ
[illegible] قال عمرہ وقال رجل عمرہ وحسن عملہ قال یا رسول اللہ ای الاعمال افضل قال ان
تفارقک الدنیا ورطبا لسانک بذکر اللہ رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی عبد اللہ بن بسر سے کہ کہا آیا ایک گنوار پاس
[illegible] کونسا آدمی بہتر ہے فرمایا خوشحالی ہے اوسکے لیے یعنی بہتر ہی وہ کہ دراز ہو عمر اوسکی اور نیک ہو عمل اوسکا
[illegible] فرمایا یہہ کہ جدا ہو تو دنیا سی اور زبان تیری تر ہو ذکر اللہ سی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نی **ف** تر ہو ذکر اللہ سی تری زبان
[illegible] زبان سی جیسیکہ خشکی زبان کی کنایہ ہی رکنی اوس کی سی یا کنایہ ہی مداومت سی ذکر پر مرتی دم تک ذکر سی ہنوز زبان خشک
[illegible] ہو مراد ذکر شامل ہی جلی اور خفی کو اور زبان محتمل ہی قلبی اور قالبی کو یعنی دل کی زبان سی ذکر کرے یا اسی زبان سے
[illegible] سی ہو تا بہت ہی خوب ہی ع ح **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مررتم برياض
[illegible] سی ہو قالوا وما رياض الجنة قال حلق الذكر رواه الترمذی اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب قیت کہ گذرو تم سی باغون
[illegible] سی ہو عرض کی کہ عرض کیا صحابہ نے کیا ہین باغ بہشت کو فرمایا حلقی ذکر کی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی جب گذرو ایک جماعت
[illegible] ہون اللہ تعالی کو پس تم بھی اونکی ساتھہ یاد کرو اللہ تعالی کو ذکر کو حلقون کو باغ جنت اس لیے کہا کہ اونکی سبب سی بہشت کی باغون
[illegible] ہی آدمی اور کہا نووی نی جیسی مستحب ہی ذکر کی اویسی مستحب ہی بیٹھنا بیچ حلقہ ذکر کے اور ذکر کبھی دل سی ہوتا ہی اور کبھی زبان سی
[illegible] ہی کہ دونون سی ہو اور اگر ایک ہی سی ہو تو دل سی افضل ہی بیان اسکا مفصل اوپر گذر چکا اور اگر فقط زبان سی ہو تو بھی خالی ثواب سی
[illegible] ہی کہ ایک مرید نی اپنی شیخ سی سے کہا کہ مین یاد کرتا ہون اللہ کو اور دل میرا غافل ہوتا ہی اونہون نی کہا کہ یاد کر اللہ کو اور شکر کر کہ اوسنے
[illegible] ایک عضو کو اپنی یاد مین ع ح **وعن** ابی هريرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قعد مقعدا
[illegible] کانت علیہ من اللہ ترۃ ومن اضطجع مضجعا لا یذکر اللہ فیہ کانت علیہ من اللہ ترۃ رواہ
[illegible] روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بیٹھی ایک مجلس مین نہ یاد کرے اللہ کو اوس مین
[illegible] اللہ کی طرف سی یعنی بسبب حکم اللہ تعالی کے اور قضا و قدر اوسکی کے افسوس اور ٹوٹا اور جو شخص کہ لیٹی خوابگاہ مین
[illegible] کو اوس مین ہوگا اوسپر اللہ کی طرف سی افسوس و ٹوٹا نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنی ہر حال مین اوٹھتی بیٹھتی اور سوتے
[illegible] ذکر خدا مین مشغول رہنا چاہیی اور جو وقت خالی ذکر سی ہوگا موجب حسرت اور ندامت کا ہوگا قیامت مین
[illegible] ایک عضو کو اپنی یاد مین ع ح **وعن** ابی هريرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قعد مقعدا
[illegible] کانت علیہ من اللہ ترۃ ومن اضطجع مضجعا لا یذکر اللہ فیہ کانت علیہ من اللہ ترۃ رواہ
[illegible] روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بیٹھی ایک مجلس مین نہ یاد کرے اللہ کو اوس مین
[illegible] اللہ کی طرف سی یعنی بسبب حکم اللہ تعالی کے اور قضا و قدر اوسکی کے افسوس اور ٹوٹا اور جو شخص کہ لیٹی خوابگاہ مین
[illegible] کو اوس مین ہوگا اوسپر اللہ کی طرف سی افسوس و ٹوٹا نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یعنی ہر حال مین اوٹھتی بیٹھتی اور سوتے
[illegible] ذکر خدا مین مشغول رہنا چاہیی اور جو وقت خالی ذکر سی ہوگا موجب حسرت اور ندامت کا ہوگا قیامت مین
[illegible] ہی کہ ایک مرید نی اپنی شیخ سی سے کہا کہ مین یاد کرتا ہون اللہ کو اور دل میرا غافل ہوتا ہی اونہون نی کہا کہ یاد کر اللہ کو اور شکر کر کہ اوسنے

وابوداؤد اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرما
اوس مین مگر کھڑے ہوتے مانند مردار گدہے کے ہی اور ہوگی اوپر مجلس انکی حسرت قیامت کے دن
گدہے کی ہے اور جو لوگ ہان سے اوٹھے گویا وہ مردار کہا کر اوٹھے + فخر **وعنہ** قال قال رسول
قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيهِ وَلَمْ يُصَلُّوا عَلَى نَبِيِّهِمْ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً فَإِنْ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین
اوس مین اور نہ درود بھیجا اپنے نبی پر مگر ہوگی وہ مجلس اونپر افسوس پھر اگر چاہے عذاب کرے اونکو اور اگر
ترمذی **ف** اگر چاہے عذاب کرے یعنی بسبب اونکے اگلے پچھلے گناہون کے اور اگر چاہے بخشے یعنی ازراہ فضل
اشارہ ہی کہ جب اہل مجلس یاد کرتے ہین اللہ تعالیٰ کو تو نہین عذاب کرتا اونکو بلکہ بخشتا ہی اونکو بیقیناً **وعن**
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ كَلَامِ ابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهُ إِلَّا أَمْرٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ أَوْ ذِكْرُ اللّٰهِ
وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ام حبیبہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
آدم کا وبال ہی اوسپر نہین نفع اوسکو مگر امر کرنا ساتھہ نیکی کے یا منع کرنا برائی سے یا یاد کرنا اللہ کا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ
کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہی **ف** ظاہر حدیث سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ کلام مین کوئی قسم مباح نہین لیکن یہہ محمول ہی مبالغہ
پر بیچ منع کرنیکے ایسی کلام سے کہ نہین درست اور اس مین شک نہین کہ کلام مباح مین نفع بیچ عقبیٰ کے نہین یا یون کہنا چاہیے کہ تقدیر
کلام کی یون ہی کہ ہر کلام ابن آدم کا حسرت ہی اوسپر نہین نفع اوسکے لیے اوس مین مگر ان چیزون مین کہ مذکور ہوئین مانند امر کے
پس حق ہوگی یہہ ساتھہ باقی احادیث مذکورہ کے اور اس سے اوٹھہ جاتا ہی اضطراب شراح کا امر مباح مین **وعن** ابن عمر قال
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ فَإِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ وَإِنَّ
أَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت
کلام بغیر ذکر خدا کے اس لیے کہ بہت کلام کرنا بدون ذکر خدا کے سبب ہے سختی دل کا اور بہت دور آدمیون کا اللہ سے سخت دل ہی **ف**
ف سبب ہے سختی دل کا یعنی بہت کلام کرنیوالا حق بات سنتا نہین اور خواہش رکھتا ہی مخالفت خلق کی اور کم رکھتا ہی خوف
اور بہت رکھتا ہی غفلت آخرت سے **وعن** ثوبان قال لما نزلت والذين يكنزون الذهب والفضة كنا مع
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ نَزَلَتْ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لَوْ عَلِمْنَا أَيُّ الْمَالِ خَيْرٌ فَنَتَّخِذَهُ
لِسَانٌ ذَاكِرٌ وَقَلْبٌ شَاكِرٌ وَزَوْجَةٌ مُؤْمِنَةٌ تُعِينُهُ عَلَى إِيمَانِهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ثوبان سے
ہوئی یہہ آیت اور وہ لوگ کہ جمع کرتے ہین سونا اور چاندی تھی ہم ساتھہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعضے سفرون اونکے مین پس کہا
اصحاب اونکی نے کہ نازل ہوئی یہہ آیت بیچ مقدمہ سونے اور چاندی کے یعنی اور پہچانا ہمنے حکم اوسکا اور مذمت اونکی کہ
مال بہتر ہی یعنی سوائے سونے اور چاندی کے تو ذخیرہ کرین ہم اوسکو فرمایا بہترین مال زبان ہی یاد کرنیوالے اللہ کو اور دل
مسلمان کہ مدد کرے اوسکی اوپر ایمان اوسکی کے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ **ف** ظاہر ہین اگر
اونکی یہہ تھی کہ ایسی چیز فرمائی کہ نفع دے وقت درپیش آنے حاجتون کے

فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا أَجْلَسَكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا

اللّٰهَ مَا أَجْلَسَنَا غَيْرُهُ قَالَ آمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَمَا كَانَ

لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ عِنْدَهُ حَدِيثًا مِنِّي وَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَتَى عَلَى حَلْقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا أَجْلَسَكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ وَنَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ وَمَنَّ بِهِ عَلَيْنَا قَالَ اللّٰهِ

قَالَ آمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَلٰكِنَّهُ أَتَانِي جِبْرَئِيلُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ

اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا نکلے معاویہ ایک حلقہ پر کہ تھا مسجد مین پھر کہا کس چیز نے بٹھلایا تمکو

کہا بیٹھے ہم اللہ کی یاد کرنیکو کہا قسم ہے خدا کی کہ نہین بٹھلایا تمکو مگر اسی نے کہا اونہون نے قسم خدا کی کہ نہین بٹھلایا ہمکو

معاویہ نے خبردار ہو تحقیق مینے نہین قسم دی تمکو واسطے تہمت رکھنے کی تمپر یعنی تمکو جھوٹا جانکر قسم نہین دی ہے بلکہ بقصد اتباع

صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ اونہون نے بھی اسیطرح کیا تھا چنانچہ اس حدیث مین مذکور ہے اور نہین تھا کوئی بیچ مرتبہ میری کہ بہ نسبت پیغمبر خدا

صلی اللہ علیہ وسلم کے کمتر نقل کرنے مین حدیث کو مجھسے یعنی مین بہت کم حدیث روایت کرتا تھا احتیاط کرکے لیے کہ مبادا کمی زیادتی ہو جاوے

حضرت سے باوجود اسکے کہ بہت آگاہ کرتا تھا اپنے تئین بہولنے پر کہ جو بہت روایت کرتا ہے احتمال نسیان کا ہوتا ہے مین ایسا نہ تھا اور تحقیق رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نکلا اوپر ایک حلقہ کے اپنے صحابیون مین سے پھر کہا کس چیز نے بٹھایا تمکو اس جگہ عرض کیا بیٹھے ہم اللہ کی یاد کرنیکو اور تعریف کرنے اوسکی

اوپر اسکے جو ہدایت کیا ہمکو واسطے اسلام کے اور منت رکھی ساتھہ اوسکے ہمپر فرمایا حضرت نے قسم ہے خدا کی نہین بٹھایا تمکو مگر اسی نے کہا

قسم ہے خدا کی نہین بٹھایا ہمکو مگر اسی نے فرمایا خبردار ہو تحقیق مینے نہین قسم دی تمکو واسطے تہمت رکھنے کی تمپر یعنی پھر نہین

آیا میرے پاس جبرئیل پھر خبر دی مجھکو کہ تحقیق اللہ عزوجل فخر کرتا ہے ساتھہ تمہارے فرشتون سے نقل کی یہہ مسلم نے ف

صلی اللہ علیہ وسلم نے بقسم پوچھا واسطے زیادتی تاکید و تقریر کے نہ متہم بکذب جانکر اور فخر کرتا ہے یعنی فرماتا ہے فرشتون کو کہ دیکھو

کہ کسطرح مسلط کیا مینے اپنے نفسون اور خواہشون اور شیاطین کو اور باوجود اسکے مشغول ہوے عبادت مین پس لائق ہے اسکے

کہ ہون مین زیادہ تم سے اس لیے کہ تم نہین پاتے ہو عبادت مین مشقت اور عنا ہماری ایسی ہے جیسے اونکو دم بدم

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَأَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ أَتَشَبَّثُ

بِهِ قَالَ لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے عبداللہ

کہا یا رسول اللہ تحقیق احکام اسلام کے یعنی نوافل بہت غالب ہوے ہین مجھپر یعنی بہت ہین کہ عاجز ہون بسبب کرنے سب کے بسبب

ہمکو ساتھہ ایسی چیزون کے کہ بہروسا کرون مین ساتھہ اوسکے یعنی ایسا عمل فرمائیے کہ باعث ثواب کثیر کا ہو اور جامع اور آسان

ہر مکان و زمان و حال پر ہو اوسکو ورد اپنا کرون بعد ادای فرائض کے اور مستغنی ہون بسبب اوسکے سب نوافل سے فرمایا یہہ

یعنی ہمیشہ تر رکھے زبان تیری یاد خدا کو نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن غریب ہے ف زبان سے مراد

دل کی ہے وعن عن ابی سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل ای العباد افضل وارفع

الذاکرون اللہ کثیرا والذاکرات قیل یا رسول اللہ ومن الغازی فی سبیل اللہ

قال لو ضربت بسيفه [illegible]

والترمذی وقال هذا حدیث غریب اور روایت ہو [illegible] سے کہ رسول

یعنی [illegible] ثواب پاتا ہو اور بلند تر ہو درجہ مین نزدیک خدا کے دن قیامت کے فرمایا یا [illegible]

بہت کہا گیا یا رسول اللہ اور جہاد کرنیوالے سے یہہ افضل اور بلند تر درجہ مین ہو فرمایا [illegible]

یعنی تلوار اور رنگین ہوجاوی خون سے یعنی وہ یا تلوار اوسکی یہہ کنایہ ہو شہید ہوجانے سے پس حق [illegible]

نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہو ف یعنی اگر جہاد اس کو ہو تو پہر بھی [illegible]

زخمی لڑائی مین ح وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الشيطن جاثم [illegible]

ذكر الله خنس واذا غفل وسوس رواه البخاری تعليقا اور روایت ہو ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی [illegible]

و شیطان لگا ہوا ہو اوپر دل ابن آدم کے پس جسوقت کہ یاد کرتا ہو اللہ تعالی کو یعنی دل سے پیچھے ہٹ جاتا ہو اور جسوقت غافل ہوتا ہو

وسوسہ ڈالتا ہو نقل کی یہہ بخاری نے بطریق تعلیق کے یعنی بغیر سند کے وعن مالك قال بلغني ان رسول الله صلى الله [illegible]

يقول ذاكر الله في الغافلين كالمقاتل خلف الفارين وذاكر الله في الغافلين كغصن اخضر في شجر يابس وفي رواية مثل

الشجرة الخضراء في وسط الشجر وذاكر الله في الغافلين مثل مصباح في بيت مظلم وذاكر الله في الغافلين يرى الله

مقعده من الجنة وهو حي وذاكر الله في الغافلين يغفر له بعدد كل فصيح واعجم والفصيح بنو آدم والاعجم البهائم

رواہ رزین اور روایت ہو مالک سے کہ کہا پہنچا مجکو یہہ کہ تمہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ذاکر کرنیوالا اللہ کا غافلون مین اللہ کو

نہ پیچھے بھاگنے والون کے یعنی ایک جماعت تو بھاگ گئی لڑائی سے اور بعد اونکے ایک شخص لڑتا رہا کافرون سے یہہ بڑی فضیلت رکھتا ہو

کرنیوالا خدا کا بیچ غافلون کے مانند سبز کے بیچ درخت خشک کے اور ایک روایت مین مانند درخت سبز کے درختون کے اور ذاکر کرنیوالا اللہ کا غافلون مین مانند چراغ کے بیچ گہر اندہیری کے اور ذکر کرنیوالا خدا کا غافلون مین دکھلاتا ہو اوسکو اللہ

جنت مین حالت زندگی مین یعنی ساتھہ مکاشفہ کے دکھاتا ہو یا خواب مین یا یقین ایسا بخشتا ہو کہ گویا دیکھتا ہو اوسکو اللہ

مین بخشے جاتے ہین باسطوا اوسکے گناہ بقدر گنتی ہر فصیح اور اعجم کے اور مراد فصیح سے بنو آدم کے اور اعجم سے مراد بہائم اور نقل کی یہہ

وعن معاذ بن جبل قال ما عمل العبد عملا انجى له من عذاب الله من ذكر الله رواه مالك قال [illegible]

روایت ہو معاذ بن جبل سے کہ کہا نہین عمل کیا بندے نے کوئی عمل کہ بہت نجات دینے والا اوسکو عذاب خدا سے ذکر خدا کے سے نقل کی یہہ مالک

ماجہ نرف یعنی ہوکر کی برابر کوئی عمل اللہ کے عذاب سے قیامت کو چھٹکارا نہین کروانیکا یعنی سب پہ افضل ہے وعن ابی

رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى يقول انا مع عبدي اذا ذكرني وتحركت بي شفتاه رواه

ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہو مین ساتھہ بندے اپنی کے جسوقت یعنی جب

اور رحمت و رعایت کرتا ہون جسوقت یاد کرتا ہو مجکو اور ہلاتا ہو ساتھہ ذکر میری کے دونو ہونٹ اپنے یعنی زبان ہلاتا ہو اگر

وعن عبد الله بن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يقول

شيء انجى من عذاب الله من ذكر الله

Marfat.com

کے ہیں کہ جہاد اب ہی کرنا کفار کے ساتھ ہی اور صفائی دونوں کی
اب ہی کرنا اللہ کے لیے فرض کیا صحابہ نے اور نہ جہاد بیچ راہ خدا کے فرمایا نہ یہ کہ مارے
کا جہاد نقل کی یہ بیہقی نے دعوات کبیر مین **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اگر جہاد اس درجہ کو پہونچے تو بھی فرض ہی
باب اسماء اللہ تعالیٰ کتاب ہی بیچ بیان نامون اللہ تعالیٰ کے **ف** جانا چاہیے کہ نام اللہ تعالیٰ کے توقیفی ہین
ہین یعنی اوراذن شارع پر جو نام کہ شرع مین آیا ہی وہی کہنا چاہیے اپنی طرف سی از راہ عقل کے نہ رکھنا چاہیے اگرچہ دونون معنی
ثابت ہون اللہ تعالیٰ کو عالم کہے نہ عاقل اور جواد کہے نہ سخی اور شافی کہے نہ طبیب اور بندیکو چاہیے کہ صفات اللہ تعالیٰ کی اپنی مین حاصل کرے جسقدر
ہو چنانچہ بیان اسکا بیچ شرح اسماء مبارک کے لفظ نصیب بندہ کرا ور بعضے جاہی ساتھہ اور عبارت کی کیا ہی ہر شخص کو چاہیے کہ سعی کرے
کو حاصل کرنے مین اللھم وفقنا ویسر لنا حصولہا اور منقول ہی کہ ایک بزرگ کی پاس جب کوئی بارادہ بیعت کے آتا تو اوسکو حکم کرتے کہ وضو کر یا جب وضو کر کر
آتا تو اوسکو اسماء جناب باری تعالیٰ کی پکار کر ساتھہ عظمت و جلال کی پڑھتے جس اسم مبارک کی تاثیر اوس مین دیکھتے وہی تعلیم کرتے جاتے
جس کو کشود اسکو جلد ہوگا سو ہی ہوتا ہے مولانا **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰی تِسْعَةً وَتِسْعِیْنَ اِسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدَةً مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَفِیْ رِوَایَةٍ وَهُوَ وِتْرٌ
یُحِبُّ الْوِتْرَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بتحقیق واسطے اللہ تعالیٰ کے ننانوین نام ہین یعنی ایک
کم سو جو شخص یاد کرے اونکو داخل ہوگا بہشت مین یعنی اوّل ہی داخل ہوگا بغیر عذاب کی اور ایک روایت مین ہی کہ اللہ تعالیٰ طاق ہی دوست
رکھتا ہی طاق کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث مین حصر ننانوین پر نہین ہی نام اللہ تعالیٰ کے بہت ہین چنانچہ بعد ان
اسماء مبارک کی کچھہ اون مین سی مذکور ہونگے انشاء اللہ تعالیٰ بلکہ مقصود یہ ہی کہ یہ خاصیت جو مذکور ہوئی مخصوص ساتھہ ان نامون کے ہی
اور عالمون نے بیچ معنی احصاہا کی اختلاف کیا ہی کہا بخاری وغیرہ نے اور صحیح یہی ہے کہ معنی اوسکی یاد کیے ہین چنانچہ بعضی روایت مین لفظ
حفظہا کا آیا ہی اور بعضون نے کہا پڑہا اونکو یا ایمان لایا یا معانی جانی اونکی اور عمل معانی اونکی پر کیا اور دوست رکھتا ہی طاق کو یعنی
افعال اوذکار طاق کو مراد یہ ہی کہ دوست رکھتا ہی اون مین سی اونکو کہ ہون اوپر صفت اخلاص کے اور فقط اللہ ہی کے لیے ع فخر الفضل
الثانی فصل دوسری **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰی تِسْعَةً وَتِسْعِیْنَ اِسْمًا
مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بتحقیق واسطے اللہ تعالیٰ کے ننانوین نام ہین
جو اونکو یاد کرے داخل ہوگا بہشت مین هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یہہ جملہ مستانفہ یعنی علیحدہ ہی بیان ہی ایک کم سو نامون کا اور
اسکے کئی مراتب ہین ایک تو یہہ کہ اسکو منافق کہتا ہی کہ خالی ہوتا ہی تصدیق سی پس یہہ نفع دیتا ہی اوسکو دنیا ہی مین کہ محفوظ رہتی ہے
مال اور اہل اوسکی اور آخرت کی لیے کچھہ مفید نہین اور دوسرا یہہ کہ ملا وی اسکی ساتھہ عقیدہ دل کا ساتھہ محض تقلید کے اسکی صحت مین
اور یہ صحیح یہہ ہی کہ یہہ صحیح ہی اور تیسرا یہہ کہ ساتھہ اوسکی اعتقاد ہو کہ حاصل کیا گیا ہو نشانیون قدرت الٰہی سی اکثرون کی نزدیک
اور چوتھا یہہ کہ اوسکی ساتھہ اعتقاد جازم ہو از راہ دلیل قطعی کی اور یہہ مقبول ہی اتفاقا اور پانچوان یہہ کہ ہو کہنی والا اسطرح کا کہ
اوسکا دل کی آنکھون سی اور یہہ رتبہ عالی ہی اور اگر یہہ کلمہ فقط دل ہی سی کہی تو اگر کچھہ عذر رکھتا ہی گونگا پن وغیرہ کا تو نفع دیگا دنیا
اور آخرت مین اور اگر کچھہ عذر نہین تو آخرت مین کچھہ مفید نہین نقل کیا ہی نووی نے اسپر اجماع اہل سنت کا اور معنی لفظ اللہ کے یہ

مستحق عبادت اور نزدیک اکثر علماء کے یہہ نام سب ناموں مین بڑا ہی اور اللہ
کرین اسکو بطور خشیۃ و تعظیم کے اور خواص کو چاہیے کہ تامل کرین اسکے معنون مین اور جانین کہ اطلاق اسکا
کے اور خواص الخواص کو چاہیے کہ مستغرق کہین دل اپنا ساتھہ اللہ کے پس نہ التفات کرین طرف کسی کے سوای اسکے اور نہ
اوسی سے اس لیے کہ وہی حق اور ثابت ہی اور سوای اوسکے باطل جیسیکہ بخاری کی حدیث مین آیا ہی کہ فرمایا حضرت نے اصدق
کلام مین کلمہ لبید کا ہی الا کل شی ماخلا اللہ باطل **خاصیت** جو کوئی اس اسم کو ہزار بار پڑہے صاحب یقین ہو اور جو کوئی اسکو
سو بار پڑہے باطن اوسکا کشادہ ہو اور صاحب کشف ہو ۔ح اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بخشنے والا مہربان اور نصیب عارف کا ان دونو نامون
کہ متوجہ ہو وی اوسکی جناب پاک کیطرف اور توکل کرے اوسپر اور مشغول رکہے باطن اپنا اوسکے ذکر مین اور بی پروائی کرے غیر اوسکے سے
کری بندگان خدا پر پس مدد کری مظلوم کی اور پھیری ظالم کو ظلم سے ساتھہ طریق نیک کی اور خبردار کرے غافل کو اور دیکھے طرف گنہگار کے ساتھ
نظر رحمت کی نہ حقارت کی اور کوشش کرے بیچ دور کرنے خلاف شرع کے بقدر طاقت کی اچھی طرح اور سعی کرے حاجت روائی محتاجون مین
بقدر وسعت و طاقت کی **خاصیت** الرحمن الرحیم جو کوئی بعد ہر نماز کے کہے الرحمن الرحیم حق تعالیٰ غفلت اور نسیان اور قساوت اوسکی
دل سے اوٹھاوی اور جو کوئی سو بار الرحیم کہی تمام خلق اوسپر مہربان و مشفق ہون ۔ح اَلْمَلِكِ بادشاہ حقیقی کہ ملک و جہان کا اوسکی قبضہ قدرت
مین ہی اور وہ بی نیاز ہی سب سے اور سب اوسکی محتاج پس جب بندی نے یہہ جانا تو بندہ درگاہ اوسکی کا اور گدا گلی اوسکی کا ہووی اور طلب عزت
کی آستان خدمت اوسکی سے کرے اور واجب ہی کہ تعلق کرے بیچ جناب قدرت اور تصرف اوسکی کے اور بی نیاز ہووی سب سے بالکل اور ظاہر
نکرے احتیاج اپنی اون سے اور ڈر اور امید نرکہی اون سے اور تصرف کرے ملک دل اور نفس اور قالب اپنے مین اور مالک ہووی اعضا
اور قوی اپنے کا اور مسخر کرے اونکو طاعت حق اور حکم شرع پر تا بادشاہ عالم وجود اپنے کا ہووی **خاصیت** الملک جو کوئی اس اسم کو ساتھہ اسم القدوس
کی ملازمت کرے اگر صاحب ملک ہو حق تعالیٰ اوسکی ملک کو قائم و دائم رکہی والا نفس اوسکا مطیع فرمان دار اوسکا ہوگا اور اگر دارای عزت و حرمت کا ہووی مجرب ہی ۔ح
اور حضرت شاہ عبدالرحمن نے خاصیت اسکی یہہ کہی ہے کہ جو کوئی ہر روز اسم الملک کو نوی بار کہی روشن اور تونگر ہو اور بادشاہ مسخر اوسکے ہون
اور واسطے جاہ اور زیادتی عزت و حرمت کے مجرب ہی اَلْقُدُّوْسُ نہایت پاک کہا تشیری نے کہ جسنے جانا کہ اللہ تعالیٰ نہایت پاک ہی تو آئندہ
کرے اوسکو کہ پاک کرے اوسکو اللہ تعالیٰ عیبون اور آفتون سے اور پاک کرے نجاست گناہون سے ہر حال مین ۔ القدوس جو کوئی ہر روز
نزدیک نے وال کے پڑہی دل اوسکا صاف ہو اور جو کوئی بعد نماز جمعہ کے اسکو ساتھہ اسم السبوح کے روٹی کی ٹکڑی پر لکہکر کہاوی فرشتہ صفت ہو اور
واسطے پناہ حاصل ہو لیکی دشمنون سے وقت بہاگنے کے جسقدر پڑہ سکے پڑہی اور اگر مسافر راہ مین مداومت کرے کبہی ماندہ اور عاجز نہو اور اگر
تمین انیس بار شیرینی پر پڑہکر دشمن کو دی مہربان ہو ۔ح اَلسَّلَامُ سلامت دی عیب اور نصیب بندیکا اس سے یہہ کہ بی عیب ہو وی اخلاق
سے اور بری کامون سے اور کہا تشیری نے نصیبہ اس سے یہہ کہ رجوع کرے اپنی مولیٰ کیطرف ساتھہ قلب سلیم کے اور بچون نرکہا یہہ ہے
کہ سلامت رہین مسلمان زبان اوسکی سے اور ہاتھہ اوسکی سے بلکہ بہت شفقت کری اوپر پس جب اپنی سی بڑی عمر والی کو دیکہی تو کہی یہہ بہتری مجہسے اس لیے
کہ نسبت میری طاعت بہت کی ہی اور مجہسے سبقت کرتا ہی ایمان و معرفت مین اور اگر چہوٹی کو دیکہی تو اوسکو بہی کہی کہ یہہ بہتر ہی مجہسے اس لیے کہ نسبت میری
گناہ کم کیے ہین اور اگر کچہہ بہائی مسلمان سے قصور ہو جاوی اور وہ عذر کرے تو قبول کرے اور معاف کری قصور ۔ السلام ہی کہ
ایکسو گیا ... بیمار پڑہی حق تعالیٰ صحت و شفا دی اوسی اور اگر مداومت کرے اوسپر خوف سے نڈر ہو ۔ح اَلْمُؤْمِنُ امن دینے والا

Marfat.com

[illegible] حق تعالیٰ اوسکو شر شیطان سے نذر رکھے اور کوئی
[illegible] ہو اور جو کوئی اسکو بہت پڑھی خلق مطیع و منقاد اوسکی ہو ع المعلمین نکہان
[illegible] دل اوسکو بری عقیدون اور بری خلقون سے مانند حسد و کینہ وغیرہا کے اور درست کرے احوال اپنے اور
[illegible] سے اون چیزون مین کہ غافل کرین دلکو اللہ تعالیٰ کی طرف سے المسیمن جمع کوئی غسل کرے اور اس اسم کو ایک
[illegible] اور غضب کے مطلع ہو اور اگر اسپر مواظبت کرے تمام آفتون سے پناہ پاوے اور جملہ بہشتیون سے ہو ع العزیز غالب
[illegible] نصیب بندیکا یہہ ہو کہ غالب ہے وے نفس وہوا اور شیطان پر اور بے شل ہوے علم و عمل اور عرفان مین اور عزت دیوے اپنے نفس کو ساتھہ تک سوال
[illegible] اور ذلیل کرے اوسکو ساتھہ سوال کرانسے کہا ابو العباس نیسی نے قسم ہے اللہ کی نہین دیکھی مینے عزت مگر ہیچ بلند رکھنے ہمت کے
[illegible] سے اور بعضون نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کو عزیز اوسنے جانا کہ عزیز کیا امر و طاعت اوسکے کو اور جسنے سہل جانا اوسکے ادا مرکو اوس نے بجائی عزت اوسکی
[illegible] اللہ تعالیٰ نے و للہ العزۃ و لرسولہ و للمومنین و لکن المنفقین لا یعلمون + العزیز جو کوئی بعد نماز فجر کے اکتالیس بار اسکو پڑھے دنیا اور عقبی مین کیمیا
[illegible] نہ اور بعد خواری کے عزیز ہو اور اس اسم مین خاصیتین عجیب و غریب ہین المجبار درست کرنیوالا کامون بگڑی ہوون کا اور بعضون نے
[illegible] کہ معنی اسکے یہہ ہین لانیوالا بندونکا اوس چیز پر کہ ارادہ کرتا ہے نصیب بندیکا اس سے یہہ ہے کہ نقصانون نفس اپنی کو ساتھہ حاصل کرنے کمال و
[illegible] فضائل کے درست کرے اور نفس سرکش اپنے پر غالب ہو کر ساتھہ لازم کرنے تقوی اور ہمیشہ کرنے طاعت کے کامل ہووے اور کما قشیری فی لطائف المعنی
[illegible] مین آیا ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے بندے میرے ارادہ کرتا ہے تو اور ارادہ کرتا ہون مین اور نہین ہوتا مگر جو کچھہ ارادہ کرتا ہون مین پس اگر
[illegible] ہوا تو ساتھہ اوس چیز کے کہ ارادہ کرتا ہون مین کفایت کرونگا تجکو اوس چیز کو کہ ارادہ کرتا ہے تو اور اگر نہ راضی ہوا تو ساتھہ اوس چیز کے
[illegible] ارادہ کرتا ہون مین نہ کفایت کرونگا تجکو اوس چیز مین کہ ارادہ کرتا ہے تو پھر نہین ہوتا مگر جو کچھہ کہ ارادہ کرتا ہون مین انتہی الجبار جو کوئی بعد
[illegible] صلوات عشر کے اکیس بار یہہ اسم پڑھے ظالمون کے شر سے امن مین ہو اور جو کوئی مداومت کرے اسپر غیبت کرنی اور بدگوئی خلق کی سے
[illegible] مین ہو اور اہل دولت و سلطنت ہو اور اگر انگوٹھی پر نقش کر کر پہنے ہیبت اور شوکت اوسکی خلق کے دل مین قرار پکڑے ح المتکبر و
[illegible] بندے کا نصیب تجربہ اس سے یہہ ہے کہ جب جلوہ کرے تو بزرگی اللہ تعالیٰ کی تو تکبر کر یعنی پرہیز کر میل کرنے سے طرف شہوات کے اور آرام پکڑنے
[illegible] الفت کی چیزون کے اس لیے کہ ان چیزون کی طرف رغبت زنانہ جانورون کا ہے اگر رغبت [illegible] ویسا اوسکا ہوگا بلکہ تکبر کرے ہے چیز پر ہے کہ بازر کھے
[illegible] اور جو چیز جان ہے چیز کو سوای پہونچنے کی طرف جناب پاک اوسکی کی اور لازم کر طریقہ تواضع اور تذلل کا اور زائل کر اپنے سے تمام دعوی تکبر کے
[illegible] ہو اور اللہ کی محبت اوس مین بیٹھی پس نہ باقی رہے واسطے نفس کے اختیار اور نہ ساتھہ غیر اللہ کے قرار ع المتکبر اگر اسکو پڑھے بستر
[illegible] کے پہلے دخول سے دس بار پڑھے حق تعالیٰ اوسکو فرزند خلف اور پرہیزگار عطا فرماوے اور اگر ابتدای ہر کارمین پڑھے ح الخالق اندازہ کرنیوالا خلق کا موافق مشیت اور حکمت کے + الخالق جو کوئی اس اسم پر ملازمت کرے حق تعالیٰ
[illegible] دے تا اوسکو لیے عبادت کرے روز قیامت تک اور دل اور مونہہ اوسکا روشن و نورانی کردے اور شاہ عبد الرحمن نے
[illegible] کہ اسم الخالق کو رات مین بہت پڑھے دل اور مونہہ اوسکا روشن ہو اور تمام کامون مین قوی ہو البارئ پیدا کرنے والا
[illegible] مین سو بار اسم الباری پڑھے حق تعالیٰ اوسکو قبر مین نہ چھوڑے اور ریاض قدس کیطرف لیجاوے اور جو طبیب اسم الباری
[illegible] کے موافق پڑھے المصور صورت بنانیوالا نصیب عارف کا ان تینون نامون سے یہہ ہے کہ نہ دیکھے کوئی چیز اور

Marfat.com

نہ تصور کری کوئی امر مگر کتامل کری پیچ قدرتون اور عجائب کاری گریونکی کہ
نزدیک اکیس بار المصور کو پڑہی اور پانی پر دم کرکے پیوی حقتعالیٰ فرزند نیک اور نرینہ عطا فرماوی اور
العالم بخشنے والا بندون کی گناہ ونکا اور ڈاہکنے والا عیبون اونکی کا نصیب تیرا اس سی یہہ ہی پہچانی
اور ڈانکی تو عیب پوشی گون کی اور بخشی قصورا ونکی اور لازم کرے استغفار کو خصوصًا وقت سحر کی + جو کوئی بعد نماز جمعہ
حق تعالیٰ اوسکو منجملہ بخشی گیون مین سی گردانتا ہی + ح القہار غالب سب اوسکی قدرت کی آگے عاجز و مغلوب ہین
غالب ہو وی بڑی دشمنون پر کہ نفس اور شیطان ہین جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہتا ہی حقتعالیٰ محبت دنیا کی اوسکی دل سی اوٹہاوی
اوسکا بخیر ہوتا ہی اور حقتعالیٰ شوق و محبت اوسکی دل مین پیدا کرتا ہی + ح اور واسطی ہر مہم کے اگر اسم القہار سو بار پڑہی مہم اوسکی آسان
اور اگر اسپر مداومت کرے محبت دنیا کی اوسکی دل سے جاتی رہی اور اگر درمیان سنت و فرض کو سو بار پڑہی بہ نیت مقہوری دشمن مقہور
مقہور ہو + ح الوہاب بہت دینی والا بغیر عوض کے نصیب بندیکا یہہ ہی کہ خرچ کری جان و مال اپنی اللہ تعالیٰ کی راہ مین بلا غرض و بلا عوض +
جو کوئی فقر و فاقہ سے رنج مین ہو اس اسم پر مداومت کرے حق تعالیٰ اوسکو ایسی نجات دیتا ہی کہ حیران رہجاتا ہی اور جو کوئی لکنکر اوسکو اپنے
پاس رکہتا ہی ایسا ہی پاتا ہی اور اگر بعد نماز چاشت کی آیت سجدہ کی پڑہی اور سر سجدہ مین رکہی اور سات بار پڑہی خلقت سی بیپروا ہو جاتا ہے
اور اگر کوئی حاجت رکہتا ہو آدہی رات کو درمیان صحن گہر کے یا مسجد کی تین بار سجدہ کری اور ہاتہہ اوٹہاکر سو بار پڑہی حاجت اوسکی روا ہوتی
ہو + ح واسطی فراخی رزق کی وقت چاشت کی چار رکعت پڑہی اور بعد از فراغت کی سجدہ مین جاوی اور سجدہ مین ایکسو چار مرتبہ یا وہاب پڑہی
اور اگر فرصت نہو پچاس بار پڑہی + مولانا عبد العزیز رح الرزاق رزق پیدا کرنیوالا اور پہونچانیوالا رزق مخلوقات کو رزق اوسکو کہتے ہین
کہ جس سے فائدہ اوٹہایا جاوی پہر وہ دو قسم پر ہی ظاہری اور باطنی ظاہری وہ ہی کہ جس سے بدن کو فائدہ ہو مانند کہانی پینی کے چیزون کے اور
اسباب کے یعنی کپڑا وغیرہ اور باطنی وہ کہ جس سے نفس اور دل کو فائدہ ہو مانند علوم و معارف کی اور نصیب عارف کا اس سے یہہ ہی کہ یقین کری اسکا کہ
نہین کوئی لائق رزق دینی کے سوای اللہ تعالیٰ کی پس نہ توقع رکہی اوسکی مگر اللہ ہی سے پس سونپی امور اپنی طرف اوسکی اور ہاتہہ اور زبان سی رزق جسمانی
اور روحانی لوگون کو پہونچاوی یعنی مال خرچ کری اور تعلیم و ہدایت کرے اور دعای خیر کرے وغیر ذلک کہا گیا بعضی عارفین سے کہ کہان سے
کہاتا ہی تو پس کہا جیسکہ پہچانا مینے خالق اپنی کو نہین شک کیا مینے اپنی زن مین اور کہا گیا ایک عارف سی کہ کیا ہی موت پس کہا ذکر حی الذی لا یموت کا
جو کوئی بعد طلوع صبح صادق کی پہلے نماز فجر کے گہر کی ہر چارون کونون مین دس دس بار پڑہی اوس گہر مین رنج اور مفلسی نہو وی لیکن واہنی سی شروع
کری اور بعد قبلہ کی طرف سی نہ پہیری ح الفتاح حکم کرنیوالا اور بعضون نی کہا کہولنی والا دروازون رزق و رحمت کا نصیب تیرا اس سی یہہ ہی
کہ سعی کری توفیصا کرنے مین درمیان لوگون کی اور یہہ کہ مدد کری تو مظلومون کی اور ارادہ کری تو لوگون کی حاجت روائی کا امور دنیا اور آخرت
مین کہا تشریح ذکر کہ جسنی جانا کہ اللہ تعالیٰ کہولنیوالا دروازون رزق و رحمت کا ہی اور میسر کرنیوالا اسباب کا اور درست کرنیوالا امور کا تو وہ
نہین لگاویگا غیر اوسکی مین دل اپنا جو کوئی بعد نماز فجر کی دونو ہاتہہ سینہ پر رکہکر ستر بار اسکو پڑہی ننگ اوسکی دل سی جاتا رہی اور صفائی ارزانی ہو
العلیم جاننیوالا ظاہر و پوشیدہ کا کیا خوب کہا کسینی کہ جسنی جانا کہ اللہ تعالیٰ جاننیوالا ہی حال میرا تو صبر کرے اوسکی بلاؤن پر اور نگہ رکہے اوسکی
خطا پر اور بخشش چاہی اپنی خطاؤن سی اور بعضی کتابون مین ہی کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نی کہ اگر نہین جانتی تم کہ مین دیکہتا ہون [illegible]
مین اور اگر جانتی ہو تم کہ مین دیکہتا ہون تمکو تو کیون کیا تمنے مجکو حقیر تر دیکہنی والون کا [illegible]

Marfat.com

[illegible] اس اسم کو بہت پڑھی مستعالی معرفت اپنی ارزانی کریگا اور جو
[illegible] اگر چاہیگا کہ کار پوشیدہ سے آگاہی پاوے چاہیے کہ شب جمعہ کو بعد از نماز عشا
[illegible] کاسکی اوسپر آشکار ہو ح اَلْقَابِضُ تنگ کرنیوالا روزی کا یا دل بندون کا اور قبض کرنیوالا رحمت
[illegible] تک ہر روز اوپر چار نوالون کے لکھکر کھا لیا کرے عذاب قبر سے اور بھوک سے امن پاویگا اَلْبَاسِطُ فراخ
[illegible] بندون کا نصیب تیرا ان دونون ناموں سے یہہ ہے کہ نہ ناامید ہو اوس سے بلا مین اور نہ امن مین ہو عطا پر
[illegible] سے بہرہ کر اور فراخی کو فضل اوسکا اور پھر شکر اور کہا قشیری فرماتے ہین دو نوصفتین وارد ہوتی ہین عارفون کے دلون پر جس
[illegible] ہر خوف تنگ ہوتی ہین دل اور جب غالب ہوتی ہے امید فراخ ہوتی ہین منقول ہے حضرت جنید رح سے کہ کہا اونہون نے خوف دل تنگ
[illegible] اور امید کشادہ کرتی ہے دلکو اور حق جمع کرتا ہے مجکو یعنی حق تعالیٰ کی یاد سے خاطر جمعی ہو جاتی ہے اور خلق متفرق کرتی ہے مجکو یعنی اونکی
[illegible] پراگندہ خاطر اور متوحش ہوتا ہون انتہی اور لائق ہے بندے کو کہ پرہیز کرے بیقراری سے حالت تنگی مین اور چھوڑے خوشی اور بیادبی
[illegible] فراخی کو اور اس سے ڈرے ہین بڑے بڑے لوگ + جو کوئی وقت سحر کے ہاتھہ اوٹھاکر اسکو دس بار پڑہے اور ہاتھہ مونہہ پر پھیرے ہرگز اوسکو
[illegible] اسکی نہووے کہ کسی سے کچھ چاہے ح اَلْخَافِضُ پست کرنیوالا کافرون کا ساتھہ خوار کرنیکے یا دور کرنے کے اپنی درگاہ سے جو کوئی تمیز
[illegible] کرے اور چوتھے روز ایک مجلس مین اسکو ستر ہزار بار پڑہے دشمن پر فتح پاوے اَلرَّافِعُ بلند کرنیوالا یعنی مومنون کو ساتھہ مدد کرنیکے یا قریب کرنیکے
[illegible] سے نصیب تیرا ان دونو ناموں سے یہہ ہے کہ نہ اعتماد کر کسی حال پر احوال اپنے سے اور نہ بھروسا کر کسی چیز پر علوم و اعمال اپنے سے اوپر پست
[illegible] چیز کو کہ اللہ تعالیٰ نے اوسکو پست کرنیکا حکم کیا ہے مانند نفس و ہوا کے اور بلند کر اوس چیز کو کہ حکم کیا ہے تجکو اللہ نے اوسکی بلند کرنے کا
[illegible] اور روح کو دیکھا گیا ایک شخص اوڑتا ہوا مین پس کہا گیا اوسکو کہ کیونکر پہونچا تو اس مرتبہ کو کہا اوس نے کہ گردانی مینے ہوا یعنی خواہش
[illegible] قدم اپنے کو پس مسخر کی اللہ نے ہوا + جو کوئی اس اسم کو آدہی رات مین یا دوپہر کو سو بار پڑہے حق تعالیٰ اوسکو خلائق مین سے برگزیدہ کرے اور تونگر
[illegible] اَلْمُعِزُّ عزت دینے والا جو کوئی اسکو شب دوشنبہ مین یا شب جمعہ مین بعد از نماز شام کو ایکسو چالیس بار پڑہے اوسکے لیے خلق کی نظر مین
[illegible] ہیبت ظاہر ہو اور سوائے حق تعالیٰ کی کسی سے نہ ڈرے + اَلْمُذِلُّ ذلت دینے والا نصیب تیرا ان دونو ناموں سے یہہ ہے کہ عزیز کرے اونکو کہ جنکو
[illegible] تعالیٰ نے بسبب علم و معرفت کے اور خوار رکھے اونکو کہ جنکو خوار کیا اللہ تعالیٰ نے بسبب [illegible] جو کوئی کسی ظالم اور حاسد سے ڈرتا
[illegible] اسکو چاہیے بعد اوسکے سجدہ کرے اور کہے الٰہی فلانے ظالم کے شر سے امان دے حق تعالیٰ امان دیگا اَلسَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ سننے والا دیکھنے والا
[illegible] سے یہہ ہے کہ کہنے اور سننے اور دیکھنے خلاف شرع کی چیزون سے پرہیز کرے اور اللہ تعالیٰ کو افعال و اقوال اپنے پر حاضر و ناظر جان کہا امام
[illegible] جس نے چھپایا غیر اللہ سے اوس چیز کو کہ نہین چھپاتا اوسکو اللہ سے پس حقیر جانا اوس نے اللہ کی نظر کو پس جس نے کیا گناہ اور وہ
[illegible] تعالیٰ دیکھتا ہے اوسکو کیا بڑی جرات کی اوس نے کیا بڑی جرات کی اوس نے اور جسنے گمان کیا کہ اللہ نہین دیکھتا اوسکو کیا بڑا کفر کیا کیا
[illegible] اور اس لیے کہا گیا ہے کہ جب گناہ کرے تو مولیٰ اپنے کا پس کر ایسی جگہہ مین کہ نہ دیکھے وہ تجکو اسکو تعلیق بالمحال کہتے ہین یعنی ایسی جگہہ کہ
[illegible] دیکھے حاصل یہہ کہ نہ کر گناہ اَلسَّمِیْعُ جو کوئی اسکو بروز پنجشنبہ کے بعد از نماز چاشت کی پانسو بار پڑہے اور بموجب ایک قول کے ہر روز
[illegible] سننے کے کلام تک سے اور بعد اوسکے دعا کرے دعا اوسکی قبول ہوگی ح اَلْبَصِیْرُ جو کوئی اوسکو درمیان سنت و فرض فجر کے
[illegible] ایکبار پڑہے مخصوص ساتھہ نظر عنایت حق کی ہوگا ح اَلْحَکَمُ حکم کرنیوالا ایسا کہ کوئی اوسکا حکم پھیر نہین سکتا اور

Marfat.com

نصیب تیرا اس سے یہ ہو کہ تو نے جب پہچانا کہ وہ حاکم ہو تو مان اوسکی حکم کو اور [illegible]
کریگا تجھپر زبردستی اور اگر راضی ہو تو دل سے مہربانی کریگا تجھپر اور زندہ رہیگا خوش اور [illegible]
شب جمعہ مین اور بموجب ایک قول کے آدہی رات کو اتنا پڑھے کہ بیہوش ہو جاوے حق تعالیٰ اوسکے باطن کو معدن اسرار کریگا
نصیب تیرا اس سے یہ ہو کہ جب جانا تو نے کہ وہ عادل ہو تو نہ پاوے تو اپنے نفس مین گھبراہٹ اور تنگی اوسکے احکام سے بلکہ جان کہ [illegible]
میرے حق مین عین انصاف ہے پس آرام طلب کر ساتھہ توکل اور اعتماد کے اوسپر اور جو کچھہ کہ پہنچے تجکو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خرچ کر اوسکو اوس مین
ہی خرچ کر اور اوس مین از راہ شرع اور عقل کے اور ڈر تو اوسکے عدل سے اور امید رکھہ اوسکے فضل کے اور پرہیز کر اپنے سب امور مین افراط و تفریط
اور لازم کر اوسط درجے کے امور جو کوئی اس اسم کو شب جمعہ مین روٹی کے بیچ لقمہ پر لکھکر کھاوے حق تعالیٰ تمام خلق کو مسخر اوسکا کریگا یا
اللطیف باریک بین کہ دور و نزدیک اوسکے نزدیک یکسان ہین اور نرمی کرنیوالا بندون پر نصیب بندیکا اس سے یہ ہو کہ غور کرے امور دین
و دنیا مین اور نرمی سے لوگون کو راہ حق کی طرف بلاوے جسکو اسباب معیشت کا مہیا نہو اور فقر و فاقہ مین رہتا ہو یا غربت مین کوئی غمخوار
نہو یا بیمار ہو اور کوئی بیمار داری اوسکی نکرتا ہو اور کوئی درخواست اوس سے نکاح کی نہین کرتا ہے وضو اچھی طرح کرے اور دو رکعت
نماز کی پڑھکر اسم کو اس وقت سو بار پڑھے حق تعالیٰ مہم اوسکی کفایت کرے ح واسطے نصیب کہلنے بیٹیون کے اور صحت امراض کی اور کفایت
[illegible] اللہ کو سو بار دوست کرے اور عمل میران اخوانیہ ح کا یہ ہو کہ واسطے ہر مہم دینی اور دنیوی کے خالی جگہ مین ساتھہ شرائط
[illegible] سولہ ہزار اور تین سو اور اکتالیس بار پڑھے مراد کو پہونچیگا ع الخبیر خبردار دل کی باتون پر اور سب امور پر نصیب تیرا اس سے یہ ہے
کہ جب جانا تو نے کہ وہ میری بیدون پر مطلع ہے اور جانتا ہے میرے دل کی باتین تو تو بھی اوسیکو یاد رکھہ اور بھول غیر اوسکے کو آگے یاد اوسکی کو اور
ہو تو پیر گار گمراہی کی ہون سے اور لازم کر اپنے پر ترک کرنا ریا کا اور کرنا تقوی کا اور مشغول ہو باطن کی درستی مین غفلت نہ کر اس مین اور امور دین
و دنیا کے مین خبردار رہ جو کوئی نفس امارہ کے ہاتھہ گرفتار ہو اس اسم کو بہت پڑھے خلاصی پاویگا ح الحلیم بردبار کہ نہین جلدی کرتا مومنون کے
عذاب دینے مین بلکہ ڈھیل دیتا ہے اونکو تاکہ شاید توبہ کرین نصیب تیرا اس سے یہ ہو کہ تحمل کر ایذای بدبختون پر اور تامل کر زیردستون کی عذاب دینے
مین اور دور کر غصے کو اور کمال حلم کا یہ ہے کہ نیکی کرا اوس سے کہ برائی کرے تجسے جو کوئی اسکو کاغذ پر لکھکر دھووے اور پانی اوسکا کھیتی یا درخت پر
ڈالے آفتون سے امن مین رہیگا اور کمال کو پہونچیگا اور برکت اوس مین ہوگی ح ع العظیم بزرگ و برتر ذات و صفات مین حد اوہام سے
نصیب تیرا اس سے یہ ہو کہ عظمت الٰہی کے آگے ملک کونین کو حقیر جانے اور دنیا کے لیے سر نہ جھکاوے اور حقیر جانے نفس اپنے کو اور ذلیل کرے
اوسکو اللہ تعالیٰ کی خوشی کے لیے ساتھہ بجا لانے اوامر کے اور بچنے نواہی کے اور کوشش کرنیکے اون چیزون مین کہ دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اونکو
جو کوئی اس اسم پر مداومت کرے خلق کی نظر مین عزیز و مکرم ہوگا ح الغفور بہت بخشنے والا نصیب تیرا اس سے یہ ہو کہ لازم کر استغفار کو اوقات
رات اور دن مین خصوصًا وقت سحر کے اور بخشش اوسکو کہ ایذا دی تجکو جسکو کچھہ بیماری ہو مانند تپ اور درد سر وغیرہ کے یا غم و اندوہ اوسپر غلبہ کرے
اوسکو کاغذ پر لکھے اور روٹی پر اسکے نقش کو جذب کرے اور کھاوے حق تعالیٰ شفا اور خلاصی اوسکو بخشے اور اگر اسکو بہت پڑھے سیاہی اوسکے
دل سے دور ہو اور حدیث صحیح مین آیا ہے کہ جو کوئی سجدہ کرے اور سجدے مین یارب اغفرلی تین بار کہے حق تعالیٰ گناہ اگلے پچھلے اوسکے
جسکو دوسرا اور یا کوئی بیماری اور یا غم پیش آوے تین بار مقطعات یا غفور کے لکھکر کھاوے شفا پاویگا ع الشکور [illegible]
ثواب بہت کا تھوڑے عمل پر مقبول ہے کہ ایک شخص نے دیکھا گیا خواب مین پس کہا گیا اوسکو کہ کیا کیا اللہ تعالیٰ نے [illegible]

...ی پر سواری ہو گیا واپس کہا مینے کیا ہی یہہ کہا یہہ مٹھی مٹی کی کہ ڈالی تھی ...
...ہی یہہ کہ شکر کرے اللہ تعالیٰ کا اسطرح کہ سب نعمتون کو اوسکی طرف سے جانکر ہر عضو کو کہ جسپر اسطرح پیدا ...
...شکر ادا کرے لوگونکا اور احسان کرے اون پر حدیث شریف مین آیا ہی لا یشکر اللہ من لا یشکر الناس یعنی نہین شکر کرتا اللہ ...
...کہ لوگونکا جسکو تنگی معیشت کی ہو یا تاریکی دل کی یا آنکھہ کے پیدا ہوا کتالیسن بار اس اسم کو پانی پر پڑہی اور پیوے ...
...علی بلند مرتبہ نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ ذلیل کر اپنے نفس کو اوسکی طاعتون اور عبادتون ظاہر و باطن کی مین اور خرچ کر طاقت پر حاصل ہر ...
...علم و عمل مین یہانتک کہ پہونچے تو نہایت کمالات اور مراتب عالی کو حدیث شریف مین آیا ہی کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہی اعلی امور کو اور ناپسند رکھتا ہی ...
...ادنی امور کو اور اس لیے کہا ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے علو ہمت ایمان ہی ہی جو کوئی اس اسم پر مداومت کریگا اپنے پاس کبھی اگر خوار و بے قدر ہونگے ...
...ہونگے اگر فقیر ہو تو نگر ہوا اور اگر مسافرت مین مبتلا ہو پھر وطن مالوف کو پہونچے الکبیر بڑا ایسا بڑا کہ کوئی اوس سے زیادہ بڑا نہین اور نصیب تیرا ...
...اس سے یہہ ہی کہ یاد رکھے تو بڑائی اوسکی ہمیشہ یہانتک کہ بھول جاوے بڑائی غیر اوسکی کی اور کوشش کریگا نفس اپنی کو ساتھہ حاصل کرنے علم و عمل کے ...
...یہانتک کہ پہونچے کمال تیرا اور نکوا اور مبالغہ کر تواضع مین اور احتراز کر بے ادبی سے ساتھہ لازم کرنے خدمت مولی کی جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہے ...
...بزرگ اور عالی قدر ہو اور اگر حکام و والی اسپر مداومت کرین سب اس سے ڈرین اور مہمات خوب سرانجام پاوین الحفیظ نگاہ رکھنے والا ...
...آفتون اور ضائع ہونے سے نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ نگاہ رکھہ اعضا اپنی کو گناہون سے اور باطن کو ملاحظہ اغیار سے اور آفات کرام ...
...مین ساتھہ تدبیر اوسکی کے اور راضی ہوا اوسکی قضا و قدر پر قول ہی کسی بزرگ کا کہ جسکو محفوظ رکھا اللہ تعالیٰ نے اعضا محفوظ رکھا اللہ نے ...
...جسکا محفوظ رکھا اللہ تعالیٰ نے دل محفوظ رکھا بہید اوسکا اور منقول ہی کہ ایک صالح کی نظر پڑی ایک چیز ممنوع پر پس کہا الٰہی چاہتا تھا مین ...
...واسطے عبادت تیری کی پس جب ہوئی سبب مخالفت امر تیری کی تو لیا اسکو پس اندہا ہو گیا اور تہی وہ نماز پڑہتی رات کو پس محتاج ہوئی پانی کی ...
...لیے پانی نہ ہاتھہ لگا پس کہا الٰہی کہا تھا مینے واسطے تیری کہ لے لی بینائی میری پس رات مین محتاج ہون مین اوسکا واسطے عبادت تیری کے پیر ...
...پکڑی ہو گئی جو کوئی اسکو لکھکر دائین بازو پر باندہی خوف غرق اور حرق اور دیو پری اور نظر بد کے سے نڈر ہو الْمُقِيتُ پیدا کرنیوالا اور ...
...دینیوالا اوسکا اونکو نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ جب جانا تو نے وہ قوت پیدا کرنیوالا اور ...
...اوسکی کے جیسیکہ منقول ہی سہیل رح سے کہ وہ پوچھی گئے قوت سے پس کہا وہ ذکر ہی اللہ ...
...اللہ تعالیٰ نے وان من شیء الا عندنا خزائنہ وما ننزلہ الا بقدر معلوم یعنی نہین کوئی چیز مگر کہ نزدیک ہماری خزانے اوسکی ہین ...
...مقرر کے اور دی تو ہر متعلق اپنی کو وہ قوت کہ مستحق ہے اوسکا پس ہو وی طریقہ تیرا نفع پہونچانا اور ہدایت کرنا گمراہ کا اور کہلانا ...
...اوسکا تشہیری نے مختلف ہو تو ہین قوت پس بعضے بندے ایسے ہین کہ گردانتا ہی اللہ تعالیٰ قوت نفس اونکی کا توفیق عبادات کو اور قوت ...
...اعضا کا اشتغال کو اور قوت روح اونکی کا مداومت مشاہدات کو اور مشغول کرتا ہی اللہ ...
...گیری اور خدمت اوسکی کرتا ہی اور جب کہ رجوع کرتا ہی طرف متابعت خواہش کی سو پکڑتا ہی ...
...حمایت اپنی کا اگر کسیکو غریب دیکھے یا خود اسکو غریبی پیش آئی یا کوئی لڑکا بدخوئی کرے یا بہت رو دیوے یا مال کو ...
...پر پٹہ کرم کرے اور بعد اوسکی پانی اوس کوزہ مین ڈالو اور پیوے اور دوسرے کو پینے کو دیوے اور اگر ...
...گی اور ہر روز روزہ رکھہ سکے گا حسیب کفایت کرنیوالا ہر حال مین یا حساب لینیوالا بندون سے دن قیامت

Marfat.com

نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ کفایت کرے حاجت محتاجون کو اور حساب

تو یہہ ہی کہ کفایت کرتا ہی اوسکو ہر حال اور ہر شغل اوسکے مین اور جس نے جانا کہ اللہ تعالیٰ کا ہی ہر [illegible]

اعتماد کرنے کے ساتھ اوسکو کہ جو کچھہ قسمت کا ہی بہر حال پہونچیگا اگرچہ بے توجہی کرین مجھسے لوگ اور جو کچھہ کہ قسمت مین

ہون لوگ مجھپر اور جو کوئی اکتفا کرے گا ساتھہ نیک سرانجامی اللہ تعالیٰ کی ہر حال مین پس راضی کریگا اوسکو [illegible]

کہ اختیار کریگا اوسکے لیے پس اختیار کریگا نہونیکو ہونے پر اور فقر کو غنی پر اور آرام پکڑیگا طرف نہونے اسباب کے بسبب مشاہدہ [illegible]

کسی چور یا حاسد یا ہمسایہ بد یا دشمن سے یا چشم زخم سے ڈرتا ہو ہر صبح و شام ایک ہفتہ تک ستر بار کہی حسبی اللہ لا الہ الا ہو علیہ توکلت [illegible]

سے کرے اللہ تعالیٰ اونکو شر سے نگاہ رکھیگا ہنوز ہفتہ نہ گذریگا کہ درستی کام کی ہو جائیگی ع الجلیل و بزرگ قدر نصیب تیرا اس سے یہہ ہی

کہ نفس اپنے کو آراستہ کرے ساتھہ صفتون کمال کے جو کوئی اس اسم کو مشک و زعفران سے لکھکر اپنے پاس رکھے یا کہا دے تمام خلائق تعظیم و توقیر اوسکی

کرین ع الکریم تو بڑا سخی اور بہت دینے والا کہ نہین ہو چکتا دینا اوسکا اور نہین خالی ہوتے خزانے اوسکے اور نصیب بندے کا اس سے یہہ ہی کہ

دیوے بغیر وعدے کے اور پرہیز کرے بری اخلاق و افعال سے اگر اپنے بستر مین یہہ اسم بہت پڑھے یہانتک کہ سو جاوے فرشتے دعا کرین اوسکے لیے

اکرمک اللہ اور مکرم او رمعزز ہو اور کہتے ہین کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اس اسم کو بہت پڑھتے تھے اسی سبب سے اونکو کرم اللہ وجہہ کہتے ہین

ع الرقیب نگہبانی کرنیوالا ہر چیز کا اور بعضون نے کہا کہ جاننے والا احوال بندون کا اور افعال اونکے کا اور نصیب تیرا اس سے یہہ ہی کہ نگاہ

رکھے تو اوسکو ہر حال مین اور نہ التفات کرے تو طرف غیر اوسکی کے سوال مین اور کرے تو نگہبانی اونکی کہ کیا ہی تجکو نگہبان اونکا حدیث شریف

مین آیا ہی کہ تم سب راعی یعنی نگہبان ہو اور تم سب پوچھے جاؤگے رعیت اپنی سے یعنی جسکی خبر گیری کرنیکو فرمایا ہی اوسکی خبر گیری کا حال

پوچھا جائیگا اور کہا قشیری نے کہ مراقبہ نزدیک اس طائفہ کے یعنی جماعت اولیاء اللہ کے یہہ ہی کہ ہووے غالب بندے پر یاد رب کی ساتھہ دل کے

اور جانوے یہہ کہ اللہ تعالیٰ مطلع ہی میری حال پر پس رجوع کرے اوسکی طرف ہر حال مین اور ڈرے عذاب اوسکے سے ہر دم پس مراقبہ والا چھوڑتا ہی باتین خلاف

شرع از راہ حیا کے اللہ تعالیٰ سے اور ہیبت اوسکی کے زیادہ اوس شخص سے کہ چھوڑتا ہی گناہ بسبب خوف عذاب اوسکے اور جو کوئی

رعایت کرتا ہی اپنے دل کی تو کوئی دم یاد خدا سے اور طاعت اوسکی سے خالی نہین رہتا کیونکہ جانتا ہی کہ اللہ تعالیٰ حساب لیگا مجھسے ہر عمل کا

خواہ تھوڑا ہو یا بہت منقول ہی ایک ولی سے کہ اونکو خواب مین کسی نے دیکھا بعد انتقال کے پس کہا کیا کیا اللہ نے ساتھہ تیرے کہا

کہ بخشا اللہ نے مجکو اور احسان کیا مجھپر مگر یہہ کہ حساب لیا مجھ سے یہانتک کہ مواخذہ کیا مجھسے اس عمل پر کہ ایک دن تہا میں

روزے سے پس جبکہ ہوا وقت افطار کا لیا مینے ایک گیہون اپنے یار کی دوکان سے پس توڑا مینے اوسکو پھر یاد آیا مجکو کہ نہین ہی میری ملک پھر ڈالا

مینے اوسکو گیہون پر پس لگتین میری نیکیون سے مقدار بدلے توڑنے اوسکی کے اور جسکو معلوم ہوگی یہہ بات نہین ضائع کریگا باطل چیزون مین

سے اپنی اور نہین کہونیکا غفلتون مین وقت اپنا انتہی اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ حساب کرو یعنی اپنے اعمال کا پہلے اس سے کہ حساب لیا جائے

تم سے جو کوئی اس اسم کو سات بار اپنی بیوی اور فرزند اور مال پر پڑہے اور اونکو گرد دم کرے تمام دشمنون سے اور سب آفتون سے محفوظ رہیگا ع

المجیب قبول کرنیوالا دعا بیچارون کا اور جواب دینیوالا پکارنیوالون کا نصیب بندے کا اس سے یہہ ہی کہ فرمان برداری اللہ تعالیٰ کی کرے

اور روا کرے حاجتین اور حاجت روائی کرے حاجتمندون کی جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہے اور دعا کرے جلدی قبول ہو اگر [illegible]

حق کے امان مین رہیگا ع الواسع علم اوسکا فراخ ہی اور نعمت اوسکی سب پر پہنچی نصیب بندے کا اس سے [illegible]

Marfat.com

[illegible] کوشش کر سب سے بیچ خلق پکڑنے کے اور علاقہ پکڑنیکے
[illegible] اور کوئی کام بی باعثہ حقانی اور داعیہ یزدانی کے نکرے تا مستحو
[illegible] ایک شخص ساتھہ علم و حکمت کے معروف مشہور ہے اونکی زیارت کو گیا
[illegible] آوے اور پریشان و حیران پھرے اور میری طرف کچھہ التفات نکرتے اس حال سے تنگ آ
[illegible] اور تم میری طرف کچھہ التفات نہین کرتے اور کلام نہین کرتے مجکو کچھہ نصیحت کرو
[illegible] کہا ہان کرون گا اگر خدا تعالی توفیق دیگا کہا دنیا کو دوست نرکھہ اور فقر کو
[illegible] اور منع کو یعنی نہ منع کو عطا جان اور ساتھہ غیر حق کے انس مت پکڑ اور صحبت نرکھہ اور خواری کو عزت جان اور
[illegible] کو حرمت دیکھہ اور توکل کو اپنی معاش کر ۞ از سینہ محو کن ہمہ نام و نشان غیر ۞ الا کسی کہ میدہد از وی نشان ترا
[illegible] سر انجام اوسکا نہو سکتا ہو اس اسم کو مداومت کر مہم اوسکی سر انجام پاوے ح اَلْوَدُوْدُ دوست رکھنہ والا
[illegible] یا محبوب اولیا کے دلون مین نصیب بنے ہے کا اس سے یہہ ہے کہ دوست رکھے خلق کے لیے وہ چیز کہ دوست رکھتا ہے اپنے لیے اور احسان
[illegible] طاقت اپنی کے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین مومن ہوتا ایک تمہارا ایمان تک دوست رکھے اپنے بھائی کے لیے
[illegible] رکھتا ہے اپنے نفس کے لیے اور دوست رکھنا اللہ تعالی کا بندونکو یہہ ہے کہ رحمت نازل کرتا ہے اونپر اور تعریف کرتا ہے اونکی اور بھلائی
[illegible] دوست رکھنا بندون کا اللہ تعالی کو یہہ ہے کہ تعظیم کرتے ہین اوسکی اور ہیبت رکھتے ہین اوس کی دلونمین اور آیا
[illegible] قدسی مین کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ بڑا دوست دوستون مین طرف میری وہ ہے کہ عبادت کرے واسطے غیر عطا کے یعنی خالص
[illegible] کے لیے عبادت کرے نہ ساتھہ امید عطا کے اگر میان بیوی مین ناموافقت ہو اور خصومت پڑے اس اسم کو ایک ہزار و ایکبار
[illegible] اور جس جانب سے کہ ناموافقتی ہو اوسکو دین تا کہا وے اونکو درمیان مین اتفاق و الفت ہو جائیگی ح اَلْمَجِیْدُ بزرگ و شریف ذات
[illegible] بندے کا اس سے اسم مبارک عظیم مین معلوم ہوا جسکو آبلہ پا یا باد فرنگ یا جذام یا برص ہے ایام بیض مین روزے رکھے اور وقت
[illegible] اس پانی پر دم کر کر پیوے شفا پاوے گا اور جسکو اپنے ہمجنسون مین عزت و حرمت [illegible] باریک پڑے اور اپنے پر ہونیکی عزت
[illegible] ح اَلْبَاعِثُ اوٹھانیوالا اور زندہ کرنیوالا مردون کا قبرون سے اور بیدار کرنیوالا دل غافلون کا خواب غفلت سے
[illegible] کہ زندہ کرے نفسون جاہل کو ساتھہ نصیحت کرنی اور تعلیم کرنی کی اور بے رغبت کرنیکی دنیا سے اور رغبت
[illegible] ابتدا کرے ساتھہ نفس اپنی کے پھر اورونکی جو کوئی چاہے کہ دل اوسکا زندہ ہو وقت سوئے کے ہاتھہ سینہ پر رکھے اور
[illegible] زندہ کریگا اور مقام انوار کا کریگا ح اَلشَّهِیْدُ حاضر اور مطلع ظاہر و باطن پر کہا قشیری نے
[illegible] کرتے ساتھہ اللہ کے کوئی مونس سوای اوسکو بلکہ راضی ہوتے نہین ساتھہ اسکے کہ وہ دیکھتا ہے احوال ہمارا اور جانتا ہے
[illegible] کَفٰی بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ یعنی کیا نہین کفایت کرتا پروردگار تیرا یہہ کہ وہ ہر چیز پر مطلع ہے
[illegible] اوسکو یہانتک کہ نہ دیکھے تجکو اوس جگہہ کہ منع کیا ہے تجکو اوس سے اور نہ غائب دیکھے تجکو اوس جگہہ سے
[illegible] کہ پیش کرے تو حاجتین اپنی طرف غیر اوسکی کے اور باز رہے میل کرنے سے

طرف غیر اوسکی ہے اور خلق پر ہمیشہ [illegible]

اوسکی پیشانی پر رکھے اور مونہہ آسمان کی طرف کرکر اکیس [illegible]

خدائی کی اور نصیب تیرا اس سے یہہ ہو کہ جب پہچانا تو فی الفور وہ حق ہو [illegible]

کر یہ حق کو تمام اقوال اور افعال اور احوال اپنے مین جسکا اسباب کہہ جاتا ہے [illegible]

اوس اسباب کا بھی لکھے اور آدھی رات کو ہیسنلی پر رکھے اور نظر آسمان کی طرف کرکر شفع [illegible]

رات کو سر ننگا کرکر ایک سو آٹھہ بار پڑہے خلاصی پاوے ع اَلْوَکِیْل کارساز فرمایا اللہ تعالیٰ نے [illegible]

کارساز ہوتی ہین وَعَلَی اللّٰہِ فَتَوَکَّلُوْا اِنْ کُنْتُمْ مُؤْمِنِیْنَ یعنی اللہ ہی پر کام سونپو اگر ہو تم مومن وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ [illegible]

اللہ پر پس وہ کفایت کرتا ہے اوسکو وَتَوَکَّلْ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ یعنی اور بھروسا کر ایسے زندہ پر کہ نہین مرتا وَتَوَکَّلْ عَلَی [illegible]

غالب مہربان پر نصیب بندیکا اس سے یہہ ہے کہ ضعیفون اور عاجزون کے کام مین کوشش کرے اور حاجت روائی انکی [illegible]

انکا ہو اگر بجلی گرنے سے یا ہوا سے پانی سے یا آگ سے خوف ہو اس اسم کو ورد اپنا کرے امان پاویگا اور اگر خوف کی جگہ مین [illegible]

اَلْقَوِیُّ الْمَتِیْنُ قوت والا استوار سب امور مین نصیب بندیکا یہہ ہے کہ خواہش نفسانی پر غالب و قوی ہووے اور دین مین سخت و چست ہو [illegible]

اور جاری کرنے احکام شرع مین سستی کو راہ نہ دے جسکا دشمن قوی ہو کہ اوسکی دفع سے عاجز ہو تھوڑا سا آٹا گوندہے اور اوسکی ایک ہزار ایک [illegible]

گولیان بناوے اور ایک ایک گولی اوٹھاوے اور کہے یا قوی اور بہ نیت دفع دشمن کے مرغ کے آگے ڈالے حق تعالیٰ اوسکے دشمن کو مقہور و مغلوب کرے ع [illegible]

اور اگر جمعہ کی دوسری ساعت مین بہت پڑہے نسیان جاتا رہے ع اَلْمَتِیْن جسنے بچہ کا دودہ چھڑایا ہو اور وہ صبر نہین کرسکتا ہے دودہ پلانے [illegible]

کو دودہ مین نقصان ہو جاتا ہے کہ لیکر اوس بچہ کو پلاوے اور دودہ والی کو بھی پلاوے تا صبر کرے بچہ اور دودہ والی کا دودہ زیادہ ہو اور اگر کوئی [illegible]

اشغال اعمال ملکی مین سے کچھہ چاہے روز اتوار کو اول ساعت مین اوس نیت سے تین سو ساٹھہ بار پڑہے وہ منصب پاوے ع اَلْوَالِیْ اور نگہدار و [illegible]

رکھنے والا دوستون کا نصیب بندیکا یہہ ہے کہ دوستی کرے مسلمانون سے اور کوشش کرے تائید دین مین اور سعی کرے [illegible]

کرمین اور کہا قشیری نے کہ علامتون دوستی اللہ تعالیٰ کے سے یہہ ہے کہ ہمیشہ توفیق دے اللہ تعالیٰ بندے کو خیر کی [illegible] اگر [illegible]

برائی کا بچاوے اوسکو اللہ تعالیٰ مرتکب ذنب سے اور اگر ناگہان اوس مین پڑہی جاوے تو ساتھہ توبہ اور انابت کو جلدی سے [illegible]

اور یہی معنی ہین اسکے اذا احب اللہ عبدًا لم یضرہ ذنب یعنی جب دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندے کو تو نہین ضرر کرتا اوسکو کوئی گناہ [illegible]

طرف قصد کرنے کے اطاعت اوسکی مین تو توفیق کرنے ہی کی ہے اور یہہ علامت سعادت کی ہے اور عکس اوسکا علامت شقاوت [illegible]

دوستی اوسکی سے یہی ہے کہ اوسکی محبت اپنے اوپر لیکر دلون مین ڈالتا ہے جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہے خلق کو دل کی باتون پر آگاہ [illegible]

یا بیہوش ہو کہ اوسکی سیرت سے خوش نہو جسوقت کہ اوسکے آگے جانا چاہے اس اسم کو بہت پڑہے حق تعالیٰ اوسکو [illegible]

کرنیوالا ذات و صفات اپنے کا یا تعریف کیا گیا نصیب بندیکا یہہ ہے کہ ہمیشہ تعریف کرنیوالا حق کا ہو اور [illegible]

کیا گیا ہو نزدیک خدا اور بندون کے جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہے پسندیدہ افعال ہو اور جسپر فحشا [illegible]

نگاہ رکھہ سکتا ہے اس اسم کو پیالہ پر لکھے اور بعضون نے کہا نو بار پیالہ پر پڑہے اور ہمیشہ اوس [illegible]

ہر چیز کو اور ظاہر ہے نزدیک اوسکے گنتی سب مخلوقات کی اور نصیب [illegible]

[illegible] یاد خدا کی اور کوشش کر
[illegible] تعمتون کو کہ پہونچائی ہین اللہ تعالیٰ نے تجکو تاکہ جانے
[illegible] اوسکی سی اور پھر افسوس کرا ونپر جو کوئی شبح کو اس اسم
[illegible] المُبْدِئُ المُعِيْدُ پیدا کرنیوالا پہلی بار اور دوبارہ پیدا کرنیوالا
[illegible] چیز مین اوّل بار اور دوبارہ اور سعی کرنیکے نیکیون کی اور اعادہ کرنیکی پھر کرا دا کرا اوس عمل کو کہ اوس مین چند
[illegible] اوسکی دعا اور اسقاط حمل سے ڈرتا ہو یا حمل دیر تک رہا چاہیے کہ خاوند اوسکا سحر کے وقت نوبار اسکو پڑہے اور اوسکی
[illegible] پیٹ کے بچہ اور حمل کو اور اسقاط حمل سے اور خلاصی پاوے اور اوسکو کچھ ضرر نہ پہونچے اور جو کوئی اسپر مداومت کرے جو کچھ اوسکی زبان پر جاری ہو بصدق
[illegible] کوئی غائب ہوا اور چاہے کہ وہ آجاوے یا اوسکی خبر پاوے جسوقت کہ اوسکے گھر کے لوگ سوتے ہون اس اسم کو گھر کی چارون
[illegible] اور بعد اوسکے کہے یا معید پھیر مجھپر فلانیکو سات روز نگذرینگے کہ غائب آجاویگا یا اوسکی خبر آویگی ح اور اگر کچھ جاتا رہے
[illegible] پاجاوے ع المُحْيِي المُمِيْتُ زندہ کرنیوالا اور مارنیوالا یعنی زندہ کرتا ہے دلون کو ساتھہ نور ایمان کے اور پیدا کرتا ہے حیات جسم مین
[illegible] دلون کو اور دل کو ساتھہ خواب غفلت و نادانی کے نصیب بندے کا ان سے یہہ ہے کہ زندہ کرے خلق کو ساتھہ نفع پہونچانیکی علم سے
[illegible] کو ساتھہ معرفت آلہی کے اور مارے خواہشون نفسانی اور خطرون شیطانی کو اور نہ فکر کرے واسطے حیات کے اور نہ موت کے بلکہ ہو تابعدار
اوسکی قضا و قدر کا اور کہتا رہے یہہ دعا کہ آئی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا
لِّيْ وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً مِّنْ كُلِّ شَرٍّ جو کوئی درد اور رنج اور ضائع ہونے کسی چیز کے سے خائف ہو اس اسم کو
سات بار پڑہے ہو حق تعالیٰ اوس سے نذر کرے ح واسطے دفع درد ہفت اندام کے ساتھہ روز تک ہر روز یکبار پڑہے کہ دم کرے اور اگر عادت کرے اوسکا
اوسکا زندہ ہو اور اوسکے بدن مین تقویت پیدا ہو ع المميت جو کوئی نفس پر قادر نہو کہ متابعت مین غلبہ کرے وقت سونیکے ہاتھہ سیدھا کرکے اور
اسم المميت کو پڑہے یہانتک کہ سووے حق تعالیٰ اوسکے نفس کو فرمان بردار کرے ح الحیّ زندہ سب سے پہلے اور سب سے بعد بھی نصیب بندے کا یہہ ہے
ہمیشہ ساتھہ یاد پروردگار تعالیٰ کے اور خرچ کرے جان اپنی اوسکی راہ مین تا حیات ابدی پاوے اگر کہ [illegible] اسم کو بہت پڑہے
[illegible] اور کوئی پڑہے بیمار پر تو بھی صحت پاوے ح اور اگر بیمار پر آنکھہ سامنے کرکر پڑہے صحت [illegible] ستر بار پڑہے عمر اوسکی دراز ہو اور موت
[illegible] مین زیادہ ہو ع القيّوم قائم آپ بھی اور قائم رکھنے والا اور خبرگیری کرنیوالا مخلوقات کا نصیب بندیکا اس سے یہہ ہے کہ بے پروا ہو
[illegible] تدبیر سے چہ جسمی پہچانا کہ قیوم ہے راحت پاوے ترک تدبیر و اشتغال سے اور جیا ساتھہ راحت تفویض کی پس بخل کریگا اور حقیقت
[illegible] چیز کی جو کوئی اسکو بہت پڑہے وقت سحر کے دلون مین تصرف اوسکا ظاہر ہو یعنی دوست رکھینگے لوگ اوسکو ح اور
[illegible] اوسکو بیحاجت رکھے ع الواجد غنی کہ محتاج کسیکا کسی چیز مین نہین نصیب بندے کا یہہ ہے کہ بیچ حاصل کرے کمال ضروری
[illegible] ساتھہ فضل خدا کے ماسوای اللہ سے جو کوئی وقت کھانا کھانیکے ساتھہ ہر نوالے کے اسکو پڑہے وہ کھانا پیٹ مین نور ہو اور
[illegible] ہو ح الماجد بزرگ نصیب بندیکا وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا الواحد الاحد یکا ذات و صفات مین
[illegible] مین جیسیکہ وہ یکا ہے خدائی مین اور موصوف ہووے ساتھہ ایسی فضائل کے کہ ہم جنس اوسکے ویسے نہون اگر کسیکا
[illegible] پڑہے ضعف اوسکے دل سے جاتا رہے اور مقرب حضرت حق کا ہو اور اگر طلب فرزند کرے اس اسم

Marfat.com

کو لکھکر اپنے ساتھہ رکھو فرزند پیدا ہووے الصمد ۳۰۰ بیپروا کہ نہیں [illegible]
مرت کرے اور بیفکر ہو اپنے رزق سے اور اوسپر توکل کرے اور بیحد دنیا کی حرام چیزون [illegible]
۱۴۱۱ امین اور بیپروا ہو خلق سے اور سعی کرے حاجت روائی خلق کرمین جو کوئی سحر کو یا آدھی رات کو
اسم کو پڑہے صادق الحال والقول ہو اور کسی ظالم کی ہاتھہ مین گرفتار نہو اور اگر بہت پڑہے بہوکا نہو اور اگر [illegible]
المُقتدِرُ قدرت والا قدرت ظاہر کرنیوالا نصیب بندیکا یہہ ہی کہ قادر ہووے اوپر بازرکھنے نفس کے خواہشون اور دشمن کے
کے ہر مقصود ہو تو ہمین اسم القادر پڑہے کسی ظالم کی ہاتھہ گرفتار نہو اور کوئی دشمن اوسپر فتح نپاوے اور اگر کچھہ کام مشکل پیش آوے تو اکتالیس
درستی پاوے ح المقتدر اگر اس اسم پر ملازمت کرے غفلت سے ساتھہ ہوشیاری کے مبدل ہو اور جو کہ وقت اوٹھنے کے سونے سے اسم القدیر کو بیس بار
کام اوسکے حق تعالی کی طرف رجوع کرین ح المُقدِّمُ المؤخِّرُ آگے کرنیوالا دوستون کو ساتھہ نزدیک کرنیکے درگاہ عزت اپنی مین اور
دشمنون کا لطف اپنے سے نصیب بندیکا ان نامون پاک سے یہہ ہی کہ نیکیونکی طرف سبقت کرکر اپنے تئین آگے کرے یعنی افضل ہو اور دوسرون سے
کرے اونکو کہ مقرب درگاہ عزت کے ہین یعنی عزیز رکھے اونکو اوپر بیچ ڈالے نفس اور شیطان کو اور مردودون درگاہ الٰہی کو اور اہتمام کرے اسکو
اپنے کو پیچھے مقدم کرنے اوس امر کو کہ بہت ضرور ہی پہر اوسکو کرے کہ جسکی کم ضرورت ہو اور رہے درمیان خوف و رجا کے المقدم جو کہ معرکہ جنگ مین
اسکے پڑنے پاوے پاس رکھے کچھہ رنج اوسکو نہ پہونچے اور اگر بہت پڑہے نفس طاعت الٰہی مین فرمان بردار ہو ح المؤخر اگر سو بار پڑہے دل اوسکا تابع
غیر حق کے آرام نہ پکڑے ح اور جو کہ ہر روز سو بار پڑہے تمام کام اوسکے باتمام پہونچین اور اگر اکتالیس بار پڑہے نفس اوسکا مطیع ہو ح الاوّل والـ
اوسکے پیچھے سب سے نصیب بندیکا یہہ ہی کہ جلدی کرے طاعتون مین اور بجالاوے اوامر مین اور جان خرچ کرے اللہ کے لیے تا حیات
ابدی پاوے ح الاوّل اگر کسیکے فرزند نہو چالیس ۴۰ بار ہر روز چالیس ۴۰ دن تک پڑہے مراد اوسکی برآوے ح جسکو آرزوی فرزند اور یا غنا کی یا اور کوئی
حاجت ہو چالیس ۴۰ شب جمعہ ہر شب ہزار بار پڑہے تمام حاجتین برآوین ح الاخر جسکی عمر آخر کو پہونچے اور اعمال نیک کرتا ہو اس اسم کو ورد
اپنا کرے حق تعالی عاقبت اوسکی بخیر کرے ح الظّاہِرُ الباطِنُ آشکارا باعتبار مصنوعات کے کہ دلالت کرتے ہین اوپر کمال صفتون
اوسکے اور پوشیدہ وہم و خیال سے باعتبار کنہ ذات کے الظاہر جو کوئی بعد نماز اشراق کے اسکو پانسو بار پڑہے حق تعالی آنکھین اوسکی روشن
کرے ح اور اگر خوف ہوا اور مینہہ وغیرہ کا ہو بہت پڑہی امان پاوے اور اگر گہر کی دیوار پر لکہی دیوار سلامت رہی ح الباطن جو کوئی ہر روز
تینتیس ۳۳ بار یا باطن کے صاحبان اسرار الٰہی سے ہو ح اور اگر مداومت کرے اسکی جو کوئی اسکو دیکہے دوست ہووے الوانی کا رسد و نانک
نصیب بندیکا مثل نصیب الوکیل کے ہی جو کوئی چاہی کہ گہر اوسکا یا غیر اوسکی کا معمور و آباد ہو اور مینہہ اور تمام آفتون سے محفوظ ہو اسم
کو اوپر کوزہ آب رسیدہ کے لکہے اور پانی اوس کوزہ مین ڈالے اور اوس کوزہ کو گہر کی دیوارون پر ملے در و دیوار گہر کے سلامت رہین اور
تسخیر کرے چاہیے کہ گیارہ ان بار پڑہے وہ شخص مطیع و منقاد اوسکا ہو ح جو کوئی چاہی کہ گہر اوسکا یا غیر اوسکی کا خراب نہو تین
سلامت رہے ح المتعالی بہت بلند نصیب بندیکا اس سے وہی ہی جو العلی مین کہا جو کوئی اس اسم کو بہت پڑہے
اور بعضون نے کہا جو عورت کہ حالت حیض مین اس اسم کو بہت پڑہے اوسکی آفتون سے خلاصی پاوے
بندی کا اس سے یہہ ہی کہ نیکی کرے ماں باپ سے اور استاد سے اور بزرگون سے
سے ڈرے کہتا ہو اس اسم کو پڑہے امان پاویگا اور جسکی کوئی لڑکا ہوا ہو اس اسم

Marfat.com

[illegible] التواب توبہ
[illegible] ہین تو پہر ناکام ہی مراد نکلتی ہین اور سا گر پروردگار کی طرف نسبت کرین تو پہرنا
[illegible] ہی اور توفیق دیتا ہی بندہ کو اوسکو اور بیدار کرتا ہی خواب غفلت سی اتہہ تخویفا
[illegible] کرتا ہی بندہ ساتہہ توبہ اور ندامت کرا ور رجوع کرتا ہی اللہ تعالی ساتہہ فضل و کرامت کے
[illegible] ہی توبہ پر جیسیکہ فرمایا تاب علیہم لیتوبوا مصرع توبہ کنم بشکنم توبہ دہی بشکنم + بندہ کو چاہیے کہ ہمیشہ ید
[illegible] کرتے تو بہ طلب کری اور گناہون سی پشیمان ہوا ور گوش عبرت کی کہلے رکہے اور توبہ مین تاخیر
[illegible] کی [illegible] حکایت ایک وزیر عیسی بن عیسی نام ساتہہ ایک جماعت ہوارون کی چلا جاتا تہا لوگ
[illegible] کہ یہہ کون ہی یہہ کون ہی ایک بڑہیارا ہ مین بیٹہا تہا اوس نے کہا چند آدمی کہتے ہین یہہ کون ہی یہہ ایک بندہ ہی چشم عنایت
[illegible] اوس حال مین مبتلا عیسی بن عیسے نے یہہ سنا اور اپنے مکانکو پہر کر آیا اور ترک وزارت کی اور ساتہہ دولت توبہ کی مشرف ہوا اور مکہ
[illegible] مین مجاور ہوا التواب جو کوئی اس اسم کو بعد نماز چاشت کی تین سو ساٹہہ بار پڑہی حق تعالی اوسکو توبہ نصوح کرامت فرماوی اور جو کوئی اسکو
[illegible] ہی سب کا اوسکی اصلاح پذیر ہون اور نفس طاعت مین آرام پکڑے ح نصیب بندی کا اس سے یہہ ہی کہ امید قوی کہی قبول ہونی توبہ کے
[illegible] بخشوی اور ترنے رحمت اوسکی سے اور درگذر کری تقصیرون ہی اور قبول کرے عذر عذر کرنیوالون کا اگرچہ کئی بار ہوا اور ساتہہ کریم العلم
[illegible] کری اور جو کوئی بعد نماز چاشت کی کہی اللھم اغفرلی وتب علی انک انت التواب الرحیم گناہ اوسکے بخشے جاوین کذا جاء فی کتب الحدیث المنتقم
[illegible] والا کافرون اور سرکشون ہی ساتہہ عذاب کی نصیب بندی یکایہہ ہی کہ بدلا ابڑے دشمنون ہی کہ نفس و شیطان ہین اور دشمن تین دشمنون کا نفس امارہ
[illegible] اوسکی یہہ ہی کہ جب کچہہ گناہ کری یا عبادت مین قصور کری تو انتقام لی اور عقوبت کرے بایزید بسطامی قدس سرہ نے کہا کہ میری نفس نے تکاسل
[illegible] ہاتہہ اتون مین سی پیچ ورد کی پس سزا دی مینے اوسکو کہ پانی نہ دیا ایک برس تک جو کوئی دشمن کی جفا پر صبر نکر سکے تین جمعون تک ملازمت
[illegible] دوست ہوا اور جس نیت سی کہ آدہی رات کو پڑہی وہ کام سرانجام پاوی آوپیچ روایت جو ابو ہریرہ کی السنعم مین آیا ہی جو کوئی اسم المنعم پڑہے ہرگز محتاج کسیکا نہووی یہ ہی العفو درگذر کرنیوالا گناہون اور تقصیرات ہی نصیب بندی کا [illegible] اور بمعنی عفو کی ہی
[illegible] شرح اسمار حسنی مین یون لکہا ہی کہ العفو محو کرنیوالا سیات کا اور درگذر کرنیوالا [illegible] بمعنی عفو کی ہی ولیکن اوس سے
[illegible] کہ غفران بمعنی ستر و کتمان کی ہی پس غفار بمعنی ڈہانکنیوالا کی [illegible] ہی اور بندہ ہر چند گنہگار ہو لیکن عفو پروردگار
[illegible] نسبت رد کسی گنہگار کی پیشانی پر نکرنا چاہیے شاید کہ معلی کریم بخشنے ہی اوسکو بسبب قیامت صدشوہ اور حکم دین کی رباعی
[illegible] کہ از ازل نام او در نامہ نیکان بود + اور ود بر جای نیکان او ان گمان + پر تو در روز حشر تاوان بود + اور تخلق اس سے یہہ ہی
[illegible] کی اور گناہ اونکے کہ اوسکے حق مین کیے ہین عفو کرے تا درجہ الکاظمین الغیظ والعافین عن الناس پاوی جسکے گناہ بہت ہون اور
[illegible] حق تعالی تمام گناہ اوسکو عفو فرماوی الرؤف بہت مہربان نصیب بندے یکا مثل ابراہیم کی ہی منقول ہی کہ ایک شخص کا ہمسایہ
[illegible] اوس شخص سے تہا اوسکی خانہ پڑہی پہر دکہایا گیا وہ میت خواب مین پس کہا گیا کہ کیا کیا اللہ نے ساتہہ تیرے کہا کہ بخشدیا مجہے اور کہا اوسنے
[illegible] انتم تملکون خزائن رحمت ربی اذا لامسکتم خشیۃ الانفاق + حاصل یہہ ہی کہ میرا رب بہت مہربان ہی اگر
[illegible] تلعین کیا خانہ پڑہنے پر الرؤف جو چاہی کہ کسی مظلوم کو ظالم کے ہاتہہ سی چہڑاوی اوس کو دس بار پڑہی

Marfat.com

وہ ظالم شفاعت اوس شخص کی قبول کریگا اور جو کوئی [illegible]

مَالِكُ الْمُلْكِ مالک ساری جہان کا نصیب بندی کا اسم الملک ہین گذرا اور کہا شاذلی [illegible]
بہت سی دروازی اور گردن جھکا ایک بادشاہ کے لیے یعنی اللہ تعالیٰ کے لیے تاکہ جھکین تیری لیے بہت سی گردنین فرمانبردار
خزانہ جو کوئی اس اسم پر بہت مداومت کری تونگر ہوا اور حاجات و مہمات دارین کی درستی پاوین اور ہر [illegible]
ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَام صاحب بزرگی اور بخشش کا اور جسکی جلال خدا کا پہچانا تذلل کری اوسکی درگاہ مین اور [illegible]
خدمت نکری غیر اوسکی کے اور سوال نکرے غیر اوسکی سے نصیب بندی کا اس سے یہہ ہی کہ حاصل کری اپنی نفس کے لیے [illegible]
بندگان خدا سی الْمُقْسِطُ عدل کرنیوالا نصیب بندیکا اسم العدل مین گذرا جو کوئی اس اسم کو سو بار پڑہی شر شیطان سی اور [illegible]
نڈر ہوا اور اگر سات سو بار پڑہی جو مقصود کہ رکھتا ہو حاصل ہو ح الْجَامِعُ جمع کرنیوالا لوگونکا قیامت کو نصیب بندیکا اسم ہی کہ جمع کرے
عمل کو اور کمالات نفسانیہ اور جسمانیہ کو اور سعی کرے بیچ جمع کرنے فکر اور تسکین دل اور جمعیت مع اللہ کی ہیبت و جمعیت کو شش جہات
ذات شوئی ترسم کہ پراگندہ شوی بات شوئی جسکی اہل و اقارب اور اتباع متفرق ہوئی ہون وقت چاشت کی غسل کری اور مونہہ آسمان کی طرف کری اور اس اسم کو
دس بار پڑہی اور ایک انگلی ہر بار مین بند کرتا جاوی پہر ہاتھہ اپنی مونہہ پر پھیری تھوڑی عرصہ مین سب جمع ہو جائین گے ح الْغَنِيُّ بی پروا
ہر چیز سی جو کوئی بلای طمع مین مبتلا ہوا اسم الغنی کو اوپر ہر عضو کی اعضا اپنی سے پڑہی اور ہاتھہ نیچے کو لاوی حق تعالیٰ بلا اوسکی دفع کرے گا
اور جو کوئی ہر روز ستر بار پڑہی اوسکی مال مین برکت ہوگی اور کبھی محتاج نہوگا ح الْمُغْنِي بی پروا کرنیوالا جسکو چاہی نصیب بندیکا اس سے یہہ ہی کہ
استغنا کرے ماسوای اللہ سی اس اسم کو دس جمعون تک ملازمت کری کہ ہر جمعہ کو ہزار بار پڑہی خلق سی بی پروا ہوگا ح الْمَانِعُ باز رکھنیوالا ہلاک
ونقصان کا بندون سی دین و دنیا مین نصیب بندیکا یہہ ہی کہ نفس و طبیعت کو خواہشون نفسانی سی باز رکھی جب درمیان میان بیوی خفگی اور
نزاع واقع ہو جسوقت کہ بچھونی پر جاوی اسکو بیس بار پڑہی حق تعالیٰ اوس غصہ کو دفع کرے ح اور حضرت شیخ نے شرح اسمای حسنیٰ مین پہلے اسم الضار
کے اسم المعطی بہی نقل کی ہی اور ترجمہ اور شرح دونو اسمون کی یون کی ہی کہ جسکو جو کچھہ چاہی دی اور جسکو چاہی نہ دی لہذا المعطی والمانع اور بندی نے جب جانا
کہ حق تعالیٰ معطی اور مانع ہی اوسکی عطا کا امیدوار رہنا چاہیی اور اوسکی منع سی خائف اور تخلق یہہ کہ صالحون اور مستحقون کو دیوی اور فاسقون
اور ظالمون کو منع کرے یا قلب و روح کو انوار حضور و طاعت کی عطا کرے اور نفس و طبیعت کو ہوا اور شہوت سے مانع آوی اور ابو ہریرہ کی
روایت مین کہ مشکوۃ مین ہی ذکر معطی کا نہین ہے اور منع کو بموجب اس روایت کی تفسیر کرتے ہین یا تہہ دو ہلاک کرے سب حضرت شیخ نے
لکھکر پہر خاصیت معطی کی یہہ لکھی ہی کہ جو کوئی المعطی کو ورد اپنا کرے یا معطی السائلین بہت پڑہی کسی سوال کا محتاج نہو الضار النافع
ضرر پہونچانی والا اور فائدہ پہونچانیوالا جسکو چاہیے کہا قشیری نے ان مین اشارہ ہی اسکی طرف کہ ضرر و نفع اور ہر چیز اللہ کی طرف سی ہی
ہی پس جو کوئی تابعدار رہوا اوسکے حکم کا پس وہ جیا راحت مین اور جو نہ تابعدار رہوا پڑا ہر آفت مین فرمایا اللہ تعالیٰ نے [illegible]

وَصَبَرَ عَلَى بَلَائِي وَشَكَرَ عَلَى نَعْمَائِي كَانَ عَبْدِي حَقًّا وَمَنْ لَمْ يَسْتَسْلِمْ لِقَضَائِي وَلَمْ يَصْبِرْ عَلَى بَلَائِي فَلْيَطْلُبْ رَبًّا سِوَائِي ح شرح اسمای حسنیٰ
حضرت شیخ نے بیچ شرح دونو اسمون النافع الضار کے یون لکھا ہی کہ خالق خیر و شر اور نفع و ضرر کا وہی اللہ تعالیٰ ہی اور یہہ کہ [illegible]
رنج اور شفا کا گرمی اور سردی اور خشکی اور تری مین وہی ہی اور گمان نہ لیجاوین کہ دار و [illegible] بذات خود ہی اور نہ
اور طعام بنفس خود سیر کرتا ہی اور پانی بذات خود سیراب کرتا ہی یہہ تمام اسباب عادی ہی [illegible]

Marfat.com

[illegible] باوجود انکی کرسی اسطرح
[illegible] تمام بہ نسبت قدرت ازلیہ کہ مانند قلم کی بیچ
[illegible] تعالی ہووے اور عالم اسباب کو مغلوب قدرت اوسکی کاجانے اور حکم اور قضاء الہی کا نافذ
[illegible] کرے اس حال مین کہ خلق ہو راحت مین ہو حکایت لائی ہین کہ موسی علیہ السلام نے دانتون کے
[illegible] کہ الہی گہانس دانت پر کہہ تا آرام ہو موسی علیہ السلام نے وہ گہانس دانتون پر کہی آرام پایا بعد ایکے
[illegible] گہانس دانت پر کہی درد زیادہ ہوا کہا الہی یہہ وہی گہانس ہی کہ تونے تعلیم فرمائی تہی خطاب باعتاب پہونچا کہ اوس وقت
[illegible] کی تہی تونے شفا دی ہی اور اس مرتبہ توجہ گہانس کی طرف کی تونے درد زیادہ کیا مینے تاجانے تو کہ شفا دینے والی ہم ہین گہانس
[illegible] حکم شریعت کو ضرر پہونچاوے اور زجر کرے دشمنان دین کو اور نفع پہونچاوے اور مدد کرے دوستان خدا کی الصار جسکو
[illegible] اس اسم کو جمعہ کی شبون مین سو بار پڑہے حق تعالی اوسکو اوس مقام مین ثابتی عطا فرماوے اور مرتبہ اہل قرب مین پہونچاوے
[illegible] کشتی مین بیٹہی ہر روز اسم النافع پر ملازمت کرے کوئی آفت اوسکو نہ پہونچے اور اگر ابتداء ہر کار مین اکتالیس بار پڑہے تمام کام حسب دلخواہ
[illegible] النور روشن کرنیوالا آسمان کا ساتہہ ستارون کو اور روشن کرنیوالا زمین کا ساتہہ انبیا اور علماء وغیرہم کو اور دل مومنون کا
[illegible] معرفت وطاعت کی نصیب بیدیکا یہہ ہی کہ روشن ہووے ساتہہ نور ایمان وعرفان کی جو کوئی شب جمعہ مین سات بار سورہ نور اور
[illegible] اس اسم کو پڑہے اوسکے دل مین نور پیدا ہو اگر وقت صبح ملازمت کرے دل اوسکا روشن ہووے الہادی راہ دکہانیوالا نصیب
[illegible] کہ بندگان خدا تعالی کو اوسکی راہ بتاوے اور تفصیل اس اجمال کی حضرت شیخ نے شرح اسماء حسنی مین یون لکہی ہی کہ ہدایت راہ دکہانے
[illegible] کو پہونچانا راہ نما تمام رہروونکا وہی ہی جو کوئی کہ راہ دنیا کی چلتا ہی راہ نما وہی ہی اور جو کہ راہ عقبی کی چلتا ہی رہبر وہی ہی
[illegible] لطف تو راہ نماید از کرم + قافلہ ہای شب روان بی نبرد بمنزلی + اور پروردگار تعالی کی انواع انواع ہدایت کی لیے حصر نہین ہی
[illegible] خلقہ ثم ہدی جیسی کہ لڑکے کو بمجرد پیدا ہونیکے پیٹ سے چہاتی چوسنے کی راہ بتائی اور چوزہ کو بمجرد نکلنے کے انڈے سے دانہ چگنے کی راہ
[illegible] مکہی کو گہر بنانے کی اور افضل اور بزرگ ترین ہدایت کی راہ دکہائی ہی اوس طریق کی کہ موصل بجنا فیہا بالرویت ذات پاک
[illegible] اور خواص کے باطن مین پیدا کرنا نورون توفیق اور اسرار تحقیق کا کہ سبب ہدایت طا[illegible] اور بہرہ مند ترین بندون
[illegible] اس اسم کے انبیا اور اولیا اور علماء ہین کہ راہ دکہانیوالے خلائق کی ہین طرف صراط مستقیم کے خصوصا سید انبیا اور ختم رسل صلی اللہ
[illegible] اصحابہ واتباعہ ابدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین + ذوالنون مصری قدس سرہ نے
[illegible] کے اخلاق ہی ہین تنگدل اور غمزدونکو کشادگی اور فرحت کی طرف لانا اور حق تعالی کی نعمتین غافلون کو یاد دلانی
[illegible] مسلمانون کو راہ حق دکہانی یعنی دنہا اونکی دنیا سے طرف دین کی اور معاش سے معاد کی طرف لانی الہادی جو
[illegible] دنہا آسمان کی طرف کرے اور اس اسم کو بہت پڑہے اور ہاتہہ اوپر مونہہ اور آنکہون کی پہیرے مرتبہ اہل معرفت کا
[illegible] کرنیوالا یہ اسکا مضمون مثال کو کہا بعضون نے کہ جسنے امر کیا سنت کو اپنے نفس پر قول وفعل مین بولتا ہی حکمت کی باتین
[illegible] اپنے نفس پر قول وفعل مین بولتا ہی بدعت کی باتین اور کہا قشیری نے کہ اصول ہمارے مذہب کے تین ہین پیروی
[illegible] تعالی مین اور کمائی مین کہ حلال ہو اور سچ بولنا اور خالص کرنا نیت کا تمام اعمال مین اور یہہ بہی

Marfat.com

کہا ہی کہ جسنے مداہنت یعنی نرمی کی مبتدع سے اجلیسا ہی اللہ خارت [illegible]
نور ایمان کا دل اوسکا سی البدیع جسکو کوئی غم یا مہم پیش آوی ستر ہزار بار اور ایک [illegible]
اور اگر باوضو مونہہ قبلہ کی طرف کرکر اتنا پڑہی کہ سوجاوی جو کچہ چاہی خواب مین دیکہی البتہ ہیشہ ہووالا ہو کوئی [illegible]
ہون اور کسی سی رنج اوسکو نہ پہونچی الوارث باقی بعد فنای موجودات کی اور ملک تمام مخلوقات کا [illegible]
باقیات صالحات سی ہین کوشش کرے مثل تعلیم علم اور صدقہ جاریہ وغیرہا کی تو وارث سی باقی بعد فنای [illegible]
مالکون کی رجوع اوسکی طرف کرین گی اور یہہ بنظر ظاہر ہی والا وہ ہی مالک علی الاطلاق ازل سی ابد تک بی تبدل ملک اور تمام [illegible]
بی شریک کی اور صاحبان بصائر ہمیشہ ندا لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار کی گوش ہوش سے سنتی ہین بندی کو چاہی کہ قبل [illegible]
جانی کہ سب کچہ چہوڑ جانا ہی موتوا قبل ان تموتوا شعار عارفونکا ہی مصرعہ دل برین منزل فانی چہ نہی رخت بہ بندد اور تخلق باخلاق [illegible]
معارف دین کی تا وارث انبیا کا ہو خاصیت جو کوئی وقت نکلنی آفتاب کی اس اسم کو سو بار پڑہی کچہہ رنج اوسکو نہ پہونچی اور جو کوئی اسکو بعد [illegible]
پڑہی تمام کام اوسکی بن آوین ع الرشید رہنما عالم کا کہا بعضون نی کہ راہ دکہانا اللہ کا بندی اپنی کو یہہ ہی کہ راہ دکہاوی نفس اوسکی کو طرف طاعت
اپنی کی اور قلب اوسکی کو طرف معرفت اپنی کی اور روح اوسکی کو طرف محبت اپنی کی اور علامت اوس شخص کی کہ راہ دکہاتا ہی اوسکو حق واسطی سنوارنے
نفس اوسکی کے یہہ ہی کہ الہام کرتا ہی اللہ توکل و تفویض تمام امورین منقول ہی کہ بہوک لگی ایک روز ابراہیم بن ادہم کو پس حکم کیا ایک شخص کو ساتہہ گروکرنی
ایک چیز کے کہ اون پاس تہی کہانیکی لیے پس نکلا وہ ناگہان ایک شخص ملا کہ اوسکی ساتہہ ایک خچر تہا کہ اوسپر چالیس ہزار دینار تہین پس پوچہا اوسنے
اس شخص سی ابراہیم کو اور کہا کہ یہہ میراث اوسکی ہی کہ اوسکی باپ کی مال مین سی پہونچی ہی اور مین غلام اوسکا ہون پہر لے آیا وہ شخص اوسکو
ابراہیم کے پاس پس کہا ابراہیم نی کہ اگر ہی تو سچا تو آزاد ہی اللہ کی خوشنودی کی لیے اور جو کچہہ کہ ساتہہ تیرے ہی بخشا مینی تجکو پس چلا جا میری پاس سی پس جب
نکلا وہ کہا ابراہیم نے ای رب میری کلام کیا مین نے تجسی بیچ مقدمہ روٹیکی اور تو نی دی دنیا مجکو بکثرت پس قسم تیری حق کی اگر مار ڈالیگا تو مجہی
بہوک سی نہین مانگنی گا مین تجسی کچہہ جو کوئی تدبیر اپنی کار کی بجا نی اس اسم کو درمیان نماز شام اور سونیکی ہزار بار پڑہی جو کچہہ کہ صواب ہو اوسپر ظاہر ہو اور اگر
مداومت کرے اسکی مہمات اوسکی بی سعی اوسکی کے سرانجام پاوین ع الصبور بردبار کہ شتابی نہین کرتا بیچ عذاب کرنے گنہگارون کے
اور نصیب بندیکا اس سی ظاہر ہی صبر لغت مین شکیبائی کرنے صیو وہ کہ بیچ پکڑنے گنہگارون کی شتابی نکرے اور بیچ عقوبت اونکی کے
جلدی نکرے اور صبور نزدیک بمعنی حلیم کی ہی اور فرق یہہ ہی کہ صبور مشعر ہی اسپر کہ اگرچہ اب صبر کیا ولیکن آخرت مین پکڑیگا اور حلیم مطلق ہی اوسپر
بعضون نی کہا کہ صبور بمعنی صبر دینہ والے کے ہی بندی کو مصیبت اور بلا مین اور صبر دینہ والا اوپر تحمل بار امانت کی اور صبر دینہ والا اوپر مخالفت
اور شہوت کی اور صبر دینہ والا اوپر مشقت کی ساتہہ ادای عبادت کی وہی سبحانہ تعالی ہی اور بندیکو چاہیے کہ بیچ تمام بلارون اور رنجورون صبر
چاہی اور نافرمانی سی دور رہی اور تعلق یہہ کہ کسی کام مین سبکی اور شتابی نکری اور آرام و تمکین اختیار کرے اور رنج و فراق مین پناہ اللہ
مدد ہونڈی ربنا افرغ علینا صبرا ثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین یا ایہا الذین امنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم
ایک شیخ نی مشائخ مین سی کہا کہ جام صبر پی اگر مارا جاوی تو شہید ہوگا اور اگر زندہ رہیگا سعید ہوگا خاصیت جسکو رنج یا مشقت آوی
آوی تینتیس ۳۳ بار اسکو پڑہی اطمینان باطن پاوی اور اگر آدہی رات اور یا دو پہر کو مداومت کرے وسطی زبان
اور رضای سلطان کی بعد غضب کی اور قبولیت دلون کی خاصیت مقام

Marfat.com

کما ترمذی فی یہہ حدیث غریب ہی اور

ان اسما کی اور اسما بھی باقی ہین ہمنے کتاب اللہ مین یہہ ہین

القادر القاہر العلام الغالب الناظر الفارق القدیر القریب القاہر الکفیل الکافی ہذا المحیط

الحسنی الخالق ذو الفضل ذو الطول ذو القوۃ ذو المعارج ذو العرش رفیع الدرجات ذو الذی

الیت اور حدیث شریف مین یہہ آئی ہین الحنان المنان المغیث اور سوای انکے اور کتابون مین

نام یعنی شرح اسماء حسنی کی شرح ملا علی قاری اور شرح مولوی فخر الدین اور ترجمہ حضرت شیخ رحمہم اللہ کی سی **وعن** بریدۃ

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمع رجلا یقول اللھم انی اسئلک بانک انت اللہ لا الہ الا انت الاحد الصمد الذی

لم یلد ولم یکن لہ کفوا احد فقال دعا اللہ باسمہ الاعظم الذی اذا سئل بہ اعطی واذا دعی بہ اجاب

رواہ ابو داؤد اور روایت ہی بریدہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص کو کہ کہتا ہی یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون

تجھ سے بسبب وسیلہ اسکے کہ تو ہی اللہ نہین کوئی معبود مگر تو ایک بی نیاز ایسا کہ نہ جنا اور نہ جنا یا گیا اور نہین اوسکا ہمسر کوئی پس فرمایا

رسول خدا نے قسم ہی اسکی جسکے ہاتھ مین میری جان کی تحقیق دعا مانگی اسنے اللہ تعالیٰ سی ساتھہ اسم اعظم کے ایسا اسم اعظم کہ جب مانگا جاتا ہی اللہ تعالیٰ ساتھہ اوسکے دیتا ہی اور جب دعا کی جاتی

ساتھہ اوسکے قبول کرتا ہی یعنی اکثر مقبول ہوتی ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نے **ف** ظاہر یہہ ہی کہ اسم اعظم اسماء الٰہی مین پوشیدہ ہے مثل

لیلۃ القدر کی لیکن جمہور علما کہتے ہین کہ اسم اعظم لفظ اللہ کا ہی لیکن قطب ربانی سید عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ نے فرمایا ہی کہ بشرط اسکیکہ اللہ ہی تو اور نہ

ہو دل مین سوای اوسکے کچھہ تاثیر جبھی ہوگی کہ جب ایسا حال ہوگا اور اور اقوال بہت وارد ہوئے ہین چنانچہ کچھہ باب کے اخیر مین مذکور ہونگے اور علمانے

سوال اور دعا مین یہہ نقل کیا ہی کہ سوال کے معنی ہین طلب کرنا جیسیکہ کہین اللھم اعطنی اور اعطاء دینا اوسکا اور دعا کے معنی ہین پکارنا جیسیکہ

اللہ اور اجابت قبول کرنا اوسکا جیسیکہ فرماوی لبیک عبدی یعنی ہان بندی میرے مع فخر **وعن** انس قال کنت جالسا

مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد ورجل یصلی فقال اللھم انی اسئلک بان لک الحمد لا الہ الا انت الحنان

بدیع السموات والارض یا ذا الجلال والاکرام یا حی یا قیوم اسئلک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقد سال اللہ

باسمہ الاعظم الذی اذا دعی بہ اجاب واذا سئل بہ اعطی رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجہ

انس سے کہ کہتا تھا مین بیٹھا ہوا ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین اور ایک شخص پڑھتا تھا نماز پس کہا اوسنے یا الٰہی مانگتا ہون مین

تجھ سے بسبب وسیلہ اسکے کہ تیرے لیے ہی سب تعریف نہین کوئی معبود مگر تو مہربان بہت دینے والا پیدا کرنیوالا آسمانون اور زمین کا ای صاحب

جلال و اکرام ای زندہ ای خبرگیری کرنیوالے سوال کرتا ہون مین تجھسے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دعا مانگی اللہ سے ساتھہ نام

اوسکے ایسا نام کہ جب مانگا جاوی ساتھہ اوسکے قبول کرے اور جب سوال کیا جاوی ساتھہ اوسکے دیوی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد

اور ابن ماجہ **نز وعن** اسماء بنت یزید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اسم اللہ الاعظم فی ہاتین الایتین

وان الہکم الہ واحد لا الہ الا ہو الرحمن الرحیم وفاتحۃ ال عمران الم اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم رواہ الترمذی

وابو داؤد وابن ماجہ اور روایت ہی اسماء بیٹی یزید کی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسم اللہ کا اعظم بیچ

دو آیتون کے یہ ہی معبود ایک ہی نہین کوئی معبود مگر وہ بخشنے والا مہربان اور بیچ ابتدا سورۃ آل عمران کے الٰہ نہین کوئی

Marfat.com

معمور کی دعا نہ دیدہ ہی خبر گیری کرنیوالا الاقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور

علیہ وسلم دعوۃ ذی النون اذا دعا ربہ وھو فی بطن الحوت لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین

فانہ لم یدع بہا رجل مسلم فی شیء قط الا استجاب لہ رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی سعد سی کہ کہا فرمایا رسول

یعنی حضرت یونس کی جسوقت کہ دعا مانگی اپنے رب سی اوس حالت مین کہ تہا پیٹ مچھلی کے کہ دعا یہہ ہی تمین کوئی

تہا ظالمون سی نہین دعا مانگتا ساتہ اوسکے کوئی شخص مسلمان بیچ کسی چیز یعنی حاجت کی مگر کہ قبول کرتا ہی اللہ اوسکی

ترمذی **ف** مختصر قصہ حضرت یونس علیہ السلام کا یہہ ہی کہ اللہ تعالی نے بہیجا اونکو طرف رہنے والون شہر نینوی کی پس بلایا

وہ ایمان نہ لائے پہر وحی بہیجی اللہ تعالی نے کہ انکو آگاہ کردی کہ عذاب تمپر آویگا بعد تین دن کی وہ یہہ بات کہکر نکل گیا

پس ظاہر ہوا ایک ابر سیاہ اور قریب ہوا یہانتک کہ ٹہہرا اونکی شہر پر اور نکلا اوس مین سی ایک دہوان پس جب یقین کیا اونہون نے

اوترنا عذاب کا نکلے ساتہہ بی بیون اور اولاد اور جانورون اپنی کی طرف جنگل کے اور جدا کیا آدمیون اور جانورون کے بچونکو ماؤنسے اور

کی آواز ساتہہ زاری اور رونیکی اور ایمان لائے اور توبہ کی کفر اور گناہون سی اور کہا یا حی حین لا الہ الا انت پس دفع کیا اللہ تعالی

نے اون سی عذاب پہر قریب اونکی شہر کی آنے حضرت یونس علیہ السلام تاکہ معلوم کرین حال اونکا پس دیکہا دور سی کہ شہر اونکا آباد ہی جیسا کہ تہا اور

لوگ اوسکی زندہ ہین پس جیا کی اونہون نے اور کہا کہ مینے کہا تہا اونکو کہ عذاب نازل ہوگا تمپر بعد تین دن کی اور نہ نازل ہوا پس چلا گیا اور نہ جانا کہ

عذاب اوترا تہا اونپر پہر دفع ہوگیا پس یہانتک آئی ایک کشتی پر اور بیٹہی اوس مین پس جبہ بیٹہی ٹہہر گئی کشتی پس مبالغہ کیا گیا اوسکی جاری کرنے

مین جاری ہوئی پس کہا ملاحون نے کہ یہان کوئی غلام بہاگا ہوا ہی پہر قرعہ ڈالا اونہون نے درمیان کشتی والون کی پس نکلا قرعہ یونس کے

نام پر کہا اونہون نے کہ ہین ہون غلام بہاگا ہوا پہر ڈالدیا اپنی کو دریا مین پس نگل گئی مچھلی اللہ کی حکم سی اور حکم کیا مچھلی کو اللہ تعالی نے یہہ کہ محفوظ

رکہے اونکو پس ٹہہری اوسکے پیٹ مین اور سیر کروائی اونکو دریای نیل اور دریای فارس کی اور دجلہ کی پہر کہا لا الہ الا انت سبحانک انی کنت

من الظالمین یعنی مین ظالمون مین سی ہون بسبب نکلنے کے قوم مین سے پہلے اسکے کہ اذن دی تو مجکو نکلنے کا پس قبول کی اللہ تعالی نے دعا اونکی

اور حکم کیا مچھلی کو اونکو ڈالنے کا طرف زمین نصیبین کے کہ وہ ایک شہر ہی شام کی شہرون مین سی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** بریدۃ قال دخلت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسجد عشاء فاذا رجل یقرأ ویرفع صوتہ

فقلت یا رسول اللہ اتقول لھذا مرائی قال بل مؤمن منیب قال وابو موسی الاشعری یقرأ ویرفع صوتہ فقال رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستمع لقراءتہ ثم جلس ابو موسی یدعو فقال اللھم انی اشھدک انک انت اللہ لا الہ الا

انت احد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد سال اللہ باسمہ

اذا سئل بہ اعطی واذا دعی بہ اجاب قلت یا رسول اللہ اخبرہ بما سمعت منک قال نعم فاخبرتہ بقولہ

صلی اللہ علیہ وسلم فقال لی انت الیوم لی اخ صدوق حدثنی بحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ رزین

سی کہ کہا داخل ہوا مین ساتہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین وقت عشاء کی پس ناگہان ایک شخص پڑہتا تہا قرآن اور اونچا کرتا تہا آواز

پس کہا مینے یا رسول اللہ کیا کہتے ہو تم اسکو ریاکر نیوالا یعنی منافق کہ پڑہتا ہی پکار کر سنانی اور اونچا کرتا ہی آواز

یعنی غفلت سی طرف ذکر کے کہا بریدہ نے اور ابو موسی اشعری پڑہتے تہے

[illegible] بعد نماز
[illegible] ہی کوئی معبود سوای تیرے ایک ہی بے نیاز
[illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مانگا اللہ تعالیٰ سے ساتھہ نام اوسکے
[illegible] ساتھہ اوسکے مانگا ہو اور جسوقت کہ دعا مانگی جاتی ہی ساتھہ اوسکے قبول کرتا ہی کہا بریدہ نے کہا مین سنے یا رسول
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے فرمایا کہ ہان پھر خبر دی مینے اونکو ساتھہ فرمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس
[illegible] کہ اللہ سے میرا سوال ہی سچا بیان کی تو نے مجھسے حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نقل کی یہہ رزین نے **ف** پیچ بیان اسم اعظم
[illegible] اسم اعظم بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی اور بعضون نے لفظ ہو کو کہا اور بعضون نے الحی القیوم کو اور بعضون
[illegible] اور بعضون نے کہا لا الہ الا ہو کو اور بعضون نے اللہ الذی لا الہ الا ہو رب العرش العظیم کو اور حضرت امام زین العابدین سے منقول ہی کہ اونہون
[illegible] کہ اسم اعظم سے دعا مانگی جاتی ہی ساتھہ اوسکے قبول کرتا ہی کہا بریدہ نے کہا مین سنے یا رسول
[illegible] کہ تعلیم کر مجکو اسم اعظم پس دکھایا اونکو خواب مین کہ اسم اعظم لا الہ الا اللہ ہی اور بعضون نے کہا کہ وہ مخفی ہی اسماء حسنی مین اور بعضون
[illegible] بعض سلف سے منقول ہی کہ کہا جس کسی نے کہا اللھم دعا کی خدا سے ساتھہ تمام نامون اوسکے کے اور مانند اوسکے حسن بصری سے بھی منقول ہی
[illegible] نے کہا الم ہی اور بعضون نے کہا کہ جو اسم اسماء الٰہی سے کہ یاد کرے بندہ اللہ کو ساتھہ اوسکے بطریق حضور و استغراق کے اسیطرح کہ اوسکے باطن
[illegible] مین سوای اوسکے کچھہ نہووے وہ اسم اعظم ہی اور دعا ساتھہ اوسکے قبول ہوتی ہی یہہ قول حضرت امام جعفر صادق کا ہی ابو سلیمان دارانی
[illegible] بعضے مشائخ سے اسم اعظم کہا اپنے دلکو پہچانتا ہی تو کہا مینے ہان کہا جسوقت کہ دیکھے تو دل اپنے کو کہ متوجہ ہوا طرف خدا کے اور نرم ہوا مانگ
[illegible] کہ یہی اسم اعظم ہی اور ابو البہیج سے کسی نے پوچھا کہ تعلیم کرو مجکو اسم اعظم کہا کہ لکہہ اطع اللہ یطیعک یعنی فرمان برداری کر اللہ کی قبول
[illegible] تیری حاصل یہہ کہ اطاعت کر تو اللہ کی اسم اعظم ہی کہ اس سے مہربان ہوتا ہی اللہ تعالیٰ اور قبول کرتا ہی دعا اور کہا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
[illegible] مانند کن کی ہی اللہ تعالیٰ سے یعنی جیسے اللہ تعالیٰ کن کے کہنے مین جو چاہتا ہی پیدا کر دیتا ہی ویسے ہی بندے کے لیے بسم اللہ کی برکت سے سر انجام
[illegible] چاہتا ہی ہو جاتا ہی اور کہا بعضے محققین نے کہ یہہ دعا جامع سب اقوال کی ہی یعنی اس مین سب اسم اعظم کہ بزرگون نے نقل کیے ہین آجاتے ہین
[illegible] بان لک الحمد لا الہ الا انت یا حنان یا منان یا بدیع السموات والارض یا ذا الجلال والاکرام یا خیر الراحمین یا سمیع
[illegible] اللہ یا اللہ یا عالم یا سمیع یا علیم یا حلیم یا مالک الملک یا ملک یا سلام یا حق یا قدوس یا محیط یا حکیم یا علی یا قاہر
[illegible] یا کریم یا مخفی یا معطی یا مانع یا محیی یا مقسط یا حی یا قیوم یا احد یا صمد یا رب یا رب یا رب یا رب یا وہاب
[illegible] الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین انت حسبی ونعم الوکیل ح **فخر**

باب ثواب التسبیح والتہلیل والتکبیر

باب ہی بیچ بیان ثواب کہنے سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کے

ف اول نسائی **عن** سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الکلام
[illegible] للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر وفی روایۃ احب الکلام الی اللہ اربع سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ
[illegible] روایت ہی سمرہ بن جندب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر پن کلام آدمی کے چار ہین
[illegible] اکبر اور ایک روایت مین ہی بہت پیارے کلام طرف اللہ کے چار ہین سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ
[illegible] سے شروع کرے **ف** یعنی بعد اللہ تعالیٰ کے کلام کے بندون کے کلامون مین یہہ چار کلمے افضل ہین یہہ کہا

Marfat.com

کہ چوتھا کلمہ قرآن مین نہین آیا اور جو چیز قرآن مین نہین وہ افضل

وہی من القران اور احتمال ہو کہ شامل ہو کلام اللہ کو بھی یعنی اللہ تعالیٰ کے کلامون مین سے بھی یہ

ہین اور چوتھا قرآن مین - یعنے اس آیت مین وکبرہ تکبیرًا اور یہہ کلمے افضل ہین لیکن جو ذکر حدیث سے ثابت

ساتھہ اوسکی افضل ہے تسبیح وغیرہ سے اور ساتھہ کسی کے اون مین سے شروع کرے یعنی پہلے سبحان اللہ کہے یا

ضرر نہین کرتا کہا طیبی نے کہ ترتیب مذکور سے پڑہنا عزیمت یعنی اولیٰ ہے بلا ترتیب رخصت یعنی جائز ہے ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا

الشَّمْسُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ کہنا میرا سبحان اللہ والحمد

واللہ اکبر کو بہت محبوب ہی طرف میری اوس چیز سے کہ نکلا ہی اوسپر آفتاب یعنی دنیا اور دنیا کی چیزین نقل کی یہہ مسلم نے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ

الْبَحْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہا سبحان اللہ وبحمدہ کسی دن مین سو بار حطت

عنہ اوسکے گناہ اوسکے اگرچہ ہون مانند جھاگ دریا کے یعنی بہت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف کہا طیبی نے کہ یہ جو ہی سو بار متفرق پڑہے یا

کسی اول روز مین پڑہے یا آخر روز مین مگر اولیٰ کہ کہا پڑہنا ہی اول روز مین ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ وَحِيْنَ يُمْسِيْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ اَحَدٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ

اِلَّا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہا وقت

صبح کے اور وقت شام کے سبحان اللہ وبحمدہ سو سو بار نہ لاویگا کوئی دن قیامت کے کوئی عمل بہتر اوس چیز سے کہ لاویگا یہہ مگر وہ کہا اوس نے مانند

اسکے کہا یا زیادہ کہا اسپر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ ظاہر عبارت سے یہہ سمجھا جاتا ہی کہ جسنے کہا

مانند اوس چیز کے کہ کہا اوس نے وہ افضل لاویگا اوس چیز سے کہ لاویگا وہ اور یون نہین ہے بلکہ جسنے کہا مانند اوس چیز کے کہ اوس نے

کہا لاویگا مانند اوس چیز کے کہ وہ لاویگا نہ افضل اوس سے جواب یہہ کہ تقدیر کلام کے اور معنی اوسکے یہہ ہین کہ نہ لاویگا کوئی برابر

اوس چیز کے کہ وہ لاویگا اور نہ افضل اوس چیز سے کہ وہ لاویگا مگر وہ شخص کہ کہا مانند اوس چیز کے کہ اوس نے کہا پس وہ برابر ہوگا اوسکے لاویگا اور

جسنے کہا زیادہ اوس چیز سے کہ کہا اوس نے لاویگا وہ افضل اوسچیز سے کہ لاویگا وہ یا کلمہ او کا بمعنی واو کے ہو ع وَعَنْهُ قَالَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ

اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

ہین بلکہ زبان پر بھاری ترازو مین یعنی ثواب اونکا بھاری ہوگا میزان اعمال مین پیاری طرف بخشنے والے خدا کے وہ دو کلمے یہہ ہین پاک

موصوف ہی ساتھہ حمد اپنی کے پاک ہے اللہ بڑا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَاَلَهُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهٖ كَيْفَ يَكْسِبُ اَحَدُنَا

اَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهٗ اَلْفُ حَسَنَةٍ اَوْ يُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ خَطِيْئَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اِلَّا بَابِ عَنْ مُوْسَى الْجُهَنِيِّ اَوْ يُحَطُّ قَالَ اَبُوْ بَكْرِ الْبَرْقَانِيُّ فِيْ مُسْتَدْرَكِ صَحِيْحَيْنِ

رحم [illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible] چلا اور [illegible] پوچھنے والے نے اوسکو ہمنشینون مین سے کہ کسطرح

[illegible] یا پیدا ہوتا ہے سبحان اللہ لکھے جاوین گے اوسکے لیے ہزار نیکیان یعنی اس حساب سے

[illegible] ہزار گناہ یعنی صغیرہ یا کبیرہ اگر چاہے اللہ تعالیٰ نقل کی یہ مسلم نے اور [illegible]

[illegible] لفظ اور یحط کا ہے کہا ابو بکر برقانی نے اور روایت کیا اسکو شیعہ نے اور ابو عوانہ نے اور [illegible]

[illegible] یعنی شعبہ وغیرہ نے لفظ ویحط کا بدون الف کے اور اسطرح کتاب حمیدی کی مین ہے یعنی جمع مین

[illegible] ہوتی ہین کہ دونو باتون مین سے ایک بات ہوتی ہے یا نیکیان لکھی جاتی ہین یا گناہ جھڑتے ہین

[illegible] لکھی جاتی ہین اور گناہ بھی جھڑتے ہین اور مویدہ ہین اسکی روایتین ترمذی اور نسائی اور ابن حبان کی اون مین

[illegible] ان روایتون مین منافات معلوم ہوتی ہے تطبیق ان مین یون دیجاوے کہ کبھی آتی ہے واو بمعنی او کے پس نہین منافات

[illegible] روایتون مین اور معنی یون ہونگے کہ جسنے پڑہی یہہ تسبیح لکھی جاتی ہین ہزار نیکیان اگر نہون اوسکو ذمہ گناہ یا جھڑتی ہین اوس سے ہزار گناہ

[illegible] ہین گناہ اوسکے ذمہ ع ح **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْکَلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَا اصْطَفٰی

[illegible] لِمَلٰئِکَتِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کونسا کلام بہتر ہے

[illegible] کلام کہ چن لیا اللہ نے واسطے فرشتون اپنے کے سبحان اللہ وبحمدہ نقل کی یہہ مسلم نے **ف** چن لیا یعنی ذکر مین سے فرشتون کے لیے

[illegible] کیا اونکو ہمیشہ پڑہنے کا بسبب نہایت فضیلت اسکی کے اور یہہ مختصر ہے چارون کلمون کا یعنی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ

[illegible] کا اس لیے کہ تسبیح مین نفی شرک کی بھی ہے اور یہی معنی تہلیل کے ہین اور لازم آتا ہے اس سے ہونا اللہ کا اکبر یعنی بہت بڑا ع ح

[illegible] جُوَیْرِیَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِہَا بُکْرَۃً حِیْنَ صَلَّی الصُّبْحَ وَہِیَ فِیْ مَسْجِدِہَا ثُمَّ رَجَعَ

[illegible] وَہِیَ جَالِسَۃٌ قَالَ مَا زِلْتِ عَلَی الْحَالِ الَّتِیْ فَارَقْتُکِ عَلَیْہَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَدْ قُلْتُ

[illegible] بَعْدَکِ اَرْبَعَ کَلِمَاتٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْیَوْمِ لَوَزَنَتْہُنَّ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَرِضَا نَفْسِہٖ وَزِنَۃَ

[illegible] وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جویریہ سے کہ بیوی حضرت کی تھین یہہ کہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اونکے پاس سے وقت صبح کہ

[illegible] نماز صبح کا اور وہ بیوی بیٹھی ہوئین تھین اپنے مصلی مین پھر پھرے حضرت وقت چاشت کے اور وہ بیٹھین ہوئی تھین اوسی

[illegible] ہوئے اوس حالت پر کہ جدا ہوا مین تجھسے اوس حالت پر یعنی وقت صبح کے اب تلک کہ وقت چاشت کا آگیا بیٹھی ہوئی ذکر مین مشغول

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کہی مینے بعد نکلنے کے تیرے پاس سے چار کلمے تین بار وہ ایسے ہین کہ اگر تولی جاوین ساتھ اوس چیز کے

[illegible] البتہ غالب آوین اوپر یعنی اذکار پر یعنی ثواب اونکے زیادہ ہو ثواب اونکے سے وہ چار کلمے یہہ ہین پاکی بیان کرتا ہون

[illegible] اللہ اوسکی بقدر گنتی مخلوقات اوسکی کے اور موافق مرضی ذات اوسکی کے اور موافق بوجہ عرش اوسکی کے اور

[illegible] کے یہ مسلم نے **ف** کلمون یعنی کتابون اور صحیفون اوسکی کے یا اسماء یا صفات یا اوامر اوسکی کے اور

[illegible] کرین کیفیت کا ہے نہ کمیت کا یعنی تسبیحات وغیرہ کہ مضمون اونکا خوب ہو اور حضور دل سے پڑہے اگرچہ کم

[illegible] کہ بہت بدون اوسکی قیاس پر قراءۃ قرآن کی ساتھ تدبر اور تفکر اور حضور کی اگرچہ ایک آیت ہو افضل

ہی بہت قرارت سی کہ خالی ہوان چیزون مذکورہ سی
اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ [illegible]
لَہٗ مِائَۃُ حَسَنَۃٍ وَمُحِیَتْ عَنْہُ مِائَۃُ سَیِّئَۃٍ وَکَانَتْ لَہٗ حِرْزًا مِنَ الشَّیْطَانِ یَوْمَہٗ ذٰلِکَ حَتّٰی یُمْسِیَ وَلَمْ
جَاءَ بِہٖ اِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ اَکْثَرَ مِنْہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ
مگر اللہ تنہا نہین شریک کوئی اوسکا اوسکے لیے ہی بادشاہت اور اوسکے لیے ہی تعریف اور وہ ہر چیز پہ قادر ہی جو کہی دس بار دن سو
ثواب برابر آزاد کرنے دس بردونکے اور لکھی جاتی ہین اوسکے لیے سو نیکیان اور دور کی جاتی ہین اوس سے سو برائیان اور ہوتی
پناہ شیطان سے اوسدن شام تک اور نہین لایا کوئی یعنی دن قیامت کے عمل بہتر اوس چیز سی کہ لایا اوسکو مگر وہ شخص کہ عمل کیا زیادہ
ف ظاہر ایہ معلوم ہوتا ہی کہ اگر شام کو پڑہی صبح تک اسیطرح پناہ مین ہی پس احتمال ہی کہ ہو یہہ اختصار راوی سے یا حضرتؐ ہی نے
اس لیے کہ ظاہر ہی واللہ اعلم اور کہا نووی نے اہ یہہ ثواب سو کا ہی اور جسقدر زیادہ پڑہیگا زیادہ ثواب پاویگا اور یہہ سو خواہ اکٹھی پڑہی یا متفرق پڑہی ثواب
پاویگا لیکن افضل یہہ ہی کہ اکٹھی پڑہی اور اول روز مین پڑہی تاکہ تمام دن پناہ مین ہی شیطان سی **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ
کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَجْھَرُوْنَ بِالتَّکْبِیْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِرْبَعُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ اِنَّکُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا اِنَّکُمْ تَدْعُوْنَ سَمِیْعًا بَصِیْرًا وَھُوَ مَعَکُمْ وَالَّذِیْ
تَدْعُوْنَہٗ اَقْرَبُ اِلٰی اَحَدِکُمْ مِنْ عُنُقِ رَاحِلَتِہٖ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰی وَاَنَا خَلْفَہٗ اَقُوْلُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ فِیْ نَفْسِیْ فَقَالَ یَا عَبْدَ اللّٰہِ
بْنَ قَیْسٍ اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی کَنْزٍ مِنْ کُنُوْزِ الْجَنَّۃِ فَقُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت
ہی ابی موسی اشعریؓ سی کہا تہی ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سفر مین پس شروع کیا لوگون نی پکارنا ساتہہ تکبیر کے پس فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اے آدمیو نرمی کرو اپنی جانو پر یعنی اتنی چلاکر تکبیر نکہو تحقیق تم نہین پکارتی یعنی ساتہہ تکبیر کے یا نہین یاد کرتی ہر کو غائب
کو تحقیق تم پکارتی ہو سنی والی دیکہنی والے کو اور وہ ساتہہ تمہاری ہی یعنی مطلع ہی تمہاری حال پر جہان کہین کہ ہو تم برابر ہی کہ پکار کر یاد کرو
یا چپکی اور وہ کہ پکارتی ہو اوسکو بہت نزدیک ہی طرف ایک تمہاری کی گردن سواری اوسکی سی کہا ابو موسی نی اور مین تہا پیچہے حضرتؐ کی یعنی اونٹ پر
یا پیادہ کہتا تہا مین لاحول ولا قوۃ الا باللہ اپنی دل مین پس فرمایا حضرتؐ نی ای عبد اللہ بن قیس کہ نام ہی ابو موسی اشعری کا کیا خبردار کرون
مین تجکو اوپر ایک گنج کی گنجون بہشت کی سے پہر کہا ہان مقرر خبردار کیجیے یا رسول اللہ فرمایا حضرتؐ نی وہ گنج یہہ ہی لاحول ولا قوۃ الا باللہ نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** پکارنا ساتہہ تکبیر کے یعنی بلند جگہہ پڑہتی ہوئی جو تکبیر کہے سنت ہی پکار کر کہتی تہی یا مراد اس سی تکبیر اور مانند اوسکی کی ہر
یعنی ذکر اللہ پکار کر کرتے تہی اور اخیر حدیث مین لاحول کو گنج اس لیے کہا کہ اسکی پڑہنی والی کو بہت ثواب ملتا ہی مانند گنج دنیا کی بلکہ دنیا کی گنج کی کیا حقیقت ہی
اوسکی آگے آوے مشائخ رح نی لکہا ہی کہ کوئی ذکر مدد کرنیوالا عمل پر اس سے زیادہ نہین آور معنی اس کلمہ کے یہہ ہین کہ نہین پہرنا کسی سے
مگر ساتہہ بچانی اللہ کی اور نہین قوۃ اللہ کے طاعت پر مگر ساتہہ مدد اللہ کی ع ح **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** [illegible]
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ غُرِسَتْ لَہٗ نَخْلَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ [illegible]
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنی کہا سبحان اللہ العظیم وبحمدہ لگایا جاتا ہی اوسکے لیے
مین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** خاص کیا گیا درخت کہجور کا واسطے کثرت منفعت اوسکی کے اور ارشاد فی

اجابہ لبیک منادی ینادی سبحوا الملک القدوس
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی صبح کہ صبح کرین بندے اوس مین مگر کہ
فرشتہ پاکی کو یاد کرے بادشاہ پاک کو نقل کی یہہ ترمذی نے ف یعنی کہو سبحان الملک القدوس یا کہو
سبوح قدوس الملائکۃ والروح یا معنی یہہ ہین کہ اعتقاد کرو اسکا کہ وہ پاک ہی سب عیبون سے ع وعن جابر قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم افضل الذکر لا الہ الا اللہ وافضل الدعاء الحمد للہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت
ہی جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین ذکر کا لا الہ الا اللہ ہی اور بہترین دعاؤن کا الحمد للہ نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے
ف لا الہ الا اللہ افضل اس لیے ہی کہ ایمان بغیر اسکی صحیح نہین اور کہا بعضے محققین نے کہ یہہ کلمہ افضل سب ذکرون مین اس لیے ہی کہ اس کو تاثیر
عجیب ہے بیچ پاک کرنے باطن کی اوصاف برون سے کہ وہ معبود ہین بیچ باطن ذاکر کے فرمایا اللہ تعالی نے افرایت من اتخذ الہہ ہواہ
پس جب لا الہ الا اللہ کہتا ہی تو نفی ہوتی ہی سب معبودون کی اور الا اللہ کے کہنے سے ثابت ہوتا ہی ایک معبود یعنی اللہ اور رجوع کرتا ہی ذکر ظاہر زبان سے
طرف تہ دل کے پھر قرار پکڑتا ہی اوس مین اور غالب ہوتا ہی اوس مین اور غالب ہوتا ہی اعضا اوسکے پر پائی حلاوت اسکی اوس نے چکھا مزا اسکا اور
الحمد للہ کو دعا اس لیے کہا کہ تعریف کریم کی بیچ معنی دعا و سوال کے ہی اور افضل اس لیے کہا کہ حمد خدا کی کہ منعم حقیقی ہے بیچ معنی شکر کے ہی اور شکر موجب
زیادتی نعمت کا ہی فرمایا اللہ تعالی نے ولئن شکرتم لازیدنکم ع وعن عبد اللہ بن عمر وقال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الحمد راس الشکر ما شکر اللہ عبد لا یحمدہ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
تعریف کرنے سر ہی شکر کا نہین شکر کیا اللہ کا یعنی کامل اوس بندے نے کہ نہ تعریف کی اوسکی ف حمد فقط زبان سے ہوتی ہی اور شکر زبان اور دل
اور اعضا سے ہوتا ہی پس حمد ایک شاخ شکر کے ہی اور حمد کو سر شکر کا اس لیے کہا کہ وہ فعل زبان کا ہی اور زبان سے بیان نعمت و تعریف الہی کا خوب ہوتا ہی اور
دیگر جوارح سے نہین ہوتا ہی اور زبان نائب تمام اعضا کی ہی پس گویا حمد بھی مجمل شکر ہی اور مفصل شکر کا جزء اعظم ہی اس لیے فرمایا کہ نہین شکر کیا اللہ کا اوس بندے نے کہ حمد نہ کی
اور اس کلام مین اشارہ ہی اسپر کہ آدمی کو چاہیے کہ باوجود تصفیہ باطن کے محافظت ظاہر کی بھی کرے ع وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اول من یدعی الی الجنۃ یوم القیمۃ الذین یحمدون اللہ فی السراء والضراء رواہما البیہقی فی
شعب الایمان اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اول ایشان سے کہ بلائے جاوینگے طرف بہشت کے دن
قیامت کے وہ لوگ ہون گے کہ تعریف کرتے ہین اللہ کی وقت خوشی کی اور وقت سختی کی یعنی بہر حال راضی برضاء مولی ہین نقل کیا ان دونو
حدیثون کو بیہقی نے شعب الایمان مین وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال موسی علیہ
السلام یا رب علمنی شیئا اذکرک بہ وادعوک بہ فقال یا موسی قل لا الہ الا اللہ فقال یا رب کل عبادک یقول ھذا
انما اریدک ان تخصنی بہ قال یا موسی لو ان السموات السبع وعامرھن غیری والارضین السبع وضعن فی کفۃ ولا الہ الا
اللہ فی کفۃ مالت بہن لا الہ الا اللہ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا موسی نے
اے میرے رب سکھلا مجکو ایک چیز کہ یاد کرون مین تجکو ساتھہ اوسکے اور دعا کرون مین تجسے ساتھہ اوسکے پس فرمایا اللہ تعالی نے اے موسی کہہ لا الہ
الا اللہ اے موسی اے پروردگار میرے سارے بندے تیرے یعنی موحدین کہتے ہین یہہ سوائے اسکے نہین کہ چاہتا ہون مین ایسی چیز کو کہ خاص کرے تو مجکو
ساتھہ اوسکے کہا اے رب میرے نہوین شریک میرے نہوین فرمایا اے موسی اگر ساتون آسمان اور آباد کرنے والے اونکے سوائے میرے یعنی

فرشتے اور ساتون زمینین بھی جاتے ہین ایک پلڑے مین [illegible]

پلڑے سے بڑا لا الہ الا اللہ کا نقل کی بغوی نے یہہ شرح السنہ مین ف اگر کوئی کہے کہ [illegible]

[illegible] ان پر فائق ہون پس مطابقت جواب کو ساتھہ سوال کی کیا ہوئی کہ فرمایا کہ لا الہ الا اللہ جو [illegible]

کی تو نے محال چیز اسواسطے کہ نہین کوئی دعا و ذکر افضل اس سے سو وہ سب پڑہتے ہین اور حضرت عیسی علیہ السلام

عادت بشری کی کہ آدمی بہت خوش نہین ہوتا مگر جبکہ خاص کیا جاتا ہی ساتھہ ایک چیز کے کہ وہ اور کے پاس نہو مثلاً اگر ادمی

پاس نہو تو بہت خوش ہوتا ہی اسیطرح اسماء اور دعاؤن اور علوم نادر اور کاری گریون کا حال ہی کہ ان مین سے کسی کا پاس

کو اور پاس نہین ہوتی تو نہایت خوش ہوتا ہی باوجودیکہ عادت اللہ بسبب رحمت عام کے جاری اسپر ہوئی ہی کہ عزیز تر چیز بہت پائی جاتی ہی مثلاً

زندگی اور نمک اور پانی کی کہ یہہ چیزین کیسی عزیز ہین اور ہین بہت خلاف موتی اور یاقوت و زعفران وغیرہ کے کہ یہہ اونکی برابر عزیز نہین اور ہین علم

اور مصحف شریف عزیز سب کتابون سے افضل ہی اور پایا جاتا ہی بہت اور سستا اور علم کیمیا وغیرہ کی کیا حقیقت ہی اسکے اگر وہ پایا کم جاتا ہی اور جاہل

اوس سے ایسی خوش ہوتے ہین کہ علم قرآن و حدیث سے خوش نہین ہوتے اور کلمہ طیبہ اور کلمہ شہادت کہ وہ اشرف سب کلمات مین اور نفیس تر سب عبادتون

مین اور افضل سب ذکرون مین اور کامل تر سب حسنات مین ہین حالانکہ اکثر ہین وجودمین اور آسان تر ہین حصول مین اور عوام نے ترک کر دیا ہے اونکو

اور مواظبت کرتے ہین اسماء غریبہ اور دعاؤن عجیبہ کے کہ اکثر اون مین ایسی ہین کہ جنکی کچھہ اصل ہی نہین کتاب و سنت مین حاصل سب مثالون

کی بیان سے یہہ ہی کہ اکثر چیزین حقیقت مین بہت خوب ہین لیکن بسبب کثرت کے لوگ اونکی قدر نہین جانتے اور بعضی چیزین اوس درجہ کی عزیز

نہین ہین اور لوگ اونکو عزیز رکھتے ہین بسبب قلت کے اور اللہ تعالی نے یہہ سوال حضرت موسی علیہ السلام کو الہام کیا تاکہ وہ پوچھین اور رب العزت

جواب دے اور ظاہر ہو بزرگی اسکی نزدیک خواص و عوام کے اور ورد کہین اسکا ہر وقت و ہر مقام مین **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ صَدَّقَهٗ رَبُّهٗ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَاَنَا اَكْبَرُ وَاِذَا قَالَ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ يَقُوْلُ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَحْدِیْ لَا شَرِيْكَ لِیْ وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ

الْحَمْدُ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا لِیَ الْمُلْكُ وَلِیَ الْحَمْدُ وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا لَا حَوْلَ

وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِیْ وَكَانَ يَقُوْلُ مَنْ قَالَهَا فِیْ مَرَضِهٖ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی

ابی سعید و ابی ہریرہ سے کہ کہا دونون نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہے نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہی

اوسکو رب اوسکا یعنی ثابت رکھتا ہی اور قبول کرتا ہی ان اقوال کو اور موافق کہنے اوسکی کے فرماتا ہی نہین کوئی معبود مگر مین اور نہین

اور جسوقت کہ کہتا ہی بندہ نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین کوئی شریک اوسکا کوئی فرماتا ہی اللہ تعالی نہین کوئی معبود مگر مین

نہین کوئی شریک واسطے میرے اور جب کہتا ہی بندہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اوسی کے لیے بادشاہت ہی اور اوسی کے لیے تعریف

اللہ تعالی نہین کوئی معبود مگر مین میرے ہی لیے بادشاہت ہی اور میرے ہی لیے تعریف ہی اور جب کہتا ہی بندہ نہین [illegible]

اور نہین قوۃ طاعت پر مگر ساتھہ مدد اللہ تعالی کے فرماتا ہی اللہ تعالی نہین کوئی معبود مگر مین اور نہین میرے کوئی [illegible]

مدد میری کے اور نہی حضرت فرماتے جس شخص نے کہا ان کلمات کو یعنی سوای جو اون [illegible]

آگ نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ [illegible]

Marfat.com

عن خدا ... سبحان الله عدد ما خلق في
وعن سبحان الله عدد ما بين ذلك وسبحان الله عدد ما هو خالق والله
مثل ذلك ولا إله إلا الله مثل ذلك ولا حول ولا قوة إلا بالله مثل ذلك رواه الترمذي
وقال هذا حديث غريب اور روايت ہی سعد بن ابی وقاص سے یہہ کہ وہ داخل ہوئی ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ
اوس عورت کے اوسکے گٹھلیان کھجور کی تھین یا کنکریان تسبیح پڑہتی تھی ساتھہ اونکی یعنی تسبیح کو گنتی تھی ساتھہ اونکی پس فرمایا حضرت نے کیا
ساتھہ اوس تسبیح کے کہ وہ بہت آسان ہو تجھہ پر اس سے یعنی اس تسبیح پڑہنے سے بہت ہی گٹھلیون پر بلکہ بہت بہتر ہو وہ تسبیح یہہ ہی پاکی
ہی اللہ کو بقدر گنتی اوس چیز کے کہ پیدا کی آسمان مین اور پاکی ہی اللہ کو موافق گنتی اوس چیز کی کہ پیدا کی زمین مین اور پاکی ہی اللہ کو موافق
گنتی اوس چیز کی کہ درمیان آسمان اور زمین کی ہی اور پاکی ہی اللہ کو موافق گنتی اوس چیز کی کہ وہ پیدا کرنیوالا ہی یعنی بعد اسکی یا ازل ہی ابد تلک
اور مراد اس سے ہمیشگی ہی اور اللہ اکبر مانند اسکی اور الحمد للہ مانند اسکی اور لا الہ الا اللہ مانند اسکی اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ مانند اسی کی نقل کی
یہہ ترمذی اور ابو داؤد نے کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہی ف ایک عورت پاس بعضی وایتون مین آیا ہی کہ وہ عورت حضرت کی بیویون مین سے
تھین جویریہ یا اور کوئی اور یا کنکریان یہہ شک راوی ہی راوی کو شک ہوا ہی کہ گٹھلیان تھین یا کنکریان اور تسبیح اسطرح کی کہ اب متعارف ہی حضرت کے
زمانہ شریف مین نہ تھی بعضی گٹھلیون یا سنگریزون پر پڑہتی تھے اور بعضی ڈوری مین گرہین دیتی جاتی تھے لیکن یہہ حدیث اصل صحیح ہی واسطے جائز ہونے
اس تسبیح کی بھی بسبب تقریر یعنی جائز کہنے حضرت کی اس لیے کہ یہہ تسبیح اوسی کی حکم مین ہی کیونکہ فرق نہین ہی درمیان پروئی ہوئی دانون کی
اور بغیر پروئی ہوئونکی بیچ مقدمہ گنتی کے اور نہ اعتماد کیا جاوی اوسکی قول پر کہ گناہی اوسکو بدعت اوکہا ہی مشائخ نے کہ یہہ کوڑہ ہی شیطان کے
لیے اور منقول ہی کہ کسی نے تسبیح دیکھی جنید کی ہاتھہ مین بیچ حالت نشہ ہونے اونکی کے پس پوچھا اس سے کہا کہ یہہ ایسی چیز ہی کہ پوچھہ ہم سبب
اسکی طرف اللہ کی پھر کیونکر چھوڑون مین اسکو اور اللہ اکبر مانند اسی کی یعنی کہا اللہ اکبر عدد ما خلق فی السمائ الخ اور احتمال ہی کہ لفظ مثل ذلک کا کہا ہو
بجای عدد ما خلق فی السمائ الخ اور اسیطرح اسکی ما بعد کی جملون مین دونون احتمال ہین ع ح **وعن** عمرو بن شعیب عن جده قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم من سبح الله مائة بالغداة ومائة بالعشي كان كمن حج مائة حجة ومن حمد الله مائة
بالغداة ومائة بالعشي كان كمن حمل على مائة فرس في سبيل الله ومن هلل الله مائة بالغداة ومائة بالعشي كان
أفضل من مائة رقبة من ولد إسمٰعيل ومن كبر الله مائة بالغداة ومائة بالعشي لم يأت في ذلك اليوم أحد بأكثر
مما أتى به إلا من قال مثل ذلك أو زاد على ما قال رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن غريب اور روايت ہی
عمرو سے شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اوس نے نقل کی اپنے دادا سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہے سبحان اللہ سو بار اول
دن مین اور سو بار آخر دن مین ہوتا ہی مانند اوس شخص کے کہ کیے سو حج یعنی نفل حج اور جسنے الحمد للہ کہا سو بار اول دن مین اور سو بار آخر دن مین ہوتا ہی
مانند اوس شخص کے کہ سوار کیا اوس نے لوگون کو سو گھوڑون پر خدا کی راہ مین اور جسنے کہا لا الہ الا اللہ سو بار اول دن مین اور سو بار آخر دن مین ہوتا ہی
افضل اوس شخص سے کہ آزاد کیے اوس نے سو بردے اولاد حضرت اسماعیل کے سے اور جسنے اللہ اکبر کہا سو بار اول دن مین اور سو بار آخر دن مین نہین لاوے
کوئی قیامت کو کوئی شخص ثواب مین زیادہ اوس ثواب سے کہ لاویگا وہ اوسکو مگر وہ شخص کہ کہے مانند اسکی یعنی وہ برابر اسکی ہوگا یا زیادہ اسسے
کہا ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی ف مانند اسکی کہ کہے سو حج دلالت کرتی ہی یہہ

حدیث اسپر کہ ذکر سہان بشرط حضور کے ساتھہ اللہ کے افضل ہے عبادات [illegible]
ناقص کے ساتھہ کامل کے واسطے مبالغہ کے بیچ بیان فضیلت اس عمل کے اور بعضون نے کہا کہ ثواب مصاف سبیح
اور [illegible] کی راہ مین یعنی جہاد کے لیے دی ڈالی یا عاریۃً دی اور اس مین رغبت دلائی ذکر کی تاکہ نہ التفات کرے طرف دنیا اور
ہمت اپنی اوپر حضور مع اللہ کے اسواسطے کہ مقصود تمام عبادات بدنیہ اور مالیہ سے اور مرکب بدنی اور مالی سے ذکر اللہ ہے تو اور کچھ
مین شبہ نہین کہ مطلوب اولی ہوتا ہے وسیلہ سے اور آزاد کیے سو برے اس مین تسلی ہے واسطے ذکر کرنیوالون محتاجون کے کہ عاجز ہین عبادات
مالیہ سے کہ غنی ادا کرتے ہین اور مراد اولاد اسماعیل سے عرب ہین اس لیے کہ وہ افضل ہین بسبب ہونے اونکے قرابتی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور ظاہر اخیر حدیث سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ اکبر افضل ہے سب تسبیحات سے کہ اوپر اسکے مذکور ہوئین اور بہت حدیثین
صحیحہ دلالت اسپر کرتے ہین کہ افضل ان مین لا الہ الا اللہ ہے پھر الحمد للہ اور پھر اللہ اکبر اور سبحان اللہ پس تاویل اس مین یون کیجاویگی
کہ نہین لاوے گا اوس دن مین ثواب کوئی سوای لا الہ الا اللہ پڑہنے والے اور الحمد للہ پڑہنے والے کو زیادہ اوس ثواب سے کہ لاوے گا بہ [illegible] ع وعن
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيْحُ نِصْفُ الْمِيْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَأُهُ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَيْسَ لَهَا حِجَابٌ
دُوْنَ اللّٰهِ حَتّٰى تَخْلُصَ اِلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ کہنا بھرتا ہے آدہی ترازو کو یعنی ایک پلڑا جو مقرر ہے نیکیون کے تولنے کو لیے اوسکو بھر دیگا اور
الحمد للہ کہنا بھرتا ہے ساری ترازو کو اور لا الہ الا اللہ نہین ہے واسطے اوسکے پردہ ہونے اللہ کی یہانتک کہ پہونچتا ہے طرف اللہ کے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ
حدیث غریب ہے اور نہین اسناد اسکی قوی ف الحمد للہ کہنا الخ یعنی ترا ثواب الحمد للہ کا بھر دیتا ہے ساری ترازو کو اور افضل ہے سبحان اللہ سے یا مراد
یہہ ہے کہ الحمد للہ برابر سبحان اللہ کے ہے کہ آدہی ترازو کو بھر دیتا ہے ثواب سبحان اللہ کا اور آدہی کو بھر دیتا ہے ثواب الحمد للہ کا دونو ملکر ساری ترازو کو بھرتے
ہین اور اخیر حدیث کے معنی یہہ ہین کہ لا الہ الا اللہ بہت جلدی قبول ہوتا ہے درگاہ کبریائی مین اور بہت ثواب پاتا ہے پڑہنے والا اوسکا اور اس مین
دلالت ظاہر ہے اسپر کہ لا الہ الا اللہ افضل ہے سبحان اللہ اور الحمد للہ سے ع وعن أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ عَبْدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا قَطُّ اِلَّا فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتّٰى يُفْضِيَ اِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کہتا کوئی بندہ لا الہ الا اللہ
خالص دل سے یعنی بدون ریا کے کبھی مگر کہ کھولی جاتے ہین اوسکے لیے دروازے آسمان کے یہانتک کہ پہونچتا ہے طرف عرش کے یعنی جلدی قبول ہوتا ہے
جبتک کہ بچتا ہے کبیرہ گناہون سے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے ف یعنی کبیرہ گناہون سے شرط ہے جلدی قبول ہونیکی تا اصل
ثواب کے یعنی جلدی قبول جبھی ہوتا ہے کہ کبیرہ گناہون سے بچے اور اصل ثواب بہرحال ملتا ہے ع وعن
ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيْتُ اِبْرَاهِيْمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِقْرَأْ اُمَّتَكَ مِنِّي
السَّلَامَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَاَنَّهَا قِيْعَانٌ وَاَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاللّٰهُ اَكْبَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ [illegible]
ملا مین ابراہیم سے اوس رات کہ معراج ہوئی مجکو یعنی ساتوین آسمان پر ملا کیہ لگائے ہوئے بیت المعمور سے مین کہا ابراہیم نے اور محمد کی امت
طرف سے سلام اور خبر دینا اونکو کہ تحقیق جنت پاکیزہ ہے مٹی اوسکی یعنی مشک زعفران ہے پانی اوسکا میٹھا [illegible]

Marfat.com

الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا
[illegible] سلام لائق ہی ہر سنوالے کو کہ کہو وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور درخت اوسکا
[illegible] گاہ کر اپنی امت کو کہ ان کلمات اور مانند انکی کے پڑہنے سے آدمی جنت مین داخل ہوتا ہی اور بہت سی
[illegible] گاڑا جاتا ہی یعنی ہر کلمہ کے پڑہنے سے ایک درخت لگتا ہی پس جتنی زیادہ پڑہیگا اوتنی ہی درخت زیادہ لگائے جاوینگے
[illegible] پیرہ وکانت من المہاجرات قالت قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکن بالتسبیح والتہلیل
[illegible] واعقدن بالانامل فانہن مسئولات مستنطقات ولا تغفلن فتنسین الرحمۃ رواہ الترمذی وابوداؤد
[illegible] روایت ہی یسیرہ سی اور تہی وہ ہجرت کرنیوالیون سی کہا کہ فرمایا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم کرو اپنے پر کہنا سبحان اللہ اور لا الہ
[illegible] اللہ اور سبحان الملک القدوس رب سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح کا اور گنو ساتھہ اونکلیون کے یعنی تسبیحات مذکورہ اس لیے کہ وہ پوچھی جاوینگے
[illegible] گویا کہ ولائی جاوینگی اور نہ غافل ہو تم یعنی ذکر نچھوڑو پس بہلائی جاؤگی رحمت سے یعنی اگر ذکر چھوڑوگی محروم رہوگی ثواب اوسکی سی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد نے
[illegible] پوچھی جاوینگی سخ یعنی قیامت کو پوچھیگا اللہ تعالیٰ کہ کیا کیا تہا تمنے اور گویائی پیدا کریگا اللہ تعالیٰ اون مین پھر گواہی دینگی اپنے صاحب کے
[illegible] اعمال پر اور ایسا ہی حال اور اعضا کا ہوگا فرمایا اللہ تعالیٰ نے یوم تشہد علیہم السنتہم وایدیہم وارجلہم بما کانوا یعملون اور آئین
[illegible] رغبت دلائی اسپر کہ استعمال کرے اعضا کو اوس چیز مین کہ راضی ہو اللہ تعالیٰ اوس سی اور بچاوے گناہون سی اور اس سی معلوم ہوا کہ اونکلیون
[illegible] پڑہنا اذکار کا افضل ہے اگرچہ جائز ہی تسبیح پر پڑہنا ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** سعد بن ابی وقاص
[illegible] قال جاء اعرابی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال علمنی کلاما اقولہ قال قل لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک
[illegible] لہ اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ رب العلمین لا حول ولا قوۃ الا باللہ العزیز الحکیم قال فہؤلاء
[illegible] لربی فما لی فقال قل اللہم اغفر لی وارحمنی واہدنی وارزقنی وعافنی شک الراوی فی عافنی رواہ مسلم
[illegible] روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی کہ کہا آیا ایک دیہاتی پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا سکھلاؤ مجکو ایک ذکر کہ کہتا رہون مین یعنی ورد
[illegible] کرون لوسکو فرمایا کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہین کوئی شریک اوسکا اللہ بہت بڑا ہی بڑا اور تعریف واسطے اللہ کے بہت ہی پاکی ہی
[illegible] پالنے والا عالمون کا نہین پھرنا گناہون سی اور نہین طاقت عبادت پر مگر ساتھہ مدد [illegible] حکمت والے کی کہا اوس نے
[illegible] یہہ الفاظ ہین واسطے ذکر رب میری کے پس کیا ہی واسطے میری کہ دعا کرون ساتھہ اوسکے اپنے لیے پس فرمایا کہہ یا الٰہی بخش مجکو اور رحم کر
[illegible] ساتھہ توفیق دینے طاعت کے حرکات وسکنات مین اور ہدایت کر مجکو یعنی طرف بہتر احوال کے اور روزی دے مجکو یعنی مال حلال
[illegible] سی کہہ مجکو شک کیا راوی نے لفظ عافنی مین کہ یہہ لفظ ہی یا نہین نقل کی یہہ مسلم نے **ف** آیا ہی بزار کی روایت مین لفظ
[illegible] العلیم کے یعنی بجای العزیز الحکیم کے اور مشہور بہی العلی العظیم ہی لوگون کی زبان پر اگرچہ نہین وارد ہوا صحیح مسلم مین ع **وعن**
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر علی شجرۃ یابسۃ الورق وضرب بہا بعصاہ فتناثر الورق فقال ان الحمد
[illegible] لا الہ الا اللہ واللہ اکبر تساقط ذنوب العبد کما یتساقط ورق ہذہ الشجرۃ رواہ الترمذی
[illegible] روایت ہی ابن مسعود سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرے اوپر ایک درخت خشک پتونکی کے پہر مارا اوسکے
[illegible] پس کہا تحقیق کہنا الحمد للہ اور سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کا جہاڑتا ہی گناہ بندون کے

Marfat.com

جیسکہ جہڑی ہین پہ اس درخت کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی حسن
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثِرْ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ فَاِنَّھَا مِنْ کَنْزٍ
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ کَشَفَ اللّٰہُ عَنْہُ سَبْعِیْنَ بَابًا مِنَ الضُّرِّ اَدْنَاھَا الْفَقْرُ
وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ لَیْسَ اِسْنَادُہٗ بِمُتَّصِلٍ وَمَکْحُوْلٌ لَمْ یَسْمَعْ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اور روایت ہی مکحول ہی کہ نقل کی اوسنے
کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتایت کر کہنی لاحول ولاقوۃ الا باللہ کے پس تحقیق یہہ گنج ہی گنجون بہشت کہسی کہا
پس جو شخص کہ کہی نہین حیلہ یعنی واسطی دفع ضرر کے اور نہین قوت یعنی اوپر حاصل کرنے نفع کی مگر ساتہہ محافظت اور قدرت اللہ کی اوسنے
چہٹکارا عذاب اللہ کی سے مگر طرف اوسی کی یعنی ساتہہ رجوع کرنیکی طرف رضا اور رحمت اوسکی کے دور کرتا ہی اللہ تعالیٰ اوس سے ستر دروازے
یعنی ستر قسمین ضرر کہ ادنا اونکی محتاجگی ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث نہین سند اسکی متصل اس لیے کہ مکحول نی نہین سنا ابو ہریرہ سے
ف گنج یعنی ذخیرہ ہی جنت کا کہ نفع اوٹہاویگا اوس سے پڑہنے والا اوس کا اوسدن کہ نہ نفع دیگا مال اور نہ اولاد اور مراد محتاجگی سی محتاجگی دل
کی ہی جو کہ آتی ہی حدیث مین کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا پس دل کی محتاجگی دور ہوتی ہی اسکی پڑہنے سے اس لیے کہ جب اسکی پڑہنے والی نی معنی اسکی
تصور کیے تو یقین ہوتا ہی اوسکو دل مین کہ ہر امر اللہ ہی کی اختیار مین ہی اور نفع اور ضرر اور دینا اور نہ دینا اوسکی ہاتہہ ہے پس صبر کرتا ہی بلا پر اور شکر
کرتا ہی نعمتون پر اور سونپتا ہی امر اپنا اللہ تعالیٰ پر اور راضی ہوتا ہی قضا و قدر پر پس ہوتا ہی بڑا ولی شیخ امام قطب ابو الحسن شاذلی نی کہا کہ صحبت
رکہی مجہ اپنی سیاحت مین ساتہہ ایک شخص کے پس وصیت کی مجکو کہ نہین اقوال مین کوئی چیز بہت مدد و معاون اعمال نیک پر برابر لاحول ولا قوۃ
الا باللہ کی اور نہین کوئی چیز افعال مین بہت مدد و معاون برابر بہاگنے کی طرف خدا کی اور چنگل مارنیکی ساتہہ فضل اوسکی کے وَمَنْ یَّعْتَصِمْ بِاللّٰہِ
فَقَدْ ھُدِیَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ اور نہین سند اسکی متصل یہہ حدیث اگرچہ منقطع ہی لیکن قوت دیتی ہی اسکو یہہ حدیث کہ وارد ہوئی ہی ابو موسیٰ اشعری
سے مرفوع لاحول ولا قوۃ الا باللہ فانہا کنز من کنوز الجنۃ روایت کی ہی یہہ صحاح ستہ والون نی اور روایت کی نسائی اور بزار نی ابو ہریرہ سے مرفوع
لاحول ولا قوۃ الا باللہ مع لا منجا من اللہ الا الیہ کنز من کنوز الجنۃ ع ح **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ دَوَاءٌ مِنْ تِسْعَۃٍ وَتِسْعِیْنَ دَاءً اَیْسَرُھَا الْھَمُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ دوا ہی ننانوین بیماریون کی یعنی بیماریون دنیویہ اور اخرویہ کی ادنی اون مین سے غم ہی یعنی غم ہین اور دنیا کا
وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی کَلِمَۃٍ مِّنْ تَحْتِ الْعَرْشِ مِنْ کَنْزِ الْجَنَّۃِ لَاحَوْلَ
وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَسْلَمَ عَبْدِیْ وَاسْتَسْلَمَ رَوَاھُمَا الْبَیْھَقِیُّ فِی الدَّعَوَاتِ الْکَبِیْرِ اور روایت ہی ابی
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ بتلاؤن مین تجکو ایک کلمہ کہ اوترا ہی عرش کی نیچے سی گنج بہشت سی وہ کلمہ یہہ ہی لاحول ولا قوۃ
باللہ جب یہہ کہتا ہی بندہ تو فرماتا ہی اللہ تعالیٰ تابعدار ہوا بندہ میرا اور بہت فرمان بردار ہوا نقل کرین یہہ دونون حدیثین بیہقی
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ ھِیَ صَلٰوۃُ الْخَلَائِقِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَلِمَۃُ الشُّکْرِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کَلِمَۃُ
اَکْبَرُ تَمْلَأُ مَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَسْلَمَ
سرانجین اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ کہا سبحان اللہ وہ ہی عبادت مخلوقات کی اور الحمد للہ کلمہ شکر کا اور لا الہ الا اللہ کلمہ
توحید کا کہ سبب ہے خلاصی کا آگ سے اپنی پڑہنے والی کے لیے اور ثواب اللہ اکبر کا

Marfat.com

باب الاستغفار والتوبة

باب ہی بیچ بیان استغفار و توبہ کے

[illegible] کی اصل وہ کبھی متضمن توبہ کو ہوتی ہی اور کبھی نہین اسی لیے کہا والتوبۃ یا استغفار زبان سی ہوتی ہی اور تو[illegible]
[illegible] کرنا گناہون سی طرف طاعت کے اور غفلت سے طرف ذکر کے اور رغبت سی طرف حضور کی اور بخشش اللہ تعالی کی بندے کے
[illegible] اوسکو دنیا مین کہ نہ مطلع کرے کسیکو اوسپر اور دونکو آخرت مین کہ نہ عذاب کری اوسکو گناہ پر اور سید الطائفہ جنید بغدادی [illegible]
[illegible] یا فراموش کرنا گناہ کا یعنی بعد توبہ کرنیکے ایسی حلاوت گناہ کی دل سی نکل جاوی کہ گویا پہچانتا ہی نہین گناہ کو اور سہل تستری سے
[illegible] کہ توبہ کیا ہی فرمایا کہ نہ ہو ترا گناہ کو یعنی بسبب خوف عذاب کی انتہی اور توبہ اور استغفار کرنے بموجب امر و توبوا الی اللہ جمیعا کی ہر بندہ پر واجب
[illegible] لیے کہ ہر ایک بحسب حال و مرتبہ اپنی کو گناہ یا چوک سی خالی نہین پس ہر ایک کو لازم ہی کہ تمام گناہون گذشتہ سی توبہ کرے اور بخشش چاہی اور آئندہ
[illegible] گناہ ترک کرے اور صبح اور شام توبہ اور استغفار کو ورد کری تاکہ کفارہ ہوتا رہی تمام گناہون کبیرہ اور صغیرہ کا کہ قصدا کیی ہون یا خطاءً یا سہوا اور بسبب
[illegible] گناہون کی توفیق طاعت سی محروم نہ ہی اور ظلمت اصرار کی گناہ ہونپر دلکو بالکل نگہیر لے اور کفر و دوزخ کو نہ پہنچاوی اور شرطین توبہ کی چار ہین
[illegible] توبہ یہہ کہ محض خوف عذاب الہی ہی اور بسبب تعظیم امر اوسکی کے توبہ کرے اور کوئی غرض درمیان مین نہو مانند تعریف کرنے لوگونکی اور ضعف اور فقر
[illegible] مانند انکی کے دوسری یہہ کہ گناہون گذری ہوون سی شرمندہ ہو تیسری یہہ کہ آیندہ ترک کرنا گناہون ظاہر و باطن کا کرے چوتھی یہہ کہ عزم بالجزم
[illegible] ہے کہ آیندہ ہرگز کوئی گناہ نہین کرونگا اور کیفیت توبہ اور صحت اس عزم کی یہہ ہی کہ ابتدای بلوغ اپنی سی وقت توبہ تلک تلاش کری کہ کیا کیا گناہ
[illegible] تا تدارک ہر ایک کا کری پس اگر نماز روزہ اور حج اور زکوۃ اور اور فرائض ترک ہوتی ہون قضا اونکی کرے اور سنتی نکری انکو ادا کرے دین
[illegible] صرف کرنی وقت کی نفل مین اور فرض کفایہ مین کہ نہ متعین یعنے نہ موقوف ہوا وسپر اور جو منع چیزین کی ہین مانند پینے شراب غیرہ کی اسی درگاہ
[illegible] مین توبہ استغفار کرے اور بہت عمل خیر کرے اور للہ دی تا توبہ اوسکی مقبول ہو اور بخشا جاوی چنانچہ وعدہ کیا ہی اللہ تعالی نے
[illegible] یقبل التوبۃ عن عبادہ ویعفو عن السیات اور یہہ توبہ اللہ تعالی سی کرنی اون گناہون سی ہی کہ محض گناہ خدا کی ہین اور جو گناہ کہ بسبب
[illegible] بندون کی ہون تو اللہ سی بھی بخشش چاہی اس لیے کہ نافرمانی اوسکی کے اور اون سی بھی تدارک اوسکا کرے کہ اگر حق قسم مال سی ہو
[illegible] بخشواوی اور اگر سوای مال کے ہو مانند غیبت وغیرہ کی تو اوس سے بخشواوی اگر فتنہ [illegible] اوس تصور کا اور نہین تو بجیز کر
[illegible] گناہ معاف کرواوی اور اگر اس مین بھی خوف فتنہ کا ہو تو رجوع خدا تعالی سے کرے اور تضرع اور زاری اور اعمال خیر کرے
[illegible] اللہ تعالی اوس سے راضی ہو اور اپنے فضل سے اوسکے دشمنون کو ساتھہ دینے اجر کے اپنے پاس سے راضی کرے اور اگر صاحب حق
[illegible] اوسکے قائم مقام اوسکے ہین اون سے بخشواوی اور سلوک کرے اون سی اور مردہ کے لیے بھی کچھہ للہ دی اور توبہ اور استغفار مین
[illegible] نفس و شیطان کی یہہ نہ کہو کہ مین توبہ پر ثابت نہین رہنے کا توبہ کیونکر کرون اس لیے کہ جب بندہ توبہ کرتا ہی تو گناہ اگلے
[illegible] اگر بندہ پر بسبب بشریت کے گناہ ہو جاوی تو پھر توبہ کرے اگرچہ دن مین کئی بار ہو بشرطیکہ وقت توبہ کے اوسکے دل مین نہو کہ پھر گناہ
[illegible] گناہ کرنیکے مرجاؤن اور جب توبہ کرے تو نہاکر پاک کپڑے پہن کر دو رکعت پڑہی حضور دل سی اور سجدہ
[illegible] نفس کو کرے اور گناہ گذری ہوونکو یاد کر کر عذاب الہی سی ڈر کر نادم ہو اور توبہ و استغفار کری بعدہ تہہ
[illegible] حاضر ہوا ہی اور عذر کرتا ہی گناہ میری بخشدی اور اپنے فضل سے عذر میرا قبول کر اور ساتھہ نظر رحمت کے

Marfat.com

میری طرف دیکھے اور میرے سب گناہ گذشتہ بخش اور مرتے دم تک مجکو اپنے گناہ [illegible]
پر ہے اور مسلمانون کے لیے بھی بخشش چاہے یہہ توبہ عوام کی ہے کہ صاحب اسکا مستحق بشارت ان [illegible]
تو خواص کی یہہ ہے کہ بری خلاق سے کہ واجب ہے پاک کرنا دل کا اون سے توبہ کرین اور توبہ محبون کی غفلت خدا سے اور شغول
ہے اور جانا چاہیے کہ گناہ کبیرہ ایمان سے تو خارج نہین کرتا لیکن فاسق و عاصی کر دیتا ہے اور گناہ کبیرہ اور صغیرہ کا بیان باب الکبائر
مین تفصیل سے کیا گیا ہے جو چاہے وہانسے دیکھلے اور صغیرہ گناہ بے انتہا ہین اور پرہیز کرنا بھی اون سے دشوار ہے اور بحسب مذہب مختار
لاتے ہین بشرطیکہ اصرار نہو صغیرہ پر اس لیے کہ صغیرہ بسبب اصرار کے کبیرہ ہو جاتا ہے پس مومن کو واجب ہے کہ کبائر سے بلکہ حتی المقدور
پرہیز کرے اور جانے کہ گناہ اگرچہ ایمان سے خارج نہین کر دیتے لیکن خوف اسکا ہے کہ رفتہ رفتہ انجام کار کو کفر و دوزخ کو نہ پہونچا دین اور
علاج گناہون سے بچنے کا یہہ ہے کہ ہر چیز مین حد ضرورت پر ٹھیرے اور وہ یہہ ہے لقمہ دفع کرنیوالا بھوک کو اور کپڑا ڈھانکنیوالا ستر کا اور مکان محافظ
کرنیوالا گرمی و سردی سے اور باسن ضروری اور ایک بیوی اگر ضرور ہو اور جانا چاہیے کہ بسبب تجاوز کرنیکے حد ضرور سے اور ساتھہ وسعت کرنیکے مباح
مین پڑتا ہے شبہات و مکروہات مین اور بسبب پڑنیکے مکروہات مین مرتکب حرام چیزون کا ہوتا ہے اور یہان سرحد اسلام کی تمام ہوتی ہے اور من بعد
اسکے گہ کفر و آگ کا ہے نعوذ باللہ منہ ع ح و تفسیر بحر العلوم **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ فِی الْیَوْمِ اَکْثَرَ مِنْ سَبْعِیْنَ مَرَّةً رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے ابی ہریرہ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اللہ کی تحقیق مین البتہ استغفار کرتا ہون اللہ تعالی سے اور توبہ کرتا ہون طرف اوسکے دن مین
زیادہ ستر بار سے نقل کی یہہ بخاری **ف** توبہ و استغفار کرنا حضرت کا نہین تھا واسطے گناہ کے اس لیے کہ حضرت معصوم تھے بلکہ اس لیے
تھا کہ حضرت اپنے اعتقاد مین جانتے تھے کہ قصور ہوا مجھسے بندگی مین کہ لائق حضرت ذی الجلال والاکرام کی نہین ہوئی اور منظور رغبت
دلانی تھی امت کو توبہ و استغفار پر کہ حضرت باوجودیکہ معصوم اور خیر المخلوقات تھے جب اونہون نے توبہ و استغفار کو ہر دن زیادہ ستر بار سے تو گنہگاروں
کو بطریق اولی کثرت اسکی کرنی چاہیے فرمایا حضرت علی نے کہ تھین زمین مین دو امانین عذاب خدا سے پس ایک تو اوٹھہ گئی اور دوسری موجود
ہے پس چنگل مارو ساتھہ اوسکے وہ امان جو اوٹھہ گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور وہ جو باقی ہے استغفار ہے فرمایا اللہ تعالی
وَمَا کَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِیْهِمْ وَمَا کَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ع **وَعَنِ** الْاَغَرِّ الْمُزَنِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّهٗ لَیُغَانُ عَلٰی قَلْبِیْ وَاِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِی الْیَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اغر مزنی سے کہ کہا فرمایا رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شان یہہ ہے کہ البتہ پردہ کیا جاتا ہے دل میرے پر اور تحقیق مین البتہ استغفار کرتا ہون اللہ سے بیچ دن کی سو بار **ف** اس
یہہ مسلم **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے کہ دل مبارک بروقت جناب باری مین حاضر رہے غافل نہو اور دہر سے پس بسبب
ہونیکے حضرت ان مباح کامون مین مثل کھانیکے اور بیویون سے خلطہ کرنیکے اور سوای انکی کے جو فی الجملہ اور دہر سے غفلت ہوتی تھی اسکو بہ نسبت اپنے
استغفار کرتے تھے اور اسکا اور بھی کتنے معنی لکھے ہین علمانے بخوف درازگی کے یہان نہین ذکر کیے اور مختار وہ ہے کہ جو بعضے اجو گون نے
یہہ ہے کہ یہہ حدیث متشابہات سے ہے علم اسکا اللہ اور رسول کو ہے ایمان اسپر لاوے اور در پے سمجھنے معنون اسکی کے نہووے ع ف
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ تُوْبُوْا اِلَی اللّٰهِ فَاِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْهِ فِی الْیَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے لوگو توبہ کرو طرف اللہ کی پس تحقیق

Marfat.com

ان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما
حرمت الظلم علی نفسی وجعلتہ بینکم محرما فلا تظالموا یا عبادی
فاستھدونی اھدکم یا عبادی کلکم جائع الا من اطعمتہ فاستطعمونی اطعمکم یا عبادی
فاستکسونی اکسکم یا عبادی انکم تخطئون باللیل والنھار وانا اغفر الذنوب جمیعا فاستغفرونی
انکم لن تبلغوا ضری فتضروونی ولن تبلغوا نفعی فتنفعونی یا عبادی لو ان اولکم واخرکم وانسکم
وجنکم کانوا علی اتقی قلب رجل واحد منکم ما زاد ذلک فی ملکی شیئا یا عبادی لو ان اولکم واخرکم وانسکم
وجنکم کانوا علی اتجر قلب رجل واحد منکم ما نقص ذلک من ملکی شیئا یا عبادی لو ان اولکم واخرکم وانسکم وجنکم قاموا
فی صعید واحد فسالونی فاعطیت کل انسان مسئلتہ ما نقص ذلک مما عندی الا کما ینقص المخیط اذا ادخل
البحر یا عبادی انما ھی اعمالکم احصیھا علیکم ثم اوفیکم ایاھا فمن وجد خیرا فلیحمد اللہ ومن وجد غیر ذلک
فلا یلومن الا نفسہ رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ اون حدیثون کے کہ روایت کرتے
پروردگار اپنے اور بلند سے یعنی حدیث قدسی ہے یہہ کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ای میری بندو تحقیق مینے حرام کیا ظلم اپنے اوپر یعنی پاک ہون مین ظلم سے پس وہ
تمہارے حق مین ایسا ہے جیسا اوگون کے حق مین حرام اور کیا مینے اوسکو درمیان تمہارے حرام پس نہ ظلم کرو آپس مین اے بندو میرے سب تم
گمراہ ہو مگر جسکو ہدایت کرون پس ہدایت چاہو مجھسے ہدایت کرونگا مین تمکو ای بندو میرے سب تم بھوکے ہو یعنے محتاج ہو طرف کھانے کے مگر جسکو
کھلاؤن مین یعنی اور فراخ کرون اوسپر رزق اور بے پروا کرون اوسکو پس مانگو کھانا مجھسے کھلاؤن گا مین تمکو ای بندو میرے سب تم ہو ننگے یعنی محتاج
ہو ستر عورت اور لباس کے مگر جسکو پہنے کو دیا مینے پس مانگو مجھسے لباس پہناؤن گا مین تمکو ای بندو میرے تحقیق تم یعنی اکثر تمہارے خطا کرتے ہو
رات کو اور دن اور مین بخشتا ہون گناہ سب پس بخشش مانگو مجھسے بخشونگا مین تمکو ای بندو میرے تحقیق تم ہرگز نہ پہونچوگے میرے ضرر کو تاکہ ضرر پہونچاؤ
مجھکو اور ہرگز نہ پہونچوگے نفع میرے کو تاکہ نفع پہونچاؤ مجھکو یعنی گناہ کرنے سے درگاہ صمدیت مین کچھ نقصان نہین اور طاعت کرنے سے کچھ فائدہ
نہین بلکہ نقصان و فائدہ تمہارے ہی لیے ہے چنانچہ آگے تفصیل سے فرمایا اسکو ای بندو میرے اگر تحقیق اگلے تمہارے اور پچھلے تمہارے اور آدمی تمہارے
اور جن تمہارے سب ملکر ہون اوپر بہت پرہیزگار دل ایک شخص کے تم مین سے نہ زیادہ کرے یہ سلطنت مین کچھ یعنی اگر تم نہایت پرہیزگار ہو یعنی
کسی شخص مین ہو جاؤ تو ہمارے ملک مین کچھ زیادتی نہین ہوتی ای بندو میرے اگر تحقیق اگلے تمہارے اور پچھلے تمہارے اور آدمی تمہارے اور جن تمہارے
سب ملکر ہون اوپر بدترین دل ایک شخص کے تم مین سے یعنی مانند شیطان کی ہو جاوے تو نہ گھٹے کچھ میری ملک مین سے کسی چیز کو ای بندو میرے اگر اگلے تمہارے
پچھلے تمہارے اور آدمی تمہارے اور جن تمہارے کھڑے ہون ایک مقام مین پھر مانگین مجھسے پس دون مین ہر آدمی کو موافق مانگنے اوسکے کے یعنی
دینا ہر ایک کو جو مانگے اور ایک ہی مکان مین نہ گھٹا وے وہ دینا اوس چیز سے کہ نزدیک میرے ہی مگر جیسے گھٹاتی ہے سوئی یعنی پانی کو جسوقت کہ ڈالی جاوے دریا
مین سوا میرے سوا اسکو نہین کہ اعمال تمہارے یاد رکھتا ہون اور لکھتا ہون تمپر پھر پورا دونگا مین تمکو بدلا اونکا پس جو شخص کہ پاوے بھلائی
کو پس چاہیے کہ حمد کرے پروردگار کی طرف سے پاوے اور عمل خیر کرے پس چاہیے کہ تعریف کرے اللہ کی اور جو پاوے سوای بھلائی کے یعنی برائی پس نہ ملامت
کرے مگر اپنے کو یہ حدیث صحیح ہوئی اوسکے نفس سے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** سب تم گمراہ ہو یعنی ہر کمال اور سعادت دینیہ اور دنیویہ
سے مگر جسکو ہادی بین لوگ اوس حالت پر کہ انکی طبیعت مین ہے گمراہ ہون لیکن مین ہدایت کرتا ہون جسکو چاہتا ہون

Marfat.com

اور یہی معنی ہین اس قول صلی اللہ علیہ وسلم کے اِنَّ اللہ [illegible]

کُلُّ مَوْلُوْدٍ یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَۃِ اسلیے کہ مراد فطرت سے توحید ہے اور مراد ضلالت سے نہ جاننا [illegible]

یعنی ہاتھہ توبہ و استغفار کے یا مراد یہہ ہے کہ سوای شرک کے بخشدیتا ہون اگر چاہتا ہون اور مگر جیسے گھٹاتی ہے سوئی کما طبی نے کہ گھٹانا سوئی کا [illegible]

کے نزدیک بلکہ وہ کالعدم ہے اس لیے اوسکے ساتھہ مشابہت دی والا اللہ کے خزانہ مین کمی کا کیا بائیگی اور کہا ابن ملک تو کہا جاوے

کسی ہے یعنی اگر فرض کرین نقصان اللہ کے خزانہ مین تو اسقدر ہوے ع **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ

وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَۃً وَتِسْعِیْنَ اِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ یَسْاَلُ فَاَتٰی رَاهِبًا فَسَاَلَهٗ هَلْ لَهٗ

جَعَلَ یَسْاَلُ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اِئْتِ قَرْیَۃَ کَذَا وَکَذَا فَاَدْرَکَهُ الْمَوْتُ فَنَاءَ بِصَدْرِهٖ نَحْوَهَا فَاخْتَصَمَتْ فِیْهِ مَلٰٓئِکَۃُ

الرَّحْمَۃِ وَمَلٰٓئِکَۃُ الْعَذَابِ فَاَوْحَی اللہُ اِلٰی هٰذِهٖ اَنْ تَقَرَّبِیْ وَاِلٰی هٰذِهٖ اَنْ تَبَاعَدِیْ فَقَالَ قِیْسُوْا مَا بَیْنَهُمَا فَوُجِدَ اِلٰی

اَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تھا بیچ بنی اسرائیل کے

ایک شخص کہ مارے ایک کم سو آدمی پھر نکلا یعنی اون مین سے پوچھتا تھا یعنی لوگون سے حال قبول ہونے توبہ اپنے کا پھر آیا ایک عابد زاہد پاس اور پوچھا اوس سے

پس کہا کیا ہے واسطے اسکے یعنی اس فعل کے واسطے اس کام کرنیوالے کے یعنی میری لیے توبہ یعنی قبول ہوگی یا نہین کہا اوس نے کہ نہین پس مار ڈالا اوس شخص نے

اوس عابد زاہد کو بھی اور شروع کیا پوچھنا پھر کہا اوسکو ایک شخص نے جا تو بستی فلانی کو ایسی ہین یعنی نام اوسکا لیا اور وصف اوسکا بیان کیا کہ وہ

خوب بستی ہے کہ اوس مین ایک عالم رہتا ہے فتوی دیگا تجکو قبول ہونے توبہ تیری پس آئی اوسکو موت یعنی جب اوس بستی کی طرف روانہ ہوا اور قریب آدھی

راہ کے پہونچا تو معلوم ہوئی اوسکو علامت مرنیکی پس جھکایا اوس نے سینہ اپنا طرف اوس بستی کے پس جھگڑی بیچ قبض کرنے روح اوسکی کے

فرشتے رحمت کے اور فرشتے عذاب کے پس حکم کیا اللہ تعالی نے اوس بستی کو کہ چلا تھا طرف اوسکے توبہ کے لیے یہہ کہ نزدیک ہو جا تو یعنی طرف بستی کے

اور حکم کیا طرف اوس بستی کے کہ راہب کو اوس مین مار کر چلا تھا یہہ کہ دور ہو جا میت سے پھر فرمایا اللہ تعالی نے یعنی اون فرشتون کو کہ ناپو تم

درمیان دونو بستیون کے یعنی جس بستی سے نزدیک ہوگا اوسی کے فرشتون کے حوالے ہوگا پس پایا گیا طرف اوس بستی کے کہ چلا تھا اوسکی طرف نزدیک تر

ایک بالشت پس بخشش کی گئی واسطے اوسکے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** جھگڑے بیچ قبض کرنے روح اوسکی کے حضرت عزرائیل سے

اور کہا ابن ملک نے تھا یعنی کہا ملائکہ رحمت کے نے کہ ہم لیجاوینگے اوسکو طرف رحمت کے اس لیے کہ یہہ تائب تھا بسبب متوجہ ہونیکی طرف اس بستی کے

توبہ کے لیے اور کہا ملائکہ عذاب نے کہ ہم لیجاوینگے اسکو طرف عذاب کے اس لیے کہ مارا اسنے سو آدمیونکو اور نہین توبہ کی ابتک اور یہہ حدیث دلالت کرتی

ہے اوپر فراخ ہونے رحمت اللہ تعالی کے طالب توبہ کے لیے اور کہا طیبی نے تھا جب راضی ہوتا ہے اللہ تعالی اپنے بندے سے راضی کر دیتا ہے اوس سے دشمنون اپنے کو

اور حدیث مین رغبت دلائی توبہ پر اور منع کیا لوگون کو ناامید ہونے سے ع **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ

وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبَ اللہُ بِکُمْ وَلَجَآءَ بِقَوْمٍ یُذْنِبُوْنَ فَیَسْتَغْفِرُوْنَ اللہَ فَیَغْفِرُ لَهُمْ رَوَاهُ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری ہے اوسکے ہاتھہ مین ہے اگر نہ گناہ کرو تم البتہ

اللہ تمکو اور البتہ لاوے ایک قوم کو کہ گناہ کرین پھر بخشش مانگین اللہ سے پس بخشے اللہ اونکو نقل کی یہہ مسلم نے **ف** مقصود بیان کرنا

رحمت اللہ تعالی کا ہے کہ وہ ایسا بخشنے والا ہے واسطے ظاہر کرنے معنی اسم غفور کے تا لوگ توبہ کرنے مین رغبت کرین اور مقنط [illegible]

اس لیے کہ اوس سے منع کیا ہے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی لیے بھیجا ہے [illegible]

Marfat.com

الشمس

یہ مسلم نے کہ بیشک اللہ تعالیٰ پھیلاتا ہی ہاتھہ اپنا رات کو تاکہ
توبہ کرے گناہ کی یہ والا رات کا یہانتک کہ نکلے آفتاب مغرب کی طرف سی نقل کی یہ مسلم نے
اس لیے کہ معلوم ہو لوگون کو کہ جب کسی سی کچھہ مانگتے ہین تو ہاتھہ پھیلاتے ہین اوسکی آگے پس معنی یہ ہین
یہ والا لیبون نے کہا کہ یہ کنایہ ہی وسعت مغفرت و رحمت سی اور یہانتک کہ نکلے آفتاب الخ یعنی جب طلوع ہوگا آفتاب
دروازہ توبہ کا بند ہوجاویگا پھر کسیکی توبہ نہین قبول ہونیکی ع **وعن** عائشة رض قالت قال رسول الله صلى الله
ان العبد اذا اعترف ثم تاب تاب الله عليه متفق عليه اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
جب اقرار کرتا ہی یعنی اپنے گناہ کا پھر توبہ کرتا ہی قبول کرتا ہی اللہ تعالیٰ توبہ اوسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابی هريرة
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تاب قبل ان تطلع الشمس من مغربها تاب الله عليه رواه مسلم
روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو توبہ کرے پہلے نکلنے آفتاب کے مغرب کی طرف سی قبول کریگا اللہ تعالیٰ توبہ
نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہا طیبی نے کہ یہہ حد ہی قبول ہونے توبہ کی کہ پہلے نکلنے آفتاب کے مغرب کی طرف سی توبہ قبول ہوتی ہی بعد ازان
ایک حد اسکی اور ہی کہ پہلی حالت غرغرہ کی توبہ کرے حالت غرغرہ کی توبہ بھی نہین قبول ہوتی ع **وعن** انس قال قال رسول
صلى الله عليه وسلم الله اشد فرحا بتوبة عبده حين يتوب اليه من احدكم كانت راحلته بارض فلاة
فيها طعامه وشرابه فايس منها فاتى شجرة فاضطجع في ظلها قد ايس من راحلته فبينما هو كذلك
عندها قائمة عنده فاخذ بخطامها ثم قال من شدة الفرح اللهم انت عبدي وانا ربك اخطاء من شدة الفرح
مسلم اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہی ساتھہ توبہ کرنے بندے اپنے کی
کہ توبہ کرتا ہی طرف اوسکی بہ نسبت ایک تمھاری کی کہ ہو سوار ی اوسکی بیچ زمین جنگل کی پھر جاتی رہی سواری اوس سے اور اوسپر تھا کھانا
اوسکا پس ناامید ہوا اوس سے یعنی بعد تلاش کرنیکے پھر آیا ایک درخت کی پاس پس لیٹ رہا اوسکی سایہ مین ناامید ہوکر اپنی سواری سے
اس حالت کہ وہ تھا اسیطرح سے دیکھا کہ ناگہان سواری کھڑی ہی نزدیک اوسکی پس پکڑی مہار اوسکی پھر ہوا اوسکو نہایت خوشی کی یا الٰہی
تو بندہ میرا اور مین ہون رب تیرا چوک گیا ماری زیادتی خوشی کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہا یون تھا کہ تو رب میرا ہی اور مین بندہ تیرا بسبب بیانات
خوشی ہوکر کہنے لگا بجای اوسکی کہ تو ہی بندہ میرا اور مین ہون رب تیرا مقصود بیان کرنا اسکا ہی کہ اللہ تعالیٰ بندی کی توبہ سے
زیادہ خوش ہوتا ہی اور توبہ قبول کرتا ہی اسکو مشابہت دی اوس شخص کے خوشی کی ساتھہ کہ گم ہوئی سواری اپنی جنگل مین پائی ح **وعن**
ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان عبدا اذنب ذنبا فقال رب اذنبت فاغفره فقال ربه
علم عبدي ان له ربا يغفر الذنب ويأخذ به غفرت لعبدي ثم مكث ما شاء الله ثم اذنب ذنبا فقال رب
اذنبت آخر فاغفره فقال اعلم عبدي ان له ربا يغفر الذنب ويأخذ به غفرت لعبدي ثم مكث ما شاء الله
ثم اذنب ذنبا آخر فاغفره لي فقال علم عبدي ان له ربا يغفر الذنب ويأخذ به غفرت لعبدي
متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ایک بندی نے یعنی اس امت

Marfat.com

مین سے یا اگلی امتون مین سے کیا گناہ پھر کیا ہے پر [illegible]
سے کیا جانا بندے میرے نے تحقیق اوسکے لیے پروردگار ہے بخشتا گناہ ہو[illegible]
یعنی جب چاہتا ہے جسکے لیے چاہتا ہے بخشا مینے بندے اپنے کو پھر ٹھہرا یعنی گناہ کرنے سے ایک مدت تک چاہا اللہ
پھر کیا مینے گناہ پس بخشا اوسکو پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے کیا جانا بندے میرے نے تحقیق اوسکے لیے پروردگار ہے بخشتا
بخشا مینے بندے اپنے کو پھر ٹھہرا بندہ اوس مدت تک کہ چاہا اللہ نے پھر کیا گناہ کہا اے پروردگار میرے کیا مینے گناہ اور پس بخشا
پس فرمایا کیا جانا بندے میرے نے کہ تحقیق واسطے اوسکے پروردگار ہے بخشتا ہے گناہ اور پکڑتا ہے ساتھ اوسکے بخشا یعنی بندے اپنے کو پھر
جو چاہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہے جو چاہے یعنی جبتک استغفار کرتا رہے حاصل یہ کہ جبتک کہ گناہ کرتا رہیگا اور استغفار
گا بخشوںگا گناہ اوسکے مقصود بیان کرنا فضیلت استغفار کا ہے اور تاثیر اوسکی کا بخشش گناہون مین نہ امر ساتھ گناہ کے ع ع
جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلَانٍ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَتَاَلَّى
عَلَيَّ اَنِّيْ لَا اَغْفِرُ لِفُلَانٍ فَاِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَاَحْبَطْتُ عَمَلَكَ اَوْ كَمَا قَالَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جندب سے یہ کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان فرمائی کہ ایک شخص نے یعنی اس امت مین سے یا اگلی امتون مین سے کہا قسم ہے خدا کی نہین بخشیگا اللہ فلانے
کو اور حدیث بیان فرمائی حضرت نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے فرمایا کون شخص ہے کہ قسم کہاتا ہے مجپر یہ کہ نہ بخشونگا فلانیکو پس تحقیق مینے بخشا فلانے کو اور ناپید کیا عمل تیرا یا ما
اوسکو کہا نقل کی یہ مسلم نے **ف** کوئی شخص گناہ بہت کرتا تھا اوسکو کسی نے کہا کہ فلانے کو اللہ نہین بخشیگا کہی یہ بات ازراہ تکبر کے کہ اوسکو
بہت گنہگار جانا اور اپنے کو اچھا جانا جیسیکہ صادر ہوتی ہے بعضے جاہل صوفیون سے اور ناپید کیا عمل تیرا یعنی باطل اور رہوئی کی مینے قسم تیری حاصل
یہ کہ اوس قسم کہانیوالے نے جو یقین کیا تھا اوسکے نہ بخشے جانیکا اوسپر عتاب ہوا اور وہ بخشا گیا پس جائز نہین ہے کسیکو قطعی دوزخی یا جنتی کہنا
مگر جنکو حق مین نص وارد ہوئی ہے مضائقہ نہین اونکو کہنا ع **وَعَنْ** شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ تَقُوْلَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ قَالَ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ
النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهٖ قَبْلَ اَنْ يُمْسِيَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ
قَبْلَ اَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے شداد بن اوس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
افضل استغفار یہ ہے کہ کہے تو یا الٰہی تو ہی ہے پروردگار میرا نہین کوئی معبود مگر تو پیدا کیا تو نے مجکو اور مین بندہ تیرا ہون اور مین تیرے
عہد پر ہون یعنی مستقیم ہون اوپر وفا کرنے عہد میثاق کے اور تیرے وعدے پر ہون یعنی یقین کرنیوالا ہون ساتھ وعدے تیری کے جہنم کے
ہونیکا اور سوائے اسکی کا جو کیا ہے بقدر طاقت اپنی کے پناہ مانگتا ہون ساتھ تیری برائی اوس چیز کے سے کی مینے اقرار کرتا ہون مین
نعمتون تیری کے کہ مجپر ہین اور اقرار کرتا ہون مین ساتھ گناہون اپنے کے پس بخش مجکو پس تحقیق نہین بخشتا گناہون کو مگر تو فرمایا جسنے
پڑھے ان لفظونکو دن مین یقین کرکے معنون انکی پر پھر مرے اوسدن پہلے شام ہونیکے پس وہ بہشتیون مین سے ہے اور جو کوئی پڑھے یہ الفاظ رات کو اور یقین کرے معنون
ان الفاظ کی پھر مرے پہلے صبح کے پس وہ بہشتیون مین سے نقل کی یہ بخاری نے **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ
وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِيْ وَرَجَوْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ عَلٰى مَا كَانَ

Marfat.com

[illegible] قال الترمذی ھذا حدیث حسن غریب

فرماتا ہی اللہ تعالیٰ اے بیٹے آدم کے تحقیق تو جبتک کہ مانگیگا مجھسے یعنی بخشش گناہونکی اور امید رکھیگا
[illegible] یعنی تیرا بخشنا کچھ بڑی چیز نہین میرے نزدیک اگرچہ بڑا گنہگار ہو تو اے بیٹے آدم کے اگر پہونچیں گناہ
[illegible] نہین پروا کرتا مین بیشمار گناہون پر تیرے اے بیٹے آدم کے تحقیق تو اگر ملیگا مجھسے ساتھہ بھری مین کے خطاؤن سے پھر ملونگا تجھسے اس حال
[illegible] پاس ساتھہ بھری تی زمین کے از روی بخشش کی نقل کی یہہ ترمذی نے اور نقل کی احمد اور دارمی نے ابی ذر سے اور

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ عَلِمَ اَنِّیْ ذُوْ قُدْرَةٍ عَلَى
[illegible] غَفَرْتُ لَهٗ وَلَا اُبَالِیْ مَا لَمْ يُشْرِكْ بِیْ شَيْئًا رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ
[illegible] کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس شخص نے جانا کہ مین صاحب قدرت ہون اوپر بخشنے گناہون کے بخشتا ہون واسطے اوسکے اور نہین پروا کرتا مین جبتک کہ نہ شریک کرے
[illegible] کو نقل کی یہہ شرح السنہ مین **ف** دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اسپر کہ جاننا بندیکا اسکو کہ اللہ قادر ہی مغفرت گناہون پر سبب اسے مغفرت کا
[illegible] جو کوئی جانتا ہی کہ اللہ تعالیٰ قادر ہی گناہون کے بخشنے پر امید رکھتا ہی اوس سے اور جو کوئی امید رکھتا ہی کریم سے وہ محروم نہین کیجاتا اوسکو پس یہہ حدیث
[illegible] حدیث کی ہی اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ منقول ہی کہ حماد بن سلمہ نے عیادت کی سفیان ثوری کی پس کہا سفیان نے حماد سے کہ آیا گمان کرتا ہے تو
[illegible] اللہ بمہ جیسکو کہا حماد نے اگر اختیار دیا جاؤن مین درمیان حساب لینے اللہ کے مجھسے اور درمیان حساب لینے باپ اپنی کے تو اللہ ہی کو مین اختیار
[illegible] اس لیے کہ اللہ زیادہ باپ سے رحم کرتا ہے مجھپر حاصل یہہ کہ تم امیدوار مغفرت کے رہو وہ ارحم الراحمین ہے ع ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
[illegible] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ ضِيْقٍ مَخْرَجًا وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَرَزَقَهٗ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ رَوَاهُ اَحْمَدُ
[illegible] دَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی لازم کریگا استغفار کو گردانا ہی اللہ تعالیٰ
[illegible] ماجہ
[illegible] کو ہر تنگی سے راہ نکلنے کی اور ہر غم سے خلاصی اور روزی دیتا ہی اوسکو یعنی حلال طیب اوس جگہہ سے کہ نہین گمان کرتا نقل کی یہہ احمد اور ابو داؤد ابن
[illegible] لازم کرے یعنی وقت صادر ہونے گناہ کے اور ظاہر ہونے بلا کے پڑا کرے یا معنی یہہ ہین کہ مداومت کرے اوسپر اسلیے کہ ہر دم مین محتاج ہی اوسکا
[illegible] ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طُوْبٰی لِمَنْ وَجَدَ فِیْ صَحِيْفَتِهٖ اِسْتِغْفَارًا كَثِيْرًا اور یہہ فضیلت مذکور والے کی ہی کہ جو کوئی لازم کرتا ہی استغفار
[illegible] اور اعتماد اللہ پر ہوتا ہی اور بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے پس بیچ حکم متقی اور متوکل کے [illegible] اوسکی شان مین یہہ آیت وارد ہوئی ہے
[illegible] لَهٗ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ پس یہہ حدیث اس آیت سے نکالی گئی ہی اور فضیلت استغفار کی

ہوتا اوسکا اس آیت سے بھی ثابت ہوتا ہی فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ
[illegible] لَكُمْ اَنْهٰرًا منقول ہی حسن بصری سے کہ ایک شخص نے شکوہ کیا اون سے قحط سالی کا پس کہا استغفار اللہ سے پھر شکوہ کیا ایک اور شخص نے
[illegible] کمی اولاد کا پھر ایک اور نے کمی پیدائش کا زمین اپنی مین پس سبھونکو حکم کیا استغفار کا پس کہا گیا اون سے کہ شکوہ کیا لوگون نے
[illegible] اور حکم کیا تمنے اون سبھونکو استغفار کرنیکا پس پڑھی اونھون نے آیت فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا الخ یعنی جتنے جواب دیے ہین سب اس آیت سے ثابت
[illegible] ابی بکر الصدیق قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَاِنْ عَادَ فِی الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ
[illegible] دَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی بکر صدیق رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین دوام کیا گناہ پر اوس شخص نے

Marfat.com

کہ استغفار کی اگرچہ عود کرے دن مین ستر بار یعنی بار بار وہی گناہ کرے [illegible]
کبیرہ ہوتا ہی اور اصرار کبیرہ پر کفر کو پہونچاتا ہی پس فرمایا جو کوئی استغفار کرتا ہی اور [illegible]
ہی جو استغفار نکرے اور نادم نہووے ۔ فصل ۔ **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِيْ اٰدَمَ [illegible]
التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بنی آدم
اس لیے کہ وہ معصوم ہین خطا سی اور بہترین خطا کرنیوالون کی توبہ کرنیوالے ہین نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **وَعَنْ**
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَذْنَبَ كَانَتْ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فِيْ قَلْبِهٖ فَاِنْ تَابَ وَاسْتَغْفَرَ صُقِلَ
زَادَ زَادَتْ حَتّٰى تَعْلُوَ قَلْبَهٗ فَذٰلِكُمُ الرَّانُ الَّذِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ رَوَاهُ
وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی
نے تحقیق مومن جب گناہ کرتا ہی ہوتا ہی ایک نقطہ سیاہ اوسکے دل مین پہر اگر توبہ کرتا ہی اور طلب بخشش کی کرتا ہی صاف کیا جاتا ہی دل اوسکا اور اگر زیادہ
کیا گناہ زیادہ ہوتا ہی وہ نقطہ یہانتک کہ چھا جاتا ہی اوسکے دل پر پس یہہ ہی ران یعنی زنگ کہ ذکر کیا اللہ تعالیٰ نے اس آیت مین ہرگز نہین یون بلکہ زنگ
باندہا ہی اونکے دلون پر اوس چیز نے کہ تھے کرتے یعنی گناہ یہانتک کہ نہین باقی رہی دلون مین خیر ہرگز نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی
نے یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** چھا جاتا ہی یعنی ڈھانپ لیتا ہی نور دل کو پس اندہا ہوتا ہی بینائی دلکی سی پس نہین دیکھتا کوئی چیز علمون نافع دینوالی
سی اور حکمتون فائدہ مند سی اور جاتی رہتی ہی شفقت و رحمت کہ نہ اپنے پر رحم کرتا ہی نہ اورون پر اور ثابت ہوتی ہین اوسکے دل مین آثار ظلم اور فتنہ
کی اور جرات کرتا ہی گناہ پر ۔ ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ
يُغَرْغِرْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہی
توبہ بندے کی جبتک کہ نہین خرہ لگتا نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** جبتک کہ خرہ نہین لگتا ہی یعنی جبتک کہ یقین نہین ہوتا موت کا جبتک توبہ
مقبول ہی اور جب یقین ہو موت کا توبہ نہین مقبول اور ظاہر اس حدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ مطلق توبہ وقت مرنیکے نہین درست خواہ توبہ کفر سے
کرے خواہ گناہ سی اور ظاہر آیت لیست التوبۃ الخ سی بھی یہی معلوم ہوتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ توبہ گناہون سی صحیح ہی نہ کفر سی پس انکے نزدیک ایمان یاس کا
غیر مقبول ہی اور توبہ یاس کی مقبول ہی اور کہا طیبی نے کہ یہہ حکم گناہون سی توبہ کرنیکا ہی اور اگر کسی سے حق اوسکا بخشوا دے ایسی حالت مین صحیح
ہی ۔ ح **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ قَالَ وَعِزَّتِكَ يَا رَبِّ لَا اَبْرَحُ اُغْوِيْ
عِبَادَكَ مَا دَامَتْ اَرْوَاحُهُمْ فِيْ اَجْسَادِهِمْ فَقَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ وَارْتِفَاعِ مَكَانِيْ لَا اَزَالُ اَغْفِرُ لَهُمْ
مَا اسْتَغْفَرُوْنِيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان نے عرض کیا پروردگار
عزت کی اے رب میرے ہمیشہ گمراہ کرتا رہونگا میں تیرے بندون کو جبتک کہ ارواح اونکے بدنون اونکی مین ہونگی پس فرمایا پروردگار عزوجل نے
عزت اور بزرگی کی اور بلندی مرتبہ اپنی کی کہ ہمیشہ بخشتا رہونگا مین اونکو جبتک کہ بخشش مانگتے رہینگے جسکو نقل کی یہہ احمد نے **وَعَنْ**
بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جَعَلَ بِالْمَغْرِبِ بَابًا عَرْضُهٗ مَسِيْرَةُ سَبْعِيْنَ عَامًا
لَا يُغْلَقُ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِهٖ وَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا
مِنْ قَبْلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی صفوان بن عسال سی کہ کہا فرمایا رسول خدا

Marfat.com

[illegible] نفع دیگا کسی جانکو ایمان [illegible]
ہے ترمذی اور ابن ماجہ **ف** توبہ کرلیے یعنی کہلا ہوا ہی توبہ کرنیوالونکی لیے یا ملامت ہے
[illegible] لوگونکے لیے دروازہ توبہ کا کہلا ہوا ہی جبتک کہ آفتاب مغرب کی طرف سی نہین نکلتا جب اوسے نکلا تو
[illegible] نہین قبول ہوویگا ایمان اوز توبہ گناہون سی اور اوسدن کہ آویگی الخ یعنی ظاہر کریگا بعضی نشانیان [illegible]
[illegible] طلوع ہونا آفتاب کا ہی مغرب سی اور باقی آیت یہہ ہی اَوْ کَسَبَتْ فِیْ اِیْمَانِہَا خَیْرًا یعنی یا نہ تھی جان کہ کی حالت ایمان اپنی لے
[illegible] نفع دیگی اوسکو توبہ حاصل آیت کا یہہ ہی کہ جسدن آفتاب مغرب کی جانب سی نکلیگا تو جو کوئی پہلے اوسکے ایمان نہ لایا ہوگا یا ایمان پر
[illegible] گناہون سی توبہ نکی ہوگی تو اوسکو ایمان یا توبہ اوسدن سی نہ نفع دیگی ع **وَعَنْ** مُعَاوِیَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
[illegible] الہجرۃ حتی تنقطع التوبۃ ولا تنقطع التوبۃ حتی تطلع الشمس من مغربہا رواہ احمد وابو داؤد والدارمی اور روایت ہے معاویہ سے کہ کہا فرمایا
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین موقوف ہوگی ہجرت یعنی گناہون سی طرف توبہ کی یہانتک کہ موقوف ہو توبہ اور نہین موقوف ہوگی توبہ یہانتک نکلے
[illegible] آفتاب مغرب کی طرف سی نقل کی یہہ احمد اور ابو داؤد اور دارمی **ف** یعنی جبتک توبہ موقوف نہین ہوتی یعنی قبول ہوتی ہی تب تلک گناہون سے
[illegible] پاک ہوسکتا ہی اور جب توبہ موقوف ہوگی گناہون سی نہین پاک ہوسکیگا اور توبہ جب موقوف ہوگی کہ آفتاب مغرب سی نکلیگا حاصل یہہ کہ جبتک
[illegible] آفتاب مغرب سی نہین نکلتا توبہ کرکر پاک ہوسکتا ہی اور جب اودہر سی نکلیگا تو توبہ سی نہین پاک ہونیکا ع **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَجُلَیْنِ کَانَا فِیْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ مُتَحَابَّیْنِ اَحَدُھُمَا مُجْتَہِدٌ فِی الْعِبَادَۃِ وَالْاٰخَرُ یَقُوْلُ وَذَنْبٌ فَجَعَلَ یَقُوْلُ
[illegible] ما انت فیہ فیقول خلنی وربی حتی وجدہ یوما علی ذنب استعظمہ فقال اقصر فقال خلنی وربی اوبعثت علی رقیبا
[illegible] واللہ لا یغفر اللہ لک ابدا ولا یدخلک الجنۃ فبعث اللہ الیہما ملکا فقبض ارواحہما فاجتمعا عندہ فقال للمذنب
[illegible] الجنۃ برحمتی وقال للآخر اتستطیع ان تحظر علی عبدی رحمتی فقال لا یا رب قال اذہبوا بہ الی النار رواہ احمد
ترجمہ ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دو شخص تھے بنی اسرائیل مین آپس مین دوست ایک اون مین سے کوشش کرتا تھا
[illegible] کرنے مین اور دوسرا کہتا تھا کہ مین گنہگار ہون یعنی اقرار کرتا تھا اپنے گناہ کا پس شروع کیا [illegible] کہ کہتا تھا گنہگار کو باز آ اوس
[illegible] مین ہی یعنی گناہ سی پس کہتا گناہ گار کہ چھوڑ مجکو ساتھہ پروردگار میری کے یعنی اس لیے کہ وہ غفور الرحیم ہی یہانتک کہ پایا اوس عابد نے
[illegible] ایک گناہ پر کہ بڑا جانا اوسکو پس کہا باز آ پس کہا گنہگار نے چھوڑ دی مجکو ساتھہ پروردگار میری کے کیا بھیجا گیا ہی تو مجہپر داروغہ پس کہا
[illegible] نے قسم ہی خدا کی نہین بخشیگا اللہ تجکو کبھی اور نہ داخل کریگا تجکو بہشت مین پس بھیجا اللہ تعالیٰ نے طرف اون دونون کی فرشتہ پھر
[illegible] دونون کی پس اکٹھی ہوئی دونون یعنی ارواحین اونکی نزدیک اللہ تعالیٰ کے یعنی برزخ مین یا عرش کے نیچے پس فرمایا
[illegible] بہشت مین بسبب رحمت میری کے اور فرمایا دوسرے کو کہ کیا طاقت رکھتا ہی تو یہہ کہ محروم کرے بندے میرے کو رحمت میری سے پس کہا
[illegible] طاقت رکھتا ہون اے پروردگار میرے فرمایا پروردگار نے فرشتون کو یعنی جو کہ دوزخ پر متعین ہین کہ لیجاؤ اوسکو طرف دوزخ کے نقل
[illegible] ہی یہہ عجب و اعتماد کیا اپنے عمل پر اور حقیر جانا اوس گنہگار کو اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نہین بخشیگا تجکو مستحق عذاب کا ہوا اسی لیے
[illegible] ذلیل و حقیر جاننے کا اپنے تئین وہ بہتر ہی اوس طاعت سی کہ لازم کری عجب و تکبر کو ع **وَعَنْ** اَسْمَاءَ

Marfat.com

...نت یزید قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ

اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا لَا یُبَالِیْ رواہ احمد والترمذی وقال ھذا

اور روایت ہی اسمار بیٹی یزید کی سی کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھتے تھے یہ آیت اے میرے بندو کہ زیادتی کی ہے

ناامید مت ہو رحمت خدا کی سے اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ بخشتا ہی گناہ سب اور نہیں پروا کرتا نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے

اور شرح السنۃ میں لفظ یقول کا ہی بدلے یقرا کے **ف** بخشتا ہی گناہ یعنی کافروں کے ساتھ توبہ کی اور مومنوں کے ساتھ توبہ اور بغیر

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ قَوْلِ اللّٰہِ اِلَّا اللَّمَمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ تَغْفِرِ اللّٰھُمَّ تَغْفِرْ جَمًّا وَاَیُّ

لَا اَلَمًا رواہ الترمذی وقال ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابن عباس سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے الا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر بخشے تو یا الٰہی تو بخشدے بڑے گناہ اور کونسا بندہ تیرا ہی کہ جسنے نہیں کیے چھوٹے گناہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا

حدیث حسن صحیح غریب ہی **ف** ساری آیت یون ہی وَالَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ کَبَائِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ اِنَّ رَبَّکَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَۃِ یعنی جو لوگ

پرہیز کرتے ہین بڑے گناہون سے اور بے حیائیونسے سوای چھوٹے گناہونکے تحقیق پروردگار تیرا فراخ کرنیوالا ہی مغفرت کا پس اس آیت مین جو ہی سوای چھوٹے گناہونکے

اسپر حضرتؐ نے بطور سند کے شعر مذکور پڑہا کہ اس سے بھی معلوم ہوتا ہی کہ مومن خالی نہین ہے چھوٹے گناہون سے اور حاصل یہ ہی کہ شان و فضل تیرا ایسا ہی کہ

اگر چاہی تو بخشے تو کبیرہ گناہونکو چھوٹون کی تو کیا حقیقت ہی اور کونسا بندہ تیرا ہی کہ چھوٹے گناہ نہین کرتا اور تو نہین بخشتا بلکہ جہاڑ دیتا ہی اونکو

بسبب نیکیون کے اور یہ شعر امیہ بن ابی صلت کا ہی کہ ایام جاہلیت کی شاعرون مین سے ہی بہت عبادت کرتا تہا اوسوقت مین اور ایمان رکھتا تہا

قیامت پر پایا زمانہ اسلام کا لیکن مسلمان نہین ہوا اور وہ شعر حکمت امیز کہتا تہا اسلیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکا شعر سنتے تہے اور خود بھی

کبھی پڑہتے تھے **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ ضَالٌّ اِلَّا

مَنْ ھَدَیْتُ فَسَلُوْنِی الْھُدٰی اَھْدِکُمْ وَکُلُّکُمْ فُقَرَاءُ اِلَّا مَنْ اَغْنَیْتُ فَسَلُوْنِیْ اَرْزُقْکُمْ وَکُلُّکُمْ مُذْنِبٌ اِلَّا مَنْ عَافَیْتُ

فَمَنْ عَلِمَ مِنْکُمْ اَنِّیْ ذُوْ قُدْرَۃٍ عَلَی الْمَغْفِرَۃِ فَاسْتَغْفَرَنِیْ غَفَرْتُ لَہٗ وَلَا اُبَالِیْ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَحَیَّکُمْ وَمَیِّتَکُمْ

وَرَطْبَکُمْ وَیَابِسَکُمْ اجْتَمَعُوْا عَلٰی اَتْقٰی قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِیْ مَا زَادَ ذٰلِکَ فِیْ مُلْکِیْ جَنَاحَ بَعُوْضَۃٍ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ

وَاٰخِرَکُمْ وَحَیَّکُمْ وَمَیِّتَکُمْ وَرَطْبَکُمْ وَیَابِسَکُمْ اجْتَمَعُوْا عَلٰی اَشْقٰی قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِیْ مَا نَقَصَ ذٰلِکَ مِنْ مُلْکِیْ

جَنَاحَ بَعُوْضَۃٍ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَحَیَّکُمْ وَمَیِّتَکُمْ وَرَطْبَکُمْ وَیَابِسَکُمْ اجْتَمَعُوْا فِیْ صَعِیْدٍ وَاحِدٍ فَسَاَلَ کُلُّ اِنْسَانٍ

مِنْکُمْ مَا بَلَغَتْ اُمْنِیَّتُہٗ فَاَعْطَیْتُ کُلَّ سَائِلٍ مِنْکُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِکَ مِنْ مُلْکِیْ اِلَّا کَمَا لَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ مَرَّ بِالْبَحْرِ فَغَمَسَ

اِبْرَۃً غَمْسَۃً ثُمَّ رَفَعَھَا ذٰلِکَ بِاَنِّیْ جَوَادٌ مَاجِدٌ اَفْعَلُ مَا اُرِیْدُ عَطَائِیْ کَلَامٌ وَعَذَابِیْ کَلَامٌ اِنَّمَا اَمْرِیْ لِشَیْءٍ اِذَا اَرَدْتُّہٗ

اَنْ اَقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ رواہ احمد والبیہقی فی والترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ذر کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ

اللہ تعالیٰ اے بندو میرے سب تم گمراہ ہو راہ مگر جسکو ہدایت کی مینے پس مانگو مجھسے ہدایت ہدایت کرونگا مین تمکو اور سب تم محتاج ہو مگر جسکو

مین نے غنی کیا مینے پس مانگو مجھسے روزی دونگا مین تمکو یعنی حلال اور طیب اور سب تم ہو گنہگار یعنی مقصور ہو سب سے گناہ مگر جسکو

یعنی انبیا کو پس جسنے جانا تم مین سے کہ تحقیق مین قدرت والا ہون بخشنے پر پھر بخشش مانگی مجھسے بخشونگا مین اوسکو پروا نہین

رکھتا مین اور اگر اگلے تمہارے اور پچھلے تمہارے اور زندے تمہارے اور مردے تمہارے اور تر تمہارے اور خشک تمہارے

[illegible] تمہاری اور تر تمہاری اور خشک
[illegible] ایسا یعنی ہر ایک حکم کرے یہہ میری ملک مین سے بقدر بازو مچھر کے اور اگر تحقیق
[illegible] تمہاری اور مردے تمہاری اور تر تمہاری اور خشک تمہاری جمع ہون ایک جگہہ مین پھر مانگے ہر آدمی ترمین سے
[illegible] یعنی جو حاجت دل مین رکھتا ہو پھر دون مین ہر مانگنے والے کو تم مین سے یعنی مقدار اوسکے نہ کم کرے یہہ یعنی [illegible]
[illegible] ایک تم مین کا گذرے دریا پر پھر ڈالے اوس مین سوئی پھر اوٹھاوے اوسکو یعنی بالفرض التقدیر اگر کمی ہو تو اتنی ہو
[illegible] ملک جاتا ہو دلالہ اوسکے ملک مین کمی کا کیا بانیہ وہ کتنا ہی دے اوسکے ہان ہرگز کمی نہین ہوتی یعنی نہ کم ہونا یا روا کرنا حاجتونکا
[illegible] کہ مین بہت سخی ہون بہت دینے والا کرتا ہون جو چاہتا ہون یعنی یہہ تمام سخاوت وکرم ساتھہ ارادہ اور اختیار میری کے ہی ارادہ
[illegible] مین دینا میرا حکم کرنا ہی اور عذاب میرا حکم کرتا ہی یعنی ایک حکم مین یہہ سب کرتا ہون محتاج اسباب کا نہین ہے امر میرا واسطے
[illegible] چیز کے جسوقت کہ چاہتا ہون مین یعنی پیدا کرنا اوسکا مگر یہہ کہ کہتا ہون مین اوس چیز کو ہو جا پس ہو جاتی ہی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور
ابن ماجہ نے **وعن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قرأ ھو اھل التقوی واھل المغفرۃ قال قال ربکم
انا اھل ان اتقی فمن اتقانی فانا اھل ان اغفر لہ رواہ الترمذی وابن ماجہ والدارمی
اور روایت ہی انس سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ اونہون نے پڑہی یہہ آیت کہ وہی صاحب ہے تقوی کا اور بخشش کا فرمایا حضرت نے
[illegible] تفسیر آیت مذکورہ کو کہ فرمایا رب تمہارے نے کہ مین لائق اسکے ہون کہ لوگ پرہیز کرین شرک کرنے سے ساتھہ میرے اور [illegible] کوئی پرہیز کرتا ہی شرک کرنے
سے ساتھہ میرے پس مین ہون لائق اسکے کہ بخشون مین اوسکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے مضمون اس آیت کا مانند
مضمون اس آیت کے ہے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء یعنی تحقیق اللہ نہین بخشتا یہہ کہ شریک کیا جاوے ساتھہ
اوسکے اور بخشتا ہی سوای اسکے واسطے جسکے کہ چاہتا ہی ع **وعن** ابن عمر قال ان کنا لنعد لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی
المجلس یقول رب اغفر لی وتب علی انک انت التواب الغفور مائۃ مرۃ رواہ احمد والترمذی وابو داؤد وابن ماجۃ
اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا تحقیق تہی ہم البتہ گنتے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مجلس مین [illegible] پروردگار میرے بخش واسطے
[illegible] قبول کر توبہ میری تحقیق تو ہی ہی توبہ قبول کرنیوالا بخشنے والا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **وعن** بلال
[illegible] مولی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حدثنی ابی عن جدی انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ غفر لہ وان کان قد فر من الزحف رواہ
[illegible] ولکنہ عند ابی داؤد وھلال ابن یسار وقال الترمذی ھذا حدیث غریب اور روایت ہی بلال سے
[illegible] مولی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تہا کہ کہا حدیث کی مجھسے باپ میرے نے نقل کی دادا میری سے یہہ کہ اونہون نے سنا رسول خدا
[illegible] کہ جو کوئی بخشش کی کرتا ہون مین اللہ سے وہ اللہ کہ نہین کوئی معبود مگر وہ زندہ خبر گیری کرنیوالا اور توبہ کرتا ہون
[illegible] اگرچہ بھاگا ہو لڑائی کفار کی سے کہ کبیرہ گناہ ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نے لیکن نزدیک ابی داؤد
[illegible] لفظ الحی القیوم کو زبر ہی ہو اور پیش بھی لیکن زبر مشہور تر اکثر روایتون مین ہے

اور جب استغفار پڑھے تو صدق دل سے اور اچھا یہ ہے

اپنی کر عیاذا باللہ منہ ع **الفصل الثالث** [illegible]

انَّ اللّٰہ عزَّ وجلَّ لیرفع الدرجۃ للعبد الصالح فی الجنۃ فیقول یا ربِّ انّی لی ھذہ فیقول

روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ عزوجل البتہ بلند کرتا ہی درجہ

بندہ ای پروردگار میرے کہان سی حاصل ہوا مجکو یہہ درجہ فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کہ حاصل ہوا یہہ درجہ بسبب استغفار

وعن عبد اللّٰہ بن عبّاسٍ قال قال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم ما المیّت فی القبر الّا کالغریق

تلحقہ من اب او امّ او اخ او صدیق فاذا لحقتہ کان احبّ الیہ من الدّنیا وما فیھا وانّ اللّٰہ تعالیٰ لیدخل علی اھل القبور

من دعاء اھل الارض امثال الجبال وانّ ھدیّۃ الاحیاء الی الاموات الاستغفار لھم رواہ البیہقی فی

اور روایت ہی عبداللہ بن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہوتا ہی مردہ قبر مین مگر مانند ڈوبنی والے فریاد کرنیوالی کا کہ

ہاتھہ اوسکا پکڑے منتظر ہوتا ہی دعا کا کہ پہونچے اوسکو باپ کی طرف سی یا مان کی طرف سی یا بہائی کی طرف سی یا دوست کی طرف سی پس جبوقت

کہ پہونچتی ہی دعا اوسکو ہوتا ہی پہونچنا دعا کا بہت پیارا طرف اوسکی دنیا سے اور دنیا کی چیزون سی اور تحقیق اللہ تعالیٰ البتہ پہونچاتا ہی قبر والونکو

بسبب دعا کرنیوالون کی مانند پہاڑون کی یعنی ثواب بڑا اور رحمت اور بخشش اور تحقیق تحفہ زندونکا طرف مردونکی استغفار کرنا ہی اونکی لیئے نقل کی

بیہقی نی شعب الایمان مین **وعن** عبد اللّٰہ بن بسرٍ قال قال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم طوبی لمن وجد فی صحیفتہ

استغفارا کثیرا رواہ ابن ماجۃ وروی النسائیّ فی عمل یومٍ ولیلۃٍ اور روایت ہی عبداللہ بن بسر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے خوشحالی ہی واسطی اوس شخص کے کہ پائی اپنی اعمال نامہ مین استغفار بہت یعنی استغفار مقبول نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور نقل کی نسائی

نی بیچ کتاب عمل یوم ولیلۃ کی **ف** روایت کی بزار نی انس سے بطریق مرفوع کی کہ نہین دونون فرشتی اعمال لکہنی والی اوٹہاتی ہین اعمال نامہ بندہ کا

ہر دن پہر دیکہتا ہی اللہ تعالیٰ اول اعمال نامہ مین اور اخیر مین استغفار مگر کہ فرماتا ہی تبارک و تعالیٰ بخشی مینی واسطی بندی اپنی کی وہ گناہ کہ درمیان دونون

طرفون اعمال نامہ کی ہین حاصل یہہ کہ صبح و شام کی استغفار سی یہہ مرتبہ حاصل ہوتا ہی ع **وعن** عائشۃ انّ النّبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم

کان یقول اللّٰھمّ اجعلنی من الّذین اذا احسنوا استبشروا واذا اساؤا استغفروا رواہ ابن ماجۃ والبیہقی فی الدّعوات

الکبیر اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی کہتے یا الٰہی کر مجکو اون لوگون مین سی کہ جب نیکی کرین خوش ہون اور جب برائی کرین استغفار

کرین نقل کی یہہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی دعوات کبیر مین **وعن** الحارث بن سویدٍ قال حدّثنا عبد اللّٰہ بن مسعود وحذیفۃ

احدھما عن رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم والآخر عن نفسہ قال انّ المؤمن یری ذنوبہ کانّہ قاعد تحت

یخاف ان یقع علیہ وانّ الفاجر یری ذنوبہ کذبابٍ مرّ علی انفہ فقال بہ ھکذا ای بیدہ فذبّہ عنہ

رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم یقول اللّٰہ افرح بتوبۃ عبد المؤمن من رجل نزل فی ارضٍ [illegible]

راحلتہ علیھا طعامہ وشرابہ فوضع راسہ فنام نومۃ فاستیقظ وقد [illegible]

علیہ الحرّ والعطش او ما شاء اللّٰہ قال ارجع الی مکانی الّذی کنت فیہ فانام [illegible]

لیموت فاستیقظ فاذا راحلتہ عندہ علیھا [illegible]

مسعود اور دو حدیثین ایک اون مین سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دوسری
کہ مومن گناہون کو اپنے دیکھتا ہے اپنے گناہونکو گویا کہ بیٹھا ہوا ہے نیچے پہاڑ کے ڈرتا ہے اس سے کہ گر پڑے پہاڑ اوسپر اور تحقیق فاجر
گناہون کو اپنے دیکھا ہے مکھی کے کہ اوڑی اوسکی ناک پر پس اشارہ کیا ساتھہ اوس مکھی کے اس طرح سے یعنی اپنے ہاتھہ سے پس اوڑایا اوسکو اپنے
سے اپنے گناہ سے بہت ڈرتا ہے اور خوف کرتا ہے اسکا کہ پکڑا نہ جاؤن اور فاجر کو اپنے گناہ کرنیکی پروا نہین ہوتی پھر کہا عبد اللہ نے
حضرت سے سنی تھی وہ بیان کی کہ سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے البتہ اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہے بسبب توبہ
کرنے اپنے بندے مومن کے بہ نسبت اوس شخص کے کہ اوترا ایک میدان مین کہ خالی ہے درخت اور گھاس سے جگہہ ہے ہلاکت کے ساتھہ اوسکی تھی سواری
کھانا اوسکا اوپر پینا اوسکا پس کہا سر اپنا یعنی استراحت کے لیے زمین پر اور سو رہا کچھہ سونا پھر جاگا اوس حال مین کہ تحقیق جاتی
سواری اوسکی پھر تلاش کیا اوسکو یہانتک کہ جسوقت سخت ہوئی اوسپر گرمی اور پیاس اور جو چاہا اللہ تعالیٰ نے یعنی رنج و بلا سوای گرمی
پیاس کے کہا پھر جاؤن مین طرف مکان اپنی کے کہ تھا مین اوس مین پس سو رہوان یہانتک کہ مر جاؤن پس کہا اپنا سر اپنے بازو پر تاکہ مر رہے پھر جاگا
پس ناگہان سواری اوسکی اوسکے پاس حاضر ہے اوسپر ہے توشہ اوسکا اور پانی اوسکا پس اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہے بسبب توبہ کرنے بندے
مومن کے اس شخص سے ساتھہ سواری اپنی کے اور توشہ اپنی کے یعنی جیسے یہہ شخص اپنی سواری اور توشہ کے ملنے سے خوش ہوتا ہے اس سے زیادہ
اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے بندے کی توبہ کرنے سے نقل کی مسلم نے ان دونو حدیثون سے اوسکو کہ مرفوع ہے طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
تحقیق یعنی جس مین قصہ سواری کے بھاگنے اور پانے کا ہے اور حدیث جو موقوف ہے ابن مسعود پر کہ مومن گناہ کو مانند پہاڑ کے دیکھتا ہے وہ نہیں
ذکر کی اور نقل کی بخاری نے حدیث موقوف بھی **ف** حاصل یہہ کہ حدیث مرفوع متفق علیہ ہے اور حدیث موقوف افراد بخاری سے ہے اور اس
حدیث مین اشارہ ہے طرف اس آیت کے ان اللہ یحب التوابین کہا امام غزالی رح نے منقول ہے بڑے عالم باعمل اوستاد ابی اسحاق اسفرائنی رحمہ اللہ
سے کہ اونہون نے کہا دعا کی مینے اللہ سبحانہ تعالیٰ سے تیس برس تک یہہ کہ نصیب کرے مجکو توبہ نصوح پس نہ قبول کی گئی دعا میری پھر تعجب کیا
اپنے دل مین اور کہا مینے سبحان اللہ ایک حاجت کے لیے دعا کی مینے تیس برس تک اور نہ روا ہوئی تبتک پس دیکھا مینے خواب مین کہ کوئی کہتا ہے
مجھکو تعجب کیا تو نے اوس سے یہہ بھی جانتا ہے کہ کیا مانگتا ہے تو مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے یہہ کہ دوست رکھنا مین سنا تو نے اللہ تعالیٰ سے
کہنا ہے ان اللہ یحب التوابین و یحب المتطہرین پس یہہ حاجت کیا آسان ہے ع **وعن** علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
للہ یعجب العبد المؤمن المفتن التواب اور روایت ہے حضرت علی رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ
تعجب کرتا ہے اوس بندے مومن کو کہ مبتلا ہوتا ہے گناہون مین اور بہت توبہ کرتا ہے **ف** یہہ دوست رکھنا بسبب توبہ کی ہے نہ بسبب گناہ کے
توبات قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما احب ان لی الدنیا بھذہ الایۃ یعبادی الذین
اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا الایۃ فقال رجل فمن اشرک فسکت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال الا ومن اشرک
روایت ہے ثوبان سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین دوست رکھتا مین کہ تحقیق میرے لیے دنیا ہو بدلے
اس چیز کے کہ زیادتی کرے اپنے جانون پر یعنی ساتھہ گناہ کرنیکے نہ ناامید ہو آخر آیت تک پھر کہا ایک شخص نے پس جسنے شرک کیا
اسکے حق مین حکم ہے یا نہین یعنی بخشا جاویگا یا نہین پس خاموش ہو رہے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی واسطے

Marfat.com

انتظار امر الٰہی کے یا واسطے تفکر قائل کے ادای جواب مین ہر دو یا یہ

شرک کیا اور توبہ کو اپنی زندگی مین توبہ اوسکی قبول ہوتی پس وہ بھی داخل ہی اس آیت کے

یہ نہین دوست رکھتا مین کہ اس آیت کو بدلے تمام دنیا کی چیزون کے ہاتھ لگین اور اونکو للہ دون اور لذت اوٹھاون اوسکی

اس لیے کہ خوشخبری ہی اس مین مغفرت گناہون کی اور بعد لفظ لاتقنطوا کے باقی آیت یہ ہی مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ

یہی مضمون حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ان شعرون مین باندہا ہی **شعر** ایا صاحبی الذنب لا تقنطوا ✦ فان الالٰہ رؤف رؤف

بالعبدۃ ✦ فان الطریق مخوف مخوف ✦ اور یہی مضمون ان شعرون فارسی کے مین ہی **شعر** غافل مرو کہ مرکب مردان مرد را ✦ در سنگلاخ بادیہ بسیار

اند ✦ تو میدہم مباش کہ رندان بادہ نوش ✦ ناگہ بیک خروش بمنزل رسیدہ اند ✦ ع وغیرہ **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَیَغْفِرُ لِعَبْدِهٖ مَا لَمْ یَقَعِ الْحِجَابُ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْحِجَابُ قَالَ اَنْ تَمُوْتَ

النَّفْسُ وَهِیَ مُشْرِكَةٌ رَوَی الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَةَ اَحْمَدُ وَرَوَی الْبَیْهَقِیُّ الْاَخِیْرَ فِیْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہی

ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ البتہ بخشتا ہی واسطے بندہ اپنی کے یعنی جو کچھ چاہتا ہی گناہون سے جبتک کہ نہو پردہ

درمیان بندہ کے اور رحمت حق کے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کیا ہی پردہ فرمایا یہ کہ مرے آدمی اس حالمین کہ ہو شرک کرنیوالا نقل کین یہ تینون حدیثین

احمد اور نقل کی بیہقی نے اخیر کی کتاب البعث والنشور مین **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتَی اللّٰهَ لَا یُشْرِكُ

بِهٖ شَیْئًا وَاِنْ كَانَ عَلَیْهِ مِثْلُ جِبَالِ ذُنُوْبٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہی

ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ملاقات کریگا اللہ تعالیٰ سے یعنی مریگا اس حال مین کہ نہ برابر کرتا ہو ساتھ اللہ تعالیٰ کے

کسیکو دنیا مین ہم ہون اوسپر بھاڑ گناہ یعنی بعد مرنیکے بخشے گا اللہ تعالیٰ واسطے اوسکے یعنی سب گناہ اگرچہ ہونگے نقل کی بیہقی نے کتاب

بعث ونشور مین ✦ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ

لَهٗ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ تَفَرَّدَ بِهِ النَّهْرَانِیُّ وَهُوَ مَجْهُوْلٌ وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ رَوٰی عَنْهُ مَوْقُوْفًا

قَالَ النَّدَمُ تَوْبَةٌ وَالتَّائِبُ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهٗ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے توبہ کرنیوالا گناہ سے

ہی یعنی توبہ صحیحہ مانند اوس شخص کے ہی کہ نہین گناہ واسطے اوسکی نقل کے یہہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا بیہقی

نے کہ فقط نقل کیا اوسکو نہرانی نے اور وہ مجہول ہی اور شرح السنہ مین روایت کی بغوی نے عبداللہ بن مسعود سے بطریق موقوف کے کہ کہا عبداللہ

بن مسعود نے پشیمانی بڑا رکن ہی توبہ کا اور توبہ کرنیوالا مانند اوس شخص کے ہی کہ نہین گناہ واسطے اوسکے **ف** اور

کہ توبہ جب ہوتی ہی ساتھ شرطون معتبرہ کے تو نہین شک اوسکے قبول ہونے مین اور ہوتی ہی اوسپر مغفرت بموجب وعدہ الٰہی

بسبب التوبہ ونحو عبادہ اور استغفار از راہ محتاجگی اور کسر نفسی کے بدون توبہ کے کبھی ہوتی ہی مثلاً واجب گناہون کے اور کبھی

ثواب باجر اوپر البتہ مامل ہی کہ یہہ موقوف ہی مشیت ایزدی پر کہ چاہتا ہی استغفار سے گناہ دور کرنا ہو اور چاہتا

بَابٌ یہ باب ہی بیچ بیان اون حدیثون کے کہ متعلق ہین پہلی باب کے **ف** اکثر نسخون

باب فی سعۃ رحمتہ یعنی اس باب مین بیان ہی وسعت رحمت باری تعالیٰ کی

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

[illegible] اللہ تعالیٰ کی ہے اوپر عرش اوسکی کے اوسنے [illegible]
[illegible] میں ہے کہ غالب ہے رحمت میری غضب میری پر نقل کی یہ بخاری اور
[illegible] کے سبب بزرگ قدری اوسکی کے اور مراد سبقت رحمت اور غلبہ اوسکی سے غضب پر غالب
[illegible] کا ہے کہ تمام مخلوقات کو گھیری ہوئی ہے اور بے انتہا ہے اور نشانیان غضب کی کم
[illegible] اور فرمایا ہے عَذَابِیْ اُصِیْبُ بِهٖ مَنْ اَشَاءُ وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ اور بندی جو قصور کرتی ہین ادای شکر نعمت
[illegible] زیادہ از حد ہے جیساکہ فرمایا وَلَوْ یُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَا تَرَكَ عَلٰی ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ پس یہہ رحمت ہے اللہ تعالیٰ کی ہی کہ باقی رکھتا ہے
[illegible] اونکو اور روزی دیتا ہے اور نعمت پہونچاتا ہے اور عذاب نہین کرتا یہہ تو ظہور اوسکی رحمت کا دنیا مین ہے اور آخرت مین اس سے زیادہ ہوگا جیسا
کہ حدیث آیندہ مین بیان اوسکا ہے ع ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ اَنْزَلَ
[illegible] مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً بَیْنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ فَبِهَا یَتَعَاطَفُوْنَ وَبِهَا یَتَرَاحَمُوْنَ وَبِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلٰی
وَلَدِهَا وَاَخَّرَ اللّٰهُ تِسْعًا وَتِسْعِیْنَ رَحْمَةً یَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ سَلْمَانَ نَحْوُهٗ
[illegible] اخرہ قَالَ فَاِذَا كَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ اَكْمَلَهَا بِهٰذِهِ الرَّحْمَةِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
[illegible] تحقیق واسطے اللہ تعالیٰ کے سو رحمتین ہین اوتاری اون مین سے ایک رحمت درمیان جن اور آدمی کے اور چارپایون کے اور زہریلے جانورونکے
[illegible] بسبب اوسی رحمت کے آپس مین میل کرتے ہین اور بسبب اوسکے آپس مین رحم کرتے ہین اور بسبب اوسی رحمت کے مہربانی کرتا ہے جانور وحشی اپنے بچہ پر اور پورا کرے گا اللہ تعالیٰ ان ننانوے
[illegible] رحمت کریگا ساتھہ اونکے اپنے بندون پر یعنی مومنون پر دن قیامت کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے
[illegible] اسکے اور بیچ آخر اوسکے کے یہہ ہے کہ فرمایا حضرت نے پس جسوقت کہ ہوگا دن قیامت کا پورا کریگا اللہ ننانوے رحمتون کو ساتھہ اوس
[illegible] کے یعنی جو کہ دنیا مین پہونچی ہے ف اس روایت سے معلوم ہوا کہ یہان کی رحمت بہی ہوگی قیامت مین اور ننانوے وہ ہونگے سب ملکر
[illegible] ہوجاوینگی ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ یَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ
[illegible] جَنَّتِهٖ اَحَدٌ وَلَوْ یَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهٖ اَحَدٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے
[illegible] کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر جانتی مومن اوس چیز کو کہ نزدیک اللہ کے ہے عذاب سے نہ طمع کرے ساتھہ بہشت اوسکی کے کوئی اور
[illegible] اگر اوس چیز کو کہ نزدیک اللہ کے ہے رحمت سے ناامید نہووے جنت اوسکی سے کوئی نفل کے یہہ بخاری اور مسلم ف وارد ہوئی ہے
[illegible] کثرت رحمت اور عذاب اوسکی کے تاکہ نہ مغرور ہو مومن ساتھہ رحمت اوسکی کے پس نڈر ہو عذاب اوسکی سے اور نہ ناامید
[illegible] سے اور نہ چھوڑدے توبہ کرنے اور حاصل حدیث کا یہہ ہے کہ بندیکو لائق ہے کہ ہو درمیان خوف و رجا کے منقول ہے حضرت
[illegible] کہا جاویگا قیامت مین یہہ کہ داخل ہوگا ایک شخص جنت مین تو امید رکہونگا کہ وہ مین ہون اور اسیطرح اگر پکارا جاوے
[illegible] مین جاوینگے تو گمان کرونگا کہ وہ مین ہون ع **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
[illegible] اَلْاَمْرَ كَمَا ذَكَرْتُ لَعَدَلَهٗ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول
[illegible] ایک تمہارے کو کہ تسمی پلوشے اوسکی سے اور دوزخ بہی مانند اسی کے نقل کی یہہ بخاری ف

Marfat.com

حاصل یہہ کہ بہشت اور دوزخ بہت نزدیک ہین اچھے کام کرنے

اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلٌ لَّمْ یَعْمَلْ خَیْرًا قَطُّ اِذَا حَضَرَہُ الْمَوْتُ اَوْصٰی بَنِیْہِ اِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوْہُ ثُمَّ اذْرُوْا نِصْفَہٗ فِی الْبَرِّ وَنِصْفَہٗ فِی الْبَحْرِ فَوَاللّٰہِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَیْہِ رَبُّہٗ لَیُعَذِّبَنَّہٗ عَذَابًا لَا یُعَذِّبُہٗ اَحَدًا مِنَ الْعٰلَمِیْنَ فَلَمَّا مَاتَ فَعَلُوْا مَا اَمَرَھُمْ فَاَمَرَ اللّٰہُ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِیْہِ ثُمَّ قَالَ لَہٗ لِمَ فَعَلْتَ ھٰذَا قَالَ مِنْ خَشْیَتِکَ یَا رَبِّ وَاَنْتَ اَعْلَمُ فَغَفَرَ لَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا واسطے اپنے گھر کے لوگون کے ایک شخص نے کہ نہین کی تہی بھلائی کبھی اصلا یعنی

کہ زیادتی کی تہی ایک شخص نے اپنے نفس پر یعنی گناہ بہت کیے تہے پس جب آئی اوسکو موت وصیت کی اپنے بیٹونکو کہ جب مرجاوی

مین پس جلا دو اوسکو یعنی مجکو پہر اوڑاؤ آدہی سا کہہ اوسکی جنگل مین اور آدہی دریا مین پس قسم ہے خدا کی اگر تنگی کریگا اللہ اوسپر اور مناقشہ کریگا

حساب مین البتہ عذاب کریگا عذاب ایسا کہ نہ عذاب کریگا کسیکو عالم مین سے پس جب مرگیا کیا بیٹون اوسکی نے جو کہہ گیا تہا اون سے پس حکم کیا

اللہ تعالیٰ نے دریا کو پس جمع کیا دریا نے اوسچیز کو کہ اوس مین تہی اور حکم کیا جنگل کو پس جمع کی جنگل نے وہ چیز کہ اوس مین تہی یعنی دریا

اور جنگل نے اجزا اوس شخص کے سب جمع کیے اور وہ شخص درست ہوکر پیدا ہوا پہر فرمایا اللہ تعالیٰ نے کسواسطے کیا تہا تو نے یہہ کہا اوس شخص نے

کیا مینڈر تیرے سے ای پروردگار میرے اور تو دانا تر ہے پس بخشا اللہ تعالیٰ نے اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف اوس شخص نے

جلا کر اوڑانے کا حکم اس لیے کیا کہ وہ سمجہا تہا کہ عذاب خالص اوسیکو ہوتا ہے کہ دفن کیا جاتا ہے پس اللہ سے ڈر کر ایسا حکم کیا وہ نکتہ نواز ہے یہی بات

اوسکی پسند آگئی اور بخشدیا اور لفظ قدر اللہ کے معنی ایک تو یہی ہین جو مذکور ہوئے اس صورت مین تو کچہہ اشکال نہین وارد ہوتا اور اگر معنی اسکے

یہہ ہین کہ اگر قادر ہوگا اللہ تو یہہ اشکال لازم آتا ہے کہ یہہ شک کرنا ہے قدرت باری تعالیٰ مین اور وہ کفر ہے پس جواب اسکا بعضون نے یہہ کہا ہے

کہ وہ شخص بیچ زمانہ فترت نبوت کے تہا یعنی اوسوقت مین کوئی نبی نہ تہا پس اوسوقت مین فقط توحید کافی تہی اور بعضون نے کہا یہہ غلبہ حیرت و دہشت سے واقع ہوا کہ اوس مین

آدمی حکم مغبون اور مغلوب العقل کا رکہتا ہے ماخوذ نہین ہوتا جیسا کہ ایک شخص کا ذکر اوپر کی باب مین ہوا کہ وقت پانی سواری کے بسبب نہایت

خوشی کے کہا انت عبدی وانا ربک اللہ اعلم ح **وَعَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَدِمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبْیٌ فَاِذَا امْرَاَۃٌ مِّنَ السَّبْیِ قَدْ تَحْلُبُ ثَدْیُھَا تَسْعٰی اِذَا وَجَدَتْ صَبِیًّا فِی السَّبْیِ اَخَذَتْہُ فَاَلْصَقَتْہُ بِبَطْنِھَا وَاَرْضَعَتْہُ فَقَالَ لَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَرَوْنَ ھٰذِہٖ طَارِحَۃً وَلَدَھَا فِی النَّارِ قُلْنَا لَا وَھِیَ تَقْدِرُ عَلٰی اَنْ لَّا تَطْرَحَہٗ فَقَالَ اللّٰہُ اَرْحَمُ بِعِبَادِہٖ مِنْ ھٰذِہٖ بِوَلَدِھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عمر بن الخطاب سے کہ کہا آئی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بندے پس ناگہان

ایک عورت تہی بندی مین کہ تحقیق بہتی تہے چہاتی اوسکی یعنی دودہ بہتا تہا بسبب کثرت کے اس لیے کہ بچا اوسکے ساتہہ نہ تہا دوڑتی تہے یعنی بچے کی

تلاش مین جسوقت کہ پاتی کسی لڑکے کو بندے مین لیتی اوسکو اور لگاتی اوسکو اپنے پیٹ سے اور دودہ پلاتی اوسکو یعنی بسبب

اپنی کے پس فرمایا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا گمان کرتے ہو اس عورت کو کہ ڈالیگی بچا اپنا آگ مین یعنی جب غیر کے بچے پر

ہے تو کیا گمان کرتی ہو کہ اپنے بچے کو آگ مین ڈالے گی پس کہا ہمنے کہ نہین ڈالیگی اوس حالت مین کہ قادر ہو فرمایا

اللہ بہت رحم کرنیوالا ہے اپنے بندونپر یعنی مومن بندونپر بہ نسبت اس عورت کے اپنے بچے پر نقل کی ہے

اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَنْ یُّنْجِیَ اَحَدًا

Marfat.com

نہ نجات دیگا یعنی آگ سے کسیکو تم مین سے عمل اوسکا یعنی نرا عمل نہین
[illegible] عرض کیا صحابہ نے اور نہ تمکو یعنی آپ کو بھی عمل نہین نجات دیگا باوجود کامل ہونے
[illegible] اپنی رحمت سے اپنی کرلیوے راست درست کرو عمل کو مانند تیر کی اور میانہ روی کرو عمل مین یعنی زیادتی
[illegible] اول روز مین عبادت کرو اور آخر روز مین عبادت کرو اور کچھ رات کو یعنی نماز تہجد پڑہو اور میانہ روی
[illegible] پہونچوگے تم منزل مقصود کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** جابرٍ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] احدًا منکم عملہ الجنۃ ولا یجیرہ من النار ولا انا الا برحمۃ اللہ رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سے کہ کہا فرمایا
[illegible] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین داخل کریگا کسیکو تم مین سے عمل اوسکا بہشت مین اور نہ بچاویگا اوسکو دوزخ سے یعنی عمل اوسکا اور نہ مجکو
[illegible] داخل کریگا مجکو عمل جنت مین مگر ساتھہ رحمت اللہ کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** مگر ساتھہ رحمت اللہ کی یعنی عمل کساتھہ رحمت کی ہوگا
[illegible] پس دخول جنت کا ساتھہ محض فضل الٰہی کے ہوگا اور درجات اوسکی ملینگے موافق اعمال کے **ع** **وعن** ابی سعیدٍ
[illegible] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اسلم العبد فحسن اسلامہ یکفر اللہ عنہ کل سیئۃ کان زلفہا وکان بعد القصاص الحسنۃ بعشر
[illegible] امثالہا الی سبعمائۃ ضعف الی اضعاف کثیرۃ والسیئۃ بمثلہا الا ان یتجاوز اللہ عنہا رواہ البخاری اور روایت ہی ابی سعید
[illegible] کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ اسلام لاوی بندہ پس اچھا ہوا اسلام اوسکا یعنی خالص ہو نفاق سے کہ ظاہر و باطن یکسان
[illegible] ہو اللہ تعالیٰ اوس سے ہر گناہ کہ پہلے اسلام کے کیا تہا اور ہوتا ہی بعد اسکی بدل یعنی بعد اسلام لانیکے جو عمل کرتا ہوا وسپر بدلا لکہا جاتا ہی
[illegible] اسکیلئے ایک نیکی دہ چند لکہی جاتی ہی سات سو چند تک بلکہ زیادہ سات سو سے اور برائی مانند اوسکی یعنی جتنے کرتا ہوا اوتنی ہی لکہی جاتی ہی
[illegible] تجاوز کرے اللہ اوس سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یہ فضل و رحمت الٰہی ہی کہ نیکی کا ثواب دہ چند دیتا ہی سات سو چند تک اور جسکیلئے چاہتا ہی زیادہ بھی دیتا ہی موافق مشقت
[illegible] و اخلاص اوسکی کرا و بدی جتنی کرتا ہی اوتنی ہی لکہی جاتی ہی اور جس سے چاہتا ہی درگذر بھی کرتا ہی **ع** **وعن** ابن عباسٍ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
[illegible] ان اللہ کتب الحسنات والسیئات فمن ہم بحسنۃ فلم یعملہا کتبہا اللہ لہ عندہ حسنۃ کاملۃ فان ہم بہا فعملہا کتبہا اللہ لہ عندہ عشر
[illegible] امثالہا الی سبعمائۃ ضعف الی اضعاف کثیرۃ ومن ہم بسیئۃ فلم یعملہا کتبہا اللہ لہ عندہ حسنۃ کاملۃ فان ہم بہا فعملہا کتبہا اللہ لہ
[illegible] سیئۃ واحدۃ متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ نے لکہین نیکیان اور برائیان یعنی حکم فرمایا
[illegible] لکہنے فرشتونکو لوح محفوظ مین تفصیل اوسکی یہہ کہ جو شخص قصد کریگا نیکی کا پہر نہ کریگا نیکی یعنی نہ میسر ہوکر نا اوسکا بسبب کسیے عذر کے لکہتا ہی
[illegible] واسطے فرشتے کے نزدیک اپنے ایک نیکی پوری پہر اگر قصد کرے نیکی کا اور کریگا اوسکو لکہتا ہی اوسکو اللہ واسطے اوسکے نزدیک
[illegible] سات سو چند تک بلکہ زیادہ اس سے بہت یعنی جسکیلئے چاہتا ہی بندون اپنی مین سے زیادہ بھی لکہتا ہی از راہ فضل و کرم اپنی
[illegible] بجالانے شرائط و آداب اوسکی کے اور جس شخص نے قصد کیا برائی کا پہر نکی ہرائی یعنی بسبب خوف الٰہی کے لکہتا ہی اللہ تعالیٰ
[illegible] واسطے اوسکی ایک پوری اپنی اگر قصد کیا برائی کا پہر کی برائی لکہتا ہی اللہ تعالیٰ واسطے اوسکی ایک برائی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف**
[illegible] مین کہ ہنسکو ثواب پاتا ہی اور مراد برائیونسے وہ اعمال ہین کہ جنکے کرنے سے مستحق عذاب کا ہوتا ہی اور جو کوئی ارادہ نیکی کا کریگا اور پہر نکریگا
[illegible] کا موقوف ہونیت پر اور نیت مومن کی بہتر ہی عمل سے اوسکی اس لیے کہ ثواب دیا جاتا ہی نیت پر بدون

عمل کے اور نہین ثواب دیا جاتا ہی عمل پر بدون نیت [illegible]
زیادتی کی حد کوئی نہین جانتا ہی کہ کس قدر ہوتی ہی اور مبہم رکھا اوسکو اللہ تعالیٰ [illegible]
معاش کے سو چنانچہ اسلیے فرمایا ہی فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ ع **الفصل الثانی**

عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مَثَلَ الَّذِي يَعْمَلُ السَّيِّئَاتِ
رَجُلٍ كَانَتْ عَلَيْهِ دِرْعٌ ضَيِّقَةٌ قَدْ خَنَقَتْهُ ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً فَانْفَكَّتْ حَلْقَةٌ ثُمَّ عَمِلَ أُخْرَى فَانْفَكَّتْ
تَخْرُجَ إِلَى الْأَرْضِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق [illegible]
کہ کرتا ہو برائیان پہر کری نیکیان مانند حال اوس شخص کے ہی کہ ہی اوسپر زرہ تنگ تنگ کیا ہی حلقون زرہ کو [illegible]
پس کہل گئی حلقہ اوسکی پہر عمل کیا اور یعنی نیکیان یہانتک کہ کشادہ ہو کر نکل پڑی طرف زمین کو نقل کی یہ شرح السنہ مین **فائدہ**
کہ برائی کرنے سی سینہ تنگ ہوتا ہی اور متحیر ہوتا ہی امورین اور دشمن کہتے ہین اوسکو لوگ اور نیکیون کے کرنے سے سینہ فراخ ہوتا ہی
اور آسان ہوتی ہین امور اوسکی اور ہوتا ہی محبوب لوگون کے دلون مین مشابہت دی اوسکو ساتھ پہنی زرہ تنگ کے کہ سبب گھٹنی کا ہی اور کھلنا اوسکا سبب فراخی
اور خوشدلی کا ہی ع ع **وَعَنْ** أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُصُّ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ وَلِمَنْ
خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ الثَّانِيَةَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ فَقُلْتُ
الثَّانِيَةَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ الثَّالِثَةَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ فَقُلْتُ الثَّالِثَةَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ
سَرَقَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی ابی درداء سی یہ کہ اونہون نی سنا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کو کہتے تھے منبر پر اور فرماتے تھے اور واسطے اوس شخص کے کہ ڈرا کھڑی ہونی سی روبرو پروردگار اپنی کی یعنی حساب کے لیے وقت قیامت
کو دو بہشتین ہین کہا مین اگرچہ زنا کیا ہو اور اگرچہ چوری کی ہو یا رسول اللہ یعنی ڈرنے والے نے تو بھی دو بہشتین ہونگی اوسکو لیے پہر فرمایا دوسری بار
اور واسطے اوس شخص کے کہ ڈرا روبرو کھڑی ہونی پروردگار اپنی کی سے دو بہشتین ہین پس کہا مین نے دوسری بار اگرچہ زنا کرے اور
اگرچہ چوری کرے یا رسول اللہ پہر فرمایا تیسری بار اور واسطے اوس شخص کے کہ ڈرا روبرو کھڑی ہونی پروردگار اپنی کی سے دو بہشتین ہین پہر کہا مین نے تیسری بار
اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے یا رسول اللہ فرمایا اگرچہ خاک آلودہ ہو ناک ابی درداء کی نقل کی یہ احمد **ف** دو بہشتین ہین بعضی حدیثون
مین آیا ہی کہ ایک بہشت ہی کہ سونیکی ہین مکان اور محل اور زیور وغیرہ اوسکو اور ایک بہشت ہی کہ اسیطرح چاندیکا ہی سامان اوسکا اور ابو درداء سے
ازبسکہ بعید جانا اس حکم کو اوسپر حضرت نی فرمایا کہ اگرچہ خاک آلودہ ہو ناک ابو درداء کی یعنی ناخوش معلوم ہو اوسکو یہ حکم بات یونہی
مینکہی ع ع **وَعَنْ** عَامِرٍ الرَّامِ قَالَ بَيْنَنَا نَحْنُ عِنْدَهُ يَعْنِي عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَ رَجُلٌ
وَفِي يَدِهِ شَيْءٌ قَدِ الْتَفَّ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَرَرْتُ بِغَيْضَةِ شَجَرٍ فَسَمِعْتُ فِيهَا أَصْوَاتَ فِرَاخِ طَيْرٍ فَأَخَذْتُهُنَّ
فَوَضَعْتُهُنَّ فِي كِسَائِي فَجَاءَتْ أُمُّهُنَّ فَاسْتَدَارَتْ عَلَى رَأْسِي فَكَشَفْتُ لَهَا عَنْهُنَّ فَوَقَعَتْ عَلَيْهِنَّ فَجَمَعْتُهُنَّ
بِكِسَائِي فَهُنَّ أُولَاءِ مَعِي قَالَ ضَعْهُنَّ فَوَضَعْتُهُنَّ وَأَبَيْنَ أُمُّهُنَّ إِلَّا لُزُومًا لَهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
لِرُحْمِ أُمِّ الْأَفْرَاخِ فِرَاخَهَا وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ لَلّٰهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ أُمِّ الْأَفْرَاخِ بِفِرَاخِهَا ارْجِعْ فَضَعْهُنَّ
تَضَعُهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُنَّ وَأُمُّهُنَّ مَعَهُنَّ فَرَجَعَ

Marfat.com

[illegible] اوسپر پھر کہا یارسول اللہ گذرا تھا
[illegible] پکڑ لیا مینے اونکو اور رکھ لیا مینے اونکو اپنی کملی مین پھر آئی بچونکی ماں پھر لگی پھرنے
[illegible] کی یعنی تاکہ دیکھے ماں بچون کو پس آ پڑی اوپر پھر لپیٹ لیا مینے ماں اور بچون کو چادر اپنی مین پس یہ سب پھرے
[illegible] پس کھول دیا مینے اونکو یعنی اور کھول دیا اونکو اور چھوڑ دی ماں اونکی فی ہر چیز سوای چمٹنے کے اون ہی پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ
[illegible] رحم کرنے ماں بچون کی اپنے بچون پر پس قسم ہی اوس ذات کی کہ بھیجا ہی مجکو ساتھہ حق کر البتہ اللہ تعالیٰ
[illegible] والا ہی اپنے بندون پر نسبت ماں بچون کے ساتھہ بچون اپنی کے پھر لیجا انکو یہانتک کہ رکھدی انکو جہان سے پکڑا تھا تو فی انکو حال آنکہ ماں
[illegible] ہوکر ہو پھر لیگیا وہ اونکو نقل کی یہہ ابو داؤد فی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عبد اللہ ابن عمر
[illegible] کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض غزواتہ فمر بقوم فقال من القوم قالوا نحن المسلمون وامراۃ تحضب
[illegible] ومعہا ابن لہا فاذا ارتفع وہج تنحت بہ فاتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت انت رسول اللہ قال نعم
[illegible] بابی انت وامی الیس اللہ ارحم الراحمین قال بلی قالت الیس اللہ ارحم بعبادہ من الام بولدہا قال بلی قالت
[illegible] فی النار فاکب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبکی ثم رفع راسہ الیہا فقال ان اللہ
[illegible] من عبادہ الا المارد المتمرد الذی یتمرد علی اللہ وابی ان یقول لا الہ الا اللہ رواہ ابن ماجہ

روایت ہی عبداللہ بن عمر سی کہ کہا تہی ہم ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ بعض غزوہ حضرت کی پس گذری حضرت کتنی ایک لوگون پر پھر فرمایا کون
ہو تم عرض کیا اونہون نی ہم ہین مسلمان اور ایک عورت جلاتی تہی آگ نیچی ہانڈی اپنی کی اور اوسکی ساتھہ تہا بیٹا اوسکا پس جب وقت
آگ کی دور کرتی لڑکیکو یعنی تا آگ کی گرمی سی رنج نہ اوٹھاوی پھر آئی وہ عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا تم پر سو جی فدا ہون ماں
اوس عورت نی قربان ہو باپ میرا اور ماں میری تمہاری کیا نہین اللہ بہت رحم کرنیوالا رحم کرنیوالون کا فرمایا کہ ہان کہا اور رحم کرنیوالا
اللہ تعالیٰ زیادہ رحم کرنیوالا اپنی بندون پر مانسی ساتھہ بچے اپنی کی فرمایا کہ ہان کہا اوس عورت نی تحقیق ماں نہین ڈالتی اپنی بچے کو آگ مین پھر
سر اپنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی روتی ہوئی پھر اوٹھایا سر اپنا طرف اوس عورت کی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ [illegible] بندون مین
بہت سرکشی کرنیوالا ایسی سرکش کو کہ سرکشی کری اللہ پر یعنی خلاف کری اوسکی حکم کا اور انکار [illegible] کا نقل کی یہہ ابن ماجہ نی
اور روایت ہی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان العبد لیلتمس مرضاۃ اللہ فلا یزال بذلک فیقول اللہ عز وجل
لجبرئیل ان فلانا عبدی یلتمس ان یرضینی الا وان رحمتی علیہ فیقول جبرئیل رحمۃ اللہ علی فلان فیقولہا
ملائکۃ ویقولہا من حولہم حتی یقولہا اہل السموات السبع ثم تہبط لہ الی الارض رواہ احمد اور روایت ہی
نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق بندہ یعنی نیک بندہ البتہ ڈہونڈہتا ہی مرضی اللہ کی یعنی ساتھہ ادا کرنے طاعات کی پھر
ساتھہ اوس ڈہونڈنیکی پس فرماتا ہی اللہ عزوجل جبرئیل ع کو کہ فلانا بندا میرا ڈہونڈہتا ہی یہہ کہ راضی رکہی مجکو خبردار ہو کہ رحمت میری
پھر کہتا ہی جبرئیل رحمت خدا کی فلانی پر ہو جیو اور کہتے ہین یہی بات فرشتے اوٹھانیوالی عرش کے اور کہتے ہین اوسکو فرشتے گرد
زمین کی اس بات کو فرشتے ساتون آسمانون کی پھر اوترتی ہی رحمت اوس شخص کی یہہ طرف زمین کی نقل کی یہہ [illegible]
تعالیٰ اوسکو پھر رکہی جاتی ہی اوسکی یہہ قبولیت زمین مین یعنی لوگ عزیز رکہتے ہین اوسکو اور پھر

Marfat.com

اوس حدیث کو ہے کہ فرمایا حضرت رسول اللہ تعالیٰ جب دوست رکھتا ہی [illegible]
رکھہ اوسکو پہر دوست رکھتا ہی اوسکو جبرئیل پہر پکارتا ہی جبرئیل آسمان مین کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہی فلانیکو پس دوست رکھو تم
آسمان والی پہر کیجاتی ہی اوسکے لیے قبولیت زمین مین یعنی لوگ دوست رکھتے ہین اوسکو اور جب دشمن رکھتا ہی اللہ تعالیٰ کسی
جبرئیل کو کہ مین دشمن رکھتا ہون فلانیکو تو بہی دشمن رکھہ اوسکو پہر دشمن رکھتا ہی اوسکو جبرئیل پہر پکارتا ہی آسمان والون مین کہ اللہ
فلانیکو پس دشمن رکھو تم اوسکو پس دشمن رکھتے ہین اوسکو پہر رکہی جاتی ہی اوسکے لیے دشمنی زمین مین یعنی لوگ دشمن رکھتے ہین اوسکو انتہا
اور شہرت اولیاء اللہ کا کہ سب اونکو دوست رکھتے ہین اور جو کہ ساتھہ مکر و فریب کرنے اور خرچ کرنے مال کو عوام کے دلونکو اپنی طرف مائل کرنے
وہ خارج ہین دائرہ اعتبار سے ع ح **وَعَنْ** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمِنْهُمْ
ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ قَالَ كُلُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور
ہی اسامہ بن زید سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ تفسیر قول عزوجل کے پس بعضے اونمین سے ظالم ہین واسطے نفس اپنی کے اور بعضے اونمین سے
میانہ رو ہین اور بعضے اونمین سے سبقت کرنیوالے ہین نیکیون مین فرمایا سب یہہ بہشت مین ہین نقل کی یہہ بیہقی نے کتاب بعث و نشور مین **ف**
اور سے آیت یون ہی ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا فمنہم ظالم لنفسہ الخ یعنی پہر دی ہمنے کتاب شریعت اونلوگون کو کہ برگزیدہ کیا
ہمنے اونکو یعنی ساتھہ ایمان کے اپنے بندون مین سے پس بعضے برگزیدہ بندون مین سے وہ ہین کہ ظلم کرتے ہین اپنے نفسون پر یعنی مرتکب ہوتے
بعضے معصیات کے اور بعضے اونمین سے میانہ رو ہین یعنی نیکی بہی کرتے ہین اور برائی بہی اور بعضے اونمین وہ ہین کہ سبقت کرتے ہین بہلائیون
مین یعنی نہایت جد و جہد کرتے ہین بیچ سیکھنے علم اور کرنے عمل کے اور باوجود علم و عمل کے تعلیم و ارشاد بہی اور اونکو کرتے ہین اور کہا حسن
بصری رح نے کہ سبقت کرنیوالا وہ ہی کہ غالب ہون نیکیان اوسکی برائیون پر اور میانہ رو وہ کہ برابر ہون نیکیان اوسکی برائیان اوسکی اور
ظالم وہ کہ غالب ہون برائیان اوسکی نیکیون پر یہہ تینون قسمین برگزیدہ بندون مین سے ہین سب بہشت مین داخل ہونگے بسبب تفاوت مراتب
اور درجات کے اور اس سے فراخی رحمت باریتعالیٰ کے معلوم ہوتی ہے ع **بَابُ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ وَالْمَنَامِ** باب ہی اون دعاؤن کا کہ پڑہے وقت صبح کے اور شام کے اور سونیکے **ف** صبح کہتے ہین اول روز کو آفتاب نکلنے تک اور شام
وقت غروب ہونے آفتاب کے سے تا غروب ہونے شفق کے پس دعائین جو صبح و شام کے پڑہنے کی آئی ہین چاہی پہلے نماز فجر و مغرب کی پڑہے اور چاہے
بعد ع ح **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمْسٰى
قَالَ اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَ
وَسُوْءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ اَيْضًا اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ رَبِّ
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
جسوقت کہ شام کرتے کہتے داخل ہوئی ہم شام مین اور داخل ہوا شام مین ملک اس حال مین کہ ملک ہے واسطے اللہ کے اور سب تعریف واسطے
اللہ کے اور نہین کوئی معبود مگر اللہ ایک ہی وہ نہین کوئی شریک واسطے اوسکے اوسیکے لیے ہی بادشاہت اور اوسیکے لیے ہی تعریف اور
ہر چیز پر قادر ہی یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون بہلائی اس رات کی سے اور بہلائی اوس چیز کی سے کہ اس مین

Marfat.com

[illegible] اس میں تجھ سے اپنی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے
[illegible] کہ کھل آجاوے بعضوں میں اور برائی بڑھا پے کی یعنی قبل جاتی ہے اور وہ چیزیں پیدا ہوتی ہیں جو بڑھاپے کا حال او
[illegible] کی قبر میں اور بہت دنیا میں گرفتار ہوتی ہے اور عذاب قبر کی ہے اور جسوقت صبح کرتی حضرت کہتے یہ ہے یعنی جو کہ تمام میں
[illegible] الملک للہ کی اصحنا واصبح الملک للہ اور ایک روایت میں بعد لفظ سوء الکبر کی یہ ہی ہے کہ اے رب میں پناہ مانگتا ہوں تیرے
[illegible] عذاب سے کہ قبر میں ہے نفل کی یہ مسلم ف صبح کے وظیفہ میں بجائے اللیلۃ کے الیوم پڑھے یعنی اسطرح اللھم انی اسالک میں خیر ہذا الیوم
[illegible] ہوتی ہے کی جگہ پڑھے ع وعن حذیفۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اخذ مضجعہ من اللیل وضع یدہ تحت
[illegible] یقول اللھم باسمک اموت واحیی واذا استیقظ قال الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور رواہ البخاری ومسلم عن البراء
[illegible] حذیفہ ہے کہ کہا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ آتی بچھونے پر رات کو رکھتے ہاتھ اپنا یعنی داہنی ہتھیلی نیچے گال اپنی کے یعنی دائیں گال کے پھر کہتے یا الٰہی تیرے
[illegible] کو مرتا ہوں میں اور زندہ ہوتا ہوں میں یعنی سوتا ہوں اور جاگتا ہوں اور جسوقت جاگتے کہتے سب تعریف ہے واسطے اوس خدا کے کہ جلایا ہمکو بعد اسکے کہ مار ڈالا ہمکو یعنی جگایا بعد سلانے کے اور طرف اوسکی ہے رجوع نقل کی یہ بخاری نے اور نقل کی مسلم نے ف طرف اوسکی ہے رجوع یعنی بعد موت کے حساب اور جزا کے لیے دن قیامت کے بعضوں نے کہا ہے کہ مراد نشور سے یہاں متفرق ہونا ہے بیچ طلب معاش وغیرہ کے بعد سونے کے اور خسارہ کے نیچے ہاتھ رکھکر سونے میں بہت غفلت نہیں ہوتی اور حکمت ذکر اور دعا کی
[illegible] وقت سونے اور جاگنے کے یہ ہے کہ خاتمہ اعمال کا اور شروع افعال کے عبادت پر ہووے ع وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اوی احدکم
[illegible] الی فراشہ فلینفض فراشہ بداخلۃ ازارہ فانہ لا یدری ما خلفہ علیہ ثم یقول باسمک ربی وضعت جنبی وبک ارفعہ
[illegible] امسکت نفسی فارحمھا وان ارسلتھا فاحفظھا بما تحفظ بہ عبادک الصالحین وفی روایۃ ثم لیضطجع علی شقہ
[illegible] الایمن ثم لیقل باسمک متفق علیہ وفی روایۃ فلینفضہ بصنفۃ ثوبہ ثلث مرات وان امسکت نفسی فاغفر لھا
[illegible] ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ جگہ پکڑے ایک تمہارا طرف اپنے بچھونے کی چاہیے کہ جھاڑے بچھونا اپنا ساتھ اندر کے کونے تہبند اپنی کے
[illegible] معلوم ہمکو نہیں ہے اسلیے کہ وہ نہیں جانتا کہ کیا چیز پڑی ہے بچھونے پر یعنی شاید کہ کوئی کیڑا یا کوڑا کرکٹ اوسپر پڑا ہو پھر کہے یعنی بعد لیٹنے کے ساتھ نام تیرے
[illegible] پروردگار میرے رکھی میں نے کروٹ اپنی اور ساتھ نام تیرے کے اوٹھاؤنگا میں اوسکو اگر قبض کرے تو جان میری پس مہربانی کر اوپر یعنی بخشدے اوسکو
[illegible] چھوڑے تو اوسکو یعنی بھیڑے تو حیات طرف میرے اور جگا دے تو مجکو پس نگہبانی کر اوسکی ساتھ اوسطرح کے کرتا ہے ساتھ اوسکے اپنے نیکبخت بندوں کے
[illegible] روایت میں ہے کہ جب آوے ایک تمہارا بچھونے پر جھاڑے بچھونا پہر چاہیے کہ لیٹے داہنی کروٹ اپنے پر پھر کہے باسمک یعنی آخر تک پڑھ جاوے نقل کی
[illegible] مسلم نے اور ایک روایت میں یہ ہے پس چاہیے کہ جھاڑے بچھونے کو ساتھ کونے کپڑے اپنی کے تین بار اور اس روایت میں ہے وان امسکت نفسی فاغفرلھا
[illegible] ارحمھا کہ فاغفر لہا ہے ف ننگی کے اندر کے کونے سے جھاڑنے کو اس لیے فرمایا کہ اوپر کا کونا میلا نہ ہو اور اسمیں سترا چھی طرح ڈھکا رہتا ہے اور اگر قبض کرے تو جان
[illegible] ہے تو حکم مردیکا رکھتا ہے کہ حق تعالیٰ روح اوسکی قبض کر لیتا ہے بعد ازاں یا روح کو چھوڑتا ہے مار ڈالتا ہے یا پھر بھیج دیتا ہے جلا دیتا ہے پس دعا کی کہ
[illegible] روح کو چھوڑے تو اوسکو مارے تو بخشدے اور اگر پھر بھیجے روح کو اور زندہ کرے تو محفوظ رکھیو بندوں کو جیسے محفوظ رکھتا ہے نیک بندوں کو یعنی توفیق بھلا کام کی دیوے
[illegible] بندے وہ ہیں کہ حق اللہ تعالیٰ کے اور بندوں کے ادا کرتے ہیں اور دائیں کروٹ سے سونے میں حکمت یہ ہے کہ دل بائیں پہلو میں ہے پس جب دائیں کروٹ
[illegible] ہے اوس سے بہت استراحت اور غفلت نیند میں نہیں ہوتی اور آسان ہوتا ہے جاگنا نماز تہجد کے لیے اور بائیں کروٹ سونے میں غفلت نیند میں بہت ہوتی ہے ع وعن البراء بن عازب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اوی الی فراشہ

نام علی شقہ الایمن ثم قال اللھم اسلمت نفسی الیک ووجھت وجھی الیک ورھبۃ الیک لا ملجاء ولا منجاء منک الا الیک امنت بکتابک الذی انزلت وبنبیک الذی ارسلت وقال فان مت من لیلتک مت علی الفطرۃ وان اصبحت اصبت خیرا متفق علیہ اور روایت ہی براء ابن عازب سی تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ جگہہ پکڑتی طرف بچھونی اپنی کی سو تو داہنین کروٹ اپنی پر پہر کہتو یا الٰہی خالص متوجہ کیا مینے ذات اپنی کو طرف تیری کی اور متوجہ کیا مینے مونہہ اپنا طرف تیری یعنی طرف قبلہ تیری کی اور سونپا مینے کام اپنا طرف تیری اور لگائی مینے پیٹہہ اپنی طرف تیری یعنی اعتماد کیا مینے تجہپر اور پناہ لایا طرف تیری واسطے خواہش کرنیکی طرف ثواب تیری کی اور ڈر نیکی عذاب تیری سی نہین پناہ اور نہین نجات تیری عذاب سی مگر طرف رحمت تیری کی ایمان لایا مین ساتہہ کتاب تیری کی کہ اوتاری ہی تو نی اور ساتہہ نبی تیری کی کہ بہیجا ہی تو نی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص نی کہا ان کلمات کو پہر مر گیا اوسی رات مین مرا دین اسلام پر اور ایک روایت مین ہی کہ کہا براء نی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطے ایک شخص کے ای فلانی جسوقت کہ جگہہ پکڑی تو طرف بچھونی اپنی کی پس وضو کر وضو نماز کا سا یعنی پورا پہر لپیٹ داہنی کروٹ اپنی پر پہر کہہ اللھم اسلمت نفسی الیک قول ارسلت تک اور فرمایا حضرت نی پس اگر مریگا تو اوس رات اپنی مین مریگا دین اسلام پر اور اگر صبح کی تو نی پہونچیگا بہلائیکو یعنی بہت بہلائیکو یا بہلائی کو دارین مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اوی الی فراشہ قال الحمد للہ الذی اطعمنا وسقنا وکفانا واوانا فکم ممن لا کافی لہ ولا موی رواہ مسلم اور روایت ہی انس سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت کہ آتی طرف بچھونی اپنی کو تو کہتی سب حمد واسطے اللہ کی کہ ایسا اللہ کہ کہلایا ہمکو اور پلایا ہمکو اور کفایت کیا تمام مہمات ہمارییکو اور ٹہکانا دیا ہمکو پس بہت لوگ ہین اونمین سی کہ نہین کفایت کرنیوالا واسطے اونکے اور نہ ٹہکانا دینیوالا انقل کی یہہ مسلم **نز** یعنی بہت لوگ ہین نہین کفایت کرتا اونکو اللہ تعالیٰ اہر ونکی برائی سی یعنی محفوظ نہین رکہا اونکو ہر دن کی ایذا رسانی سی بلکہ وہ غالب ہو رہی ہین اونپر اور نہ مہیا کیا ہی اونکی لیئے ٹہکانا بلکہ چہوڑ دیا ہی اونکو کہ سرگردان ہوتی ہین کہ چون اور بازارون اور جنگلونمین اور ایذا پاتے ہین گرمی اور جاڑے مین ع **وعن** علی ان فاطمۃ اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم تشکو الیہ ما تلقی فی یدیہا من الرحی وبلغہا انہ جاءہ رقیق فلم تصادفہ فذکرت ذلک لعائشۃ فلما جاء اخبرتہ عائشۃ قال فجاءنا وقد اخذنا مضاجعنا فذہبنا نقوم فقال علی مکانکما فجاء فقعد بیننا حتی وجدت برد قدمیہ علی بطنی فقال الا ادلکما علی خیر مما سالتمانی اذا اخذتما مضاجعکما فسبحا ثلثا وثلثین واحمدا ثلثا وثلثین وکبرا اربعا وثلثین فہو خیر لکما من خادم متفق علیہ اور روایت ہی حضرت علی سی کہ تحقیق حضرت فاطمہ رض آئین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بارادہ اسکی کہ شکایت کرین طرف حضرت کی مشقت کی کہ پاتی تہی اپنی ہاتون مین سبب چکی کی اور پہونچی تہی خبر حضرت فاطمہ کو یہہ کہ آئی ہین حضرت کی پاس سو دی پس نہ پایا حضرت فاطمہ نی حضرت کو پس ذکر کیا یہہ رو برو عائشہ کی یعنی کہا اونسی کہ حضرت سی عرض کر دینا کہ خادم کی مانگنی کی لیئے آئی تہی پہر جب آئی حضرت خبر دی حضرت کو عائشہ نی یعنی جو کہ حضرت فاطمہ نی کہا تہا کہا حضرت علی نی پس آئی حضرت ہماری پاس اوس حالت مین کہ لیٹے ہی تہے ہم اپنی بچھونونپر پس ارادہ کیا ہمنی اوٹہنی کا پس فرمایا حضرت نی ٹہری رہو اپنی جگہہ پہر آئی حضرت اور بیٹہہ گئی درمیان میری اور درمیان خاوند کی یہان تک کہ پائی مینی ٹہنڈک حضرت کی قدم مبارک کی اپنی پیٹ پر پہر فرمایا کیا نہ بتلاؤن تمکو بہتر اوس چیز سی کہ مانگی تمنی یعنی برده وہ یہہ ہی کہ جسوقت بستر پر پس سبحان اللہ پڑہو تینتیس ۳۳ بار اور الحمد للہ کہو تینتیس ۳۳ بار اور اللہ اکبر کہو چونتیس ۳۴ بار پس یہہ بہتر ہی تمہاری لیئے خادم سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم

Marfat.com

...ی کی تہلیل کی سو کہا گیا ہی اذا مرت الا نقہ رفعت الکلفہ اور پائی مینے ٹھنڈک الخ اس سے
...اور حضرت علی نکو تہ سوا ی ستر کر آور کہا جزری نی شرح مصابیح مین کہ بعضی روایات صحیحہ مین تکبیر پہلی
...کر سبحان اللہ پہلے پڑہی اور وقت سونیکی اللہ اکبر پہلے پڑہی انتہی اوظاہر تر یہہ ہی کہ کبھی اللہ اکبر پہلے پڑہی اور کبھی پیچہے تاکہ
...باد ی اور یہ اولی اور لائق تر ہی اور یہہ بہتر ہی تمہاری لیے خادم سی یہہ رغبت دلائی اوپر صبر کرنیکی مشقت دنیا پر اور مکروہات دنیا کی
...کہا اور اسمین اشارہ ہی طرف افضلیت فقیر صابر کی غنی شاکر پر ع ح **وعن** ابی ھریرۃ قال جاءت فاطمۃ الی النبی صلی اللہ علیہ
...ما تقال الا ادلک علی ما ھو خیر لک من خادم تسبحین اللہ ثلثا و ثلثین و تحمدین اللہ ثلثا و ثلثین و تکبرین اللہ اربعا و ثلثین
...الصلوۃ و عند منامک رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا آئین حضرت فاطمہ طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارادہ اسکہ مانگین حضرت
...علیہ وسلم یعنی اور حضرت نہ ملی پس جب سنا تو تشریف لائی اور فرمایا حضرت نی کیا نہ بتاؤن مین تمکو وہ چیز کہ بہتر ہو خادم سی سبحان اللہ پڑہو تینتیس ۳۳ بار اور الحمد للہ
...تینتیس ۳۳ بار اور اللہ اکبر کہو چونتیس ۳۴ بار بعد ہر نماز کی اور نزدیک سونی کی نقل کی یہہ مسلم **ف** پڑہنا ان تسبیحات کا وقت سونیکی دور کرتا ہی مشقت خدمت دن کی کو

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اصبح قال اللھم بک اصبحنا وبک امسینا وبک
...وبک نموت والیک المصیر واذا امسی قال اللھم بک امسینا وبک اصبحنا وبک نحیی وبک نموت والیک النشور رواہ الترمذی وابو داؤد وابن ماجہ
...ہو ابی ہریرہ سی کہ کہا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت صبح کرتی تہی یا الٰہی ساتہہ قدرت اوتہ نام تیری کی صبح کی ہمنے اور ساتہہ قدرت تیرکی شام کی ہمنے اور ساتہہ نام تیری کے جیتے ہین
...اور ساتہہ نام تیرکی مرتی ہین ہم اور طرف تیری ہی رجوع اور جسوقت کہ شام کرتی تہی یا الٰہی ساتہہ قدرت تیرکی شام کی ہمنے اور ساتہہ قدرت تیرکی صبح کی ہمنے اور ساتہہ
...تیرکی زندہ رہتے ہین ہم اور ساتہہ مدد تیرکی مرتی ہین ہم اور طرف تیری ہی اوٹہنا یعنی بعد مرنیکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نی **وعنہ** قال
...ابو بکر قلت یا رسول اللہ مرنی بشیء اقولہ اذا اصبحت واذا امسیت قال قل اللھم عالم الغیب والشھادۃ فاطر السموات
...رب کل شیء وملیکہ اشھد ان لا الٰہ الا انت اعوذ بک من شر نفسی ومن شر الشیطان وشرکہ قلہ اذا اصبحت واذا امسیت واذا
...مضجعک رواہ الترمذی وابو داؤد والدارمی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا کہا حضرت ابوبکر نی کہ کہا مینے یا رسول اللہ حکم کیجیے مجکو
...ایک چیز کی کہ کہون مین اوسکو یعنی ہمیشہ بطریق ورد کی جسوقت کہ صبح کرون مین اور جسوقت کہ شام کرون مین فرمایا کہہ یا الٰہی جاننہ والا پوشیدہ اور ظاہر کی پیدا کرنہ والے
...ہر چیز کی اور مالک ہر چیز کی گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر تو پناہ مانگتا ہون [illegible] نفس اپنی کیسی اور برائی شیطان
...کی اور شیطان کی اسکو جسوقت کہ صبح کریتو اور جسوقت کہ شام کریتو اور جسوقت کہ لیوے تو جگہہ سونی اپنی کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نی **وعن**
...عثمان قال سمعت ابی یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من عبد یقول فی صباح کل یوم ومساء کل لیلۃ
...بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم ثلث مرات فیضرہ شیء فکان ابان قد اصابہ
...فجعل الرجل ینظر الیہ فقال لہ ابان ما تنظر الی اما ان الحدیث کما حدثتک ولکنی لم اقلہ یومئذ لیمضی اللہ
...قدرہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ وابو داؤد وفی روایتہ لم تصبہ فجاءۃ بلاء حتی یصبح ومن قالہا حین یصبح
...فجاءہ بلاء حتی یمسی سوایت ہی ابان بن عثمان سی کہ کہا سنا مینے اپنے باپ سے کہتے تہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی بندہ کہ کہی بسم
...اللہ شام ہر رات کی صبح کی مینے اور شام کی مینے ساتہہ نام اوس اللہ کی کہ نہین ضرر کرتی ساتہہ نام اوسکی کی کوئی چیز زمین مین اور نہ آسمان مین اور وہ ہی
...سننہ والا کی تین بار پس ضرر کریاوسکو کوئی چیز یعنی جو کوئی صبح و شام اس دعا کو تین تین بار پڑہ لی تو کوئی چیز اوسکو ضرر نہ کری اور نہ اوسکو

کوئی آفت پہونچے پس تحقیق پہنچتی تہی اونکو ایک قسم بیماری فالج کی پس [illegible]

یہہ روایت کرتے ہین کہ جو اس دعا کو پڑہی اوسکو کچھہ ضرر نہ پہونچے اور خود بیماری فالج مین گرفتار ہون [illegible]

تحقیق حدیث اسطرح پر کہ جسطرح بیان کی ہی بعضی نسخون مین صحیح ہی ولیکن مینے نہین پڑہی تہی یہہ دعا اوسدن تاکہ [illegible]

یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور ابو داؤد کی روایت مین یہہ ہی لم تصبہ فجاءۃ بلاء یعنی جو پڑہی یہہ دعا ہر شام تین بار نہین پہنچے [illegible]

صبح تک اور جو پڑہی اوسکو وقت صبح کے نہین پہونچتی اوسکو بلا ناگہانی شام تک **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمْسٰی اَمْسَیْنَا وَاَمْسَی الْمُلْکُ لِلّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ [illegible] رَبِّ اَسْئَلُکَ خَیْرَ مَا فِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ وَخَیْرَ مَا بَعْدَھَا وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ وَشَرِّ مَا بَعْدَھَا رَبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَسُوْءِ الْکِبَرِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ مِنَ الْکُفْرِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ مِنْ سُوْءِ الْکِبَرِ وَالْکِبَرِ رَبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابٍ فِی النَّارِ وَعَذَابٍ فِی الْقَبْرِ وَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ ذٰلِکَ اَیْضًا اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰہِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَایَتِہٖ لَمْ یَذْکُرْ مِنْ سُوْءِ الْکُفْرِ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے یہہ کہ نبی صلی اللہ [illegible] جب شام کرتے شام کی ہمہ اور شام کی ملک نے واسطے خدا کے اور سب تعریف واسطے خدا کے اور نہین کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہین کوئی شریک اوسکا [illegible] اوسکی ہی ملک اور اوسکی ہی تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی اے پروردگار میرے مانگتا ہون مین تجھسے بہلائی اوس چیز کی کہ اس شب مین واقع ہو اور بہلائی اوس چیز کی [illegible] اور پناہ مانگتا ہون تجھسے برائی اوس چیز کی کہ اس رات کو واقع ہو اے پروردگار میرے [illegible] اے پروردگار میرے پناہ مانگتا ہون تجھسے سستی اور ایک روایت مین ہی کہ پناہ مانگتا ہون مین تجھسے برائی بڑہاپے کی سو اور تکبر کرنے [illegible] اے پروردگار میرے پناہ مانگتا ہون تجھسے عذاب آگ کی سو اور عذاب قبر کی سو اور جب صبح کرتے کہتے یعنی جو کہ شام مین پڑہتے وہ صبح مین بھی پڑہتے ولیکن [illegible] اصبحنا واصبح الملک کو اصبحنا واصبح الملک شک نقل کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور ترمذی کی روایت مین لفظ من سوء الکفر کا **وعن** بَعْضِ بَنِیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُعَلِّمُھَا فَیَقُوْلُ قُوْلِیْ حِیْنَ تُصْبِحِیْنَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ مَا شَاءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا فَاِنَّہٗ مَنْ قَالَھَا حِیْنَ یُصْبِحُ حُفِظَ حَتّٰی یُمْسِیَ وَمَنْ قَالَھَا حِیْنَ یُمْسِیْ حُفِظَ حَتّٰی یُصْبِحَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی بعض بیبیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سکھلاتے اونکو پس فرماتے کہ جسوقت کہ صبح کرو تو کہو ہم اللہ کو ساتھہ تعریف اوسکی کے اور نہین قوت یعنی تسبیح و حمد وغیرہ پر مگر ساتھہ مدد اللہ کی جو کہ چاہا اللہ نے ہوا اور جو نہ چاہا نہوا جانون ہون مین یعنی اعتقاد رکھون ہونمین یہہ کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہی اور تحقیق اللہ نے گھیرا ہی ہر چیز کو از روی جاننے کے پس تحقیق جس شخص نے کہی یہہ کلمے وقت صبح کے محفوظ رہتا ہی یعنی بلاؤن اور خطاؤن سے شام تک اور جسنے کہی یہہ کلمے شام کو محفوظ رہتا ہی صبح تک نقل کی یہہ ابو داؤد نے **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یُصْبِحُ فَسُبْحَانَ اللّٰہِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَہُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَحِیْنَ تُظْھِرُوْنَ اِلٰی قَوْلِہٖ وَکَذٰلِکَ تُخْرَجُوْنَ اَدْرَکَ مَا فَاتَہٗ فِیْ یَوْمِہٖ ذٰلِکَ وَمَنْ قَالَھُنَّ حِیْنَ یُمْسِیْ اَدْرَکَ مَا فَاتَہٗ فِیْ لَیْلَتِہٖ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کہی وقت صبح کے پس ساتھہ پاکی کے یاد کرے اللہ کو یا نماز پڑہے واللہ کی اوس وقت کہ شام کرتے ہو یعنی وقت مغرب اور عشا کے اور اوس وقت کہ صبح کرتے ہو اور اوسکی ہی تعریف آسمانون مین اور زمین مین اور ساتھہ پاکی کے یاد کرے یا نماز پڑہے وقت عصر کے اور وقت ظہر کے تا قول اوسکے کذلک تخرجون جسنے پڑہین یہہ آیتین صبح کو پائی اوسنے وہ چیز کہ رہ گئی تہی اوس سے اوسدن مین اور جسنے پڑہین یہہ آیتین وقت شام کی پائی وہ چیز کہ رہ گئی تہی اوس سے اوس [illegible] نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** بعد لفظ تظہرون کی آیت یون ہی یخرج الحی من المیت ویخرج المیت من الحی ویحی الارض [illegible]

Marfat.com

[illegible] اور کہا ہو [illegible] اور [illegible] یعنی مٹی اور آدمی اور جانور سے اور ذکر کرتا ہو زمین کو بعد مرنے [illegible] اور [illegible] نکالے جاؤ گے تم یعنی قبروں سے اور حاصل حدیث کا یہ ہو کہ جو کوئی یہ کلمات صبح کو پڑھتا ہو تو جو بھلائی اور ورد اس دن [illegible] اور اوسکا ثواب حاصل ہو جاتا ہے اور اسیطرح شام کو پڑھنے سے رات کی بھلائی اور ورد فوت ہونیکا ثواب پاتا ہے اور معالم التنزیل میں لکھا ہو کہ کہا نافع بن ازرق نے [illegible] کیا تو تم پانچوں نمازیں قرآن میں کہا اونہوں نے ہاں اور پڑھیں یہ دونوں آیتیں یعنی فسبحان اللہ لفظ تظہرون تک اور کہا کہ جمع کیا ہو ان [illegible] اور [illegible] اور ذکر اور [illegible] ذکر و قنوتکو ۔ وعن ابی عیاش ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال اذا اصبح لا الہ الا اللہ وحدہ [illegible] اللہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر کان لہ عدل رقبۃ من ولد اسماعیل وکتب لہ عشر حسنات وحط عنہ عشر سیئات ورفع [illegible] درجات وکان فی حرز من الشیطان حتی یمسی وان قالھا اذا امسی کان لہ مثل ذلک حتی یصبح فرای رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ [illegible] النائم فقال یا رسول اللہ ان ابا عیاش یحدث عنک بکذا وکذا قال صدق ابو عیاش رواہ ابو داؤد وابن ماجۃ اور [illegible] ہو ابی عیاش سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہے وقت صبح کے نہیں کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہیں شریک کے لئی اوسکا اوسیکا لیے ہو بادشاہت [illegible] اوسکا لیے ہو تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہوتا ہو اوسکا لیے ثواب موافق آزاد کرنے بردے کی اولاد حضرت اسمٰعیل کی سو اور لکھی جاتی ہین اوسکا لیے دس نیکیان [illegible] دور کیجاتی ہین اوس سے دس برائیان اور بلند کیجاتی ہین واسطے اوسکے دس درجے اور ہوتا ہے پناہ مین شیطان سے یعنی شر بہکانے اوسکی سے شام تک اور جو کہا [illegible] کلمات کو وقت شام کے ہوتا ہو اوسکا لیے مانند اسیکے صبح تک کہا حماد بن سلمہ نے کہ ایک راوی ہے اس حدیث کا کہ پس کہا ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] جواب مین پس کہا یا رسول اللہ تحقیق ابو عیاش نقل کرتا ہو حدیث آپ سے ایسی اور ایسی یعنی جو کہ مذکور ہوئی فرمایا سچ کہا ابو عیاش نے نقل کی یہہ ابو داؤد [illegible] ماجہ نے ۔ وعن الحارث ابن مسلم التمیمی عن ابیہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ امر الیہ فقال اذا انصرفت [illegible] صلوۃ المغرب فقل قبل ان تکلم احدا اللھم اجرنی من النار سبع مرات فانک اذا قلت ذلک ثم مت [illegible] لک کتب لک [illegible] منھا واذا صلیت الصبح فقل کذلک فانک اذا مت فی یومک کتب لک جوار منھا رواہ ابو داؤد اور روایت ہے حارث بن مسلم [illegible] کہ نقل کی اپنے باپ سے اونہون نے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ آپ نے چپکے سے کہی اوسے بات پس فرمایا جسوقت کہ فارغ ہوئی تو نماز مغرب کی [illegible] سات بار پہلے اسکے کہ کلام کرے تو کسی سے یا الٰہی پناہ دے مجکو آگ سے پس تحقیق تو جسوقت کہ کہے گا یہہ بہر مرے تو لکھی جاتی ہے [illegible] لیے [illegible] اور جب وقت کے پڑھے تو نماز صبح کی پھر کہے تو اسیطرح یعنی سات بار پہلے کلام کرنے سے پس تحقیق اگر مرے تو اوس دن [illegible] نقل کی یہہ ابو داؤد [illegible] ابن عمر قال لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدع ھؤلاء الکلمات حین یمسی وحین یصبح اللھم انی اسئلک [illegible] والاخرۃ اللھم انی اسئلک العفو والعافیۃ فی دینی ودنیای واھلی ومالی اللھم استر عوراتی وامن روعاتی [illegible] من بین یدی ومن خلفی وعن یمینی وعن شمالی ومن فوقی واعوذ بعظمتک من ان اغتال من تحتی یعنی الخسف [illegible] اور روایت ہے ابن عمر سے کہ نہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ چھوڑ دیں ان کلمات کو وقت شام کے اور صبح کے یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے عافیت دنیا اور آخرت مین یا الٰہی تحقیق مین [illegible] معافی گناہ کی اور سلامتی یعنی عیوب سے بچانا دین اپنی کی اور دنیا اپنی کی اور بچ حق اہل اپنی کی اور مال اپنی کی یا الٰہی ہاتک عیب میرے اور امن دے خوف کی چیزون سے یعنی دفع کر [illegible] یا الٰہی محفوظ رکھہ مجکو آگے میرے پیچھے میرے اور داہنے میرے اور بائین میرے اور اوپر میرے اور پناہ مانگتا ہون میں ساتھہ بڑائی تیری کے اس سے کہ ہلاک کیا [illegible] نیچے اپنی سے یعنی زمین مین دھنس جانے سے نقل کی یہہ ابو داؤد ۔ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال [illegible] اصبحنا نشھدک ونشھد حملۃ عرشک وملائکتک وجمیع خلقک انک انت اللہ لا الہ الا انت وحدک

Marfat.com

لا شریک لک وان محمدا عبدک ورسولک الا غفر اللہ لہ ما اصاب فی یومہ ذلک من ذنب رواہ الترمذی وابوداود وقال الترمذی ہذا حدیث غریب اور روایت ہی انس سے
[illegible] کی صبح کو یا الٰہی صبح کی ہم اس حال مین کہ گواہ کرتی ہین ہم تجکو اور گواہ کرتی ہین ہم اوٹھانے والون عرش تیرکو اور فرشتون
اور سب مخلوقات تیری کو ساتھ اسکے کہ تحقیق تو ہی اللہ نہین کوئی معبود مگر تو اکیلا نہین کوئی شریک واسطے تیری یعنی افعال وصفات مین اور تحقیق محمد بندہ
اور رسول تیرے ہین سو کوئی بندہ کہے یہ کلمہ صبح کو مگر کہ بخشتا ہی اللہ تعالیٰ واسطے اوسکے وہ گناہ کہ صادر ہوتی اوس سے اوسدن مین یعنی سوای کبیرہ گناہون اور حقوق العباد
کے اور اگر کہے یہ کلمہ وقت شام کو بخشتا ہی اللہ تعالیٰ واسطے اوسکے وہ گناہ کہ صادر ہوتی اوس سے اوس رات مین نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے اور لفظ
ترمذی کے یہ ہین کہ جو کہے یہ کلمہ وقت شام کے اور لفظ من قال مین بمعنی ما نافیہ کے ہی اور ممکن ہے یہ کہ ہو لفظ الا کا زائدہ اور مؤید ہی اسکا جملہ ان قالہا الخ **وعن** ثوبان
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من عبد مسلم یقول اذا امسی واذا اصبح ثلثا رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا کان حقا علی اللہ ان یرضیہ یوم القیامۃ رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہین کوئی بندہ مسلمان کہ کہے وقت شام کے اور وقت صبح کے تین بار راضی ہوا مین ساتھ اللہ کے رب ہونے کے اور ساتھ اسلام کے دین ہونے کے اور ساتھ محمد کے نبی ہونے کے مگر ہوگا لازم
اللہ پر یعنی البتہ فضل کرم کے یہ کہ راضی کرے اوسکو دن قیامت کے یعنی اتنا ثواب دیگا کہ راضی ہو جائیگا نقل کی یہ احمد اور ترمذی **ف** بعضی راویون
مین لفظ نبیا ہی اور بعضی مین رسولا پس مستحب ہے کہ دونون پر ہو یعنی کہے نبیا ورسولا **وعن** حذیفۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد
ان ینام وضع یدہ تحت رأسہ ثم قال اللہم قنی عذابک یوم تجمع عبادک او تبعث عبادک رواہ الترمذی ورواہ احمد عن البراء اور روایت ہے
حضرت حذیفہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ ارادہ کرتے سونیکا کہتے واہنا ہاتھ اپنا نیچے کلے اپنی کے پھر کہتے تین بار یا الٰہی بچا مجکو عذاب اپنے سے اوسدن کہ اوٹھاویگا تو اپنے بندون کو
یا کہا اوٹھاویگا تو اپنے بندون کو یعنی راوی کو شک ہوا ہی کہ تجمع عبادک کہا یا بجای اوسکے تبعث عبادک کہا نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی احمد نے براء سے
ف اس روایت مین آیا کہ دست مبارک سر کے نیچے رکھتے تھے اور روایت مین آیا کہ رخسارہ مبارک کے نیچے رکھتے تھے تطبیق اسمین یون دیجاوی کہ کبھی سر کے نیچے رکھتے ہون
کبھی رخسارہ کے نیچے جس راوی نے جو دیکھا سو روایت کیا یا یہ کہ کچھ ہاتھ سر کے نیچے ہوتا ہو اور کچھ رخسارہ کے نیچے پس بیان کیا ہر راوی نے بعض اوس چیز کا
کہ دیکھا **وعن** حفصۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد ان یرقد وضع یدہ الیمنی تحت خدہ ثم یقول
اللہم قنی عذابک یوم تبعث عبادک ثلث مرات رواہ ابوداود اور روایت ہے حفصہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ ارادہ
کرتے سونیکا رکھتے داہنا ہاتھ اپنا نیچے کلے اپنی کے پھر کہتے تین بار یا الٰہی بچا مجکو عذاب اپنے سے اوسدن کہ اوٹھاویگا تو اپنے بندون کو نقل کی یہ ابوداود نے **وعن** علی
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول عند مضجعہ اللہم انی اعوذ بوجہک الکریم وکلماتک التامات من شر ما انت
اٰخذ بناصیتہ اللہم انت تکشف المغرم والمأثم اللہم لا یہزم جندک ولا یخلف وعدک ولا ینفع ذا الجد منک
الجد سبحانک وبحمدک رواہ ابوداود اور روایت ہے حضرت علی سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے نزدیک سونے اپنی کے یا الٰہی تحقیق مین پناہ
مانگتا ہون ساتھ ذات بزرگ تیری کے اور کلمات پورے تیری کے یعنی اسماء وصفات کے یا کتابون تیری کے برائی ہر اوس چیز کی سے کہ تو پکڑنے والا ہی بال پیشانی اوسکی کے
یعنی جو چیز تیری قبضہ قدرت مین ہی یعنی ہر چیز کی برائی سے یا الٰہی تو دور کرتا ہی قرض کو اور گناہ کو یا الٰہی نہین شکست دیا جاتا لشکر تیرا یعنی نہین مغلوب ہوتا
آخر الامر مین اور نہین خلاف کیا جاتا وعدہ تیرا اور نہین نفع دیتی دولتمند کو عذاب تیرے سے دولتمندی یعنی بلکہ نفع دیتی ہین عمل صالح پاک ہو تو یا بری
بیان کرتا ہون ساتھ تعریف تیری کے نقل کی یہ ابوداود نے **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

وَالْبَيْهَقِيُّ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابی سعید سے
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کہا وہ وقت کہ جاوے اپنے بچھونے پر بخشش چاہتا ہوں میں اللہ سے ایسا اللہ کہ نہیں کوئی معبود مگر وہ زندہ خبر کرنیوالا
تو بخشدیگا اوسکو اگرچہ ہوں گناہ اوسکے تین بار کہی بخشتا ہی اللہ تعالیٰ واسطے اوسکے گناہ اوسکے اگرچہ ہوں مانند کف دریا کے یا گنتی ریت عالج کی یا گنتی پتوں درخت کی
اولون دنیا کی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** عالج ساتھہ زبر اور زیر لام کے نام ہی ایک جنگل کا زمین مغرب میں وہاں ریت
ہی اور غرض ان چیزون کی بیان سے یہہ ہی کہ اگر بہت بھی گناہ ہونگے تو بھی بخشے جاوینگے ع **وَعَنْ** شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
علیہ وسلم مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَأْخُذُ مَضْجَعَهٗ بِقِرَاءَةِ سُوْرَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ اِلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ مَلَكًا فَلَا يَقْرَبُهٗ شَيْءٌ يُؤْذِيْهِ حَتّٰى يَهُبَّ
متی ہب رواہ الترمذی اور روایت ہی شداد بن اوس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مسلمان کہ لیوی خوابگاہ اپنی ساتھہ پڑہے کسی سورت
کتاب اللہ سے مگر کہ متعین کرتا ہی اللہ تعالیٰ ساتھہ اوسکے ایک فرشتہ یعنی حکم کرتا ہی اوسکو نگہبانی کرے اوسکی ضرر کرنیوالی چیزون سے پس نہیں نزدیک ہوتی اوسکو کوئی چیز
ایذا دیوے اوسکو یہانتک کہ جاگے جسوقت کہ جاگے یعنی بعد دیر کے خواہ جلدی نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** روایت ہی انس سے بطریق مرفوع کی کہ جب کہو تو پہلو اپنا بچھونے پر اور پڑہے
فاتحۃ الکتاب اور قل ہو اللہ احد پس تحقیق امن میں رہیگا تو ہر چیز سے سوای موت کے ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
علیہ وسلم خَلَّتَانِ لَا يُحْصِيْهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ اَلَا وَهُمَا يَسِيْرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيْلٌ يُسَبِّحُ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرًا
وَيُكَبِّرُهٗ عَشْرًا وَيَحْمَدُهٗ عَشْرًا قَالَ فَاَنَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُهَا بِيَدِهٖ قَالَ فَتِلْكَ خَمْسُوْنَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَاَلْفٌ
وَخَمْسُمِائَةٍ فِي الْمِيْزَانِ وَاِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ يُسَبِّحُهُ وَيُكَبِّرُهُ وَيَحْمَدُهُ مِائَةً فَتِلْكَ مِائَةٌ فِي اللِّسَانِ وَاَلْفٌ فِي الْمِيْزَانِ فَاَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي
الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ اَلْفَيْنِ وَخَمْسَمِائَةِ سَيِّئَةٍ قَالُوْا وَكَيْفَ لَا نُحْصِيْهَا قَالَ يَاْتِيْ اَحَدَكُمُ الشَّيْطٰنُ وَهُوَ فِيْ مَضْجَعِهٖ فَلَا يَزَالُ يُنَوِّمُهٗ كَمَا
نَوَّمَ كَذَا حَتّٰى يَنْفَتِلَ فَلَعَلَّهٗ اَنْ لَا يَفْعَلَ وَيَاْتِيْهِ فِيْ مَضْجَعِهٖ فَلَا يَزَالُ يُنَوِّمُهٗ حَتّٰى يَنَامَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَاللَّفْظُ
لَهٗ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ خَصْلَتَانِ اَوْ خَلَّتَانِ لَا يُحَافِظُ عَلَيْهِمَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَكَذَا فِيْ رِوَايَتِهٖ بَعْدَ قَوْلِهٖ وَاَلْفٌ وَخَمْسُمِائَةٍ فِي الْمِيْزَانِ
وَيُكَبِّرُ اَرْبَعًا وَثَلٰثِيْنَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ وَيَحْمَدُ ثَلٰثًا وَثَلٰثِيْنَ وَيُسَبِّحُ ثَلٰثًا وَثَلٰثِيْنَ وَفِيْ اَكْثَرِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
روایت ہی عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چیزین ہین کہ نہین محافظت کرتا [illegible] ہی
جاوے دالون کے ساتھہ داخل ہوگا خبردار ہو وہ دونون چیزین آسان ہین یعنی اسلیے کہ دشوار نہین کرنا اوسکا اوپر کرنے والے اوسپر اور عمل کرنے والا اوپر کم ہین
بہت کرنیوالا اوپر نادر ہین بسبب نہونے توفیق کے ایک چیز تو یہہ ہی کہ ساتھہ پاکی کے یاد کرے اللہ کو یعنی سبحان اللہ پڑہے پیچھے ہر نماز فرض کے دس بار اور حمد
کرے یعنی الحمد للہ کہے دس بار اور اللہ اکبر کہے دس بار کہا ابن عمرو نے پس دیکہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ گنتے تہے ان تسبیحات کو اپنے ہاتھہ سے یعنی انگلیون
پر پس کہے پڑہے سو ہین یعنی بابت پانچون نمازون کے زبان پر اور ڈیڑھ ہزار ہین میزان ہین یعنی میزان اعمال ہین بحساب اسکے کہ ہر نیکی دس گنا ہی لکہی
جاتی ہی دوسری چیز یہہ ہی کہ جب پڑے خوابگاہ اپنی تسبیح کرے اللہ کو اور تکبیر کہے اوسکو اور حمد کرے اوسکو سو بار یعنی سبحان اللہ تینتیس بار اور اللہ اکبر
چونتیس بار پڑہے کہ سب ملکر سو بار ہون پس یہہ سو بار ہین زبان پر اور ہزار ہین میزان اعمال ہین پس کون تم ہین سے
کہ کرتا ہی دن رات مین اڑہائی ہزار برائیان عرض کیا صحابہ نے کہ کسطرح نہ محافظت کرینگے ہم ان چیزون پر فرمایا آتا ہی ایک تمہارے کہ پاس شیطان اوسکے سونیکے وقت
پس سلا دیتا ہی اوسکو یہانتک کہ پڑہے نماز کو پس نہ کرے نماز کو نہین اگرچہ

Marfat.com

امور آخرت سے ہو یہانتک کہ نماز پڑھ کر پھرتا ہی پس شاید کہ وہ منہ کرے یعنی محافظت ان کی

یہانتک کہ سو جاتا ہے نقل کی یہ ترمذی ابوداؤد اور نسائی نے اور یہ حدیث ابوداؤد کی اختلاف ہے بعضی لفظونمین اس طرح ہے کہ فرمایا حضرت نے

کہ وہ لفظ فرمایا یہ یعنی دونون کو ایک ہی ہین یعنی دو چیزین ہین کہ نہین محافظت کرتا اونپر بندہ مسلمان یعنی بجای لا یحیصہما رجل مسلم کے

اور اسطرح سے ہے روایت ابوداؤد کی پیچھے قول ذکی کے والف خمسمائۃ فی المیزان کی اسطرح ہے کہ فرمایا اور تکبیر کہو چونتیس بار جسوقت کہ آوے

تم کو خادم تمہارا تو حمد کرو تینتیس بار اور تسبیح کرو تینتیس بار اور اکثر نسخون مصابیح کی مین عبداللہ بن عمر سے ہی یعنی یہ اور فائدہ ذکر کیا گیا کہ مولف نے عبداللہ بن عمر رضی

یہہ حدیث نقل کی ہے مصابیح کی اکثر نسخون مین عبداللہ عمر سے ہے **ف** پس کون تم مین سے ہے لیکن یہہ جواب ہے شرط محذوف کا اور استفہام مین ایک طرح کا انکار

جب محافظت کی دونون چیزون پر اور حاصل ہوتین اڑہائی ہزار نیکیان دن رات مین تو معاف کیجاتی ہین اوس سے بدلی ہر نیکی کو برائی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی

ف اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ پس کون تم مین سے کرتا ہی برائیان زیادہ ان نیکیون سے دن رات مین کہ نہون معاف اونسے پس کیا ہی تمکو نہ محافظت کرو اونپر جو

کہ نیکیان بہت ہوتی ہین برائیون سے اونسے گناہ جھڑ جاتے ہین بلکہ بسبب زیادہ ہونے نیکیون کے درجے بلند ہوتے ہین تمہین چاہیے کہ محافظت کرو اونپر صحابہ نے

کیا کہ جب اتنا ثواب ہوتا ہی تو کیون نہ محافظت کرینگے ہم اونپر گویا اونہون نے بعید جانا انکی ترک کرنیکو پس حضرت نے اونکی استبعاد یعنی بعید جاننے کو رد کیا کہ

وسوسہ ڈالتا ہی نماز مین یہانتک کہ غافل کر دیتا ہی ذکر سے پیچھے نماز کے اور سلام کہتا ہی اسیطرح غافل کر ذکر سے **و** عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَنَّامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ قَالَ حِیْنَ یُصْبِحُ اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ

الشُّكْرُ فَقَدْ اَدّٰی شُكْرَ یَوْمِهٖ وَمَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ حِیْنَ یُمْسِیْ فَقَدْ اَدّٰی شُكْرَ لَیْلَتِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عبداللہ بن غنام سے کہ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہے وقت صبح کے یا الٰہی جو چیز کہ حاصل ہوئی مجکو صبح مین نعمت سے یعنی دینی اور دنیوی اور ظاہری و باطنی یا کسیکو مخلوق

سے پس تیری ہی طرف سے ہے تنہا نہین شریک کوئی واسطے تیرے پس تیری ہی لیے تعریف ہے اور تیری ہی لیے شکر ہے پس جو کوئی یہہ دعا صبح کو پڑھے پس تحقیق ادا کیا شکر اوس دن

اور جو کوئی کہے مانند اسکے وقت شام کے پس تحقیق ادا کیا شکر اوس رات کا نقل کی یہہ ابوداؤد نے **ف** شام کو یہہ دعا پڑھے تو لفظ امسی کہے بدلے اصبح کے

آیا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے کہا ای پروردگار میرے نعمتین تیری میری پاس بہت ہین شکر اونکا کیونکر ادا کرون حکم ہوا کہ ای داؤد جب جانا تو نے کہ جو نعمت تیری

پاس ہین سب میری ہی طرف سے ہین تو تحقیق شکر ادا کیا تو نے اونکا ع ح **و** عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ

اِذَا اٰوٰی اِلٰی فِرَاشِهٖ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ كُلِّ شَیْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰی مُنْزِلَ التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ اَعُوْذُ

مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِیْ شَرٍّ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِهٖ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَیْسَ قَبْلَكَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَكَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَیْسَ

فَوْقَكَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَكَ شَیْءٌ اِقْضِ عَنِّی الدَّیْنَ وَاَغْنِنِیْ مِنَ الْفَقْرِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَهْ

وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعَ اخْتِلَافٍ یَسِیْرٍ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ وہ تھے کہتے جب آتے طرف بچھونے اپنی کے یا الٰہی اوپر

آسمانون کے اور اے پروردگار زمین کے اور اے پروردگار ہر چیز کے اور اے پھاڑنے والے دانے اور گٹھلی کے یعنی اونکو پھاڑ کر زراعت اور درخت کھجور کا نکالتا ہے

اور اتارنے والے توریت اور انجیل و قرآن کے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیری برائی ہر ہر کی سے کہ تو پکڑنے والا ہی بال پیشانی اوسکی کے یعنی تیری قبضہ قدرت مین

تو ہی ہے پہلے یعنی قدیم بلا ابتدا کے پس نہین پہلے تجھسے کوئی چیز اور تو ہے آخر یعنی باقی بغیر انتہا کے پس نہین پیچھے تیری کوئی چیز اور تو ہے ظاہر یعنی باعتبار افعال

کے پس نہین اوپر تیرے یعنی اوپر ظہور تیری کے کوئی چیز یعنی نہین کوئی چیز ظاہر تر تجھسے اور تو ہے پوشیدہ یعنی باعتبار ذات کے پس نہین کوئی چیز زیادہ تر

تجھسے ادا کر مجھسے دین یعنی حقوق اللہ تعالی کے اور بےنیاز کر مجھکو فقر سے یعنی محتاج ہونے سے طرف مخلوق کے یا دل کی محتاجگی سے نقل

Marfat.com

[illegible] معایت کرے **وَعَنْ** اَبِی الْاَزْهَرِ
[illegible] الَّیْلِ قَالَ بِاسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِیْ لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ
[illegible] رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی ابی ازہر انماری سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] جانتا ہوں میں کہی میں کروٹ اپنی واسطے اسکے یا الٰہی بخشدے میری لیے گناہ میرے اور دور کر شیطان
[illegible] یعنی ملائکہ مقربین اور انبیا کی مجلس میں نقل کی یہہ ابو داؤد **ف** مراد گروی سی نفس ہے یعنی خلاص کر
[illegible] اپنے عذاب سی یعنی گناہ میرے بخشدے ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ
[illegible] وَاٰوَانِیْ وَاَطْعَمَنِیْ وَسَقَانِیْ وَالَّذِیْ مَنَّ عَلَیَّ فَاَفْضَلَ وَالَّذِیْ اَعْطَانِیْ فَاَجْزَلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اَللّٰهُمَّ
[illegible] وَمَلَائِکَتَهٗ وَاٰلَهٗ کُلِّ شَیْءٍ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] یعنی ات کو فرماتی سب تعریف ہی خدا کی لیے جسنی کفایت کیا مجکو یعنی خلق سی بی پروا کیا مجکو اور جگہ دی مجکو یعنی مکان دیا مجکو کہ دفع کرتا ہی
[illegible] مجکو اور پلایا مجکو اور وہ خدا کہ احسان کیا مجپر یعنی سبب دینی اوسچیز کی کہ احتیاج پڑتی ہی اور زیادہ دیا یعنی احتیاج سی اور وہ خدا کہ دیا مجکو پر
[illegible] کی لیے ہر حال یا اللہ پروردگار ہر چیز کی اور مالک اوسکی اور معبود ہر چیز کی پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیری آگ سی یعنی اون چیزون سی کہ باعث
[illegible] نقل کی یہہ ابو داؤد **ف** **وَعَنْ** بُرَیْدَةَ قَالَ شَکَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
[illegible] مِنَ الْاَرَقِ فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوَیْتَ اِلٰی فِرَاشِکَ فَقُلِ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ
[illegible] وَمَا اَقْلَلْتَ وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنِ وَمَا اَضْلَلْتَ کُنْ لِیْ جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِکَ کُلِّهِمْ جَمِیْعًا اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیَّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ
[illegible] یعنی عزّ جارک وجلّ ثناؤک ولا الٰہ غیرک لا الٰہ الا انت رواہ الترمذی **ف** وقال [illegible] لیس لہ
[illegible] الحکیم بن ظہیر الراوی قد ترک حدیثہ بعض اہل الحدیث اور روایت ہی یہہ کہ کہا شکایت کی خالد بن ولید نے طرف نبی
[illegible] کہ یا رسول اللہ نہیں سوتا میں رات کو سبب بیخوابی کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب جگہ پکڑی تو طرف بچھونے اپنی کہہ کر
[illegible] آسمانون کی اور اوسچیز کی کہ سایہ کیے ہوی ہین آسمان اوسپر اور اوسچیز کی کہ اوٹھاتی ہی زمین اون کی اور اوسچیز کی
[illegible] شیطانون کی اور اون کی کہ گمراہ کیا ہی شیطانون نے اونکو یعنی جن و انس ہے میری [illegible] کہ زیادتی
[illegible] ظلم کرے غالب ہی پناہ چاہنے والا تیرا اور بزرگ ہی تعریف تیری اور نہیں کوئی معبود سوا ہی تیری نہین کوئی معبود مگر تو نقل کی یہہ ترمذی
[illegible] اوسکی قوی کہا حکیم بن ظہیر راوی اس حدیث کا تحقیق چھوڑدی ہی حدیث اوسکی بعضی اہل حدیث نے **ف** حکم ساتھ زیرح اوکاف کی ہی اور
[illegible] سید کی ہی اور حاشیہ پر لکھا ہی کہ صواب حکم ہی اور حصن حصین مین ہی کہ روایت کی یہہ طبرانی نے اوسط مین اور ابن ابی شیبہ نے لیکن
[illegible] بعین کے جمیعًا ہی اور بجای بغی کی یطغی ہی اور بجای جل ثناؤک آخر تک کو وتبارک اسمک پس اسی لفظ پر تمام ہوئی ہی یہہ دعا وسمین

الفصل الثالث

فصل تیسری **عَنْ** اَبِیْ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُکُمْ
[illegible] لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ خَیْرَ هٰذَا الْیَوْمِ فَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ وَنُوْرَهٗ وَبَرَکَتَهٗ وَهُدَاهُ
[illegible] وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ ثُمَّ اِذَا اَمْسٰی فَلْیَقُلْ مِثْلَ ذٰلِکَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت ہی ابی مالک سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا
[illegible] کہ تمہارا پس چاہی کہ کہی صبح کی ہنے اور صبح کی ملک نے خاص واسطے خدا کی پروردگار عالمون کی یا الٰہی تحقیق مین

Marfat.com

مانگتا ہون تجسے بھلائی اسدنکی کشایش اسکی یعنی مقصود کو پہونچنا [illegible]
اونور اسکا یعنی توفیق علم اور عمل کی ہو آمین اور برکت اسکی یعنی اس دن مین رزق حلال طیب [illegible]
مانگتا ہون مین ساتھہ تیری برائی اوس چیز کی سے کہ اسدنمین ہو اور برائی اوس چیز کی سے کہ پیچھے اسکی ہو [illegible]
ف شام کو یہہ دعا پڑہے تو بجای اصبحنا واصبح الملک کے امسینا وامسی الملک پڑہے اور ہذا الیوم کی جگہہ [illegible]
پڑہے یعنی کی جگہہ ہا + ع + **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي يَا أَبَتِ سَمِعْتُكَ تَقُولُ كُلَّ غَدَاةٍ
بَدَنِي اللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي اللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ تُكَرِّرُهَا ثَلَاثًا حِينَ تُصْبِحُ وَثَلَاثًا حِينَ تُمْسِي فَقَالَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهِنَّ فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَسْتَنَّ بِسُنَّتِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ع اور روایت ہی عبدالرحمن بن ابی بکرہ سی کہ کہا مین [illegible]
کہ اے باپ میرے سنا مینے تمکو کہتے ہو ہر روز یا الٰہی عافیت دے مجکو بدن میرے مین یا الٰہی عافیت دے مجکو شنوائی میری مین یا الٰہی عافیت دے مجکو بینائی میری مین [illegible]
معبود مگر تو مکرر پڑہتے ہو اوسکو تین بار وقت صبح کے اور تین بار وقت شام کے پس کہا اے بیٹے میرے سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ دعا مانگتے ہو ساتھہ ان
کلمون کے پس مین دوست رکہتا ہون کہ پیروی کرون حضرت کی سنت کی نقل کی یہہ ابوداؤد نے **ف** اس مین اشارہ ہی اسپر دعا اور اور اعمال خیر کے کرنے مین
منظور اصلی بجا لانا امر حضرت کا اور اتباع سنت اونکی کا ہونہ جزا عمل اور قبولیت دعا ع + **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالْكِبْرِيَاءُ وَالْعَظَمَةُ لِلّٰهِ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَمَا سَكَنَ
فِيهِمَا لِلّٰهِ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ أَوَّلَ هٰذَا النَّهَارِ صَلَاحًا وَأَوْسَطَهُ نَجَاحًا وَآخِرَهُ فَلَاحًا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ذَكَرَهُ النَّوَوِيُّ
كِتَابِ الْأَذْكَارِ وَرِوَايَةُ ابْنِ السُّنِّيِّ اور روایت ہی عبداللہ بن ابی اوفی سی کہ کہا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کرتے کہتے صبح کی ہمنے اور صبح کی ملک نے
واسطے خدا کے اور سب تعریف واسطے خدا کے اور بزرگی ذات کے اور بزرگی صفات کے خدا ہی کے لیے ہی اور مخلوقات اور حکم اور رات اور دن اور جو آرام پکڑتے ہین
رات مین اور دن مین سب اللہ ہی کے لیے ہین اور مخلوق ملک اوسکی ہین یا الٰہی کر اول اسدنکا سبب نیکی کا یعنی خرچ کرین اوسکو طاعت مین اور درمیان
اوسکی کو سبب بر آمد حاجات کا اور آخر اوسکی کو سبب نجات کا ای بہت رحم کرنیوالون کے ذکر کی یہہ حدیث نووی نے کتاب الاذکار مین ساتھہ
روایت ابن سنی کے **ف** ختم کیا حضرت نے اس دعا کو لفظ یا ارحم الراحمین پر اسلیے کہ اس سے دعا جلدی قبول ہوتی ہی جیسے ایک حدیث مین آیا ہی اور روایت کی حاکم نے مستدرک مین ابی امامہ سے
بطریق مرفوع کے کہ اللہ تعالی کا ایک فرشتہ متعین ہی اوپر کہ کہتا ہی یا ارحم الراحمین پس جو کوئی کہتا ہی اسکو تین بار تو کہتا ہی اوسکو فرشتہ کہ ارحم الراحمین [illegible]
وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبْزَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ أَصْبَحْنَا عَلَى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ
وَكَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ وَعَلَى دِينِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى مِلَّةِ أَبِينَا إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ رَوَاهُ
أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عبدالرحمن بن ابزی سی کہ کہا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے جب صبح کرتے صبح کی ہمنے اوپر [illegible]
اور کلمہ توحید کے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے اور اوپر دین نبی اپنی کے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور اوپر دین باپ اپنے ابراہیم کے کہ [illegible]
ہو کر متوجہ تہا دین حق پر اور نہ تہا ابراہیم مشرکون سے نقل کی یہہ احمد اور دارمی نے **ف** اوپر دین نبی اپنی کے اظہار امتنان [illegible]
تہا طرف خلق کے اور طرف اپنے ہی یا تعلیم امت کے لیے فرمایا ع + **باب الدعوات فی الاوقات**
متفرق کی بہ وقتون مختلف کے **ف** جو اذکار کہ شارع نے کسی وقت یا کسی حال مین [illegible]
ہو وہ طریق اتباع حضرت کے ع + **الفصل الاول** [illegible]

Marfat.com

عبداللہ بن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تحقیق ایک تمہارا
جماع کرتا ہے اپنی عورت سے تو کہے ساتھ نام اللہ کے یا الٰہی دور رکھ ہمکو شیطان سے اور دور رکھ شیطان کو اوس اولاد سے کہ تو
عطا فرماوے ہمکو درمیان مرد و عورت کے فرزند اوس جماع مین ضرر نہین کرتا اوسکو شیطان کبھی نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے لیکن یہ لفظ ہین اور فرزند اونکی شیطان کے تصرف سے محفوظ نہین ہتی جواب یہ ہی کہ ضرر نکرنے سے مراد یہہ ہی کہ شیطان اوسکی
ہمیشہ خاطر خیر ہووے فرزند کی بسبب برکت ذکر اللہ کے اوسوقت یا معنی یہ ہین کہ ضرر نہین پہونچاتا شیطان ساتھ آسیب اور
دیوانہ کرنے کے مانند اوسکے اور کہا جونسی نے کہ نہین مسلط ہوتا شیطان اوسکے دین پر اور نہین ظاہر ہوتی مضرت اوسکی فرزند کے حق مین
پس نے تمہارا ضرر نہ پہونچانے سے یہہ ہی کہ شیطان اوسکی اونکلی ورسے نہین مارتا ۔ ع **وَعَنْهُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْكَرْبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ
وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے نزدیک شدت حکر و غم کی نہین کوئی
حکر ہی بردبار نہین کوئی معبود سوائے اللہ کے پروردگار عرش بڑی کا نہین کوئی معبود سوائے اللہ کے پروردگار آسمانون کا اور پروردگار
زمین کا ہی کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ وَاَحَدُهُمَا يَسُبُّ صَاحِبَهُ مُغْضَبًا قَدِ احْمَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ
قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ مِنَ الْغَضَبِ لَوْ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ فَقَالُوْا لِلرَّجُلِ لَا تَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ لَسْتُ بِمَجْنُوْنٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی سلیمان بن صرد سے کہ کہا برا کہا دو شخصون نے آپس مین نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
اور ایک اون مین سے بہت برا کہتا تہا دوسرے کو غصہ مین بھرا ہوا تحقیق سرخ ہوگیا تہا چہرہ اوسکا پس کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
میں ایک کلمہ اگر کہے اوسکو البتہ جاتا رہے اوس سے وہ غصہ کہ پاتا ہی وہ یہہ پناہ مانگتا ہو مین ساتھ اللہ کے شیطان مردود سے پس کہا
لوگون نے نہین سنتا تو وہ چیز کہ فرماتے ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا اوس نے کہ نہین تحقیق [illegible]
ہی اس آیہ سے وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ [illegible] یعنی یہ کلمہ اوسکو
فائدہ دیتا ہے اور مین نہین دیوانہ وہ شخص آراستہ ساتھ شریعت کے نہین تہا اور سمجھ دین مین نہین سکتا تہا پس تحقیق ہم کیا کہ یہہ دیوانہ ہے
شیطان کے بہکانے سے ہوتا ہی اوسکو یہہ مفید ہی اور کہا طیبی نے احتمال ہی کہ وہ شخص منافق ہووے یا بدخو گنوار نسے ۔ ع **وَعَنْ**
اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّهَا رَاَتْ مَلَكًا وَاِذَا
سَمِعْتُمْ نَهِيْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ فَاِنَّهٗ رَاٰى شَيْطَانًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے پس مانگو اللہ تعالیٰ سے فضل اوسکا اس لیے کہ تحقیق وہ دیکھتی ہین فرشتے کو اور جب سنو تم آواز گدہی کی پس پناہ مانگو ساتھ
اللہ کے شیطان کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وف** یعنی مرغ فرشتے کو دیکھکر آواز کرتا ہی اوسوقت دعا کرو تا
اللہ کے آواز سنکر اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہو اسلیے کہ وہ شیطان کو دیکھکر آواز کرتا ہی اور یہہ حدیث دلالت
کرتی ہی اس پر کہ مستحب ہی اوسوقت دعا کرنی اور دلالت کرتی ہی اس پر کہ نازل ہوتا ہی غضب و عذاب کافر و فاجر

Marfat.com

پس مستحب ہے پناہ مانگنا وقت گذرنے کفار کے بخوف اسکے کہ پہونچے اوسکو شر اونکے

اسْتَوٰى عَلٰى بَعِيْرِهٖ خَارِجًا اِلَى السَّفَرِ كَبَّرَ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ

نَسْئَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ

وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَاِذَا

فِيْهِنَّ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

اونٹ پہ سوار ہوتے نکلتے مین طرف سفر کی کہتے اللہ اکبر تین بار پہر پڑہتے یہہ آیت پاک ہی وہ ذات کہ فرمان بردار کردی واسطے ہمارے یہہ سواری اور نہین

رکھنے والے اور تحقیق ہم طرف پروردگار اپنے کی البتہ پہرنیوالے ہین یا الٰہی تحقیق ہم مانگتے ہین تجھسے بیچ اس سفر اپنے کی نیکی اور تقوٰی اور عمل سے جو راضی ہو تو

یعنی قبول کر اوسکو یا الٰہی آسان کر ہمپر سفر ہمارا یہہ اور لپیٹ دے واسطے ہمارے یعنی دفع کر درازگی اوسکی یا الٰہی تو ہی ہی صاحب یعنے نگہبان سفر مین اور خبرگیری کرنیوالا اہل

تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری مشقت سفر کی سی اور بری حالت دیکھنے کی سی یعنی بسبب نقصان دیکھنے کی اہل و مال مین غمگین ہوں اور حالت بری ہو اس سے پناہ

ہون اور برائی پہرنے کی سی مال مین اور اہل مین اور اولاد مین یعنی اس سے بھی پناہ ہر کہ سفر سی پہر کر اہل و مال مین نقصان وغیرہ دیکھون اور رنج اوٹھاؤن اور جس وقت کہ پہرے حضرت

سفر سی کہتے یہہ الفاظ اور زیادہ کرتے اون مین ہم پہرنے والی ہین یعنی سفر سی ساتھہ سلامتی کی طرف وطنون اپنی کی توبہ کرنیوالی ہین بندگی کرنیوالی ہین پروردگار اپنے کی لیے

تعریف کرنیوالی ہین نقل کی یہہ مسلم **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ يَتَعَوَّذُ مِنْ وَعْثَاءِ

السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبداللہ بن سرجس سے

کہ کہتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے پناہ مانگتے محنت سفر کی سی اور بری حالت پہرنے کے سی اور نقصان سے بیچہے زیادتی یعنی اعمال صالح مین اور اہل و مال مین اور

اور بد دعا مظلوم کی سے اور بری حالت دیکھنے کی سی اہل و مال مین نقل کی یہہ مسلم **وَعَنْ** پناہ مانگنے بد دعا مظلوم کی سی حقیقت مین پناہ مانگنی ہی ظلم سی کہ ظلم کرون

مین کسی پر یا مظلوم بد دعا کرے مجھپر **وَعَنْ** خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا فَقَالَ

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهٗ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهٖ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی خولہ بنت حکیم سے

کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتے تھے جو کوئی اوترے کسی مکان مین یعنی سفر مین ہو یا حضر مین یہہ کہے پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ کلمون اللہ تعالٰی

کہ پوری ہین یعنی اسماء و صفات یا کتابین اوسکی برائی اوس چیز کی سی کہ پیدا کی نہین ضرر کرتی اوسکو کوئی چیز یہانتک کہ کوچ کرے اوس منزل سی نقل کی یہہ مسلم نے

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَقِيْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِيْ الْبَارِحَةَ

قَالَ اَمَا لَوْ قُلْتَ حِيْنَ اَمْسَيْتَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرَّكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی

کہ کہا آیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا یا رسول اللہ کیا ایذا پائی مینے ایک بچھو سی کہ کاٹا مجکو رات گذری مین فرمایا خیر دار ہوتا اگر کہتا

تو نے پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ کلمون اللہ تعالٰی کی کہ پوری ہین برائی اوس چیز کی سی کہ پیدا کی نہ ضرر پہونچاتا تجکو نقل کی یہہ مسلم **وَعَنْ**

مین آیا ہی کہ جو کوئی پڑہی اسکو وقت شام کی تین بار نہین ضرر کرتا اوسکو زہر یعنی کسی جانور کا اوس رات مین اور ایک روایت مین وقت

آیا ہی پس ایسا ہی فائدہ صبح کی پڑہنے مین ہوتا ہی کہ محفوظ رہتا ہی دن کو موذی چیزون سی اور معتقد ہین ایسا صحابی سی منقول ہی کہ

اوسپر ستر ہزار فرشتے کہ دعا بخشش کی کرتے ہین اوسکو لیے اور اگر مرتا ہی شہید مرتا ہی ع فی الوقایہ شرح المصابیح

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا كَانَ فِيْ سَفَرٍ وَاَسْحَرَ يَقُوْلُ بِسَمْعِ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ

[illegible] تعریف کرتی
[illegible] زبان کو ہلاتی اور لعسان کہ پھر کہتے ہین ہم یہہ کلام بناہ چاہتے ہوئے ساتھہ خدا کے آگ سے
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قفل من غزو او حج او عمرۃ یکبر علی کل شرف من الارض
[illegible] الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر آئبون تائبون عابدون
[illegible] صدق اللہ وعدہ ونصر عبدہ وھزم الاحزاب وحدہ متفق علیہ اور روایت ہر ابن عمر رضی
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم جب لوٹتے کہ پھرتے جہاد سے یا عمرہ سے تکبیر کہتے اوپر ہر جگہہ بلند کے زمین سے تین تکبیرین پھر کہتے نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک ہے نہین شریک
[illegible] اسکا اسیکے لیے ہے ملک اور اسیکے لیے ہے حمد اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ہم پھرنے والے ہین یعنی طرف وطن کے توبہ کرنیوالے ہین عبادت کرنیوالے ہین یعنی اللہ
[illegible] کہ ہے اللہ کو واسطے پروردگار اپنے کی تعریف کرنیوالے ہین سچ کیا اللہ نے اپنا وعدہ یعنی ظاہر کر دین کا اور مدد کی اپنے بندے کی یعنی حضرت کی
[illegible] کفار کے گروہونکو تنہا نقل کی یہہ بخاری و مسلم **نف** یعنی غزوہ خندق مین کہ دس ہزار یا بارہ ہزار کفار سوای یہود قریظہ اور نضیر کے جمع
[illegible] اور ارادہ لڑائی کا سرور عالم سے رکھتے تھے اللہ تعالی نے ہوا کو اور لشکر ملائکہ کو اونپر متعین کیا کہ ہلاک اور خراب کیا ع **وعن**
[illegible] ابی اوفی قال دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاحزاب علی المشرکین فقال اللھم منزل الکتاب سریع الحساب
[illegible] الاحزاب اللھم اھزمھم وزلزلھم متفق علیہ اور روایت ہے عبداللہ بن ابی اوفی سے کہ کہا بد عا کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
[illegible] دن جنگ احزاب کے مشرکون پر پس کہا یا الٰہی اوتارنے والی کتاب کی جلدی کرنیوالی حساب کے یعنی دن قیامت کے کہ آدھے دن مین سب سے حساب لے لیگا یا الٰہی
[illegible] شکست دے گروہ کافرونکو یا الٰہی شکست دے اونکو اور ہلا دے اونکو یعنی ثابت نر کھہ اونکے مقابلہ مین نقل کی یہہ بخاری و مسلم **نر وعن** عبداللہ بن
[illegible] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابی فقربنا الیہ طعاما ووطیۃ فاکل منھا ثم اتی بتمر فکان یاکلہ ویلقی النوی
[illegible] ظھر اصبعیہ ویجمع السبابۃ والوسطی وفی روایۃ فجعل یلقی النوی علی ظھر اصبعیہ السبابۃ والوسطی ثم اتی بشراب فشربہ
[illegible] یا رسول اللہ ادع اللہ لنا فقال اللھم بارک لھم فیما رزقتھم واغفر لھم وارحمھم رواہ مسلم اور روایت
[illegible] عبداللہ بن بسر سے کہ کہا آئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے باپ کے پاس مہمان پس نزدیک لوگئی ہم طرف حضرت کے کھانا اور ایک چیز مانند مالیدہ کے پس کہا یا
[illegible] پھر لائی گئی کھجور خشک پس تھے حضرت کھاتے اوسکو اور ڈالتے گٹھلی درمیان دونون اونگلیون اپنی کے [illegible] شہادت اور بیچ کی اور ایک
[illegible] پس شروع کیا حضرت نے ڈالنے گٹھلی اوپر پیٹھہ دونون اونگلیون اپنی کے اونگلی شہادت کی اور بیچ کی پھر لائی گئی پانی پس پیا اوسکو پھر کہا باپ میرے نے
[illegible] لگام جانور حضرت کی کہ دعا مانگو اللہ سے میرے لیے پس کہا حضرت نے یا الٰہی برکت دے انکی لیے بیچ اوس چیز کے کہ روزی دی تو نے اونکو اور بخش دے اونکو
[illegible] کی یہہ مسلم **نف** پہلی روایت مین تھا آیا کہ گٹھلیان ڈالتے تھے درمیان دونون اونگلیون کے اور دوسری مین یہہ کہ دونون اونگلیون کی پیٹھہ پر ڈالتے تھے
[illegible] کبھی اسطرح ہونگے اور کبھی اسطرح اور اونگلیون کی پیٹھہ پر اسلیئے ڈالتے تھے کہ تا ہاتھہ کا اندر کا رخ بہر نہین ستھرائی اندر کی اولی ہے باہر کی ستھرائی سے اور
[illegible] ہاتھہ کی اونگلیان ہین اور اس سے معلوم ہوا کہ سنت ہے پکڑنا اکابر اور مہمان کی رکاب اور لگام کا ازراہ تواضع اور خاطر داری اور [illegible]
[illegible] ساتھہ جانا اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ سنت ہے ضیافت کرنیوالے کی لیے یہہ طلب دعا کی کرے مہمان سے اور سنت ہے مہمان کی لیے یہہ دعا کرے

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** طلحۃ بن عبیداللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان
[illegible] الامن والایمان والسلامۃ والاسلام ربی وربک اللہ رواہ الترمذی

Marfat.com

وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ روایت ہی طلحہ بن عبید اللہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
کہ رب میرا اور رب تیرا اللہ ہی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی ف ہلال کہتے ہین پہلی اور دوسری [illegible]
کہ تو دعا مذکورہ پڑہتی حاصل اسکا یہہ ہی کہ یا الٰہی اس مہینے مین ہم با امن و با ایمان و با سلامت آفات سی اور احکام اسلام [illegible]
رب میرا اور رب تیرا اللہ ہی ہی اس مین دہی اونکا کہ جو چاند اور سورج کو پوجتے ہین اور رب سمجھتے ہین ع وَعَنْ عُمَرَ [illegible]
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ رَاٰى مُبْتَلًى فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ
تَفْضِيْلًا اِلَّا لَمْ يُصِبْهُ ذٰلِكَ الْبَلَاءُ كَائِنًا مَّا كَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا
غَرِيْبٌ وَعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ الرَّاوِيْ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہی عمر بن خطاب سی ابی ہریرہ سی کہ کہا دونون نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
شخص کہ دیکہی کسی مبتلای بلا کو پہر کہی سب تعریف واسطی اوس اللہ کہ کہ بچایا مجکو اوس چیز سی کہ گرفتار کیا تجکو ساتہہ اوسکی اور بزرگی دی مجکو بہتون پر اون لوگون کہ
پیدا کیا بزرگی دنیا مگر کہ نہین پہنچتی اوسکو یہہ بلا جو بلا کہ ہو نقل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ابن عمر سی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی اور عمرو بن دینار
راوی نہین قوی ف حاصل یہہ کہ جو کوئی مبتلای بلا کو دیکہکر یہہ دعا الحمد للہ الذی لفظ تفضیلا تک پڑہتا ہی اوس بلا مین نہین گرفتار ہوتا اور بلا عام ہے
خواہ بدنی ہو مانند برص و جذام اور اندہی ہونیکی اور سوای انکیکی اور خواہ بلای دینوی ہو مانند جاہ اور مال کہ اور مانند انکیکی اور خواہ بلای دینی ہو مانند
فسق اور ظلم اور بدعت اور کفر اور مانند انکیکی غرضکہ ہر طرح کی مبتلای بلا کو دیکہکر یہہ دعا پڑہی ولیکن لکہا ہی علمانی کہ جو کوئی مبتلا بیمار یکو دیکہے تو چپکی سی اسدعا
کو پڑہتا وہ آزردہ نہو اور اگر گناہ مین یا دنیا مین کسیکو مبتلا دیکہی تو پکار کر پڑہی تا وہ باز رہی اور اگر دیکہی کہ پکار کر کہنی مین فساد ہوتا ہی تو اوسکو بہی دیکہکر چپکی پڑہی ع
وَعَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ
وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ اَلْفَ اَلْفِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ
دَرَجَةٍ وَبَنٰى لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْ قَالَ
فِيْ سُوْقٍ جَامِعٍ يُبَاعُ فِيْهِ بَدَلَ مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ اور روایت ہی عمر سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص داخل ہو بازار مین اور کہے نہین کوئی
معبود مگر اللہ کہ ایک ہی وہ نہین شریک واسطی اوسکی اوسیکی ہی بادشاہت اور اوسیکی لیی ہی تعریف وہ زندہ کرتا ہی اور مارتا ہی اور وہ زندہ ہی نہ مریگا اوسیکی ہاتہہ ہے
بہلائی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی لکہتا ہی اللہ اوسکی لیی دس لاکہہ نیکیان اور دور کرتا ہی اوس سے دس لاکہہ برائیان اور بلند کرتا ہی اوسکی لیی دس لاکہہ درجہ اور بناتا ہی
اوسکی لیی گہر بہشت مین نقل کی یہہ ترمذی نی ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہی اور شرح السنہ مین بدلے من دخل السوق کہ ہین ہی کہ جو شخص کہ بیچتا ہی کہ [illegible]
بیچ بازار جامع کی یعنی بڑی بازار کی کہ خرید و فروخت کیجاوی یعنی اکثر چیزین بکتی ہون اوس مین ف سبب اتنے ثواب کا یہہ ہی کہ بتاریکی جگہہ غفلت [illegible]
قسمون اور جگہہ سلطنت شیطانونکی ہی ایسی جگہہ مین اللہ تعالیٰ کو یاد کرنی سی بہت ثواب پاتا ہی ع وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعَ [illegible]
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُوْ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ تَمَامُ النِّعْمَةِ قَالَ دَعْوَةٌ [illegible]
اِنَّ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ دُخُوْلَ الْجَنَّةِ وَالْفَوْزَ مِنَ النَّارِ وَسَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ يَا ذَا الْجَلَالِ مَا الْاِكْرَامِ فَقَالَ قَدِ اسْتُجِيْبَ
وَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الصَّبْرَ فَقَالَ سَاَلْتَ اللّٰهَ الْبَلَاءَ [illegible]
التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ کہا سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو کہ دعا مانگتا ہی یا الٰہی تجہین
پس فرمایا کیا چیز ہی پوری نعمت پس کہا اوس شخص نی کہ یہہ ہی کہ امید رکہتا ہون ساتہہ [illegible]

[illegible] ہی پس مانگا رسنا نبی صلی اللہ
[illegible] اللہ سی بلا پس مانگ اس سی عافیت نقل کی یہہ ترمذی نی ف حاصل
[illegible] سی دعا اوسکی حاصل ہونیکی مانگے ہی تبا حضرت نی فرمایا کہ یہہ فانی ہی نعمت پوری نی اخل ہونا جنت
[illegible] مانگی تو نی بلا یعنی اسلیے کہ صبر بلا پر ہوتا ہی پس مانگ عافیت کہ سب بلاے اور آفتون سی نگاہ رکھی کہ بلا بری چیز ہی نہ مانگنی چاہیے
[illegible] ع و عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا فَكَثُرَ فِیْهِ لَغَطُهٗ
[illegible] سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا كَانَ فِیْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ
[illegible] الدَّعَوَاتِ الْكَبِیْرِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ بیٹہی ایک جگہہ اور بہت
[illegible] بیفائدہ باتین پہر کہی پہر اوٹہنی سی پاک ہی تو یا الٰہی اور پاکی بیان کرتی ہین تیری ساتہہ تعریف تیری کو گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود
[illegible] مانگتا ہون مین تجسی اور توبہ کرتا ہو نمین طرف تیری مگر کہ بخشا جاتا ہی واسطے اوسکی جو کچہہ ہوا اوس مجلس مین نقل کی یہہ ترمذی نی اور بیہقی نی دعوات
[illegible] ف لغط سی مراد یہان وہ کلام ہی کہ جس سی گنہگار ہوا اور بعضون نی کہا لغط کی معنی ہین کلام بیفائدہ اور اس دعا کو کفارۃ المجلس کہتے ہین یعنی اس دعا
[illegible] جو اوس مجلس مین گناہ یا بیفائدہ باتین یا ہنسی ٹہٹہا ہوا ہو تو اللہ تعالیٰ اس دعا کی برکت سی جہاڑ دیتا ہی ع وَعَنْ عَلِیٍّ اَنَّهٗ اُتِیَ بِدَابَّةٍ
[illegible] فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهٗ فِی الرِّكَابِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ فَلَمَّا اسْتَوٰی عَلٰی ظَهْرِهَا قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا
[illegible] وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلٰثًا وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ثَلٰثًا سُبْحَانَكَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ
[illegible] لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ثُمَّ ضَحِكَ فَقِیْلَ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ ضَحِكْتَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
[illegible] صَنَعْتُ كَمَا صَنَعْتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ ضَحِكْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ رَبَّكَ لَیَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ
[illegible] رَسُوْلُ اللّٰهِ یَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَیْرُهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی حضرت علی رضی سی کہ حاضر کیا گیا
[illegible] اور تاکہ سوار ہون اوسپر جبکہ رکہا اپنا پاؤن رکاب مین یعنی ارادہ کیا پاؤن رکہنی کا کہا بسم اللہ پس جبکہ چڑہی اوسکی پیٹہہ پر کہا الحمد للہ یعنی شکر ہی اوسکی
[illegible] اسی کو اور سوای اوسکی کسی کہا پاک ہی وہ ذات کہ تابعدار کیا واسطے ہمارے اس جانور کو اور نہ تہے ہم واسطے اوسکی طاقت رکہنے والے اور تحقیق ہم
[illegible] البتہ پہرنیوالے ہین پہر کہا الحمد للہ تین بار اور اللہ اکبر تین بار پاک ہی تو تحقیق مینے ظلم کیا
[illegible] واسطے میری پس تحقیق
[illegible] ہونکو کوئی سوای تیری پہر ہنسی حضرت علی رض کہا گیا کسواسطے ہنسی تم اے امیر المومنین کہا دیکہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کیا جیسا
[illegible] مینے کس چیز سی ہنسی تم یا رسول اللہ فرمایا تحقیق پروردگار تیرا البتہ راضی ہوتا ہی اپنے بندے سی پس جب کہتا ہی اے پروردگار میری بخش واسطے میرے
[illegible] اللہ تعالیٰ کہ جانتا ہی یہہ بندہ کہ نہین بخشتا گناہونکو کوئی سوای میری نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نی ف حضرت صلی اللہ علیہ
[illegible] ہنسے اور حضرت علی مناسبت دی حضرت کی ہنسے ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا
[illegible] بِیَدِهٖ فَلَا یَدَعُهَا حَتّٰی یَكُوْنَ الرَّجُلُ هُوَ یَدَعُ یَدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَیَقُوْلُ اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِیْنَكَ
[illegible] عَمَلِكَ وَفِیْ رِوَایَةٍ وَخَوَاتِیْمَ عَمَلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِیْ رِوَایَتِهِمَا لَمْ یَذْكُرْ وَاخِرَ
[illegible] کہ کہا مینے صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت رخصت کرتی شخص کو یعنی مسافر کو پکڑتی ہاتہہ اوسکا پس نہ چہوڑتی ہاتہہ اوسکو یہانتک کہ
[illegible] یعنی یہہ بسبب حسن خلق اور تواضع حضرت کی تہا اور فرماتی سونپا مینے اللہ کو دین تیرا اور امانت تیری یعنی

طلب کرتا ہون حفاظت دین و امانت تیری کو اور آخر عمل تیرا یعنی ما[illegible] میرا و[illegible]
یعنی اعمال آخری تیری ہی سپرد اللہ تعالیٰ کے کیونکہ مطلب وہی ہے جو پہلے جملہ کا تھا نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نے ابن [illegible]
نے ذکر کیا گیا لفظ ابو داؤد کے **ف** مراد امانت سے اموال ہین کہ لیں دین کرتا ہی ساتھ اونکے لوگون سے اور [illegible]
کہ گھر مین چھوڑ چلا **وعن** عبد اللہ الخطمی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یستودع
اللہ دینکم وامانتکم وخواتیم اعمالکم رواہ ابو داؤد اور روایت ہی عبد اللہ خطمی سے کہ کہا تھا
وسلم جسوقت ارادہ کرتے رخصت کرنے لشکر کا فرماتے سونپتا ہون اللہ کو دین تمہارا اور امانت تمہاری اور اعمال آخری تمہارے نقل کی یہہ [illegible]
انس قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا رسول اللہ انی اریدُ سفرا فزودنی فقال زودک اللہ التقوی قال
قال وغفر ذنبک قال زدنی بابی انت وامی قال ویسر لک الخیر حیث ما کنت رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث
غریب اور روایت ہی انس سے کہ کہا آیا ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا یا رسول اللہ تحقیق مین ارادہ رکھتا ہون سفر کا پس توشہ دیجیو مجکو فرمایا
دعا کیجیو کہ برکت اوسکی ساتھ میری سفر مین ہا[illegible] توشہ کی ہو پس فرمایا توشہ دی تجکو اللہ تقوی یعنی پرہیزگاری نصیب کرے کہ توشہ راہ آخرت کا ہی کہا اوسنے
زیادہ دعا کیجیو میری لیے فرمایا اور بخشے اللہ گناہ تیری کہا زیادہ دعا کیجیو میری لیے قربان ہو باپ میرا تمہاری اور ماں میری فرمایا اور آسان کرے تیری لیے
اور توفیق دی تجکو بھلائی دین و دنیا کی جہان ہو تو نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے **وعن** ابی ھریرۃ ان رجلا قال یا رسول اللہ
انی اریدُ ان اسافر فاوصنی قال علیک بتقوی اللہ والتکبیر علی کل شرف فلما ولی الرجل قال اللھم اطوِ لہ البُعد
وھوّن علیہ السفر رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ مین ارادہ کرتا ہون سفر کا پس مجکو نصیحت
فرمایئے فرمایا لازم کر اپنے پر تقوی خدا کا اور اللہ اکبر کہنا اوپر ہر جگہ بلند کے پس جب پیٹھ پھیری اوس شخص نے کہا اے اللہ کر تو دور
دور کر مشقت سفر کی بسبب نزدیک کر دینے مسافت دراز کی اور آسان کر اوسپر سفر یعنی سب امور سفر کی نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** لازم کر اپنے پر تقوی خدا
کا یعنی ڈر اللہ تعالیٰ سے اور ترک کر شرک اور گناہ کو اور شبہ کی چیزونکو اور اون چیزونکو کہ زیادہ ہین حاجت سے اور غفلت کو اور خطر طلبی اللہ کو اور
غیر خدا پر اعتماد کرنیکو **وعن** ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافر فاقبل اللیل قال یا ارض
ربی وربک اللہ اعوذ باللہ من شرک وشر ما فیک وشر ما خلق فیک وشر ما یدبُّ علیک واعوذ باللہ من اسد
ومن الحیۃ والعقرب ومن شر ساکن البلد ومن شر والد وما ولد رواہ ابو داؤد اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا تھا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب سفر کرتے پہاڑی رات کہتے اے زمین پروردگار میرا اور پروردگار تیرا اللہ ہی پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کے تیری برائی سے اور برائی
برائی ہی مثل خسف وغیرہ کے اور برائی اوسچیز کی سے کہ تحمین ہی یعنی پالی یا کوئی بوٹی ایسی مین سے پیدا ہو کہ کسیکو ہلاک کرے اوس سے بھی پناہ مانگتا
اوسچیز سے کہ پیدا کی گئی تحمین یعنی سے ہولے جانور اور اور چیزین ہلاک کرنے والین اور برائی اوسچیز کی سے کہ چلتی پھرتی ہین تجھپر یعنی حشرات الارض سے
کہ ضرر پہونچاتی ہین اور پناہ مانگتا ہون ساتھ اللہ کے شیر سے اور کالے سانپ سے اور ہر طرح کے سانپ سے اور بچھو سے اور برائی رہنے والون
کی برائی سے اور بعضون نے کہا کہ مراد جن ہین کہ ہر شہر و ہر زمین مین رہتے ہین اور برائی جننے والے کی [illegible]
اوسکی سے یا ہر جننے والے کے شر سے اور اولاد اوسکی سے نقل کی یہہ ابو داؤد نے **وعن** [illegible]
اذا عزم قال اللھم انت عضدی ونصیری بک اجول وبک [illegible]

Marfat.com

کہ تو ہی میرا مددگار میرا ساتھ قوت تیری کر
کہ تو ہی میرا دشمنان دین پر اور ساتھ مدد تیری کر تا ہون مین یعنی دشمنان دین سے نقل کی یہ ترمذی
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا خاف قوما قال اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذ بک من
اور روایت ہے ابی موسی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت اندیشہ کرتے کسی قوم سے کہتے یا الٰہی تحقیق ہم کرتے ہین تجکو مقابلہ
سے یہ کہ دفع کرے تو شر انکی ہمسو اور حائل ہو درمیان ہمارے اور درمیان انکے اور پناہ مانگتے ہین ہم ساتھ تیری برائی اونکی سے نقل کی یہ ابو
داؤد مین ہے کہ جو کوئی نکلے اپنے گھر سے یا اور کسی سے پس پڑھے بسم اللہ لا ملجا قریش کا امان ہے ہر برائی سے یہ عمل مجرب ہے ع **وعن** ام سلمۃ ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا خرج من بیتہ قال بسم اللہ توکلت علی اللہ اللھم انا نعوذ بک من ان نزل او نضل او نظلم
او نضل او یجھل علینا رواہ احمد والترمذی والنسائی وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح وفی روایۃ ابی داؤد وابن ماجۃ
عن ام سلمۃ ما خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بیتی قط الا رفع طرفہ الی السماء فقال اللھم انی اعوذ بک ان اضل
او اضل او اظلم او اظلم او اجھل او یجھل علی اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ نکلتے اپنے گھر سے نکلتا اپنے گھر سے کہتے نکلتا ہون مین ساتھ
نام اللہ کے بھروسا کیا مینے اللہ پر یا الٰہی تحقیق ہم پناہ مانگتے ہین ساتھ تیری اس سے پہسلین ہم یعنی بغیر قصد کے گناہ کرین یا گمراہ ہوین ہم یعنی قصداً گناہ کرین
ہم یا ظلم کیے جاوین یا جہل کرین ہم یا جہل کیا جاوے ہمپر نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح
ہے اور روایت ابوداؤد اور ابن ماجہ کی یون ہے کہ کہا ام سلمہ نے نہین نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر سے کبھی مگر کہ اوٹھائی نگاہ اپنی طرف آسمان کی پہر کہا
الٰہی مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیری اس سے کہ گمراہ ہون مین یا گمراہ کیا جاون یعنی کوئی گمراہ کردے مجھے یا ظلم کرون مین یا ظلم کیا جاون مجھ پر یا
جہل کرون مین یا جہل کیا جاوے مجھپر **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج الرجل من بیتہ فقال بسم اللہ
توکلت علی اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ یقال لہ حینئذ ھدیت وکفیت ووقیت فتتنحی لہ الشیطان ویقول شیطان اخر کیف
لک برجل قد ھدی وکفی ووقی رواہ ابوداؤد والترمذی الی قولہ لہ الشیطان اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نکلے کوئی شخص اپنے گھر سے پہر کہے نکلتا ہون مین ساتھ نام اللہ کے بھروسا کیا مینے اللہ پر نہین پہرتا گناہ ہونے سے مگر تابع ہونے عبادت پر مگر ساتھ
کیا جاتا ہے اوسکے لیے اوسوقت یعنی ندا کرتا ہے اوسکو فرشتہ کہ اے بندے اللہ کے راہ راست دکھایا گیا تو [illegible] یعنی جمیع حالات مین اور محفوظ رہا تو سب بلاؤن سے
کیا جاتا ہے اوس سے شیطان اور کہتا ہے دوسرا شیطان یعنی لوگون شیطان کی تو سلی کر لیے کہ کیونکر میسر ہوگا تجکو تسلط اور تعرض اوس شخص پر کہ تحقیق
ہدایت کیا گیا اور کفایت کیا گیا اور محفوظ رہا سب بلاؤن سے یہ نقل کی یہ ابوداؤد نے اور نقل کی ترمذی نے لفظ لہ الشیطان تک کتاب ابن سنی مین ہے
کہ نقل کی ہے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے کہ کونسی چیز منع کرتی ہے ایک تمھاری کو جسوقت کہ تنگ ہو اوسپر امر معیشت کا پڑھے
وقت کہ نکلے گھر سے بسم اللہ علی نفسی ومالی ودینی اللھم رضنی بقضائک وبارک لی فیما قدرت لی حتی لا احب تعجیل ما
اخرت وتاخیر ما عجلت یہ روایت کتاب الاذکار امام نووی کی مین ہے اور ابن ماجہ مین ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نکلے اپنے گھر سے
پھر کہے اللھم انی اسالک بحق ممشای ھذا فانی لم اخرج اشرا ولا بطرا ولا ریاء ولا سمعۃ وخرجت اتقاء سخطک
وابتغاء مرضاتک اسالک ان تعیذنی من النار وان تغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت متوجہ ہوتا ہے اللہ تعالی اوسپر بذات خود
کہ ہو ساتھ فرشتون کے **شروح** روایت کہا گیا یعنی تو ہو ساتھ خدا کا لیا اور توکل اوسپر کیا اور لا حول پڑھی یعنی اپنی کو عاجز نا

Marfat.com

جانا راہ راست پائی تو فی اسلیے کہ راہ راست یہی ہی کہ بندہ یا وہ خدا مین ہی اور [illegible]

وعن ابی مالک الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل الرجل بیتہ فلیقل

وخیر المخرج بسم اللہ ولجنا وعلی اللہ ربنا توکلنا ثم لیسلم علی اہلہ رواہ ابو داؤد اور روایت ہی ابی مالک اشعری سی

صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ داخل ہوا اپنے گھر مین پس چاہیے کہ کہی یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجسے بھلائی داخل ہونیکی اور بھلائی نکلنے کی

داخل ہوئی ہم اور اللہ پر کہ رب ہمارا ہی بہروسا کیا ہمنے پھر سلام علیک کہی اپنے اہل پر تقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** حسن حصین مین یہ

نقل کی گئی ہی اسمین بعد لفظ ولجنا کے وبسم اللہ خرجنا بھی ہی پھر ابو داؤد مین جو دیکھا اوس مین بھی یہہ جملہ موجود ہے پس معلوم ہوا کہ مشکوۃ کا یا

کو لکھنا بھول گئی ہی مگر اور پھر سلام علیک کے لکھا ہی علما نی کہ اگر گھر مین کوئی نہو تو بھی سلام کرے ساتھہ نیت ملائکہ کی کہ وہان ہین اسطرح السلام علی

ح ومولف **وعن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رفا الانسان اذا تزوج قال بارک اللہ لک

وبارک علیک وجمع بینکما فی خیر رواہ احمد والترمذی وابو داؤد وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے

یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ دعا دیتے آدمی کو یعنی ارادہ کرتے دعا کا جبکہ نکاح کرتا کہتے برکت دی اللہ تعالیٰ اوپر تیرے اور برکت دی تجھ

دونو کو یعنی میان تیرے کر یعنی رحمت ہو تم پر اور رزق اور اولاد بہت ہو اور جمع کری درمیان تمہاری بیچ بھلائی کی یعنی طاعت کرتی رہو اور صحبت ا

عافیت سی رہو اور رسا کی ہو آپس مین اور اولاد نیکا ہو تقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نی **وعن** عمرو بن شعیب

ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا تزوج احدکم امرأۃ او اشتری خادما فلیقل اللہم انی اسالک

خیرہا وخیر ما جبلتہا علیہ واعوذ بک من شرہا وشر ما جبلتہا علیہ واذا اشتری بعیرا فلیاخذ بذروۃ سنامہ

ولیقل مثل ذلک وفی روایۃ فی البقرۃ والخادم ثم لیاخذ بناصیتہا ولیدع بالبرکۃ رواہ ابو داؤد وابن ماجۃ اور روایت

ہی عمرو بن شعیب سے اوسنے نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اوسنے نقل کی اپنی دادا سے یعنی عبداللہ بن عمرو سے اور عبداللہ نی نقل کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ

وسلم سے کہ فرمایا جسوقت کہ نکاح کرے ایک تمہارا کسی عورت سے یا خریدے بردہ پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی تحقیق مین سوال کرتا ہون تجسے بھلائی اوسکی یعنی بھلائی اوسکی ذات

کی اور بھلائی اوچیز کی کہ پیدا کیا تو نی اوسکو اوسپر یعنی اخلاق اچھی اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ تیرے برائی اوسکی سے اور برائی اوچیز کے کہ پیدا کیا تو نی

اوسکو اوسپر یعنی بری اخلاق و افعال اور جب کہ خریدے اونٹ پس چاہیے کہ پکڑے بلندی کوہان اوسکی کو اور کہے مانند اسکے یعنی جانور کو پہلے

ایک روایت مین بیچ عورت اور بردی کو یون آیا ہی کہ پھر چاہیے کہ پکڑے بال پیشانی عورت یا بردی کی اور دعا کرے ساتھہ برکت کے نقل کی یہہ ابو داؤد

اور ابن ماجہ نی **ف** دعا کرے ساتھہ برکت کے یعنی اوپر کی دعا پڑھے یہہ بات سمجھی جاتی ہی حصن حصین اور کہا جزری نی کہ اگر اور جانور خریدے تو

اسیطرح پڑھے **ع** **وعن** ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعوات المکروب اللہم رحمتک

فلا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین واصلح لی شانی کلہ لا الہ الا انت رواہ ابو داؤد اور روایت ہی ابی بکرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نی دعا غمزدہ کی یعنی اسکی پر پہنچی ہی غم جاتا رہتا ہی یا الٰہی تیری رحمت کا امیدوار ہون مین سو تو مجکو [illegible]

اسلیے کہ وہ دشمن بڑا میرا ہی اور عاجز ہی نہین قدرت رکھتا حاجت روائی کی اور درست کر تو میرے کل کام میرا [illegible]

یہہ ابو داؤد نی **وعن** ابی سعید الخدری قال قال رجل [illegible]

اذا قلتہ اذہب اللہ ہمک وقضی عنک دینک قال [illegible]

[illegible] کہا کہ ایک شخص نے کہا کہ [illegible] اور میرے ذمہ [illegible]
[illegible] جسوقت کہ تو ادا سکو دیکر ہی اللہ فکر تیری ادا کری جسمین تیرا کہا کہا مینے مقرر بتلائیگا فرمایا کہ جسوقت تو
[illegible] مانگتا ہون تجھ سے تیری فکر و غم سے اور پناہ مانگتا ہون تجھ سے تیری عاجزی سے اور سستی سے اور پناہ مانگتا ہون تجھ سے
[illegible] اور پناہ مانگتا ہون میں تجھ سے تیری غالب ہونے دین کی سے یعنی کثرت اوسکی سے اور غلبہ لوگون کی سے کہا اوس شخص نے پس کیا مینے یہہ پس
[illegible] کیا نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** کہا مینے مقرر بتلائیگا کہا طیبی نے ظاہر یہہ ہے کہ کہا جاتا کہا مقرر بتلائیگا اسلئے
[illegible] روایت کی اوس شخص سے بلکہ دیکھا حال اوسکا اور بیان کیا اوسکو جیسا کہ دلالت کرتا ہے اول کلام یا الٰہی کچھ نہین بنتی مگر یہہ کہ تاویل کیجاوے
[illegible] تقدیر اوسکی یہہ ہے کہ کہا ابو سعید نے کہا واسطے میرے اوس شخص نے کہ کہا مینے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سخت اور عاجزی ہے یعنی ادا طاعت
[illegible] اور تحمل مصیبت سے عاجز ہون اوس سے پناہ ہے اور بخل یہہ ہے کہ ترک کرے ادای زکوٰۃ کو اور کفارات کو اور واجبات مالیہ کو اور یہہ کہ سائل
[illegible] سخت مہمان کی اور ترک کرے سلام اور جواب اوسکو کو اور جس علم و مسئلہ کی احتیاج ہو اور یہہ جانتا ہو اور پھر سکھاوے اور بتاوے نہین
[illegible] کو وقت سنے نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نامردی سے مراد یہہ ہے کہ وقت جہاد کے کافرون سے ڈر کر مقابلہ نکر سکے اور اس مین داخل ہے نہ ہجرت
[illegible] اور نہی عن المنکر کے اور دل سے نہ توکل کرنا اللہ پر ہیچ امر رزق وغیرہ کے **وَعَنْ** عَلِيٍّ أَنَّهُ جَاءَهُ مُكَاتَبٌ فَقَالَ إِنِّي عَجَزْتُ
[illegible] فَقَالَ أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيهِنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلٍ كَبِيرٍ دَيْنًا
[illegible] قَالَ اللّٰهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي
[illegible] ہے حضرت علی سے یہہ کہ آیا اونکے پاس ایک مکاتب پس کہا تحقیق مین عاجز ہون بدل کتابت اپنی سے یعنی پہونچا نہین قیمت اوسکی کو مال
[illegible] مال نہین ہے پس مدد کر و میری یعنی ساتھہ مال اور دعا کے فرمایا کیا نہ سکھلاؤن مین تجکو وہ کلمات کہ سکھلائے مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] بیکدین ادا کریگا اوسکو اللہ تعالیٰ تیری ذمہ سے کہہ یا الٰہی کفایت کر مجکو ساتھہ حلال اپنی کے حرام اپنی سے یعنی رزق حلال پہونچا کر
[illegible] بیپروا کر مجکو ساتھہ فضل اپنی کے اوس شخص سے کہ سوا تیرے ہے نقل کی یہہ ترمذی نے اور بیہقی نے دعوات کبیر [illegible] کہتے ہین
[illegible] کہ جب تو اتنی روپیہ ادا کرے تو اوسوقت تو آزاد ہے اور بدل کتابت اوس مال کے کہتے ہین [illegible] نے اپنی ذمہ پر ادا کرنا اوسکا
[illegible] اوسوقت آزاد ہوگا ع وسنذکر حدیث جابر إذا سمعتم نباح الکلاب فی باب تغطیۃ الاوانی ان شاء
[illegible] حدیث جابر کہ اذا سمعتم نباح الکلاب بیچ باب تغطیۃ الاوانی کے اگر چاہے گا اللہ تعالیٰ **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری
[illegible] أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَلَسَ مَجْلِسًا أَوْ صَلَّى تَكَلَّمَ بِكَلِمَاتٍ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْكَلِمَاتِ
[illegible] كَانَ طَابَعًا عَلَيْهِنَّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَإِنْ تَكَلَّمَ بِشَرٍّ كَانَ كَفَّارَةً لَهُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا
[illegible] رَوَاهُ النَّسَائِيُّ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] کہ کلمہ یعنی وقت اوٹھنے کے مجلس سے اور وقت فارغ ہونیکے نماز سے پس پوچھا مینے اونسے یعنی فائدہ اونکا پس
[illegible] کہ ہونگے یہہ کلمے مہر بیچ اوسکے یعنی کلام نیک پر قیامت تک یعنی وہ کلام محفوظ رہیگا ثواب اوسکا ضائع نہین
[illegible] کہ کلام کا کہا ہوا بیچ مجلس کے یہہ کلمے سبب بخشش اوسکے کہ وہ کلمے یہہ ہین پاک ہے تو یا الٰہی

Marfat.com

اور پاکی بیان کرتی ہین تیری ساتھہ تعریف تیری کی نہین کوئی معبود سوای تیرے

وَعَنْ قَتَادَةَ بَلَغَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَاٰى الْهِلَالَ قَالَ هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ اٰمَنْتُ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَجَآءَ بِشَهْرِ كَذَا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

اور روایت ہی قتادہ سی پہونچا اوسکو یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہے جبکہ دیکہتے ماہ کو کہتے چاند ہی بہلائی کا اور ہدایت کا چاند ہی بہلائی کا اور ہدایت کا ایمان لایا مین ساتھہ اوس ذات کی کہ پیدا کیا تجکو یعنی اے چاند یہہ ہی تین بار کہتے پہر کہتے اوس خدا کی کہ لیگیا اوس مہینے کو اور لایا اس مہینے کو یعنی ماہ گذشتہ اور آیندہ کا نام لیتے نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** کہتو یعنی جب کہ دیکہے کہ یہہ کہتے ہلال خیر و رشد الخ جیسا کہ روایت دارمی کی مین آیا ہی حدیث ابن عمر کی سی اور چاند ہی بہلائی اور ہدایت کا یہہ یعنی دعا کرتے ہین بہلائی اور ہدایت ہو یا خبر ہی بطور فال نیک کرتے

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَثُرَ هَمُّهُ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ وَفِيْ قَبْضَتِكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَآؤُكَ اَسْاَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ وَجِلَاءَ هَمِّيْ وَغَمِّيْ مَا قَالَهَا عَبْدٌ قَطُّ اِلَّا اَذْهَبَ اللّٰهُ غَمَّهٗ وَاَبْدَلَهٗ مَكَانَهٗ فَرَحًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَزِيْنٌ

اور روایت ہی ابن مسعود سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ بہت ہو فکر اوسکو پس چاہیے کہ کہے یا الہی تحقیق مین بندہ تیرا ہون اور بیٹا ہون بندی تیرے کا اور بیٹا ہون لونڈی تیری کا اور تیری قبضہ مین ہون یعنی تیری ملک و تصرف مین ہون بال پیشانی میرے کی تیری ہاتہہ مین ہین یعنی نہین حرکت و قوت مگر ساتھہ مدد تیری کی جاری ہی میری حق مین حکم تیرا یعنی تیری حکم کو توقف اور کوئی روکنے والا نہین جو کہے اور چاہے وہی ہو عدل ہی میری امر مین قضا تیری مانگتا ہون مین تجہسے ساتھہ وسیلہ ہر نام کے کہ وہ واسطے تیرے ہی نام رکہا تو نے ساتھہ اوسکے ذات اپنی کی یا اوتارا تو نے اوسکو کتاب اپنی مین یا سکہایا تو نے وہ اسم کسیکو مخلوق اپنے سی یعنی انبیا کو الہام کیا بغیر ذکر کرنیکے کتاب مین یا اختیار کیا تو نے اوسکو پاس اپنے نزدیک اپنے یعنی کسیکو اوسکی اطلاع نہین سوای تیرے یہہ کہ کردے قرآن کو بہار دل میری کی اور روشنی آنکہون میری کی اور دور کرنیوالا غم میرے کا اور راحت اندیشہ اور غم میرے کا نہین کہتا اوسکو کوئی بندہ کبہی مگر دور کرتا ہی اللہ تعالی غم اوسکا اور بدل دیتا ہی جگہہ غم کی خوشی کو نقل کی یہہ رزین نے

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا اِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَاِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تہے ہم جب چڑہتے تہے یعنی بلند جگہہ پر اللہ اکبر کہتے اور جب اترتے تہے سبحان اللہ کہتے نقل کی یہہ بخاری نے

وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا كَرَبَهٗ اَمْرٌ يَقُوْلُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ بِمَحْفُوْظٍ

اور روایت ہی انس سی یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہے جب غمگین کرتا اونکو کوئی امر کہتے اے زندہ اے قائم رکہنے والے یعنی مخلوق کو ساتھہ رحمت تیرے چاہتا ہون نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہی نہین محفوظ **ف** اور روایت کی یہہ حاکم اور ابن سنی نے ابن مسعود سی اور نسائی نے حضرت علی رض سی مرفوع اوسکے لفظ یہہ ہین ویکرر دہو ساجد یا حی یا قیوم یعنی بار بار کہتے یا حی یا قیوم حالانکہ ہین ساجد

اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ مِنْ شَيْءٍ تَقُوْلُهٗ فَقَدْ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ نَسْتَرْعِيْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا قَالَ فَضَرَبَ اللّٰهُ وُجُوْهَ اَعْدَآئِهٖ بِالرِّيْحِ وَهَزَمَهُمْ

سی کہ کہا عرض کیا ہمنے دن خندق کے یا رسول خدا کیا کوئی چیز ہی کہ کہے تو بیشک پہونچے ہین دلون ہمارے گلے تک چاہتے ہین نگہبانی کرے ہمارے عورتون کی اور امن دے ہمارے خوفون کی کہا پس مارا اللہ نے منہ دشمنون اسکے کو ہوا سے اور ہزیمت دی

...ن ...ن ...ن

جیسا پاک کیا جاتا ہی کپڑا سفید میل سے اور دوری ڈال درمیان میرے اور

اور مغرب کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم **ف** عذاب آگ کو سی یعنی پناہ مانگتا ہون اس سی کہ ہون

گرفتہ ہو ہوا دینگے اور پاک کیے جاوینگے ساتھہ آگ کے نہ عذاب اور فتنہ آگ کی سی مراد ہین وہ چیزین

فتنہ قبر سی مراد ہی متحیر ہونا بیچ جواب منکر و نکیر کے اور عذاب قبر سی مراد ہی مارنا لوہی کی گرزون سے اور اور عذاب

برزخ ہی خواہ قبر ہو یا اور کچھہ اور فتنہ دولت کا ہی تکبر و سرکشی کرنی اور حاصل کرنا مال کا حرام سی اور خرچ کرنا اوسکا

جاہ کی اور فتنہ فقر کا ہی حسد کرنا اغنیا پر اور طمع کرنا اونکے مالون مین اور نہ راضی ہونا اوس چیز پر کہ قسمت مین کی

فراوانی اور چیزین مانندان کے اور اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سب چیزون سے امن مین کیا تھا لیکن جناب

وعن زید بن ارقم قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذ بک من العجز والکسل

والھرم وعذاب القبر اللھم آت نفسی تقواھا وزکھا انت خیر من زکھا انت ولیھا ومولاھا اللھم انی اعوذ بک من علم

لا ینفع ومن قلب لا یخشع ومن نفس لا تشبع ومن دعوۃ لا یستجاب لھا رواہ مسلم اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہ کہا تھا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری عاجز ہونے سے یعنی نہ قدرت رکھنے سی طاعت پر اور سستی سی یعنی الچھو کا ہونے مین آوے نا مرنے سی

اور بخیلی سی اور بڑھاپے سی یعنی ناکارہ ہونے اعضا اور بیحواسی سی بسبب بڑھاپے کی اور عذاب قبر کی سی یعنی تنگی قبر کی اور وحشت اور مارنا گرزون سے اور ڈنک مارنا

بچھوؤنکا اور ڈسنا سانپونکا اور مانند انکے یا الٰہی مین تجھسے مانگتا ہون علم سی کہ نفع دیوے اوسکی اور پاک کرے اوسکو تو بہتر ہی اون شخصونکا ہی کہ پاک کرے اوسکو تو کارساز

ہی اوسکا اور مالک ہی اوسکا یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری اوس علم سی کہ نفع دیوے اور اوس دل سی کہ نہ ڈرے یا تسکین نہ پاوے ساتھہ ذکر اللہ کے اور

اوس نفس سی کہ نہ سیر ہو یعنی حریص ہو اور جو کچھہ اللہ نے دیا اوسپر قناعت نکرے اور اوس دعا سی کہ نہ قبولیت کیجاوے واسطے اوسکی نقل کی یہہ مسلم **ف** اور اوس

علم سی کہ نہ نفع دیوے یعنی اوس علم سی کہ نہ عمل کرون اوسپر اور نہ سکھاؤن اوسکو لوگون کو اور نہ درست کرے اخلاق و افعال کو یا اوس علم سی کہ نہ اطلاع ہو

طرف اوسکی دین مین یا اوس علم سی کہ نہ ہو اوسکی سیکھنے مین اذن شرعی اور کہا ابو طالب مکی نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ایک قسم علم کی سے

جیسیکہ پناہ مانگی شرک اور نفاق اور بری اخلاق سی اور جس علم کے ساتھہ تقوی نہو تو وہ ایک باب ہی ابواب دنیا سی اور ایک قسم ہی تسمون علم کی سے ہے

وعن عبد اللہ بن عمر رض قال کان من دعاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم انی اعوذ بک من زوال نعمتک وتحول

عافیتک وفجاءۃ نقمتک وجمیع سخطک رواہ مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ دعا مین

سی دعا یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری جاتی رہنی نعمت تیری کی سی اور بدلنی عافیت تیری کی سی یعنی مثلاً بدلنا صحت کا بیماری سے اور

وغیر ذلک اور ناگہانی عذاب تیری سی اور سب غصون تیری سی نقل کی یہہ مسلم **ف** مراد نعمت سی ایمان اور اسلام اور نیکیان اور عرفان ہے

وعن عائشۃ رض قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذ بک من شر ما عملت ومن شر ما لم اعمل رواہ

روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری برائی اوس کام کی سی کہ کیا مینے اور برائی اوس کام کی سی کہ

نہ کیا مینے نقل کی یہہ مسلم **ف** یعنی جو برے کام کر چکا ہون اونکی برائی سی پناہ مانگتا ہون یعنی اوسپر عذاب نہ کرے اور اون برے کامون سی کہ

بھی پناہ مانگتا ہون یعنی آیندہ کو کوئی کام ایسا نہ کرون کہ باعث ناراضمندی تیری کا ہو

جانون ہے **وعن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ

یموتون والجن والانس یموتون منفق
صلی اللہ علیہ وسلم تو فرمان برداری کی میں اور ساتھ تیرے ایمان لایا میں اور تجھی پر
طرف طاعت تیرے رجوع کی میں اور ساتھ مدد تیرے لڑتا ہوں میں یعنی کافروں سے یا الٰہی تحقیق میں پناہ
گمراہ کرے تو مجھکو تو زندہ ہے کہ نہ مریگا اور جن اور آدمی مرینگے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم
عن ابی هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اللهم انی اعوذ بك من الاربع
من قلب لا يخشع ومن نفس لا تشبع ومن دعاء لا يسمع رواه احمد وابو داود وابن ماجة ورواه الترمذی
عمرو والنسائی عنهما اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے
اوس علم سے کہ نہ نفع دے اور اوس دل سے کہ نہ عاجزی کرے اور اوس نفس سے کہ نہ سیر ہو اور اوس دعا سے کہ نہ قبول کیجاوے نقل کی یہہ احمد اور ابو داود
اور نقل کی یہہ ترمذی نے عبداللہ بن عمرو سے اور نسائی نے ابو ہریرہ اور عبداللہ بن عمرو سے **وعن** عمر رضی قال كان رسول الله صلى الله
يستعوذ من خمس من الجبن والبخل وسوء العمر وفتنة الصدر وعذاب القبر رواه ابو داود والنسائی اور روایت ہے عمر رضی اللہ
کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پناہ پکڑتے پانچ چیزوں سے نامردی سے اور بخیلی سے اور برائی عمر کی سے یعنی اتنی عمر ہو کہ قوی اور حواس میں فرق آجاوے
کی سے یعنی سینہ میں برے اخلاق اور بری عقائد جگہہ پکڑیں یا حق بات نہ قبول کرے اور متحمل بلاؤں کا نہ ہو اور سے پناہ مانگتے اور
عذاب قبر کی سے نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نے **وعن** ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول اللهم انی اعوذ
العمر والقلة والذلة واعوذ بك من ان اظلم او اظلم رواه ابو داود والنسائی اور روایت ابی ہریرہ سے یہہ کہ تھا رسول خدا
علیہ وسلم کہتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری محتاجگی سے اور کمی سے اور ذلت سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اس سے کہ ظلم کروں میں
یا ظلم میں نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نے **ف** مراد محتاجگی سے محتاجگی دل کی ہے یعنی دل حریص ہو جمع کرنے مال پر یا مراد محتاجگی مال کی ہے کہ اوس پر
تحقیق میں پناہ مانگی فتنہ محتاجی کو سے اور کمی سے مراد ہے کمی نیکیوں کی نہ کمی مال کی اسلیے کہ حضرت نے اختیار کی تھی کمی مال کی اور مکروہ جانتے تھے
کی سے مراد وہ کمی مال کی ہے کہ قوت لایموت کو کفایت نکرے اور حرج ہو عبادت کے کرنے میں اور بعضوں نے کہا کہ [illegible] مراد ذلت سے ذلت
کا اللہ کے نزدیک گنہگار ذلیل ہوتا ہے یا مراد ہے ذلیل ہونا اغنیا کی نظر میں بسبب کمی [illegible] **وعنه** ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان
يقول اللهم انی اعوذ بك من الشقاق والنفاق وسوء الاخلاق رواه ابو داود والنسائی اور روایت ہے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری خلاف سے اور نفاق سے اور بری خلقوں سے نقل کی یہہ ابو داود اور
ہے یعنی مخالفت حق سے اور بعضوں نے کہا خلاف و عداوت سے آپس میں اور نفاق سے سب اقسام نفاق کی مراد ہیں خواہ نفاق عقیدہ میں ہو
کرنا اللہ کا اور ظاہر کرنا اسلام کا اور ظاہر کرنا کسی سے خلاف اوسکے پیچھے کہ دل میں ہے اور بہت جھوٹ بولنا اور خیانت امانت میں کرنی اور بدکہاؤ کرنا
بدکہاؤ کرنا وغیرہ **وعنه** ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول اللهم انی اعوذ بك من الجوع فانه
بئست الضجيعة رواه ابو داود والنسائی وابن ماجة اور روایت ابی ہریرہ سے یہہ کہ تحقیق
تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری بھوک سے پس تحقیق وہ برا ہے ہمخواب اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیری خیانت سے پس تحقیق
اور **ف** بھوک سے اسلیے پناہ مانگی کہ اس سے ضرر ہوتا ہے آدمی کی بدن اور قوی اور

حواس میں اور قصور آتا ہی حضور میں اور عبادت کے کرنے میں پس یہ حدیث دلالت کرتی ہی اس پر کہ [illegible]
بلکہ موجب صفائی باطن اور نورانیت دل اور صحت و سلامتی بدن کے ہی بیماریوں سے اور خیانت سے مراد ہی نافرمانی کرنا رسول کی
[illegible] میں جیسا کہ دلالت کرتی ہی اس پر یہ آیت یاایہا الذین آمنوا لاتخونوا اللہ والرسول وتخونوا اماناتکم ع **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُذَامِ وَالْجُنُوْنِ وَمِنْ سَیِّیءِ الْاَسْقَامِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھی کہتے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری کوڑہ سی اور جذام سی اور دیوانگی سی اور بری بیماریوں سی نقل کی ہی اور
بری بیماریوں سی اسکو تعمیم بعد تخصیص کے کہتے ہین یعنی پہلے خاص بری بیماریون سے پناہ مانگی پھر عام مانند استسقاء اور دق وغیرہا کے کہ انسی اسلیے پناہ مانگی کہ اکثر اوقات
متغیر ہو جاتی ہی اور آدمی آدمیت سی نکل جاتا ہی اور ہمیشہ رہتی ہین بخلاف اور بیماریون کے مانند بخار و درد سر وغیرہا کے کہ اون مین یہ حال نہین ہوتا اور بسا اوقات
کہ ابن ملک نے حاصل یہ کہا کہ جو مرض ایسا ہو کہ احتراز کرتے ہون لوگ صاحب اس مرض سے اور نہ منتفع ہوتے ہون اوسی لونہ وہ منتفع ہوتا ہون اوس سی اور عاجز ہو بسبب اوس مرض کے اللہ کے حقوق ادا کرنے سی تو مستحب ہی پناہ مانگنی اوس سے انتہی اور کوڑہ اور جذام بالطبع متعدی نہین ہین یعنی کسیکو لگ نہین جاتی مگر اکثر ایسا ہوتا ہی کہ بسبب ان لگانی کے کوڑہی ہو جاتے ہین جب لگ کر یہہ بیماریان پیدا ہو جاتی ہین معاذ اللہ ع **وَعَنْ** قُطْبَۃَ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ
مِنْ مُنْکَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَھْوَاءِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی قطبہ بن مالک سی کہ کہا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی تحقیق مین پناہ
مانگتا ہون ساتھ تیری بری خلقون سی اور برے عملون سی اور بری خواہشون سی نقل کی ہی ترمذی نے **ف** منکر اوسکو کہتے ہین کہ نہ معلوم ہو بھلائی اوسکی شرع سی اور معلوم ہو
برائی اوسکی شرع سی اور مراد اخلاق سی اعمال باطن کے ہین حاصل یہہ کہ برے اعمال دل کی سی مانند حسد و کینہ وغیرہا کے پناہ مانگتا ہون اور برے اعمال سی مراد برے
اعمال ظاہر کے ہین اور بری خواہشون سی مراد بری عقیدے ہین ع **وَعَنْ** شُتَیْرِ بْنِ شَکَلِ بْنِ حُمَیْدٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ عَلِّمْنِیْ شَیْئًا
اَتَعَوَّذُ بِہٖ قَالَ قُلِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَشَرِّ بَصَرِیْ وَشَرِّ لِسَانِیْ وَشَرِّ قَلْبِیْ وَشَرِّ مَنِیِّیْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَ
التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی شتیر بن شکل بن حمید سی کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شکل سی کہا کہ کہا میں نے نبی اللہ کو سکھاؤ مجکو تعویذ یعنی ایسی دعا کہ
پناہ پکڑون ساتھہ اوسکے فرمایا کہہ یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری برائی شنوائی اپنی کی سی یعنی نہ سنون اوس سے کلام بد اور برائی بینائی اپنی کی سی یعنی
بری چیز اوس سی نہ دیکھون اور برائی زبان اپنی کی سی یعنی کلام برے اور بیفائدہ اوس سے نہ کرون اور برائی دل اپنے کی سی یعنی بری عقیدے اور حسد کینہ وغیرہ
دلمین نہ آوین اور بری کام پر ارادہ مصمم نکرون اور برائی منی اپنے کی سی یعنی زنا مین صرف نہ ہو اور نظر شہوت سی کسی کو نہ دیکھون نقل کی ہی ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَدْعُوْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَدْمِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ التَّرَدِّیْ وَالْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْھَرَمِ وَاَعُوْذُبِکَ
اَنْ یَّتَخَبَّطَنِیَ الشَّیْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَعُوْذُبِکَ اَنْ اَمُوْتَ فِیْ سَبِیْلِکَ مُدْبِرًا وَاَعُوْذُبِکَ اَنْ اَمُوْتَ لَدِیْغًا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَ
وَزَادَ فِیْ رِوَایَۃٍ اُخْرٰی وَالْغَمِّ اور روایت ہی ابو الیسر سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھی دعا مانگتے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری عمر کا
جہہ کوئی مکان یا دیوار نہ گر پڑی کہ ہلاک ہو جاؤن اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری گر پڑنی سی بلند جگہ سی اور ڈوبنی سی اور جلنی سی اور بہت بڑھاپی سی اور پناہ مانگتا ہون
اس سے کہ حیران کری مجکو شیطان نزدیک مرنے کے یعنی وسوسے ڈالکر دین کو تباہ کری اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری اس سے کہ مرون مین تیری راہ مین پیٹھ دیکر
کفار سی بھاگ کر اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری اس سے کہ مرون مین لدیغ یعنی سانپ بچھو اور درندا کیکڑا وغیرہ جانورون کے کاٹنی سی نقل کی
اور زیادہ کیا نسائی نے ایک اور روایت مین لفظ غم کا یعنی پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری غم سی **ف** اگر کوئی کہ [illegible]
پھر حضرت نے پناہ اونسی کیون مانگی جواب یہہ کہ ایسی حالت مین رنج بہت ہوتا ہی آدمی صبر نہین کرتا [illegible]

Marfat.com

[illegible] مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ طَمَعٍ يَهْدِيْ

[illegible] دعوات کبیر اور روایت ہی معاذ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پناہ پکڑو ساتھ اللہ کو طمع سی

[illegible] احمد اور بیہقی نی دعوات کبیر مین ف طمع کی معنی ہین امید رکھنی مال کی لوگونسی اور طبع اصل مین کہتی ہین تلوار کی

[illegible] معنی یہہ ہین کہ پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کی طمع سی کہ پہونچاوی مجکو طرف اوسحالت کی کہ عیب دار کری مجکو کہ وہ تواضع کرنی ہمارا

[illegible] سفلون کی آگی اور ظاہر کرنا سمعہ و ریا کا اور سوای انکی اور چیزین کہ حالت طمع مین ہوتی ہین اور اس لیے کہا گیا ہی کہ طمع باعث فساد

[illegible] باعث صلاح دین کا اور شیخ علی متقی رح نی کہا کہ طمع اوسکو کہتی ہین کہ امید رکھی اوس مال کی کہ شک ہو اوسکو حاصل ہونی مین اور اگر

[illegible] کسی پر حق اوسکا ہو یا وعدہ صادق یا محبت راسخ کسی سی ہو اوس سی توقع رکھنی کو طمع نہین کہتی ع ح **وَعَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ

[illegible] وَسَلَّمَ نَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اسْتَعِيْذِيْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا فَاِنَّ هٰذَا هُوَ الْغَاسِقُ اِذَا وَقَبَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

[illegible] روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکھا طرف چاند کی پس فرمایا ای عائشہ پناہ پکڑ ساتھ اللہ کی برائی اسکی سی پس تحقیق یہہ ہی غاسق یعنی اندھیرا

[illegible] الاعب یعنی نور ہو جاوی نقل کی یہہ ترمذی نی ف قرآن شریف مین جو آیا ہی غاسق اِذَا وقب اوسکو حضرت نی بیان فرمایا کہ مراد اس سی چاند ہی جبکہ گہہ جاوی

[illegible] اس سی پناہ مانگنی کا سبب یہہ ہی کہ گہنا اسکا نشانیون خدا تعالیٰ کی سی ہی کہ دلالت کرتا ہی اوپر اوترنی بلاؤن کی چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ اوسوقت

[illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھہ کھڑی ہوتی تھی ترسان اور ہولناک اور مراد ان بلاؤن کی اوترنی سی وہ نہین ہی کہ جو منجم احکام کسوف و خسوف ہی ثابت کرتی ہین اس لیے

[illegible] اہل اسلام کی نزدیک وہ معتبر نہین بلکہ مراد یہہ ہی کہ وقت عبرت کا ہوتا ہی کہ جب چاند باوجود اس نورانیت کی گہہ گیا اور تو ہر اسکا جاتا رہا تو ایسا نہو کہ تو ایمان

[illegible] اور عمل کا مجسے جاتا ہی اور مانند اسکی کی اور اکثر مفسرون نی تفسیر من شر غاسق اذا وقب کی یہہ بھی کی ہی کہ برائی اسکی ہی جبکہ تاریک ہو ع **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

[illegible] قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ يَا حُصَيْنُ كَمْ تَعْبُدُ الْيَوْمَ اِلٰهًا قَالَ اَبِيْ سَبْعَةً سِتًّا فِي الْاَرْضِ وَاحِدًا فِي السَّمَاءِ قَالَ فَاَيُّهُمْ

[illegible] لِرَغْبَتِكَ وَرَهْبَتِكَ قَالَ الَّذِيْ فِي السَّمَاءِ قَالَ يَا حُصَيْنُ اَمَا اِنَّكَ لَوْ اَسْلَمْتَ عَلَّمْتُكَ كَلِمَتَيْنِ تَنْفَعَانِكَ قَالَ فَلَمَّا اَسْلَمَ

[illegible] قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي الْكَلِمَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَعَدْتَنِي فَقَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِي رُشْدِي وَاَعِذْنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

[illegible] روایت ہی عمران بن حصین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی باپ میری کی یعنی [illegible] حصین کتنی معبودونکو بندگی

[illegible] کرتا ہی کہا باپ میری نی سات معبودونکو چہ زمین مین یعنی یغوث اور یعوق اور نسر اور لات اور منات اور عزیٰ کہ نام بتون کی ہین اور ایک

[illegible] کہ خالق سب کا ہی فرمایا حضرت نی پس کسکو انمین سی گنتا ہی واسطی امید و ڈر اپنی کی یعنی کس سی امید بھلائی کی رکھتا ہی اور ڈرتا ہی کہا حصین نی

[illegible] مین ہی فرمایا حضرت نی ای حصین خبردار ہو تحقیق تو اگر لاتا اسلام سکھلاتا مین تجکو دو کلمی کہ فائدہ دیتی تجکو یعنی دارین مین کہا عمران نی

[illegible] حصین نی کہا یا رسول اللہ سکھلائیی مجکو وہ دو کلمی کہ وعدہ کیا تھا آپنی مجسے فرمایا حضرت نی کہو یا الٰہی میری دل مین ڈال ہدایت میری

[illegible] نفس میری کی سی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ایک آسمان مین یہہ اوسنی بموجب گمان اپنی کی کہا والا اللہ کی لیے ایک مکان مقرر نہین یا معنی یہہ

[illegible] ع **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

[illegible] اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَحْضُرُوْنِ

[illegible] يعلمها من بلغ من ولدہ ومن لم يبلغ منهم كتبها في صك ثم علقها في عنقه رواه ابو داؤد

Marfat.com

وَالتِّرْمِذِیُّ وَهٰذَا لَفْظُهٗ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ ڈرے ایک تمہارا نیند میں پس چاہیے کہ کہے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھہ کلموں اللہ کے کہ غضب اوسکا
اور اسکے بندوں سے اور برائی ہو وسوسے شیطانوں کی سے اور اس سے کہ حاضر ہوں شیطان میری پاس پس شیطان ہرگز نہ ضرر پہونچاوے گا اوسکو
بیٹے عمرو کے سکھلاتے یہہ کلمات اوسکو کہ بالغ ہوتا اولاد اون کی سے اور جو کہ نابالغ ہوتا اون میں سے لکھے ان کلمات کو پرچہ کاغذ میں پھر لٹکاوے
میں نقل کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور یہہ لفظ ترمذی کے ہیں **ف** اس سے معلوم ہوا کہ ڈر ناپسند میں شیطان کے تصرف سے ہوتا ہے اور یہ
کہ جائز ہے لٹکانا تعویذ کا گلے میں اور بعضے علماء نے اس میں اختلاف کیا ہے لیکن مختار یہہ ہے کہ لٹکانا تمائم کا غیر کا حرام ہے اور مکروہ اور اگر آیات قرآن کی
لکھکر لٹکاوے تو مضائقہ نہیں ۱۲ **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ
اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اَللّٰهُمَّ اَجِرْهُ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی انس سے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مانگے اللہ سے جنت تین بار یعنی یوں کہے اللھم انی اسالک الجنۃ یا کہے اللھم ادخلنی الجنۃ یا زبان ہندی یا غیر میں اس مضمون کو
کہے وہی جنت یا الٰہی داخل کر تو اسکو جنت میں اور جو شخص کہ پناہ مانگے آگ سے تین بار یعنی یوں کہے اللھم اجرنی من النار یا اور زبان میں کہے اس مضمون کو کہتی ہے آگ یا الٰہی
محفوظ رکھہ اسکو آگ سے نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نے **ف** تین بار کہے ایک مجلس میں یا کہے مجلسوں میں گو گرد اکر ۱۲ **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ**
فصل تیسری **عَنِ** الْقَعْقَاعِ اَنَّ كَعْبَ الْاَحْبَارِ قَالَ لَوْلَا كَلِمَاتٌ اَقُوْلُهُنَّ لَجَعَلَنِیْ يَهُوْدُ حِمَارًا فَقِيْلَ لَهٗ مَا هُنَّ قَالَ اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ
الْعَظِيْمِ الَّذِیْ لَيْسَ شَیْءٌ اَعْظَمَ مِنْهُ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَبِاَسْمَاءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰى مَا عَلِمْتُ مِنْهَا
وَمَا لَمْ اَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ رَوَاهُ مَالِكٌ روایت ہی قعقاع سے یہہ کہ کعب احبار نے کہا اگر نہ کہتا میں کتنے کلمے البتہ کر ڈالتے مجکو یہودی گدھا
پس بچا گیا واسطے اونکے کیا ہیں وہ کلمے کہا کعب نے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھہ ذات اللہ کے کہ بڑا ہے وہ اللہ کہ نہیں کوئی چیز بڑی اوس سے اور ساتھہ کلموں اللہ کے کہ پورے ہیں
نہیں تجاوز کرتا اون سے نیکی کرنے والا اور نہ بدکار اور ساتھہ ناموں اللہ کے کہ نیک ہیں جو کچھہ کہ جانتا ہوں میں اون ناموں سے اور جو کچھہ کہ نہیں جانتا برائی اوس چیز کی کہ پیدا
کی اوپر اگندہ کی اور برابر کی یعنی متناسب الاعضا کی نقل کی یہہ مالک نے **ف** کعب الاحبار یہودیوں میں بڑے دانشمند تھے اور حضرت کے زمانے میں مسلمان ہوئے حضرت
کو دیکھا نہیں حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ایمان لائے وہ کہتے ہیں کہ بسبب ایمان لانے کے یہود مجھسے نہایت بغض رکھتے ہیں اگر میں یہہ بہانہ پڑھا کرتا تو سو گدھا کر ڈالتے مجھکو یہود
اور مراد گدھا کرنے سے یہہ کہ مجھکو ذلیل اور بے وقوف مسلوب العقل مانند گدھے کے کر دیتے اور مراد کلموں اللہ کے سے تو قرآن ہے پس معنی متجاوز کے یہ ہیں کہ
اوسکو ثواب عذاب غیرہ سے کوئی خارج نہیں یعنی جس سے وعدہ ثواب کا یا عذاب کا یا اور چیزوں کا قرآن میں کیا ہے بلاشبہ وہ ضرور واقع ہوگا اور مراد کلموں اللہ کے
الٰہی یا علوم الٰہی ہیں اونسے بھی کوئی چیز باہر نہیں اسکو محیط یعنی گھیرے ہوئے ہیں ۱۲ **وَعَنْ** مُسَيْلَمَةَ بْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ كَانَ اَبِیْ يَقُوْلُ فِیْ دُبُرِ
الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ فَكُنْتُ اَقُوْلُهُنَّ فَقَالَ اَیْ بُنَیَّ عَمَّنْ اَخَذْتَ هٰذَا فَقُلْتُ عَنْكَ قَالَ
اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُهُنَّ فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی مسلم بیٹے ابی بکرہ کے سے کہ کہا باپ میرا کہتا تھا پیچھے ہر نماز کے جو پڑھتا تھا یہ کہ اے الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھہ تیرے کفر اور فقر یعنی فقہ قلبی کے سے کہ مقابل صبر کا ہے اور کفر ان دونوں سے اور
پس تھا میں کہتا یہہ کلمے پس کہا باپ میرے ارے بیٹے میرے کس سے سیکھی تو نے یہہ کلمے کہا میں نے آپ سے کہا کہ سنا میں نے ان کلموں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
نقل کی یہہ نسائی اور ترمذی نے مگر ترمذی نے نہیں ذکر کیا لفظ فی دبر الصلوۃ کا اور نقل

Marfat.com

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم كثيرا يقول اعوذ بالله من الكفر والدين
وفي رواية اللهم اني اعوذ بك من الكفر والفقر قال رجل ويعدلان قال نعم رواه
کیا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے کفر سے اور دین سے اسپر ایک شخص نے
کہا کفر کو ساتھ دین کے فرمایا کہ ہاں اور ایک روایت میں ہے یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے کفر سے اور فقر سے اسپر
کہا تو میں دونوں کو کفر و فقر فرمایا کہ ہاں نقل کی نسائی **ف** کفر اور دین کو برابر سمجھا فرمایا کہ آدمی بسبب دین کے جھوٹ بولتا ہے اور حلال و عدے کا
مسجدات کافروں اور منافقوں کے سے ہے اور کفر و فقر کو برابر اس لیے کیا کہ بسبب فقر کے آدمی بے صبری کرتا ہے اور ایسے کلام کر بیٹھتا ہے کہ باعث کفر کے

باب جامع الدعاء

باب ہے بیچ بیان اون دعاؤں کے کہ جامع ہیں **ف** یعنی اس میں ایسی دعائیں ہیں کہ الفاظ تھوڑے ہیں
معنی بہت یا جامع سے مراد یہ ہے کہ اس میں ایسی دعائیں ہیں کہ جمع کرنیوالی ہیں مقاصد مطالب کو ح

الفصل الاول

فصل پہلی

عن ابی موسی الاشعری عن النبی صلی الله علیه وسلم انه کان یدعو بهذا الدعاء اللهم اغفر لی خطیئتی وجهلی واسرافی فی امری وما انت
اعلم به منی اللهم اغفر لی جدی وهزلی وخطائی وعمدی وکل ذلک عندی اللهم اغفر لی ما قدمت وما اخرت وما اسررت
وما اعلنت وما انت اعلم به منی انت المقدم وانت المؤخر وانت علی کل شیء قدیر متفق علیه اور روایت ہے ابی موسیٰ اشعری سے نقل کی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ تحقیق وہ تھا مانگتا یہ دعا یا الٰہی بخش میرے لیے خطا میری اور نادانی میری یعنی جن چیزوں کا جاننا یا عمل کرنا اوپر واجب تھا اور میں نہیں جانا اور نکو اور
زیادتی میری بیچ کام میری کے اور وہ گناہ کہ تو خوب جانتا ہے اونکو مجھ سے یعنی مجھ اونکا علم نہیں جیسا تجھ ہے یا الٰہی بخش میرے لیے قصد سے کرنا میرا اور ہنسی سے
کرنا میرا اور جلدی سے کرنا میرا اور جان کر کرنا میرا اور یہ سب ہیں میرے پاس یا الٰہی بخش میرے لیے وہ گناہ کہ پہلے کیے میں اور وہ گناہ کہ پیچھے کیے ہیں میں
اور جو چھپ کر کیے ہیں میں اور وہ گناہ کہ آشکارا کیے میں اور وہ گناہ کہ تو بہت جانتا ہے اونکو مجھ سے تو آگے کرنیوالا ہے یعنی جسکو چاہے ساتھ توفیق اپنی کے طرف
اپنے اور پیچھے ڈالنیوالا ہے اپنی رحمت سے جسکو چاہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم **ف** یہ سب ہیں میرے پاس یہ حضرت نے از راہ تواضع
اور ادب ہمارے کی جناب کبریائی میں کہا والا حضرت پاک تو سب گناہ ہونے سے اور حقیقت میں یہ تعلیم ہے امت کو کہ یوں بخشش مانگا کریں ح **وعن** ابی
قال کان رسول الله صلی الله علیه یقول اللهم اصلح لی دینی الذی هو عصمة امری واصلح لی دنیای التی فیها معاشی واصلح لی آخرتی
التی فیها معادی واجعل الحیوة زیادة لی فی کل خیر واجعل الموت راحة لی من کل شر رواه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا تھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی درست کر میرے لیے دین میرا جو بچاوہی کام میرے کا یعنی نفس اور مال اور آبرو دین سے محفوظ رہتی ہیں اور آخرت کے عذاب سے نجات
ہے درست کر میرے لیے دنیا میری کہ اوس میں ہے زندگانی میری اور درست کر میرے لیے آخرت میری وہ کہ اوس میں ہے رجوع کرنا میرا اور گردان زندگانی کو سبب
ہر نیکی میں کہ بہت جیوں اور نیک کام بہت کروں اور کر موت کو سبب آرام کا میرے لیے ہر برائی سے نقل کی یہ مسلم **ف** درستی دنیا کی ساتھ
درستی آخرت کی یہ ہے کہ اوس سے گذران اچھی طرح ہوتی ہے اور قوت ہوتی ہے طاعت کی اور خاطر جمعی ہوتی ہے خلل و تشویش عبادت
سے اور درستی آخرت کی ساتھ توفیق ہونی اوس چیز کی ہوتی ہے کہ بسبب اوسکے نجات ہو عذاب سے اور پہونچے سعادت اوس جہان کو اور اخیر جملہ
کا یہ ہے کہ موت باعث ہو خلاصی کی مشقت دنیا سے اور باعث حاصل ہونے راحت کی عقبیٰ میں
وعن ابن مسعود عن النبی صلی الله علیه وسلم انه کان یقول اللهم انی اسألك الهدی والتقی والعفاف
اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ وہ کہتے تھے یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے ہدایت

Marfat.com

اور تقوی اور باز رکھ نفس کا حرام و مکروہ سے اور سوال کرتا ہوں تجھ سے ہدایتی یعنی دل

اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلِ اللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ وَاذْکُرْ بِالْھُدٰی ھِدَایَتُکَ الطَّرِیْقَ وَالسَّدَادُ

اور روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہہ یا الٰہی ہدایت کر مجکو یعنی سیدھی راہ دکھا مجکو

گفتار میری کو درست و درست کر اور یاد دلا تصویر کر بیچ طلب کے تیرے ہدایت کی سیدھا چلنا راہ کا اور بیچ طلب کے تیرے درستی کر راہ تیر کی

یعنی جب ہدایت طلب کرے تو تو یہہ خیال کر کہ رہنمائی حاصل ہو مجکو مانند رہنمائی اوس شخص کو کہ چلتا ہے سیدھی راہ پر اور جب راستی کو طلب کرے

حاصل ہو مجکو مانند راستی تیر کے حاصل کہ نہایت ہدایت اور نہایت راستی طلب کرے وَعَنْ اَبِیْ مَالِکِ الْاَشْجَعِیِّ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ الرَّجُلُ اِذَا اَسْلَمَ عَلَّمَہُ النَّبِیُّ صَلَّی

سَلَّمَ الصَّلٰوۃَ ثُمَّ اَمَرَہٗ اَنْ یَّدْعُوَ بِھٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی مالک اشجعی سے کہ کہا تھا آدمی جب مسلمان ہوتا سکھلاتی اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پھر حکم کرتے اوسکو کہ دعا کرے ساتھ ان کلمات کے یا الٰہی بخش واسطے میرے اور رحم کر مجھ پر

یعنی ساتھ ڈھانکنے عیبوں میری کے اور ہدایت کر مجکو اور عافیت سے رکھ مجکو اور روزی دے مجکو یعنی حلال نقل کی یہہ مسلم نے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ اَکْثَرُ دُعَاءِ النَّبِیِّ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انس سے کہ تھا اکثر

دعا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یا الٰہی دے ہمکو دنیا مین نیکی یعنی نعمتین اور حالت اچھی اور آخرت مین یعنی بعد موت کے نیکی یعنی مراتب اچھے اور بچا ہمکو عذاب دوزخ

سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ آیت اکثر دعا اسلیے تھی کہ جامع ہے سبب مقاصد دین و دنیا کو اور کلام اللہ مین کی ہے طالب

صادق اگر وقت اور مناجات کی خلوت مین بیٹھ کر ساتھ صفائی باطن کی ہر افراد حسنات دنیا و آخرت کی اور ظاہر و باطن کی تصور کر کر دعا کرے تو دیکھے کیا کچھ ذوق

وجمعیت اور نورانیت و سعادت حاصل ہوتی ہین ح اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَسَلَّمَ یَدْعُوْ وَیَقُوْلُ رَبِّ اَعِنِّیْ وَلَا تُعِنْ عَلَیَّ وَانْصُرْنِیْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَیَّ وَامْکُرْ لِیْ وَلَا تَمْکُرْ عَلَیَّ وَاھْدِنِیْ وَیَسِّرِ

الْھُدٰی لِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَیَّ رَبِّ اجْعَلْنِیْ لَکَ شَاکِرًا لَکَ ذَاکِرًا لَکَ رَاھِبًا لَکَ مِطْوَاعًا لَکَ مُخْبِتًا اِلَیْکَ اَوَّاھًا مُّنِیْبًا رَبِّ

تَقَبَّلْ تَوْبَتِیْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِیْ وَاَجِبْ دَعْوَتِیْ وَثَبِّتْ حُجَّتِیْ وَسَدِّدْ لِسَانِیْ وَاھْدِ قَلْبِیْ وَاسْلُلْ سَخِیْمَۃَ صَدْرِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ

وَابْنُ مَاجَۃَ روایت ہے ابن عباس سے کہا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہتے اے رب میرے مدد کر میری یعنی توفیق دے مجکو اپنے ذکر کی اور شکر کی اور حسن عبادت اپنے کی

اور نہ مدد کر مجھ پر یعنی غالب کر مجھ پر اونکو کہ منع کرین مجکو طاعت تیری سے خواہ شیاطین ہون خواہ نفس خواہ کفار اور فتح دے مجکو اور نہ فتح دے مجھ پر یعنی غالب کر مجھ کو کفار پر اور نہ غالب

اونکو مجھ پر اور مکر کر واسطے میرے اور نہ مکر کر میرے ضرر پر اور راہ سیدھی دکھا مجکو اور آسان کر سیدھی راہ پر چلنا واسطے میرے اور مدد کر میری اوپر کہ زیادتی کی مجھ پر اوسنے

کر مجکو واسطے اپنے شکر کرنیوالا یعنی ہر وقت واسطے اپنے ذکر کرنے والا یعنی ہر حال مین واسطے اپنے ڈرنیوالا واسطے اپنے بہت خائف

واسطے اپنے عاجزی کرنیوالا طرف اپنے بہت آہ کرنیوالا یعنی زاری کرنیوالا رجوع کرنیوالا اے پروردگار میرے قبول کر توبہ میری اور دھو ڈال گناہ میرے اور قبول کر

میری اور ثابت رکھ دلیل میری یعنی اپنے دشمنون پر دنیا اور عقبی مین اور سچی اور درست کر زبان میری یعنی نہ بولے مگر سچ اور حق اور سیدھی راہ دکھا دل میرے کو

نکال سیاہی سینہ میرے کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نف مکر کر یعنی دشمنون پر واسطے مدد کرنے میری کے مکر کرنے مین فریب اور دکھ

پہونچنا بلا کا ہے دشمنان دین پر اوس جگہہ سے کہ گمان نہ کہین اور سیاہی سینہ سے مراد ہے کینہ اور حسد اور بغض اور سوا اسکے اور اخلاق

قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَکٰی فَقَالَ سَلُوا اللّٰہَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فَاِنَّ اَحَدًا لَمْ

الْعَافِیَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ

یعنی ایمان کی کوئی نعمت بہتر عافیت سے

کہا ہے یہ حدیث حسن ہے باعتبار سند کے ف حضرت جانتے ہیں کہ امت گرفتار ہوگی فتنوں اور عذاب میں

دعا فرمائی ہے تاکہ بچاوے اوسکو ان بلیات سے اور عافیت کے معنی ہیں سلامتی ہونی

وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ

فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ثُمَّ أَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الدُّعَاءِ أَقُولُ

فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ قَالَ فَإِذَا أُعْطِيتَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَقَدْ أَفْلَحْتَ رَوَاهُ

ابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا اور روایت ہے انس سے یہ کہ تحقیق ایک شخص آیا حضرت نبی

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ کون سی دعا بہت بہتر ہے فرمایا مانگ تو اپنے رب سے عافیت یعنی سلامتی دین میں اور بدن میں اور معافات یعنی

رکھے تجکو اللہ لوگوں سے اور عافیت سے رکھے اونکو تجسے دنیا اور آخرت میں پھر آیا وہ شخص حضرت پاس دوسرے دن پھر کہا یا رسول اللہ کون سی دعا بہتر

اوسکو مانند اوسکے یعنی جو کہ پہلے دن فرمایا تھا پھر آیا وہ تیسرے دن پس فرمایا واسطے اوسکے مانند اوسکے فرمایا جسوقت دیا جاوے تو عافیت دنیا

آخرت میں پس تحقیق چمکارا پایا تو نے اور مقصد کو پہونچا نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے اسناد کے لحاظ سے

وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اللَّهُمَّ

حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَنْفَعُنِي حُبُّهُ عِنْدَكَ اللَّهُمَّ مَا رَزَقْتَنِي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِي فِيمَا تُحِبُّ اللَّهُمَّ مَا زَوَيْتَ عَنِّي مِمَّا

أُحِبُّ فَاجْعَلْ فَرَاغَهُ لِي فِيمَا تُحِبُّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عبداللہ بن یزید خطمی سے کہ نقل کی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہتے تھے

مجکو دوستی اپنی اور دوستی اوس شخص کی کہ نفع دے مجکو دوستی اوسکی نزدیک تیرے یا الٰہی جو کچھ کہ دیا تو مجکو اوس چیز سے کہ

اوسکو سبب قوت میرے گا اوس چیز میں کہ دوست رکھتا ہے تو یعنی جو نعمتیں کہ دی ہیں تو نے قسم مال اور عافیت کی کہ خرچ کروں اونکو تیری اطاعت میں

کہ خرچ کروں اونکو تیری اطاعت میں اور خوشنودی تیری میں یا الٰہی جو کچھ کہ سمیٹ کر رکھا ہے تو نے مجھے اوس چیز سے کہ دوست رکھتا ہے

میرے گا اوس چیز میں کہ دوست رکھتا ہے تو نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی مال غیر جو نہیں

تیری عبادت ہی میں مشغول رہوں اور حاصل دونوں جملوں کا یہ ہے کہ اگر نعمتیں دنیا کی

تیری عبادت سے فارغ رکھ دل میرے کو کہ اوس میں دل لگا رہے اور عبادت میں مشغول رہوں اور جمع جمع نہ کریں فقرا صابر رہتے ہیں

وَعَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ مِنْ مَجْلِسٍ حَتَّى يَدْعُوَ بِهَؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ لِأَصْحَابِهِ

مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُولُ بِهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِينِ مَا تُهَوِّنُ بِهِ

عَلَيْنَا مَصَائِبَ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلَى مَنْ

ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا

مَنْ لَا يَرْحَمُنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

کہ ہاکر تے ساتھ ان دعاؤں کے واسطے یاروں اپنی کے یعنی اس لیے کہ وہ داخل ہیں اسمیں یا واسطے تعلیم اوسکی کے یا الٰہی نصیب ہمارے

درمیان ہمارے اور درمیان گناہوں اپنی کے یعنی اوس ڈر کے سبب سے تیرے گناہوں سے بچیں اور نصیب کر

ہمکو طاعت اپنی اوسقدر کہ پہونچا دے تو ہمکو بسبب اوسکے بہشت اپنی مین یعنی مالی [illegible]
اوسکی ہمپر مصیبتین دنیا کی اور بہرہ مند کر ہمکو ساتھہ شنوائیون ہماری کے اور بینائیون ہماری کے اور قوت ہماری [illegible]
وارث ہمارا یعنی باقی رکھہ اوسکو اخیر عمر تک یعنی تمام عمر اعضا اور حواس ہمارے کو سلامت رکھہ اور گردان کینہ کش [illegible]
کہ ظالمون سے بدلہ لین یا ہماری طرف سے تو بدلہ لے اور فتح دے ہمکو اوسپر کہ دشمنی کرے ہم سے یعنی دشمن دینی ہو یا دنیا [illegible]
دین ہماری مین یعنی ایسی چیز مین نہ مبتلا کر کہ باعث نقصان دین کی ہو اور نہ کر دنیا کو بہت بڑا اندیشہ ہمارا اور نہ نہایت علم ہمارے
کہ نہ رحم کرے ہمپر نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** نصیب کر یقین الخ یعنی یقین ذات اور صفات اپنی پیدا کر دل مین
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیادے کہ سختیان دنیا کی آسان ہون مثلاً جسکو اللہ کی رزاقی کا یقین ہوگا ہرگز نہین فکر کرنیکا اور بہروسا کرنیکا
[illegible] مصیبتین جو کی شدہ ہین دنیا کی مصیبتین ناپایدار اوسکو دنیا کی مصیبتین آسان ہونگی جانین کی پس یا یقین عطا فرما اور مگر دنیا کو [illegible] دنیا کی بہت فکر و اندیشہ
[illegible] فکر و اندیشہ امور آخرت ہی کا بہت کہین اور تہوڑی فکر معاش کی رکہنی جائز ہی بلکہ مستحب **ع** ح **ع** ہر **وعن** ابی ہریرۃ قال
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللّٰھم انفعنی بما علمتنی وعلمنی ما ینفعنی وزدنی علما الحمد للہ علی کل حال واعوذ
باللہ من حال اہل النار رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث غریب اسنادا اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ
کہتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی نفع دے مجکو ساتھہ اوسچیز کے کہ سکہلائی تو نے مجکو یعنی عمل نصیب ہو علم پر اور سکہلا مجکو وہ چیز کہ نفع دے مجکو یعنی ایسا
علم ہو کہ نفع دے مجکو وہ اور عمل کرنا اوسپر دین مین اور آخرت مین اور زیادہ کر مجکو علم یعنی علم دین کا سب تعریف ہو واسطے اللہ کے ہر حال اور پناہ مانگتا ہون
مین ساتھہ اللہ کے حال دوزخیون کے سے یعنی دنیا مین کفر و فسق سے بچون اور عقبی مین عذاب سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ
حدیث غریب ہی باعتبار سند کے **وعن** عمر بن الخطاب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا نزل علیہ الوحی یسمع عند
وجہہ دوی کدوی النحل فانزل علیہ یوما فمکثنا ساعۃ فسری عنہ فاستقبل القبلۃ ورفع یدیہ فقال اللّٰھم
زدنا ولا تنقصنا واکرمنا ولا تہنا واعطنا ولا تحرمنا وآثرنا ولا تؤثر علینا وارض عنا ثم قال لقد انزل علی
عشر آیات من اقامہن دخل الجنۃ ثم قرأ قد افلح المؤمنون حتی ختم عشر ایات رواہ احمد والترمذی وابو
روایت ہی عمر بن الخطاب سے کہ کہا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ اوترتی اوپر وحی سنی جاتی نزدیک مونہہ حضرت کے آواز مانند آواز شہد کی مکہی کی
پس اوتاری گئی اوپر وحی ایک دن پس ٹہہرے ہم ایک ساعت یعنی منتظر رہے کہ سختی جو بسبب اوترنے وحی کے وارد ہوتی ہے رفع ہو پس دور کی گئی وہ سختی
سے پر سامنے ہوے قبلہ کے اور اوٹھائے دونون ہاتھہ اپنے اور کہا یا الٰہی زیادہ کر ہمکو یعنی نعمتین دنیا و آخرت کی یا مسلمانون بہت ہون رنگ
نعمتین دنیا و آخرت کی یا مسلمانونکو کم نہ کر اور بزرگ رکھہ ہمکو یعنی ساتھہ حاجت روائی کے دنیا مین اور بلند کر ہمکو منازل کے عقبی مین اور
ہمکو یعنی بسبب نیچیزون مذکورہ کے راضی ہو ہمکو یعنی خیر دنیا و آخرت کی اور محروم نہ کر ہمکو اور برگزیدہ کر ہمکو یعنی ساتھہ رحمت و عنایت
برگزیدہ کر ہمپر یعنی غیر ہمارے کو ساتھہ لطف و حمایت اپنی کہ یا نہ غالب کرے دین کو دشمنونکو ہمپر اور راضی کر ہمکو یعنی اپنی قضا پر ساتھہ تسلیم
اور راضی ہو ہمسے یعنی ساتھہ طاعت تہوڑی کے پہر فرمایا کہ اوتاری گئی ہمپر یعنی ابہی اس آیتین مخصص کر ہمپر کہ
بہشت مین نیکیونکے ساتھہ پہر ٹہہرے ہمپر حضرت نے یہہ آیتین تحقیق فلاح پائی ہے مومنون نے یہانتک کہ [illegible]

Marfat.com

ورا ذلك فاولئك هم العادون والذين هم لاماناتهم وعهدهم راعون والذين هم

ن الله والمومن هم خاشعون یعنی مطلب پاوے وہ مومن کہ اپنی نماز مین عاجزی کرتی ہین یعنی دل سے اور بدنسے

ی خواہ کہنوکر ہووے کہ بیکار اعراض کرتی ہین اور وہ مومن کہ زکوۃ ادا کرتی ہین اور وہ مومن کہ اپنی سترونکو محفوظ رکھتے ہین

ن بیبیون یا لونڈیون سے صحبت کیے ہوئے ہین پس وہ نہین ملامت کیے گئے ہین پھر جو کوئی چاہی سوا اسکے یعنی غلام کری یا ہاتھہ وغیرہ سے منی گراوے

ہین تجاوز کرنیوالے یعنی حد حلال سے اور بڑھنیوالی ہین حرام مین اور وہ مومن کہ اپنی امانتون کو اور عہدونکی محافظت کرتی ہین اور وہ مومن

ہین محافظت کرتی ہین یعنی شرائط و آداب سے ادا کرتی ہین یہہ لوگ وہی ہین وارث جو وارث ہونگے فردوس کو کہ وہ جنتون مین اعلی جنت ہے وہ ہمیش

الفصل الثالث

فصل تیسری عن عثمان بن حنيف قال ان رجلا ضريرا اتى النبي صلى الله عليه

ن یدعو الله ان یعافيني فقال ان شئت دعوت وان شئت صبرت فهو خير لك قال فادعه قال فامره ان يتوضا

الوضوء ويدعو بهذا الدعاء اللهم اني اسئلك واتوجه اليك بنبيك محمد نبي الرحمة اني توجهت بك الى

ليقضي لي في حاجتي هذه اللهم فشفعه في رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح غريب روایت ہے عثمان بن

سے کہ کہا تحقیق ایک شخص کم سوجھہ یا اندہا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہا دعا مانگو اللہ سے یہہ کہ عافیت دے مجکو یعنی آنکہہ کو خلل سے پھیر دیا اگر چاہے تو

کہا کہ تحقیق ایک شخص کم سوجھہ یا اندہا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہا دعا مانگو اللہ سے یہہ کہ عافیت دے مجکو یعنی آنکہہ کو خلل سے پھیر دیا اگر چاہے تو

کرون مین یعنی تیری لیوے اور اگر چاہے تو صبر کر پس صبر کرنا بہتر ہے تیری لیے کہا اوس شخص نے دعا کیجیے اللہ کی جناب مین کہا عثمان نے

کہا حضرت نے اوسکو یہہ کہ وضو کرے پس اچھا وضو کرے یعنی ہاتھہ سنتون اور آداب کے اور اور روایت مین آیا ہے کہ حکم کیا کہ دو رکعت پڑہے

کی ساتھہ اس دعا کے یا الٰہی تحقیق مین سوال کرتا ہون تجھسے یعنی مقصد اپنا اور متوجہ ہوتا ہون طرف تیری بوسیلہ نبی تیری کے کہ محمد ہین نبی رحمت کے

متوجہ ہوتا ہون ساتھہ وسیلہ تمھاری کے اے نبی طرف پروردگار اپنی کے تاکہ حکم کرے واسطے میری بیچ حاجت میری کے کہ یہہ ہے یا الٰہی شفاعت

کی بیچ حق میرے کے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **ف** صبر کرنا بہتر ہے اسلیے کہ ثواب اوسکا بہشت ہے حدیث

مین آیا ہے کہ فرمایا اللہ تعالی نے جب مبتلا کرتا ہون بندے اپنے کو ساتھہ دونون آنکھون اسکی کے اور بندہ صبر کرتا ہے ذلک سے بہشت دیتا ہے اسکو

عن ابي امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كان من دعاء داود [illegible] اسالك حبك وحب

من يحبك والعمل الذي يبلغني حبك اللهم اجعل حبك احب الي من نفسي ومالي واهلي ومن الماء البارد قال

رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ذكر داود يحدث عنه يقول كان اعبد البشر رواه الترمذي وقال هذا

حديث غريب اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دعاؤن داؤد علیہ السلام کے سے یہہ کہتے یا الٰہی تحقیق مین

سوال کرتا ہون تجھسے دوستی اوس شخص کی کہ دوست رکھے تجکو اور وہ عمل کہ پہونچاوے مجکو دوستی تیری کو یا الٰہی گردان دوستی اپنی کو بہتر چیزونسے میری

جان سے میری کے سوا اور مال میری کے سے اور اہل میری کے سے اور ٹھنڈے پانی سے کہا راوی نے اور تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب یاد

کرتے داؤد کو حدیث کرتے اوسکی کہتے تھے داؤد بڑے عابد آدمیون مین یعنی اپنے زمانہ کے آدمیون مین نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا

وعن عطاء بن السائب عن ابيه قال صلى بنا عمار بن ياسر صلوة فاوجز فيها فقال له بعض

القوم صليت صلوة كذا وكذا اما على ذلك لقد دعوت بدعوات سمعتهن من رسول الله صلى الله عليه

Marfat.com

وسلم فلما قام تبعه رجل من القوم فمر إلى عمار فرآه كنى عن نفسه فقال
تقدرتك على الخلق أحيني ما علمت الحياة خيرا لي وتوفني إذا علمت الوفاة خيرا لي
[illegible] القصد في الفقر والغنى
قرة عين لا تنقطع وأسألك الرضا بعد القضاء وأسألك برد العيش بعد الموت وأسألك
إلى لقائك في غير ضراء مضرة ولا فتنة مضلة اللهم زينا بزينة الإيمان واجعلنا هداة مهتدين
ہی عطاء بن سائب ہی کہ نقل کی اپنے باپ سی کہا نماز پڑہائی ہمکو عمار بن یاسر نی ایک نماز پس کوتاہی کی اوسمین یعنی قراءة دراز اور تسبیحات وغیرہ
کہا وکو بعضی لوگون نی کہ تحقیق ہلکی پڑہی تنی نماز اور مختصر کیا نماز کو پس کہا عمار نی اے فلانی نہین مجکو مضر یہہ تحقیف البتہ تحقیق تانگین میزان نماز
اسکو قصد یمین یا سجد یمین کہی عائشہ کہ سنا ہمنے اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس جبکہ کہڑی ہوی عمار ساتہہ ہوا اونکو ایک شخص قوم مین سی وہ تہا
باپ میرا یعنی عطاء راوی نی کہا کہ وہ شخص باپ میرا تہا یعنی سائب غیر اسکے کہ اوسنی کنایت کی نفس اپنی سی یعنی شخص کہا اپنی کو اور یون نہ کہا کہ مین سائب
کیا عمار کو پس یاد رہا اوس شخص نی عمار سی جال دعا کا یعنی پس بتا دی اوسنی دعا پہر آیا وہ شخص اور خبر دی ساتہہ دعا کی قوم کو کہ وہ یہہ ہی یا الٰہی بحق جانتی اپنی کر
جانتی تو مرنا مجکو بہتر ہی یعنی جب برائی بہلائی پر غالب ہو اور ظاہر ہون فتنی ظاہر و باطن کی مرنا بہتر ہی یا الٰہی اور مانگتا ہون مین تجسی ڈر تیرا باطن و ظاہر مین
کہا وکو بعضی لوگون نی کہ تحقیق ہلکی پڑہی تنی نماز اور مختصر کیا نماز کو پس کہا عمار نی اے فلانی نہین مجکو مضر یہہ تحقیف البتہ تحقیق تانگین میزان نماز
اسکو قصد یمین یا سجد یمین کہی عائشہ کہ سنا ہمنے اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس جبکہ کہڑی ہوی عمار ساتہہ ہوا اونکو ایک شخص قوم مین سی وہ تہا
باپ میرا یعنی عطاء راوی نی کہا کہ وہ شخص باپ میرا تہا یعنی سائب غیر اسکے کہ اوسنی کنایت کی نفس اپنی سی یعنی شخص کہا اپنی کو اور یون نہ کہا کہ مین سائب
کیا عمار کو پس یاد رہا اوس شخص نی عمار سی جال دعا کا یعنی پس بتا دی اوسنی دعا پہر آیا وہ شخص اور خبر دی ساتہہ دعا کی قوم کو کہ وہ یہہ ہی یا الٰہی بحق جانتی اپنی کر
جانتی تو مرنا مجکو بہتر ہی یعنی جب برائی بہلائی پر غالب ہو اور ظاہر ہون فتنی ظاہر و باطن کی مرنا بہتر ہی یا الٰہی اور مانگتا ہون مین تجسی ڈر تیرا باطن و ظاہر مین
اور مانگتا ہون مین تجسی میانہ روی حالت فقر اور دولت مین یعنی نہ بہت فقیر ہون اور رنج اوٹہاؤن
اور مانگتا ہون مین تجسی نعمت کہ نہ تمام ہو یعنی نعمتین جنت کی اور مانگتا ہون مین تجسی ٹہنڈک آنکہہ کی کہ نہ
تمام ہو مانگتا ہون مین تجسی رضا بعد قضا کی اور مانگتا ہون مین تجسی ٹہنڈک زندگانی کی بعد مرنیکی یعنی راحت ہمیشہ کی برزخ اور قیامت مین اور مانگتا
ہون مین تجسی لذت دیکہنی کی طرف مونہہ تیری یعنی آخرت مین اور شوق طرف ملنی تیری کی بیچ غیر حالت سخت کی کہ ضرر پہونچاوی اور نہ بیچ فتنہ کی گمراہ کرے
یا الٰہی زینت دے ہمکو ساتہہ زینت ایمان کی یعنی ثابت رہین ایمان پر اور نیکیان بہت سی کرین اور کر ہمکو راہ راست دکہانی والی راہ راست چلنی والے
نقل کی ہی بسائی ف مانگتا ہون مین کن حق کا یعنی حق ہی کہون خواہ خلق مجسی راضی ہو یا ناراض یا اپنی خوشی خفگی مین حق بات کہون مثل عوام
کی نہون کہ خفگی مین برا کہتی ہین اور خوشی مین خوش آمد کرتی ہین اور ٹہنڈک آنکہہ کی یعنی جن چیز و نسی کہ انسان کامل لذت پاتا ہی یعنی ملاقات
و مانگتا ہون یا مراد باقی رہنا اولاد کا ہی بعد اوسکی یا مراد ہی ہمیشگی کرنی نماز پر یا مراد ہی بہلائی دونون جہان کی اور بیچ غیر حالت سخت کی
[illegible] شوق کی یعنی شوق تیرے ملنی کا ایسا چاہتا ہون کہ نقصان نکرے بیچ سلوک میری کی اور استقامت میری کی راہ ادب پر اور رعایت کا
کہ کبہی شوق ایسا ہوتا ہی کہ نقصان کرتا ہی وقت غلبہ حال کی اور یہی مراد اس جملہ سی ہی کہ فرمایا ولا فتنة مضلة یعنی شوق ایسا چاہتا ہون کہ آ
[illegible] واقع مین نہ ڈالے اور یا یہہ متعلق ہی ساتہہ لفظ احیینی کی کہ اوپر مذکور ہوا تاسبکو شامل ہو یعنی زندہ رکہہ مجکو ساتہہ ان نعمتون مذکورہ کی
ہون کسی بلا مین کہ اوسمین صبر اور شکر نہ کرون اور راہ راست چلنی والے یعنی جیسے اور ونکو اچہی راہ بتا دین آپ بہی اوسپر عمل کر
و دیگر نصیحت ح وعن أم سلمة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول في دبر الصبح اللهم
وعملا متقبلا ورزقا طيبا رواه أحمد وابن ماجة والبيهقي في الدعوات الكبير
پیچہو نماز فجر کی یا الٰہی تحقیقون مین مانگتا ہون تجسی علم نفع دینی والا اور عمل قبول کیا گیا اور

[illegible] وَاَكْثِرْ مِنْ ذِكْرِهٖ وَاتَّبِعْ

[illegible] یہ ہے کہ کہا ایک دعا یاد کی ہے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین چھوڑتا ہون مین اوسکو
[illegible] لشکر تیرا اور پیشہ روون مین ذکر تیرا اور پیروی کرون مین نصیحت تیری کی اور یاد رکھون مین وصیت تیری نقل کی ہے ترمذی نے
[illegible] بندون کی ہین اور وصیت سے حقوق اللہ تعالیٰ کی یعنی تو نے جو لوگون کو حق ادا کرنیکو اور اپنے حقوق ادا کرنیکو فرمایا ہے اوسکی حفظ

[illegible] ہون مع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الصِّحَّةَ
وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضَا بِالْقَدَرِ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے
[illegible] تندرستی بدن کی بری بیماریون سے یا صحت احوال اور افعال اور اعمال کی اور بچنا حرام سے اور امانت یعنی لوگون کی اموال مین یا تمام حقوق شرعی مین
[illegible] نیک اور اچھا خلق اور راضی ہونا ساتھ تقدیر کے **وَعَنْ** اُمِّ مَعْبَدٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ
[illegible] قَلْبِیْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِیْ مِنَ الرِّيَاءِ وَلِسَانِیْ مِنَ الْكَذِبِ وَعَيْنِیْ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ
[illegible] اَلَا اَيُّهٰذَا الْمَسْئُوْلُ فِی الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ اور روایت ہے ام معبد سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے یا الٰہی پاک کر دل میرے کو نفاق سے اور عمل
[illegible] میرے کو ریا سے اور زبان میرے کو جھوٹ سے اور آنکھ میرے کو خیانت سے یعنی نظر حرام سے پس تحقیق تو جانتا ہے خیانت آنکھون کی کو اور اوسچیز کو کہ چھپاتے ہین دل یعنی خواہشین
[illegible] گناہ نقل کین یہہ دونون حدیثین بیہقی نے دعوات کبیر مین **ف** ابن عباس سے بیچ تفسیر خائنۃ الاعین کے منقول ہے کہ مثلاً ایک جماعت سے دفعۃً نہی
[illegible] ناگاہ ایک عورت اونکے آگے گذری سبھون نے آپس کی شرم سے اوسکو نہ دیکھا جب سبھون نے نظر نیچے کی ایک شخص نے انمین سے آنکھ اوٹھائی اور چوری سے
[illegible] دیکھا **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَدْ خَفَتَ فَصَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ فَقَالَ
[illegible] رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كُنْتَ تَدْعُوْ اللّٰهَ بِشَیْءٍ اَوْ تَسْاَلُهٗ اِيَّاهُ قَالَ نَعَمْ كُنْتُ اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِیْ بِهٖ فِی
[illegible] فَعَجِّلْهُ لِیْ فِی الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ لَا تُطِيْقُهٗ وَلَا تَسْتَطِيْعُهٗ اَفَلَا قُلْتَ اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا
[illegible] حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالَ فَدَعَا اللّٰهَ بِهٖ فَشَفَاهُ اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے یہہ کہ رسول خدا
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے عیادت کی ایک شخص کی مسلمانون مین سے کہ ضعیف ہو گیا تھا مانند بچہ جانور پرندیکے پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
[illegible] تو دعا مانگتا تھا اللہ تعالیٰ سے ساتھ کسی چیز کی یا یہہ کہا کہ مانگتا تھا تو اللہ تعالیٰ سے کچھ چیز کہا کہ ان سے مجھ کو دنیا مین دیتا یا الٰہی جو کہ عذاب کرنیوالا ہو
[illegible] اسکو آخرت مین پس جلدی کر اوسکی میرے لیے دنیا مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عجب دعا مانگی تو نے نہین طاقت رکھتا تو اللہ کے عذاب
[illegible] مین اور نہین اوٹھا سکیگا تو اوسکے عذاب کو یعنی آخرت مین آیا پس کیون نہ کہا تو نے یا الٰہی دے ہمکو دنیا مین بھلائی یعنی عافیت اور آخرت مین
[illegible] اور بچا ہمکو عذاب دوزخ کے سے کہا روایت کرنیوالے نے پس دعا مانگی اوس شخص نے اللہ تعالیٰ سے یہہ دعا پس شفا دی اللہ تعالیٰ نے نقل کی
وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِیْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يُّذِلَّ نَفْسَهٗ قَالُوْا وَكَيْفَ يُذِلُّ
[illegible] نَفْسَهٗ قَالَ يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا يُطِيْقُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِيْثٌ
[illegible] اور روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین لائق واسطے مومن کے یہہ کہ خوار کرے نفس اپنے کو عرض کیا صحابہ نے
[illegible] نفس اپنے کو فرمایا پڑے بلاؤن مین کہ نہ طاقت رکھتا ہو نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا ترمذی نے
[illegible] **ف** منہ ایک شخص نے نہین جانتا ہے اور بعد امور حسب کے اپنے سر لیکر اس سے منع فرمایا اور اس حدیث کو اس باب مین اسلیے

Marfat.com

لائق ہو جس چیز کا متحمل نہو اوسکے عابش مانگو جیسا کہ اوپر کی حدیث میں گذرا ہے

قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِيْرَتِيْ خَيْرًا مِّنْ عَلَانِيَتِيْ وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِيْ صَالِحَةً اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ

وَاَسْئَلُكَ اِنَّا لِوَلَدِ عَبْدِ الضَّالِّ وَلَا تُضِلَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے حضرت عمر سے کہ کہا مکہ

کہہ یا الٰہی گردان باطن میرا کو بہتر ظاہر میرا سے اور گردان ظاہر میرا کو شایستہ یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے بہتری اس چیز کی

اور مال سے اور اولاد سے کہ نہ گمراہ ہوں اور نہ گمراہ کریں نقل کی یہ ترمذی **فی کِتَابُ الْمَنَاسِكِ** کتاب حج کے بیان میں

سنہ نو ہجری میں یا سنہ پانچ یا سنہ چھ میں پھر حضرت نے بسبب مشغول ہونیکے بیچ تعلیم افعال حج کے اور تیاری اسباب سفر حج کے اخیر کی

میں حضرت ابوبکر کو امیر حاجیوں کا کر کے مکہ کو بھیجا تا لوگونکو حج کروا دیں پھر دسویں سال حضرت حج کو تشریف لیگئے **ف** حج فرض ہے عمر میں ایکبار

فی الفور پس منکر اسکا کافر ہے اور تارک اسکا باوجود قدرت کے فاسق اور گنہ گار ہوتا ہے اور شرط حج کی اسلام ہے یعنی مسلمان پر فرض ہے نہ کافر پر

اور حریت ہے یعنی آزاد پر ہے نہ بردی پر اور عقل ہے یعنی ہوشیار پر ہے نہ دیوانہ اور بیہوش پر اور بلوغ ہے یعنی بالغ پر ہے نہ لڑکے پر اور صحت ہے یعنی

تندرست پر ہے نہ بیمار پر اور قدرت زاد و راحلہ پر ہے یعنی جو قادر ہو خرچ راہ اور سواری پر اوسپر فرض ہے اور نہیں تو نہیں اور خرچ اسقدر ہو کہ جاتے

اور آنے کفایت کرے اور زائد ہو حوائج اصلیہ اور نفقہ عیال اوسکے سے وقت پھرنے تک اور امن راہ ہے غالباً یعنی اگر اکثر لوگ امن سے پہنچ جاتے ہیں

تو فرض ہے اور اگر اکثر راہ میں ہلاک ہوتے ہوں بسبب چور وغیرہ کے یا لٹ جاتے ہوں تو فرض نہیں اور کبھی کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہو تو اسکا اعتبار نہیں

جیسے ہمارے زمانہ میں حال ہے کہ اکثر تو سلامت حج کر آتے ہیں اور بعضے تباہ ہوتے ہیں پس یہاں والوں کیلیے وہ شرط پائی جاتی ہے یعنہ نہ باز رہیں حج سے اور شرط

حج کی ہے ہمراہ ہونا خاوند کا یا محرم کا عورت کے لیے اگر ہو درمیان اوسکے اور درمیان مکہ کے مسافت سفر کی یعنی تین دن اور اگر خاوند یا محرم نہو تو حج

عورت حج کو نہ جاوے اور شرط ہے ہونا محرم کا عاقل و بالغ اور نہ مجوسی ہو اور نہ فاسق اور نفقہ ادسکا اوس عورت پر ہے اور حج فرض محرم کے ساتھ

کرے بغیر اذن خاوند کے بھی اور اگر احرام باندھے لڑکا یا غلام پھر بالغ ہو جاوے لڑکا یا آزاد ہو جاوے غلام پھر حج پورا کرے فرض نہیں ادا ہونیکا پھر

اگر از سر نو احرام باندھے لڑکا حج فرض کے لیے صحیح ہوگا بخلاف غلام کے کہ اوسکا احرام حج فرض کے لیے اس صورت میں نہیں درست ہونیکا اور فرض

حج کے یہ ہیں احرام اور وقوف عرفہ میں اور طواف الزیارۃ اور اسکو طواف الافاضۃ اور طواف الرکن بھی کہتے ہیں احرام شرط ہے اور باقی دونوں رکن اور

واجبات حج کے یہ ہیں وقوف مزدلفہ کا اور سعی درمیان صفا اور مروی کے اور رمی جمار اور طواف الصدر کہ اوسکو طواف الوداع بھی کہتے ہیں آفاقی

کے لیے یعنی غیر مکی اور حلق یا بال کتروانے اور ہر چیز کہ واجب ہو بسبب ترک کے اوسکی کے دم یعنی جانور ذبح کرنا اور سوائے انکی کے سنتیں ہیں اور آداب طواف

الْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ

عَلَيْكُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا فَقَالَ رَجُلٌ اَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَسَكَتَ حَتّٰى قَالَهَا ثَلٰثًا فَقَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ

وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ ثُمَّ قَالَ ذَرُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ

عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ فَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابوہریرہ سے

کہ کہا خطبہ فرمایا ہمارے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا اے آدمیو تحقیق فرض کیا گیا تم پر حج پس حج کرو پھر کہا ایک شخص نے آیا ہر سال

پس چپ رہے حضرت یہانتک کہ اوس شخص نے یہ بات تین بار پھر فرمایا اگر کہتا میں ہاں البتہ فرض ہوتا حج یعنی ہر سال اور

ہر فرمایا چھوڑ دو مجکو جب تک کہ چھوڑ دوں میں تمکو پس سوائے اسکے نہیں کہ ہلاک ہوئے وہ لوگ کہ تم سے پہلے یعنی امتیں

Marfat.com

[illegible] صبوت کہ حکم کردن این ملوسی چیز کا پس کہ حکم اوس مین ہی اوسچیز
[illegible] چھوڑدو اوسکو حکم نقل کی یہہ مسلم **ف** جب حضرت ذ حکم حج کا کیا تو ایک شخص ذ یعنی
[illegible] ہر سال حج کیا کرین وہ سمجھکر کہ جیسے اور عبادات نماز روزہ اور زکوۃ مکرر ہوتی ہین عمر مین ویسی ہی یہہ بھی ہوگا لیکن حضرت
[illegible] معلوم ہوا اس لیے تینہا چپکو رہے جواب ندیا اور اونہون ذ کئی بار سوال کیا آخر کو جواب دیا کہ اگر مین ہان کہتا تو ہر سال حج [illegible]
[illegible] بموجب حکم خدا تعالیٰ کے کہتا بغیر اوسکے حکم کے نہین بولتا ہون اور تمسیح پھر نہو سکتا پھر فرمایا کہ چھوڑدو مجکو یعنی نہ پوچھو مجسے کہ یہہ فعل کتنا بار
[illegible] تک کہ چھوڑو نہین تمکو یعنی بیان نکرون کہ کتنا ہی اور کیسا ہی حاصل یہہ کہ جو کچھہ مین کہون وہ کرو اگر مطلق حکم کرون بلا قید عدد کے اوسطرح
[illegible] اگر بیان کرون کہ اتنی بار کرو اوسیطرح کرو اسلیے کہ مجکو واسطے بیان شرائع اور پہونچانے احکام کے بھیجا ہی جو کچھہ ہی مین آپ بیان کرتا ہون حاجت
[illegible] سوال کی نہین ہی اور اوسچیز کو کہ طاقت رکھو تم یہہ تاکید اور مبالغہ ہی بیچ بجالانے احکام کے یعنی احکام خدا اور رسول کو بجالاؤ جہان تک طاقت
[illegible] اشارہ ہی رفع حرج پر کہ مثلاً نماز کی بعضے شرائط وارکان کے ادا کرنے سے عاجز ہو تو جسقدر ہو سکے اوسیقدر ادا کرو ع ح **وَعَنْهُ** قَالَ
[illegible] رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قِيْلَ
[illegible] مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا پوچھا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسا عمل بہتر ہے فرمایا ایمان
[illegible] اللہ کے اور رسول اوسکی کہ کہا گیا کہ پھر کونسا فرمایا کہ جہاد خدا کی راہ مین کہا گیا پھر کونسا فرمایا کہ حج مقبول نقل کی یہہ بخاری اور مسلم ذ **ف**
[illegible] مختلف آئی ہین بیچ بیان افضل اعمال کے یعنی کسی حدیث مین کسی عمل کو افضل فرمایا ہی اور کسی مین کسی عمل کو وجہ تطبیق کی یہہ ہو سکتا ہی
[illegible] حیثیات اور مقامات اور حوال سائلین کے ہی بیان مفصل اسکا کتاب الصلوٰۃ مین ہو چکا ہی ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
[illegible] وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
[illegible] علیہ وسلم ذ جو شخص کہ حج کرے واسطے اللہ کے پس نہ صحبت کرے اپنی عورت سے اور نہ فسق کرے پھر تا ہی مانند اوسدن کے کہ جنا اوسکو مان اوسکی
[illegible] یہہ بخاری اور مسلم ذ **ف** واسطے اللہ کے یعنی محض اوسکی رضا کے لیے کرے نہ دکھانے اور سنانے اور اور اغراض کو ہی اور جانا چاہیے کہ جو کوئی
[illegible] بقصد حج اور تجارت کرے تو اوسکو ثواب کم ہوتا ہی بہ نسبت اوسکے کہ جو فقط حج ہی کے لیے جاوے اور رفث کے معنی [illegible]
[illegible] کرنے عورت تو نسے بیچ مقدمہ جماع کے اور نہ فسق کرے یعنی کبیرہ گناہ اوس مین نکرے اور نہ اوسکے [illegible] کرتا تو بکا گناہ سے
[illegible] ذ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ حاصل یہہ کہ جو کوئی خالصتہً حج کرے اور اوس مین جماع اور کلام بیہودہ نکرے اور گناہ کے چھوڑے
[illegible] ایسا پاک گناہون سے ہو کہ پھرتا ہی کہ جیسے پاک گناہون سے پیدا ہوا تہا ان کی پیٹ سے ع ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
[illegible] الْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے
[illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ذ ایک عمرہ دوسری عمرہ تک کفارہ ہی اون گناہون کے لیے کہ درمیان اون دونون کے ہین یعنی صغیرہ گناہ اور حج مقبول
[illegible] مگر بہشت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم ذ **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عُمْرَةً فِيْ
[illegible] رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ذ تحقیق عمرہ کرنا رمضان مین برابر ہوتا ہی
[illegible] نقل کی یہہ بخاری اور مسلم ذ **وَعَنْهُ** قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَاءِ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ
[illegible] قَالُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَرَفَعَتْ اِلَيْهِ امْرَاَةٌ صَبِيًّا فَقَالَتْ اَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت

Marfat.com

ہی ابن عباس سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قافلہ سے روحاء میں پس کہا کون ہو فرمایا کہ مین ہون رسول اللہ کا پس بلند کیا طرف حضرت کے ایک عورت نے ڈگلیکو یعنی کجاوے مین ہے لڑکیکو ہاتھ سے پکڑ کر کہا کیا لڑکا اوسکے واسطے تیری بھی ثواب ہے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** روحاء نام ایک جگہ کا ہے چھتیس کوس سے مدینہ سے ہے اور فرمایا ان لابعنی ہان تجکو بھی ثواب ہوگا کہ تو افعال حج کی تعلیم کریگی اور خبر گیران اوسکو اور باعث حج کی ہے اور لڑکا اگر لڑکپن مین حج کرے تو حج فرض اوسکو ذمہ سے ساقط نہین ہوتا بعد آزاد ہونیکے شرائط فرضیت حج کی پائی جاوین تو پھر حج کرے اور اسطرح غلام اگر حج کرے تو اوسکو ذمہ سے بھی ساقط نہین ہوتا بعد آزاد ہونیکے پھر حج کرے اور فرض ہے ادا ہوتا ہے بعد غنی ہونیکے پھر حج کرنا اوسکو واجب نہین ع ح **وعنہ** قال ان امرأۃ من خثعم قالت یا رسول اللہ ان فریضۃ اللہ علی عبادہ فی الحج ادرکت ابی شیخا کبیرا لا یثبت علی الراحلۃ افاحج عنہ قال نعم وذلک فی حجۃ الوداع متفق علیہ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تحقیق ایک عورت نے خثعم مین سے کہا یا رسول اللہ تحقیق فرض اللہ کا کر نے اوسکے بندون پر ہے حج امر حج کا پایا باپ کو میرے بڈھا اسپر نہین ٹھیر سکتا سواری پر کیا حج کرون اوسکی طرف سے فرمایا کہ ہان حج کر اور یہہ سوال و جواب حجۃ الوداع مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** حاصل اوس عورت کے کلام کا یہہ ہے کہ میرے باپ پر بڑھاپے مین حج فرض ہوا ہے اس سبب سے کہ وہ بڑھاپے مین مسلمان ہوا ہے اور اوس پاس مال ہے یا مال ہاتھ لگا ہے اوسکے بڑھاپے مین اور وہ سواری پر بیٹھ نہین سکتا کیا مین اوسکی طرف سے نیابۃً حج کرون فرمایا ہان جانا چاہیے کہ حج کرنا غیر کی طرف سے اگر فرض ہو جائز ہے وقت عجز کے اگرچہ عاجز رہے مرتے دم تک اور امر کرے وہ غیر کو اور خرچہ راہ دے اور جائز ہے بعد موت کے اگر وہ وصیت کرے اور بعضونکے نزدیک جائز ہے والدین کی طرف سے حج کرنا بغیر امر اور بغیر وصیت کے بھی اور اگر حج نفل ہو تو جائز ہے باوجود قدرت کے مطلق ع ح موافق اول روایت فقہی کے یہہ حدیث محمول ہوگی اسپر کہ باپ نے اجازت و خرچ دیا ہوگا چنانچہ یہہ تاویل حضرت شیخ کی تقریر سے سمجھی جاتی ہے کہ وہ تقریر پر ہے شرح حدیث ابی رزین کی کہ آگے ہی لکھی ہے اور بسبب قول بعض کے حاجت اس تاویل کی کچھ نہین بلکہ یہہ حدیث دلیل ہے اوسکے مولف **وعنہ** قال اتی رجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اختی نذرت ان تحج وانہا ماتت فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو کان علیہا دین اکنت قاضیہ قال نعم قال فاقض دین اللہ فہو احق بالقضاء متفق علیہ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا آیا ایک شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کہ تحقیق بہن میری نے نذر مانی تھی یہہ کہ حج کرے اور وہ مر گئی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتا اوسپر دین کیا تو ادا کرتا اوسکو کہا کہ ہان فرمایا پس ادا کر دین اللہ کا پس وہ لائق تر ہے ساتھہ ادا کرنیکے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ اوس شخص کو اپنی بہن سے کچھ مال ہاتھہ لگا ہوگا ارث مین پس قیاس کیا حضرت نے حق اللہ کو حق العباد پر مسئلہ وارث کو درست ہے کہ عورت کی طرف سے حج کرادے یا آپ حج کرے بغیر اذن کے بھی اور اور کو اذن شرط ہے درمختار **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یخلون رجل بامرأۃ ولا تسافرن امرأۃ الا ومعہا محرم فقال رجل یا رسول اللہ اکتتبت فی غزوۃ کذا وکذا وخرجت امرأتی حاجۃ قال اذہب فاحج مع امرأتک متفق علیہ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ خلوت کرے کوئی شخص ساتھہ عورت کے یعنی نہ رہے ساتھہ عورت کے کوئی شخص اجنبی ایک مکان مین تنہا نہ جمع ہون اور نہ سفر کرے عورت اوسحالت مین کہ ہوے ساتھہ اوسکے محرم پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ لکھا گیا ہون مین ہم غزوہ فلانی اور فلانیکو یعنی فلانا جہاد جو درپیش ہے اور وہان لشکر جاتا ہے اور تو مین میرا نام بھی لکھا گیا ہے کہ مین بھی ذکر ساتھہ جاؤن اور ارادہ نکلنے کا کیا ہے بیوی میری نے پس کیا کرون آیا جہاد کو جاؤن اور بیوی کو اکیلا حج کو لیجا نے دون یا بیوی کے ساتھہ جاؤن اور جہاد مین جاؤن فرمایا جا اور حج کر ساتھہ نماز ہیت ہین اور تیرے بیوی کے ساتھہ سوا تیری کوئی محرم نہین ہے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** حکم ہے مرد کو ساتھہ اور عورت کو سفر کرنا سفر کا یعنی تنہا نہ سفر کرے مرد بغیر محرم کے اور نہ عورت

درم [illegible] نکاح ہمیشہ کو حرام ہی بسبب قرابت کو یا علاقہ دودھ

وعن عائشة قالت استاذنت النبي صلى الله عليه وسلم [illegible]

[illegible] روایت ہی عائشہ سی کہ کہا پروانگی مانگی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ جہاد کو تو کہا فرمایا جہاد تمہارا حج ہی یعنی تمہیں جہاد

[illegible] حدیث رسول کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible]

[illegible] ولیلۃ الا ومعها ذو محرم متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ سفر کریگی کوئی عورت

[illegible] کر مگر کہ ساتھ اسکے محرم ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اگر کوئی کہے کہ ہدایہ وغیرہ مین لکھا ہی کہ مباح ہی عورتونکو نکلنا طرف اوطن جگہ

[illegible] سفر کہ صدہا سفر مین منزل بمنزل اور اس سی معلوم ہوا کہ بغیر محرم کی ایک رات دنکی راہ پر بھی جاوی اور اور روایت صحیحین مین بھی آئی ہی کہ نہ سفر کریگی

[illegible] عورت تین دن کا مگر کہ اوسکو ساتھ خاوند اوسکا ہو یا محرم اوسکا پس ظاہر اقول فقہا کا خلاف ان روایات کی معلوم ہوتا ہی جواب یہ کہ حدیث مین جو مطلق آیا ہے

[illegible] سفر کی عورت مگر کہ اوسکی ساتھ محرم ہو اوسکو فقہا نے حمل کیا ہی تین دن پر اسلیے کہ سفر شرعی کم تین دن سی نہین ہوتا اور حدیثون مین جو ایک یا دو دن کے سفر سی

[illegible] منع آیا ہی تو اوس صورت مین ہی کہ مظنہ فساد کا ہو یا یہ کہ جہان تین دن کی سفر سی منع آیا ہی تو مراد یہہ ہی کہ ہر منزل آٹھ دہی دن سی زیادہ کی ہو اور جہان دو دن کی

[illegible] سفر سی منع آیا ہی تو مراد یہہ ہی کہ تمام دن چلے اور جہان ایک دن رات کی سفر سی منع آیا ہی تو مراد یہہ ہی کہ شب و روز چلے پس یہہ ایک یا دو دن کا سفر بھی برابر تین دن کی

[illegible] ہو جائیگا مع مولانا وعن ابن عباس قال وقت رسول الله صلى الله عليه وسلم لاهل المدينة ذا الحليفة ولاهل الشام

الجحفة ولاهل نجد قرن المنازل ولاهل اليمن يلملم فهن لهن ولمن اتى عليهن من غير اهلهن لمن كان يريد الحج والعمرة فمن كان دونهن

فمهله من اهله وكذاك وكذاك حتى اهل مكة يهلون منها متفق عليه اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا معین کی رسول خدا صلی اللہ علیہ

وسلم نے جگہ احرام باندہنی کی اہل مدینہ کو ذوالحلیفہ کو اور شام والونکی لیے جحفہ کو اور نجد والونکی لیے قرن منازل کو اور یمن والونکی لیے یلملم کو پس یہہ سب جگہین احرام

باندہنی کی ہین اون شہر والونکی لیے کہ مذکور ہوی اور اونکی لیے کہ گذرین ان جگہون پر بغیر اہل انکی سی یعنی مثلا اہل ہندوستان جب راہ یمن پر پہونچین تو یلملم سی احرام

باندہین اور اسیطرح اور شہر والونکا حال ہی کہ جیکہ احرام کی جگہہ پر آوین وہین ہی احرام باندہین یہہ جگہین احرام کی ہین اوسکی لیے کہ ارادہ کری حج کا اور عمری کا پس جو

کہ ہو اندر رہنی والا ان مواضع کی پس جگہہ احرام اوسکی گہرانی سی اور اسیطرح اور اسیطرح یہانتک کہ اہل مکہ احرام باندہین مکہ سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف

[illegible] ہی ایک جگہہ کا کہ بیچہ کوس ہی مدینہ سی اور دس منزل ہی مکہ سی اور نجد اصل مین کہتے ہین زمین بلند کو اور [illegible] کا تہامہ سی زمین عراق تک

[illegible] ایک جگہہ کا ہی قریب طائف کی اور یلملم ایک پہاڑ ہی دو منزل مکہ سی اور یہہ جگہین احرام کی ہین [illegible] حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ جو کوئی احرام کی جگہہ سی

[illegible] اور عمری کی تو لازم نہین ہی اوسکو احرام باندہنا واسطی داخل ہونی مکہ کی جیسا کہ مذہب شافعی کا ہی اور مذہب حنفی مین جائز نہین ہی داخل ہو تا مکہ مین بغیر

[illegible] حج او عمری کا تر کہتا ہوا ونہون نے عمل اس حدیث پر کیا ہی لا یجاوز وا حد المیقات الا محرما یہہ حدیث مطلق ہی اس مین قید ارادہ حج و عمری کی نہین اور

[illegible] اوس مکان کی بنا رگ کی ہی پس اسمین تاجر اور عمرہ کرنیوالا وغیرہ برابر ہین اور جو کہ اندر میقات کی یعنی جگہون احرام کی ہین اونکو جائز ہی

[illegible] حاجت کری بغیر احرام کی اسلیے کہ اونکو اکثر مکہ مین آنا پڑتا ہی اگر ہر بار احرام واجب ہو تو حرج ہی پس حکم اونکا حکم اہل مکہ کا ساہی اسبات مین

[illegible] دست ہی کہ اگر کسی کام کی لیے مکہ سی نکلین اور پھر داخل ہون مکہ مین تو بغیر احرام کی چلے آوین ویسی ہی اونکو بھی کذا فی الہدایہ اور جو شخص کہ ہو اندر رہنی والا یعنی

[illegible] کا ارادہ کیا ہو تو اوسکی جگہہ احرام کی گھر سی تا محرم ہو اوسکو میقات پر جانا ضرور نہین اگرچہ قریب ہو میقات کی اور جو کہ ان احرام ہی باندہنی کی جگہون

[illegible] حکم اونکا حکم اندر والونکا ساہی اور اسیطرح اور اسیطرح یعنی جسقدر نزدیک ہو تا جاوی مکہ سی اور ہو

[illegible] ہی جہان رہتا ہو آخر حل تک او اہل مکہ یعنی اہل حرم احرام باندہین حج کا مکہ سی یعنی نفس مکہ سی اور حرم مکہ کی

ذکر ذی الحلیفہ و میقات ہی اور حالت احرام مین

Marfat.com

ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی جگہ احرام کی نہیں ہے جہاں سے عمرہ کرنے والے پر احرام باندھنا واجب ہو بلکہ جو شخص جس جگہ سے چاہے احرام باندھ کر عمرہ کرے اور عائشہ رضی اللہ عنہا کو تنعیم لے جانے کی وجہ یہ تھی کہ حل میں سے احرام عمرہ کے لیے بہتر ہے یہ حدیث مخصوص ہے ساتھ حج کے یعنی یہ حکم کہ جو شخص حج کے ساتھ عمرہ کرے تو حل سے احرام باندھے جیسا کہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا سے معلوم ہوا ۱۲ ح **وَعَنْ** جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **الْحُلَيْفَةِ وَالطَّرِيْقُ الْآخَرُ الْجُحْفَةُ وَمُهَلُّ اَهْلِ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ وَمُهَلُّ اَهْلِ نَجْدٍ قَرْنٌ وَمُهَلُّ**

اور روایت ہے جابر سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا احرام کی جگہ مدینہ والوں کی ذی الحلیفہ ہے اور راہ دوسری جحفہ اور احرام کی جگہ عراق والوں کی ذات عرق ہے کہ نام ایک جگہ کا ہے دو منزل ہے مکہ سے اور احرام کی جگہ نجد والوں کی قرن ہے اور احرام کی جگہ یمن والوں کی یلملم ہے نقل کی یہ

دوسری جحفہ یعنی جگہ احرام راہ دوسری کے واسطے اونکی جحفہ ہے یعنی مدینہ والوں کو دوسری راہ میں جحفہ ملتا ہے اوس راہ سے آویں تو وہاں سے احرام باندھیں

دو راہیں ہیں مدینہ والوں کی ایک میں ذی الحلیفہ ملتا تھا اور ایک میں جحفہ اور اب ایک ہی راہ ہے اوس میں اول ذی الحلیفہ ملتا ہے اور پھر جحفہ پس اصل صورت میں

سو ہیں مدینہ والوں کی پس احرام کہاں سے باندھیں لکھا ہے علماء نے تو اولیٰ یہ ہے کہ جو میقات دور ہے مکہ سے وہاں سے احرام باندھے یعنی ذی الحلیفہ سے اور جاء جحفہ سے کہا

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ اِلَّا الَّتِيْ كَانَتْ مَعَ حَجَّتِهٖ عُمْرَةً مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ

فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مِنَ الْجِعِرَّانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً

مَعَ حَجَّتِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا عمرہ کیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار سب ذی قعدہ میں تھے مگر وہ عمرہ کہ تھا ساتھ حج اونکی کہ وہ بھی جحفہ

میں تھا اور یہ تین عمرے چار عمرے ساتھ ایک عمرہ حدیبیہ کے بیچ مہینہ ذیقعدہ کے اور دوسرا عمرہ اوس سے اگلے برس میں وہ بھی ذیقعدہ میں ہوا اور تیسرا عمرہ جعرانہ سے اوپر

جگہ کہ بانٹے غنیمت غزوہ حنین کی یہ بھی عمرہ بیچ مہینہ ذیقعدہ کے ہوا اور چوتھا عمرہ ساتھ حج اونکی کہ ذی حجہ میں تھا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حدیبیہ نام

ایک گاؤں ہے تو کوس سے مکہ سے کہ اکثر اوسکا حرم میں ہے اور کچھ حل میں اور بیان مجمل عمرہ حدیبیہ کا یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے مدینہ سے سال

چھٹی ہجری میں پہلی بیچ ذیقعدہ کی پیر کے دن یا تھ قصد عمرے کی اور چودہ سو آدمی یا کچھ زیادہ ساتھ تھے جب حدیبیہ میں پہونچے تو قریش جمع ہو کر آئے اور حضرت کو مکہ

کے آنے سے منع کیا اور عہد کیا کہ سال آیندہ آنا اور عمرہ کرنا پس حضرت صلح کر کے پھر آئے پس حقیقت میں یہ عمرہ تو نہ ہوا لیکن بسبب قرار داد صلح کے عمرہ گنا گیا

اور حکم احصار کا یعنی روکے جانے کا شروع ہوا اور سال آیندہ میں اسی عمرے کی قضا کو گئے مکہ میں اور تین روز وہاں رہے چوتھے روز روانہ ہوئے وہاں سے یہ دوسرا عمرہ ہوا اس

عمرے کو عمرۃ القضا کہتے ہیں چنانچہ یہ نام اسکا حدیثوں میں بھی آیا ہے اور یہ موید ہے مذہب حنفی کا کہ وہ کہتے ہیں کہ محرم بسبب احصار کے دینے کفارہ کے احرام سے نکل آوے

اور واجب ہوتی ہے قضا اوسکی اور شافعیہ کے نزدیک اوسکی قضا نہیں اور تیسرا عمرہ وہ ہے کہ حضرت نے ادا کیا جعرانہ سے جا کر کہ جہاں غنیمت حنین کی بانٹی گئی تھی

جعرانہ کا یہ ہے کہ جعرانہ نام ایک موضع کا ہے کہ نو کوس ہے مکہ سے آٹھویں سال ہجری میں بعد فتح مکہ کے غزوہ حنین کا ہوا اور غنیمت بانٹی وہاں سے جا کر

سوار ہو کر جعرانہ میں رونق افزا ہے اور وہ غنیمت بانٹی اونہیں دنوں میں ایک دو رات کو بعد از نماز عشا کے سوار ہو کر مکہ میں داخل ہوئے

پھر آئے اور نماز صبح کو جعرانہ میں ادا کی اور چوتھا عمرہ وہ ہوا کہ حضرت نے حج کے ساتھ کیا بعد فرض ہونے حج کے یہ فتح مکہ میں

حج سے پہلے پس چار عمرے کہ حضرت نے کیے یہ ہیں اور حج اسلام سوائے ایک کے نہ تھا اور ایام جاہلیت میں

اور یہ بھی کہتے ہیں کہ اونکی گنتی اونکی علماء کو نہیں معلوم ہوتی کہ کی گئی واللہ اعلم اور بیان مفصل کیفیت حج اور عمرہ کا آگے ہوگا اور بیان

طواف قدوم اور طواف بیت اللہ کا اور سعی درمیان صفا اور مروہ کی ہوتی ہے اور عمرے میں تقصیر اور سعی ہی ہوتی ہے احرام

حج میں ہی اور عمرہ میں دونوں ہی اور حج فرض بھی ہوتا ہے اور نفل بھی اور عمرہ سنت نفل ہے مگر کوئی

اَلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذِي

[illegible] صلح حدیبیہ حضرت نے عمرہ نہیں کیا لیکن
[illegible] ظاہر ہیں یا مثال عمرہ کرنے کی پس جس روایت میں دو عمرے آئے ہیں حج سے پہلے مراد یہ ہے کہ ظاہر ہیں
پہلے حج سے مراد ایک عمرہ ہے ثواب ہے عمرہ کا اس اعتبار سے تین عمرے ہوئے مولانا **اکفصل الثانی**
[illegible] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ایھا الناس ان اللہ کتب علیکم الحج فقام الاقرع
[illegible] قال لو قلتھا لنعم لوجبت ولو وجبت لم تعملوا بھا ولم تستطیعوا والحج مرۃ فمن زاد فتطوع رواہ
[illegible] روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای لوگو تحقیق اللہ نے فرض کیا تم پر حج پس کھڑا ہوا اقرع بن
[illegible] کہا کیا ہر سال یا رسول خدا حج فرض ہے رسول خدا نے فرمایا اگر کہتا میں اس حج کو لیعنی واجب ہے حج کرنا ہر سال میں
[illegible] ہوتا اور تم کو طاقت نہ کرتے تم اوسکو اور نہ طاقت رکھتے اور حج ایک ہی بار فرض ہے پس جو زیادہ کرے ایکبار سے پس نفل ہے نقل کی ہیہ احمد اور نسائی
[illegible] فرض ہوتا اور تم کو طاقت نہ کرتے تم اوسکو اور نہ طاقت رکھتے اور حج ایک ہی بار فرض ہے پس جو زیادہ کرے ایکبار سے پس نفل ہے نقل کی ہیہ احمد اور نسائی
وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ملک زادا وراحلۃ تبلغہ الی بیت اللہ ولم یحج فلا
[illegible] ہیہ روایت ہے علی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مالک ہو توشہ کا اور سواری کا کہ پہونچا دے اوسکو بیت اللہ تک اور نہ حج کرے پس نہیں فرق
[illegible] درمیان اس حالت میں کہ مرے یہودی ہو کر یا نصرانی ہو کر اور یہ یعنی جو کچھ کہ مذکور ہوا شرط ہے واسطے زاد کے اور راحلہ کے اور بعد اس حدیث کے ترمذی نے کہا
[illegible] قال یا برکت دبر تر نے فرمایا اور واسطے اللہ کے واجب ہے لوگوں پر حج کرنا خانہ کعبہ کا اوپر کہ طاقت رکھتا ہو اوسکی طرف اوسکے راہ کی نقل کی ہیہ ترمذی نے اور
[illegible] ہوا اور اوسکی سند میں گفتگو ہے اور ہلال بن عبداللہ مجہول ہے اور حارث ضعیف کیا ہے اسکو بعض محدثین نے **ف** مالک نے توشہ کا یعنی جتنا خرچ ہو کہ
[illegible] ہیہ کرے اور اپنی اہل و عیال کو بھی اسقدر دیدے کہ جبتک یہ آوے اونکو کافی ہو پس جس پاس اتنا خرچ ہو اور سواری ہو اگر یہ کرایہ ہو اور وہ پھر حج نہ کرے
[illegible] اس حالت میں کہ مانند یہودی اور نصرانی کے ہوتا ہے یعنی مانند انکے ہوتا ہے کفر میں اگر منکر اسکی فرضیت کا ہو کر یا کرے اور بغیر انکار کے کاہل ہو مانند
[illegible] گناہ میں اور بعضوں نے کہا کہ یہ از راہ تغلیظ اور تشدید کے فرمایا خوف کہ ہر فرض اسکا ترک کرنا ایسا ہے کہ
[illegible] عباد باللہ منہ اور بعد لفظ سبیلا کے باقی آیت یہ ہے ومن کفر فان اللہ غنی عن العالمین یعنی
[illegible] طاعات کرے پس اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے عالم کے لوگوں سے یعنی طاعت کریں یا نہ کریں اور احسان اس سے نہیں کچھ اور نقصان انہیں کچھ ہے ظاہر
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام آیت پڑھی ہے گی راوی نے لفظ سبیلا ہی تک ہو اس لیے کہ پورا استدلال اسی آیت سے حاصل ہوتا ہے
وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ضرورۃ فی الاسلام رواہ ابوداود اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ضرورت اسلام میں نقل کی ہیہ ابوداود **ف** ضرورت اوسکو کہتے ہیں کہ جسنے کبھی حج نہ کیا ہو یعنی جسنے حج نہ کیا بعد واجب ہونیکی کے نہیں مسلمان کہلا
[illegible] کرتا ہو ظاہر حدیث کا اسپر کہ جو استطاعت کہی حج کی اور حج نہ کری تو نہیں وہ مسلمان اور مراد اس سے تغلیظ ہے یہ کہ مسلمان کامل نہیں ہوتا
[illegible] یعنی صورت کے میں ترک کے نا نکاح اور حج کا یعنی ترک کے نا نکاح و حج کا اسلام میں نہیں ہے بلکہ ہیہ نیت میں ہے حاصل یہ کہ مسلمانوں کو ترک کرنا
[illegible] حج **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اراد الحج فلیعجل رواہ ابوداود والدارمی
[illegible] کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ارادہ کرے حج کا پس چاہیے کہ جلدی کرے نقل کی ہیہ ابوداود اور دارمی نے **ف** یعنی حج

کوئی چاہی حج کرنا اور قادر ہو اوسکو ادا کرنی پس چاہیی کہ جلدی کرے اور دیر مت کرے
مذہب کی اور امام مالک اور احمد سی یہہ ہے کہ حج واجب علی الفور ہی یعنی جب حج فرض ہوا اوسو سم جانیکا ہو اور
ماخیر ہی گواہیر کیلئے کوئی عذر نہ ہو فاسق ہوگا اور قبول نہین کیجائیگی گواہی اوسکی پھر اگر اسباب جانیکا ہیگا فرض
التراخی ہی یعنی اخیر عمر تک جائز ہی تاخیر اوسکی جیسیکہ جائز ہی تاخیر نماز کی آخر وقت تک مگر یہہ کہ گمان غالب ہو کہ
تو گنہگار مرا اسکے نزدیک اور ہمارے علمانے لکھا ہی کہ اگر حج نکرے یہانتک کہ تلف ہو جاوے مال اوسکا تو پہونچاوے اوسکے ذمہ
نہ مواخذہ کریگا اوس سے اللہ تعالیٰ اسپر اگر نیت ادا کی رکھتا ہوگا کہ جب قادر ہونگا ادا کرونگا ع حتی الرقاۃ والمداد کی
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَابِعُوْا بَیْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَۃِ فَاِنَّھُمَا یَنْفِیَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ
وَالْفِضَّۃِ وَلَیْسَ لِلْحَجَّۃِ الْمَبْرُوْرَۃِ ثَوَابٌ اِلَّا الْجَنَّۃُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ عَنْ
اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پے در پے کرو حج اور عمرہ پس تحقیق یہہ دونون یعنی ہر ایک انمین سی دور کرتی ہین فقر کو اور گناہونکو
جیسی دور کرتی ہی بھٹی میل لوہیکا اور سونیکا اور روپیکا اور نہین ہی واسطے حج مقبول کی ثواب مگر بہشت نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نے اور نقل کی احمد اور ابن ماجہ
نے حضرت عمر سی لفظ بحث الحدیث تک **ف** پے در پے کرو حج اور عمرہ یعنی قران کرو کہ اوس مین حج اور عمرہ دونون ہوتی ہین چنانچہ بیان اسکا آگے آویگا یا مراد یہہ ہے
کہ عمرہ کیا ہو تمتع تو پھر حج کرو اور اگر حج کیا ہو تو پھر عمرہ کرو اور فقر سی مراد فقر ظاہر یا فقر باطن ہی یعنی مالدار ہو جاتا ہے یا دل غنی ہو جاتا ہی ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ
جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا یُوْجِبُ الْحَجَّ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَۃُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت
ہی ابن عمر سی کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا چیز واجب کرتی ہی حج کو فرمایا توشہ اور سواری نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے
ف کیا چیز واجب کرتی ہی حج کو یعنی کیا ہی شرط واجب ہونی حج کی فرمایا توشہ یعنی خرچ اسقدر ہو کہ جاتے آتے اوسکو اور اوسکی عیال کو کفایت کرے اور سواری
اوسپر سوار ہو کر جاوے اور شرطین واجب ہونی حج کی کتنی ہی ہین چنانچہ آگے انشاء اللہ تعالیٰ مذکور ہونگی پس خاص انہین دو شرطونکو اسلیئے ذکر کیا کہ یہ اصل اور پر ضرور ہین اور حدیث
مین ذکر ہی امام مالک کا کہ وہ کہتے ہین واجب ہوتا ہی حج اوسپر ہی کہ قادر ہو پیادہ پا چلنے پر اور تجارت پر یا کسب پر ع **وَعَنْہُ** قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الْحَاجُّ قَالَ الشَّعِثُ التَّفِلُ فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الْحَجِّ اَفْضَلُ قَالَ الْعَجُّ وَالثَّجُّ فَقَامَ اٰخَرُ
فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا السَّبِیْلُ قَالَ زَادٌ وَرَاحِلَۃٌ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَرَوَی ابْنُ مَاجَۃَ فِیْ سُنَنِہٖ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرْ اَفْضَلَ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا پوچھا ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس کہا کیا ہی صفت حاجی کی فرمایا سر غبار آلودہ پراگندہ بال اور کھڑا ہو کر پیشاب کرنیوالا
کی یعنی تارک الزینت ہو پھر کھڑا ہوا ایک اور شخص اور کہا یا رسول اللہ کون سی چیز ہین حج مین بہت ثواب رکھتی ہین یعنی بجا ارکان حج کے فرمایا بلند کرنا آواز کا ساتھ
لبیک کے اور بہانا خون قربانی یا ہدی کا پھر کھڑا ہوا ایک شخص اور پس کہا یا رسول اللہ کیا ہی سبیل یعنی کلام اللہ مین حج کی آیت مین جو آیا ہی من استطاع الیہ
مراد سبیل سے کیا مراد ہی فرمایا توشہ اور سواری نقل کی یہہ شرح السنہ مین اور نقل کی ابن ماجہ نے بیچ سند اپنی کے مگر نہین ذکر کی عبارت اخیر کی
اخیر ہی **وَعَنْ** اَبِیْ رَزِیْنٍ الْعُقَیْلِیِّ اَنَّہٗ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اَبِیْ شَیْخٌ کَبِیْرٌ لَا یَسْتَطِیْعُ
وَلَا الظَّعْنَ قَالَ حُجَّ عَنْ اَبِیْکَ وَاعْتَمِرْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ
عقیلی سے یہہ کہ وہ آیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پھر کہا یا رسول اللہ تحقیق باپ میرا بہت بوڑھا ہے نہین طاقت رکھتا حج کی اور نہ
افعال حج اور عمرہ کی نہین کر سکتا اور نہ سوار ہو کر اسکے لیے جا سکتا ہو فرمایا حج کر اپنی باپ کی طرف سے اور عمرہ کر نقل کی یہہ
اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** بنا بر اسکا اوپر ہو جاتے ع **وَعَنْ**

[illegible] قال حججت عن نفسك قال لا قال حج عن نفسك ثم حج
[illegible] ہے ابن عباس سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص کو کہ کہتا ہے لبیک شبرمہ کی طرف سے
[illegible] فرمایا کیا حج کر چکا ہے تو اپنی طرف سے کہا نہیں فرمایا حج کر تو اپنی طرف سے پھر حج کر شبرمہ کی طرف سے نقل ہے یہ
[illegible] امام شافعی اور امام احمد کا کہ جبتک اپنا حج فرض نہ ادا کرے اور کی طرف سے حج کرنا اوسکو درست نہیں اور امام مالک [illegible]
[illegible] کہ کہ آپ حج کیا ہو لیکن اولی یہ ہو کہ پہلے آپ حج کر لے پھر اور کیطرف سے کرے پس اونکے نزدیک یہ امر استحباب کے لیے ہے یعنی یہ بہتر ہے
[illegible] یہ حدیث ضعیف ہے یا منسوخ ہے اسلیے اونہون نے اسپر عمل نہین کیا ع ح **وَعَنْهُ** قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
[illegible] رواہ الترمذی والحمیدی وابوداؤد اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا معین کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جگہ احرام کے
[illegible] ترمذی کی ہے اور ابوداؤد **ف** عقیق نام ایک جگہ کا ہے کہ محاذی ہے ذات عرق کی اور مشرق والون سے وہ لوگ مراد ہین کہ اونکے گھر اونکی خارج حرم
[illegible] کی ہین اور وہی مراد ہین کملاتی ہین جو اگلی حدیث مین مذکور ہین پس مشرق والونکی جگہ احرام کی دو ہوئین ایک تو عقیق اور دوسری ذات عرق جو کوئی ان دونون
[illegible] جس جگہ پر گذرے وہین سے احرام باندھے ع ومولانا **وَعَنْ** عَائِشَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ
[illegible] والنسائی اور روایت ہے عائشہ رض سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے معین فرمائی عراق والون کے لیے احرام کی جگہ ذات عرق نقل کی
[illegible] وابوداؤد ونسائی **ز** وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَهَلَّ بِحَجَّةٍ اَوْ عُمْرَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى
[illegible] بالحرام غفر له ما تقدم من ذنبه وما تاخر اوجبت له الجنة رواہ ابوداؤد وابن ماجة اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا سنا مینے
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جو شخص کہ احرام باندھے حج کا یا عمرہ کا بیت المقدس سے مسجد الحرام تک یعنی مکہ تک بخشی جاتی ہین واسکے وہ گناہ کہ پہلے کیے اور وہ گناہ کہ
[illegible] فرمایا کہ واجب ہوتی ہے اوسکے لیے بہشت یعنی ابتدا نقل کی ہے ابوداؤد اور ابن ماجہ **ف** او عمرۃ مین لفظ او کا تنویع کے لیے ہے اور اوجبت الجنۃ مین شک
[illegible] جو آدمی بیت المقدس سے آتا ہے مکہ کی طرف تو راستہ مین مدینہ مطہرہ سے ملتا ہے پس مشرف ہوتا ہے ساتھ افضل مقامات کے اول اور اواسط اور آخر مین اس سبب سے
[illegible] ہے اور بعضون نے کہا کہ اس حدیث مین اشارہ ہے طرف اسکے کہ احرام کی جگہ جتنی دور ہوگی اوتنا ہی ثواب زیادہ ہوگا انتہی اور جانا چاہیے کہ تقدیم احرام کی
[illegible] احرام کی جگہون سے احرام پہلے باندھنا اور اپنے گھر سے احرام باندھکر جانا ہمارے نزدیک افضل ہے اور شافعی کا بھی ایک قول یہی ہے اور یہ جب ہے کہ حج کے ممنوعات
[illegible] کا خوف نہ ہین ہو سکنے کا تو میقات سے افضل ہے اور حج کے مہینون سے پہلے احرام باندھنا مکروہ ہے ہمارے نزدیک [illegible] مالک اور احمد نے اور شافعی سے
[illegible] ہے کہ اوسکا احرام نہی مین درست ہوتا اور مشہور روایت اونکی مانکی یہ ہے کہ وہ احرام حج کا بدلکر احرام عمرہ کا ہو جاتا ہے ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ**
[illegible] ابن عباس قال کان اهل اليمن يحجون فلا يتزودون ويقولون نحن المتوكلون فاذا قدموا مكة سالوا الناس
[illegible] وا فان خير الزاد التقوى رواہ البخاری روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھے یمن والے حج کرتے اور نہ توشہ لیتے اور کہتے ہم توکل
[illegible] مکہ مین مانگتے اونپر نازل کی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اور توشہ لو اور پرہیزگاری کی وسوال سے اسلیے کہ تحقیق بہتر ہے توشہ پرہیزگاری ہے یعنی
[illegible] نقل کی ہے بخاری **ف** اون لوگون نے توکل کو توشہ خیال کیا تھا اگرچہ حقیقت مین وہ توکل نہ تھا پس فرمایا کہ تقوی بہتر اوس سے ہے اوسکو
[illegible] حدیث مین اشارہ ہے طرف اسکے کہ اسباب کا کرنا منافی توکل کی نہین ہے بلکہ یہ افضل ہے کاملین کے نزدیک ہی اور جو کوئی ارادہ کرے نری توکل کا یعنی
[illegible] کہ صبر کرے جب تک کہ مبسوط ہو کہ صبر کر سکے ع ح **وَعَنْ** عَائِشَةَ رض قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَى النِّسَاءِ جِهَادٌ قَالَ نَعَمْ
[illegible] رواہ ابن ماجة اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا کہا مینے یا رسول اللہ عورتون پر ہے جہاد فرمایا کہ ہان عورتون پر
[illegible] نقل کی ہے ابن ماجہ **ف** جہاد عمرہ مین لڑائی تو نہین لیکن مشقت سفر اور مفارقت گھر کی لوگون کے اور وطن کی

Marfat.com

ایسی ہوتی ہی جیسی جہاد مین پس وہ عورتونکی حق مین بمنزلہ جہاد کی ہین ۱۲ **وعن** انی امامۃ [illegible]
حاجۃ ظاہرۃ وسلطان جائر او مرض حابس فمات ولم یحج فلیمت ان شاء یہودیا وان شاء [illegible]
ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ نہ منع کیا اوسکو حج سی حاجت ظاہری نی نہ ہونا تو شاہانہ
پس مر گیا اور حج نکیا پس چاہیی کہ مری اگر چاہی یہودی ہوکر اور اگر چاہی نصرانی ہوکر نقل کی یہہ ارمی **ف** بادشاہ ظالم
جہان و مال کی تلف پر تو حج فرض نہین ہوتا اور اسیطرح بیماری کہ اوس سے سفر نہ کرسکی مانع حج کی ہی پس اند ہوا اور غالب والی و غیرہ پہ
کہ جسپاس سواری اور خرچ راہ ہو اور کوئی بادشاہ ظالم اور بیماری بھی مانع نہو اور باوجود اسکے حج نکرے تو چاہی یہودی ہوکر مرے چاہی نصرانی
اوسکی نہین اور بیان اسکا اوپر گذر چکا ہی ۱۲ **وعن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال الحاج
ان دعوہ اجابہم وان استغفروہ غفر لہم رواہ ابن ماجۃ اور روایت ابی ہریرہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ
فرمایا کہ حج کرنیوالی اور عمرہ کرنیوالی مہمان ہین اللہ تعالی کی اگر دعا مانگتی ہین اللہ تعالی سی قبول کرتا ہی دعا اونکی اور اگر بخشش چاہتی ہین
اونکی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **وعنہ** قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وفد اللہ ثلثۃ الغازی والحاج
والمعتمر رواہ النسائی والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ابی ہریرہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھے مہمان اللہ کی تین ہین جہاد کرنیوالا
حج کرنیوالا اور عمرہ کرنیوالا نقل کی یہہ نسائی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وافد
الحاج فسلموا علیہ وصافحوہ ومروہ ان یستغفر لکم قبل ان یدخل بیتہ فانہ مغفور لہ رواہ احمد اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ملاقات کرو حاجی سی یعنی جو کہ حج کرچکے پس سلام کرو اوسپر اور مصافحہ کرو اوس سے اور کہو اوس سے یہہ کہ بخشش چاہی تیری لیوے پہلے اس سے کہ داخل ہو اپنے گھر مین
اسلیے کہ تحقیق وہ بخشش کیا گیا ہی نقل کی یہہ احمد نی **ف** پہلے داخل ہونیکی قید اسلیے لگائی کہ وہ ہنوز راہ خدا مین ہی اور اپنے اہل و عیال مین مشغول نہین ہوا پاک ہی گناہ سی
دعا اوسکی بہت قبول ہوگی اور حاجی کے حکم مین عمرہ کرنیوالا اور جہاد کرنیوالا اور طالب علم بھی ہین یعنی یہہ جب گھر کو آوین تو اونسی بھی پہلے داخل ہونیکی گھر مین
اسیطرح سلام وغیرہ کرکر دعا بخشش کی کرواوی کہ وہ بھی مغفور ہین ۱۲ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
حج حاجا او معتمرا او غازیا ثم مات فی طریقہ کتب اللہ لہ اجر الغازی والحاج والمعتمر رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت
ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ نکلا بارادہ حج کی یا عمرہ کی یا جہاد کی پھر مر گیا بیچ راہ اوسکی کہ لکھا ہوا اوسکو ثواب
جہاد کرنیوالا اور حج کرنیوالا اور عمرہ کرنیوالا کا نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** انہین کے حکم مین ہے وہ شخص کہ طلب علم دین کی لیوے نکلا اور جو مر گیا یعنی اسکو
ثواب عالم ہونیکا سا لکھا جاتا ہی ۱۲ **باب الاحرام والتلبیۃ** باب ہی بیچ بیان احرام باندہنے کی اور لبیک کہنے کی
ہین کہ کتنی چیزین احرام باندہنے والے کو اپنے پر حرام کرنی ہوتی ہین چنانچہ بیان اونکا آگے ہوگا انشاء اللہ تعالی ۱۲ **عن** عائشۃ قالت کنت اطیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحرامہ قبل ان یحرم ولحلہ قبل ان یطوف بالبیت بطیب فیہ
انظر الی وبیض الطیب فی مفارق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو محرم متفق علیہ روایت ہی عائشہ سی کہ کہا
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو واسطے احرام اونکیکے پہلی احرام باندہنے کی اور واسطے نکلنے اونکیکے احرام سی پہلے طواف کرنیکے ساتھہ خانہ کعبہ کے
تہا وس مین مشک گویا کہ دیکہتی ہون مین طرف چمک خوشبوئی کی بیچ مانگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور دہ اونکی
نی پھر مونڈہنے کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم **ف** واسطے احرام اونکی کو حضرت عائشہ نی کہتی ہین [illegible]
حضرت کی لگاتی اور وہ خوشبو ایسی تھی کہ اوس مین مشک بھی ہوتا تھا [illegible]

ہے اور امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک مکروہ ہے
احرام کا ارادہ کرے اس کو مستحب ہے کہ مسواک کرے کہ مزدلفہ سے منیٰ کو آتے ہیں یعنی رمی جمرہ عقبہ کے
حلال نہیں ہوتی ہے یہاں تک کہ وہ طواف افاضہ کرے تب ہر عورت بھی حلال ہو جاتی ہے پس حضرت عائشہ منیٰ میں کہ
ہے حضرت کی خوشی لگاتی پہلی طواف کرنیکی ع ح **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَا يَزِيْدُ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ
ہے ابن عمر سے کہ کہا سنا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آواز بلند کرتے تھے تلبید کیے ہوئے کہتے حاضر ہوں خدمت تیری میں یا الٰہی حاضر ہوں خدمت تیری
حاضر ہوں خدمت تیری میں نہیں کوئی شریک تیرا حاضر ہوں تیری ہی خدمت میں تحقیق سب تعریف و نعمت واسطے تیری ہے اور بادشاہت نہیں شریک واسطے تیرے زیادہ
کہا اس حدیث کو بخاری اور مسلم **ف** تلبید کیے ہوئے تلبید یہ ہے کہ ڈالے محرم سر میں گوند یا خطمی یا مہندی یا اور کچھ تاکہ بال ملجا دیں آپس میں اور نہ بیٹھے
ہے اور نہ منہ محفوظ رہیں اور لفظ والملک کا عطف ہے الحمد پر اسلیے مستحب ہے وقف کرنا لفظ والملک پر اور اختلاف کیا گیا ہے لبیک کہنے میں ہمارے
نزدیک یہ ہے واسطے صحت احرام کی اور امام مالک نے کہا کہ نہیں واجب لیکن اوسکو ترک کرنے میں دم آتا ہے اور امام شافعی کے نزدیک سنت ہے نہیں دم آتا اوسکو
ترک کرنے سے اور نہ زیادتی کرتے تھے یعنی اکثر اسیقدر کہتے تھے والا اور الفاظ بھی سوائے انکے روایت کیے گئے ہیں پھر کمی کرنے ان الفاظ میں مکروہ ہے اور زیادتی کرنی نہیں مکروہ
نزدیک مستحب ہے اور مستحب ہے سب علما کے نزدیک بلند آواز سے لبیک کہنے ع ح **وَعَنْهُ** قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ رَجُلٌ فِي الْعُمْرَةِ مِنْ
حاضر ہوتے یہ ناقہ قائمہ اہل من عند مسجد ذی الحلیفۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل کرتے
تھے اپنا کاب میں اور اوٹھاتے اونکو اونٹنی درحالیکہ کھڑی ہوتی احرام باندھتے نزدیک مسجد ذی الحلیفہ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے ظہر کی مدینہ میں پڑھ کر روانہ ہوئے اور نماز عصر کی ذی الحلیفہ میں کہ میقات اہل مدینہ کا ہے جا پڑاؤ ہے اور رات وہاں گذاری اور صبح کو احرام باندھا اور اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد عیٹھنے کے اونٹنی کی پیٹھ پر اور کھڑی ہوئی اوسکی لبیک کہی اور اور روایت میں آیا ہے کہ بعد دو رکعتوں احرام کی لبیک کہی اور ایک اور روایت
میں آیا ہے کہ بیداء میں کہ نام ایک جگہ بلند کا ہے پہونچ کر لبیک کہی پس امام شافعی نے تو اول روایت پر عمل کیا ہے کہ اونٹ پر بیٹھ کر لبیک کہی اور امام اعظم اور امام مالک اور
نے دوسری روایت پر عمل کیا ہے کہ اونکے نزدیک مستحب یہ ہے کہ بعد پڑھنے دو رکعت احرام کی نیت احرام کی کرے اور لبیک کہے اس حال میں کہ بیٹھا ہو چنانچہ ہدایہ میں
ہے کہ اونٹ پر بیٹھ کر لبیک کہنا تو درست ہے لیکن بعد نماز کے افضل ہے اور تطبیق ان روایات میں یوں دی گئی ہے کہ حضرت
پر لبیک کہی پھر جب اونٹنی
پر بھی پھر جب بیداء پر پہونچے جب بھی کہی چنانچہ اسیلیے علما نے لکھا ہے کہ مستحب ہے تکرار لبیک کی نزدیک سیر حالتوں اور زمانوں اور مکانوں کے پس جس راوی
نے دیکھا وہ یہ سمجھا کہ یہیں سے لبیک کہنی شروع کی اور موید اس توجیہ کی روایت ابن عباس کی ہے کہ ترجمہ حضرت شیخ رح کی میں ذکر کی گئی ہے ع ح
وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید
سے کہ ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حال میں کہ چلاتے تھے ہم ساتھ حج کے چلانا نقل کی یہ مسلم **ف** یعنی بلند آواز سے لبیک کہتے تھے حج کی لیے اور شاید
یہ ہے کہ وصل اور متصوا اعظم ہو اور بعضوں نے کہا کہ یہ حال اوسکا ہے اور جو کہ موافق اوسکے تھا اور حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مسکوت
ہے اور راجح ہوگا پس نہیں منافی ہے یہ روایت روایات آیندہ کے ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيْفَ اَبِيْ طَلْحَةَ وَاِنَّهُمْ لَيُصَرِّخُوْنَ
اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھا میں بیٹھا ہوا پیچھے ابو طلحہ کے سواری پر اور تحقیق صحابہ یعنی اکثر صحابہ البتہ چلاتے
نقل کی یہ بخاری **ف** یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ قران افضل ہے اور معنی قران کے اگر معلوم ہوں گے
ساتھ حضرت کے ساتھ تھی وہ مخالفت حضرت کو کب کرتے یعنی حضرت نے قران کیا ہوگا باتباع حضرت کو صحابہ نے

بھی قران کیا ۱۲ **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
اَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَاَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَاَمَّا مَنْ اَ
وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَحِلُّوْا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نکلے ہم ساتھ
پس بعضی ہم مین سے وہ تھے کہ احرام باندہا ساتھہ نیت عمرہ کی اور بعضی ہم سے وہ تھے کہ احرام باندہا ساتھہ حج اور عمرہ کی اور بعضی
باندہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھہ حج کی پھر جسنے احرام باندہا ساتھہ عمرہ کی پس حلال ہوگیا اور جسنے احرام باندہا ساتھ
مین پس نہین حلال ہوا یہانتک کہ ہوا دن نحر کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** جانا چاہیے کہ حج کرنیوالے تین قسم پر ہین ایک
کا احرام باندہی اور دوسرا قارن اور قارن وہ ہی کہ احرام حج اور عمرہ کی دونونکا باندہی اور تیسرا متمتع اور متمتع وہ ہی کہ اول احرام عمرہ کا باندہی
کے مہینون مین اور افعال عمرہ کی بجالاوی پھر اگر ہدی ساتھہ لایا ہی تو احرام باندہی رہی اور اگر ہدی نہین لایا ہی تو احرام کھول آوے اور کل مین
حج کی آوین تو احرام حج کا حرم سے باندہی اور حج کرے چنانچہ بیان ان احکام کا آگے ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اور حدیثین مختلف آئی ہین حضرت کی
حدیثون سے معلوم یہہ ہوتا ہی کہ حضرت مفرد تھے چنانچہ یہہ حدیث بھی انہین مین سے ہی اور اکثر حدیثون سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ حضرت قارن تھے اور
بعضی حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت متمتع تھے پس تطبیق انمین یون دی گئی ہے کہ بعضون نے حضرت سے لفظ
لبیک بحجۃ ہے سنا اور لفظ عمرۃ کا نہ سنا اونہون نے کہا کہ حضرت مفرد تھے اور بعضون نے لبیک بحجۃ وعمرۃ سنا اونہون نے کہا کہ حضرت
قارن تھے اور بعضون نے لبیک بعمرۃ سنا اونہون نے کہا کہ حضرت متمتع تھے اور احتمال یہہ ہی کہ حضرت کہتے ہون کبھی لبیک بحجۃ اور کبھی لبیک بعمرۃ اور کبھی لبیک بحجۃ
وعمرۃ پس جسنے جو کچھہ سنا وہ روایت کیا اور افعال قران کی اور تمتع کی آپس مین مشابہ ہین بعضی صحابہ نے جانا کہ حضرت نے قران کیا وہی نقل کیا اور بعضون نے جانا
کہ تمتع کیا وہی نقل کیا اور یا تمتع سے مراد تمتع لغوی ہی یعنی نفع اوٹھانا اور وہ قران مین موجود ہی کہ قارن منتفع ہوتا ہی عمرہ کے ساتھہ حج کے واللہ اعلم اور جسنے
احرام باندہا ساتھہ عمرہ کی یعنی پہلے حج کے پس حلال ہوگیا یعنی نکل آیا احرام عمرہ کی سے بعد طواف کرنے اور سعی کرنے اور حلق یعنی سر منڈانیکے پس حلال ہوگیا وہ سب
ممنوعات احرام کے پھر احرام باندہا حج کا اور جسنے احرام باندہا حج کا یا حج وعمرہ کیا وہ احرام سے نہین نکلا یہانتک کہ ہوا دن نحر کا پس دن نحر کے حلال ہوا جسنے
جمرۃ العقبہ اور حلق کی پھر اوسکو سب ممنوعات احرام کے کرنے درست ہوئے سوائے مباشرت عورتون کے کہ وہ بعد طواف رکن کے درست ہوتی ہے
ابن عمر قال تمتع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع بالعمرۃ الی الحج بدا فاھل بالعمرۃ
اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تمتع کیا یعنی فائدہ اوٹھایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین ساتھہ عمرہ کی طرف حج کی پہلے
احرام عمرہ کا پھر احرام باندہا حج کا یعنی داخل کیا حج کو عمرے مین پس قارن ہوئے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** الفصل الثانی
فصل دوسری **عَنْ** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَرَّدَ لِاِهْلَالِهٖ وَاغْتَسَلَ
روایت ہے زید بن ثابت سے یہہ کہ اونہون نے دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ننگے ہوئے واسطے احرام اپنی کے اور غسل کیا نقل کی یہہ ترمذی نے
ننگے ہوئے یعنی سیے ہوئے کپڑے اوتار ڈالے اور لنگ باندہا اور چادر آوہی کہ حالت احرام مین سیا ہوا کپڑا کہ بدن پر قطع کیا اور شامل ہے احرام
اور کافی وضو بھی ہے **ف** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّدَ رَاْسَهٗ بِالْحِلْمِ وَاَبُوْ طَلْحَةَ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمادی بال سر اپنے کے ساتھہ ایسی چیز کے کہ اونسے سر دہویا جاتا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے
وغیرہ سے محفوظ رہین چنانچہ بیان اسکا اوپر ہو چکا ہی **ف** وَعَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ
جبرئیل فامرنی ان امر اصحابی ان یرفعوا اصواتھم

Marfat.com

[illegible] ف اور تلبیہ مین لفظ او کا شک راوی کا ہے کہ بلا [illegible]
[illegible] مستحب ہے لیکن اتنا نہ چلاوے کہ نفس کو رنج ہو اور عورت چپکے کہے سطرح کہ آپ ہی سنے اور نہ سنے
[illegible] وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُصَلٍّ يُلَبِّي إِلَّا لَبَّى مَنْ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ مِنْ حَجَرٍ أَوْ شَجَرٍ أَوْ مَدَرٍ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی مسلمان
[illegible] ف بائین طرف اوسکی قسم پتھر یا درخت یا ڈھیلے سے یہانتک کہ تمام ہو دہنی بائین اسطرف سے اور اسطرف سے یعنی دائین اور
[illegible] ف ابن ماجہ یعنی جو کوئی لبیک کہتا ہے تو سب جنگل مین کی موافقت اسکی کرتی ہین یعنی وہ بھی لبیک کہتی ہین وَعَنِ
[illegible] صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَعُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ النَّاقَةُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ
[illegible] هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَيَقُولُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ
[illegible] عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِمُسْلِمٍ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ذی الحلیفہ مین دو رکعتین پھر جسوقت کہ اونٹنی
[illegible] کہ اوسکی نزدیک مسجد ذی الحلیفہ کے بلند کرتے آواز اپنی ساتھ ان کلمات کے یعنی لبیک مشہور کے اور کہتے یعنی زیادہ کہتے لبیک مشہور سے یہ کہ
[illegible] خدمت مین یا الٰہی حاضر ہون تیری خدمت مین حاضر ہون تیری خدمت مین اور نیکبختی حاصل کرتا ہون تیری خدمت مین اور بھلائی تیری ہی ہاتھ مین ہے
[illegible] خدمت مین یعنی رغبت طرف تیری ہے اور عمل تیری ہی لیے ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکی مسلم کی ہین ف پڑھتے ذی الحلیفہ مین دو رکعتین
[illegible] پڑھتے ہین قبل احرام اور اخلاص اور نیت کرتے حرام کی اور لبیک کہتے بعد اونکے پھر جب اونٹنی حضرت کو سوار کر کھڑی ہوتی مسجد ذی الحلیفہ کے پاس تو لبیک
[illegible] زیادہ اور مین سے کہتے لبیک الخ وَعَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ ابْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا فَرَغَ
[illegible] سَأَلَ اللّٰهَ رِضْوَانَهُ وَالْجَنَّةَ وَاسْتَعْفَاهُ بِرَحْمَتِهِ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ اور روایت ہے عمارہ بن خزیمہ بن ثابت سے کہ نقل کی انہون نے
[illegible] سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ تھے حضرت جب فارغ ہوتے اپنی لبیک کہنے سے مانگتے اللہ تعالیٰ سے خوشنودی اوسکی اور جنت اور طلب کرتے
[illegible] رحمت اوسکی کر آگ سے نقل کی یہ شافعی نے ف کہا علماء ہمارے نے کہ مستحب ہے یہ کہ درود بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جبکہ فارغ ہو لبیک کہنے
[illegible] کرے درود بھیجنے مین بعد لبیک کہنے کے اور مانگے اللہ تعالیٰ سے خوشنودی اوسکی اور جنت اور [illegible] دعا کرے اپنے لیے
[illegible] حالت مین مکروہ ہے کسیکو سلام علیک کرنا اوس سے لیکن اگر کوئی سلام علیک کرے تو اوسکا جواب دیا جائے پھر لبیک کہنے سے ایکبار شرط ہے ہمارے
[illegible] ایکبار سے سنت ہے یہانتک کہ لازم آتی ہے اسانۃ ساتھ ترک اوسکی کے وَعَنْ جَابِرٍ الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ جَابِرٍ
[illegible] صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَرَادَ الْحَجَّ أَذَّنَ فِي النَّاسِ فَاجْتَمَعُوا فَلَمَّا أَتَى الْبَيْدَاءَ أَحْرَمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے جابر سے یہ کہ
[illegible] جب ارادہ کیا حج کا خبردار کر دیا لوگونکو پس جمع ہوئے پھر جب آئے میدان بیدا کے مین احرام باندھا نقل کی یہ بخاری نے ف خبردار کر دیا
[illegible] لوگون مین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ حج کا رکھتے ہین پس جمع ہوئی خلق کثیر مدینہ مین پس جب آئے بیداء کہ نام ایک میدان کا ہے قریب ذی الحلیفہ کے
[illegible] کہ کہا دوسرے نے کہ ثابت ہوا ہے کہ حضرت نے احرام باندھا ابتدا مسجد ذی الحلیفہ مین بعد دو رکعتون احرام کے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ
[illegible] يَقُولُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلَكُمْ قَدْ قَدْ إِلَّا شَرِيكًا هُوَ لَكَ تَمْلِكُهُ وَمَا مَلَكَ يَقُولُونَ هٰذَا لَوْهُمْ
[illegible] عباس سے کہ کہا تھی مشرک حاضر ہین تیری خدمت مین شریک واسطے تیرے کوئی پس فرماتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم افسوس ہے
[illegible] واسطے کہ ہلاک ہو تو واسکا اور نہین وہ شریک لیکن تیرا تھا وہ مشرک ان کلمات کو اس حالتمین کہ طواف کرتے

Marfat.com

Marfat.com

[illegible] چوکنڈی ہوکر جیسے پہلوان چلتے ہین اور تین بار یعنی جلدی جلدی [illegible]
[illegible] دیا پس آنحضرت نے مسلمانونکو فرمایا [illegible]
[illegible] کا منہ اوہ بھی ہر وقت طواف کے چنانچہ اور حدیثونمین ہے [illegible]
[illegible] تھا اور پھر آگے بڑھے طرف مقام ابراہیم کے یعنی بعد طواف کے بیٹھے مقام ابراہیم کی طرف گئے اور مقا
[illegible] کا اور معنی مقام ابراہیم کے ہین جگہ کہ کھڑے ہوئے ابراہیم کے اور اب وہ آگے خانہ کعبہ کے ایک حجر ہین کہا ہی پس اوسکے پیچھے کھڑے ہوکر حضرت
[illegible] اور جائز ہی ہر جگہ حرم مین خواہ مسجد حرام مین پڑھے خواہ باہر مسجد سے اور یہہ دو رکعت واجب ہین ہمارے
[illegible] رکعت ہین قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکافرون ظاہر ایہہ معلوم ہوتا ہی کہ قل ہو اللہ پہلی رکعت مین پڑہے اور قل یا دوسری مین پس تقدیم سورہ
[illegible] توجیہ اسکی یہہ لکھی ہی علماؤنکہ واو مطلق جمع کے لیے ہی یعنی دونون رکعتونمین دونون سورتین پڑہین تقدیم و تاخیر کچھ نہین سمجھی جاتی پس اشکال مذکور نہین لازم
[illegible] یہہ کہ قل ہو اللہ احد اثبات توحید کے لیے اور قل یا الکافرون واسطے تبری شرک کے پس مقدم کیا توحید کو واسطے اہتمام شان اوسکی کے اور بعضی روایتون مین تقدیم
[illegible] ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الصَّفَا فَلَمَّا دَنَى مِنَ الصَّفَا قَرَأَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ
[illegible] أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ فَبَدَأَ بِالصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهِ حَتَّى رَأَى الْبَيْتَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَوَحَّدَ اللَّهَ وَكَبَّرَهُ وَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ
لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذَلِكَ قَالَ مِثْلَ
[illegible] ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ وَمَشَى إِلَى الْمَرْوَةِ حَتَّى انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ سَعَى حَتَّى إِذَا صَعِدَتَا مَشَى حَتَّى أَتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ
[illegible] عَلَى الصَّفَا حَتَّى إِذَا كَانَ آخِرُ طَوَافِهِ عَلَى الْمَرْوَةِ نَادَى وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ وَالنَّاسُ تَحْتَهُ فَقَالَ لَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ
وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلِعَامِنَا هَذَا أَمْ لِأَبَدٍ
[illegible] رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَهُ وَاحِدَةً فِي الْأُخْرَى وَقَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ مَرَّتَيْنِ لَا بَلْ لَا بَدِ أَبَدٍ پھر پھری طرف حجر اسود کی پس بوسہ دیا اوسکو یعنی
[illegible] مسجد یعنی باب الصفا سے طرف پہاڑ صفا کے پس جب نزدیک ہوا صفا کے پڑہی یہہ آیت تحقیق صفا اور مروہ نشانیون اللہ کی سے ہین یعنی اللہ کی دین کی نشانیونسے ہین اور فرمایا
[illegible] شروع کرتا ہون مین ساتھہ اوسچیز کے کہ شروع کیا اللہ نے ساتھہ اوسکے یعنی جیسے اللہ تعالیٰ نے اول ذکر صفا کا کیا اوپھر مروہ کا اسیطرح مین بھی [illegible] صفا پر چڑہتا ہون اور پھر مروہ پر چڑہونگا
[illegible] سلسلہ صفا کی پس چڑہا اوسپر یہانتک کہ دیکھا خانہ کعبہ کو پھر سامنے ہوا بیت اللہ کے پس وحدانیت بیان کی اللہ کی یعنی [illegible] اور کہا
[illegible] نہین شریک کوئی اوسکا اوسکیلیے ہی بادشاہت اور اوسکیلیے ہی تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی نہین کوئی معبود مگر اللہ ایک ہی وہ پورا کیا وعدہ اپنا یعنی اسلام کے
[illegible] بندے اپنے کی یعنی حضرت کی اور شکست دی گروہ کافرونکو تنہا یعنی خندق کی لڑائی مین پھر دعا کی درمیان اسکے کہا مانند اسکے تین بار یعنی ذکر کیا اور دعا کی پھر ذکر کیا اور دعا کی
[illegible] صفا اور پھرا طرف پہاڑ مروہ کے یہانتک کہ پہونچی قدم حضرت کے بیچ نشیب میدان کی یعنی بلندی میدان سے پستی مین آئے پھر دوڑی یہانتک کہ جب چڑہنے لگی دونون قدم
[illegible] آہستہ چلی یعنی دوڑنا موقوف کیا یہانتک کہ آئی مروہ پر پھر کیا مروہ پر جو کیا تھا صفا پر یہانتک کہ جب ہوا آخر پھر نام مروہ پر پکارا اوسکو
[illegible] فرمایا کہ اگر مین پہلے جانتا امر اپنے سے جو کچھہ جانا مین نے پیچھے نہ لاتا مین بدی ساتھہ اپنے اور کر ڈالتا مین حج کو عمرہ پس حج ہو تم مین سے کہ نہ ہو ساتھہ اوسکے
[illegible] اور کیا ہو اوسکے ہدی پس کھڑا ہوا سراقہ بیٹا مالک بن جعشم کا اور کہا یا رسول اللہ کیا اسی سال ہمارے لیے ہی یہہ حکم یا ہمیشہ کے لیے پس ڈالین
[illegible] اوسری ساتھہ کی اوسکی انگلیونمین اور فرمایا کہ داخل ہوا عمرہ حج مین دو بار فرمایا نہین یعنی یہہ حکم خاص اسی برس مین نہین ہی بلکہ
[illegible] تک کعبہ خانہ کعبہ کو اور اوس زمانہ مین کعبہ صفا پر سے معلوم ہوتا تھا اور اب عمارت مسجد الحرام کی سے چھپ گیا ہی لیکن حجر اسود بعضی دروازون

Marfat.com

...ری ہے صفا تک دوسری بار اسطرح سات بار سعی کی پس ابتدای صفا سے ہوئی اور ختم مروی پر جیسا کہ فرمایا ہے ...

...ہے اصل وسکی یہ ہے کہ حضرت اسمٰعیل جب دنیا میں جوان ہوئے انکی والدہ حضرت ہاجرہ پانیکی تلاش کو گئیں جب نشیب میں پہنچیں تو حضرت ...

پر چڑھ کر انکو دیکھتی تھیں پس یہ اونکی سنت ہے حضرت بھی بجا لائے اور اب مٹی بھر گئی ہے درمیان صفا اور مروہ کو پس باقی نہیں ہے ...

اور اگر میں پہلے جانتا امر اپنے سے اس شرح اس کلام کی دراز ہے حاصل وسکا یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں پہنچے اور عمرہ ادا کر ...

عمرہ کرے اور احرام سے نکل آوے اور فسخ حج ساتھ عمرہ کرے اور بعد ازاں ایام حج میں احرام باندھے اور حج کرے اور جو کوئی ہدی ساتھ لایا ہے عمرہ کرے اور اپنی احرام پر ہے ...

نکلے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہدی لائے تھے احرام باندھے رہے پس یہ بات صحابہ کو گران گذری کئی سبب سے ایک تو اسلیے کہ ہم احرام سے نکلیں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ...

متابعت اونکی کا کریں دوسرے اس لیے کہ درمیان ہمارے اور عرفہ کے سوای پانچ روز کے نہیں ہے پس مناسب نہیں کہ احرام سے نکلیں اور عورتوں پاس جاویں اور ہنوز مستورن ...

میں جاویں اور حج کریں اور تیسرے اس لیے کہ جاہلیت میں عمرہ کرنا حج کے مہینوں میں نہایت برا تھا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غصہ ہوئے اور فرمایا کیا کرو تمہیں حکم الٰہی ...

پہلے سے جانتا کہ نکلنا احرام کا تمپر دشوار ہوگا تو میں بھی ہدی نہ لاتا اور احرام سے نکل آتا اور فسخ حج ساتھ عمرہ کرتا میں اور رہیں جانتا تھا کہ حکم الٰہی اسطرح ہوگا اور کہا تو نے ...

اختلاف کیا ہے علمانے بیچ اس فسخ حج کے ساتھ عمرہ کے کہ آیا یہ خاص صحابہ ہی کے لیے تھا اوس برس میں یا اور نکو بھی جایز ہے قیامت تک پس کہا احمد اور ایک جماعت نے اہل ظاہر سے ...

خاص صحابہ ہی کے لیے نہ تھا بلکہ یہ حکم باقی ہے قیامت تک پس جایز ہے واسطے اوس شخص کے کہ احرام باندھا حج کا اور ہدی اوسکی ساتھ ہووے نہیں فسخ کرنا احرام حج کا ساتھ عمرہ کے ...

اور حلال ہو جانا ساتھ اعمال عمرہ کے اور کہا مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور جماہیر علمائے سلف و خلف سے کہ یہ خاص صحابہ ہی کے لیے تھا اوس برس میں تاکہ مخالفت ہو جاوے اوپر بیخبر کر ...

کہ تھا وسپر اہل جاہلیت کہ حرام جانتے تھے عمرہ کو حج کے مہینوں میں اور اسی حدیث پر عمل کیا ہے امام ابو حنیفہ اور احمد نے کہ جو کوئی احرام باندھے عمرہ کا اور ہدی نہ لایا ہو تو احرام سے نکل آوے ...

اور جو کوئی احرام باندھے عمرہ کا اور ہدی لایا ہو تو احرام سے نہ نکلے یہانتک کہ ذبح کیجاوے ہدی اوسکی دن نحر کے اور امام مالک اور امام شافعی رح نے کہا کہ حلال ہو جاوے عمرہ سے بعد فارغ ہونیکے اعمال ...

عمرہ سے اگرچہ ہدی ساتھ لایا ہو ع **وَقَدِمَ عَلِيٌّ** مِنَ الْيَمَنِ بِبُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاذَا قُلْتَ حِيْنَ فَرَضْتَ الْحَجَّ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُمَّ ...

إِنِّيْ أُهِلُّ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُوْلُكَ قَالَ فَإِنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ فَلَا تَحِلَّ قَالَ فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِيْ قَدِمَ بِهِ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ وَالَّذِيْ أَتَى بِهِ النَّبِيُّ ...

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةً قَالَ فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوْا إِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ تَوَجَّهُوْا إِلَى مِنًى ...

بِالْحَجِّ وَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ مَكَثَ قَلِيْلًا حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَأَمَرَ بِقُبَّةٍ مِنْ شَعْرٍ لَهُ ...

بِنَمِرَةَ فَسَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَشُكُّ قُرَيْشٌ إِلَّا أَنَّهُ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَجَازَ رَسُوْلُ ...

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَتٰى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتّٰى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ فَأَتٰى ...

فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ ...

هٰذَا أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوْعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعَةٌ وَإِنَّ أَوَّلَ دَمٍ أَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا ...

ابْنُ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَكَانَ مُسْتَرْضِعًا فِيْ بَنِيْ سَعْدٍ فَقَتَلَهُ هُذَيْلٌ وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ وَأَوَّلُ رِبًا أَضَعُ مِنْ رِبَانَا ...

فَإِنَّهُ مَوْضُوْعٌ كُلُّهُ فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوْهُنَّ بِأَمَانِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ ...

فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُوْنَهُ فَإِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ...

إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابَ اللّٰهِ وَأَنْتُمْ تُسْأَلُوْنَ عَنِّيْ فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ ...

إِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُتُهَا إِلَى النَّاسِ اللّٰهُمَّ اشْهَدِ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اور ...

...سی ہنسی کتنی ایک دفعہ حضرت کی پھر فرمایا حضرت نے حضرت علی کی کہ ...

Marfat.com

ربیعہ کا بیٹا تھا اس کو قبیلہ بنی سعد میں دودھ پلانے کو دیا تھا جس کو بنی سعد نے
چچا کے بیٹے تمہارا ذکر خون لینے کا حضرت کو حق تھا حضرت نے معاف فرمایا اور عباس بن عبدالمطلب چچا حضرت کو
وہ بھی حضرت نے معاف فرمایا ۱۲ ع **ثُمَّ اَذَّنَ** بلال ثُمَّ اَقَامَ فَصَلّٰی الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّی الْعَصْرَ وَلَمْ
فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ اِلَی الصَّخَرَاتِ وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ
الصُّفْرَةُ قَلِيلًا حَتّٰى غَابَ الْقُرْصُ وَاَرْدَفَ اُسَامَةَ وَدَفَعَ حَتّٰى اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلّٰى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ
يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بِاَذَانٍ وَاِقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ
فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى اَسْفَرَ جِدًّا فَدَفَعَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ
عَبَّاسٍ حَتّٰى اَتٰى بَطْنَ مُحَسِّرٍ فَحَرَّكَ قَلِيْلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيْقَ الْوُسْطٰى الَّتِيْ تَخْرُجُ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى حَتّٰى اَتَى
رَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا مِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ رَمٰى مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمَنْحَرِ
بَدَنَةً بِيَدِهٖ ثُمَّ اَعْطٰى عَلِيًّا فَنَحَرَهَا غَبَرَ وَاَشْرَكَهُ فِيْ هَدْيِهٖ ثُمَّ اَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِيْ قِدْرٍ فَطُبِخَتْ
لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَفَاضَ اِلَى الْبَيْتِ فَصَلّٰى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ فَاَتٰى عَلٰى بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
يَسْقُوْنَ عَلٰى زَمْزَمَ فَقَالَ انْزِعُوْا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا اَنْ يَغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلٰى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ فَنَاوَلُوْهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ پھر اذان دی بلال نے پھر تکبیر کہی پھر پڑھی نماز ظہر کی پھر تکبیر کہی پھر پڑھی نماز عصر کی اور نہ پڑھا درمیان ان دونوں کے کچھ بھی نہ سنت نہ نفل پھر سوار ہوئے
یہاں تک کہ آئے میدان عرفات میں ٹھہر کر جگہ پر کہ پیٹ اپنی اونٹنی قصوا کا طرف پتھروں کے اور کیا جبل مشاۃ کو کہ نام ایک جگہ کا ہے اور پھر سامنے ہوئے قبلہ
کے پس ہمیشہ رہے کھڑے یہاں تک کہ غروب ہوا آفتاب اور جاتی رہی زردی تھوڑی یہاں تک کہ غائب ہوا گردہ آفتاب کا اور پیچھے سوار کیا اسامہ کو اور چلے جلدی جلدی یہاں تک کہ آئے
مزدلفہ میں پھر نماز پڑھی اوسمیں مغرب اور عشا کو ساتھ ایک اذان اور دو تکبیر سے کو اور نہ پڑھا درمیان ان دونوں کے کوئی نماز نہ سنت نہ نفل پھر لیٹ رہے
یہاں تک طلوع ہوئی فجر پھر پڑھی نماز فجر کی اوسوقت کہ ظاہر ہوئی واسطے اونکے فجر ساتھ اذان اور تکبیر کے پھر سوار ہوئے اونٹنی پر یہاں تک کہ آئے مشعر حرام پر پس سامنے کعبہ کے اور
دعا مانگی اللہ تعالیٰ کی اور تکبیر کہی اور لا الہ الا اللہ کہا اور وحدانیت اللہ کی کہی نہیں ہے الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ آخر تک کہا پس نہیں پھرے یہاں تک کہ
روشن ہوئی پس چلے پہلے نکلنے آفتاب کے اور پیچھے سوار کیا فضل بن عباس کو یہاں تک کہ آئے درمیان وادی محسر کے پس حرکت دی سواری کو تھوڑی پھر چلے یہاں
یہاں تک کہ آئے جمرہ کے پاس کہ نزدیک درخت کے ہے پس پھینکیں اوسپر سات کنکریاں مانند کنکروں خذف کے یعنی جو کہ انگلی میں رکھکر پھینکتے ہیں مارے درمیان کو
تہیں تکبیر کہتے ہر ساتھ ہر کنکری کے اون کنکروں سے مارے حضرت نے کنکریاں ناقہ کے اندر سے پھر پھرے طرف جگہ قربانی کرنے کے پس
پھر کی طرف باقی حضرت علی کو پس فرج کیا اونہوں نے مابقی یعنی سینتیس ۳۷ اور شریک کیا حضرت نے حضرت علی کو بیچ ہدی اپنی کے پھر ہدی
گوشت کی ہر اونٹ میں سے پھر ڈالے گئے ٹکڑے گوشت کے ایک ہانڈی میں پس پکائے گئے
گوشت میں سے اور پیا دونوں نے اوسکی شوربے میں سے پھر سوار ہوئے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور چلے یہاں
ظہر کی پھر آئے اولاد عبدالمطلب کے پاس یعنی بنو چچا عباس اور اولاد اونکی کے پاس کھڑے تھے پانی زمزم کے پس
کی ہاتھ سے پس اگر نہ ہوتا خوف اسکا کہ غلبہ کرینگے لوگ تمپر اور پر پانی پلانے تمہاری کے تو البتہ کھینچتا میں بھی
میرے کہ کھینچیں گے اور ازدحام کرینگے اور یہ منصب تمہارے ہاتھ سے جاتا رہیگا اگر اسکا
پس پیا حضرت نے اوس سے نقل کی یہ مسلم نے پھر پڑھی ظہر

Marfat.com

[illegible] نماز وہانکا واجب ہی اور غائب ہوا
[illegible] ہی اور یہانتک کہ آوے مزدلفہ مین کہ نام ایک جگہ کا ہی درمیان عرفات اور منا کے
[illegible] واجب ہی پس حضرت وہان پہونچکر نماز پڑہی ساتہہ ایک اذان اور دو تکبیرون کے جیسیکہ ظہر و عصر عرفات مین پڑہی
[illegible] ساتہہ ایک اذان اور ایک تکبیر کی ہین اسلیے کہ عشا یہان اپنے وقت مین ہی پس احتیاج [illegible]
[illegible] ہی پس احتیاج ہی زیادتی اعلام کی اور صحیح مسلم مین اسکو ابن عمر سے روایت کیا ہی اور ترمذی نے بہی اسکو حسین سے
[illegible] کا ہی مزدلفہ مین وقوف یعنی ٹہہرنا وہانکا واجب ہے ہمارے نزدیک اور محسر نام ایک جگہ کا ہی درمیان مزدلفہ اور منیٰ کے جب حضرت
[illegible] ہلدی ہانکی تہوڑی سی دور یعنی بقدر مسافت اوس وادی کی اور سبب جلدی چلنے کا یہ تہا کہ عادت شریف یہہ تہی کہ جس جگہ کسی قوم
[illegible] جلدی گذرتے از راہ عبرت کے پس محسر مین اصحاب فیل ہلاک ہوے تہے وہانسے جلدی گذرے اور بعضون نے کہا کہ وہان انصاری یا مشرکین
[illegible] کی مخالفت کرنے کیلیے جلدی چلتے پس یہہ کسیکو مستحب ہے کہ وہانسے جلدی گذرے حضرت کی پیروی کرنیکیلیے اور پہر چلے بیچ کی اوجس راہ سے جاتی ہوے
[illegible] اور تہی اور یہہ راہ اور اوسکو طریق ضب کہتے ہین اور اسکو طریق مازمین کہ نام دو پہاڑ کا ہی اور یہہ راہ جا نکلتی ہی جمرۂ کبری یعنی جمرۃ العقبہ
[illegible] اوس جمرہ پر کہ نیچے درخت کے ہی مراد وہی جمرۃ العقبہ ہی کہ مذکور ہوا اور جمرہ کہتے ہین منار یکو وہان کئی منار ہی ہین کہ اونپر سنگریزے مارتے ہین
[illegible] یہان انکا گروہ آویگا انشاء اللہ تعالیٰ اور شریک کیا انکو یعنی حضرت نے اونکو کچہہ اونٹ دیکر تا اپنی طرف سے ذبح کرین یا قوما بقی اونٹون مین سے دیدیا اور
[illegible] اس حدیث سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ اپنی قربانیکا گوشت مین سے کہانا مستحب ہے اور چلے طرف خانہ کعبہ کے اور طواف کیا اس طواف کو طواف افاضہ اور طواف
[illegible] یہہ بہی ایک رکن ہی حج کا اور اسپر تمام ہوتا ہی حج اور یہہ طواف افضل ہی روز نحر کے اور جائز بعد بہی ہے اور نماز پڑہی ظہر کی مکہ مین اور ابن عمر سے
[illegible] کہ حضرت نے نماز ظہر کی منا مین پڑہی وجہ تطبیق کی دونو مین یہہ ہے کہ حضرت نے مکہ مین ظہر کی نماز پڑہی اور منا مین نفل پڑہی ہون اور سکو بعض [illegible]
[illegible] کی ظہر کی نماز پڑہی یا یون کہا جاوے کہ دونون روایتین جب متعارض ہوئین تو دونون ساقط ہوئین پہر ترجیح دی گئی اسکو کہ حضرت نے ظہر مکہ مین
[illegible] کہ وہان نماز پڑہنی افضل ہی واللہ اعلم بالصواب ع ح **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ
[illegible] مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يُهْدِ فَلْيَحِلَّ وَمَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ
[illegible] مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتَّى يُحِلَّ مِنْهُمَا وَفِي رِوَايَةٍ فَلَمْ يَحِلَّ [illegible] وَمَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ
[illegible] قَالَتْ فَحِضْتُ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا [illegible] أَهِلِّي لَا أَعْمُرَةٍ فَأَمَرَنِي
[illegible] أَنْ أَنْقُضَ رَأْسِي وَامْتَشِطَ وَأُهِلَّ بِالْحَجِّ وَأَتْرُكَ الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ حَتَّى قَضَيْتُ حَجِّي بَعَثَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ
[illegible] أَنْ أَعْمَرَ مَكَانَ عُمْرَتِي مِنَ التَّنْعِيمِ قَالَتْ فَطَافَ الَّذِينَ كَانُوا أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوا ثُمَّ
[illegible] أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سے کہا
[illegible] کہ حجۃ الوداع مین بیچ بعضی ہم مین سے وہ تہی کہ احرام باندہا تہا عمرہ کیلیے فقط اور بعضی ہم مین سے وہ تہی کہ احرام باندہا تہا ساتہہ حج کے یعنی نیت حج کا
[illegible] آے ہم کو مکہ مین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے احرام باندہا ہی عمرہ کیلیے فقط اور نہین ہدی لایا پس چاہیے کہ حلال ہو جاوے یعنی احرام
[illegible] کہ احرام باندہا ہی عمرہ کیلیے اور ہدی بہی ساتہہ لایا ہی پس چاہیے کہ احرام باندہے حج کا ساتہہ عمرہ کے یعنی داخل کرے حج کو عمرہ مین
[illegible] کہ حلال ہو دونون سے یعنی تمام کرے افعال حج اور عمرہ کی اور ایک روایت مین ہی کہ پس نہ حلال ہو یہانتک کہ حلال ہو ساتہہ
[illegible] کا یعنی برابر ہی کہ ہدی ساتہہ لایا ہو یا نہ لایا ہو حج کے ساتہہ احرام عمرہ کیلیے باندہا ہو یا نہ باندہا ہو پس چاہیے کہ

تمام کری حج اپنا یعنی مگر جو کوئی حکم کیا تمتع کری حج کا ساتھ عمری کے [illegible]
عمری کرا ور نہ سعی کی تھی مینے درمیان صفا اور مروی کے یعنی اس لیے کہ نہیں صحیح ہوتی سعی مگر بعد طواف
کہ ہوا دن عرفہ کا اور نہیں احرام باندہا تھا مینے مگر عمری کا پس حکم فرمایا مجکو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
احرام عمری کو سی اور مباح کرون اون چیزونکو کہ حرام ہوتین تہین بسبب احرام کرا ور احرام باندہون حج کا بعد سکا اور
تو احرام قضا عمر یکا کرون پس کیا مینے یہانتک کہ ادا کیا مینے حج اپنا بہیجا ساتھ میری عبدالرحمن بنی ابی بکر کیکو اور حکم کیا مجکو کہ
حضرت عائشہ نی پس طواف کیا حانہ کعبہ کا اون شخصونے کہ احرام باندہا تھا ساتھ عمری کے یعنی طواف عمر یکا کیا اور سعی کی درمیان صفا اور
اور طواف پیچہے اسکے پہری منا سہی یعنی طرف مکہ کی اور یہہ طواف حج کی لیی کیا کہ اوسکو طواف افاضہ کہتی ہین اور جن شخصون نے جمع کیا تمتع
کیا اونہون نی طواف ایک نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف تنعیم نام ایک جگہ کا ہی کہ تین کوس مکے سی ہی خارج حد حرم سی یعنی حل ہی
شرط ہو کہ حل سی باندہا جاوی خواہ احرام باندہنی والا مکی ہو یا غیر مکی اور احرام حج کا مکی حرم سی باندہے اور غیر مکی حل سی اور جن شخصون نی جمع کیا تمتع
ابتدا ئر یا داخل کیا ایک دوسری مین اونہون نے ایک ہی طواف کیا یعنی دن نحر کی اور یہی مذہب ہی شافعی کا اور ہمارے نزدیک لازم ہین قارن کو دو طواف کرنے
ایک طواف عمر یکا کی لیی جبکہ داخل ہو مکہ مین اور دوسرا طواف بعد وقوف عرفات کی حج کی لیی حدیث شریف سی ثابت ہوا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قارن تھے اور وہ
جبکہ مکہ مین تشریف لائی تو طواف کیا اور دوسرا طواف الزیارۃ کیا بعد وقوف کی اور دار قطنی نی ایک روایت نقل کی ہی اوسکا حاصل بہی ہی کہ قارن طواف
کری اور دو بار سعی کری صفا اور مروی اور ابن حضرت علی اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے بہی اسیطرح منقول ہی کہ قارن دو طواف کری اور دو بار سعی کری

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ
وَبَدَأَ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ اَهَلَّ بِالْحَجِّ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ اَهْدٰى فَمِنْهُمْ
مَنْ لَمْ يُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ اَهْدٰى فَاِنَّهُ لَا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَجَّهُ
وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ اَهْدٰى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَلْيُهْدِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ
ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ فَطَافَ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ اَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ رَمَلَ ثَلٰثَةَ اَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ
حِيْنَ قَضٰى طَوَافَهٗ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَاَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ اَطْوَافٍ ثُمَّ اَقَامَ بِمَكَّةَ
حَتّٰى قَضٰى حَجَّهٗ وَنَحَرَ هَدْيَهٗ يَوْمَ النَّحْرِ وَاَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ سَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبداللہ بن عمر سی کہ کہا فائدہ اوٹھایا رسول خدا صلی اللہ علیہ [illegible]
عمر یکا طرف حج کی یعنی اول عمر یکا احرام باندہا اور پہر حج کا پس بیچہ ساتھ اپنی ہدی فی ذی الحلیفہ سی کہ نام ایک جگہ کا ہی وہین حضرت نی احرام باندہا اور طرف
پس احرام باندہا ساتھ عمر یکی پہر احرام باندہا ساتھ حج کی پس تمتع کیا لوگون نی ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ عمر یکی طرف حج کی یعنی کیا عمر یکو طرف حج کی پس
لوگون مین سے یعنی جنہون نے نہ احرام عمر یکا باندہا تھا وکہ ہدی لائی اور بعضے اونمین سے تہی کہ نہین ہدی لائی پس جب آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین [illegible]
یعنی عمرہ کرنے والونکی جو ہی تم مین سی ہدی لایا پس وہ نہ حلال ہووے کسی چیز سے کہ باز رہا ہی اوس سے یعنی احرام سی یہانتک کہ ادا کری حج اپنا
مین سے ہدی لایا پس طواف کری خانہ کعبہ کا یعنی طواف عمر یکا کری واسطے کی سعی صفا اور مروی مین اور کتر وادی بال اور حلال ہووے
یعنی جو چیزین منع نہین احرام مین وہ مباح ہوین مین پہر احرام کری ساتھ حج کی یعنی نہین حرام اور
کہ واجب ہی یہہ متمتع کو وا سطے شکر گذاری اس نعمت کی کہ توفیق دای عمرہ اور حج کی [illegible]

Marfat.com

[illegible] اور جمرات دن جبکہ پھر ہو طرف اہل اپنی کے یعنی فارغ ہو افعال حج سے اگرچہ
[illegible] طواف نہ کیا اور بوسہ دیا حجر اسود کو پہلے سب چیزوں سے یعنی افعال جو طواف کی ہین ان مین سے پہلے
[illegible] کہ مین تین بار اور چار بار چلا اپنی چال یعنی ایکبار جو گرد خانہ کعبہ کے پھرتی مین اوسکو شوط کہتے ہین پس سات شوط
[illegible] طواف ہوتا ہی پھر پڑھی نماز نزدیک مقام ابراہیم کے دو رکعت اوسوقت کہ پورا کیا طواف اپنا گرد خانہ کعبہ کے پھر سلام
[illegible] جاکے نزدیک پھرنے خانہ کعبہ سے اور آئی صفا پر پھرے صفا مروی مین سات بار پھر نہ حلال ہوئی کسی چیز سے کہ باز رہی تھا اوس سے
[illegible] تک کہ تمام کیا حج اپنا اور ذبح کی ہدی اپنی دسوین ذیحجہ کو پس حلال ہوئی ساتھہ حلق کے ہر چیز سوای جماع کے اور چلے یعنی منا سے
[illegible] طواف کیا خانہ کعبہ کا یعنی طواف افاضہ پھر حلال ہوئی ہر چیز سے کہ باز رہی تھا اوس سے یعنی اب جماع کرنا بھی حلال ہوگیا اور کیا مانند اوسکے کہ کیا
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس شخص کے کہ لایا تھا ہدی صحابہ مین سے نقل کی ہے بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت رسول خدا
[illegible] وسلم متمتع تھے اور صحیح تر یہہ ہے کہ حضرت قارن تھے تاویل اسکی یہہ ہے کہ مراد تمتع سے تمتع لغوی ہے یعنی نفع اوٹھانا اور وہ قران مین موجود ہے کہ قارن منتفع
[illegible] ہے ساتھہ حج کے **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذہ عمرۃ استمتعنا بھا فمن لم یکن عندہ الھدی
[illegible] کلہ فان العمرۃ قد دخلت فی الحج الی یوم القیمۃ رواہ مسلم وھذا الباب خال عن الفصل الثانی اور روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ عمرہ ہے کہ فائدہ اوٹھایا ہمنے ساتھہ اسکے پس جو شخص کہ نہو پاس اوسکے ہدی پس چاہیے کہ حلال ہووے سب چیزوں سے کہ حلال ہوتا ہے محرم
[illegible] یعنی جائز ہوا ہے ہمیشون حج کے یہ تا قیامت تک نقل کی ہے مسلم نے اور یہہ باب خالی ہے فصل دوسری سے **ف** یہ بھی تمتع مراد لغوی ہے یعنی
[illegible] اس حدیث کے اوپر ذکر ہو چکی ہے **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عطاء قال [illegible] عبد اللہ بن
[illegible] بالحج خالصا وحدہ قال عطاء قال جابر فقدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] من ذی الحجۃ قال
[illegible] عطاء قال حلوا واصیبوا النساء قال عطاء ولم یعزم علیہم ولکن احلھن لھم فقلنا لما لم یکن بینہ وبین عرفۃ
[illegible] ان نفضی الی نسائنا فنأتی عرفۃ تقطر مذاکیرنا المنی قال یقول جابر بیدہ کانی انظر الی قولہ بیدہ واخرج کفہ قال فقام
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم فینا فقال قد علمتم انی اتقاکم للہ واصدقکم وابرکم ولو لا ھدیی لحللت کما تحلون ولو استقبلت من امری
[illegible] ما استدبرت لم اسق الھدی فحلوا فحللنا وسمعنا واطعنا قال عطاء قال جابر فقدم علی [illegible] بما اھللت
[illegible] النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] قال واھدی لہ علی ھدایا
[illegible] مالک بن جعشم یا رسول اللہ العامنا ھذا ام لابد قال لابد رواہ مسلم روایت ہے عطاء سے کہ کہا سراقہ بن عبد اللہ کنانی
[illegible] سنہ مین کہا جابر نے کہ احرام باندہا ہمنے یعنی صحابہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے ساتھہ حج کے خالص تنہا یعنی بغیر آمیزش عمرہ کے کہا عطاء نے کہ کہا جابر
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم وقت صبح چوتھی تاریخ کی کہ گذری تھی ذیحجہ کی پس حکم کیا ہمکو یہہ کہ حلال ہو جاوین ہم کہا عطاء نے فرمایا حضرت نے حلال ہووا اور سپیچ
[illegible] صحبت کرو کہا عطاء نے اور نہ واجب کی حضرت نے صحبت کرنا اوپر ہمارے لیکن حلال کر دیا ہمارے لیے یعنی حلال ہو گیا ہمکو یہہ کہ صحبت کرین ہم عورتون سے یعنی
[illegible] صحبت کے پس کہا ہمنے یعنی بطریق تعجب کے جبکہ نہین درمیان ہمارے اور درمیان عرفہ کے مگر پانچ راتین حکم کیا ہمکو یہہ کہ صحبت کرین ہم عورتون سے پھر
[illegible] حالت سے کہ ٹپکتی ہون عضو مخصوص ہماری منی کو یعنی قریب جماع کے ہوتی ہو مگر اور اسکو عیب گنتے تھے جاہلیت مین پس کھڑا ہوا ہمارے درمیان کہا جاتا تھا
[illegible] کہا جاتا ہے ساتھہ اپنی کہ گویا کہ مین دیکھتا ہون طرف اشارہ کرنے اوٹی کے ساتھہ ہاتھہ اپنی کہ ہلاتے تھے اوسکو کہا جابر نے پس کھڑا ہوا رسول خدا صلی اللہ
[illegible] فرمایا کہ تحقیق جانا تمنے کہ تحقیق مین بہت ڈرتا ہون بہ نسبت تمہارے خدا سے اور بہت سچا ہون تم مین اور بہت نیک ہون

تم مین اور اگر نہوتی ہدی میری ساتھہ البتہ حلال ہوجاتا مین جیسیکہ حلال ہوتی ہو تم اور اگر [illegible]
کہ تمپر احرام سی نکلنا ایسا شاق ہوگا تو ہدی ساتھہ نہ لاتا اور مین بھی احرام سی نکل آتا پس حلال ہوجاؤ پھر حلال ہوتم [illegible]
پس آئی حضرت علی کام اپنی سی یعنی یمن کی قاضی وغیرہ جو ہوکر گئی تھی وہانسی آئی پس فرمایا حضرت نی ساتھہ کس چیز کی احرام باندھا تم [illegible]
اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پھر فرمایا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پس ہدی نحر کرنا یعنی دن نحر کی کہ قارن کو واجب ہے [illegible]
[illegible] کیا ہی کہا جابر نی کہ لائی واسطی حضرت کی یا واسطی اپنی حضرت علی ہدی پس کہا سراقہ بیٹی مالک بیٹی جعشم کی نی یا رسول اللہ آیا واسطی [illegible]
عمر یکا حج کی مہینون مین اسی سال ہی یا ہمیشہ کو نقل کی یہہ مسلم **ف** ساتھہ حج کی خالص ہے بات جابر نی بحسب علم اپنی کی [illegible]
مین اوپر گذر چکا ہی کہ بعضون نے نری عمر یکا احرام باندھا اور بعضون نے حج اور عمر یکا اور بعضون نے نری حج کا یا مراد صحابہ سی اکثر صحابہ یا بعض صحابہ مین یا وہ [illegible]
کہ ہدی ساتھہ نہین لائی تھی اور یہہ ظاہر تر ہی اور اشارہ کیا جابر نی یعنی تشبیہ دی عمر ہلنی کو ساتھہ ہاتھہ کی ہلنی کی کہ اسطرح ستر ہلتی جاوین عادت عرب کی ہی کہ کلام کی ساتھہ اعضاء کی کرتی ہین ح **وعن** عائشۃ انہا قالت قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاربع مضین من ذی الحجۃ او خمس فدخل علی وھو غضبان فقلت من اغضبک یا رسول اللہ ادخلہ اللہ النار قال او ما شعرت انی امرت الناس بامر فاذا ھم یتردون وفی روایۃ فما استقبلت من امری ما استدبرت ما سقت الھدی معی حتی اشتریہ ثم احل کما حلوا رواہ مسلم اور روایت ہی عائشہ سی کہ [illegible] کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم چوتھی تاریخ کو کہ گذری تھی ذی حجہ سی یا پانچوین پھر آئی میری پاس اسحالت مین کہ غصی تھی پس کہا مینی کسنی غصہ دلایا آپکو یا رسول اللہ [illegible] کہا ہمکو اسلئے کہ میری فرمایا کیا نہین جانتی تو کہ تحقیق مینی حکم کیا لوگون کو یعنی بعضونکو ساتھہ ایکامر کی یعنی توڑنی حج کی ساتھہ عمر یکی پھر وہ تردد کرتی ہین اور اگر [illegible] کام اپنی ہوا اوس چیز کو کہ پیچھے جانی مینی نہ لاتا مین ہدی اپنی ساتھہ یہان تک کہ خریدتا مین اوسکو یعنی مکہ مین یا راہ مین پھر حلال ہوتا جیسی حلال [illegible] کی یہہ مسلم نی یا **باب دخول مکۃ والطواف** باب ہے بیچ بیان داخل ہونی مکی کی اور طواف کرنیکی **ف** یعنی اسباب مین ذکر [illegible] کہ کس طرف سی داخل ہوئے اور کسطرف سے نکلے اور کسمت آوی اور ذکر کی ہی کیفیت طواف کی اور متعلقات اوسکی کی یعنی بوسہ دینا حجر اسود [illegible] کو یعنی ہین ہلاک کرنی اور نقصان کرنیکی اور اوس شہر اشرف کو مکہ اسلیی کہتی ہین کہ وہ ہلاک و ناقص کرتا ہی گناہونکو اور ہلاک کرتا ہی اوسکو کہ ظلم و [illegible]

الفصل الاول فصل پہلی **عن** نافع قال ابن عمر کان لا یقدم مکۃ الا بات بذی طوی حتی یصبح ویغتسل ویصلی قبل ان یدخل مکۃ نہارا واذا ذکر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذلک متفق علیہ ح کہا تحقیق ابن عمر نہ آتی مکہ مین مگر کہ رات گذارتی ذی طوی مین یہانتک کہ صبح کرتی اور نہاتی اور نماز پڑہتی پہر داخل ہوتی مکہ مین مگر اور جسوقت نکلتی کہ سی گذرتی ذی طوی پر اور رات کو رہتی اوس مین صبح تک اور ذکر کرتی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہے کرتی یہہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم **ف** ذی طوی نام ایک [illegible] کا ہی قریب مکہ کی اندر حرم کی پس جب حضرت مکہ مین آتی تو رات کو ذی طوی مین رہتی استراحت کی لیی پھر صبح کو نہاتی اور نماز پڑہتی ظاہر امراد نماز سی [illegible] کہ وہانکی جانیکی لیی پڑہتی تھی پھر جب مکی سی پھرتی تو بھی ذی طوی مین رہتی تا اسباب اور صحابہ سب اکٹھی ہوجاوین آوی کہا ابن مالک نی کہ اس حدیث [illegible] ہوا کہ مستحب ہے مکہ مین آنا دنکو تا کعبہ کو دیکھی اور دعا کری ح **وعن** عائشۃ قالت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما قدم [illegible] دخلھا من اعلاھا وخرج من اسفلھا متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ آئی طرف مکی کی یعنی [illegible] ہوا داخل ہین بلندی کی طرف سی اور نکلی نشیب کی طرف سے نقل کی بخاری اور مسلم **ف** بلندی کی طرف سی کہ اوسطرف ذی طوی ہی اور معلا بقیع [illegible] کا بھی اودھر ہی ہی اور نشیب دوسری جانب مین ح ان دونون روایتون مین منافات نہین اسلیی کہ [illegible] نشیب کی طرف سی جو نکل کر مدینہ کو آتے تو ذی طوی پر گذرتی اور وہان رات کو [illegible]

Marfat.com

[illegible] مکۃ اتی اول شیء بدأ بہ حین قدم مکۃ انہ توضأ ثم طاف بالبیت ثم لم تکن عمرۃ ثم عمر ثم

[illegible] عروہ بن زبیر ہی کہ کہا تحقیق حج کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس خبر دی مجکو عائشہؓ نے کہ تحقیق اول

[illegible] اوسوقت کہ آئے مکہ مین یہہ تہی کہ وضو کیا پہر طواف کیا خانہ کعبہ کا یعنی طواف عمرہ کیا اسلیے کہ حضرت قارن تہی یا متمتع

[illegible] ابوبکرؓ یعنی بعد حضرت کے پس تہا اول اوسچیز کا کہ شروع کیا ساتہہ اوسکے طواف خانہ کعبہ کا پہر نہوا عمرہ پہر حضرت عمرؓ نے پہر حضرت عثمانؓ

[illegible] عمرؓ قتل کی یہہ بخاری اور مسلم **ف** وضو کیا یعنی وضو پر وضو کیا اسلیے کہ پہلے گذر ہی چکا ہی کہ حضرت نے طوی مین غسل کرتے تہے اور طہارت

[illegible] وقت طواف کی جمہور کے نزدیک واجب ہی اور نہوا عمرہ اوپر کی حدیثون سے معلوم ہوا کہ حضرت اور صحابہ نے بعد آنے کے مکہ مین عمرہ کیا

[illegible] احرام باندہی رہی اور جو نہ لائے تہے وہ احرام سے نکل آئے پس مراد نہونے عمرہ سے یہہ ہی کہ حج کو فسخ یعنی موقوف کرکر عمرہ نہین کیا اور احرام سے

[illegible] بلکہ احرام پر رہی اسلیے کہ قارن تہے دن نحر کے احرام سے نکلے اور عروہ نے یہہ کلام واسطے رد کرنے اون لوگون کے کیا کہ گمان کرتے تہے کہ حضرت نے

[illegible] کو فسخ کرکر عمرہ کیا یا یہہ مراد ہی کہ سب صحابون نے نہ اعمرہ بعد حج کے نہین کیا بلکہ اکتفا کیا اوسی عمرہ پر کہ حج کے ساتہہ ملا ہوا تہا ۱۲ ح ع **وعن** ابن عمرؓ

[illegible] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا طاف فی الحج او العمرۃ اول ما یقدم سعی ثلثۃ اطواف ومشی اربعۃ ثم یطوف بین الصفا والمروۃ متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت طواف کرتے واسطے حج کے یا عمرہ کے اول

[illegible] مین جلدی چلتے تین شوط مین اور چلتے اپنی چال چار بار پہر نماز پڑہتے دو رکعت یعنی طواف کے پہر سعی کرتے درمیان صفا اور مروہ کے نقل کی یہہ بخاری

[illegible] مسلم **ف** کعبہ کے گرد جو ایکبار پہرے تو اوسکو شوط کہتے ہین اور سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہی پس طواف کرنے مین بار تو حضرت نے

[illegible] اسطرح کہ قدم پاس پاس رکہتے جلد جلد اور دوڑتے نہ اور اچہلتے نہ تہے اور چار بار اپنی چال سے **وعنہ** قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ

[illegible] وسلم من الحجر الی الحجر ثلثا ومشی اربعا وکان یسعی ببطن المسیل اذا طاف بین الصفا والمروۃ رواہ مسلم اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا جلدی کی چلنے مین پہر طواف کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود سے تا حجر اسود تین پہیرون مین اور چلے مواقع چال اپنی کے

[illegible] مین اور تہے دوڑتے بطن مسیل مین جسوقت کہ سعی کرتے درمیان صفا اور مروہ کے نقل کی یہہ مسلم نے [illegible] درمیان صفا

[illegible] سات بار واجب ہی ہمارے نزدیک اور رکن ہی امام شافعی کی نزدیک اور بطن مسیل [illegible] درمیان صفا اور مروہ کے اوسکو

[illegible] نشان بنا دیے ہین پہچاننے کے لیے اوس مین جلدی چلنا سنت ہی سبکے نزدیک وقت سعی کرنیکے ۱۲ **وعن** جابر قال ان رسول اللہ صلی اللہ

[illegible] وسلم لما قدم مکۃ اتی الحجر فاستلمہ ثم مشی علی یمینہ فرمل ثلثا ومشی اربعا رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ کہا

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم جب آئے مکہ مین تو آئے حجر اسود پاس پس بوسہ دیا اوسکو پہر چلے داہنی ہاتہہ اپنی کی طرف پس جلدی چلے بازو ہلا کر یعنی جیسے کہ پہلوان

[illegible] اور اپنی چال چلے چار بار نقل کی یہہ مسلم **و** عن الزبیر بن عربی قال سأل رجل ابن عمر عن استلام الحجر فقال رأیت رسول اللہ

[illegible] علیہ وسلم یستلمہ ویقبلہ رواہ البخاری اور روایت ہی زبیر بن عربی سے کہ کہا پوچہا ایک شخص نے ابن عمرؓ سے احوال بوسہ دینے حجر اسود کے

[illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتہہ لگاتے تہے اوسکو اور بوسہ دیتے تہے اوسکو نقل کی یہہ بخاری **و** عن ابن عمر قال لم أر النبی

[illegible] یستلم من البیت الا الرکنین الیمانیین متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا نہین دیکہا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتہہ

[illegible] کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم **ف** کعبہ کے چار رکن ہین یعنی چار کونے ہین ایک تو وہ ہی کہ جس مین حجر اسود ہی اور دوسرا سامنے اوسکے

Marfat.com

اوسکی ہی رکن یمانی حقیقت مین یمانی ہی ہے لیکن تغلیبًا دونون کا

اور جس رکن مین حجر اسود ہی اوسکو دو ہری فضیلت ہی ایک تو یہہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام

فضیلت ہے کہ وہ حضرت ابراہیم ع کا بنایا ہوا ہے غرضکہ یہہ دونون فضیلت کہتے ہین شامیون پر اسی سبب سے

یعنی چھونا یا تو ساتھہ ہاتھہ وغیرہ کے یا ساتھہ بوسہ لینے کے یا ساتھہ دونون کے پس رکن اسود اسلئے افضل ہی اوسکو بوسہ دیتے

اس رکن کو یا اسیکو فقط ہاتھہ ہی سے چھوتے ہین اور دو رکن شامیونکو نہ بوسہ دیتے ہین نہ ہاتھہ لگاتے ہین ع وَعَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا دیکھا مین نے

مین اونٹ پر بوسہ دیتے تھے حجر اسود کو ساتھہ محجن کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم ف اونٹ پر حضرت نے جو طواف کیا تو یہہ خصوصیت اپکی ہوگی

پیادہ پا طواف کرنا ہمارے نزدیک واجب ہی اور طیبی شافعی نے کہا کہ اگرچہ پیادہ پا طواف کرنا افضل ہی لیکن حضرت نے سوار ہوکر اسلیے کیا کہ تا سب لوگ

کو اور ایک اشکال یہان وارد ہوتا ہے کہ یہہ ثابت ہوا ہی بلا شبہ کہ حضرت نے رمل کیا یعنی جلدی چلے مونڈھے ہلا کر حجۃ الوداع مین اور اس سے معلوم ہوا کہ حضرت

نے طواف کیا سوار ہوکر اونٹ پر حجۃ الوداع مین جواب اسکا یہہ ہے کہ پیادہ پا طواف کرنا طواف قدوم مین تھا اور سوار ہوکر طواف کرنا طواف افاضہ مین تھا پھر کے

کہ اوسکو طواف الرکن بھی کہتے ہین جو کہ فرض ہی تا کہ لوگ دیکھکر افعال طواف کی سیکھین اور محجن کہتے ہین اوس لکڑی کو کہ سرا اوسکا خمدار ہو اوس لکڑی سے حضرت

اشارہ کرتے سو اور اوسکو چومتے تھے ع وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ عَلَى بَعِيرٍ كُلَّمَا اَتَى عَلَى الرُّكْنِ

اَشَارَ اِلَيْهِ بِشَيْءٍ فِيْ يَدِهٖ وَكَبَّرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا خانہ کعبہ کا

اونٹ پر جب آتے تھے حجر اسود پر اشارہ کرتے طرف اوسکے ساتھہ ایک چیز کے یعنی لکڑی کے کہ ہاتھہ اونکے مین تھی اور اللہ اکبر کہتے نقل کی یہہ بخاری نے ف حضرت ازدحام

خلق کے سبب سے اسلیے اشارہ کرتے ہونگے اسلیے ہمارے مذہب مین یہہ ہی کہ نہ اشارہ کیا جاوے مگر جبکہ عاجز ہو بوسہ لینے یا ہاتھہ لگانے سے تو اشارہ کرے ع

وَعَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ وَيَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ مَعَهٗ وَيُقَبِّلُ

الْمِحْجَنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو طفیل سے کہ کہا دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ طواف کرتے تھے خانہ کعبہ کا یعنی

اور اشارہ کرتے تھے طرف حجر اسود کو ساتھہ لکڑی خمدار سر کے کہ ساتھہ تھی آپ کے اور بوسہ دیتے اوس لکڑی کو نقل کی یہہ مسلم نے ف حضرت سے بعضون نے کہا کہ نہین

مین بوسہ دینا حجر اسود کو آیا اور بعضے مین ہاتھہ لگا کر چومنا اور بعضے مین اشارہ کرنا پس تطبیق ان مین یون دیجاوے کہ کسی طواف مین بوسہ دیا ہو اور کسی

مین ہاتھہ لگا کر چوما ہو اور کسی مین اشارہ کیا ہو بسبب ازدحام کے یا یہہ کہ ہر شوط کے بعد بوسہ دینا وغیرہ ہی کسی شوط کے بعد بوسہ دیتے ہون کسی کے بعد ہاتھہ لگا کر

چومتے ہون اور کسی کے بعد اشارہ کرتے ہون بسبب ازدحام کے مولانا وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَا نَذْكُرُ اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ طَمِثْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ لَعَلَّكِ نُفِسْتِ

قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ ذٰلِكِ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ فَافْعَلِيْ مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِيْ

اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا نکلے ہم ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نہین ذکر کرتے تھے ہم یعنی لبیک کہتے تھے ہم اور بعضون نے کہا کہ نہین ہمارا

حج مگر حج مقصود اللہ جل شانہ کے پس جب آئے ہم سرف کے حیض آیا مجھکو پس داخل ہوئے ہمارے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مین روتی تھی یعنی گمان کیا مجھنے کہ حیض باز رکھیگا مجھکو حج سے پس فرمایا حضرت نے شاید کہ تو حائض ہوئی

ایک چیز ہی کہ مقدر کیا ہی اسکو اللہ نے اوپر بیٹیون آدم کی پس کر تو جو کرتے ہین حاجی پس تو بھی کر

Marfat.com

[illegible] حضرت [illegible] قول کی وہ اہل آفاق کی عمرۃ یعنی نہیں احرام باندھتا
[illegible] کرتی تھی ہم کرچ ہوا اس ہی یہ ہی کہ نہین تھا قصد اصلی ہمارا اس سفر سی کرچ
[illegible] ہم مین ہی افراد کرنیوالا تھا اور بعضا تمتع کرنیوالا اور بعضا قران کرنیوالا اور مین نی تصید کیا تھا
[illegible] عذر حیض کا اور باقی رہا دن عرفہ تک اور وقت وقوف حج تک حکم کیا حضرت نی مجکو یہ کہ موقوف کرون اوسکو اور
[illegible] اور سعی کی ۞ وعن ابی ہریرۃ قال بعثنی ابو بکر رض فی الحجۃ التی امرہ النبی صلی اللہ
[illegible] الوداع یوم النحر فی رہط یؤذن فی الناس الا لا یحج بعد العام مشرک ولا یطوفن بالبیت عریان متفق علیہ
[illegible] ہریرہ رض کہا بھیجا مجکو ابو بکر نی اوس حج مین کہ امیر کیا تھا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس حج کی لوگونپر پہلی حجۃ الوداع کی دن نحر کی یہ
[illegible] کیا تھا اوسکو کہ اعلام کری لوگونمین خبردار ہونہ حج کری بعد اس سال کی کوئی مشرک اور نہ طواف کری خانہ کعبہ کا کوئی ننگا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی
[illegible] حج فرض ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بسبب مشغول ہونیکی غزوات مین حج کو نجا سکی حضرت ابو بکر رض کو امیر قافلہ حاجیونکا کرکی حج کی لیی بھیجا اور یہ حج کہ
[illegible] حجۃ الوداع کی پس جب ابو بکر رض وہان پہونچی تو ایک جماعت کو کہ اونمین ابو ہریرہ رض بھی تھی دن نحر کی لوگونکی طرف بھیجا اور اوس جماعت کو حکم کیا کہ اعلام
[illegible] کہ بعد اس سال کی کوئی مشرک یعنی کافر حج کو نہ آوی حج کرنا خاص مسلمانون ہی کی لیی ٹھہرا یہ بات موجب اس آیۃ کی کہی انما المشرکون نجس
[illegible] المسجد الحرام بعد عامہم ہذا اور یہ اعلام کری کہ نہ طواف کری خانہ کعبہ کا کوئی ننگا عادت تھی اہل جاہلیت کی کہ ننگی طواف کرتی تھی اور کہتی تھی کہ عبادت
[illegible] کرینگی ہم اون کپڑون مین کہ خبین گناہ کرتی ہین اس سی منع فرمایا ۞ ع ۞ الفصل الثانی فصل دوسری عن المہاجر المکی
[illegible] جلس عن الرجل یری البیت یرفع یدیہ فقال قد حججنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم نکن نفعلہ رواہ الترمذی وابو داود
[illegible] مہاجر مکی سی کہ کہا سوال کی گئی جابر حال اوس شخص کیسی کہ دیکھی خانہ کعبہ کو اوٹھاوی دونون ہاتھہ اپنی یعنی یہ مشروع ہی یا نہین پس کہا جابر نی
[illegible] کیا ہمنی ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس تھی ہم کرتی یعنی ہاتھہ نہ اوٹھاتی تھی وقت دیکھنی خانہ کعبہ کی دعا کرنی مین نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نی
[illegible] سبب ہی امام ابو حنیفہ اور شافعی اور مالک کا کہ ہاتھہ نہ اوٹھاوی کعبہ کا دیکھنی والا دعا کی لیی اور امام احمد کی نزدیک ہاتھہ اوٹھاوی اور دعا کرنی
[illegible] نی مرقات مین مذہب امام ابو حنیفہ اور شافعی کا برخلاف اسکی نقل کیا ہی کہ ہاتھہ اوٹھاوی پھر [illegible] تصنیف ملا علی قاری کی ہی دیکھا تو
[illegible] کو لکھا ہی اور بعض ہی جواز اسکا نقل کیا ہی اور ہدایہ اور درمختار سی بھی عدم رفع ہی معلوم ہوتا ہی ۞ مولف ۞ وعن ابی ہریرۃ رض
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم فدخل مکۃ فاقبل الی الحجر فاستلمہ ثم طاف بالبیت ثم اتی الصفا فعلاہ حتی ینظر
[illegible] اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سی کہ کہا آئی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس داخل ہوئی مکہ مین
[illegible] پھر دستہ یا اوسکو پھر طواف کیا خانہ کعبہ کا پھر آئی صفا کی پاس یعنی بعد نماز طواف کی پس چڑہی اوسپر یہانتک کہ نظر کی طرف
[illegible] دونون ہاتھہ اپنی پھر شروع کیا ذکر کرتی تھی اللہ کا یعنی تکبیر تہلیل کرتی تھی جسقدر چاہا اور دعا مانگی نقل کی یہ ابو داود نی ف
[illegible] کہ وہ لکھا ہی اور بعض ہی جواز اسکا نقل کیا ہی اور ہدایہ اور درمختار سی بھی عدم رفع ہی معلوم ہوتا ہی ۞ ع ۞
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم قال الطواف حول البیت مثل الصلوۃ الا انکم تتکلمون فیہ
[illegible] رواہ الترمذی والنسائی والدارمی وذکر الترمذی بضاعۃ وقوفہ علی ابن عباس

Marfat.com

اور روایت ہی ابن عباس سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا [illegible]
پس نہ بولی مگر ساتہ نیکی کی نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور دارمی نی اور ذکر کیا ترمذی نی [illegible]
نماز کی ہی یعنی ثواب مین لیکن فرق یہ ہی کہ طواف مین کلام کرتی ہو اور کلام مفسد نہین جیسی نمازمین مفسد ہی
کلام کی ہین منافی نماز کی یعنی کہانا اور پینا اور تمام افعال کثیرہ مفسد طواف کی نہین اور جانا گیا فصل آخر مین انشاء اللہ
مین منہ کرنا قبلہ کیطرف اور نہین شرط کیا گیا ہی واسطی اصل طواف کی وقت اور اور شرطین نماز کی یعنی طہارت حقیقی و
شافعی کی مانند نماز کی یعنی یہ چیزین جیسی نماز مین شرط ہین ویسی ہی طواف مین بہی شرط ہین اور ہمارے نزدیک واجب ہین بایں معنی
کہ بعینہ نماز ہو جاوی اور طواف کو جو مانند نماز کی کہا اس سی معلوم ہوا کہ نماز افضل ہی طواف سی ۞ ح ع ۞ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ [illegible]
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِيْ اٰدَمَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اوترا حجر اسود بہشت سی اور وہ تہا زیادہ سفید
سی پس سیاہ کر دیا اوسکو گناہون بنی آدم کی نی نقل کی یہ احمد و ترمذی نی اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہی ف یعنی لوگون نی جو اوسکو ہاتہہ لگانا اونکی
گناہون کی تاثیر سی سیاہ ہو گیا پس دیکہنا چاہیی کہ جب پتہر مین یہ اثر ہوا گناہون کا تو کیا حال ہوتا ہوگا اونکی دلون کا بسبب کرنے
گناہونکی معاذ اللہ منہ ۞ ع ح ۞ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجَرِ وَاللّٰهِ لَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
لَهٗ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهٖ يَشْهَدُ عَلٰى مَنِ اسْتَلَمَهٗ بِحَقٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ حق حجر اسود کی قسم ہی اللہ کی البتہ اوٹہاویگا اوسکو اللہ تعالیٰ قیامت کے
کہ واسطی اوسکی ہونگی دو آنکہین دیکہی گا ساتہ اونکی اور ہوگی زبان بولیگا ساتہ اوسکی گواہی دیگا اوس شخص کی لیی کہ بوسہ دیا ہوگا اوسکو ساتہ حق کی نقل
یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف ساتہ حق کی یعنی جیسی ساتہ ایمان اور صدق اور یقین کی اور واسطی طلب ثواب کی بوسہ یا ہوگا اونکی لیی کہ
کہ اسنی مجہی بوسہ یا تہا اور یہ حدیث بہی محمول ہی ظاہر پر یعنی لیی کہ حق سبحانہ قادر ہی اوپر پیدا کرنی بینائی اور گویائی کی جمادات مین ۞ ع ح ۞
ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ يَاقُوْتَتَانِ مِنْ يَاقُوْتِ الْجَنَّةِ [illegible]
وَلَوْ لَمْ يَطْمِسْ نُوْرَهُمَا لَاَضَاءَتَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا [illegible]
سی کہ فرماتی تہی تحقیق حجر اسود اور مقام ابراہیم یاقوت ہین یاقوتون بہشت کی سی دور کیا اللہ تعالیٰ نی نوران اونکا اور اگر دور کرتا نور اونکا
البتہ روشن کر دیتی اوس چیز کو کہ درمیان مشرق و مغرب کی ہی نقل کی یہ ترمذی نی ف شاید حکمت اسکی نور اونکا دور کرنی مین یہ ہی کہ انسان
وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ زِحَامًا مَا رَاَيْتُكَ [illegible] اَصْحَابِ الْمَاءِ
وَسَلَّمَ يُزَاحِمُ عَلَيْهِ قَالَ اِنْ اَفْعَلْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ [illegible] كَفَّارَةٌ لِلْخَطَايَا
لَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ اُسْبُوْعًا فَاَحْصَاهُ كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ لَا يَضَعُ قَدَمَهُ يَرْفَعُ [illegible]
اور روایت ہی عبید بن عمیر سی یہ کہ ابن عمر تہی غلبہ کرتی لوگون پر اوپر ہاتہہ لگانی رکنون کی لیی مزاحمت کرتا ہوا سیر یعنی ہر پھیرا مین دونون رکنون کی
اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی کہ غلبہ کرتا ہوا سیر یعنی ہر پھیرا مین دونون رکنون کی
مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق [illegible]

Marfat.com

[illegible] یعنی طواف مین [illegible] کرتا ہی اللہ تعالی اوس سی سبب سکی گناہ
[illegible] یعنی لوگونکو پہاڑ پیر کروان پہونچی ہاتھہ لگانی کی لیی لیکن اسطرح کہ لوگونکو
[illegible] ہوگا ایسی صورتمین چاہیی کہ دوسری ساتہ ہاتھہ کی اشارہ کری چنانچہ بیان اسکا اوپر ہوچکا ہے
[illegible] یعنی سات بار گرد کعبہ کی پہری کہ سات شوط کا ایک طواف ہوتا ہی اور دوسری یہ کہ سات طواف کری
[illegible] مولانا ✦ وعن عبد اللہ بن السائب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
[illegible] یعنی تا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار رواہ ابو داود
[illegible] سائب سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی درمیان دونون رکنون کی یعنی حجر اسود اور رکن یمانی کی ای
[illegible] دنیا مین بہلائی اور آخرت مین بہلائی اور بچا ہمکو عذاب آگ کی سی نقل کی یہ ابو داود نی وعن صفیۃ بنت شیبۃ قالت
[illegible] ابی تجراۃ قالت دخلت مع نسوۃ من قریش دار ال ابی حسین ننظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یسعی بین الصفا
[illegible] یسعی وان مئزرہ لیدور من شدۃ السعی وسمعتہ یقول اسعوا فان اللہ کتب علیکم السعی رواہ فی شرح السنۃ وروی احمد ومعہ اختلاف
[illegible] صفیہ بیٹی شیبہ کی سی کہ کہا خبر دی مجکو بیٹی ابی تجراۃ کی نی کہا گئی مین ساتہ عورتون قریش کی گہر ال ابی حسین کی مین تاکہ دیکہین ہم طرف رسول خدا
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ پہرتی ہون درمیان صفا اور مروی کی یعنی تاکہ مشرف ہوین اونکی جمال بالکمال سی اور مستفید ہوین اونکی عمل و برکت سی پس دیکہا
[illegible] دوڑتی ہوئی درمیان صفا اور مروی کی اس حال مین کہ تحقیق تہ بند اونکا البتہ پہرتا تہا یعنی گرد پانون اونکی کی بسبب شدت دوڑنی کے
[illegible] اونکو کہ فرماتی تہی سعی کرو پس تحقیق اللہ تعالی نی لکہا تمپر سعی کرنا نقل کی یہ شرح السنۃ مین اور نقل کی احمد نی ساتہ اختلاف کی
[illegible] سعی کرنا امام شافعی رح تو اوسکی معنی یہ لیتی ہین کہ فرض کیا اونکی نزدیک سعی کرنی درمیان صفا اور مروی کی فرض سی جو سعی نکری اوسکا حج باطل ہوتا ہے
[illegible] معنی کی یہ لیتی ہین کہ واجب کیا انکی نزدیک سعی کرنی واجب ہی اوسکی ترک سی دم واجب ہوتا ہی یعنی دنبہ وغیرہ ذبح کرنا آتا ہی ✦ وعن
[illegible] عبد اللہ بن عتاء قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسعی بین الصفا والمروۃ علی بعیرہ لا ضرب ولا طرد ولا الیک
[illegible] فی شرح السنۃ اور روایت ہی قدامہ بن عبد اللہ بن عمار سی کہ کہا دیکہا مین [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کو سعی کرتی ہوئی درمیان
[illegible] اونٹ پر نہ مارنا تہا اور نہ ہانکنا تہا اور نہ تہا کہنا ایک طرف ہو جاؤ ایکطرف ہو جاؤ نقل کی یہ شرح السنۃ مین ف اونٹ پر اس سی معلوم ہوا
[illegible] ہوکر کی اور اوپر کی حدیث سی اور اور بعضی حدیثونسی معلوم ہوتا ہی کہ پیادہ پا کی تطبیق انمین یون دیجاوی کہ کسی سعی کرنی مین پیادہ پا
[illegible] یا بسبب کسی اور عذر کی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک پیادہ پا سعی کرنی بشرط قدرت کی واجب ہی پس بلا عذر ترک کری تو
[illegible] کہ کہاتی تہی اور نہ ہانکنا یعنی ہاتہہ سی ہٹاتی تہی اونکو اور نہ کہتی تہی ایکطرف ہو جاؤ جیسی کہ عادت ہی بادشاہون اور
[illegible] ہی اونکا گونہ کہ یہ حرکت کرتی ہین ✦ وعن یعلی بن امیۃ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
[illegible] اور روایت ہی یعلی بن امیہ سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طواف کیا
[illegible] یا سبز کی یعنی سبز خطونکی پاد نہی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف اضطباع
[illegible] کی اوڑہنی کی اوپر مذکور ہو چکا ہی ✦

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible] ثُمَّ قَدِمُوْهَا عَلٰى عَوَاتِقِهِمْ اَلْيُسْرٰى رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ [illegible] جعرانہ سی کہ نام ہی ایک جگہ کا آٹھ کوس مکہ سی پس حلد چلی بیچ طواف خانہ کعبہ کی تین بار اور کیا اپنی چادر کو نیچے بغل کے نیچے نقل کی یہ ابوداود نی ف یعنی اضطباع کیا جو کہ اوپر مذکور ہوا اور یہ اضطباع سنت ہی ساری طواف مین بخلاف رمل کے کہ وہ اول تین پھیرون مین مستحب ہی اضطباع سوای طواف کی اور یہ جو عوام ابتدا احرام سی اضطباع کرتی ہین حج مین یا عمری مین اسکی کچھ اصل نہین

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسرا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكْنَا اسْتِلَامَ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَ وَالْحَجَرِ [illegible] رَخَاءٍ مُنْذُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ نَافِعٌ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ [illegible] ثُمَّ قَبَّلَ يَدَهٗ وَقَالَ مَا تَرَكْتُهُ مُنْذُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا نہین چھوڑا ہم نی [illegible] لگانا ان دونون رکنون کا رکن یمانی اور حجر اسود کا بھیڑ مین اور نہ چھیڑ مین جبسی دیکھا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ لگاتی تھی ان دونون کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین یہ ہی کہ کہا نافع نی دیکھا مین نی ابن عمر کو کہ لگاتی تھی حجر اسود کو ہاتھ اپنا پھر بوسہ دیتی تھی ہاتھ اپنی کو اور کہا نہین چھوڑا مین نی اسکو جبسی کہ دیکھا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتی ہوئی اسکو

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّيْ اَشْتَكِيْ فَقَالَ طُوْفِيْ مِنْ وَّرَاءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ اِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَاُ بِالطُّوْرِ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا شکایت کی مین نی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کہ تحقیق مین بیمار ہون یعنی پیادہ پا طواف نہین کر سکتی پس فرمایا طواف کر تو پیچھے پیچھے لوگونکی اس حال مین کہ تو ہو سوار پس طواف کیا مین نی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتی تھی طرف پہلوی خانہ کعبہ کی یعنی متصل دیوار کعبہ کی پڑھتی تھی سورۂ طور و کتاب مسطور نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی سورۂ طور ایک رکعت مین پڑھی جبسی کہ عادت شریف تھی یا دونون رکعتون مین پڑھی ہو اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ بسبب عذر کی سوار ہو کر طواف کرنا جائز ہی اور بلا عذر نہین جائز اسلیی کہ پیادہ پا طواف کرنا واجب ہی ع

وَعَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُوْلُ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ مَّا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ وَلَوْلَا اَنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ اور روایت ہی عابس بن ربیعہ سی کہ کہا دیکھا مین نی حضرت عمر رضہ کو کہ بوسہ دیتی تھی حجر اسود کو اور کہتی تحقیق مین البتہ جانتا ہون کہ تحقیق تو پتھر ہی ہے نہین پہونچا سکتا ہی اور نہ ضرر اور اگر تحقیق نہ دیکھا ہوتا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیتی تو نہ بوسہ دیتا مین تجکو نقل کی یہ بخاری و مسلم نی ف حضرت عمر رضہ نی اسلیی کہ تا بعضی نو مسلم فتنہ مین نہ پڑین بسبب پوجنی اوسکی کی اور مراد حضرت عمر رضہ کی یہ تھی کہ یہ پتھر نہ اللہ کچھ نفع اور ضرر نہین پہنچا سکتا اگرچہ باعتبار بجا آوری حکم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی نفع ہوتا ہی اوسکی چومنی سی کہ ثواب پاتا ہی ع

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ [illegible] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وُكِّلَ بِهٖ سَبْعُوْنَ مَلَكًا يَعْنِي الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ فَمَنْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ [illegible] رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالُوْا اٰمِيْنَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ [illegible] علیہ وسلم نی فرمایا کہ متعین ہین ساتھ اوسکی ستر فرشتی یعنی رکن یمانی پر پس جو کوئی کہی یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھی [illegible] و آخرت مین ای رب ہمارے دی ہمکو دنیا مین بھلائی اور آخرت مین بھلائی اور بچا ہمکو عذاب [illegible] جب رکن یمانی کی یہ فضیلت ہوئی تو رکن اسود کی اس سی بھی زیادہ ہوگی اور یہ [illegible]

Marfat.com

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم قال من طاف بالبیت سبعا ولا یتکلم الا بسبحان
اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ محیت عنہ عشر سیات وکتب لہ عشر حسنات
ورفعت لہ عشر درجات ومن تکلم وھو فی تلک الحال خاض فی الرحمۃ برجلیہ کخائض الماء برجلیہ رواہ ابن ماجۃ
[illegible] کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ طواف کری خانہ کعبہ کا سات بار اور نہ کلام کرگر ساتھ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر
[illegible] کی جاتی ہین اوس ہی دن برائیان اور لکہی جاتی ہین واسطی اوسکی دس نیکیان اور بلند کیجاتی ہین اسطی اوسکی دس درجی اور جو شخص کہ طواف کری
[illegible] ہی اس حالت کی ہی یعنی حالت طواف مین داخل ہوتا ہی دریای رحمت مین ساتھ دونون پانون اپنی کی مانند داخل ہونیوالی پانیکی ساتھ پانون اپنی کی
[illegible] کلام کری یعنی کلمات مذکورہ پڑہی اور دوبارہ لائی اس کلام کو تاکہ بیان تواب مین غیر اول کی آوے ظاہر یعنی بلا تکلف یہ ہین کلام کری
[illegible] کلمات کی مانند اوراد کی اور اخبار علمار اخیار کی اور اولیار کرام کی واللہ اعلم ع ۰ **باب الوقوف بعرفۃ** اب ہی بیان ٹہرنیکی
[illegible] عرفہ نام ہی مکان مخصوص کا اور آتا ہی بمعنی زمان کی ہی کہ روز عرفہ ہی اور عرفات ساتھ لفظ جمع کی فقط بمعنی مکان ہی کی آتا ہی اور
[illegible] طرف کی ہی اور عرفہ اسکا نام اسلیی کہا گیا کہ حضرت آدم وحوا مین تعارف واقع ہوا اوس مکان مین بعد اوتر نیکی حبت سی یا یہ ام اسلیی ہوا کہ جبرئیل ع
[illegible] حضرت ابراہیم کو افعال حج کی اور کہتی تہی عرفت یعنی پہچانا تونی وہ کہتی تہی عرفت یعنی پہچانا مین نی اور وقوف عرفہ کا ایک رکن اعظم حج کا ہی آپسمین پہچانا ۱۲
[illegible] مین ہی ۰ ح ۰ **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** محمد بن ابی بکر الثقفی انہ سال انس بن مالک وھما غادیان
[illegible] الی عرفۃ کیف کنتم تصنعون فی ھذا الیوم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان یھل منا المھل فلا ینکر علیہ
[illegible] المکبر منا فلا ینکر علیہ متفق علیہ روایت ہی محمد بن ابی بکر ثقفی سی کہ اونہون نی پوچہا انس بن مالک سی
[illegible] مین کہ دونون جاتی تہی صبح کی وقت منی سی طرف عرفات کی کہ کسطرح کرتی تہی تم اسدن مین یعنی عرفہ مین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
[illegible] نی لبیک کہتا تہا ہم مین سی لبیک کہنی والا پس نہ انکار کیا جاتا تہا اوسپر اور تکبیر کہتا تہا تکبیر کہنی والا ہم مین سی پس نہین انکار کیا جاتا تہا اوسپر
[illegible] کی بخاری اور مسلم نی ف کہا طیبی نی کہ تکبیر کہنی جائز ہی اوسدن جیونکی لیی مانند اور ازان [illegible] بلکہ سنت اونکی لیی لبیک کہنی ہی
[illegible] مین جمرۃ العقبہ پر انتہا اور تکبیر کہنی صبح عرفہ سی پچہی نمازونکی واجب ہی حاجیون اور غیر حاجیونکی لیی آخر ایام تشریق تک یعنی تیرہوین ۱۳ کی عصر تک
[illegible] فرض پڑہنی والی پر فتوی اسپر ہی ع ۰ **وعن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نحرت ھھنا
[illegible] منحر فانحروا فی رحالکم ووقفت ھھنا وعرفۃ کلھا موقف ووقفت ھھنا وجمع کلھا موقف رواہ مسلم
[illegible] کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا نحر کیا مین نی اس جگہہ اور منی تمام جگہہ نحر کرنیکی ہی پس نحر کرو اپنی ڈیرون مین اور وقوف کیا
[illegible] اس جگہہ اور عرفات تمام جگہہ وقوف کی ہی اور وقوف کیا مین نی اس جگہہ اور مزدلفہ تمام جگہہ ہی وقوف کی نقل کی یہ مسلم نی ف نحر کیا
[illegible] طرف جگہہ معین کی منا مین کہ جہان حضرت نی نحر کیا تہا اور اب وہ جگہہ معلوم ومعروف ہی اوسکو منحر النبی کہتی ہین پس
[illegible] کی کہ اکہ مین نی تو یہان نحر کیا ہی اور منا مین ہر جگہہ نحر کرنا درست ہی اوسیطرح عرفات مین اپنی وقوف کی جگہہ کیطرف
[illegible] کیا ہی اور تمام عرفات مین یعنی سوای بطن عرنہ کی وقوف درست ہی اور مزدلفہ مین کہ اوسکو جمع بہی کہتی ہین

Marfat.com

اپنی وقوف کی جگہ کی طرف کہ تحقیق

اور ہمین شک نہین کہ حضرت کی جگہ افضل

مِنْ اَنْ یُعْتِقَ اللّٰہُ فِیْہِ اَبْدًا مِنَ النَّارِ مِنْ یَوْمِ عَرَفَۃَ وَاِنَّہٗ لَیَدْنُوْ ثُمَّ یَبَاہِیْ

اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین کوئی دن کہ زیادہ ہووے آزاد کرتا

یعنی اس عرفہ کی دن عرفات مین سب دنون سی زیادہ اللہ تعالیٰ آزاد کرتا ہی بندونکو آگ سی اور تحقیق اللہ تعالیٰ البتہ

پھر فخر کرتا ہی ساتھ حاجیونکی روبرو فرشتونکی پس کیا ناہی کیا چاہتی ہین یہ لوگ یعنی جو کچھ یہ چاہتی ہین وہ دونگا نقل کی

فصل دوسری عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ خَالِہٖ یُقَالُ لَہٗ یَزِیْدُ بْنُ شَیْبَانَ قَالَ کُنَّا

عَمْرٌو مِنْ مَوْقِفٍ اَلْاِمَامِ جِدًّا فَاَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ اَلْاَنْصَارِیُّ فَقَالَ اِنِّیْ رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَیْکُمْ

قِفُوْا عَلٰی مَشَاعِرِکُمْ فَاِنَّکُمْ عَلٰی اِرْثٍ مِنْ اِرْثِ اَبِیْکُمْ اِبْرَاہِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ

روایت ہی عمرو بن عبداللہ بن صفوان سی کہ نقل کی اپنی ماموں سی کہ کہا جاتا تہا اوسکو یزید بن شیبان کہا تہی ہم بیچ جگہ ٹہہرنی اپنی کی کہ نزدیک ہاری ہی

میدان عرفہ کی کہ دور بیان کرتا تہا اوسکو عمرو جگہہ ٹہہرنی امام کیسی بہت دور پس آئی ہماری پاس بیٹی مربع انصاری کی پہر کہا تحقیق مین ایلچی ہون رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم کیطرف تمہاری فرماتا ہین حضرت واسطی تمہاری کہ ٹہہرو اوپر جگہہ عبادت اپنی کی پس تحقیق تم ہو اوپر میراث کی یعنی متابعت کی میراث باپ اپنی کی

ابراہیم مین اوپر سلام نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نی ف حاصل معنی حدیث کی یہ ہین کہ عرب کی ہر قوم و قبیلہ کا اگلی زمانہ مین ایک موقف

معین تہا عرفات مین کہ وہان ٹہہرتی تہی اور موقف قبیلہ یزید بن شیبان کا بہت دور تہا موقف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سی کہ موقف امام عبارت

اوس سی ہی پس اونہون نی چاہا کہ حضرت سی عرض کرین کہ ہم آپ کی پاس کہڑی ہون حضرت نی دریافت کیا کہ یہ اس بات کی درخواست کرنیوالی ایک صحابی کا تہا

کہ ابن مربع اونکا نام تہا اونکو یہ کہلا بہیجا کہ اپنی ہی قدیمی موقف پر رہو جو کہ تمہاری باپ دادا ہی چلا آتا ہی کہ شاعر عبارت اسی سی ہی انتقال نکرو کہ عرفات تمام

موقف ہی دوری اور نزدیکی موقف امام سی کچہ فرق نہین رکہتی پس یہ بات اونکی تسلی کی لیی کہلا بہیجی تا آپسمین خلاف و نزاع نہ واقع ہو

جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کُلُّ عَرَفَۃَ مَوْقِفٌ وَکُلُّ مِنًی مَنْحَرٌ وَکُلُّ اَلْمُزْدَلِفَۃِ مَوْقِفٌ وَکُلُّ فِجَاجِ مَکَّۃَ

رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی جابر سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو میدان ہی عرفہ کا جگہہ ٹہہرنی کی ہر

ذبح کرنیکی ہی اور جگہہ ہی ہر دلفہ مین جگہہ ٹہہرنیکی ہی اور سب ہین مکہ کی راہ ہی اور جگہہ ذبح کرنیکی نقل کی یہ ابوداود اور دارمی

اور سب جگہہ مین ہدی ذبح کرین [illegible] کہ ذبح کرنا اوسکا حرم مین چاہیی اور مکہ حرم مین ہی ولیکن [illegible]

دن نحر کی کہ دسوین ذیحجہ کی ہی منی مین ہوتا ہین وہان ذبح کرتی ہین اور مقصود اصل جواز ہی ورنہ آنحضرت کی وقوف کی جگہہ اضحیہ کی جگہہ اونکی اصل

وَعَنْ خَالِدِ بْنِ ھَوْذَۃَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ النَّاسَ یَوْمَ عَرَفَۃَ [illegible]

اور روایت ہی خالد بن ہوذہ سی کہ کہا دیکہا مین نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ خطبہ فرماتی تہی لوگون کو دن عرفہ کی یعنی عرفات مین

رکابون پر نقل کی یہ ابوداود و نی ف اونچی ہونیکی لیی رکابون پر کہڑی ہوئی تا ورود کیا [illegible]

عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَیْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ یَوْمِ عَرَفَۃَ [illegible]

لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ [illegible]

Marfat.com

[illegible] کی [illegible] یہ ہے [illegible] کوئی معبود مگر اللہ اکیلا ہے [illegible]
[illegible] بہتر غیر بنا رہی نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی مالک نے طلحہ بن عبید اللہ سے قول
[illegible] کہ نہیں دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا کبھی شیطان کو
[illegible] دیکھا گیا شیطان کسی دن کہ وہ اوسمین بہت ذلیل اور بہت اندہ ہوا اور بہت حقیر اور بہت غصہ مین ہوا پنی سی برابر دن عرفہ کی
[illegible] دیکھکر آدمیون سی غصہ کھاتا ہی اور خوار ہوتا ہی اور روز عرفہ کی سب دنون سی زیادہ خوار اور غصہ ناک ہوتا ہی اوترین یہ مگر اس
[illegible] کا یعنی خاص و عام پر اور معاف کرنا اللہ کا بڑی گناہونکو مگر وہ کہ دیکھا گیا دن بدر کی یعنی اوسدن کہ فتح مسلمانون کی اور
[illegible] کی ہوئی خواری وغیرہ شیطان کی مانند خواری وغیرہ عرفہ کی تہی یا زیادہ پس تحقیق شیطان نی دیکھا جبرئیل کو کہ ترتیب دیتی ہین اور برابر
[illegible] کی صفونکو میں مشرکونکی لڑائی کی یعنی نقل کی یہ مالک نی بطریق ارسال کی اور شرح السنہ مین روایت کی حدیث ساتھ لفظ مصابیح کی **وعن** قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم عرفۃ ان اللہ ینزل الی السماء الدنیا فیباھی بھم الملئکۃ فیقول انظروا
[illegible] آتونی شعثا غبرا ضاجین من کل فج عمیق اشھدکم انی قد غفرت لھم فیقول الملئکۃ یارب فلان کان یرھق فلانا وفلانۃ
[illegible] عزوجل قد غفرت لھم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما من یوم اکثر عتیقا من النار من یوم عرفۃ رواہ فی شرح السنۃ
[illegible] یا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ہوتا ہی دن عرفہ کا تحقیق اللہ تعالی نزول فرماتا ہی طرف آسمان دنیا کی یعنی قریب آتا ہی
[illegible] ساتھ کرم کی پھر فخر کرتا ہی ساتھ جنونکی روبرو فرشتونکی اور فرماتا ہی دیکھو طرف میری بندونکی آئی میری پاس پراگندہ بال گرد الودہ چلاتی ہوئی
[illegible] ساتھ لبیک ذکر کی گواہ کرتا ہون تمکو کہ تحقیق بخشا مین نی اونکو پھر کہتی ہین فرشتی ای پروردگار ہماری فلانا شخص ہی کہ نسبت بہ گناہ کیا جاتا ہے
[illegible] فلانی عورت گناہ کرتی ہین فرمایا حضرت نی فرماتا ہی اللہ عزوجل کہ تحقیق بخشا مین نی اونکو بھی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس نہین کوئی دن
[illegible] ہین اوسمین آگ سی برابر دن عرفہ کی نقل کی یہ شرح السنہ مین **الفصل الثانی** سے **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت
[illegible] ذنبھا یقفون بالمزدلفۃ وکانوا یسمون الحمس فکان سائر العرب یقفون بعرفۃ فلما جاء الاسلام امر اللہ نبیہ
[illegible] یقیض منھا فذلک قولہ عزوجل ثم افیضوا من حیث افاض الناس متفق علیہ روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ کہا تہی قریش اور جو شخص کہ
[illegible] کی کٹی ہوئی تہی مزدلفہ مین اور تہی قریش نام کہی جاتی تہی حمس یعنی شجاع اور تہی تمام عرب ٹھہرتی تہی بیچ میدان عرفہ کی پس جبکہ آیا اسلام حکم کیا اللہ
[illegible] ٹھہرین اوسمین پھر پھرین وہان سی پس یہی معنی ہین قول اللہ عزوجل کی پھر پھرو اوس جگہہ سی کہ پھرتی ہین لوگ نقل کی
[illegible] ہین اوسمین اور عرفات حل مین پس قریش اور جو کہ تابع اونکی دین کی تہی مزدلفہ مین ٹھہرتی تہی واسطی ترفع اور تفوق سے
[illegible] اوسکی حرم کی ہین ہم حرم سی باہر نہین نکلتی کی اور سوای قریش کی اور لوگ عرفات مین ٹھہرتی تہی پس جب اسلام آیا تو
[illegible] کرتی ہین یہی اور لوگ کرتی ہین ۱۲ ج ۱ **وعن** عباس بن مرداس ان رسول اللہ صلی اللہ
[illegible] فقد غفرت لھم ما خلا المظالم فانی اخذ للمظلوم منہ قال ای رب ان شئت

Marfat.com

أعطيت المظلوم من الحسنات وغفرت لي
قال فضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم أو قال تبسم ثم قال
ما كنت تضحك فيها فما الذي أضحكك أضحك الله سنك قال
قد استجاب دعائي وغفر لأمتي أخذ التراب فجعل يحثوه على رأسه ويدعو
من جزع رواه ابن ماجة وروى البيهقي في كتاب البعث والنشور اور روايت ہی عباس بن مرداس
واسطی امت اپنی کی عرفہ کی شام کو بخشش کی پس قبول کی گئی کہ تحقیق میں نی بخشا واسطی اوسکی سوای حقوق بندوں کی پس
ظالم سی کہا حضرت نی ای رب میری اگر چاہی تو دی مظلوم کو نعمتون جنت کی سی یعنی بدلی اوسکی حق کی کہ ظالم نی یا
کہی گئی عرفہ کی شام کو پس جب صبح کی حضرت نی مزدلفہ مین پہر مانگی دعا پس قبول کی گئی وہ چیز کہ مانگی تھی کہا راوی نی پس ہنسی حضرت
یا کہا راوی نی مسکرائی پس کہا واسطی حضرت کی ابوبکر رض اور عمر رض نی قربان ہو باپ میرا اور مان میری تمہاری تحقیق یہ ہی وقت کہ نہین ہنستا
مقتضای حال اس ساعت کا نہین ہی کہ ہنسو تم پس کس چیز نی ہنسایا تمکو ہمیشہ ہنساوی اللہ تمہاری دانتونکو یعنی ہمیشہ خوش رہو فرمایا حضرت نی تحقیق
ابلیس نے جب جانا کہ تحقیق اللہ عزوجل نی قبول کی دعا میری اور بخشا واسطی امت میری کی لی مٹی پس شروع کی ڈالنی مٹی اپنی سر پر اور پکارنا شروع کیا ساتھ واویلا
ہلاکت کی یعنی کہنی لگا واویلا اثبورا پس ہنسایا مجکو اوس چیز نی کہ دیکھی مین نی اضطراب اوسکی سی نقل کی یہ ابن ماجہ نی اور فضل کی بیہقی نی کتاب بعث و نشور
مانند اسکی ف ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ مغفرت عام ہوئی کہ حق اللہ بھی بخشی گئی اور حق بندوں کی بھی لیکن یہ قابل تقیید نکالنی کی ہی کہ آنحضرت
سانہ تھی اوس سال مین اونکی لیجی یہ بات ہوئی یا اوسکی حق مین ہی کہ جسکا حج مقبول ہو کہ فسق و فجور حج مین نہ واقع ہوا یا محمول ہی اوس ظالم پر کہ توبہ کی یا کہ
اوای حقوق سی اسلیی کہ فرمایا اللہ تعالی نی ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء وع ۔ جانا چاہیی کہ شفاعت نبی صلی اللہ علیہ
پہونچیگی ہر مسلمان کو خواہ صالح ہو خواہ گنہگار پس صالح کی زیادہ کریگا اللہ تعالی درجات جنت مین بسبب شفاعت کی اور بخشی گا اللہ گنہگار کو بسبب
پہر داخل کریگا اونکو جنت مین اور جو لوگ کہ دوزخ مین ہونگی پس اثر حضرت کی شفاعت کا اونکی حق مین یہ ہوگا کہ کم ہو جائیگا عذاب الیم کی
اور اسیطرح مغفرۃ اللہ تعالی کی پہونچیگی انشاء اللہ تعالی ہر مسلمان کو خواہ صالح ہو خواہ فاجر پس صالح کی تو درجی بلند ہونگی جنت مین
مستحق تہا اوسکا بسبب عمل کی اور فاجر کو یا تو داخل کریگا جنت مین بغیر عذاب کی یا کم کردیگا مدت اوسکی عذاب کی

بَابُ الدَّفْعِ مِنْ عَرَفَةَ وَالْمُزْدَلِفَةِ

باب ہی بیچ بیان پہرنی کی عرفات سی مزدلفہ کی اور بیان

فصل پہلی عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سُئِلَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ كَيْفَ كَانَ
الْوَدَاعِ حِينَ دَفَعَ قَالَ كَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ہشام بن عروہ سی کہ نقل کی اوسنے اپنے باپ سی کہ
پوچہی گئی اسامہ بن زید کہ کسطرح تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع مین جسوقت کہ پہری عرفات سی
دوڑاتی یعنی اپنی سواری نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وراءہ زجرا منکرا وضربا للابل فاشار بسوطہ الیہم وقال یا ایہا الناس
علیکم بالسکینۃ فان البر لیس بالایضاع رواہ البخاری
عرفہ کی یعنی عرفات سی طرف منی کی پہر یعنی کہنے

[illegible] کی اور پھر کرنی منوعات
[illegible] کرو ات کی اور متعرب ہوا و سپر گناہ ہیں نہ منافات ہوئی اس حدیث مین
[illegible] کان ردف النبی صلی اللہ علیہ وسلم من عرفۃ الی المزدلفۃ ثم
[illegible] قال لم یزل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یلبی حتی رمی جمرۃ العقبۃ متفق علیہ
[illegible] رہی پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عرفہ سی مزدلفہ تک پھر پیچھے بٹھا لیا فضل کو مزدلفہ سی منا تک
[illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم لبیک کہتی رہا تک کہ پھینکی کنکری جمرۃ العقبہ پر یعنی دن نحر کی جب پہلی کنکری جمرۃ العقبہ پر ماری
[illegible] کی بخاری اور مسلم نی **وعن** ابن عمر قال جمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم المغرب والعشاء بجمع کل واحدۃ
[illegible] بینہما ولا علی اثر کل واحدۃ منہما رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا جمع کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
[illegible] مزدلفہ مین یعنی عشا کی وقت مین دونون اکھٹی پڑہین پڑہی ہر ایک اونمین سی ساتہ تکبیر کی یعنی مغرب کی یہی جدی تکبیر کہی اور
[illegible] اور نفل نہ پڑہی درمیان اون دونون کی اور نہ پیچھی ہر ایک کی اون دونون مین سی نقل کی یہ بخاری نے
[illegible] کی بعد جو نفل پڑہنی کی نفی کی تو اس سی نفی سنتون کی اور وتر ون کی بعد ان دونون کی نہین لازم آتی ۱۲ ع ۱۰ باب قصہ
[illegible] جو بڑی حدیث جابر سی گذری اور اوسمین جو یہ جملہ ہی لم یسبح بینہما شیئا اسکی شرح مین ملا علی رح نی لکہا ہی کہ جب مغرب عشا مزدلفہ
[illegible] سنتین مغرب کی اور عشا کی اور وتر پڑہی چنانچہ ایک روایت مین بہی یہ آیا ہی انتہی اور شیخ عابد سندہی نی بہی بیچ حاشیہ درمختار کی
[illegible] نقل کر کی لکہا ہی کہ صحیح یہ ہی کہ بعد عشا کی سنتین اور وتر پڑہی **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال ما رأیت رسول اللہ
[illegible] وسلم صلی صلوۃ الا لمیقاتہا الا صلوتین صلوۃ المغرب والعشاء بجمع وصلی الفجر
[illegible] لمیقاتہا متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا نہین دیکہا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
[illegible] نماز مگر اپنی وقت مین سوای دو نمازون کی نماز مغرب کی اور عشا کی مزدلفہ مین یعنی مغرب کی نماز عشا کی وقت مین پڑہی اور پڑہی نماز
[illegible] مزدلفہ مین دن نحر کی پہلی وقت اوسکی سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی [illegible] نمازون کی الگ اور نماز ظہر اور عصر کی بہی حضرت
[illegible] کی نہین کہ عصر ظہر کی وقت مین پڑہی اوسکا ذکر یہان نہین کیا اسلیی کہ ہر کوئی جانتا تہا بسبب اسکی کہ دن تہا حاجت اوسکی بیان
[illegible] وقت سی مراد یہ ہی کہ تاریکی مین پڑہی پہلی وقت معمولی سی کہ اوجالی مین پڑہتی تہی نہ یہ کہ پڑہی پہلی فجر کی اسلیی کہ پہلی فجر سی
[illegible] نہین سب عالمون کی نزدیک ۱۲ ع **وعن** ابن عباس قال انا ممن قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] لیلۃ المزدلفۃ متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا مین اون شخصون نمین تہا کہ آگی بہیجا تہا نبی صلی اللہ
[illegible] کمزور ضعیفون اہل بیت کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ضعیفون سی مراد عورتین اور لڑکی ہین اونکو حضرت نے
[illegible] یا تہا رات مین اور حضرت بعد روشن ہونی صبح کی پہلی طلوع ہونی آفتاب کی سوار ہوئی سنت یہی ہی اور حضرت
[illegible] قدم کی یہ جائز ہی اور دوسری روایت مین آیا ہی چنانچہ وہ آگی آتی ہی کہ حضرت نی ان لوگونکو آگی روانہ کیا اور فرمایا
[illegible] ہی اور بعضی روایتون مین مطلق آیا ہی کہ جاؤ اور رمی جمرۃ العقبہ کی کرو

اوسپر امام شافعی اور امام احمد نے عمل کیا ہی کہ اونکی [illegible]
النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال فی عشیۃ عرفۃ وغدا [illegible]
حتی دخل محسرا وھو من منی قال علیکم بحصی الخذف الذی یرمی بہ الجمرۃ [illegible]
اور روایت ہی عبداللہ بن عباس سی کی نقل کی فضل بن عباس ہی اور تہی فضل سوار تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible]
شام عرفہ کی اور صبح مزدلفہ کی لوگونکو جسوقت کہ بہری اور جلد ہانکین سو اریان اور مارکوٹ بہت کی لازم ہی تمکو چلنا ساتھ آہستگی کی
ہوئی تہی اونٹنی اپنی کو یہانتک کہ داخل ہوئی میدان محسر مین اور وہ ہی منی سی فرمایا لازم ہی تمکو اوٹھا لینا کنکریون کا یعنی جس [illegible]
کہ ماری جاوینگی جمرہ پر یعنی منارون پر اور کہا فضل نی کہ ہمیشہ رہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لبیک کہتی یہانتک کہ ماری کنکری جمرہ [illegible]
پہلی کنکری ماری تو لبیک کہنی موقوف کی نقل کی یہ مسلم نی **ف** فرمایا پیچ شام عرفہ کی یعنی جبکہ عرفات سی مزدلفہ کو چلی اور اوسوقت فضل [illegible]
سوار تہی اور صبح مزدلفہ کی یعنی جبکہ مزدلفہ سی منا کو آتی تہی اور اوسوقت فضل حضرت کی ساتھ سوار تہی اور محسر منی سی ہی یعنی وہ ایک جگہ ہی منی کی
قریب آخر مزدلفہ مین اور خذف کہتی ہین اسکو کہ چھوٹی کنکری یا گٹھلی کھجور کی دونون شہادت کی اونگلیون مین رکھکر پھینکتی ہین اور مراد یہ ہی چھوٹی چھوٹی
کنکریان چنی چنی برابر کہ جیسی وہ ہوتی ہین یہان سی اوٹھالو اور کنکریان جس جگہ سی اوٹھاوین جائز ہی مگر وہ کنکریان کہ منارون پر ایکدفعہ ماری جاتی
پہر اونکو نہ اوٹھاوی اور اگر اونمین سی بہی اوٹھاوی جائز ہی ولیکن خلاف اولی اور شمنی فی شرح نقایہ مین لکھا ہی کہ اون کنکریون سی رمی کرنی کفایت تو
کرتی ہی لیکن فعل برا ہی اور اسمین بہی اختلاف ہی کہ سات کنکریان اوٹھاوی کہ واسطی رمی جمرۃ العقبہ کی آج کام آوینگی یا ستر اوٹھاوی کہ سات تو آج
کام آوین اور تر ستہ اور دنون کی لیی رکہی ✦ ع ح ✦ طیبی **وعن** جابر قال افاض النبی صلی اللہ علیہ وسلم من جمع وعلیہ
السکینۃ وامرھم بالسکینۃ واوضع فی وادی محسر وامرھم ان یرموا بمثل حصی الخذف وقال لعلی لا ارانکم
بعد عامی ھذا اور روایت ہی جابر ہی کہ کہا چلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سی اور اونپر تہی تسکین چلنی مین اور حکم کیا لوگونکو ساتھ آہستہ چلنی کی اور
جلدی چلائی اونٹنی اپنی بیچ میدان محسر کی اور حکم کیا لوگونکو یہ کہ مارین ساتھ مانند کنکریون خذف کی یعنی چنی چنی برابر اور فرمایا حضرت نی شاید
شاید کہ مین نہ دیکہونگا تمکو پیچہی اس برس کی **ف** یعنی مین انتقال کرونگا احکام دین کی اور حج کی مجہی معلوم کرلو اسی سبب سی اس حج کو حجۃ الوداع کہتی تہی
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تعلیم کیی احکام اور وداع کیا لوگونکو اور سال آیندہ مین کہ گیارہوان سال ہجری تہا ربیع الاول کی مہینہ مین
لم اجد ھذا الحدیث فی الصحیحین الا فی جامع الترمذی مع تقدیم وتاخیر کہا صاحب مشکوۃ نی کہ نہین پایا مین نی یہ حدیث
یہ حدیث بخاری اور مسلم مین مگر پائی جامع ترمذی مین ساتھ تقدیم وتاخیر کی یعنی صاحب مصابیح جو اسکو پہلی فصل مین لایا تو دلالت کرتا ہی اوپر
اور اوسمین ہی نہین بس چاہیی تہا کہ اسکو پہلی فصل مین نہ لاتا دوسری فصل مین لاتا اور اعتراض پر ہی باتی رہتا بسبب تقدیم وتاخیر کی
الثانی فصل دوسری **عن** محمد بن قیس بن مخرمۃ قال خطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال
کانوا یدفعون من عرفۃ حین تکون الشمس کانہا عمائم الرجال فی وجوھہم قبل ان تغرب ومن المزدلفۃ
حین تکون کانہا عمائم الرجال فی وجوھہم وانا لا ندفع من عرفۃ حتی تغرب الشمس ومن المزدلفۃ قبل ان تطلع
والشمس رواہ رواہ ابی محمد بن قیس بن مخرمہ سی کہا خطبہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی [illegible]
گویا کہ بڑہان ہین مردونکی بیچ چہرون اونکی پہلی عروسہ [illegible]

Marfat.com

[illegal] آدھا آفتاب باہر ہوتا تھا
[illegal] وقت تھی کہ آدھا آفتاب طلوع ہوتا اور آدھا اندر اور
[illegal] ہی اور ایک صحیح حدیث مین لکھا ہی حدیث یہ رواہ البیہقی ای فی شعب الایمان ولفظ البیہقی خطبنا وساقہ
[illegal] قدمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ المزدلفۃ غیلمۃ بنی عبد المطلب علی حمرات فجعل یلطح افخاذنا
[illegal] حتی تطلع الشمس رواہ ابو داود والنسائی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا اگی بھیجا
[illegal] یعنی رسنا کو رات مزدلفہ کی مین یعنی عید الضحی کی شب مین کہ ہم کتنی ایک لڑکی کی تھی اولاد عبد المطلب کی ہمی سوار گدہون پر پس
[illegal] کہ مارتی تھی ہمارے ایفو پر یعنی ازراہ محبت کی وقت رخصت کی اور فرماتی تھی ای چھوٹی بیٹون میری نہ پھینکنا تم کنکریان منار ہی یعنی
[illegal] تک کہ طلوع آفتاب تعلل کی یہ ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نی ف یہ دلیل ہی اسپر کہ نہین جائز ہی رمی رات مین اور یہی مذہب ہی امام ابو حنیفہ
[illegal] علماء کا اور امام شافعی کی نزدیک آدہی رات کی بعد ہی جائز ہی اور بعد طلوع فجر کی رمی کرنی جائز ہی سبکی نزدیک لیکن امام ابو حنیفہ کی نزدیک جائز
[illegal] ساتھ کہ اہت کی اور بعد طلوع آفتاب کی مستحب ہی ع ح وعن عائشۃ قالت ارسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم بام سلمۃ لیلۃ النحر
[illegal] الجمرۃ قبل الفجر ثم مضت فافاضت وکان ذلک الیوم الیوم الذی یکون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عندھا رواہ ابو داود
[illegal] حدیث ہی عائشہ رضی سی کہ کہا بھیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ام سلمہ کو یعنی مزدلفہ سی منا کو رات عید قربان کی پس کنکریان ماربن منا ہی یعنی
[illegal] پہلی فجر کی پہر چلین اور طواف کیا یعنی طواف فرض اور تہا یہ ن ایسا دن کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اونکی پاس یعنی اونکی نوبت کا دن تہا
[illegal] ابو داود نی ف اسمین اشارہ ہی طرف سبب بھیجنی اونکی رات سی اور طرف سبب رمی کی رات سی اور طواف افاضہ کرنی کی دنمین بخلاف اوپر یونکی
[illegal] نی رات آیندہ مین طواف افاضہ کیا اور شافعی نی دلیل پکڑی ہی ساتہ اس حدیث کی اوپر جائز ہونی رمی جمرہ کی پہلی فجر کی اگرچہ افضل بعد فجر کی
[illegal] مقدمون نی کہا کہ خصوصیت ام سلمہ ہی کو تہی اور اورونکو درست نہین پہلی فجر کی بسبب حدیث ابن عباس کی اور ممکن ہی کہ فجر سی مراد نماز فجر ہو ع
[illegal] ابن عباس قال یلبی المقیم او المعتمر حتی یستلم الحجر رواہ ابو داود وقال وروی موقوفا علی ابن عباس
[illegal] ابن عباس سی کہ کہا لبیک کہی مقیم یا عمرہ کرنیوالا یہانتک کہ بوسہ دی حجر اسود کو نقل کی یہ ابو داود نی یعنی مرفوع اور کہا ابو داود نی کہ روایت کی گئی ہی یہ موقوف ہی ابن عباس پر
[illegal] مکہ کا رہنی والا ہو عمرہ کرنیوالون مین سی اور یا عمرہ کرنیوالا یعنی جو کہ باہر کا آیا ہوا عمرہ کری پس او تمتع کی لیی ہی اور یہانتک کہ بوسہ دی الخ مقصود
[illegal] موقوف کری لبیک وقت چومنی حجر اسود کی جیسی کہ حج مین موقوف کرتی ہین ساتہ رمی جمرۃ العقبہ کی ع ح **الفصل الثالث**
[illegal] یعقوب بن عاصم بن عروۃ انہ سمع الشرید یقول افضت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما مست قدماہ الارض
[illegal] ودر روایت ہی یعقوب بن عاصم بن عروہ تابعی سی یہ کہ اونی سنا شرید صحابی کو کہ کہا پہرا مین ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
[illegal] پاون مبارک کی زمین کو یہانتک کہ آئی مزدلفہ مین نقل کی یہ ابو داود نی ف مقصود یہ ہی کہ تمام راہ مین حضرت سوار چلی پیادہ پا
[illegal] پہر مین یہانتک کہ صحیح بخاری مین آیا ہی کہ حضرت راہ مین درہ پہاڑ کیطرف تشریف لیگئی اور پیشاب کیا پہر وضو کیا اور
[illegal] آپ نی وضو یا نماز آگی ہی یعنی مزدلفہ مین پڑہین گی ع ح وعن ابن شہاب قال اخبرنی سالم ان
[illegal] عبد اللہ کیف تصنع الموقف یوم عرفۃ فقال سالم ان کنت تریدالسنۃ

مُحَجِّرٌ بِالصَّلٰوةِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ [illegible]
فَقُلْتُ لِسَالِمٍ اَفَعَلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَالِمٌ وَهَلْ [illegible]

اور روایت ہی ابن شہاب سی کہ کہا خبر دی مجھکو سالم بن عبداللہ بن عمر رضی یہ کہ حجاج بن یوسف [illegible]
پوچھا عبداللہ بن عمر سی کہ کسطرح کرین ہم بیچ ٹھہرنیکی دن عرفہ کی یعنی نماز ظہر اور عصر کی پہلی وقوف کی [illegible]
تو سنت کا بس سو بری پڑہ یعنی ظہر و عصر دن عرفہ کی پس کہا عبداللہ ابن عمر رضی کہ سچ کہا سالم نی کہ تہی صحابہ عمل کرتی [illegible]
طریقہ سنت کی کہا ابن شہاب نے کہ کہا میں نے سالم کو کہ کیا کیا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس کہا سالم نی کہ نہین اتباع کرتی اسمین بیچ [illegible]
کا نقل کی یہ بخاری نی ف حجاج بن یوسف ظالم مشہور ہی کہ جسنی ایک لاکہ اور بیس ہزار آدمی باندہ کر قتل کیی تہی وہ عبدالملک بن مروان کی طرف سی
بن زبیر پر چڑہ کر آیا تہا مکہ مین اور اونکو سولی پر کھینچا بعد ازان عبدالملک نی اوسی سال حجاج بن یوسف کو امیر کیا حاجیون پر اور حکم کیا اوسکو کہ
تمام افعال حج مین عبداللہ بن عمر کی اقوال اور افعال کی اور پوچہتا رہنا اونسی مسائل حج کی اور مخالفت اونکی نکرنا پس اوسی سال عبداللہ بن عمر نی

بَابُ رَمْيِ الْجِمَارِ

باب ہی بیچ بیان پہینکنی کنکریون کی مناروں پر ف جمار اہل مین سنگریزونکو کہتی ہین اور جمار جمع نام اون سنگریزونکا ہی کہ
منارونپر ماری جاتی ہین اور جن منارونپر کہ وہ سنگریزی ماری جاتی ہین اونکو جمرات کہتی ہین بسبب پہینکنی جمار کی اوپر اور جمرات تین ہین جمرہ اولی اور جمرہ وسطی
اور جمرۃ العقبہ عید کی روز تو فقط جمرۃ العقبہ ہی پر کنکریان مارتی ہین اور گیارہوین اور بارہوین اور تیرہوین کو تینون پر اور اونپر کنکریان مارنی واجب ہی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي عَلٰى رَاحِلَتِهٖ يَوْمَ النَّحْرِ وَيَقُوْلُ لِتَاْخُذُوْا
مَنَاسِكَكُمْ فَاِنِّيْ لَا اَدْرِيْ لَعَلِّيْ لَا اَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِيْ هٰذِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی جابر سی کہ کہا دیکہا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مارتی کنکریان سوار اپنی سواری پر دن نحر کی اور فرماتی کہ سیکہو افعال حج کی اسلیی کہ تحقیق مین نہین جانتا شاید کہ مین نہ حج کرون پیچہی اس حج اپنی سکے
نقل کی یہ مسلم نی ف کہا شافعی نی کہ مستحب ہی اوسکو کہ پہونچی منا مین سوار یہ کہ رمی کری جمرۃ العقبہ کو دن نحر کی سوار اور جو کوئی پہونچی منا مین پیادہ رمی
کری جمرۃ العقبہ کو پیادہ اور گیارہوین بارہوین کو رمی کری سب جمرات کو پیادہ اور تیرہوین کو سوار اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ جو رمی کرے اونکی رمی پیچہی
جمرۂ اولی اور جمرۂ وسطی کی اوسمین افضل یہ ہی کہ پیادہ پاکری اسلیی کہ بعد اوسکی کہڑا رہنا ہی اور دعا کرنی اور حالت پیادہ پانی کی توقیت [illegible]
اور جو کچہ کہ حدیثون صحیحہ مین آیا ہی یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی رمی جمرۃ العقبہ کی کی دن نحر کی سوار اور دونو نمین رمی کی پیادہ [illegible]

وَعَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ [illegible]

اور روایت ہی جابر سی کہ کہا دیکہا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مارتی منا ریکو سا نہ مانند کنکریون خذف کی یعنی چہوٹی چہوٹی کنکریان
نقل کی یہ مسلم نی ف طور کنکریان پہینکنی کا مختلف لکہا ہی لیکن صحیح تر یہ ہی کہ اونگلی شہادت اور انگوٹہ کی سر نسی پکڑکر یعنی [illegible]
اور معمول بہی اب اسطرح ہی ع ع وَعَنْهُ قَالَ رَمٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى
فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر سی کی کہا پہینکین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کنکریان منا مین دن نحر کی وقت چاشت کی اور
دوپہر ڈہلی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف اگر کنکریان مناروں پر ڈال دی پہینکی نہین تو کافی ہی لیکن ہی [illegible]
ہین بعد طلوع آفتاب سی زوال کی پہلی تک کو اور پیچہی دن نحر کی [illegible]
کہ اس حدیث سی یہ معلوم ہوا کہ وقت رمی کا دوسری دن [illegible]

[illegible] روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی یہ کہ وہ پہونچی طرف جمرۂ کبریٰ کی ابی جمرۃ العقبہ
[illegible] کنکریان اللہ اکبر کہتی تہی سات ہر کنکری کی پھر کہا ابن مسعود نی کہ اسطیرح پھینکین
[illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف یہ کیا کعبہ کو بائین طرف اور منی کو داہنی طرف
[illegible] کہ تلبیہ روکدیا ابن عمر سی اور بیہقی نی روایت کیا ہی کہ حضرت تکبیر کہتی تہی ساتہ ہر کنکری کی اللہ اکبر اللہ اکبر اللہم اجعلہ
[illegible] مقبولا اور خاص سورۂ بقرہ کو اسلیی ذکر کیا کہ اوسمین افعال حج کی مذکور ہین ۔ ع وعن جابر قال قال رسول
[illegible] لا تنجمار توہ ورمی الجمار توہ والسعی بین الصفا والمروۃ توہ والطواف توہ واذا استجمر احدکم فلیستجمر توہ رواہ
[illegible] کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ استنجا طاق ہی یعنی ڈہیلی لیوی اور پھینکنا کنکریون کا طاق ہی یعنی سات کنکریان
[illegible] درمیان صفا اور مروی کی طاق ہی یعنی سات بار اور گرد پھرنا خانہ کعبہ کی طاق ہی یعنی سات بار اور جسوقت کہ دہونی اگر کی لیوی
[illegible] چاہی کہ طاق لیوی یعنی تین بار یا پانچ بار یا سات بار نقل کی یہ مسلم نی ف سات سات کنکریان پھینکنی جمرات پر واجب ہی اور سات بار
[illegible] درمیان صفا اور مروی کی واجب ہی اور طواف مین سات بار پھرنا فرض ہی جمہور کی نزدیک اور ہماری نزدیک چار اشواط یعنی چھ پھیرے فرض مین

الفصل الثانی ۔ فصل دوسری

عن قدامۃ بن عبداللہ بن عمار قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرمی الجمرۃ
[illegible] یوم النحر علی ناقۃ صہباء لیس ضرب ولا طرد ولیس قیل الیک الیک رواہ الشافعی والترمذی والنسائی وابن ماجہ والدارمی
[illegible] قدامہ بن عبداللہ بن عمار سی کہ کہا دیکہا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پھینکتی تہی کنکریان یعنی جمرۃ العقبہ پر دن نحر کی سوار اونٹ
[illegible] اوس جگہ مارنا اور نہ ہانکنا اور نہ کہنا ایکطرف ہو ایکطرف ہو نقل کی یہ شافعی اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف صہبا اوس اونٹنی کو
[illegible] کہ سفیدی اوسکی ساتہ سرخی کی ملی ہو اسطرح کہ نوکین بالون کی سرخ ہون اور اندری سفید اور اخیر حدیث کا حاصل یہ ہی کہ جسیی امیر اونکی آگی نقیب
[illegible] کرتی چلتی ہین حضرت کی آگی معمول نہ تہا ۔ ع وعن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ [illegible] جعل الجمرۃ
[illegible] الصفا والمروۃ لاقامۃ ذکر اللہ رواہ الترمذی والدارمی وقال الترمذی [illegible] اور روایت ہی عائشہ رضہ سی کہ نقل
[illegible] کہ فرمایا نہین مقرر کیا گیا مارنا شیطانونکا اور پھرنا درمیان صفا اور مروی کی مگر واسطی قائم کرنی یاد خدا کی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی
[illegible] حدیث حسن صحیح ہی ف ظاہر مین یہ فعل ایسی ہین کہ انکا عبادت ہونا نہین معلوم ہوتا ہی اسلیی فرمایا کہ یہ مقرر ہوئی واسطے
[illegible] ہین ساتہ ہر کنکری کی اور دعائین مذکورہ سنت ہین یہی مین ۔ ع وعنہا قالت قلنا یا رسول اللہ الا نبنی
[illegible] کہ منا من سبق رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی [illegible] اور روایت ہی عائشہ رضہ سی کہا
[illegible] ہمارے واسطے کیا ایسی عمارت کہ سایہ کریگی تمکو منا مین فرمایا نہین منا جگہ ہی ٹہہرانی اونٹ اوس شخص کی کہ پہلی پہونچی اصل کی
[illegible] یہ ہین کہ خصوصیت اسمین ساتہ سبقت کی ہی نہ ساتہ مکان بنانی کی یعنی منا ایسی جگہ ہی کہ کسی کی لیی
[illegible] حق اور سکار نہی ہی ۔ ع الفصل الثالث فصل تیسری عن نافع قال ان
[illegible] ویدعو اللہ ولا یقف عند جمرۃ العقبۃ رواہ مالک

Marfat.com

روایت ہی نافع سی کہ کہا تحقیق ابن عمر نی مہر نی تردیک دمی
بکمتی اللہ سی یعنی ہاتھہ اوٹھاکر اور نہ ٹھہرتی نزدیک جمرۃ العقبہ کی تقل کی یہ مالک نی
جب اوپر رمی کرچکتی تو ٹھہر کر دعا وغیرہ کرتی وہان ٹھہرنا اور دعا وزاری کرنی اور تسبیحات مذکورہ
سورہ بقر کی کھڑی رہنا چاہیی اور بعضی اہل اللہ اتنی کھڑی رہی ہین کہ اونکی پاؤن ورم کرگئی ہین اور
کی نہ دن نحر کی اور نہ ایام مین اور اس سی نہین لازم آتا ہی ترک کرنا دعا کا بالکل اور باب یوم النحر مین اوپر
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ✽ ع ح **بَابُ الْهَدْيِ** باب ہی بیچ بیان ہدی کی ف ہدی سانہ رہو
اون چارپایون کا ہی کہ حرم مین ذبح کیی جاتی ہین واسطی طلب ثواب کی خواہ بکری دنبہ بھیڑ ہو خواہ گائین بیل بھینس خواہ اونٹ
شرطی سو ہی نہین ہی کفایت کرتی ہی بکری اور مانند اسکی ہر جگہہ مگر جبکہ طواف الزیارۃ کری حالت جنابت مین یا حیض مین یا نفاس
فرقہ کی پلی سر منڈانی کی تو نہین کفایت کرتا اوسمین مگر بدنہ یعنی اونٹ یا گائین اور ہدی دو قسم پر ہین واجب اور تطوع یعنی نفل ہر ہدی
قسمین ہین ہدی قران اور ہدی تمتع اور ہدی جنایات اور ہدی نذر اور ہدی احصار اور وجہ تسمیہ ہدی کی یہ ہی کہ ہدیہ بھیجتا ہی اوسکو جناب
ذبح کی حاصل کرتا ہی اللہ تعالی سی بسبب اوسکی ✽ ح ✽ مولانا ✽ ملتقی الابحر **الْفَصْلُ الْأَوَّلُ** فصل ہی **عَنِ** ابن عباس سی قال
صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظہر بذی الحلیفۃ ثم دعا بناقتہ فاشعرہا فی صفحۃ سنامہا الایمن وسلت الدم عنہا
ذی الحلیفہ کی پہر منگوائی اونٹنی اپنی پس خم کیا اونٹنی کو بیچ کنارہ کوہان داہنی اوسکی کی اور پونچھ الا خون اوسکا اور بارہ الا گلی مین جوتیان
پہر سوار ہوئی اپنی اونٹنی پر کہ نام اوسکا قصواتھا پس جبکہ اوٹھایا اونٹنی نی آنحضرتؐ کو بیدا پر کہ نام ایک جگہہ کا ہی لبیک کہی ساتہ حج کی تقل کی پہر مسلم
ف یعنی جب حضرتؐ حج کی لیی چلی اور ذی الحلیفہ مین کہ میقات اہل مدینہ کا ہی پہونچی تو ظہر کی نماز پڑہی پہر منگوائی اونٹنی اپنی کہ جسکا
داہنی جانب پس نیزہ مارا اوسکی کوہان کی داہنی جانب مین اور خون پونچھکر دو جوتیان اوسکی گلی مین ڈالین واسطی علامت ہدی کی تا کہ
معلوم کرلین کہ ہدی ہی پس نہ تعرض کرین قزاق اور اگر راہ بہول جاوی تو لوگ پہونچا دیوین اور یہ عادت اہل جاہلیت کی تہی کہ
تو اوسکو لوٹ لیتی اور جسکو دیکہتی اسطرح پر تو چہوڑ دیتی پہر شارع نی بہی اسکو روا رکہا واسطی اغراض مذکورہ کی اور جمہور ائمہ
نزدیک سنت ہی لیکن غنم مین یعنی بکری دنبہ بھیڑ مین ترک کری اشعار کو اسلیی کہ ضعیف ہین اور تقلید کافی ہی اور
مستحب ہی اور اشعار مطلق مکروہ ہی اور علمار نی تاویل اسکی یہ کی ہی کہ امام ابوحنیفہ نی اپنی زمانہ کی اشعار کو مکروہ کہا ہی کہ اوسوقت
زخمی کردیتی تہی کہ خوف ہوتا تہا سرایت زخم کا نہ یہ کہ اصل اشعار کو مکروہ جانتی تہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ
اور باب صلوٰۃ السفر مین بخاری اور مسلم کی حدیث گذری اوس سی معلوم ہوا کہ حضرتؐ نی نماز ظہر کی مدینہ مین اور عصر کی
یون دیجاوی کہ ابن عباس نی حضرتؐ کی ساتہ نماز ظہر کی مدینہ مین نہ پڑہی ہوگی حضرتؐ کو نقل پڑہتی
ہین اور لبیک کہی ساتہ حج کی یعنی اور عمری کی اسلیی کہ صحیحین مین انس سی آیا ہی کہ تمتع
اور عمری کی پس راوی نی فقط حج ہی ذکر کیا اسلیی کہ وہ اصل ہی
النبی صلی اللہ علیہ

[illegible] اور
[illegible] قَالَ [illegible] رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ
[illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عائشہ رضہ کیطرف سی ایک گاہی دن نحر کی قتل کی یہ مسلم نی
[illegible] عَنْ بَعْضِ نِسَائِهٖ بَقَرَةً فِيْ حَجَّتِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا نحر کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی
[illegible] بدلون مین نحر کی یہ مسلم نی ف کہا گیا ہی کہ یہ حدیث اور اوپر کی حدیث محمول ہین اسپر کہ حضرت نی اونکی اذن
[illegible] کرنی غیر کیطرف فسی بغیر اذن اوسکیکی روایتین ذکر کیا طیبی ۔ اور مشہور ائمہ کی نزدیک ہی کہ گاہی سات تک کیطرف سی قربانی
[illegible] نزدیک ایک گاہی یا ایک بکری وغیرہ تمام گہر والونکیطرف فسی کفایت کرتی ہی پس یہ حدیث دلیل انکی ہوسکتی ہی اگر سات [illegible]
[illegible] نزدیک محمول ہی اسپر کہ سات کیطرف فسی کی ہوگی ۔ ع ح ۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رضہ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ النَّبِيِّ [illegible]
[illegible] ثُمَّ قَلَّدَهَا وَأَشْعَرَهَا وَأَهْدَاهَا فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ أُحِلَّ لَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ رضہ سی کہا میں نی [illegible]
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹونکی اپنی ہاتھ سی پہر ڈالی اونکی گلی مین اور زخمی کیا اونکو یعنی کوہان اونکی زخمی کیی اور ہدی کرکی بہیجا اونکو طرف خانہ
[illegible] حال حج فرض ہوا تو حضرت ابوبکر رضہ کو امیر حاجیونکا کرکی بہیجا اور اونکی ساتہ اونٹ ہدی کی بہیجی پس حرام ہوئی حضرت پر کوئی چیز کہ تہی حلال
[illegible] نبی قتل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی حضرت پر احکام احرام کی جاری نہوئی اور حضرت عائشہ رضہ نی یہ بات اسلیی کہی کہ اونہون نی سنا تہا
[illegible] ہین کہ جو کوئی ہدی مکہ کو بہیجی حرام ہوتی ہین اوسپر وہ چیزین کہ حرام ہوتی ہین محرم پر یہانتک کہ [illegible] ہدی حرم تہا [illegible]
[illegible] ان کی قول ابن عباس کا رد کیا ۔ ح ۔ وَعَنْهَا قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَهَا مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدِيْ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَهٗ [illegible]
[illegible] عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ رضہ سی کہ کہا بٹی مین نی ہار اونٹون کی صوف کی کہ تہا میری پاس پہر بہیجا اونٹونکو ہی کرکی سا
[illegible] یعنی حضرت ابوبکر رضہ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوْ
[illegible] ارْكَبْهَا فَقَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ أَوِ الثَّالِثَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
[illegible] ابی ہریرہ رضہ سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا ایک شخص کو کہ ہانکتا ہی اونٹ [illegible] پہر کہا اوسی کہ تحقیق یہ ہی
[illegible] سوار ہوون اسپر وہ سمجہا کہ مطلق ہدی پر سوار ہونا درست نہین فرمایا کہ سوار ہو [illegible] کہا اوسی کہ یہ ہدی ہی فرمایا سوار ہو وای ہے
[illegible] ہون اور پہر تو عذر کرتا ہی یہ بات دوسری بار مین فرمائی یا تیسری بار مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ
[illegible] عَبْدَ اللّٰهِ سُئِلَ عَنْ رُكُوْبِ الْهَدْيِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوْفِ
[illegible] مُحْتَاجًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی الزبیر سی کہ کہا سنا مین نی جابر بن عبداللہ سی کہ پوچہی گئی سوار
[illegible] کہا سنا مین نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی سوار ہو اوسپر اچہی طرح یعنی اسطرح سوار ہو کہ ضرر نہ پہونچی اوسکو جسوقت
[illegible] کی [illegible] اور سواری نقل کی یہ مسلم نی ف اختلاف کیا ہی علمارنی کہ سوار ہونا ہدی پر درست ہی یا نہین بعضے
[illegible] اور مقید کرتی ہین کہ اگر ضرورت پڑی تو سوار ہووی اور نہین تو نہین پس جن روایتون مین کہ مطلق امر سوار ہونیکا
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ عَشَرَ بَدَنَةً مَعَ رَجُلٍ [illegible]
[illegible] ثُمَّ اصْبُغْ نَعْلَيْهَا فِيْ دَمِهَا ثُمَّ اجْعَلْهَا عَلَى صَفْحَتِهَا

وَلَا تَاكُلْ مِنْهَا اَنْتَ وَلَا اَحَدٌ [illegible]

سانہ ایک شخص کی یعنی ناجیہ اسلمی کی مکہ کو اور امیر کیا اوسکو اونمین [illegible]
کرون مین اوس اونٹ کو کہ نہ چل سکی اونمین سی یعنی بسبب تھک جانی کی یا [illegible]
خون اوسکی مین یعنی وہ پاپوشین کہ گلی مین ڈالین تمین بطریق بار کی پھر جیاب دی تو اون پاپوشون [illegible]
اور نہ کوئی رفیقون تیری سی نقل کی یہ مسلم نی ف چاہیہ دینی کو اسلیی فرمایا کہ تا جانمین راہ چلنی والی کہ [illegible]
اوسکا غنیا پر حرام ہی اور نہ کہا تو اوسمین سی الخ برابر ہی کہ فقیر ہو یا غنی ہو انکو مطلق منع اسلیی کیا کہ کہین بہانہ [illegible]
کرڈالین اور اگر کوئی کہی کہ جب کہاویگا اوسکو کوئی قافلہ مین سی تو یون ہین ضائع ہوگا جواب یہ کہ جنگل کی رہنی والی [illegible]
کہ بعد اونکی آتی ہین وہ فائدہ اوٹھاتی ہین اوس سی ف ع ف رستی مین جو ہدی ہلاک ہونی لگی اور اوسکو ذبح کری اوسکا تو یہ حکم ہی [illegible]
اغنیا کو اور قافلہ والونکو درست نہین لیکن اسمین تفصیل ہی چنانچہ وہ ملتقی الابحر اور در مختار مین مذکور ہی کہ ہدی واجب جو ہلاک ہونی لگی یا [illegible]
اور ہدی قائم مقام اوسکی کری اور اوسکو جو چاہی سو کری اور اگر ہدی نفل ہلاک ہونی لگی تو ذبح کری اوسکو اور جوتی اوسکی خون مین رنگ کر [illegible]
چھاپہ دی اور نہ کہاوی اوس سی اور نہ غنی انتہی اور جو ہدی جا کر ذبح ہو اوسکا حکم اسی فصل کی اخیر حدیث کی فائدہ مین مذکور ہی کہ ہدی [illegible]
قران اور قربانی مین سی کہا مستحب ہی اور سوای انکی نہین درست اور شارحین کو اس حدیث کی شرح مین چوک ہوئی ہی کہ لکھا ہی کہ یہ حکم اوس ہدی کا
ہی کہ واجب کیا ہو اوسکو اپنی پر یعنی ہدی نذر اور جبکہ ہو نفل تو کہانا اوسکا درست ہی انتہی پس اونہون نی رستی کی ہدی کو دوانکی ہدی پر قیاس کر کی
یہ لکھا ہی اور یہ ہی خلاف متون کی واللہ اعلم ف مولانا ف وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible]
الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا نحر کیا ہمنی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سال حدیبیہ
کی اونٹ سات کیطرف سی اور گائین سات کیطرف سی نقل کی یہ مسلم نی ف اسمین دلیل ہی واسطی امام اعظم رح اور اکثر اہل علم کی کہ جائز ہی شتر
سات کا اونٹ مین اور گائی مین جبکہ سبکو قربت یعنی ثواب منظور ہو خواہ قربت اسطرح کی ہو جیسی ایک کو ہدی منظور ہو اور دوسری کو ہدی
جیسی کہ بعضی ہدی کا ارادہ کرین اور بعضی قربانی کا اور امام شافعی کی نزدیک اگر بعضی ارادہ کرین قربت کا اور بعضی گوشت کا
کی نزدیک نہین جائز ہی شریک ہونا واجب مین مطلق اور بکری مین شریک ہونا نہین جائز ہی بالاجماع ف طیبی ف
اَنَّهُ اَتٰى عَلٰى رَجُلٍ قَدْ اَنَاخَ بَدَنَتَهُ يَنْحَرُهَا قَالَ ابْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً سُنَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى [illegible]
اور روایت ہی ابن عمر سی یہ کہ وہ آئی ایک شخص کی پاس کہ بٹھایا تھا اونٹ اپنا درحالیکہ نحر کرتا تھا اوسکو کہا ابن [illegible]
یعنی بایان لازم پکڑ طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف نحر کہتی ہین نحر کرنا اونٹ کی سینہ مین
گائین وغیرہ کی گلا کاٹنی کو پس نحر اونٹ مین سنت ہی اور ذبح گائین بکری وغیرہ مین اور طریق سنت پر یہ ہی کہ اونٹ کو کھڑا
باندہی اور اوسکی سینہ پر نیزہ ماری تا خون جاری ہو اور وہ گر پڑی اور ابن ہمام نی لکھا ہی [illegible]
کھڑا نہ کر سکی تو بٹھا کر کرنا افضل ہی لٹا کر کرنی سی اور گائین بکری وغیرہ کو [illegible]
اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقُوْمَ عَلٰى بُدْنِهٖ [illegible]
لِاُعْطِيَهُمْ مِنْ عِنْدِهِ وَمُقَسِّمَ [illegible]

Marfat.com

[illegible] اور جانور کو [illegible] کی بعد دیدی قصاب کو اوسکی مزدوری مین
[illegible] اوسکی اگر بعد دیدی تو بھی جائز ہی اور ہدی کی دودھ نہ دوہی بلکہ اوسکی چھاتی پر ٹھنڈا
[illegible] ع ومتفق **وعن** جابر قال کنا لا نا کل من لحوم بدننا فوق ثلث
[illegible] فقال کلوا وتزودوا فاکلنا وتزودنا متفق علیہ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا
[illegible] تین دن سی پہر خصت دی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہاؤ اور توشہ کر رکھو یعنی بعد تین دن
[illegible] کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** ابتدا اسلام مین لوگونکو احتیاج گوشت کی بہت تہی حضرت نی حکم فرمادیا تہا
[illegible] کے منع کر کہا کرو کہانیکے لیے بشدید یا کرو بعد ازان کہ احتیاج نرہی اور قربانی کرنی سبکو میسر ہوئی اجازت فرمادی
[illegible] علاقہ نہین لوگونکا شمنی نی **ف** مستحب ہے کہانا ہدی نفل اور متعہ اور قران اور قربانی مین سی اور نہین جائز ہی سوای انکے
[illegible] سیلو کفارات ہین ح ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ
[illegible] الحدیبیۃ فی ھدایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جملا کان لابی جھل فی راسہ برۃ من فضۃ
[illegible] یغیظ بذلک المشرکین رواہ ابوداود **ف** روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لیگئی سال حدیبیہ کے
[illegible] اونٹ کہ تہا ابو جہل کا اوسکی ناک مین ایک نتہنی تہی چاندی کی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ سونی کی تہی غصہ مین ڈالتے تہے
[illegible] نقل کی یہہ ابوداود نی **ف** حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چھٹی سال ہجری مین عمرہ کو تشریف لیچلے تہے کہ مشرکون نی حدیبیہ مین روکا
[illegible] دیا چنانچہ یہہ قصہ مشہور ہی پس اس سفر مین جو حضرت اونٹ اپنی ہدی کی لیگئی ذبح کرنیکی لیے اونمین ایک اونٹ ابو جہل کا بہی تہا کہ بدر کی
[illegible] آیا تہا اوسکو حضرت اسلیے لیگئی تا مشرکون دیکہکر غمگین ہون اور جلین کہ مسلمانونکے ہاتہہ پڑا اور ذبح کیا گیا اس سی معلوم ہوا کہ
[illegible] کو مستحب ہے ع ح **وعن** ناجیۃ الخزاعی قال قلت یا رسول اللہ [illegible] اصنع بما عطب
[illegible] ثم اغمس نعلها فی دمها ثم خل بین الناس وبینها فیاکلون رواہ مالک والترمذی وابن
[illegible] والدارمی عن ناجیۃ الاسلمی اور روایت ہی ناجیہ خزاعی سی کہ کہا مینی یا رسول اللہ کسطرح کرون مین جو تہہ اوس
[illegible] فرمایا کہ ذبح کر ڈال اوسکو پہر رنگ پاپوش اوسکی اوسکی خون مین یعنی جو کہ اوسکی ہار مین ہی اوسکو
[illegible] پہاڑ پہر چہوڑدی درمیان لوگونکی اور درمیان ہدی کی یعنی منع نکر فقرا کو اوسکو کہانی سی پس کہا بین
[illegible] ابن ماجہ نی اور نقل کی یہہ ابوداود اور دارمی نی ناجیہ اسلمی سی **ف** کہا ہین وہ اوس سے یعنی فقرا
[illegible] اسکا تفصیل ہو چکا ہی اور ناجیہ اسلمی سی ظاہر یہہ ہی کہ اختلاف نسبت مین ہی اور ذات ایک ہے
[illegible] اسلمی کہا اور بعضون نی خزاعی اور یہہ دونون نام اوسکی قبیلہ کی ہین ح **وعن** عبد اللہ
[illegible] قال ان اعظم الایام عند اللہ یوم النحر ثم یوم القر قال ثور وہو الیوم
[illegible] خمس اعیست فطفقن یزدلفن الیہ بایتہن یبدء

Marfat.com

قال فلما وجبت جنوبها قال

عبداللہ بن قرط سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا [illegible] ن

اور وہ دن دوسرا ہے یعنی گیارھوین تاریخ کہا راوی نے اور نزدیک کیا نبی صلی [illegible]

طرف حضرت کی تاکسکو اونمین سے پہلی ذبح کرین کہا راوی نے پس جب گرین کروٹین جانور [illegible]

نہ سمجھا مین اوسکو پھر کہا مینے یعنی اوس شخص کو کہ پاس تھا میرے کہ کیا فرمایا حضرت نے کہا اوسنے کہ فرمایا [illegible]

یہہ ابوداؤد نے وَذُكِرَ حَدِيثَا بْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ فِي بَابِ الْأُضْحِيَةِ اور ذکر کی گئین حدیثین ابن عباس اور جابر کی باب اضحیہ کے

بہت بڑا دن الخ کہا طیبی نے کہ مراد یہہ ہے کہ جملہ بزرگ ایام سے دن نحر کا ہے اسلیے کہ عشرہ افضل ہے ہر سوا دی [illegible]

کا ہے پھر بعضی حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ افضل ایام عشرہ ذیحجہ کا ہے اور بعضی سے معلوم ہوتا ہے کہ عشرہ اخیر رمضان کا [illegible]

یون دیجاوے کہ حدیثون عشرہ ذیحجہ کو مقید کرین بساتھہ اشہر حرم کے یعنی اشہر حرم مین عشرہ ذیحجہ کا افضل ہے [illegible]

مہینون مین افضل ہے اور عشرہ رمضان کا مطلق افضل ہے اور نہین بعید ہے یہہ کہ کہا جاوے کہ افضلیت مختلف ہے باعتبار [illegible]

رمضان مین روزے رکھے جاتے ہین اور ثواب عبادت کا بہت ہوتا ہے اور عشرہ اخیر مین اعتکاف ہوتا ہے اس جہت سے تو عشرہ اخیر رمضان کا [illegible]

افضل ہے اور عشرہ ذیحجہ مین افعال حج کے اور قربانی ہوتی ہے اس جہت سے وہ افضل ہے اور پھر دن قر کا عید کے دوسرے دن کا یعنی نام اسلیے ہوا کہ لوگ [illegible]

قرار و آرام پاتے ہین اوسدن منا مین بعد رمی جمار اوٹھانیکے ادای مناسک مین اور حدیث صحیح مین آیا ہے کہ عرفہ افضل ایام ہے [illegible]

کہ جملہ افضل ایام سے دن قر کا ہے اور تاکسکو اون مین پہلی ذبح کرین یعنی واسطے حاصل کرنے برکت دست مبارک حضرت کی ہر ایک [illegible]

مجھ سے پہلے ذبح کرین اور یہہ معجزہ تھا حضرت کا ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عَنْ** سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قَالَ [illegible]

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ضَحَّى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَالِثَةٍ وَفِي بَيْتِهِ مِنْهُ شَيْءٌ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ [illegible]

كَمَا فَعَلْنَا الْعَامَ الْمَاضِيَ قَالَ كُلُوا وَأَطْعِمُوا وَادَّخِرُوا فَإِنَّ ذَلِكَ الْعَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جَهْدٌ فَأَرَدْتُ أَنْ تُعِينُوا فِيهَا [illegible]

روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قربانی کرے تم مین سے پس نہ صبح کرے بیچ تیسرے دن کے [illegible]

مین ہو کچھہ گوشت قربانی کا پس جبکہ ہوا اگلا برس کہا بعض صحابہ نے ای رسول خدا کیا کرین ہم جیسا کیا تھا ہمنے سال گذرے ہو [illegible]

قربانی بعد تین دن کے فرمایا کھاؤ اور کھلاؤ اور ذخیرہ کرو اسلیے کہ تحقیق اوس سال مین لوگون پر تھی محنت و مشقت [illegible]

ساتھہ منع کرینگے جمع کرنے سے یہہ کہ مدد کرو تم اونکی یعنی اب حاجت نرہی نہی کی نرہی اگر کہو گے اجازت ہو [illegible]

ایکسال قحط شدید ہوا تھا مدینہ مین کہ تمام مدینہ بھر گیا تھا باہر کے رہنے والون سے اوس سال حضرت نے فرمایا تھا کہ [illegible]

نکر رکھین سال آیندہ مین جب حاجت نرہے تو اجازت دیدی رکھنے کی ع **وَعَنْ** سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ [illegible]

إِنَّا كُنَّا نَهَيْنَاكُمْ عَنْ لُحُومِهَا أَنْ تَأْكُلُوهَا فَوْقَ ثَلَاثٍ لِكَيْ تَسَعَكُمْ جَاءَ اللهُ بِالسَّعَةِ فَكُلُوا وَادَّخِرُوا [illegible]

هٰذِهِ الْأَيَّامَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے بیشتر کی [illegible]

تھی ہم منع کرتے تمکو گوشت قربانی کا ہدی کیسے یہہ کہ کھاؤ تم اوسکو زیادہ تین دن سے [illegible]

وسعت پس کھاؤ اور بے خیر کرو اور ثواب طلب کرو [illegible]

Marfat.com

الفصل الاول فصل پہلی عَنِ ابْنِ

[illegible] وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

[illegible] سر منڈایا سر بہا حجۃ الوداع میں اور بعضے لوگون نے بھی منڈایا صحابیون مین سے اور کتروائی بال بعضے

[illegible] بعضون نے واسطے متابعت حضرت کی اور حاصل کرنی فضیلت کے سر منڈایا اور بعضون نے عمل جواز پر کیا کہ

[illegible] آیا ہی کہ حضرت نے عمرۃ القضا مین بال کتروائی پس دونون چیزین حضرت سے ثابت ہوئین لیکن افضل سر منڈانا ہی ہے

[illegible] قَالَ قَالَ لِي مُعَاوِيَةُ إِنِّي قَصَّرْتُ مِنْ رَأْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْمَرْوَةِ بِمِشْقَصٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

[illegible] عباس سے کہ کہا واسطے میرے معاویہ نے کہ تحقیق مین نے کتری بال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نزدیک مروہ کے ساتھہ پیکان تیر کی نقل کی یہہ بخاری

[illegible] نے کہا کہ مشقص بڑی قینچی کو کہتے ہین اور یہہ معنی مناسب تر اور ظاہر تر ہین اور ثابت ہوا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بال

[illegible] حج مین بلکہ سر منڈایا تھا پس یہہ بال کتروانی معاویہ نے روایت کی عمرے مین تھی چنانچہ دلالت کرتا ہی اسپر یہہ کہنا کہ نزدیک مروہ کے اس لیے

[illegible] تا کترنے والون پر ح ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ

[illegible] قَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت

[illegible] یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حجۃ الوداع مین یا الٰہی رحم کر سر منڈانیوالون پر عرض کیا صحابہ نے اور کتروانے والون

[illegible] دعا رحمت کی کیجیے یا رسول اللہ فرمایا یا الٰہی رحم کر سر منڈانیوالون پر عرض کیا صحابہ نے اور کتروانے والے

[illegible] کے لیے بھی دعا رحمت کی کیجیے یا رسول اللہ کہا حضرت نے اور کتروانے والون پر بھی رحم کر نقل کی یہہ بخاری اور

[illegible] اس سے افضلیت سر منڈانے کی معلوم ہوئی کہ حضرت نے کئی بار سر منڈانیوالے کے لیے دعا کی اور کتروانیوالون کے

[illegible] ع وَعَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ جَدَّتِهِ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ [illegible] لِلْوَدَاعِ دَعَا لِلْمُحَلِّقِينَ

[illegible] مَرَّةً وَاحِدَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی یحیی بن حصین سے کہ نقل کی اپنی دادی سے کہ کنیت اوسکی ام الحصین ہے یہہ کہ اوسنے سنا نبی

[illegible] حجۃ الوداع مین کہ دعا کی واسطے منڈانیوالون کے تین بار اور واسطے کتروانیوالون کے ایک بار یعنی اخیر کو نقل کی یہہ مسلم ف

[illegible] اسکا اوپر مذکور ہوئی اوس سے معلوم ہوا کہ حضرت نے دو بار سر منڈانیوالون کے لیے دعا کی اور تیسری بار مین کتروانیوالون کے

[illegible] روایت مین آیا ہی کہ جو تھی بار مین حضرت نے دعا کی کتروانے والون کے لیے اور اس روایت سے معلوم ہوا کہ تین بار سر منڈانے والون

[illegible] کے لیے خواہ تیسری ہی بار مین انکو شریک کیا خواہ چوتھی بار مین علیحدہ انکے لیے دعا کی وجہ تطبیق کی ان مین یہہ ہے کہ یہہ دعا کئی

[illegible] والون کے لیے اور تیسری بار کتروانے والونکے لیے اور کسی مجلس مین تین بار سر منڈانے والونکے لیے اور چوتھی بار کتروانیوالونکے

[illegible] روایت کیا ع مولانا وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى مِنًى فَأَتَى

[illegible] ثُمَّ دَعَا بِالْحَلَّاقِ وَنَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ فَحَلَقَهُ ثُمَّ دَعَا أَبَا

Marfat.com

متفق علیہ اور روایت ہی انس سے [illegible]
اور ذبح کی ہدی اپنی پہر بلایا سر منڈوانیوالے کو کہ نام اسکا معمر بن عبداللہ [illegible]
ابوطلحہ انصاری کو اور دیدی بال منڈے ہوے اونکو پہر آگے کی بائین طرف سر کو [illegible]
درمیان لوگونکے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم **ف** اس سے معلوم ہوا کہ داہنی طرف سے [illegible]
کی معتبر اور بعضون نے کہا کہ داہنی طرف مونڈنیوالیکی معتبر ہی ع **وعن** [illegible]
قبل ان یحرم ویوم النحر قبل ان یطوف بالبیت بطیب فیہ مسک متفق علیہ [illegible]
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے احرام باندہنے کے یعنی احرام حج کا باندہتے یا عمرہ کا یا دونو [illegible]
کپڑے پہنے کے ساتھہ خوشبوئی کی کہ اوسمین ہو تا مشک نقل کی یہہ بخاری اور مسلم **ف** لکہا ہی [illegible]
احرام سے نکل آتے ہین اور سب چیزین حلال ہوجاتی ہین سوای عورت کے اور بعد طواف کے عورت بہی حلال ہوجاتی ہی یعنی جبل [illegible]
ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افاض یوم النحر ثم رجع فصلی الظہر بمنی رواہ مسلم [illegible]
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے مکہ من دن نحر کے یعنی بعد رمی اور ذبح کرنے کے اور طواف فرض کیا وقت چاشت کے پہر [illegible]
پڑہی ظہر کی منا مین نقل کی یہہ مسلم نے **ف** باب حجۃ الوداع مین جابر سے حدیث گذری اوس سے معلوم ہوا کہ حضرت نے نماز ظہر کی [illegible]
معلوم ہوا کہ منا مین پڑہی وجہ تطبیق کی جابر کی حدیث کو فائدہ مین ذکر کی گئی ہی جو چاہو وہانسے دیکہہ لو

الفصل الثانی

عن علی وعائشۃ قالا نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تحلق المرءۃ راسہا رواہ الترمذی [illegible]
اور حضرت عائشہ سے کہ کہا دونون نے منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ منڈاوی عورت سر اپنا نقل کی یہہ [illegible]
احرام سے نکلے تو سر نہ منڈاوی یا مطلق مراد ہی اسلیے کہ سر منڈانا عورت کو حرام ہی مانند ڈاڑہی منڈانیکے مرد کو اگر ضرورت جائز ہی [illegible]
وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی النساء الحلق انما علی النساء [illegible]
والترمذی والدارمی اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی عورتون پر [illegible]
عورتون پر ہی کتروانا نقل کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی اور دارمی نے **ف** یعنی عورتین احرام سے نکلین تو اونپر سر منڈانا [illegible]
ہی اونپر کتروانا بالونکا بخلاف مردونکے کہ واجب ہی اونپر ایک انمین سے اور سر منڈانا افضل ہی پہر ہمارے نزدیک [illegible]
انگشت کی سری چوتہائی سر کی بالونکو کتروا وے اور تمام سر کو کتروانی مستحب ہی اور منڈانی مین چوتہائی سر کا [illegible]
کیا ہی ابن ہمام نے جو کہ اختیار کیا ہی امام مالک نے کہ واجب ہی منڈوانا اور کتروانا ساری سر کا اور دعوی کیا ہی کہ [illegible]

عن الفصل الثالث

اور یہہ باب خالی ہی فصل تیسری سے **باب** باب ہے بیچ بیان حلقات [illegible]
عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
فقال لم اشعر فحلقت قبل ان اذبح فقال اذبح ولا حرج فما سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

Marfat.com

Marfat.com

قال خرجت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم

او اخرت شيئا او قدمت شيئا فكان يقول لا حرج الا على رجل يقتطع عرض

رواه ابو داود روایت ہی اسامہ بن شریک سی کہ کہا تھا ہمنے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کو تھا

یا رسول اللہ ہمارا مین صفا مروی مین پہلی طواف کرنیکی یا پیچھے کرنیمین ایک چیز یا پہلی کرنیمین ایک چیز یعنی ہیچ افعال حج

لیکن گناہ اوس شخص پر ہی کہ آبروریزی کری مسلمان کی اسحال مین کہ وہ شخص ہی ظالم پس یہہ شخص ہی گنہگار اور ہلاک ہونیوالا

مین صفا مروہ مین یعنی حج کی یہ پیچھے احرام کی اور طواف قدوم کی اگر آفاقی تہا یا پیچھے طواف نفل کی اگر مکی تہا پہلی طواف کی

کا مطلب یہہ ہی کہ ہیچ تقدیم و تاخیر افعال منا کی بسبب نادانستگی کی گناہ نہین ہی گناہ اوسپر ہی کہ ازراہ ظلم کی ناحق کسیکی آبروریزی کی یعنی

کری اوس سے وہ نکل گیا کہ دین کی لیے کسیکی آبروریزی کری وہ گنہگار نہین ع **باب خطبة يوم النحر وبيان الايام**

والتوديع باب ہیچ بیان خطبہ کردن نحر کی اور پہینکنے کنکریون کی تشریق کی دنون مین کہ وہ تین دن ہین بعد روز نحر کی اور ہیچ بیان طواف

رخصت کی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابی بکرة قال خطبنا النبی صلی الله علیه وسلم یوم النحر قال ان الزمان قد استدار کهیئته یوم خلق الله السموات والارض السنة اثنا عشر شهرا منها اربعة حرم ثلث متوالیات ذو القعدة وذو الحجة والمحرم ورجب مضر الذی بین جمادی وشعبان وقال ای شهر هذا قلنا الله ورسوله اعلم فسکت حتی ظننا انه سیسمیه بغیر اسمه فقال الیس ذا الحجة قلنا بلی قال ای بلد هذا قلنا الله ورسوله اعلم فسکت حتی ظننا انه سیسمیه بغیر اسمه قال الیس البلدة قلنا بلی قال فای یوم هذا قلنا الله ورسوله اعلم فسکت حتی ظننا انه سیسمیه بغیر اسمه قال الیس یوم النحر قلنا بلی قال فان دماءکم واموالکم واعراضکم علیکم حرام کحرمة یومکم هذا فی بلدکم هذا الی یوم تلقون ربکم فسیسألکم عن اعمالکم الا لا ترجعوا بعدی ضلالا یضرب بعضکم رقاب بعض الا لیبلغ الشاهد الغائب فرب مبلغ اوعی من سامع متفق علیه روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا خطبہ کیا ہمنے ساتھ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دن نحر کی فرمایا تحقیق زمانہ یعنی برس پھر گیا ہی مانند وضع اپنی کی کہ تہا ہیچ دن پیدا کری اللہ تعالی کی آسمان اور زمین کی بارہ مہینے کا ہوگیا اونمین سے چار مہینے باحرمت ہین تین پے در پے ذیقعدہ اور ذیحجہ اور محرم اور رجب مضر کا وہ رجب کہ درمیان ہی جمادی اور شعبان کی فرمایا حضرت ذکر کونسا مہینہ ہی یہہ عرض کیا ہمنے اللہ اور رسول اوسکا زیادہ جانتا ہی پھر سکوت فرمایا یہانتک کہ گمان کیا ہمنے کہ نام کہینگے اوسکا ساتھہ غیر نام اوسکی پھر فرمایا کیا نہین ہی ذیحجہ کیا ہمنے ذیحجہ مقرر ہی فرمایا کونسی بستی ہی یہہ عرض کیا ہمنے اللہ اور رسول اوسکا زیادہ جانتا ہی پھر سکوت فرمایا یہانتک کہ گمان کیا ہمنے کہ وہ نام رکہینگے اوسکا ساتھہ غیر نام اوسکی فرمایا کیا نہین ہی بلدہ کہ نام مکہ کا ہی عرض کیا ہمنے مقرر ہی بلدہ فرمایا کونسا دن ہی عرض کیا ہمنے اللہ اور رسول اوسکا زیادہ جانتا ہی پھر سکوت فرمایا یہانتک کہ گمان کیا ہمنے کہ وہ نام رکہینگے اوسکا ساتھہ غیر نام اوسکی فرمایا کیا نہین ہی یوم نحر کا عرض کیا ہمنے کہ ہان فرمایا پس تحقیق خون تمہارے اور مال تمہارے اور آبروین تمہاری تمپر حرام ہین مانند حرام ہونے اس دن تمہارے کی اس شہر تمہارے کی اس بلد تمہارے کی اپنی حاضر پر واجب ہی کام کی ہیچ پہونچا دے حاضر غائب کو پس بسا پہونچائی گئی زیادہ یاد کنندہ سے

Marfat.com

Marfat.com

اللہ اکبر کہتے جب پہینکتے کنکری پھر چلو باین [illegible]

رہتے دیر تک پھر پہینکتے منارے عقبہ پر نالیکے اندر سے سات کنکریان [illegible]

دیکھا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کرتے تھے اوسکو نقل کی یہہ بخاری نے **ف** ترتیب کو رمی کرنے [illegible]

اسکو ترک نکرے اسلیے کہ واجب ہے امام شافعی غیرہ کے نزدیک پھر موالات یعنی پے در پے رمی کرنی سنت ہے اور [illegible]

ہدایہ مین لکھا ہے کہ اگر کنکریان پہینکے جمرۃ العقبہ پر اوپر کے جانب سے تو کافی ہے لیکن یہہ خلاف سنت ہے اور پھر [illegible]

ہوا اور تیسرے کے پاس نہین حکمت اسکی کچھہ معلوم نہین اگرچہ بعضون نے کچھہ کچھہ لکھا ہے **وعن** ابن عمر قال [illegible]

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَبِیْتَ بِمَکَّۃَ لَیَالِیَ مِنًی مِنْ اَجْلِ سِقَایَتِہٖ فَاَذِنَ لَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت [illegible]

مانگی عباس بیٹے عبد المطلب کے نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کو رہنے کو مکہ مین اتون منا کے مین بسبب خدمت سبیل زمزم کے پس [illegible]

اونکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم **ف** پانی زمزم کا پینا پیچھے طواف افاضہ کے مستحب ہے پس اوس زمانے مین کتنے ایک حوض بھرے رہتے تھے آب زمزم سے [illegible]

اگر بسبب ازدحام کے کوئی نہ پی سکے تو اون حوضون مین سے پیوے اور اوسکو داروغہ عباس بن عبد المطلب چچا حضرت کے تھے اور نائب انکے تھے [illegible]

پس جب اتون مین کہ منا مین رہتے ہین اون مین پروانگی چاہی حضرت عباس رض نے کہ حکم ہووے تو مین مکہ مین رہون اوسطے خدمت پانی پلانیکے حضرت

نے پروانگی دی اور رانکو منا مین رہنا اتون معلومہ مین واجب ہے جمہور علماء کے نزدیک اور سنت ہے امام ابو حنیفہ کے نزدیک اور ایک روایت شافعی اور احمد

سے بھی یہی ہے اور معتبر رات کے رہنے مین اکثر رات ہے یعنی آدھی رات سے زیادہ اور ایسا ہی حکم اوس جگہ کا ہے کہ قیام رات کا وہان مستحب ہے مانند لیلۃ القر

وغیرہ کے کہ اکثر رات قیام کرنا معتبر ہے اور جو کہ سنت کہتے ہین وہان رات کے رہنے کو دلیل اونکی یہی حدیث ہے کہ اگر واجب ہوتا تو کیونکر حضرت اجازت دیتے

رات کے رہنے کی مکے مین اور کہا بعض علماء ہمارے نے کہ جائز ہے اوسکو کہ مشغول ہو پانی پلانے مین عباس رض کے اور اوسکو داروغہ عذر شد

ہو یہہ کہ ترک کرے رات کو رہنا منا مین منا کے حوضون مین انتہی پس اشارہ کیا طرف اسکے کہ نہین جائز ہے ترک کرنا سنت کا مگر ساتھہ عذر کے اور ساتھہ عذر کے

دور ہوتی ہے اوس سے اسارۃ یعنی برائی ع **وعن** ابن عباس ان رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم جاء الی السقایۃ فقال

فقال العباس یا فضل اذہب الی امک فات رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم بشراب من عندہا فقال اسقنی فقال

انہم یجعلون ایدیہم فیہ قال اسقنی فشرب منہ ثم اتی زمزم وہم یسقون ویعملون فیہا فقال اعملوا فانکم [illegible]

ثم قال لولا ان تغلبوا لنزلت حتی اضع الحبل علی ہذہ واشار الی عاتقہ رواہ البخاری اور روایت ہے ابن [illegible]

صلی اللہ علیہ وسلم آئے طرف سبیل مکے کے پس مانگا پانی زمزم کا پس کہا عباس رض نے اپنے بیٹے کو اے فضل جاتو اپنی ماکے پاس اور سلام [illegible]

پانی اپنی ماکے پاس سے یعنی پانی خاص کہ نہ مستعمل ہو پس فرمایا حضرت نے پلا مجکو یعنی اس مین سے پس کہا حضرت عباس رض نے یا رسول اللہ تحقیق لوگ ڈالتے ہین

اس مین فرمایا پلا مجکو یعنی اسیمین سے پس پیا حضرت نے اوس پانی مین سے پھر آئے کو مین زمزم کے پاس اور لوگ یعنی اولاد عبد المطلب پانی پلاتے تھے

کرتے تھے پلانے مین پھر فرمایا کام کیے جاؤ پس تحقیق تم اوپر ایک کام نیک کے ہو پھر فرمایا اگر نہوتا خوف اسکا کہ غلبہ کیے جاؤ گے تم یعنی [illegible]

مین بسبب اتباع سنت میرے کے اور نہین کہلیچھوڑینگے تمکو پانی اور یہہ کام تمہارے ہاتھہ سے جاتا رہیگا البتہ اوتارا [illegible]

تاکہ لوگ دیکھین اور احکام سیکھین یہانتک کہ رکھتا مین تیرے اسپر اور اشارہ کیا طرف مونڈھے اپنی کے تقابل

گمان یہہ ہے کہ اکثر لوگون کو ہاتھہ ستھرے نہین ہوتے اور وہ اسمین ہاتھہ [illegible]

Marfat.com

[illegible] اور حدیث سورالوں کی [illegible] معروف ہی اور اس روایت سے معلوم
[illegible] اور ایک روایت مین عطاء سے آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم طواف افاضہ جب کرچکے تو کھینچا ذول
[illegible] پھیرا لا باقی ذولوں کا کو نہین پس وجہ تطبیق کی انمین یہہ ہے کہ اوّل آنحضرت بھیڑ کو دیکھکر نہ اوتری ہونگے پھر دوبارہ تشریف
[illegible] ہوئے وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی الظُّھْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ثُمَّ رَقَدَ
[illegible] ثُمَّ رَکِبَ اِلَی الْبَیْتِ فَطَافَ بِہٖ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہی ظہر کی اور عصر کی
[illegible] کی اور عشا کی پھر سویے تھوڑا سا سونا محصب مین پھر سوار ہوے طرف خانہ کعبہ کی اور طواف کیا اوسکا یعنی طواف الوداع نقل کی یہہ بخاری نے
[illegible] محصب اصل مین اوس جگہہ کو کہتے ہین کہ جہان سنگریزے بہت ہون اور اب نام ایک جگہہ معین کا ہی متصل منا کی اور اوسکو ابطح اور بطحا اور خیف بنی کنانہ
[illegible] کہتے ہین اسلیے یہہ نہین کہا راوی نی کہ حضرت نے نماز پڑہی محصب مین اور دوسری حدیث مین کہا کہ نماز پڑہی ابطح مین اور اوترنا محصب مین بعد نکلنے کے
[illegible] ساتھرین ذیحجہ کو وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ رُفَیْعٍ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ قُلْتُ اَخْبِرْنِیْ بِشَیْءٍ عَقَلْتَہٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ
[illegible] صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیْنَ صَلَّی الظُّھْرَ یَوْمَ التَّرْوِیَۃِ قَالَ بِمِنًی قَالَ فَاَیْنَ صَلَّی الْعَصْرَ یَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْاَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ افْعَلْ کَمَا
[illegible] یَفْعَلُ اُمَرَاؤُکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عبد العزیز بن رفیع سی کہا پوچھا مینی انس بن مالک سی کہا مینی خبر دی مجکو ساتھہ اوسچیز کی کہ جانی تو نی پیغمبر خدا
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم سی کہان پڑہی نماز ظہر کی آٹھوین تاریخ ذیحجہ کی کہا انس نے کہ منا مین کہا عبد العزیز نی یعنی کہا مینی انس سے کہ پس کہان پڑہی نماز عصر
[illegible] کی من نفر کی یعنی چلنے کی کہ تیروین تاریخ ذیحجہ کی ہی کہا انس نے کہ پڑہی نماز ابطح مین پھر کہا انس نے کر تو جیسا کہ کرتے ہین سردار تیرے نقل کی یہہ بخاری
[illegible] اور مسلم نی یعنی حضرت نی تو اسیطرح کیا ہی اور تو اوسطرح کر کہ جسطرح کرتے ہین امرا تیرے مخالفت انکی نکر کہ باعث فتنہ انگیز یکا نہ ہو اور یہہ
[illegible] کہ امر ضروری بھی نہین اور پہلی حدیث سی معلوم ہوا کہ ظہر کی نماز حضرت نی محصب مین پڑہی اور اسمین سکوت ہی ظہر کی نماز سی یعنی اس سے یہہ نہین
[illegible] معلوم ہوتا کہ ظہر کی نماز منا مین پڑہی یا محصب مین کہ اوسکو ابطح بھی کہتے ہین پس تعارض نہین دونومین مولانا ح ج وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ
[illegible] نَزَلَ الْاَبْطَحَ لَیْسَ بِسُنَّۃٍ اِنَّمَا نَزَلَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَنَّہٗ کَانَ اَسْمَحَ لِخُرُوْجِہٖ اِذَا خَرَجَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
[illegible] روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا اوترنا ابطح مین نہین ہی سنت نہین اوترے تہی رسول خدا صلی اللہ [illegible] کہ اوترنا اوس مین تہا بہت آسان
[illegible] نکلنے حضرت کی جب نکلے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی یعنی ابطح مین حضرت اسلیے اوترے تہی کہ تا چھوڑ جاوین وہان اسباب اپنا اور مکہ مین
[illegible] طواف الوداع کرین پھر جب وہانسی نکل کر مدینہ کو آنی لگین تو آسان ہو نکلنا کہ سبکبار ہون اور جانا چاہیے کہ اختلاف ہی اسمین کہ تحصیب یعنے اوترنا محصب
[illegible] کا سنت ہی یا نہین بعضے کہتے ہین کہ وہ سنن حج سی ہی اور تتمہ افعال حج سی ہی یہہ قول ابن عمر کا ہی اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی منا مین فرمایا کہ ہم اوترنی والے
[illegible] ہین انشاء اللہ خیف بنی کنانہ مین کہ وہان مشرکون نی آپس مین عہد کیا تہا اور قسم کہائی تہی کہ ساتھہ بنی ہاشم کی اور بنی عبد المطلب کے مخالطت اور
[illegible] خرید و فروخت اور ملاقات نہین کرینگے یہانتک کہ محمدؐ کو ہماری سپرد نہین کرینگے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی چاہا کہ ظاہر کرین اسلام کے
[illegible] مکان مین کہ ظاہر کی تہین کافرون نی نشانیان کفر کی اور شکر نعمت خدا تعالی کا ادا کرین اور طبرانی اوسط مین عمر رضی بن الخطاب سے
[illegible] مرفوعا جملہ سنت ہی ہی اوترنا ابطح مین پھر رات یوم النفر کی اور حکم کرتے تہے لوگون کو اسکا اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ صحیح تر یہہ ہی کہ اوترنا
[illegible] کو کہا وین مشرکون کو نکو قدرت باری تعالی پس سنت ہی وہان اوترنا انتہی اور بعضون نی کہا کہ سنت نہین ہی

Marfat.com

بلکہ ایکبار اتفاقی تھا کہ ابو راسع سوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کہ نہ بحسب امر حضرت کے اور یہہ قول ابن عباس اور عائشہ کا ہی جیسا کہ اوپر

کہ تھا اور تر نا تو اچھا ہی وہان اور تر نا اور صحابہ اور خلفای راشدین بھی اسپر عمل کرتے تھے اور

مِنَ التَّنْعِيمِ بِعُمْرَةٍ فَدَخَلْتُ فَقَضَيْتُ عُمْرَتِي وَانْتَظَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْ

فَخَرَجَ فَمَرَّ بِالْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَدِينَةِ هٰذَا الْحَدِيثُ مَا وَجَدْتُ

أَبِي دَاوُدَ مَعَ اخْتِلَافٍ يَسِيرٍ فِي آخِرِهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا احرام باندہا مینی تنعیم سی ساتھہ عمری کو پس داخل

مینی عمرہ اپنا یعنی جو کہ رہ گیا تھا بسبب ہونی حیض کی اوسکی قضا کی جیسا کہ بیچ باب قصہ حجۃ الوداع کے گذرا اور انتظار کیا میرا رسول خدا

ابطح مین یہانتک کہ فارغ ہوی مین پھر حکم فرمایا لوگون کو ساتھہ کوچ کرنے کے پھر نکلے حضرت یعنی ابطح سے اور گذرے

پس طواف کیا اوسکا پہلی فجر کی نماز سے یعنی طواف وداع پھر نکلا طرف مدینہ کی کہا مولف نی کہ یہہ حدیث نہین پائی مینی ساتھہ روایت بخاری اور مسلم

کرا دن دونو مین ہی بلکہ ساتھہ روایت ابو داؤد کی ساتھہ تھوڑیسی اختلاف کی بیچ آخر اوسکی ف پھر نکلا طرف مدینہ کی احتمال ہی کہ پہلی نماز فجر کی

یا بعد نماز کی اور ساتھہ تھوڑیسی اختلاف کی یعنی ابو داؤد کی روایت مین اور مصابیح کی روایت مین تھوڑا اختلاف ہی پس اسمین اعتراض ہین صاحب مصابیح

پر کہ ذکر کی حدیث فصل اوّل مین اور ذکر کی ابو داؤد کی واللہ اعلم ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُونَ فِي كُلِّ وَجْهٍ فَقَالَ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْفِرَنَّ أَحَدٌ حَتّٰى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ إِلَّا أَنَّهُ خُفِّفَ عَنِ الْحَائِضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت

ہی ابن عباس سے کہ کہا تھے آدمی پھرتے تھے ہر طرف مین یعنی بعد حج کرنیکے لوگ اپنے اپنے ملک کیطرف چلے جاتے تھے خواہ طواف کرتے خواہ نکرتے یعنی مقید اسکے نہ تھے کہ کرین

آوین اور طواف وداع کرین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ نکلے ایک تمہارا یعنی آفاقی یہانتک کہ ہو آخر وقت اوسکا ساتھہ خانہ کعبہ کی یعنی طواف

کرے مگر مخفف کیا گیا ہی یعنی طواف وداع عورت حائضہ سی یعنی اور اسیطرح نفاس والی سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم ف اس طواف کو طواف وداع

مین اور طواف الصدر بھی یہہ طواف واجب ہی اور مضائقہ نہین ہی اسکا کہ اقامت کرے بعد اسکے جسقدر چاہی لیکن افضل یہہ ہی کہ وقت نکلنے کرنے

منقول ہی امام ابو حنیفہ سی کہ کہا اگر طواف الوداع کرے کوئی پھر اقامت کرے عشا تک تو محبوب ہی میرے نزدیک یہہ کہ اور طواف کرے اور نہین

پر اور نہ اوسپر کہ جو میقات کے اندر رہتا ہو اور اسیطرح اوسپر بھی نہین ہی کہ جو مکہ مین آرہا اور پھر منظور ہوا اوسکو نکلنا اور اسیطرح نہ فوت کرنے

عمرہ کرنیوالی پر ہی اور اس طواف مین رمل یعنی اکڑ کر چلنا نہین اور نہ بعد اوسکے سعی ہی ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ

النَّفْرِ فَقَالَتْ مَا أُرَانِي إِلَّا حَابِسَتَكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْرَى حَلْقَى أَطَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِي مُتَّفَقٌ

عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا حائض ہوئی صفیہ رات روز نفر کی مین پس کہا نہین گمان کرتی مین اپنے کو مگر کہ روکنیوالی تمکو یعنی کوچ کرنے سی

کہ مین حائضہ ہوئی اور طواف وداع کیا ہی نہین فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہلاک کرے اوسکو اللہ اور ذکر کی کیا طواف کیا ہی

کہا گیا کہ ہان فرمایا پس چل نقل کی یہہ بخاری اور مسلم ف رات روز نفر سی مراد وہی رات ہی کہ پیچھے حضرت صبح مین سی ہی تیرہ

باب الحج مین منسوب ہوتی ہی ساتھہ روز سابق کی نہ آیندہ کو پس رات روز نفر کی یعنی تیرہ ین کی وہہ ہی کہ پیچھے ہوئین ان کی آتی ہی

کیا تھا کہ طواف وداع مانند طواف زیارت کی ہی کہ ترک اوسکا نہین جائز بسبب عذر کے اور حیض سی طواف زیارت

پڑیگا اسلیے یہہ فرمایا کہ ہلاک کرے الخ اور یہہ اصل مین بددعا ہی لیکن یہان ارادہ

Marfat.com

فی ای یوم ھذا
دمائکم وأموالکم وأعراضکم حرام علیکم کحرمۃ یومکم ھذا فی بلدکم ھذا الا لا یجنی
جانٍ الا علی نفسہ الا لا یجنی والد علی ولدہ ولا مولود علی والدہ الا وان الشیطان قد یئس ان یعبد فی بلدکم ھذا ابدا
ولکنہ قد رضی ان یطاع فیما سوی ذلک مما تحقرون من اعمالکم فسیرضی بہ رواہ ابن ماجۃ والترمذی وصححہ روایت ہے عمرو بن
احوص رضی اللہ عنہ سے کہ فرماتے تھے حجۃ الوداع مین یعنی دن نحر کو کہ کونسا دن ہے یہہ عرض کیا صحابہ نے کہ دن ہے حج اکبر کا
فرمایا پس بیشک خون تمہارے اور مال تمہارے اور آبروئین تمہاری درمیان تمہارے حرام کی گئی ہین مانند حرمت اس دن تمہاری کے اس شہر تمہارے کے
نہین گناہ کرتا کوئی گناہ کرنیوالا مگر اپنی جان پر یعنی جو کوئی کسی پر ظلم کرتا ہے وبال اوسکا اوسی پر پڑتا ہے کہ وہ ماخوذ ہوتا ہے اوسکے کرنے سے اور نہین
نہین ظلم کرتا کوئی ظلم کرنیوالا اپنی بیٹی پر اور نہ بیٹا اپنے باپ پر خبردار ہو تحقیق شیطان ناامید ہوا اس سے کہ عبادت کیا جاوے پھر اس شہر
تمہارے میں لیکن وہ راضی ہوگیا شیطان کی فرمان برداری پھر اون چیزون کے کہ حقیر جانوگے اپنے عملون سے پس خوش ہوگا ساتھہ اوسکے یعنی گناہون کے
ابن ماجہ نے اوسکو نقل کی ہے ابن ماجہ نے اور ترمذی نے اور صحیح کیا ترمذی نے اسکو ف دن ہے حج اکبر کا حج اکبر نام ہے مطلق حج کا جیسا کہ آیا ہے قرآن مجید مین
واذان من اللہ ورسولہ الی الناس یوم الحج الاکبر ان اللہ بریٔ من المشرکین ورسولہ کہا بیضاوی نے کہ وہ دن عید کا ہے اس سے کہ اوسدن حج
تمام ہوا اور بڑی بڑی افعال حج کی اوس مین ہوتی ہین اور صریح بھی کہا گیا ہے کہ حضرت کہتے ہین دن نحر کو دن یک جمرات کو حجۃ الوداع مین فرمایا کہ
نہین ہے اور حج کی صفت اکبر اسلیے لائے کہ عمرہ کو حج اصغر کہتے ہین اور اوپر کی حدیث مین جو آیا ہے کہ تمام اللہ ورسولہ اعلم اوسمین
دن حج اکبر کا ہے شاید کہ بعضون نے وہ جواب دیا ہو اور بعضون نے یہہ اور تحقیق خون تمہارے اور مال تمہارے یعنی جیسا کہ حرام ہے اوسکا
مال لینے کو اور بے آبرو کرنیکو حرام و برا سمجھتے ہو اسیطرح سے ہر جگہ اور ہر وقت حرام و برا ہے ہر ایک مسلمان کا کرنا کسی ظلم کرنیوالے کا اوسپر
کچھ نہیں یعنی نہین ظلم کرتا کوئی ظلم کرنیوالا اپنے فرزند پر اور نہ فرزند اپنے باپ پر یعنی کوئی کسی کے ظلم کرنے سے ماخوذ نہین ہوتا پس اوس
وزر لا تزر وازرۃ وزر اخری یعنی نہین بوجھ اوٹھاتا کوئی بوجھ اوٹھانیوالا بوجھ دوسرے کا اور خاص ہے دونون کلمے قرآن مجید مین
پس جب یہہ نہین ماخوذ ہوتے ساتھہ فعل اوسکے کے تو غیر انکے بطریق اولی نہین ماخوذ ہونگے
داری کیا جاوے ہیچ عبادت غیر خدا تعالی کے یعنی کوئی شیطان کی عبادت نہین کریگا اور نہ راضی ہوگا اور مراد یہہ ہے کہ ظاہر
میں کہ کبھی جاتی ہین کفار مکہ مین خفیہ اور عملون اپنی کو یہی قبول کرتا ہے اور مانند انکی کے اور حقیر جانا صغائر گناہون کے اور
اوسکو حقیر جانتے ہو اون عملون مین فرمان برداری شیطان کی ہے کہ راضی ہوتا ہے شیطان اون سے اور وہ عمل باعث فتنہ و فساد کے
ہے کہ لا یجنی جان علی نفسہ کو شارحین نے بدون لفظ الا کے نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ یہہ نفی ہے بمعنی نہی کے یعنی نہ ظلم کرے کوئی
نفس مراد یہہ ہے کہ کوئی کسی پر ظلم نکرے اس لیے کہ جو کوئی کسی پر ظلم کرتا ہے حقیقت مین اپنے نفس پر کرتا ہے کہ مستحق عذاب کا ہوتا ہے اوسکے سبب
روایت مین یہہ جملہ بھی لفظ الا کے آیا ہے یعنی لا یجنی جان الا علی نفسہ لیکن اس عاجز نے جو اپنی حاجہ مین دیکھا تو لفظ الا کا موجود ہے اور
لفظ الا کا ہے اسلیے ترجمہ موافق اوسکے کیا گیا ہے والف وسکن کذا فی نور الہدایہ
ثم قال الناس یمنی حین ارتفع الضحی علی بغلۃ شہباء وعلی یعبر عنہ والناس

بین قارنہ ما عید دا[illegible]

کہ بلند ہوا وقت چاشت کا یعنی اوّل دن عمر کے اوپر [illegible]

یعنی جو لوگ کہ دور تھے اونکو حضرت علی سمجھاتے تھے جو کچھ کہ حضرت فرماتے تھے اور لوگ [illegible]

وَابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَّرَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ يَوْمَ النَّحْرِ اِلَى اللَّيْلِ رَوَاهُ [illegible]

اور روایت ہی عائشہؓ اور ابن عباسؓ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تاخیر کی طواف الزیارۃ کو دن نحر کے [illegible]

ابن ماجہ **ف** تاخیر کی یعنی جائز کیا تاخیر طواف زیارت کو یا تو شبکے لیے یا عورتون کی لیے اسلیے کہ ثابت ہوا ہی کہ حضرت [illegible]

پہر نماز پڑہی مکہ مین یا منا مین کہا طیبی نے اول وقت اوسکا نزدیک شافعی کے عید کی آدہی رات کے بعد ہی اور [illegible]

ہی اور آخر وقت اوسکا جب طواف کری جائز ہی انتہی لیکن واجب ہی ابو حنیفہ کے نزدیک یہہ کہ ہوا یام نحر مین پس اگر تاخیر کریگا [illegible]

اوسپہ دم یعنی جانور ذبح کرنا ہی **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ فِي السَّبْعِ الَّذِي اَفَاضَ فِيْهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین رمل کیا بیچ طواف زیارت کے نقل کی یہہ ابو داؤد اور ابن ماجہ **ف** [illegible]

کہ جلدی چلنا چھاتی نکالکر مونڈہی ہلاتی ہوئی پس یہہ حضرت نے طواف زیارت مین کہ فرض ہی نہین کیا اسلیے کہ طواف القدوم مین کر چکے تہے [illegible]

طواف الزیارت کری بغیر رمل اور سعی کی اگر سعی اور رمل کر چکا ہی پہلے اس طواف کے اور اگر یہہ دونو چیزین نہین کی ہین تو طواف الزیارۃ مین کریگا [illegible]

وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَمَى اَحَدُكُمْ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَقَدْ حَلَّ لَهٗ كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا النِّسَاءَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَقَالَ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ وَفِيْ رِوَايَةِ اَحْمَدَ وَالنَّسَائِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ فَقَدْ حَلَّ لَهٗ كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا النِّسَاءَ

اور روایت ہی عائشہؓ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ کنکریان مارے ایک تمہارا جمرۃ العقبہ کو یعنی اور سر منڈاوے اور بال کترواوے [illegible]

پس حلال ہوتی اوسکے لیے ہر چیز سوای عورتونکی یعنی عورتون سے صحبت کرنی ابہی نہین حلال ہوتی یہہ بعد طواف زیارت کے حلال ہوگی نقل کی یہہ [illegible]

فی شرح السنہ مین اور کہا کہ اسناد اسکی ضعیف ہی اور بیچ روایت احمد اور نسائی کی ابن عباس سے یون ہی کہ کہا جسوقت کہ مارے کنکریان [illegible]

جمرۃ العقبہ کو پس تحقیق حلال ہوئی واسطے اوسکے ہر چیز سوای عورتونکی **وَعَنْهَا** قَالَتْ اَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [illegible]

حِيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى مِنًى فَمَكَثَ بِهَا لَيَالِيَ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ يَرْمِي الْجَمْرَةَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ كُلَّ جَمْرَةٍ [illegible]

يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ وَيَقِفُ عِنْدَ الْاُوْلٰى وَالثَّانِيَةِ فَيُطِيْلُ الْقِيَامَ وَيَتَضَرَّعُ وَيَرْمِي الثَّالِثَةَ فَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا [illegible]

اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا کہ طواف فرض کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر دن نحر کے یعنی عید قربان کے آخر مہینہ مین اوسوقت کہ [illegible]

پہر پہر کر اوی طرف منا کے پہر ٹہہرے منا مین راتون دن تشریق کے یعنی گیارہوین بارہوین تیرہوین ذیحجہ کے مارتے تہے کنکریان جمرہ کو جسوقت ڈہلتے [illegible]

یعنی منار یکو سات سات کنکریان تکبیر کہتے ساتہہ ہر کنکری کے اور ٹہہرتے نزدیک پہلے منار یکے اور دوسرے کے یعنی وسطی کے اور دراز کرتے ٹہہرنا [illegible]

اور زاری کرتے یعنی ساتہہ طرح طرح کے دعاؤن اور عرض حاجات کے اور مارتے تیسرے منار یکو اور نہ ٹہہرتے پاس اوسکے نقل کی یہہ ابو داؤد [illegible]

اسپہ کہ حضرت ظہر کی نماز دن نحر کے مکی ہی مین پڑہی اور طواف بعد ظہر کے کیا اور نہ ٹہہرتے پاس اوسکے یعنی ملکر لیے یہہ کہ [illegible]

اوسکے یعنی ٹہہر کر دعا مانگر تے تہے چلتے مین کرتے تہے ع **وَعَنْ** اَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ [illegible]

لِرِعَاءِ الْاِبِلِ فِي الْبَيْتُوْتَةِ اَنْ يَرْمُوْا يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَجْمَعُوْا رَمْيَ يَوْمَيْنِ بَعْدَ [illegible]

Marfat.com

...ی اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث صحیح ہی ف کہا طیبی نے
...ین اسلیے کہ مشغول ہوتی ہین چرانے مین اور اجازت دی یہہ کہ کنکریان
...ین دن بلکہ مارین تیسرے دن دونون کا مارنا قضا اور ادا آور نہین جائز ہی ائمہ کے نزدیک
...ی اگر دوسرے دن مین مارین نہین درست اور تاخیر درست ہی کہ دوسرے دن کی بدلی ہی تیسرے دن
باب ما یجتنبہ المحرم باب ہی بیچ بیان اون چیزون کے کہ بچے اونسے محرم ف یعنی اس باب مین بیان ہی اون چیزونکا
...محرم کو خواہ واجب ہوا نسے دم یا صدقہ دینا یا نہ واجب ہو کچھ اور بیان ہی اونکا کہ مباح ہی محرم کو کرنا اونکا اور صدقہ اسمین
...ی صاع یعنی دو سیر گیہون دے یا ایک صاع جو یا کچھ تھوڑی سی چیز غیر معین ج ع **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عبد اللہ
...ن رجلا سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یلبس المحرم من الثیاب فقال لا تلبسوا القمص ولا العمائم ولا السراویلات
...ولا البرانس ولا الخفاف الا احد لا یجد نعلین فلیلبس خفین ولیقطعہما اسفل من الکعبین ولا تلبسوا من الثیاب شیئا
...تمسہ زعفران ولا ورس متفق علیہ وزاد البخاری فی روایۃ ولا تنتقب المرأۃ المحرمۃ ولا تلبس القفازین اور روایت
...اللہ بن عمر سے یہہ کہ ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا پہنی محرم قسم کپڑون کے سے یعنی اور کیا نہ پہنے فرمایا نہ پہنو کرتی اور
...ان اور نہ پہنو پائجامی اور نہ اوڑھو بارانیان اور نہ پہنو موزے مگر وہ شخص کہ نہ پاوے پاپوشین پس پہنے موزے اور چاہیے کہ کاٹ ڈالے موزے دونون
...ن کے ٹخنے سے اور نہ پہنو کپڑون مین سے اوسچیز کو کہ لگی ہو اوسکو زعفران اور نہ وہ کپڑا کہ لگی ہو اوسکو ورس نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ
...ی نے ایک روایت مین اور نہ نقاب ڈالی عورت احرام والی اور نہ پہنے دستانے ف مراد ساتھہ پہننے کرتون اور پائجامون کے پہننا اونکا ہی اوسطرح پر
...ل ہی پہننے کا جیسے کرتے کو گلے مین پہنتے ہین اور پائجامہ کو پاؤن مین پس اسطرح پہننا منع ہے اور اگر اونکو بدن پر ڈالے مانند چادر کے تو نہین منع اس لیے کہ اسپر
...مین یہہ نہین کہین گے کہ کرتا پہننا اور پائجامہ پہننا اور نہ بارانی مراد اس سے یہہ ہی کہ ایسی چیز نہ اوڑھے کہ سر کو ڈھانپ لے خواہ ٹوپی ہو خواہ بارانی
...مگر جو چیز ایسی ہو کہ عرف مین اسکو پہننا اور اوڑھنا نہ کہتے ہون مانند کمیلنے کوندے کے اور اوٹھالینا گ... صافہ نہین اور مراد ٹخنہ ہی اسکے
...صفی مین وہ ہڈی ہی کہ پشت پا کے بیچ مین ہوتی ہی اور امام شافعی کے نزدیک یہی ٹخنہ مراد ہی کہ جسکا وضو مین دھونا فرض ہی اور اختلاف کیا ہی
...اس جوتی نہو اور وہ موزہ پہن لے تو آیا واجب آتا ہی اوسپر فدیہ یا نہین پس کہا مالک اور شافعی نے کہ نہین ہی اوسپر کچھہ اور کہا ابو حنیفہ اور
...فدیہ ہی جیسا کہ جب احتیاج ہو سر منڈانیکی تو سر منڈاوے اور فدیہ دیوے اور ورس ایک قسم گھانس کی ہی زرد رنگ مشابہ زعفران کے
...رنگ سے منع اسلیے فرمایا کہ خوشبو ہوتی ہی انمین اور نہ نقاب ڈالی یعنی مونہہ کو برقع اور نقاب سے نہ ڈھانکے اور مونہہ پر کوئی چیز
...کہ الگ ہی مونہہ سے تو جائز ہی مرد کو بھی مونہہ ڈھانکنا حرام ہی مانند عورت کی ہمارے نزدیک اور یہی کہا مالک نے اور احمد نے ایک روایت مین اور
...شافعی کے اوسپر اگر سر کو لگے تو اوس مین بیٹھنا منع ہی اور نہین تو نہین اور اسطرح پر وہ کعبہ کا اور خیمہ سر کو لگے تو منع ہی اونکے نیچے
...عن ابن عباس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب وہو یقول اذا لم یجد المحرم
...لم یجد نعلین فلیلبس خفین متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو

Marfat.com

خطبہ فرمائی اور وہ فرمائی شی کہ جنوقت بناوی محرم پاوشین تو بیچ
موزی یعنی ٹخنو نکی نیچی سی کاٹ کر جیساکہ اوپر کی حدیث مین گذرا اور جس صورت مین
کرتہ ویسا ہی کہ پاجامہ کو توڑ کرتہ بند کرلی اور اگر بغیر پہاڑی پہنی گا تو دم آویگا اوسپر یعنی چادر
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعِرَّانَةِ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ اَعْرَابِيٌّ عَلَيْهِ جُبَّةٌ وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ
اَحْرَمْتُ بِالْعُمْرَةِ وَهٰذِهٖ عَلَيَّ فَقَالَ اَمَّا الطِّيْبُ الَّذِيْ بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا
كَمَا تَصْنَعُ فِيْ حَجِّكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت یعلی بن امیہ سی کہ کہا تہی ہم نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جعرانہ
تہا کرتہ اور وہ شخص لتھڑا ہوا تہا خلوق مین کہ ایک قسم کی خوشبو ہے زعفران وغیرہ سی بنتی ہی پس کہا یارسول اللہ تحقیق مین احرام باندہا
حال مین کہ یہہ کرتہ میری بدن پر تہا پس فرمایا خوشبوئی کہ تجہپر ہی پس دہو ڈال اسکو تین بار اور کرتہ پس اوتار ڈال اوسکو پہر کر عمرہ
عمرہ کرمین جیسا کرتا ہی تو بیچ احرام جہ اپنی کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف جعرانہ نام ہی ایک جگہ کا کہ ایک منزل ہی مکہ سی اور
علیہ وسلم نی احرام عمرہ کیا وہانسی باندہا تہا اور دہو ڈال دہونیکو اسلیی فرمایا کہ استعمال زعفران کا حرام ہی مردونکو اور تین بار دہونیکو اسلیی فرمایا
چھوٹ جاوی والا واجب چہاڑنا اصل خلوق کا تہا جسطرح کہ ہو اور پہر کر تو اوتار یعنی پہیر کر احرام عمرہ کرمین اون چیزونسی کہ پہیر کر تہا احرام
مین اور محرم اگر سرمہ بغیر خوشبو کا لگاوی پس اگر زینت کی لیی لگاویگا تو مکروہ ہی اور نہین تو نہین پہر جانا چاہیی کہ جو چیز ہی احرام مین حرام ہی اگر قصداً مرتکب اونکا ہوگا
تو واجب ہوگا اوس مین فدیہ سب علماء کی نزدیک اور اگر بہول کر مرتکب ہوگا تو نہین لازم آتیگا اوسپر فدیہ نزدیک شافعی اور ثوری اور احمد اور اسحق کی اور
واجب ہوگا نزدیک ابو حنیفہ اور مالک کی الخ ع وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكَحُ وَلَا
يَخْطُبُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عثمان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین لائق کہ نکاح کری محرم اور نہین لائق کہ نکاح کری
کیسکا یعنی بولایت یا بوکالت اور نہین لائق کہ منگنی کری محرم نقل کی یہہ مسلم نے ف امام شافعی اور جمہور علماء کی نزدیک پہلا دونو بیان کی
ہین اور تیسری تنزیہی پس نہین درست اونکو نزدیک اپنا نکاح کرنا اور نہ اور کا نکاح کردینا اور امام اعظم رح کی نزدیک تینون بیان کی
اور دلیل انکی یہہ ہی کہ آنحضرت نی حالت احرام مین حضرت میمونہ سی نکاح کیا ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نکاح کیا میمونہ سی حال مین کہ
احرام باندہی ہوی تہی یعنی عمرۃ القضا کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ بْنِ اُخْتِ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَبِنَا
عَلٰى اَنَّهٗ تَزَوَّجَهَا حَلَالًا وَظَهَرَ اَمْرُ تَزْوِيْجِهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ ثُمَّ بَنٰى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ سَرِفَ فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ اور
بہانجی میمونہ کی سی کہ نقل کی میمونہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نکاح کیا میمونہ سی اس حال مین کہ وہ احرام مین تہی نقل کی
محی السنہ رح نی رحمت کری اونکو اللہ کہ اکثر یعنی تینون امام اور تابعین اونکی اسپر ہین کہ حضرت نی نکاح کیا میمونہ سی بعد
ہوا امر نکاح اونکی کا اوسوقت کہ وہ احرام مین تہی پہر ہم بستر ہوی ساتہہ اونکی یعنی صحبت کی بعد حالت احرام مین
نکاح میمونہ کا اور صحبت ہوی اونسی سرف مین ہوی اور سرف نام ایک جگہ کا

Marfat.com

[illegible] اور عورت کو نکاح کرنا جائز ہی اور یہ جو حدیث مین آیا ہی کہ محرم نہ نکاح کرے نہ نکاح کیا جاوے سو وہ تاویل کی گئی ہی کہ مراد یہ ہی کہ نکاح کرنا جنا اور عقد کا شان محرم سے [illegible] عبادت ہی مین نہ یہ کہ مراد تحریم ہی چنانچہ اس حدیث کی فایدہ مین بیان اسکا گذر چکا ہی اور یہ جو عمل کیا ہی [illegible] ظاہر ہوا امر نکاح حضرت کا احرام مین باین اعتبار کہا کہ نکاح کیا اس حالمین کہ وہ محرم تھا پس یہہ تکلف ہی ع [illegible] کو خوب تفصیل سے لکھا ہی بخوف دراز گی کے اور نہ سمجھہ مین آنی عوام کے اسپر اکتفا کیا **وَعَنْ** اَبِیْ اَیُّوْبَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی [illegible] وَسَلَّمَ کَانَ یَغْتَسِلُ وَاَسَامَۃُ وَھُوَ مُحْرِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ایوب سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے وہ نہاتے تھے اور اسامہ اور وہ محرم تھا متفق علیہ [illegible] وَسَلَّمَ جائز ہی بلا خلاف محرم کو لیکہ دھونا سر کا اسطرح کہ نہ ٹوٹی بال اور اگر سر خطمی سے دھووے تو اوسپر دم آتا ہی یعنی جانور ذبح کرنا [illegible] اور مالک کو اسلیے کہ خوشبو کی قسم سے ہی اور اگر سر دھووے صابون یا بیر کی پتون اور مانند انکی سے تو نہین ہی اوسپر کچھہ سبکی نزدیک ع [illegible] عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُحْرِمٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا سینگی لگوائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] احرام مین نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے جائز ہی جمہور علما کے نزدیک سینگی لینی اگر بال نہ ٹوٹے ع **وَعَنْ** عُثْمَانَ حَدَّثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ [illegible] فِیْ رَجُلٍ اِذَا اشْتَکٰی عَیْنَیْہِ وَھُوَ مُحْرِمٌ رَضَمَّدَھُمَا بِالصَّبِرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عثمان رض سے کہ حدیث کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ حق ایک شخص کے [illegible] دکھنین انکھین اوسکی یا ضعف بصارت ہوا اور وہ ہو محرم لیپ کرے اونکو ساتھہ ایلوے کی نقل کی یہہ مسلم نے ف تاج المصادر مین تضمید کے معنی لیپ ہی کرنیکے لکھے ہین اور علما نے انکو [illegible] انکھون مین بطور سرمہ کے اور طیبی نے کہا کہ تضمید اصل مین کہتے ہین پٹی باندہنے کو زخم پر اور زخم پر دوا لگانیکو بھی کہتے ہین اگرچہ باندہا نجاوے پھر جانا چاہیے کہ اگر [illegible] گا وے محرم اسطرح کا کہ اوس مین کچھہ خوشبو ہو تو اوسپر صدقہ لازم ہوگا اور اگر بہت ہو خوشبو تو دم آویگا اوسپر اور اگر ایسا سرمہ لگاوے کہ اوسمین خوشبو [illegible] کچھہ مضائقہ نہین اور نہین لازم ہوگا اوسپر کچھہ اور اگر پٹی باندہی کسی عضو پر سوای سر اور مونہہ کے تو نہین لازم آنیکا اوسپر کچھہ لیکن مکروہ ہے [illegible] دھانکے گا چوتھائی سر یا مونہہ اپنا تو اوسپر دم لازم ہوگا اور کم چوتھائی سے ڈھانکے گا تو صدقہ آویگا ع **وَعَنْ** اُمِّ الْحُصَیْنِ قَالَتْ رَاَیْتُ اُسَامَۃَ وَاَحَدُھُمَا اٰخِذٌ بِخِطَامِ نَاقَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَہٗ یَسْتُرُہٗ مِنَ الْحَرِّ حَتّٰی رَمٰی جَمْرَۃَ [illegible] رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ام حصین کے سے کہ کہا دیکھا مینے اسامہ اور بلال کو اس حال مین کہ [illegible] مین ہی یعنی بلال پکڑے ہوئے تھا مہار نبی [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی اور دوسرا یعنی اسامہ اوٹھائی ہوئے تھا کپڑا اپنا سایہ کرتا تھا گرمی آفتاب سے یہانتک کہ مارین کنکریان جمرۃ العقبہ کو نقل کی [illegible] سایہ کرتا تھا یعنی ساتھہ کپڑے کے کہ اونچا تھا سر مبارک سے کہ سر کو نہ لگتا تھا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ اوٹھائے ہوئے تھا مانند تاج کے ایک چیز [illegible] معلوم ہوا کہ جائز ہی محرم کو سایہ کرنا اپنے پر بشرطیکہ سایہ کرنیوالی چیز سر کو نہ لگے اور یہی قول اکثر علما کا ہی اور مالک اور احمد مکروہ [illegible] وَعَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِہٖ وَھُوَ بِالْحُدَیْبِیَۃِ قَبْلَ اَنْ یَدْخُلَ مَکَّۃَ [illegible] وَاَصْحَابُہٗ بِالْاَثْرَلِ فَجَعَلَ یَتَھَافَتُ عَلٰی وَجْھِہٖ فَقَالَ اَتُؤْذِیْکَ ھَوَامُّکَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَاْسَکَ وَاَطْعِمْ فَرَقًا [illegible] ثَلٰثَۃِ اٰصُعٍ اَوْصُمْ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ اَوِانْسُکْ نَسِیْکَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی کعب بن عجرہ سے یہہ کہ [illegible] حدیبیہ مین پہلے داخل ہونے مکہ کے اور تھا کعب محرم اور وہ جلاتا تھا آگ نیچے ہانڈی کے اور جوئین جھڑتی تھین اوسکے [illegible] کہا ہان فرمایا پس منڈا ڈال سر اپنا اور کھلا قدر فرق کی درمیان چھہ مسکینون کو اور فرق

Marfat.com

تین صاع کا ہوتا ہی یا روزے رکھہ یا جانور ذبح کرا اور یہہ حدیث تفسیر ہی اس آیت کی ولا تحلقوا رؤسکم حتی یبلغ الہدی محلہ
ایک بت تہا کہ پوجا کرتی تہی اوسکو اور عبادہ بن صامت یا اور کوئی تہا اونکی تہی عبادہ کعب کی بیمار تہا
توڑ ڈالا جب کعب گہر میں آئی تو دیکہا کہ بت ٹوٹا ہوا پڑا ہی غصہ میں آئی اور چاہا کہ عبادہ کو بکہیں پر اور
تو اپنی تئین بچا نا یہہ سوچکر مسلمان ہوی اللہ تعالی جب ہدایت کرتا ہی تو یون کرتا ہی اور پہلے داخل ہونے کی لینی اوسمیں
تہی داخل ہونے سے مکہ میں بعد ازاں مشرکین نے منع کردیا اسکو صلح حدیبیہ کہتے ہین اور صاع چار سیر کا ہوتا ہی
آدہا صاع یعنی دو دو سیر گیہون ہر مسکین کو دی یا تین روزے رکھہ یا جانور ذبح کرا اور یہہ حدیث تفسیر ہی اس آیت کی ولا تحلقوا رؤسکم حتی یبلغ الہدی محلہ

ح+ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابن عمر انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینہی النساء فی
عن القفازین والنقاب وما مس الورس والزعفران من الثیاب ولتلبس بعد ذلک ما احبت من الوان الثیاب من
او خز او حلی او سراویل او قمیص او خف رواہ ابو داؤد ۔ روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ اونہون نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے
تہے عورتونکو بیچ احرام اونکی کے پہنے دستانونکی سی اور ڈالنے نقاب کی سی یعنی اسطرح کی نقاب سی کہ مونہہ کو لگے اور پہنے اوس کپڑے کی سی کہ لگی ہوا اسکو ورس
زعفران اور چاہیے کہ پہنے بعد اسکی جو چاہی انواع کپڑون سے گسنیا کپڑا ہو یا چرمی ہو یا زیور ہو یا پاجامہ ہو یا کرتا ہو یا موزہ نقل کی یہہ ابو داؤد **ف** بعد اسکی یعنی
بعد نکلنے کی احرام سی حضرت شیخ رح نی تو یہہ معنی لکہے ہین اور ملا علی قاری رح نی یہہ معنی لکہے ہین کہ بعد اوسچیز کی کہ ذکر کی گئی یعنی سوای چیزون مذکورہ کے
جو چاہی اقسام کپڑون سی سو پہنے اور لکہا ہی کہ ظاہر حدیث سی فرق معلوم ہوتا ہی درمیان عفرانی کپڑے اور کسنبی کی اور ہمارے مذہب مین دونو منع معلوم
ہوتے ہین خزانۃ الاکمل اور رولوالجی وغیرہا مین لکہا ہی کہ اگر پہنے محرم رنگا ہوا کسنبھ کا یا ورس کا یا زعفران کا چھپتا تا ایکدن یا زیادہ تو اوسپر دم لازم
ہوتا ہی اور اگر کم ایکدن سے پہنے تو صدقہ دینا آتا ہی پس لائق یہہ ہی کہ حمل کیجاوے یہہ حدیث اوپر کسنبی ہوئی ہوی کی کہ جس مین خوشبو نہو اور کہا طیبی نے کہ
زیور کو کپڑون مین کہا مجازا **وعن** عائشۃ رض قالت کان الرکبان یمرون بنا ونحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محرمات
فاذا جازوا بنا سدلت احدنا جلبابہا من راسہا علی وجہہا فاذا جاوزونا کشفنا ۔ رواہ ابو داؤد وفی ابن ماجۃ
معناہ ۔ اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا تہا قافلہ گذرتا ہمپر یعنی عورتون پر اور ہوتین ہم ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی احرام باندہے ہوے یعنی
اور بسبب احرام کی مونہہ کہلے ہوتی پس جسوقت کہ گذرتا قافلہ ہمارے آگے سی ڈالتی ایک ہماری چادر اپنے سر پر سی اوپر مونہہ اپنی کی یعنی اسطرح کہ مونہہ کو لگے پر
جسوقت کہ بڑہ جاتا قافلہ ہمسے کہولدیتین ہم مونہہ اپنا نقل کی یہہ ابو داؤد نی اور واسطے ابن ماجہ کے معنی اسکی **وعن** ابن عمر ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم کان یدہن بالزیت وہو محرم غیر المقتت یعنی غیر المطیب ۔ رواہ الترمذی ۔ اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہے استعمال کرتی تیل زیتون بغیر خوشبو کا حالت احرام مین نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** مقتت اوس تیل کو کہتے ہین کہ
کہ اوسمین ڈالکر پکایا جاوے تا خوشبودار ہوجاوے یا ملایا جاوے اوس مین تیل خوشبو کا پہر جانا چاہیے کہ محرم اگر سارے عضو پر تیل لگاوے خوشبو
بنفشہ اور گلاب کا اور موتیہ وغیرہ کا تو اوسپر دم یعنی جانور ذبح کرنا لازم آتا ہی اتفاقا اور اگر تیل لگاوے زیتون کا یا تلو کا
اور بہت لگاوے تو اوسپر لازم دم آویگا نزدیک ابو حنیفہ کے اور صدقہ نزدیک صاحبین کے تفصیل اسکی یہہ ہی کہ خلاف اس صورت سی
سی بغیر پکائی ہوی پس جو خوشبودار ہو کہ جس مین پہول گلاب وغیرہ کو ڈال کر خوشبودار کیا ہو
جبکہ ہو زیت پکایا ہوا پس اوس مین بھی دم دینا آویگا بالاتفاق اور تیل خلاف

فصل تیسری **عَنْ** نافع ان ابن عمر وجد القر فقال ائتنی
[illegible] ان یلبسه المحرم رواه
[illegible] کپڑا امر نافع پس ڈالی میرا اوپر بارانی پس فرمایا ڈالتا ہی تو مجھپر یہہ اور تحقیق منع
[illegible] کہ پہنی اوسکو محرم نقل کی یہہ ابوداود **ف** ہماری مذہب مین یہہ ہی کہ اگر یہہ ہوئی کپڑا یکوا وسطرح
[illegible] استعمال کرنیکا تو منع ہوا الا نہین پس بارانی کو بدن پر ڈال لینا منع نہین چنانچہ بیان اوسکا اوپر ہوچکا ہی اور ابن عمر
[illegible] پس مذہب اونکا یہی ہوگا کہ مطلق سیہ ہوی کو استعمال سی پرہیز کرتی ہونگی اور یا اس لیے منع کیا کہ سر ڈھانک دیا ہوگا **وعن** عبد اللہ بن مالک ابن بحینة قال احتجم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو محرم بلحي جمل من طريق مكة
[illegible] متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بیٹا مالک کی سی ایسا عبد اللہ کہ بیٹا بحینہ کا ہی کہا سینگی کچھوائی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
[illegible] سر اپنی مین حالت احرام مین بیچ مکان لحی جمل کے راہ مکہ مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم **ف** ابن بحینہ دوسری صفت ہی عبد اللہ
[illegible] لفظ مالک کو ساتھہ تنوین کی پڑہتی ہین اور ابن بحینہ مین الف لکہا جاتا ہی اور بحینہ بان تہین عبد اللہ کی اور ہوی مالک کی اور سر مین بچھنے
[illegible] بال ضرور ٹوٹی ہونگی پس یہہ محمول ہی حالت ضرورت پر اور اگر ایسی جگہہ پچھنے لگے کہ وہان بال نہون تو جائز ہی بغیر فدیہ کے **ف** مسئلہ چوتہائی
[illegible] کم منڈاوی یا پچھنون و غیرہ کے سبب سے بال چوتہائی سر سی کم کے ٹوٹین تو صدقہ وی یعنی ایک بہوکے کو کہلاوی یا دو سیر گیہون وی اور چوتہائی
[illegible] زیادہ منڈاوی بلا عذر یا پچھنے بلا عذر لے اور اوس سے بال اسقدر ٹوٹین تو دم آتا ہی یعنی ایک بکری یا مانند اوسکی ذبح کرے اور اگر بسبب عذر کے
[illegible] چوتہائی سر سی زیادہ منڈاوی یا بسبب عارضہ کے پچھنے لے اور اسقدر بال ٹوٹین تو اختیار ہی محرم کو کہ تین چیزون مین سی ایک چیز کرے
[illegible] بکری دے یا چہہ مسکینونکو تین صاع گیہون وی ہر مسکین کو دو دو سیر یا تین روزے رکہے متصل یا متفرق اور اگر محاجم یعنی اگر پچھنونکی جگہہ سے بال
[illegible] وی پچھنونکی پیچہے تو دم آتا ہی امام ابو حنیفہ کے نزدیک اور صدقہ صاحبین کے نزدیک اور پچھنونکی جگہہ [illegible] اگر ساری گردن منڈواوی تو دم آتا ہی اتفاقاً اور اگر ساری سر کم منڈواوی تو صدقہ [illegible] سر کے بال ٹوٹین تو کچھہ نہین آتا
وعن انس قال احتجم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو محرم على ظهر القدم من وجع كان به
[illegible] والنسائی اور روایت ہی انس سی کہا سینگی کچھوائی یعنی بہری ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ تہے محرم پشت قدم
[illegible] کو کہ تلاوونکی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی **ف** یہہ پچھنے لینے متصور ہین بغیر ٹوٹنے بالون کے پس نہین اشکال اسمین اور معہذا
وعن ابی رافع قال تزوج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میمونة وهو حلال وبنى بها وهو حلال
[illegible] رواه احمد والترمذی وقال هذا حديث حسن اور روایت ہی ابی رافع سی کہا نکاح کیا رسول
[illegible] کہ تہے بغیر احرام کے اور بنا کیا ساتھہ اونکے یعنی تصرف مین لائے اور وہ تہے بغیر احرام کے اور تہا مین پیغام
[illegible] نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن ہی **ف** اوپر کی حدیث ابن عباس کے
[illegible] احرام مین میمونہ سی نکاح کیا اور اس سے یہہ معلوم ہوا کہ بغیر حالت احرام مین کیا جانا چاہیے

Marfat.com

سرخ اور کتنی کٹ کھنی کی حلم مین ہین سب جانور درندہ [illegible]

فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحَيَّةُ وَالْغُرَابُ الْأَبْقَعُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ

عائشہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پانچ جانور موذی ماری جاوین حل مین بھی اور حرم مین بھی [illegible]

باندھی موسانپ اور کوا ابلق اور چوہا اور کتا کٹ کھنا اور جیل نقل کی یہہ بخاری اور مسلم **ف** حرام ہے مارنا اون کا جنمین

ایسیہی مارنا اوس کتے کا کہ جسمین نہ منفعت ہو اور نہ ضرر اور مارنا ان جانورون کا کہ مذکور ہوا حصر انمین نہین ہے بلکہ یہ

جانورونکا مانند چیونٹی اور پسو اور چھڑی اور کھٹمل اور مانند انکے بھی اور اگر مارے جون اللہ وے جو جایز ہے بیچ حق احرام

الثَّانِي فصل دوسری **عَنْ** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَحْمُ الصَّيْدِ لَكُمْ فِي الْاِحْرَامِ حَلَالٌ مَا لَمْ تَصِيْدُوْهُ

اَوْ يُصَادُ لَكُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گوشت شکار کا

تمہارے لیے بیچ احرام کے حلال ہے جبتک کہ نہ کیا ہو تمنے شکار یا نہ کیا گیا ہو واسطے تمہارے نقل کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی **ف** یعنی اگر تم نے

احرام مین شکار کرو گے یا تمہارے لیے کیا جاویگا اگرچہ شکار کرنیوالا محرم نہو تو نہین درست ہوگا کھانا اوسکا دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کے مالک اور شافعی

نے اسپر کہ حرام ہے گوشت اوس شکار کا کہ شکار کیا ہو اوسکو غیر احرام والے نے واسطے احرام والے کے اور ابوحنیفہ نے یہہ معنی لیے ہین کہ اگر بطریق تحفہ کے بھیجا جاوے

حرف تمہارے شکار تو اوسکا گوشت حرام ہوگا اور اگر گوشت بھیجے تو نہین حرام ہوگا معنی اسکے یہہ ہین کہ اگر شکار کیا جاوے بموجب حکم تمہارے تو نہین

درست کھانا اسکا پس نہین حرام ہوگا گوشت شکار کا کہ ذبح کرے اوسکو غیر محرم احرام والے کے لیے بغیر امر یا دلالت یا اشارے اوسکے **وَعَنْ** اَبِيْ قَتَادَةَ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَرَادُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم

سے فرمایا ٹڈی شکار دریا کے سے ہے نقل کی یہہ ابوداؤد اور ترمذی نے **ف** کہا علما ہمارے نے ٹڈی کو شکار دریا کا اس لیے کہا کہ یہہ مشابہ ہے شکار دریا کے

اس لیے ہین کہ بغیر ذبح کے درست ہے پس نہین جائز ہے محرم کو مارنا ٹڈی کا اور لازم آویگا اوسپر بسبب مارنے اوسکی کے تصدق یعنی خیرات دینی جو چاہے

اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ ٹڈی شکار جنگل کے سے ہے کہا ابن ہمام نے کہ اسی پر ہین اکثر علما انتہی اور بعضی علما نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جائز ہے

شکار کرنا ٹڈی کا محرم کو اس لیے کہ یہہ شکار دریا کا ہے اور شکار دریا کا محرم کو حلال ہے بموجب اس قول اللہ تعالیٰ کے احل لکم صید البحر ع

وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ السَّبُعَ الْعَادِيَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ

وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا مارڈالے محرم درندے حملہ کرنیوالے کو نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد

اور ابن ماجہ **ف** حملہ کرنیوالے کو یعنی جو کہ قصد کرے مارڈالنے اور زخمی کرنیکا مانند شیر اور بھیڑیا اور چیتے وغیرہ کے ع **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ

عَمَّارٍ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الضَّبُعِ اَصَيْدٌ هِيَ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ اَيُؤْكَلُ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے عبدالرحمن

بن ابی عمار سے کہا پوچھا مینے جابر بن عبداللہ سے حال جانور چرغ کا کیا شکار ہے وہ پس کہا ہان پس کہا مینے کہ کھایا جاوے کہا کہ ہان پھر کہا مینے کہ سنا ہے تو نے

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہان نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور شافعی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** شکار [illegible]

جو کہ کھانا اوسکا محرم کو حرام ہے یا نہین اور کھانا گوشت چرغ کا نزدیک امام شافعی کے درست ہے [illegible] حدیث کو اور امام

نزدیک نہین درست بموجب حدیث کے کہ آگے آتی ہے ع **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ سَاَلْتُ [illegible]

Marfat.com

[illegible] وَعَنْ خُزَيْمَةَ
[illegible] يَأْكُلُ الضَّبُعَ أَحَدٌ وَسَأَلْتُهُ عَنْ أَكْلِ الذِّئْبِ قَالَ أَوَيَأْكُلُ الذِّئْبَ أَحَدٌ فِيهِ
[illegible] رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّإِ اور روایت ہی خزیمہ بن جزی سی کہا پوچھا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی حال کھانی چرغ
[illegible] کہا ہی کیکو کہا نا اور پوچھا مینی حضرت سی حال کھانی بہیڑی کا فرمایا کیا کھاتا ہی بہیڑی کو وہ کوئی کہ اوسمین ہو بھلائی
[illegible] اور کہا نہین اسناد اسکی قوی ف یہہ حدیث نفس الامر مین صحیح ہی اگرچہ ضعیف ہی باعتبار سند کو اور قوت دیتی ہی
[illegible] کہ اوسکا یہہ ہین ومن یاکل الضبع اور مؤید ہی اسکی یہہ حدیث کہ حضرت نی منع فرمایا ہی کھانی ہر ذی ناب یعنی صاحب کچلیون کے
[illegible] اور یہہ ہی ذی ناب نہ ہو پس بسبب تعارض دلیلون کی بیچ تحریم اور اباحت کی مکروہ تحریمی ہی یہہ نزدیک ابو حنیفہ کی ع الفصل
[illegible] عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَنَحْنُ حُرُمٌ فَأُهْدِيَ لَهُ طَيْرٌ
[illegible] فَمِنَّا مَنْ أَكَلَ وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ طَلْحَةُ وَافَقَ مَنْ أَكَلَهُ قَالَ فَأَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
[illegible] وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ روایت ہی عبد الرحمن بن عثمان تیمی سی کہا تھے ہم ساتھہ طلحہ بن عبید اللہ کی اور ہم تھے محرم پس یہ بھیجا گیا ایک جانور پرندہ یعنی کا
[illegible] پس کھایا بعضون نی ہم مین سی کہایا یعنی اسلیے کہ جائز ہی محرم کو کھانا گوشت شکار کا اگر حکم وغیرہ نکیا ہو اور بعضون نے ہم مین سی پرہیز کیا
[illegible] کہ محرم کو کھانا اسکا درست نہین پس جب جاگی طلحہ موافقت کی ان شخصون کی کہ کھایا تھا اوسکو کہا طلحہ نی پس کھایا ہمنی اسکو یعنی شامل
[illegible] ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہہ مسلم ف موافقت کی یعنی ساتھہ قول کی یا فعل کی یعنی یا تو یہہ زبانی کہا کہ اچھا کیا یا آپ بھی
[illegible] ہوا کھایا اور مراد جانور سی یا تو جنس ہے کہ کئی تھے یا وہ جانور بڑا تھا کہ کفایت کیا جماعت کو ع باب الاحصار وفوت
[illegible] بیان روکنی محرم کی اور فوت ہو جانی حج کی ف روکنی محرم کی ہمارے نزدیک جب باز رکھی محرم کو حج سی بیماری یا دشمن یا غیر
[illegible] کا یا خطا اوسکا راہ مین مر جاوی تو چاہیی اوسکو یہہ کہ بھیجی ایک بکری کہ ذبح کیجاوی اوسی [illegible] حج وقت معین کی اور احرام
[illegible] ہو نی اوسکی کے بغیر سر منڈانی اور بال کتروانی کے اور قارن ہو تو [illegible] کے نزدیک کتا بسبب دشمن ہی کی
[illegible] نزدیک باقی رہتا ہی احرام پر اور اگر عذر جاتا رہی اور حج فوت ہو گیا تو احرام سی ساتھہ عمل عمرہ کی اور فوت ہونی حج کی یعنی احرام
[illegible] کا یعنی عرفات بیچ زمانہ وقوف کی کہ وہ بعد زوال عرفہ ی تا طلوع فجر دن نحر کی ہی اگرچہ ایک ساعت ہو اور بیان
[illegible] کوئی پہونچی وہان اخیر رات نحر کی مین اور نماز عشا کی پڑہی نہو اور خوف ہو اسکا کہ اگر جاوےگا عرفات کو تو فوت ہو گی عشا
[illegible] مین تو فوت ہو گا وقوف پس بعضون نی تو کہا ہی کہ مشغول ہو عشا مین اگرچہ فوت ہوا وس سی وقوف اور بعضون نے
[illegible] اور جماعت اور وقوف عرفہ کی ح ع مہمی مسئلہ درمختار مین لکھا ہی کہ اگر تنگ ہو وقت عشا کا اور وقوف کا پہونچ کر
ع الفصل الاول فصل پہلی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ أُحْصِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
[illegible] بِهِ حَتَّى اغْتَمَّ عَامًا قَابِلًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا روکیا گیا
[illegible] اور جب کرانی مدت تو وہ سی یعنی بعد حلال ہونی کامل کی اور ذبح کی ہدی اپنی یہانتک کہ عمرہ کیا

اگلی سال نقل کی یہہ بخاری ف روکی ہی یہہ کا احرام [illegible]

الخ مین مطلق جمع کی لیی ہی یعنی منڈوانا وغیرہ ترتیب سی نہین مذکور ہی اور صحیحین [illegible]

حدیبیہ مین جبکہ روکا اونکو مشرکون نے اور حضرت نے احرام باندہی ہوی عمرہ کا پس تحر کیا یعنی ہدی نحر کی پھر [illegible]

ہوے پس نحر کرو پھر سر منڈاؤ اور ہدایہ مین ہی کہ پہر احرام سی نکلی کہا ابن ہمام نی کہ اس قید نی یہہ فائدہ دیا کہ نہین احرام [illegible]

پس اگر محصر یعنی رکنی والی نی ہدی بہیجی اور کہدیا کہ فلانی دن ذبح کرنا اور اسنی گمان کیا کہ روز موعود مین نی کی [illegible]

احرام کی پھر معلوم ہوا کہ اوس روز نہ ذبح ہوتی تہی لازم ہوگا اوسپر بدلہ یعنی جانور ذبح کرنا وغیر ذلک اور [illegible]

کہ یہہ حرم ہی اور جائز ہی امام شافعی کی نزدیک نی ذبح کرنا ہدی رکنی کا جہان روکا جاوی اور حنفیہ کہتی ہین کہ نہ ذبح کری محصر ہدی کو [illegible]

اور باقی ہدایا مین اتفاق ہی دونو کا کہ نہ ذبح کیجاوین مگر حرم مین اور جو کہ رکنی کی جگہہ ذبح کرنیکو کہتی ہین دلیل انکی یہہ ہی کہ حضرت نے اور [illegible]

صحابہ نی ہدی ذبح کی باوجودیکہ وہ زمین حل مین ہی اور حنفیہ یہہ جواب دیتی ہین کہ ممکن نہ تہا ہدی کا پہونچنا حرم مین پس [illegible]

وہین ذبح کی اور بعضی کہتی ہین کہ کچھہ حدیبیہ حل مین ہی اور کچھہ حرم مین پس شاید کہ ذبح حرم مین کی ہو اور اگلی سال یعنی سالون [illegible]

مین اس سی معلوم ہوا کہ اگر کوئی محصر ہو یعنی رک جاوی تو قضا اوسکی کری ہماری نزدیک قضا اوسکی واجب ہی اور شافعی کی نزدیک اوسپر قضا نہین

اور اگلی سال کی عمری کا نام عمرۃ القضا ہونا موید ہی ہماری مذہب کا ۔ ح ۔ ع **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى** اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُوْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدَايَاهُ وَحَلَقَ وَقَصَّرَ اَصْحَابُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عبداللہ بن عمر سی کہ کہا نکلی ہم ساتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی عمری کی لیی پس روکا کفار قریش نی دری خانہ کعبہ کی سی پس ذبح کیی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جانور ہدی اپنی کی اور سر منڈوایا اور کتروائے بال یارون اونکی نی نقل کی یہہ بخاری **ف** یارون اونکی [illegible]

یعنی بعضی یارون نی بال کتروائی اور بعضون نی سر منڈائی اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ نہین لازم ہی سر منڈانا یا بال کتروانی محصر پر نزدیک ابو [illegible]

اور امام محمد رح اور ابو یوسف نی کہا کہ کرنا چاہیی ایک چیز کو ان مین سی اور اگر نہ کریگا تو احرام سی نکل آئیگا اور نہین آویگا اوسپر کچھہ [illegible]

لِلْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ قَبْلَ اَنْ يَحْلِقَ وَاَمَرَ اَصْحَابَهٗ بِذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [illegible]

ہو مسور بن مخرمہ سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نحر کیا پہلی سر منڈانی کی اور حکم کیا اپنی صحابیونکو ساتہہ اسکی یعنی [illegible]

کی نقل کی یہہ بخاری نی **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ اَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ حُبِسَ اَحَدُكُمْ عَنِ [illegible]

اَنْ يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى يَحُجَّ عَامًا قَابِلًا فَيُهْدِيَ اَوْ يَصُوْمَ اِنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ اونہون نی کہا کیا نہین کفایت کرتے تمکو سنت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی قول اونکا کہ اگر روکا [illegible]

کرنی سی یعنی مانع ہو کوئی عذر بڑی رکن حج کی سی کہ وہ وقوف عرفہ ہی اور مانع ہو طواف اور سعی سی تو طواف کری خانہ کعبہ کا [illegible]

اور مروی مین ہر حلال ہوی ہر چیز سی یعنی جو کچھہ احرام مین کرنا حرام تہا وہ درست ہوا یہانتک کہ حج کری اگلی سال پہر [illegible]

اگر نہ پاوی ہدی نقل کی یہہ بخاری **ف** جانا چاہیی کہ فائت یعنی جسکا حج فوت ہوا اگر وہ متمتع ہو تو لازم ہی اوسپر قضا ہی [illegible]

اور نہ دم یعنی جانور ذبح کرنا بخلاف محصر کی کہ اگر حج کرنی سی روکا جاوی اسی مین لازم نہین اوسپر [illegible]

نکل جاوی اور سال آیندہ قضا کری حج کی اور ایک عمرہ کرے اگر [illegible]

Marfat.com

یعنی جارہ ہوا دسکو کہ بدلک کرو احرام کو [illegible]

اور دارمی نواور زیادہ کیا ابوداؤد نو ایک روایت مین [illegible]

ہو ف یا بیمار ہو یعنی جسکو حادث ہو بعد احرام کے کوئی مانع سوای احصار دشمن کے [illegible]

احصار یعنی رکنا بغیر دشمن کے بھی ہوتا ہی جیسا کہ مذہب ابوحنیفہ کا ہی اور یہہ ضعیف ہی یعنی [illegible]

نہین لازم آتا کہ سند ترمذی وغیرہ کی بھی ضعیف ہو اور بر تقدیر تعارض کے ترجیح ہوگی حسن کہنی نو [illegible]

مین بعد لفظ حسن کے صحیح بھی ہی اور تورپشتی نو کہا کہ ضعیف کہنا اسکو باطل ہی ع ح وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ [illegible]

النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْحَجُّ عَرَفَۃُ مَنْ اَدْرَکَ عَرَفَۃَ لَیْلَۃَ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَقَدْ اَدْرَکَ الْحَجَّ اَیَّامُ مِنًی ثَلٰثَۃُ [illegible]

یَوْمَانِ فَلَا اِثْمَ عَلَیْہِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَا اِثْمَ عَلَیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ [illegible]

حسن صحیح اور روایت ہی عبدالرحمن بن یعمر دیلی کی کہا سنا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے حج عرفہ ہی یعنی بڑا رکن حج کا نو ہین تاریخ [illegible]

وقوف عرفات کا ہی جسنے کہ پایا وقوف عرفات کا رات مزدلفہ کی مین یعنی دسوین رات ذیحجہ کی مین پہلے طلوع ہونے فجر کے پس تحقیق پایا اوسنے حج

دن منی کے تین ہین یعنی گیارہوین بارہوین تیرہوین کہ جنکو ایام تشریق کہتے ہین ان تین دنون مین منا مین رہتے ہین اور رمی کرتے ہین پس جو شخص کہ جلدی کرے

پھر دو دن کو پس نہین گناہ اوسپر اور جو شخص کہ تاخیر کرے پس نہین گناہ اوسپر نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے

اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح ہی ف یا حج یعنی حج فوت نہوا اور امن پایا یا فساد سے اگر جماع نکیا پہلے وقوف کے اور جسنے وقوف نکیا یعنی بعضہ

عرفات مین یہانتک کہ فجر ہوگئی واجب ہی اوسپر یہہ کہ نکل آوے احرام سے ساتھہ افعال عمرے کے اور حرام ہی اوسپر ہمیشہ احرام باندہے یہانتک کہ آئندہ سال

جو شخص جلدی کرے الخ یعنی جو شخص کنکریان تینون مناروں پر بارہوین تاریخ پیچھے دوپہر کے مار کر چلا آیا مکے مین پس نہین اوسپر کچھہ گناہ اور ساقط ہوا

اوسسے یہہ ہین رات کا رہنا اور کنکریان مارنی تیرہوین کے اور جو کوئی بارہوین تاریخ مناروں کو کنکریان مار کر مناہی مین ٹھہرا یہانتک کہ تیرہوین تاریخ

بھی مناروں کو کنکریان مارین تو اوسپر بھی گناہ نہین یعنی دونو باتین برابر ہین جائز ہونے مین اگرچہ تاخیر افضل ہی بسبب کثرت عبادت کے

آیا ہی کہ اہل جاہلیت دو فریق تھے بعضے تعجیل کو گناہ جانتے تھے اور بعضے تاخیر کو پس یہہ حکم نازل ہوا کہ تعجیل اور تاخیر دونو برابر ہین اور کہنی مین گناہ

بَابُ حَرَامِ مَکَّۃَ حَرَّسَہَا اللّٰہُ تَعَالٰی

باب ہی بیچ بیان حرمت حرم مکہ کے محفوظ رکھے اوسکو اللہ تعالیٰ آفات سے

ہین دس مین کہ گرد کعبہ اور مکے کے ہی بسبب تعظیم کعبہ کے حرم کو بھی اللہ تعالیٰ نے معظم و مکرم کیا ہی اور حرم اوسکا نام اسیر ہوا کہ [illegible]

[illegible] تعالیٰ نے اوس مین بہت سی چیزین کہ وہ حرام نہین ہین اور جگہ اور سبب حرم ہونیکا بعضون نے یہہ کہا ہی کہ جب حضرت آدم [illegible]

زمین مین بھیجا تو وہ ڈرتے تھے شیاطین سے کہ ہلاک نکر ڈالین مجکو پس بھیجا اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو تا نگہبانی اونکی کرین پس ہمان ہمان مواضع

درمیان فرشتے کھڑے ہوے ہر طرف پس جتنی زمین درمیان کعبہ اور جگہ کھڑے رہنے فرشتون کی تھی وہ حرم ہوئی اور بعضون نے کہا کہ جب

ابراہیم علیہ السلام نے وقت بنانے کعبہ کے رکھا روشن ہوگئی اوس سے زمین ہر طرف سے پس جتنی زمین روشن ہوئی بسبب روشنی کے حرم ہوئی

اور حدون حرم کی اوپر مناروں کے بنے ہوے ہین علامت کے لیے ہر طرف مگر جانب جدہ اور جعرانہ کو نہین [illegible]

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ اِنَّ ہٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَہُ اللّٰہُ [illegible]

فَاقْدِرُوْا وَقَالَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ اِنَّ ہٰذَا الْبَلَدَ [illegible]

Marfat.com

[illegible] یَخْتَلِی شَوْکُہَا وَلَا یُعْضَدُ شَجَرُہَا وَلَا یَلْتَقِطُ سَاقِطَتَہَا اِلَّا مُنْشِدٌ روایت ہر ابن عباس سے
[illegible] کہ حرمت ہجرۃ ولیکن جہاد اور نیت خالص کرنی عمل مین باقی ہر اور جسوقت کہ بلائے جاؤ جہاد کے
[illegible] اور فرمایا وہ ن فتح مکہ کو کہ تحقیق یہہ شہر یعنی ساری مین حرم حرام کیا اوسکو اللہ تعالیٰ نے یعنی حرام کے
[illegible] اوسکی اوسدنسے کہ پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو یعنی حرمت اسکی قدیم سے ہی پس وہ حرام کیا گیا ہے
[illegible] قیامت تک تحقیق ہرگز نہین حلال ہوا قتال کسیکو اوس مین کسیکے لیے پہلی مجھسے اور نہین حلال ہوا قتال میرے لیے مگر ایک
[illegible] مکہ کے پس وہ حرام کیا گیا یعنی ہر ایک پر بعد اس ساعت کے ساتھہ حرمت اللہ کے روز قیامت تک یعنی پہلے نفخہ تلک کانٹا
[illegible] اوسکا یعنی اگرچہ ایذا ہو اوس سے اور نہ بھگایا جاوے شکار اوسکا یعنی نہ متعرض ہو اوس سے ساتھہ شکار کرنے اور وحشت دلانے
[illegible] کرنیکے اور نہ اوٹھایا جاوے لقطہ اوسکا مگر جو شخص کہ تعریف کرے اوسکو یعنی اوسکو جائز ہے اوٹھانا اوسکا اور نہ کاٹی جاوے گھانس اوسکی پس کہا عباس
[illegible] مگر اذخر یعنی اذخر کہ نام ایک گھانس کا ہے اوسکی اجازت دیجیے اسلیے کہ وہ واسطے لہارون اور سنارون اونکی کے ہے یعنی اونکو احتیاج پڑتی
[illegible] کے بیچ کلانی کے ہے اور سونے چاندی کی اور واسطے گھرون اونکی کے یعنی گھرون کی چھتون مین کام آتی ہے پس فرمایا مگر اذخر یعنی اوسکو اکھاڑ دو تو
[illegible] اور متفق کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت ابی ہریرہ کی یہہ ہے کہ نہ کاٹا جاوے درخت اوسکا اور نہ اوٹھاوے گری چیز اوسکی مگر تلاشر
[illegible] خلاف نہین ہجرۃ الخ یعنی جب حضرت ہجرۃ کر کے مکہ سے مدینہ کو تشریف لائے تو ہجرۃ فرض تھی اوسپر کہ استطاعت رکھتا تھا پھر جب مکہ فتح
[illegible] منقطع ہوئی ہجرت کہ فرض تھی اسلیے کہ مکہ دار الحرب نہ رہا پس نہین حاصل ہوتا اب بسبب ہجرت کے وہ درجہ کہ حاصل ہوا مہاجرین کو ولیکن
[illegible] حاصل ہوتا ہے بسبب جہاد کے اور اچھی نیت کے اور باقی ہے قیامت تک وہ ہجرت کہ ہوتی ہے واسطے محافظت دین کے اور احکام اسلام کے اور نہ کاٹا جاوے
[illegible] درخت اوسکا چہ جائے کہ درخت اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ جو کوئی کاٹے گھانس حرم کی یا درخت اوسکا کہ مملوک نہین اور آپ سے اوگا ہوا پھر
[illegible] قیمت اوسکی مگر خشک گھانس کو کاٹنے مین قیمت نہین دینی آتی لیکن کاٹنا اوسکا بھی درست نہین اور اسی طرح ہے گھانس حرم کی
[illegible] اوسکا کاٹنا اور چرانا جائز ہے اور کماۃ یعنی کھنبی بھی مثل ہے اسلیے کہ نباتات سے نہین ہے [illegible] کے نزدیک جائز ہے چرانا جانور دنکا
[illegible] گھانس مین آور لقطہ اوس چیز کو کہتے ہین کہ پڑی پاوے اور مالک اوسکا معلوم نہو تو حکم اوسکا غیر حرم مین یہہ ہے کہ تعریف کرے یعنی لوگون
[illegible] کہتا پھرے کہ کسی کی چیز کھو پائی ہے پھر اگر مالک ملے اور یہہ فقیر ہو تو اپنے کام مین لاوے اور اگر غنی ہو تو بعد دہ درہم بعد ازان اگر مالک آجاوے
[illegible] اوسکی ہو اور حرم کی لقطہ مین نہین ہے مگر تعریف جیسا کہ اس حدیث مین فرمایا یہانتک کہ مالک ملے پس خرچ کرے اوسکو اور
[illegible] اور نہ مالک ہوتا ہے اور یہہ مذہب شافعی کا ہے اور اکثر علما نے فرق نہین کیا ہے درمیان
[illegible] اور غیر اوسکی کے اور مذہب ہمارا بھی یہی ہے اور دلیل انکی اور حدیثین ہین کہ مطلق آئی ہین چنانچہ باب لقطہ کی آئینگے
[illegible] اوسکی حدیث کو اونکے نزدیک یہہ ہین کہ ایک برس کامل تک مکہ مین بھی تعریف کرے جیسے کہ اور جاہ کرتی ہین اور مخصوص ساتھہ
[illegible] اسطرح اسلیے فرمایا کہ کوئی وہم یہہ نہ لیجاوے کہ وہان تعریف مخصوص ایام موسم سے پر ہے واللہ اعلم ح ع
[illegible] وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَحِلُّ لِاَحَدِکُمْ اَنْ یَحْمِلَ بِمَکَّۃَ السِّلَاحَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے

Marfat.com

[illegible] کہا ساتھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ [illegible]

اور کہا اکہ مین بدون مدورہ کے نہین درست یہہ قول جمہور علما کا ہی اور حنفی نے کہا کہ [illegible]

ع **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَکَّۃَ یَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰی رَاْسِہٖ [illegible]

مُتَّفَقٌ بِالْمِغْفَرِ الْکَعْبَۃِ فَقَالَ اقْتُلُوْہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سے یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

تھا خود پس جبکہ اوتارا اوسکو آیا ایک شخص یعنی فضل بن عبید اور کہا کہ تحقیق ابن خطل پکڑا ہوا ہی پردہ کعبہ کو فرمایا مارڈالو اسکو

ف کہا طیبی نے حضرت جو خود پہنے ہوی کہ مین داخل ہوی اس سے معلوم ہوا کہ داخل ہونا مکہ مین بغیر احرام کو جائز ہی اور اسکو کہ نماز مکہ

حج یا عمرہ کا اور یہہ صحیح قول شافعی کا ہی اور شمنی نے کہا کہ دلیل ہماری یہہ حدیث ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ تجاوز کرو میقات سے بغیر احرام

یہہ بھی ہی کہ احرام ہوا سلطے تعظیم اوس جگہ کی کہ پس سایہ ہی چنکہ کہ نیوالا اور عمرہ کرنے والا اور غیر انکا اور حضرت جو بغیر احرام کو داخل ہوی دن فتح مکہ کو حلال ہوگیا

کو ایک ساعت داخل ہونا بغیر احرام کی جیسا کہ سمجھا جاتا ہی اسحدیث سے انہا لم تحل لاحد قبلی الخ اور مارڈالا اوسکو کہا طیبی نے کہ مرتد ہوگیا تھا ابن خطل اسلام

تھا ایک مسلمان کو کہ خدمت کرتا تھا اوسکی اور ایک لڑکی گانا جانتی تھی کہ ہجو کرتی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اصحاب کرام انکی اور احکام اسلام کی پس حکم کیا

اوسکو مارڈالنے کا اس سے مالک اور شافعی رح دلیل پکڑتے ہین اسپر کہ جائز ہی قائم کرنا حدون اور قصاص کا بیچ حرم مکہ کی اور ابو حنیفہ کے نزدیک یہہ جائز

نہین وہ کہتے ہین کہ اوسکو مارا بسبب نہ ہونے کے اور مانا کہ اگر قتل قصاص ہی کو لیے کیا تو حمل کرین گے اسپر کہ قتل اوسکو بیچ ساعت مباح ہونے

حصہ کے ہوا ہو ع ح **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ وَعَلَیْہِ عِمَامَۃٌ سَوْدَاءُ بِغَیْرِ

اِحْرَامٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوی یعنی مکہ مین دن فتح مکہ کی بغیر احرام کی اور اوپر تھی اوسکی

سیاہ نقل کی یہہ مسلم نے **ف** ظاہر اسیہہ معلوم ہوتا ہی کہ حضرت خود پہنے ہوی ہونگے اور اوسپر عمامہ بلند ہا ہوگا اور احرام نہ باندہنے کی تقریر ابھی گذر چکی

اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ مستحب ہے پہننا رنگ سیاہ کا جیسا کہ مذہب حنفی ہی ع ح **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَغْزُوْ جَیْشٌ الْکَعْبَۃَ فَاِذَا کَانُوْا بِبَیْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ یُخْسَفُ بِاَوَّلِہِمْ وَاٰخِرِہِمْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ

یَا وَّلُہُمْ وَاٰخِرُہُمْ وَفِیْہِمْ اَسْوَاقُہُمْ وَمَنْ لَیْسَ مِنْہُمْ قَالَ یُخْسَفُ بِاَوَّلِہِمْ وَاٰخِرِہِمْ ثُمَّ یُبْعَثُوْنَ عَلٰی نِیَّاتِہِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ [illegible]

ہو عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قصد کریگا ایک لشکر خراب کرنے کعبہ کا پس جسوقت کہ پہونچیگا بیچ میدان کے [illegible] جاویگا

جاویگا ساتھہ اول اپنی کے اور آخر اپنی کے یعنی سبکو سب دہنسائی جاوینگے کہا میں نے یا رسول اللہ کسطرح سے دہنسایا جاویگا [illegible] اول اپنی کے اور آخر

اپنی کے اور اونمین ہونگے بازاری اونکے اور وہ شخص کہ نہین انمین سے یعنی کفر مین اور بیچ قصد خراب کرنے کعبہ کے شریک کار نہین [illegible]

ضعیف اور قیدی اونکے ہونگے فرمایا دہنسائی جاوینگے ساتھہ اول اپنی کے اور آخر اپنے کے پھر اوٹھائی جاوینگے اپنی نیتون پر نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف**

اور حضرت نے آخری زمانیکے حال کی کہ حضرت امام مہدی کے وقت مین یہہ لشکر بادشاہ مصر کا کہ نام اوسکا سفیانی ہوگا ایسا ارادہ کریگا [illegible]

کہ دہنسائی جاوینگے الخ یعنی وہ دہنسائی جاوینگے پس داخل ہونگے اون مین یہہ بھی اگرچہ قصد انکا اونکا خاص نہین ہونیکا اسیکے کہ انمین [illegible]

اور مارو کی اونکی فساد اونکے پھر اوٹھائی جاوینگے سب اپنی نیتون پر کہ جو نیت اسلام کی رکھتا ہوگا ہنسی ہوگا اور جو نیت [illegible]

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُخَرِّبُ الْکَعْبَۃَ [illegible]

اصل روایت ہوا ہی ہوسکے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible]

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم قال کانی بہ اسود افحج یقلعہا حجرا حجرا رواہ

صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا گویا کہ مین دیکھتا ہون خراب کرنیوالے کعبہ کو کہ ایک شخص ہوگا

کعبہ کو پتھر پتھر نقل کی یہ بخاری ف افحج ساتھہ تقدیم ح کے جیم پر اوسکو کہتے ہین کہ پنجے اوسکے آپس مین نزدیک

اللہ پر درود ہو الفصل الثانی فصل دوسری عن یعلی بن امیۃ قال ان رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم قال احتکار الطعام فی الحرم الحاد فیہ رواہ ابوداؤد روایت ہے یعلی بن امیہ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بند کرنا غلہ کا حرم مین کجروی ہے اوس مین نقل کی یہ ابوداؤد ف بند کرنا الخ یعنی خرید کر غلہ گرانی مین اس نیت سے

کہ گران ہوگا تو بیچ گا یہ حرام ہے ہر شہر مین اور حرم مین اشد حرام ہے جیسا کہ فرمایا کجروی ہے یعنی میل کرتا ہے حق سے طرف باطل کی جو کہ

حرام ہے شہر مین مذکور ہے ومن یرد فیہ بالحاد بظلم نذقہ من عذاب الیم ع مسئلہ مکروہ ہے احتکار یعنی بند کر رکھنا قوت آدمیون اور جانورون کی کہ

ضرر ہے شہر مین کہ ضرر کرے شہر والونکو یلتقی وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لمکۃ ما اطیبک

من بلد واحبک الی ولولا ان قومی اخرجونی منک ما سکنت غیرک رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح

باعتبار اسناد کے اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے مکہ کے یعنی جبکہ رخصت ہوتے وہان سے دن فتح مکہ کے کیا خوب

ہے تو اور بہت محبوب ہے تو طرف میری اور اگر تحقیق قوم میری یعنی قریش نہ نکالتے مجھکو تجھمین سے نہ رہتا مین کہین سوای تیرے نقل کی یہ ترمذی نے

کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے باعتبار سند کے ف یہ دلیل ہے جمہور کے اوسپر کہ مکہ افضل ہے مدینہ سے اور امام مالک کے نزدیک مدینہ افضل ہے مکہ سے ع

وعن عبداللہ بن عدی بن حمراء قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واقفا علی الحزورۃ فقال واللہ انک

لخیر ارض اللہ واحب ارض اللہ الی اللہ ولولا انی اخرجت منک ما خرجت رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور

عبداللہ بن عدی بن حمراء سے کہ کہا دیکھا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہڑے اوپر حزورہ کے پس فرمایا قسم ہے اللہ کی تحقیق تو البتہ بہتر ہے خدا کی

زمینون مین اور محبوب ہے مین خدا کو اور اگر نہ نکالا جاتا مین تجسے نہ نکلتا مین نقل کی یہ ترمذی نے حزورہ نام ایک ٹیلہ کا ہے مکہ کا

حضرت نے کھڑے ہوکر مکہ کے کو خطاب کرکر فرمایا قسم اللہ کی الخ اور اس حدیث مین دلالت ہے اوسپر کہ لائق ہے مومن کو یہ کہ نہ نکلے مکہ سے مگر جبکہ کہ

ہجرت کرنا حکما اور حکما سے مراد ہے ضرورت دینی یا دنیوی اور اسلیے کہا گیا ہے کہ داخل ہونا مکہ مین سعادت ہے اور نکلنا اوس سے شقاوت ع

علماء نے اختلاف کیا ہے ملا علی قاری نے اس حدیث کی شرح مین خوب تفصیل سے اسکو ذکر کیا ہے اور در مختار مین لکھا ہے کہ نہین مکروہ ہے

اقامت یعنی رہنا ان مین اوسکے لیے کہ اعتماد رکھتا ہو اپنے نفس پر یعنی جانتا ہو کہ مجھسے گناہ نہین ہونیکا تو وہان ہے والا نہ رہے

الفصل الثالث فصل تیسری عن ابی شریح العدوی انہ قال لعمرو بن سعید وھو یبعث البعوث الی مکۃ

ائذن لی ایہا الامیر احدثک قولا قام بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغد من یوم الفتح سمعتہ اذنای ووعاہ

قلبای وابصرتہ عیناہ حین تکلم بہ حمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ان مکۃ حرمہا اللہ ولم یحرمہا الناس فلا یحل لامرئ

یؤمن باللہ والیوم الآخر ان یسفک بہا دما ولا یعضد بہا شجرۃ فان احد ترخص بقتال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم فیہا فقولوا لہ ان اللہ قد اذن لرسولہ ولم یاذن لکم
حرمہا الیوم کحرمتہا بالامس ولیبلغ الشاہد الغائب فقیل لابی
شریح ان المحرم لا یعید عاصیا ولا فارا بدم ولا فارا بخربہ متفق علیہ
عدو یسے یہہ کہ اونہون نے کہا واسطے عمرو بن سعید کے اس حال مین کہ وہ بہیجتا تہا لشکر طرف مکہ کے جو
ایک بات کہ خطبہ فرمایا ساتہہ اوسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگلے دن فتح مکہ کے سنا اوسکو کانون میرے
اوسکو آنکہون میری نے جسوقت کہ فرمایا اوسکو تعریف کی اللہ تعالی کی اور ثنا کی اوسپر پہر فرمایا تحقیق مکہ بزرگی
دی اوسکو لوگون نے پس نہین حلال واسطے اوس شخص کے کہ ایمان رکہتا ہو ساتہہ اللہ اور دن آخرت کے یہہ کہ خونریزی کرے اوسمین
قتل کی ہو اور جو کہ لائق قتل کی نہوا وسکو ہر جگہہ قتل کرنا حرام ہے خواہ حرم ہو خواہ غیر حرم اور نہین حلال کہ کاٹے اوس مین
ڈہونڈہے بسبب لڑنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مین پس کہو واسطے اوسکے تحقیق اللہ نے اذن دیا واسطے رسول اپنے کے اور نہین اذن دیا
رسول اسکے نہین کہ اذن دیا واسطے میرے اوس مین ایکساعت دن مین سے اور ہوگئی تعظیم اوسکی آج کے دن یعنی دن خطبہ مذکورہ فرمایا کہ
بیچ کل گذری ہوئی کی یعنی سوای ساعت مذکورہ کے اور چاہیے کہ پہونچاوے حاضر غائب کو پس کہا گیا واسطے ابی شریح کے کیا جواب دیا عمرو نے کہا ابو شریح
نے کہ کہا عمرو نے مین خوب جانتا ہون اسکو یعنی اسحدیث کو تجسوای ابو شریح تحقیق حرم نہین پناہ دیتی گنہگار کو اور نہ بہاگنے والے کو ساتہہ خون کے اور نہ بہاگنے والے
کو ساتہہ تقصیر کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ بخاری کے معنی خربۃ کے قصور کے ہین ف عمرو بن سعید حاکم تہا مدینہ کا عبد الملک بن مروان
کی طرف سے پس وہ بشکر بہیجتا تہا طرف مکہ کے واسطے قتل کرنے عبد اللہ بن زبیر کے اوسکو ابو شریح صحابی نے کہا جو کہ مذکور ہوا اور گنہگار کو کہ خروج
خلیفہ پر یعنی اسکے گمان مین عبد الملک خلیفہ برحق تہا اوسپر خروج کیا عبد اللہ بن زبیر نے حال آنکہ وہ خلیفہ باطل تہا اور نہ بہاگنے والے کو ساتہہ تقصیر کے
یعنی جو کوئی کسیکا خون کر کے حرم مین چلا آوے تو حرم اوسکو بہی پناہ نہین دیتا اور نہ بہاگنے والے کو ساتہہ تقصیر کے یعنی اگر کوئی فساد دین مین کیا ہو
کوئی قصور کرے جیسیکہ مال کسیکا تلف کرے یا حق کسیکا ضائع کرے اور پہر حرم مین بہاگ کر چلا آوے بدلہ اوسکا اوس سے ساقط نہین ہوتے ہین
حاصل یہہ کہ عبد اللہ بن زبیر گنہگار ہے کہ طاعت امام سے نکل گیا ہے اگر حرم سے نکل آویگا وہان سزا اوسکو دونگا اور اگر نہ نکلیگا حرم مین اوسکا
ح ع وعن عیاش بن ابی ربیعۃ المخزومی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال امتی
ما عظموا ہذہ الحرمۃ حق تعظیمہا فاذا ضیعوا ذلک ہلکوا رواہ ابن ماجۃ اور روایت کی عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی نے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہینگے یہہ امت ساتہہ بہلائی کے جب تک کہ تعظیم کرینگے اس حرمت کی یعنی حرمت مکہ اور حرم کی
اوسکی کا اور جسوقت کہ ضائع کرینگے اس تعظیم کو ہلاک ہو جاوینگے نقل کی یہہ ابن ماجہ ف اس مین کہ یہہ مسائل متعلق حج کے ہین
غنی کا افضل ہے حج فقیر کو سے اور حج فرض اولی ہے فرمان برداری والدین کو سے بخلاف حج نفل کی کہ پس ہے فرمان برداری والدین
اور بنانا سرا کا فضل ہے حج نفل سے اور اختلاف کیا گیا ہے صدقہ مین یعنی صدقہ افضل ہے
کہ اوسمین مال بہی خرچ ہوتا ہے اور مشقت بدن کی بہی ہوتی ہے اور وقوف جمعہ کو نماز
یا واسطے اور اسمین اختلاف ہے کہ حج سے بڑے گناہ بہی جیسے ہین یا نہین

Marfat.com

واے عبادہ الیک والعمل بہ الیک

سحر کے اور وقت ملنے کے قافلہ ہے اور وقت چڑھنے کے بلندی پر اور

کے تکبیر کہتے ہین ایسی ہے اس سفر مین وقتا وقتا ترفی چڑھنے کے بلندی و پستی سے لبیک کہے ور زبان کر

نہ پہنے مانند کرتہ او انگرکھے اور جامہ اور فرغل اور جبہ اور قبا اور پاجامہ اور بارانی اور موزہ

کی اگر خلاف عادت پہنے تو کچھ مضائقہ نہین مثلا کرتی یا پاجامہ تو بدنمین پہنے اور اگر اونکو اوڑھے تو یا بلو لنگ کو باندھے تو مضائقہ نہین

کسنبی اور مانند انکی کہ لیکن دھویا ہوا ہو کہ خوشبو نہ آتی ہو تو درست ہے اور اپنی بیوی سے جماع اور وہ چیزین کہ باعث علاج کی

کہ شہوت ہے اور باتین بیحیائی کی اور ذکر جماع کا روبرو عورتون کے نکرے اور فسق و فجور نکرے اور کسی سے جھگڑا نکرے

کہ اشارہ بھی نکرے شکار کی طرف اور نہ بتاوے اوسکو اور نہ مدد کرے شکار کرنیوالے کی اور نہ شکار دریائی مانند مچھلی کے درست ہے

ناخن اور بال سر اور داڑھی کو بلکہ تمام بدن کے دور نکرے نہ منڈاوے اور نہ کتراوے اور نہ اوکھیڑے اور بال سر و داڑھی کے خلق غیر

ہی محرم کو نہانا اور داخل ہونا حمام مین اور گھر کے اور کجاوے کی سایہ مین بیٹھنا اور باندھنا ہمیانی کا کمر مین اور لڑنا دشمن انپے سے اور موذی جیسے

نہ ڈہانکے اور جون نہ مارے اور مارنا کسی ایک جانور ونکا حالت احرام مین جائز ہے نہ دم واجب ہوتا ہے اور نہ صدقہ وہ یہہ ہین کوا اور چیل اور سانپ اور بچھو

چوہا اور چڑی اور کچوا اور بہیڑیا اور گیدڑ اور پروانہ اور مکھی اور چیونٹی اور گرگٹ اور بہڑ اور پسو اور مچھر اور درندہ حملہ کرنیوالا اور

موذی اور فرائض حج کے چار ہین اول احرام دوسرے وقوف عرفات دن عرفہ کے اور وقت اوسکا بعد زوال سے فجر عید الضحی تک ہے اور تیسرے طواف الزیارۃ

کہ رکن عید الضحی کے کرنا بہتر ہے اور ایام نحر سے تاخیر کرنے مین دم لازم آتا ہے اور چوتھے ترتیب ان افعال مین یعنی اول احرام باندھے اور بعد ازان وقوف عرفہ کے

اور بعد ازان طواف الزیارۃ اگر ایک بھی انمین سے فوت ہوگا حج نہین ہونیکا اور واجبات حج کے یہہ ہین وقوف مزدلفہ کا اور رمی کرنے جمرہ کے

مروہ کے اور کنکریان مارنی منار و نپر اور طواف الصدر یعنی طواف الرخصت کرنا آفاقی کو یعنی جو کہ مکے کا رہنے والا نہو اور سر منڈانا یا بال کترانے

میقات سے باندھنا اور وقوف عرفات آفتاب کے غروب ہونے تک اور شروع کرنا طواف کا حجر اسود سے اور بعضون نے اسکو سنت کہا

کرنا ائین طرف سے اور طواف پیادہ پا کرنا اگر کچھ عذر نہو اور طواف باطہارت کرنا اور طواف مین ستر ڈہانکنا اور سعی

صفا پر سے شروع کرنی اور سعی درمیان صفا اور مروے کی پیادہ پا کرنی اگر عذر نہو اور ذبح کرنا بکری یا مانند اسکے کا قارن

شوط کے دو رکعتین پڑہنین اور ترتیب درمیان رمی اور حلق اور ذبح کی اسطرح کہ اول رمی کرے پھر ذبح پھر حلق کرے اور طواف

زیارت ایام نحر مین کرنا اور طواف اسطرح کرنا کہ حطیم طواف کے اندر آجاوے اور سعی درمیان صفا اور مروے کی بعد طواف کے کرنی اور حلق کا

اور زمان معین مین کرنا یعنی حرم مین اور ایام نحر مین اور ترک کرنا ممنوعات کا یعنی جماع وغیرہ بعد وقوف عرفہ کے اور جو چیزین کہ انکے

دم لازم آوے وہ بھی واجب ہین اور سوائے انکے سنتین اور آداب اور مستحبات ہین اور دم عبارت ہے جانور ذبح کرنے سے خواہ ا

یا بکری یا مانند انکے اور بکری اور مانند اسکے ہر جگہ کفایت کرتی ہے مگر جبکہ طواف الزیارت کرے حالت جنابت مین یا حیض مین یا نفاس مین

کو پہلو سر منڈانے کے توان مین نہین کفایت کرتا مگر بدنہ یعنی اونٹ یا گائے اور اپنی ہدی قران اور تمتع سے حاجی

اور سوائے انکے مین سے اسکو کھانا نہین جائز اور اگر ہدی قران اور تمتع سے حاجی

کہ اخیر روزہ دن عرفہ کے واقع ہوا اور سات روز کے بعد از فراغ حج کے

Marfat.com

Marfat.com

اور لبیک اور تہلیل اور تسبیح اور ثنا اور درود ساتھ [illegible]

کی مزدلفہ مین آوے اور درمیان راہ مین استغفار اور لبیک [illegible]

جمع کرے اور رات کو وہین رہے کہ رات کو وہان رہنا واجب ہے اور مستحب ہے کہ تمام شب نماز اور تلاوت [illegible]

فجر کو تاریکی مین نماز ادا کرے اور پھر وقوف کرے مزدلفہ مین جہان چاہے سوائے وادی محسر کے بلکہ جب وہ وادی [illegible]

وقوف کرے روشنی ہونے تک اور بعد روشنی کے پہلے طلوع ہونے آفتاب کے منا کو روانہ ہو اور وہان پہونچکر جمرۃ العقبہ پر [illegible]

سنگریزے مارے تو لبیک موقوف کرے پھر جانور ذبح کرے پھر سر منڈاوے یا بال کتروا دے بعد ازان مکہ مین آکر طواف الزیارۃ کرے اگر [illegible]

سعی کی نہین اور اگر پہلے سعی نہین کی تھی بعد طواف الزیارۃ کی سعی کرے جسطرح مذکور ہوئی اور بعد سر منڈانیکے مستحب ہے کہ تا حلق [illegible]

اور استرہ لیوے اور بعد سر منڈانیکے جو چیز کہ حرام ہوئی تھی محرم پر حلال ہوئی مگر جماع اور جو چیزین باعث جماع کی ہین وہ بعد طواف [illegible]

حلال ہوینگی اور بعد طواف الزیارۃ کے منا مین آکر رات کو رہے پھر ایام منا مین دنکو مکہ مین جاکر طواف اور زیارت کعبہ کرتا ہے اور رات کو منا مین

اور دوسرے دن نحر کے یعنی گیارہوینکو تینون جمرات یعنی منارون پر رمی کرے پہلا جمرہ کہ متصل مسجد خیف کے ہے اوسکو جمرہ اولی اور جمرۃ الاولی [illegible]

اوسپر سات سنگریزے مارے اور بعد ازان اوس جمرہ پر کہ متصل اوسکے ہے اوسکو جمرہ وسطی کہتے ہین اور بعد ازان جمرہ عقبہ پر سات سات سنگریزے مارے اور وقت

مارنے ہر سنگریزے کے تکبیر کہتا رہے اور اسیطرح تیسرے دن یعنی بارہوین کو تینون جمرات پر سات سات سنگریزے مارے اور چوتھے دن یعنی تیرہوین کو اگر وہان رہے

تو اوسپر رمی تینون جمرات کی لازم ہے اور اگر کوچ کیا تو رمی اوس سے ساقط ہوئی اور وقت رمی کا گیارہوین بارہوین تیرہوین مین بعد زوال کے ہے لیکن

تیرہوین کو اگر پہلے زوال سے اور بعد طلوع ہونے فجر کے رمی کرے تو جائز ہے اگرچہ سنون بعد زوال کے ہے اور گیارہوین اور بارہوین مین پہلے زوال کے

رمی کرنی جائز نہین اور مستحب ہے کہ سنگریزے چھوٹی ہون بہت بڑے نہون اور پاک ہون اور نزدیک جمرات سے سنگریزے نہ لیوے بلکہ مزدلفہ سے یا راہ مین

لیوے اور چٹکی مین پکڑ کر پھینکے اور وقت رمی کے فاصلہ جمرات سے کم پانچ ہاتھ سے نہو اگر زیادہ ہو تو مضائقہ نہین اور جو رمی بعد اوسکے رمی جمرۃ العقبہ

اور جمرۂ وسطی کے پیادہ پا کرے اور جو رمی کہ بعد اوسکے رمی نہین یعنی رمی جمرۃ العقبہ پیادہ اور سوار اوسمین یکسان ہے اور مستحب ہے

بلندی کو رمی کرے اور اوسوقت منہ دائین ہاتھ کی طرف ہو اور کعبہ بائین ہاتھ کیطرف اور اگر سنگریزے منارون سے دور پڑین

منارون پر یا نزدیک پڑین اور سنگریزے دائین ہاتھ سے پھینکے اور ہر سنگریزہ علیحدہ علیحدہ پھینکے اگر ایک ہی دفعہ سب کے

ڈالیگا تو وہ ایک ہی کنکر پھینکنا گنا جاویگا بعد ان افعال کے وادی محصب مین آکر ایک دو ساعت ٹھہر کر کرین [illegible]

وہان سے آنا منظور ہو اور اگر مکہ مین ٹھہرنا منظور ہو تو وقت چلنے کے یہہ طواف کرے اور یہہ طواف واجب ہے اور اس [illegible]

اور بعد طواف کے چاہ زمزم پر آکر پانی پیٹ بھر کر پیوے کئی بار کر کر اور ہر بار نظر کعبہ کیطرف کرتا رہے اور منہ اور سر اور بدن

اور پھر طرف بیت اللہ کے آوے اگر میسر ہو اندر داخل ہو اور اگر اندر نہ جا سکے تو آستانہ کعبہ کو بوسہ دے اور منہ اپنا ملتزم

پر دون کو پکڑ کر گریہ وزاری بہت سے کرے اور اسوقت بھی ساتھ تکبیر و تہلیل اور اذکار مشغول اور [illegible]

طلب کرے اور منہ اپنا کعبہ کیطرف کر کر پچھلے پانون مسجد سے باہر نکلے اور جسطرف چاہے روانہ ہو

ہوتا ہے اور وقت اوسکا تمام سال ہے مگر ایام حج مین مکروہ ہے غیر قارن کو اور [illegible]

طواف ہے اور واجب اوس [illegible]

Marfat.com

[illegible] طواف قدوم یا طواف صدر حالت جنابت مین کرے
[illegible] ترک کری یا وقوف مزدلفہ ترک کدی یا سب رمی یا رمی ایک روز کی یا روز اول کی ترک
[illegible] حالت احرام مین بوسہ لیوی بیوی کا یا چھوئے اوسکو ساتھہ شہوت کر یا تاخیر کری سر منڈانیکو یا طواف زیارت کو ایام نحر سے
[illegible] فعل حج پر مثلاً سر منڈاوی پہلے ذبح سے پس ان سب صورتون مین دم واجب ہوتا ہے اور اگر تلبید کری یعنی گوند وغیرہ
[illegible] سر منڈاوی پہلے ذبح سے پس اوسپر دو دم واجب ہین اور اگر محرم استعمال کری خوشبو کو ایک عضو سے کم یا ڈھانکے سر اپنا یا پنے
[illegible] ایک عضو سے یا منڈاوی کم چوتھائی سے یا ترش واوی ناخن کم پانچ سے یا پانچ ترش واوی متفرق مجلسون مین یا طواف قدوم یا طواف الصدر
[illegible] ترک کری رمی ایک منار یکی تینون منارون مین سے بعد دن نحر کے یا غیر اپنے کا سر مونڈے پس ان صورتون مین صدقہ واجب ہوتا ہے
[illegible] آدھا صاع گیہون کا یعنی دو سیر اور اگر محرم استعمال کری خوشبو کو یا سر منڈاوی یا پہنے کپڑا سیا ہوا ساتھہ عذر کے یا بیماری کے پس ان
[illegible] محرم پر لازم ہے کہ ایک چیز کری تین چیزون مین سے ذبح کری بکری یا چھہ مسکینونکو تین صاع گیہون کے ہر مسکین کو آدھا آدھا صاع یا تین
[illegible] کو متصل یا متفرق اور اگر محرم شکار کری یا بتاوی شکار کو یا اشارہ کری اوسکی طرف پس اوسپر بدلہ لازم آتا ہے یعنی قیمت شکار کے ساتھہ تشخیص
[illegible] ون کی بحسب قیمت اوس جگہہ کی کہ شکار کیا ہے یا بحسب قیمت اوس موضع کے کہ قریب ہو اوس سے اگر موضع شکار مین نہوا اوسکی قیمت پہر اگر
[illegible] سلتہ قیمت اوسکی کو ہدی اگر آسکے اوس مین پس ذبح کری اوسکو حرم مین اور اگر چاہے خریدی اوسکا غلہ اور دیوی ہر ہر فقیر کو آدھا آدھا
[illegible] ون ہون اور اگر کھجور یا جو ہون تو ایک ایک صاع یعنی چار چار سیر دے اور اگر چاہے روزہ رکھے بدلے اناج ہر فقیر
[illegible] ایک روزہ اور ان سب جنایات مین قصداً کرنیوالا اور بھول کر کرنیوالا اور عالم اور جاہل اور برغبت کرنیوالا اور بجبر کرنیوالا یکسان ہین
[illegible] محرم خالص خوشبوئی بہت سی کہا دی تو دم لازم آتا ہے اور سونگھنے خوشبوئی اور پھول خوشبودار اور میوہ خوشبودار کے سے محرم پر کچھہ واجب
[illegible] اگر یہ افعال مکروہ ہین اور مارنے جون کے سے قدرے طعام تصدق کری مانند ایک مٹھی کے اور [illegible] ہے کہ اپنے بدن سے
[illegible] کو پکڑے سے یا زمین مین سے پکڑ کر مارے کچھہ واجب نہین ہوتا اور اگر کپڑے پکڑے [illegible] یہ ہے کہ جوئین مر جاوین اور
[illegible] مین تو اوسپر لازم ہوتا ہے تصدق کرنا آدھا صاع گیہون کا اور اگر آفتاب مین خشک ہونیکے لیے ڈالے اور نیت جوئون کے مرنیکی نہوا وہ
[illegible] لازم نہین ہوتا الحمد للہ تمام ہوئے مسائل حج کے اب لکھے جاتے ہین دعائین حج کی **فصل** پڑھے وقت احرام کے لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ
[illegible] لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ اور اگر زیادہ اس سے کہے تو نہین مضائقہ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ
[illegible] وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْخَلْقِ لَبَّيْكَ اور پڑھے بعد احرام کے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ
[illegible] وَاَعُوْذُ بِكَ اَللّٰهُمَّ اَحْرِمُ لَكَ شَعْرِيْ وَبَشَرِيْ وَدَمِيْ مِنَ النِّسَاءِ وَالطِّيْبِ وَكُلِّ شَيْءٍ حَرَّمْتَهٗ عَلَى الْمُحْرِمِ
[illegible] اَعِنِّيْ عَلَى اَدَاءِ الْعُمْرَةِ يا کہے عَلٰى اَدَاءِ فَرْضِ الْحَجِّ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَفْدِكَ الَّذِيْنَ
[illegible] اَللّٰهُمَّ قَدْ اَحْرَمَ لَكَ شَعْرِيْ وَبَشَرِيْ وَلَحْمِيْ وَدَمِيْ وَعِظَامِيْ اور پڑھے وقت داخل ہونیکے حد حرم
[illegible] وَدَمِيْ وَعِظَامِيْ عَلَى النَّارِ اَللّٰهُمَّ اٰمِنِّيْ مِنْ عَذَابِكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ اور پڑھے جبکہ

Marfat.com

دیکھو مکہ کو اللّٰھُمَّ اجْعَلْ ... اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا سَاَلَكَ مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ... وَسَلَّمَ اور پڑھو وقت دیکھنے بیت اللہ کو اَللّٰھُمَّ زِدْ بَیْتَكَ تَشْرِیْفًا وَّتَعْظِیْمًا وَّتَكْرِیْمًا ... اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِیْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی ... جَمِیْعَ ذُنُوْبِیْ وَاقْبَلْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَیْكَ یَرْجِعُ السَّلَامُ ... دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اور پڑھو جبکہ قریب ہو حجر اسود کو اَللّٰھُمَّ اِیْمَانًا بِكَ وَتَصْدِیْقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اور پڑھو ... بیت اللّٰھُمَّ هٰذَا الْبَیْتُ بَیْتُكَ وَهٰذَا الْحَرَمُ حَرَمُكَ وَهٰذَا الْاَمْنُ اَمْنُكَ وَهٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ ... اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشِّرْكِ وَالشِّقَاقِ وَالْكُفْرِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ ... وَالْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ اور پڑھو نزدیک میزاب کے یعنی پرنالہ کعبہ کو اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ عَرْشِكَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ ... صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَرْبَةً لَّا اَظْمَاُ بَعْدَهَا اَبَدًا اور پڑھو نزدیک رکن شامی کو اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْیًا مَّشْكُوْرًا ... وَتِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ اَخْرِجْنِیْ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفُوْرُ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ ... اور پڑھو نزدیک رکن یمانی کو اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَاَعُوْذُ بِكَ ... وَفِی الْاٰخِرَةِ اور پڑھو درمیان رکن یمانی اور حجر اسود کو رَبَّنَا اٰتِنَا آخر آیۃ تک اَللّٰھُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ ... فِیْهِ وَاخْلُفْ عَلٰی كُلِّ غَائِبَةٍ لِّیْ بِخَیْرٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور ... پڑھو نزدیک حطیم کو اور پڑھو نزدیک حطیم کو اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ وَاَعِذْنِیْ مِنْ كُلِّ ... سُوْءٍ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا اٰتَیْتَنِیْ اور پڑھو نزدیک چوکھٹ کعبہ کو اور وقت پکڑنے پردہ کعبہ کے یا وَاحِدُ یَا مَاجِدُ ... لَا اَزَالُ اُثْنِیْ عَلَیْكَ نِعْمَةً اَنْعَمْتَ بِهَا عَلَیَّ اِلٰهِیْ وَقَفْتُ بِبَابِكَ وَالْتَزَمْتُ بِعُتْبَتِكَ اَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَاَخْشٰی عَذَابَكَ اَللّٰھُمَّ حَرِّمْ شَعْرِیْ ... وَجِسْمِیْ عَلَی النَّارِ اَللّٰھُمَّ كَمَا صُنْتَ وَجْهِیْ عَنْ سُجُوْدٍ غَیْرِكَ فَصُنْ وَجْهِیْ عَنْ مَّسْاَلَةِ غَیْرِكَ اَللّٰھُمَّ یَا مَنْ لَّا ... رِقَابَنَا وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ اور پڑھو درمیان رکن یمانی اور حجر اسود کو رَبَّنَا اٰتِنَا آخر آیۃ تک اَللّٰھُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ ... فِیْهِ وَاخْلُفْ عَلٰی كُلِّ غَائِبَةٍ لِّیْ بِخَیْرٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور ... پڑھو نزدیک حطیم کو اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ وَاَعِذْنِیْ مِنْ كُلِّ ... سُوْءٍ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا اٰتَیْتَنِیْ اور پڑھو نزدیک چوکھٹ کعبہ کو اور وقت پکڑنے پردہ کعبہ کے یا وَاحِدُ یَا مَاجِدُ ... لَا اَزَالُ اُثْنِیْ عَلَیْكَ نِعْمَةً اَنْعَمْتَ بِهَا عَلَیَّ اِلٰهِیْ وَقَفْتُ بِبَابِكَ وَالْتَزَمْتُ بِعُتْبَتِكَ اَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَاَخْشٰی عَذَابَكَ اَللّٰھُمَّ حَرِّمْ شَعْرِیْ ... وَجِسْمِیْ عَلَی النَّارِ اَللّٰھُمَّ كَمَا صُنْتَ وَجْهِیْ عَنْ سُجُوْدٍ غَیْرِكَ فَصُنْ وَجْهِیْ عَنْ مَّسْاَلَةِ غَیْرِكَ اَللّٰھُمَّ یَا مَنْ لَّا ... رِقَابَنَا وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ یَا كَرِیْمُ یَا غَفَّارُ یَا عَزِیْزُ یَا جَبَّارُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ... عَلَیْكَ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ اور پڑھو نزدیک مقام ابراہیم کو یہ آیت وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِیْمَ مُصَلًّی اور پڑھو جبکہ دیکھو ... اور کو اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤْلِیْ وَتَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ ... ذُنُوْبِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ اِیْمَانًا یُّبَاشِرُ قَلْبِیْ وَیَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا یُصِیْبُنِیْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِیْ وَرِضًا ... یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اور پڑھو وقت پینے پانی زمزم کو اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِّنْ كُلِّ ... شِفَاءً مِّنْ كُلِّ سَقَمٍ وَارْزُقْنِی الْاِخْلَاصَ وَالْیَقِیْنَ وَالْمُعَافَاتَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ... مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ... وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ

[illegible] وَفِي سَمْعِي نُوْرًا وَفِي بَصَرِي
[illegible] وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ
[illegible] وَشَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّيَاحُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ
[illegible] لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ بِالْهُدٰى وَنَقِّنِيْ بِالتَّقْوٰى وَاغْفِرْ لِيْ فِي الْاٰخِرَةِ
[illegible] بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ زَوَالِ يَوْمِ عَرَفَةَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِيْ تَقُوْلُ وَخَيْرًا مِمَّا تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ
[illegible] وَلَكَ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ وَاِلَيْكَ مَاٰبِيْ وَلَكَ رَبِّ تُرَاثِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَةِ الصَّدْرِ
[illegible] وَالْاَمْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَجِيْءُ بِهِ الرِّيْحُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِيْءُ بِهِ الرِّيْحُ اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا بِالْهُدٰى
[illegible] بِالتَّقْوٰى وَاغْفِرْ لَنَا فِي الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى اَللّٰهُمَّ اَسْاَلُكَ رِزْقًا طَيِّبًا مُبَارَكًا اور پڑھے عرفہ کی رات میں اس کلمہ ہزار بار سُبْحَانَ
[illegible] عَرْشِهٖ سُبْحَانَ الَّذِيْ فِي الْاَرْضِ مَوْطِئُهٗ سُبْحَانَ الَّذِيْ فِي الْبَحْرِ سَبِيْلُهٗ سُبْحَانَ الَّذِيْ فِي النَّارِ سُلْطَانُهٗ سُبْحَانَ
[illegible] فِي الْجَنَّةِ رَحْمَتُهٗ سُبْحَانَ الَّذِيْ فِي الْقَبْرِ قَضَاءُهٗ سُبْحَانَ الَّذِيْ فِي الْهَوَاءِ رَوْحُهٗ سُبْحَانَ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمَآءَ سُبْحَانَ
[illegible] وَضَعَ الْاَرْضَ سُبْحَانَ الَّذِيْ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْهُ اِلَّا اِلَيْهِ اور پڑھے جبکہ دیکھے دیواریں مدینہ منورہ کی اَللّٰهُمَّ هٰذَا حَرَمُ رَسُوْلِكَ
[illegible] فَاجْعَلْهُ لِيْ وِقَايَةً مِنَ النَّارِ وَاَمَانًا مِنَ الْعَذَابِ وَسُوْءِ الْحِسَابِ اور پڑھے نزدیک دروازے مدینہ کے رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ
[illegible] وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا اور کہے نزدیک زیارت روضہ مبارک کے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ
[illegible] عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفْوَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
[illegible] اٰدَمَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ وَرَسُوْلَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِكَ وَ
[illegible] لِكَ الطَّاهِرَاتِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ جَزَاكَ اللّٰهُ عَنَّا اَفْضَلَ مَا جَزٰى نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهٖ
[illegible] لِكَ الْعَامِلُوْنَ **بَابُ حَرَمِ الْمَدِيْنَةِ حَرَّسَهَا اللّٰهُ** [illegible] بیان حرم یعنی گردی مدینہ کے
[illegible] کو اللہ تعالیٰ **ف** حدیثین بیچ حرام ہونے مدینہ اور گردی اوسکی کو آئی ہین اور اختلاف کیا ہی علماء اس مین ہماری نزدیک معنی
[illegible] حدیثون کے یہ ہین کہ اوسکی تعظیم و تکریم کری نہ یہہ کہ وہ حرام ہی مانند مکہ کے پس ہماری نزدیک حرام نہین درخت کہ اُگے مدینہ اور گردی اوسکی کو
[illegible] اور تینون امامونکے نزدیک یہہ چیزین حرام ہین وہان بھی بغیر ضمان کے یعنی بدلہ نہین آتا ع **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ**
[illegible] عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ مَا كَتَبْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْقُرْاٰنَ وَمَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
[illegible] وَكَذَا الْمَدِيْنَةُ حَرَامٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ اِلٰى ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ
[illegible] لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ
[illegible] لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ وَمَنْ وَالٰى قَوْمًا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ
[illegible] لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ وَمَنْ تَوَلّٰى مَوْلًى مِنْ اَدْعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ

Marfat.com

طالکتابۃ والناس اجمعین
سی سوای قرآن کی اور اوس چیز کو کہ اس صحیفہ مین ہی کہا حضرت علی
پس جو شخص کہ پیدا کری مدینہ مین بدعت یعنی جو چیز کہ مخالف ہو کتاب سنت کی یا
لوگون کی نہین قبول کیی جاتی اوس سی یعنی کامل قبول نہین ہوتی فرض اور نہ نفل عہد مسلمانونکا ایک ہی
جو شخص کہ توڑی مسلمان کی عہد کو پس اوسپر ہی لعنت اللہ کی اور فرشتون کی اور سب آدمیون کی نہین قبول
شخص کہ موالات کری ایک قوم سی بغیر اذن صاحبون اپنی کی پس اوسپر ہی لعنت خدا کی اور فرشتون کی اور سب آدمیون کی نہین
فرض اور نہ نفل نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین یہہ بھی ہی کہ جو شخص کہ دعوی کرے طرف غیر باپ اپنی
علانی کا یڈا ہون اور واقع مین اوسکا ہی نہین یا نسبت کری اپنی کو طرف غیر مالکون اپنی کی پس اوسپر ہی لعنت اللہ کی اور فرشتون کی اور سب آدمیون کی
قبول کیی جاتی اوس ہی فرض اور نہ نفل **ف** اوس چیز کی کہ اس صحیفہ مین ہی آیا ہی کہ لوگون نی آپس مین کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مخصوص کیا
حضرت علی کو ساتھہ اور صحیفہ کی یعنی کتاب کی سوای قرآن کی اوسکی جواب مین حضرت علی نے یہہ فرمایا کہ نہین لکھا ہی مینی حضرت سی سوای قرآن کی اور اوس
کی کہ صحیفہ مین ہی اور صحیفہ سی مراد ورق کاغذ ہی کہ اوسمین احکام دیات کی اور اور بعضی احکام لکھی تہی اور وہ حضرت علی کی تلوار کی غلاف مین رہتا تہا اور اون
احکام مین یہہ حکم مدینہ کا بھی تہا کہ بیان کیا آور مدینہ حرام ہی یعنی بزرگ قدر ہی اور منع ہی اس مین ایسی چیز کرنی کہ باعث اوسکی حقارت کی ہو اور نزدیک
شافعیہ کی حرام بمعنی حرم کی ہی یعنی مدینہ مانند حرم مکی کی ہی جو چیزین کہ حرم مکی مین کرنی حرام ہین مدینہ مین بھی حرام ہین اور حد اس حرم کی درمیان عیر اور ثور کے
ہی کہ یہہ دو پہاڑ ہین دونو طرف مدینہ مطہرہ کی اور لفظ صرف کی معنی ہین فرض یا نفل یا توبہ یا شفاعت اور لفظ عدل کی معنی ہین نفل یا فرض یا فدیہ اور بعضون
نی کہا شفاعت اور بعضون نے کہا توبہ اور عہد مسلمانونکا ایک ہی الخ یعنی ایک یہہ بھی حکم لکھا ہوا تہا اوس صحیفہ مین کہ عہد و امان مسلمانونکا مانند شی واحد کی
ہی سعی حاصل کر سکتا ہی ساتھہ اوسکی ادنا اوسکا یعنی ادنا بھی اختیار عہد امان دینی کا رکھتا ہی اور اوسکی امان دینی سی اور اونکو سعی کرنی اوسکی عہد پورا کرنی مین
ہوتی ہی حاصل یہہ کہ جو کوئی مسلمانون مین سی ہی اگرچہ حقیر ہو مانند غلام و عورت کی امان دیوی کسی کافر کو اور عہد کری اوس سی اور اپنی
نہین جائز ہی کسیکو توڑنا اوسکا اور جو کوئی توڑی مسلمان کی عہد کو یعنی قتل کری اوس کافر کو یا لیلیوی مال اوسکا تو اوسپر بھی لعنت ہی اللہ کی
موالات کری یعنی دوستی کری جانا چاہیی کہ ولا دو قسم پر ہی ایک تو ولا موالات وہ یہہ ہی کہ عادت عرب کی تہی کہ آپس مین دوستی کرتے تہے
اور قسم کہاتی تہی کہ نیک و بد مین آپس مین شریک اور ممد و معاون رہینگے اور آپس مین ایک دوسری کی دوست سی دوستی رکھینگے اور دشمن سی دشمنی اور
ایام جاہلیت مین امر ناحق و باطل پر بھی مدد کرتی تہی اور اسلام مین امر حق ہی پر مدد کرتی تہی اور اکثر اہل عجم عرب مین اگر حمایہ ہی عقد موالات جائز تہی
اور دوسری ولا عتاقت ہی کہ جبنی غلام آزاد کیا ہی اوس غلام پر حق ولا ثابت ہوا کہ وقت نہونی عصبہ اوس غلام کی وہ آزاد کرنیوالا مالک
یہہ ہی کہ ذوی الفروض سی جو کچھہ بچتا ہی وہ لیتا ہی پس احتمال ہی کہ مراد موالات سی یہان قسم اول ہو پس معنی یہہ ہونگی کہ ایک شخص کی
مذکور ہون تو نہ چاہیی کہ اور قوم کو موالی ٹہہراوی بغیر اذن موالی اپنی کی اس لیی کہ اس مین ایک علاج کی عہد شکنی اور ایذا دہی ہی
یہہ بھی ہی کہ ولا عتاقت مراد ہو پس اس صورت مین معنی یہہ ہونگی کہ جو کوئی نسبت کری اپنی آزاد کی غیر
جیسا کہ مستحق لعنت ہوتا ہی غیر باپ کی طرف نسبت کرنی مین اس صورت مین
اذن چاہتا ہی اپنی مالک سی اس بات کا تو ولا

Marfat.com

[illegible] کرنیوالے کو ایسی جزا دین جیسا کہ [illegible]

[illegible] وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

[illegible] لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَقْطَعَ عِضَاهَهَا اَوْ يَقْتُلَ صَيْدَهَا وَقَالَ لَلْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ

[illegible] لَا اَدَلَّ اللّٰهُ فِيْهَا مِنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ وَلَا يَثْبُتُ اَحَدٌ عَلَى لَاْوَائِهَا وَجَهْدِهَا اِلَّا كُنْتُ لَهٗ

[illegible] مُسْلِمٌ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق مین حرام کرتا ہون

[illegible] مدینہ کی یہہ کہ کاٹے جاوین درخت خاردار اوسکے یا مارا جاوی شکار اوسکا اور فرمایا مدینہ بہتر ہی واسطے اونکے یعنی واسطے

[illegible] اوسکے کہ دنیا اور عقبی مین اگر جانین یعنی اسکی بھلائیکو تو نہ چھوڑین اوسکو اور نہ جاوین وہانسی اور کہین واسطے فراغت دنیا کی

[illegible] اوسکو کوئی بی رغبتی سی مگر بدلیگا اللہ اوسمین اوس شخص کو کہ وہ بہتر ہوگا اوس سی یعنی نہین ضرر کریگا مدینہ کو نہونا اوسکا بلکہ مفید ہوگا

[illegible] نہین ثابت رہیگا یعنی نہین صبر کریگا کوئی اوسکی سختی اور بھوک پر اور اوسکی مشقت پر مگر ہونگا مین واسطے اوسکے شفاعت کرنیوالا یا فرمایا

[illegible] یعنی اوسکی طاعت کا دن قیامت کی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** نہ کاٹا جاوی الخ حمل کیا ہی اسکو علما ہماری نی نہی تنزیہی پر اور بی رغبتی سے

[illegible] کوئی بغیر ضرورت چھوڑیگا وہ آسمین نہین داخل ہی اور اخیر حدیث مین بشارت ہی اوپر خاتمہ بخیر ہونی رہنی والون مدینہ کی اور تنبیہ ہی اسپر کہ لائق ہی

[illegible] کو یہہ کہ ہو صابر و شاکر اوپر رہنی کی حرمین شریفین مین اور نہ نظر کری طرف ظاہر کی نعمتون اور جگہہ کیکی اسلیے کہ اصل نعمت نعمت آخرت کی ہی بسبب اس

[illegible] اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَصْبِرُ عَلٰى لَاْوَاءِ الْمَدِيْنَةِ

[illegible] اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِيْ اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ

[illegible] فرمایا نہین صبر کریگا مدینہ کی سختی اور بھوک پر اور اوسکی محنت پر کوئی امت میری سی مگر کہ ہونگا مین واسطے اوسکے شفاعت کرنیوالا دن قیامت کے نقل کی

[illegible] **وَعَنْهُ** قَالَ كَانَ النَّاسُ اِذَا رَاَوُا اَوَّلَ الثَّمَرَةِ جَاءُوْا بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَخَذَهٗ قَالَ اَللّٰهُمَّ

[illegible] فِيْ ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ عَبْدُكَ وَخَلِيْلُكَ

[illegible] وَاَنَا عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَاِنَّهٗ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَاَنَا اَدْعُوْكَ لِلْمَدِيْنَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ ثُمَّ قَالَ

[illegible] وَلِيْدٍ لَّهٗ فَيُعْطِيْهِ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تہا لوگ جسوقت دیکہتے نیا پہل لاتی اوسکو طرف نبی صلی اللہ

[illegible] یعنی اوسکو حضرت کہتے یا الٰہی برکت دی واسطے ہماری نیچ میوی ہماری کی اور برکت دی واسطے ہماری نیچ گہر ہماری کی اور برکت دی واسطے ہمارے

[illegible] برکت دی واسطے ہماری نیچ مد ہماری کی یا الٰہی تحقیق ابراہیم بندہ تیرا اور جانی دوست تیرا اور نبی تیرا تہا اور تحقیق مین بندہ تیرا اور

[illegible] دعا کی تہی تجھسے واسطے مکہ کے یعنی جو کہ اس آیت مین مذکور ہی فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ الخ اور مین دعا کرتا ہون تجھسے

[illegible] دعا کی ابراہیم نی تجھسے واسطے مکہ کے اور مثل اوسکو ساتہا اوسکے یعنی دوچند اوسکو کہ دعا کی ابراہیم نی پہر کہا ابوہریرہ نے

[illegible] نقل کی ہے مین سی پس دیتا اوسکو وہ پہل نقل کی یہہ مسلم **ف** برکت کی معنی ہین زیادہ ہونیکی اور ہمیشگی کی پس برکت

[illegible] دعا حضرت سی شہر مین اور لگا اوسمین بہت سی ہون سو قبول ہوئی دعا حضرت کی کہ مسجد بہی بڑہائی گئی اور شہر

[illegible] نام ہین اونکے مین اونکی برکت سی مراد یہہ ہی کہ فراخی ہو رزق مین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

جیسب اللہ تعالی کی ہین اور جیسب کا [illegible]

نیا پہل لڑکو کو اس لیے دیتے تہے کہ تا وہ خوش ہو جاوے ع ع **وعن ابی سعید عن النبی صلی اللہ**

فجعلها حراما وانی حرمت المدینة حراما مابین مأزمیها ان لا یهراق فیها دم

فیها شجرة الا لعلف رواه مسلم اور روایت ہی ابی سعید سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ [illegible]

اوسکی پس گرد انا اوسکو حرام اور تحقیق مینے بزرگی دی مدینہ کو بزرگی دینا درمیان دونو طرفون اوسکی کی ساتہ اور [illegible]

اوتہایا جاوی اوسمین ہتیار واسطے لڑائیکی اور نہ جہاڑا جاوی اوسمین درخت یعنی پتے درخت کی مگر واسطے کہانی جانورون کی اور نہ [illegible]

کی کہ حرمة المدینہ جو فرمایا مراد اوس تحریم سی تعظیم ہی سنا اور احکام کہ متعلق ہین ساتہہ حرم کی اوپر دلیل اسپر یہہ قول حضرت کا ہی کہ [illegible]

اوسمین درخت مگر واسطے کہانی جانورون کی اور حرم مکہ کی جو درخت ہین اونکے پتے جہاڑنے کسی حال مین درست نہین اور شکار کرنا [illegible]

حرام جانا ہی اور جمہور صحابہ نے نہین انکار کیا ہی پر ند جانورونکی شکار کرنیکا مدینہ مین اور نہین پہونچی ہی ہمکو اس مین نہی صلی اللہ علیہ وسلم سی [illegible]

سی کہ اعتماد کیا جاوے اوسپر انتہی کلامہ ع ع ملا علی رحمہ اللہ نے اس مقام کو خوب تفصیل سی لکہا ہی جو چاہی اونکی شرح مین دیکہہ لے **وعن جابر ان**

ان سعدا رکب الی قصرہ بالعقیق فوجد عبدا یقطع شجرا او یخبطه فسلبه فلما رجع سعد جاءه اهل العبد فکلموه

ان یرد علی غلامهم او علیهم ما اخذ من غلامهم فقال معاذ الله ان ارد شیئا نفلنیه رسول الله صلی الله علیه

وسلم وابی ان یرد علیهم رواه مسلم اور روایت ہی عامر بن سعد سی یہہ کہ سعد سوار ہوئی طرف محل اپنی کی کہ عقیق مین تہا پس پایا ایک

غلام کو کہ کاٹتا تہا درخت یا جہاڑ تا تہا پتے اوسکی پس چہین لیے سعد نے کپڑے اوس غلام کی پس جب پہرے سعد یعنی طرف مدینہ کی آئے اونکے پاس مالک غلام

کی پس گفتگو کی اونسی یہہ کہ پہیر دین اونکی غلام پر یا اونپر اوس چیز کو کہ لی ہی غلام اونکی سی یعنی کپڑے اوسکی پس کہا سعد نے پناہ خدا کی یہہ کہ پہیروں

چیز کو کہ دلوائی ہی مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نہ مانا یہہ کہ پہیر دین اونپر نقل کی یہہ مسلم **ف** سعد سی مراد سعد بن ابی وقاص ہین کہ عشرہ

سی تہے اور عقیق نام ایک جگہہ کا ہی قریب مدینہ کو اور یا اونپر یہہ شک راوی سی ہی کہ اون مالکون نے علی غلامہم کہا یا بجای علی غلامہم کے علیہم کہا یعنی ہمکو دیدے

ہماری غلام سی اور دلوائی ہی یعنی اذن دیا ہی اسکا کہ جو کوئی دیکہے کسیکو شکار کرتے یا درخت کاٹتے مدینہ مین چہین لیوین کپڑے اونکے

یا تاویل کی گئی ہی کہ یہہ امر بنا بر زجر و تنبیہ کے تہا اور کہا طیبی نے کہ مشہور مذہب مالک اور شافعی مین یہہ ہی کہ نہین لازم آتا ہے [illegible]

درخت اوسکی کو بلکہ یہہ حرام ہی بغیر لازم آنے بدلہ کے اور کہا بعضون نے کہ واجب ہی بدلہ مانند حرم مکہ کے اور بعضون نے [illegible]

مذہب ہمارا ہی لیکن مکروہ ہی ع ع **وعن عائشة قالت لما قدم رسول الله صلی الله علیه وسلم المدینة وعک ابو بکر**

فجیت رسول الله صلی الله علیه وسلم فاخبرته فقال اللهم حبب الینا المدینة کحبنا مکة او اشد وصححها وبارک

لنا فی صاعها ومدها وانقل حماها فاجعلها بالجحفة متفق علیه اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا جب آئے پیغمبر خدا

مدینہ مین تپ مین ہوے ابو بکر اور بلال پہر آئے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دی مینے اوسکو پس فرمایا آپنے

مدینہ کو مانند دوستی ہمارے مکہ کو بلکہ زیادہ تر اوس سی اور درست کر تو آب و ہوا مدینہ کو اور برکت دے ہمکو اوسکے [illegible]

کمال اسکی تپ کو یعنی شدت و کثرت تپ کو اور اوسکی وبا کو اور منتقل کر اونکو [illegible]

حضرت ابو بکر کو سی حالت تپ مین دیکہا کہ بلال آئے [illegible]

Marfat.com

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اور تیاری مہت تھی پس حکم کیا
[illegible] سپر کرہا تھو بخار کی کا رہ ساتھہ امراض موت و ہلاک کی اور خراب ہونی شہرون
[illegible] النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المدینۃ رأیت امرأۃ سوداء ثائرۃ
[illegible] حتی نزلت مہیعۃ فتاولتہا ان وباء المدینۃ نقل الی مہیعۃ وہی الجحفۃ رواہ
[illegible] ہی حدیث خواب دیکہنو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ مقدمہ مدینہ کو کہ دیکہی مینو ایک عورت کالی پراگندہ
[illegible] کا نام بیچ مہیعہ مین کہ نام انیک جگہہ کا ہی پس تعبیر ٹہرائی مینو اوسکی یہہ کہ تحقیق وبا مدینہ کی نقل کی گئی طرف مہیعہ کی کہ نام جحفہ کا ہی
[illegible] وعن سفیان بن ابی زہیر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ یقول یفتح الیمن فیاتی قوم
[illegible] باہلیہم ومن اطاعہم والمدینۃ خیر لہم لو کانوا یعلمون ویفتح الشام فیاتی قوم یبسون
[illegible] باہلیہم ومن اطاعہم والمدینۃ خیر لہم لو کانوا یعلمون ویفتح العراق فیاتی قوم یبسون فیتحملون
[illegible] والمدینۃ خیر لہم لو کانوا یعلمون متفق علیہ اور روایت ہی سفیان بن ابی زہیر سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ
[illegible] وسلم سی کہ فرمایا تہا کہ فتح کیا جاویگا یمن پس آویگی ایک قوم چلین گے پس کوچ کرینگی ساتہہ اہل اپنی کی اور تابعدارون اپنی کی اور مدینہ بہتر ہوگا واسطے
[illegible] اونکی اگر جانین یعنی بہتر ہونا مدینہ کا تو نہ چہوڑین اوسکو اور فتح کیجاویگی شام پہر آویگی ایک قوم چلین گے پس کوچ کرینگی ساتہہ اہل اپنی کی اور تابعدارون
[illegible] کی اور مدینہ بہتر ہوگا واسطے اونکی اگر جانین تو نہ چہوڑین مدینہ کو اور فتح کیا جاویگا عراق پس آویگی ایک قوم چلینگے پس کوچ کرینگی ساتہہ اہل اپنی کی اور تابعدارون
[illegible] کی اور مدینہ بہتر ہوگا واسطے اونکی اگر جانین تو نہ چہوڑین مدینہ کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم **ف** یعنی یہہ شہر اسلام مین فتح ہوون گے اور
[illegible] واسطے طلب معیشت اور فائدہ دنیا اور لذتون فانیہ اونکی کے مدینہ سی مع اہل وعیال اور تابعدارون کی نکل کر وہان جاکر رہین گے اور اگر جانین
[illegible] کہ اور سعادت مبداء ومعاد کی تو وہانسی نہ نکلین ح **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] یقولون یثرب وہی المدینۃ تنفی الناس کما تنفی الکیر [illegible] متفق علیہ اور روایت
[illegible] ہی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی امر کیا گیا ہون مین ساتہہ ہجرت کرنیکی بیچ مین کہ غالب آتی ہی سب بستیون پر کہتے ہین
[illegible] اور وہ مدینہ ہی دور کرتا ہی مدینہ بری آدمیون کو جیسی دور کرتی ہی بہٹی میل لوہیکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم **ف** غالب آتی ہی
[illegible] یعنی جو کوئی اوسمین رہتا ہی غالب ہوتا ہی اور فتح کرتا ہی اور شہرونکو یہہ خاصیت ہی اوس شہر عظیم الشان کی کہ جو کوئی اوسمین
[illegible] لب ہوتا ہی پہلی قوم عمالقہ آتی اوس مین غالب ہوئی اور فتح کیا شہرون اور ولایتون کو بعد ازان یہود آئی وہ غالب ہوے
[illegible] غالب ہوے تو یہود پہر سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اور مہاجر رضی اللہ عنہم آئی اونکو کسطرح کا غلبہ ہوا کہ عالم کو مشرق سے
[illegible] پہلی یثرب اور مغرب تہا اوپر وزن مسجد کی جب حضرت وہان تشریف لائی تو اوسکا نام مدینہ رکہا بسبب تمدن
[illegible] فرمایا کہ اوسکو یثرب نہ کہا کرین یا تو اسلیے کہ وہ نام جاہلیت کا تہا یا اسلیے کہ وہ مشتق ہی شرب سی بمعنی ہلاک و فساد کے
[illegible] ایک ظالم کا تہا اور بخاری اپنی تاریخ مین ایک حدیث لایا ہی کہ جو کوئی ایکبار یثرب کہی چاہیے کہ دس بار
[illegible] آیا کہ استغفار کری اسے مراد بری آدمیون سے اہل کفر و شرک ہین کہ وہانسے

بسبب قوۃ اسلام کے ہوگئی ... ن مدینہ

طَابَۃَ رواہ مسلم اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہا سنا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے

ف یعنی اللہ تعالیٰ نے نام اسکا کہا اور زبان حبیب اپنے کی طابہ اور ایک روایت میں ہے طیبہ یعنی پاک

ہوا اوسکی طبیعتوں سلیم کو اور خوش ہین رہنے والا اوسکے ح وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَايَعَ

فَاَصَابَ الْاَعْرَابِيَ وَعْكٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ

ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى فَخَرَجَ الْاَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا

وَتَنْصَعُ طِيْبَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر بن عبداللہ سے کہ تحقیق ایک اعرابی نے بیعت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

پس پہونچا اعرابی کو تپ مدینہ مین یعنی شدت کی تپ ہوئی کہ مکروہ جانا اوسنے رہنا مدینہ کا اور چاہا نکلنا وہانسے پس آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کہا اے محمد پھیر دو مجھکو بیعت میری پس انکار کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر آیا حضرت کے پاس اور کہا پھیر دو مجھکو بیعت میری پس انکار

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر آیا حضرت کے پاس اور کہا کہ پھیر دو مجھکو بیعت میری پس انکار کیا حضرت نے پھر نکل گیا اعرابی یعنی مدینہ سے

حضرت کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوای اسکے نہیں کہ مدینہ مانند بھٹی کے ہے دور کرتا ہے میل اپنے کو اور خالص کرتا ہے اچھا اپنی کو یعنی نکال دیتا ہے

برے آدمی کو اور خالص کرتا ہے آدمی پاک کو روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم نے ف حضرت نے انکار کیا بیعت کی پھیر دینے کا اس لیے کہ نہین جانتا تھا

پھیر دینا بیعت اسلام کا اور نہ پھیر دینا بیعت اقامت کا ساتھ حضرت کے اور لکھا ہے علما نے کہ یہہ نکالنا مدینہ کا برے آدمیونکو اور خالص کرنا

اچھونکو یا تو حضرت کی زمانہ مین تھا یا اخیر زمانہ مین ہوگا کہ جب دجال نکلیگا تو ہلایا اور جھاڑا جاویگا مدینہ تین بار پس باہر نکلیگا اور جاویگا طرف دجال

کے ہر کافر و منافق اور احتمال یہہ بھی ہے کہ ہر زمانہ مین ہو ع ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ

السَّاعَةُ حَتّٰى تَنْفِيَ الْمَدِيْنَةُ شِرَارَهَا كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خُبْثَ الْحَدِيْدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول

صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ دور کریگا مدینہ شریرون اپنے کو جیسیکہ دور کرتی ہے بھٹی میل لوہیکا نقل کی یہہ مسلم نے

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَنْقَابِ الْمَدِيْنَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر راہون یا دروازون مدینہ کے فرشتے نگہبان ہین نہین داخل ہوگی

طاعون اور نہ دجال نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف طاعون نام ایک بیماری کا ہے غیر وبا کے وہ بیماری حضرت کی دعا سے ... ہے ہر

معجزہ ہے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ع شیخ ولی اللہ فی المسوی اور حضرت شیخ رح نے طاعون کا ترجمہ وبا کیا ہے اور نکلا ہے کہ نہ وارد ہوگی

کا وقت نکلنے دجال کے ہوگا یا ہمیشہ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ اِلَّا

مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةَ لَيْسَ نَقْبٌ مِنْ اَنْقَابِهَا اِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّيْنَ يَحْرُسُوْنَهَا فَيَنْزِلُ بِالسَّبْخَةِ فَتَرْجُفُ الْمَدِيْنَةُ

ثَلٰثَ رَجَفَاتٍ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

مگر کہ پامال کریگا اوسکو دجال سوای مکہ اور مدینہ کے نہین کوئی راہ راہون مدینہ کے مگر ہر ایک پر ... فرشتے کھڑے ہوئے نگہبانی کرتے ہین اوسکی پس اترے گا دجال زمین شور مین کے پاس ... پھر

نکلیگا طرف دجال کے ہر کافر و منافق نقل کی یہہ بخاری

Marfat.com

اور سفر سے پھرتے تھے تو پہاڑ ایسا ہی حال ہوا کہ
ہے وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ
ہے کَانَ عَلٰی دَابَّۃٍ حَرَّکَھَا مِنْ حُبِّھَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے انس سے یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ
ہے سفر سے پھرتے تھے مدینہ کی طرف دیوارون مدینہ کی دوڑاتے اونٹ اپنے کو اور اگر ہوتے دابہ پر یعنی گھوڑی یا خچر یا مانند انکے پر جلد چلاتے اوسکو
ہے نقل کی یہہ بخاری نے وَعَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَہٗ اُحُدٌ فَقَالَ ھٰذَا جَبَلٌ یُحِبُّنَا وَنُحِبُّہٗ
ہے یہہ حرم مکہ کو اور میں حرام مابین لابتیھا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ظاہر ہوا
ہے پس فرمایا یہہ پہاڑ ہے دوست رکھتا ہے ہمکو اور دوست رکھتے ہین ہم اسکو یا الٰہی تحقیق ابراہیم نے حرام کیا مکہ کو یعنی ظاہر کیا حرام ہونا اوسکا اور
ہے حرام کرتا ہون اس جگہ کو کہ درمیان دونو طرفون سنگستان مدینہ کے ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے وَفِیْ تحقیق یہہ ہے کہ یہہ محمول ہے
ہے پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ نے علم اور فہم اور محبت جمادات ہین بھی جیسیکہ لائق حال اونکی کے ہین خصوصًا محبت انکی انبیا اور اولیا
ہے انبیا اور سلطان اولیا سے کہ محبوب عالم اور محبوب پروردگار عالم کے ہین اور جسکو خدا دوست رکھتا ہے اوسکو سب چیز دوست
ہے سبب یہہ کہ ہر چیز مخلوق اور تابعدار اوسکے ہین چنانچہ رونا تنہ کھجور کا حضرت کی مفارقت سے دلیل صحیح ہے اس دعوی کی اور ہمنے حرام کرتا ہون
ہے شکار کرنا پس حرام سے یہہ نہین مراد ہے کہ مانند مکہ کے حرام ہے یعنی اوسکے درخت کاٹنے وغیر ذلک درست نہین وَعَنْ سَھْلِ
ہے سعد قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُحُدٌ جَبَلٌ یُحِبُّنَا وَنُحِبُّہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ کہا
ہے سہل خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے احد پہاڑ ہے کہ دوست رکھتا ہے ہمکو اور دوست رکھتے ہین ہم اوسکو نقل کی یہہ بخاری نے الفصل الثانی
وسری عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ رَاَیْتُ سَعْدَ ابْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَخَذَ رَجُلًا یَصِیْدُ فِیْ حَرَمِ الْمَدِیْنَۃِ اَنْ
ہے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَلَبَہٗ ثِیَابَہٗ فَجَاءَ مَوَالِیْہِ فَکَلَّمُوْہُ فِیْہِ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
ہے الحرم وَقَالَ مَنْ اَخَذَ اَحَدًا یَصِیْدُ فِیْہِ فَلْیَسْلُبْہُ فَلَا اَرُدُّ عَلَیْکُمْ طُعْمَۃً اَطْعَمَنِیْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
ہے لکن اِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُ اِلَیْکُمْ ثَمَنَہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہے سلیمان بن ابی
ہے شخص کو کہ شکار کرتا تھا بیچ حرم یعنی گردی مدینہ کی وہ حرم کہ حرام ٹھہرایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس چھین لیے سعد نے کپڑے اوسکے اور
ہے اوسکو اور کلام کیا سعد سے بیچ مقدمہ اوسکی کے پس کہا سعد نے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام ٹھہرائی ہے یہہ حرم اور فرمایا ہے کہ جو
ہے شکار کرتا ہوا اوسمین پس چاہیے کہ چھین لے اسباب اوسکا پس نہین پہیرونگا مین تمپر وہ بخشش کہ دلوائی ہے مجکو وہ رسول خدا
ہے اگر چاہو تم دونون مین تمکو مول اوسکا یعنی از راہ احسان کے نقل کی یہہ ابوداؤد نے وَعَنْ صَالِحٍ مَوْلًی لِسَعْدٍ اَنَّ
ہے یقطعون مِنْ شَجَرِ الْمَدِیْنَۃِ یَقْطَعُوْنَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِیْنَۃِ فَاَخَذَ مَتَاعَھُمْ وَقَالَ یَعْنِیْ لِمَوَالِیْھِمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ
ہے مدینہ اَنْ یُقْطَعَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِیْنَۃِ شَیْءٌ وَقَالَ مَنْ قَطَعَ مِنْہُ شَیْئًا فَلِمَنْ اَخَذَہٗ سَلَبُہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہے
ہے سعد کا یہہ کہ تحقیق سعد نے پائی کتنے ایک غلام غلامون مدینہ کی سے کہ کاٹتے تھے درخت مدینہ کا پس لیا سعد نے اسباب
ہے سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ منع فرماتے تھے یہہ کہ کاٹا جاوے درخت مدینہ کی سے کچھ اور فرمایا

عن لکھنے والوں سے رہ گیا یا مصنف کو سہو ہوا اسلیئے کہ صحیح مسلم [illegible]

الزبیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان صیدوج وعضاہ [illegible]

وج ذکر فانہا من ناحیۃ الطائف وقال الخطابی انہ بدل انہا اور روایت ابن زبیر کی [illegible]

شکار وج کا اور درخت خاردار اوسکے حرام ہین حرام کیے گئے ہین واسطے اللہ کے نقل کی ہے ابو داؤد نے اور کہا محی السنہ نے وج

جانب ہے طائف کی اور کہا خطابی نے لفظ انہ بدل انہا کے ف واسطے اللہ کے یعنی بموجب حکم اللہ تعالیٰ کے یا واسطے [illegible]

اور لکھا ہے علمانے کہ حرمت وج کی بطریق حمی کے تھی یعنی اوس مین روندنے کے ہوئے تھے غازیون کے گھوڑونکے واسطے حرام تھا اوسمین [illegible]

سے درخت وغیرہ کاٹنا غیر غازیونکو نہ یہہ کہ حرمت اوسکی بطریق حرم کے تھی اور اگر بطریق حرم کے تھی تو ایک مدت مخصوص مین [illegible]

اور کہا شافعی نے کہ نہ شکار کیا جاوے اوس مین اور نہ درخت اوسکا کاٹا جاوے لیکن ضمان یعنی بدلہ اوس مین نہین ذکر کیا ہے [illegible]

وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من استطاع ان یموت بالمدینۃ فلیمت بہا فانی اشفع

لمن یموت بہا رواہ احمد والترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح غریب اسنادا اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ طاقت رکھے یہہ کہ مرے مدینہ مین پس چاہیے کہ مرے مدینہ مین پس تحقیق مین شفاعت کرونگا واسطے اوس

شخص کے کہ مرے مدینہ مین نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے باعتبار سند کے ف اول جملہ حدیث کا معنی یہہ ہین

کہ جو کوئی رہ سکے مدینہ مین یہانتک کے آوے اوسکو موت پس چاہیے کہ رہے اوسمین یہانتک کہ مرے اوس مین کہ مین شفاعت اوسکی کرونگا اگر گنہگار

ہونگا گنہ بخشواؤنگا اور اگر نیک رہونگا تو درجہ اوسکا بلند کرواؤنگا اور مراد شفاعت سے خاص شفاعت ہے کہ جیسے وہانکے رہنے والونکے لیئے ہوگی

اور نکے لیئے نہین ہونیکی والا شفاعت عام حضرت کی سب مسلمانونکے لیئے ہوگی پس افضل یہہ ہے کہ جسکی عمر بڑی ہو یا کشف وغیرہ سے معلوم ہو کہ

موت قریب پہونچی تو وہ مدینہ منورہ مین جا رہے تا اس نعمت عظمیٰ کو پہونچ کیا خوب دعا ہے حضرت عمرؓ کی اللہم ارزقنی شہادۃ فی سبیلک

موتی ببلد رسولک یا الٰہی یہہ دولت ہمسی بیزر و بی پر کو بھی نصیب کر آمین یا ارحم الراحمین ع وعن ابی ہریرۃ قال

صلی اللہ علیہ وسلم اخرب قریۃ من قری الاسلام خرابا المدینۃ رواہ الترمذی وقال ہذا

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر بستی بستیون اسلام کی سے خراب ہونگی مدینہ [illegible]

اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے ف یعنی قریب قیامت کے سب شہر وغیرہ ویران ہونگے اور مدینہ سبکے پیچھے ویران ہوگا یہہ فضیلت حضرت

برکت سے مدینہ کو حاصل ہوئی ع وعن جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ اوحی الی

ہؤلاء الثلثۃ نزلت فہی دار ہجرتک المدینۃ او البحرین او قنسرین رواہ الترمذی روایت ہے جابر سے

نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ نے وحی کی طرف میری کہ جو نسبت ان تینون کے ہو اوسکو اختیار کرو گے تم [illegible]

گھر ہجرت تمہارے کا مدینہ یا بحرین یا قنسرین نقل کی یہہ ترمذی نے ف بحرین ایک جزیرہ ہے دریا عمان مین [illegible]

شام کے شہرون مین سے اور حاصل حدیث کا یہہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اختیار دیا [illegible]

مین لکھا ہے کہ پہلے ہجرت کرنے سے حضرت اختیار دیگئے ان جگہون [illegible]

Marfat.com

[illegible] خوف کا فرہا کا اور
[illegible] یعنی دائمین یا مین محافظت
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم قال اللھم اجعل بالمدینۃ ضعفی ما جعلت بمکۃ من
[illegible] کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یا الٰہی گردان مدینہ مین دوچند اوس برکت سے کہ گردانی تو نے
[illegible] یعنی مدینہ کی قوت مین بہ نسبت قوت مکہ کے دوچند برکت دے اور یہہ منافی نہین ہی ہونیکی کہ افضل
[illegible] ہونیکی حسنات کے ع وعن رجل من ال الخطاب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من زارنی متعمدا
[illegible] ہی ہوگا یا ساکن المدینۃ وصبر علی بلائہا کنت لہ شہیدا او شفیعا یوم القیمۃ ومن مات فی
[illegible] اللہ من الامنین یوم القیمۃ اور روایت ہی ایک شخص سے کہ اولاد خطاب کے سے تہا نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] جس شخص نے زیارت کی میری قصد کرکے ہوگا پڑوسی میرا یا گی اور پناہ میری کو دن قیامت کے اور جو شخص کہ رہا مدینہ مین اور صبر کیا اوسکی
[illegible] مین واسطے اوسکے یعنی طاعت اوسکی کی گواہ اور شفاعت کرنیوالا یعنی اوسکے گناہونکو دن قیامت کے اور جو شخص کہ مریگا پڑوس ایک
[illegible] مدینہ سے یعنی مکہ مدینہ کے اوٹہاویگا اوسکو اللہ تعالیٰ امن والون مین سے یعنی امن مین ہوگا خوف بڑے سے دن قیامت کے ف قصد کرکے
[illegible] زیارت کے لیے آیا بنظر ثواب کے نہ واسطے تجارت اور سنانے اور دکہانے اور مانند انکے کہ حاصل یہہ کہ کوئی غرض دنیوی نہ درپیش تہی محض
[illegible] زیارت کے لیے آیا ع وعن ابن عمر مرفوعا من حج فزار قبری بعد موتی کان کمن زارنی فی حیاتی وراسما الیہ
[illegible] شعب الایمان اور روایت ہی ابن عمر سے بطریق مرفوع کے کہ جس شخص نے حج کیا پہر زیارت کی میری قبر کی پیچہے مرنے میری کے گویا ملاقات کی
[illegible] زیارت کی میری بیچ زندگی میری کے نقل کیا ہی یہہ دونو حدیثین بیہقی فی شعب الایمان مین ف یعنی اس لیے کہ حضرت سید البشر صلی
[illegible] کرتی ہی یہہ حدیث اسپر کہ مناسب تر یہہ ہی کہ زیارت بعد حج کے کرے اور ایک اور روایت مین آیا ہی کہ فرمایا حضرت نے جو کوئی زیارت
[illegible] زیارت میری کی واجب لازم ہوتی ہی اوسکے لیے شفاعت میری اور اور روایت مین آیا ہی کہ جسنے حج کیا [illegible] اور نہ زیارت کی میری
[illegible] ظلم کیا مجہپر اور اور روایت مین آیا ہی کہ جسنے قصد کیا طرف مکہ کے یعنی حج کے لیے پہر [illegible] میری زیارت کا اور مشرف ہونیکا میری مسجد
[illegible] جہپر دونی مقبول لکہی جاتی ہین ع جذب القلوب وعن یحیی بن سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان
[illegible] بالمدینۃ فاطلع رجل فی القبر فقال بئس مضجع المؤمن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بئسما
[illegible] ما اردت ہذا انما اردت القتل فی سبیل اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا مثل القتل فی
[illegible] بقعۃ احب الی ان یکون قبری بہا منہا ثلث مرات رواہ مالک مرسلا روایت ہی یحیی بن سعید سے
[illegible] وسلم نہو بیٹہے اور ایک قبر کہودی جاتی تہی مدینہ مین پس جہانکا ایک شخص نے قبر مین اور کہا بری خوابگاہ مومن
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر بری ہی وہ چیز کہ کہو تو نے کہا اوس شخص نے کہ تحقیق مین نہین ارادہ کیا اسکا مگر نہین کہ ارادہ کیا مین نے
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین ہی کوئی چیز مانند قتل فی سبیل اللہ کی نہین ہی زمین پر کوئی جگہہ کہ محبوب تر ہو
[illegible] یہہ حدیث اور فرمایا حضرت نے بہ ثبات روایت کی یہہ مالک نے بطریق ارسال کے ف بری ہی وہ حدیث

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com